تلخیص البیان

فی

فہم القرآن

خلاصہ مفہوم آیات مع منتخب مضامین قرآن

مؤلف مولانا محمد زاھد انور
مہتمم جامعہ عثمانیہ۔ شورکوٹ سٹی

ترجمہ قرآن عزیز از

شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہٗ

نفیس قرآن کمپنی®

تلخیص البیان

فی

فہم القرآن

خلاصہ مفہوم آیات مع منتخب مضامین قرآن

مؤلف مولانا محمد زاھد انور

مہتمم جامعہ عثمانیہ۔ شورکوٹ سٹی

ترجمہ قرآن عزیز

شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی لاہوری نوّر اللہ مرقدہٗ

نفیس قرآن کمپنی®

Ph: 042-37361460

جملہ حقوقِ طباعت

بحق ناشر محفوظ ہے۔

غرضِ ناشر

انسانی طاقت اور بساط میں جو کچھ ہے۔اس کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نفیس قرآن کمپنی® نے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ کہ نسخہ ہٰذا میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ پھر بھی انسان خطا کا پتلا ہے۔ اگر دوران طباعت کوئی زیر۔ زبر۔ نقطہ۔ شد یا مد ٹوٹ جائے تو اسے غلطی نہیں کہتے لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والی مطبوعات میں باوجود ہر امکانی کوشش کے ایسی خفیف نادانستہ لغزش قابلِ گرفت نہیں ہوتی۔ بلکہ قابل معافی ہوتی ہے کوئی مسلمان جان بوجھ کر دیدہ و دانستہ تو قرآن پاک کی طباعت میں ذرا سی غفلت بھی نہیں کرسکتا۔ پھر بھی آپ سے استدعا ہے کہ اگر دوران تلاوت اس قسم کی غلطی کا شبہ ہو تو ہمیں مطلع فرما کر مشکور فرمائیے۔

جامعہ عثمانیہ شورکوٹ سٹی 0333-6176051,0332-7236793

نفیس قرآن کمپنی®

۵ لوئر مال مکہ سنٹر اُردو بازار لاہور

Ph: +92- 042-37361460, 0320- 0321-9464017

E-mail: nafeesquranco.pk@gmail.com

www.nafeesquran.com

nafeesqurancompany

ہر مسلمان مندرجہ ذیل حقائق کو برحق سمجھتے ہوئے یقین رکھے

☆ کہ ہمارے دین کی اصل اساس قرآن مقدس ہے جو ہر طرح کے شک وشبہ سے پاک اور مکمل طور پر اسی حقیقت سے محفوظ ہے جس طرح نازل ہوا تھا۔ آج تک اس میں الفاظ وحروف تو کجا زبر وزیر اور پیش تک کوئی تبدیلی نہیں لاسکا اور نہ لاسکتا ہے۔

☆ اللہ کا دین (اسلام) کامل واکمل ہے اس کے بعد کسی نئے دین کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کے قطعی عقائد واحکام میں کوئی تبدیلی لاسکتا ہے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخر نبی (خاتم النبیین) ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی قیامت تک نہیں آئے گا۔ اسی طرح قرآن کریم بھی اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جس کے بعد کوئی نئی کتاب (ہدایت نامہ) نازل نہیں ہوئی (اور نہ ہوگی)۔

☆ قرآن کریم کی فہم اور تفہیم کیلئے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی ترجمانی کیلئے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع ذخیرہ بھی پوری طرح محفوظ وموجود ہے۔

☆ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے حقائق اور معرفت پر مبنی جامع توضیح وتشریح کا وسیع ذخیرہ مستند مدلل فقہی کتابوں کی شکل میں محفوظ ہے۔

☆ ہم مسلمانوں کو اس پر یقین رکھنا ہے کہ ہمارا دین برحق (اسلام) دنیا کے سارے ادیان باطلہ (اور نظام ہائے باطلہ) کے بالمقابل اعلیٰ نظامِ اعتقادات، نظام عبادات، اعلیٰ اخلاقی اقدار وتہذیبی روایات نیز ساری انسانیت کیلئے ابدی ہدایت اور راہنما اصولوں کا امین ہے۔

☆ اس جیسا دین (نظام) ساری باطل دنیا مل کر نہیں لاسکتی (نہیں بنا سکتی) یہ سب سے ممتاز اور جداگانہ عقائد ونظریات کا حامل مذہب ہے۔

☆ قرآن کریم کی صداقت ابدی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی ابدی صداقت کا چیلنج ساری دنیا (جن وانس حتیٰ کہ فرشتوں سمیت) سب کو کیا گیا ہے۔ ﴿فأتوا بسورة من مثله﴾ کہ کل مخلوقات مل کر بھی قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورۃ کا مثل نہیں لاسکتے (نہیں بنا سکتے)۔ اسی طرح اس جیسا جامع نظامِ حیات بھی کوئی نہیں بنا سکتا۔

☆ ہم پورے قرآن کریم اور تاریخ حق وباطل کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں تو کبھی بھی یہ تلاش نہ کرسکیں گے کہ کسی لمحے حق وباطل میں نظریاتی صلح ہوئی ہو یا حق پرستوں نے اہل باطل کے مقابل کبھی نظریاتی

پستی پر مبنی سمجھوتہ کیا ہو(ایسا کبھی نہیں ہوا) ہم اس حقیقت کو اچھی طرح جان لیں کہ ہماری پہچان دوقومی نظریے کے حوالے سے اصل یہ ہے کہ ہم ایک قوم مسلمان کو سمجھتے ہیں (نظریہ اسلام پر اعتقاد رکھنے والے) جبکہ دوسری قوم فقط ہندو یا سکھ نہیں بلکہ کل مذاہب باطلہ ہیں۔جس میں ہر باطل نظریہ رکھنے والے بدعقیدہ گروہ شامل ہیں۔ اس کے لئے سورۃ الکافرون کو بار بار غور سے پڑھا جائے، ﴿لکم دینکم ولی دین﴾ اس میں دوقومی نظریہ بلحاظ اعتقادی حقائق واضح کیا گیا ہے اور صاف طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حق وباطل کے مابین کوئی قدر مشترک نہیں لہذا نظامِ حق وباطل میں کبھی بھی مصالحت ناممکن ہے۔

☆ اہل حق عقیدہ توحید (وحدہ لاشریک لہ) پر پختہ ایمان رکھتے ہیں جبکہ اہل کفر کے سینکڑوں خود ساختہ معبودان باطلہ ہیں یہ دائمی اصول پر مبنی نظریہ برحق ہے جس میں خود ساختہ عقائد ونظریات کے حامل اہل باطل کے مقابل اہل حق کو ہمیشہ کیلئے باور کرادیا گیا ہے کہ تمہارے سامنے ہزار حیلوں سے مشترکہ نظریات کے بظاہر پرکشش افکار لائے جائیں ان کو ہرگز قبول نہ کیا جائے بلکہ صاف کہہ دیا جائے کہ ﴿لکم دینکم ولی دین﴾۔بعنوان دیگر حق باطل کے سامنے کبھی سرنڈر (سرنگوں) نہیں ہوسکتا ایسے ہی نظامِ اعتقاد کی طرح بقیہ شعبہ ہائے زندگی میں بھی حق وباطل کے مابین امتیازی لکیر کھینچ دی گئی ہے کہ بعد از اتمام حجت ﴿لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لاحجۃ بیننا وبینکم الخ﴾۔ گویا واضح کر دیا گیا کہ اسلام اور کفر میں جس طرح اعتقادی اشتراک (درمیانی راہ) قبول نہیں ایسے ہی اقدار واعمال اور بقیہ امورِ حیات میں بھی اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل ہمیشہ قائم رہے گی۔

☆ اہل حق کی تہذیب وتمدن، اخلاق واقدار، اصول تجارت اور کل معاملاتِ زندگی اپنے اعتقادی حقائق کے تابع ہیں اور رہیں گے جبکہ اہل باطل کے کل افکار واعمال کا پس منظر اتباع شیطانیت اور ہوائے نفسانی ہے۔ ایسے دو متضاد نظریات کا باہمی اشتراک واتحاد کبھی نہیں ہوسکتا۔

☆ ہم اس حقیقت پر بھی کامل یقین رکھیں کہ اسلام ایک جامع وکامل عملی نظامِ حیات ہے اور ایسا خود کفیل برحق مذہب ہے جو اپنے تمام تر حقائق میں سب سے برتر وفائق ہے۔ دیگر نظام ہائے باطل کے خود ساختہ اصول وروایات اور قوانین یا تہذیب وکلچر کی اپنے نظام میں پیوند کاری (مداخلت) کو کبھی برداشت نہیں کرتا نیز زندگی کے ہر شعبے میں فقط لفظی رہنمائی ہی نہیں عملی قانون سازی اور بذریعہ حکومت اسلامی انکے نفاذ کو یقینی بناتا ہے۔ ایسے ہی زندگی کے ہر موڑ اور ہر نظام میں اپنی جداگانہ نظریاتی شناخت قائم رکھتا ہے اور اپنے اصول وروایات میں کسی کی مداخلت (یا ڈکٹیشن) ہرگز قبول نہیں کرتا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين وعلى آله وأصحابه أجمعين!

آہِ فکر و نظر

خاتم الانبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے اپنے نو عمر خوش بخت چچا زاد بھائی (جو بچپنے میں ہی ادب، خدمت، محبت اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رموز سے آگاہ ہوگئے تھے) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے حق میں دعا جاری ہوئی، اللّٰهم فقهه في الدين (بخاری شریف) اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس گوہر تابدار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبولیت دعا کے صلہ میں شروع ہی سے رئیس المفسرین اور حبر الامۃ کے یادگار لقب سے پکارا جاتا ہے، خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں اکابر صحابۂ کرامؓ کی اہم مجلس شوری تشکیل دے رکھی تھی، جس میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بھی شامل تھے، جو سب سے کم عمر صحابی تھے، (کوئی سترہ، اٹھارہ سال کے لگ بھگ)۔

یہی وجہ ہے کہ ان کی نامزدگی پر اعتراض کیا گیا، کہ اتنے بڑے صحابہؓ کی موجودگی میں اس کم سن نوجوان کی شمولیت کا کیا مطلب؟ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے بھری مجلس میں صحابہ کرام سے سوال کیا، کہ ﴿إذا جاء نصر الله والفتح﴾ کے مفہوم کو کیا سمجھتے ہو؟ سب نے مفہوم ظاہر بتلایا، لیکن حضرت ابن عباسؓ نے مختلف جواب دیا، اور کہا: کہ فيه أجل رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس میں خاتم الانبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کا پیغام دیا گیا ہے) (بخاری شریف) تمام حاضر صحابہ کرامؓ ان کے جواب پر انگشت بدنداں رہ گئے، اس طرح صحابہ کرامؓ پر حضرت ابن عباسؓ کی قرآنی معارف وعلوم کے حوالے سے علمی برتری واضح ہوگئی، خود امام الانبیاءصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ کے دور مبارک میں حفاظ قرآن صحابہ کرامؓ (جو کہ عالم بھی ہوتے تھے) کو بعض اہم معاملات میں فوقیت وترجیح دینے کی روایات موجود ہیں، ہم قرآنی حقائق و معارف کے سمجھنے سمجھانے میں کب سے کوتاہ نظر واقع ہوئے (یا کس دور سے سست روی کا شکار ہوئے) کہ قرآنی مصالح انقلاب کے ثمرات عظیم کا نظریاتی مطالعہ نیز اس کے حقیقی اور واقعی مشاہدات سے (شاید) غیر شعوری طور پر نہ صرف اپنی نسلوں کو ایک محدود فکر تک اکتفا کرتے دکھائی دینے لگے

ہیں (بلکہ خود بھی اکثر اسی راہ کے راہی نظر آ رہے ہیں) حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے، کہ ہم قرآن مقدس کے اس عظیم اعتقادی و جامع نظریاتی اثاثے کو اسی فکر و نظر سے (فکراو عملا) روشناس کرائیں، جو حضرات خلفائے راشدینؓ اور بقیہ صحابہ کرامؓ کی اتباع سنت میں تاریخ حق بلکہ قرآنی تعلیمات کا لازمی حصہ چلا آ رہا ہے، بارہا دیکھا گیا ہے، کہ بعض اوقات انسان اپنے گراں قدر نظریاتی موقف کو الفاظ کی تُرشی یا لب و لہجہ میں تلخئ اظہار کی نظر کر بیٹھتا ہے۔ جس کے باعث نظریہ کسی مزاج برہم کے آگے شکستہ فکری کا شکار ہوتا دکھائی دینے لگتا ہے۔ کئی دفعہ نظریاتی قلندروں نے حالات کے قدموں پر ڈھیر ہونے سے بچنے کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر مصلحتِ وقت کی زنجیروں میں جکڑے ان بیچارے (اصحابِ فکر و نظر) لوگوں کی ایک نہ چلی۔ اس طرح وہ بے بسی سے (اپنی فکری بے قدری پر) اشک بہاتے بہاتے اگلے سفر پر روانہ ہو گئے۔ حالات کے جبر یا ناموافق ماحول میں اہل حق اور اصحابِ عزیمت نے کبھی بے ہمتی (یا کم ہمتی) نہیں دکھائی۔ یہ الگ موضوع ہے کہ وہ وقتی طور پر اپنے مشن میں کتنے فیصد کامیاب ہو سکے یا پھر وقت پورا ہونے پر اپنے نظریاتی مشن کو اگلی نسلوں کے سپرد کر کے ''اللہ حافظ'' ہی کہہ سکے، تاریخ حق میں نشیب و فراز اور تحریکی مدوجزر کی داستان فقط انہی افسانوں سے ہی لبریز نہیں بلکہ قرآنی صداقت اس پر شاہد عدل ہے کہ پیکرانِ حق و عزیمت کے علمبرداروں نے رزم حق و باطل کے جان گداز مراحل میں کبھی پیٹھ نہیں دکھائی۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے! ان خدا مست جانبازوں کے جذبۂ صدق و وفا پر خدائی شہادت اور دادِ تحسین کو، ترجمہ: ''اور بہت سارے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر لڑے ہیں بہت خدا کے طالب پھر نہ ہارے ہیں کچھ تکلیف پہنچنے سے اللہ کی راہ میں اور نہ سست ہوئے ہیں اور نہ دبے ہیں اور اللہ محبت کرتا ہے ثابت قدم رہنے والوں سے۔'' (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۴۶)۔

یاد رکھیے! صداقت کی معرکہ آرائیوں میں (ظاہرا) جسم تو شکست کھا سکتے ہیں مگر نظریات حق کبھی شکست قبول نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ اُسی علمِ حق کو کوئی دوسرا جانباز گروہ تھام لیتا ہے (یا یوں سمجھیے! سفینۂ رواں دواں رہتا ہے۔ ناخدا بدلتے رہتے ہیں) کوئی درخت لگتے ہی پھل آور نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے تدبیری طور طریقے اپناتے ہوئے ایک وقت تک صبر و حلم فطری تقاضا ٹھہرتا ہے۔ (اتنی عام فہم صداقت سمجھنے کے لیے کسی افلاطونی دماغ کی ضرورت نہیں) تاہم المیہ یہ ہے کہ ہم بعض اوقات تلخئ حالات میں ضرورت سے زیادہ جذباتی پن کا شکار ہو کر تلخ مزاجی کے بھی مریض بنتے دکھائی دیتے ہیں۔

جس کا منفی اثر یہ ہونے لگتا ہے کہ ہم کسی درست فکر کو سننے کی بجائے فقط سنانے کے ہی عادی بن جاتے ہیں، ہم جانتے ہیں، کہ نظریات ہی شخصیات کے تعارف و تقدس کا باعث بنتے چلے آرہے ہیں، مگر بعد ازاں شخصیات کو مقدس ٹھہرا لیا جاتا ہے، لیکن

آج کی سچائی یہ ہے

کہ اب شخصیات پرستی کا زمانہ بیت چکا ہے۔ وقت نے اپنے انداز بدل لئے ہیں۔ تاریخ کا تیز رو دھارا اب شخصیات کی سمت سے مڑ کر اجتماعیت، ملک و ملت اور انسانیت کیلئے رواں دواں ہے۔ تاریخ کے (فکری) اسلوب بدل گئے ہیں۔ اب کوئی انسان عظیم نہیں ہے اور کوئی ہستی ضروری نہیں۔ نظریات حق، قوم اور اجتماعیت سب کچھ ہے۔ معاشرہ اور جماعت کو اولیت حاصل ہے۔ کوئی بڑا آدمی اس لئے بڑا نہیں کہ وہ کسی بڑے خاندان کا فرد یا کسی بڑے باپ کا بیٹا ہے۔ تاریخ (اور وقت) اس کے بڑے پن کیلئے خدمات اور کارنامے طلب کرتے ہیں۔ اس پس منظر میں ہمیں شعوری طور پر بعض تلخ حقائق کا ادراک کرتے ہوئے بہت سارے انتہائی قابل توجہ اور سنجیدہ فکر سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس سے فقط اس واسطے دامن نہیں چھڑایا جاسکتا، کہ ہمیں ان کی طرف دھیان دینے کیلئے وقت دستیاب نہیں، قرآنی علوم و معارف اور عالمی خدائی نظام حیات کے حوالے سے جو سطحی طرز فکر ہم نے اپنی علمی دانش گاہوں میں متعارف کروا رکھا ہے، اس حوالے سے چند اہم نوعیت کے تلخ حقیقت امور پر مبنی درج ذیل اٹھتے سوالات کا جواب اہل علم اصحاب بصیرت کے ذمے ہے، امید ہے، کہ ہمارے اصحاب دانش حلم اور بردباری اور تحمل مزاجی کا رویہ اختیار کرتے ہوئے ان پر مثبت ردعمل کا اظہار فرمائیں گے، کئی دفعہ وقت کٹہرے میں ہمیں نئی علمی نسل کے بعض تند و تیز سوالات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے، ان میں سے ایک اہم سوال یہ بھی ہے، کہ قرآن مقدس کے علوم و معارف نیز اس کے آفاقی مصالح اور فائق و برتر نظام حیات کو (باوجود اس کی عظمت اور اہمیت کے) ہماری علمی دانش گاہوں (درسگاہوں) میں اس فکر وعمل کو کیوں نہیں لیا جاتا، جس طرح کتب احادیث اور فقہ سمیت دیگر اہم کتب کو تدریسی نصاب میں لیا جاتا ہے، اس نوعیت کے سوال سے جان چھڑانے کے لئے جس قدر لیپا پوتی اور حیلہ سازی سے کام لیا جائے، اتنی ہی شدت سے یہ دامن گیر ہونے لگتا ہے، مگر سچ ہے، کہ جواباً ادھر ادھر کی لا حاصل تاویلات کی بجائے اپنے ضمیر کے ہاتھوں سقراط کی طرح اعتراف حقیقت پر مبنی سچائی کے زہر کا پیالہ پینے

کے سوا کوئی راستہ نہیں بچتا ایسے میں ستم ظریف قاضئ وقت کی طرف سے سزا ''مرگ مفاجات'' کی صورت میں ظاہر ہونا کوئی انہونی حقیقت نہیں ہوتی، یہاں چند دیگر اہم نوعیت کے سنجیدہ فکر سوالات بھی اٹھائے جاتے ہیں، جن کا بغور جائزہ لینا ہر دور کے اہل علم و دانش (مرتبین نصاب) پر لازم ہے۔

☆ہم قرآن مقدس کو آفاقی ابدی کتاب ہدایت اور اس کے عالمی نظام حیات ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں، اس پس منظر میں ہم کیا سمجھتے ہیں، کہ قرآن مقدس میں جن فرق باطلہ (یہود و نصاری اور مشرکین) کی بداعتقادیوں، بدعملیوں کی اچھی طرح خبر لی گئی ہے، اور علمی و عملی تعاقب (تردید/رد) کیا گیا ہے، کیا اب ان کا وجود مٹ چکا ہے؟ یا ابھی بھی موجود ہے؟ اگر موجود ہیں (یقینا وہ موجود ہیں) تو کیا ہماری علمی دانش گاہوں میں ان کے عقائد باطلہ اور نظام ہائے فاسدہ کے حوالے سے کچھ معلوماتی حقائق یا ان کے علمی ونظریاتی تعاقب (تردید/رد) کا کوئی باقاعدہ نصاب مرتب کیا گیا ہے؟

☆کیا ہم سمجھتے ہیں، کہ ذات باری تعالی نے قرآن مقدس میں یہود و نصاری اور مشرکین کے عقائد باطلہ اور افکار فاسدہ کا ذکر اس واسطے بھی برقرار رکھا ہے، کہ اس کے ذاتی علم غیب میں یہ حقیقت طے شدہ تھی، کہ یہ باطل مذاہب ہر دور میں رہیں گے، اس لئے ان کا رد فقط وقتی ضرورت نہیں، بلکہ ہمیشہ چلتا رہے گا۔

☆کیا ہم یہ سمجھتے ہیں، کہ ہر دور کے معتزلہ (بقیہ باطل الفکر مذہبی طبقات) مختلف رہے ہیں، قدیم دور کے معتزلہ آج موجود نہیں، بلکہ نئے روپ میں کچھ تبدیلی فکر کے ساتھ وہ معرض وجود میں آتے رہتے ہیں، ہمیں موجودہ دور کے باطل عقائد وافکار اور نظام ہائے فاسدہ کے حوالے سے کتنی معلومات ہیں؟ یا پھر ان کا تعاقب (تردید) بھی ضروری ہے یا نہیں؟

☆کیا ہم جانتے ہیں، کہ آج سابقہ مذاہب باطلہ کے علاوہ نئے دور کے نظام ہائے فاسدہ میں سوشلزم، کیمونزم، اور سرمایہ دارانہ نظام پورے لاؤلشکر کے ساتھ اسلام کے پاکیزہ نظام معیشت اور نظام اخلاق وتہذیب پر حملہ آور ہیں، کیا ہماری علمی دانش گاہوں میں اس حوالے سے کچھ فکر مندی (دردمندی) یا شعوری درجہ کی معلومات کا کوئی بندوبست (نصاب) موجود ہے؟ یا اس کی چنداں ضرورت نہیں؟

☆کیا ہم اہل سنت والجماعت کے متفقۃ الحقیقت مسالک حقہ، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، کو آج بھی برحق سمجھتے ہیں، یا معاذ اللہ معتزلہ کی کسی قسم میں شمار کرتے ہیں؟ اگر وہ ائمہ اربعہ آج بھی پہلے کی

طرح ہمارے سروں کے تاج ہیں، تو پھر قرآنی نصوص میں جن مذاہب کا قطعی طور پر باطل العقیدہ ہونا (فکراً وعملاً) ثابت کیجائے اپنے مسالک حقہ کا علمی تحقیقات کے بہانے تعاقب (یا ترجیح راجح) کی منطق کیا ہے؟

☆ کیا اسلام جو عالمی دین برحق اور آخری آفاقی نظام ہدایت ہے، اس کا باطل مذاہب اور فاسد نظاموں سے کوئی لینا دینا نہیں؟ یا کیا وہ خاموش تماشائی فکر وعمل کا (معاذ اللہ) آئینہ دار مذہب ہے؟ یا اسلام کا جھوٹ اور سچ کے امتیاز کو مٹا دینے والی تحریکات سے کوئی سروکار نہیں؟

☆ کیا ہم مطمئن ہیں کہ آج دنیا میں قرآن کی طرف سے واضح نشاندہی کئے ہوئے باطل مذاہب سمیت بقیہ دیگر مذاہب باطلہ اور نظام ہائے فاسدہ دم توڑ چکے ہیں یا مٹ چکے ہیں؟ اس لئے ہم اتنے فارغ الوقت ہیں کہ قرآنی حقائق و معارف اور اس کے پیش کردہ آفاقی نظام ہدایت کی بجائے ہمارے ہاں ائمہ فقہاء رحمہم اللہ کے فروعی اختلافات پر تحقیقی و تفصیلی دلائل کے سوا اب باقی کچھ نہیں بچا؟ (حالانکہ تمام تر فقہی اختلافات کے باوجود ان کی حقانیت پر آج تک کسی نے انگلی نہی اٹھائی)

☆ کیا ہم سمجھتے ہیں، کہ باطل مذاہب اور نظامہائے فاسدہ کے اژدھا ہم پر حملہ آور ہوئے ہیں، ایسے میں ان کا سر کچلنے کی بجائے گزشتہ دور کے فرسودہ اور متروک فلسفہ ومنطق کے گزرے ہوئے (بلکہ مردہ) سانپ کی لکیر پیٹنا بھی وقت کا تقاضا یا چیلنج ہے، یہاں سوال یہ بھی ہے کہ ہم ان باطل نظاموں کے خطرناک سانپوں سے نمٹنے کیلئے درکار صلاحیت و استعداد بھی رکھتے ہیں یا نہیں؟ (یا اپنی نئی نسل کو اس حوالے سے علمی و نظریاتی دلائل سے مزین کر رہے ہیں؟ ہمیں اچھی طرح اس حقیقت کا ادراک ہمیشہ کے لئے رکھنا چاہیے، کہ ہر زمانے میں فہم و تفہیم کے تقاضے جداگانہ رہے ہیں، پرانے وقتوں میں کوئی دور آیا، کہ باطل الفکر بعض علمی طبقات نے اپنے لحاظ سے نئی علمی اصطلاحات متعارف کرائیں، جن کا رد (تردید) اہل حق سے وابستہ علمی طبقات پر لازم تھا، ایسے میں انہوں نے اس باطل فلسفے کی تردید سے قبل ان نئی اصطلاحات سے آگہی ضروری سمجھی، (اس لئے اس وقت کی علمی نسل کو ان کتب کی تدریسی ضرورت کی خاطر وہ قدیمی اصطلاحات سمجھائی گئیں) اب وہ لب ولہجہ اور اصطلاحات فلسفہ و منطق متروک ہوچکی ہیں، لہٰذا ہمیں ہر آنے والے دور میں نئے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے وقت کی جدید اصطلاحات سے متعارف ہونا ایک ناگزیر ضرورت ٹھہرے گا، اور عصر حاضر کے نئے اسلوب بیان

سے تردید باطل کا فریضہ سرانجام دیتے رہنا ہوگا، یہ بھی یاد رکھنا چاہیے، کہ احقاق حق (سچ کو سچا ثابت کرنا) اور ابطال باطل (جھوٹ کو ننگا کرنے) کے لئے کوئی مخصوص یا متعین دائمی فلسفہ بیان رائج نہیں کیا جاسکتا، اس لئے ہمیں حاضر دماغ رہتے ہوئے ہر دور کے نئے باطل فلسفوں کا رد اس وقت کی رائج اصطلاحات کے مطابق کرنا ہوگا، ورنہ ہم جتنا بھی اشاعت حق کیلئے درد دل رکھتے ہوں، مصلحت وقت کے عدم ادراک کے باعث اپنے نظریاتی موقف کی صداقت اور فوقیت کی جیتی ہوئی بازی ہارنے کے خطرے سے دو چار رہیں گے۔

خلاصۂ معروضات

ہم اپنے علم اکابرین کی فہم و دانش پر اعتماد رکھتے ہوئے (دائمی پالیسی کے طور پر) ان سے درخواست کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ

☆ ہر دور میں علمی دانشگاہوں کا نصاب اپنے اپنے وقت کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق مرتب کیا جائے، جس میں ہمیشہ کیلئے اولین ترجیح قرآن کریم کے فہم اور تفہیم کو دی جائے، اس کے بعد سنت (حدیث شریف) اور فقہ کو درجہ بدرجہ عظمت و اہمیت کے ساتھ نصاب کی روح قرار دیا جائے۔

☆ ہر دور کے نئے فتنوں سے نمٹنے کیلئے علمی پالیسیوں کو از سر نو مرتب کرتے ہوئے علمی استعداد و صلاحیت کے بندوبست کا اہتمام پوری ذمہ داری کے ساتھ جاری رکھا جائے۔

☆ حالات کی دستک بروقت سننے کا اہتمام کرتے ہوئے بروقت فیصلوں کی عادت اور ذمہ داری بھی نبھائی جائے، غیروں کے پیدا کردہ ہر دور کے جبری حالات کو قبول کرنے کی بجائے (دائمی طور پر) اپنی اندرونی علمی پالیسی (نصاب) کے حوالے سے بتقاضائے حالات نظر ثانی کی پالیسی وضع کرلی جائے، تاکہ ہمارے اہل علم ماہرین پر عالمی حالات کے تقاضوں کے عدم ادراک وشعور سے متعلق گھٹیا الزام تراشی کے مواقع فراہم نہ ہوسکیں۔

☆ قرآن کریم کو ہمیشہ بطور عالمی نظام حیات احادیث شریفہ کو سنت رسول اللہ ﷺ (جامع سیرت النبی یا کامل اسوۂ حسنہ) اور فقہ کی کتب میں معاملات یعنی حقوق العباد کو بطور قانون اسلام پڑھانے کا اہتمام کیا جائے۔

☆اقتصادیات ومعیشت (تجارت وغیرہ) اسلامی دفاعی وخارجہ پالیسی اور تاریخی حقائق جیسے دیگر اہم عنوانات پر مضامین، قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے بلا واسطہ (بحوالہ آیات و احادیث) موجود اور ماخوذ ومنقول ہیں، یا بالواسطہ استنباطی طور پر آسانی سے لئے جاسکتے ہیں، ان کو اپنے نصاب کا ہمیشہ کیلئے حصہ بنایا جائے، تاکہ نئی نسل علمی ونظریاتی حوالوں سے کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔

☆ہر دور کی نئی علمی نسل کا اپنے اکابر و اسلاف سے علمی و روحانی رشتہ اعتماد مضبوط طور پر جوڑنے کا بھی شعوری اہتمام لازمی کیا جائے، اور ان کے نظریاتی حوالوں سے نئے اٹھنے والے سوالات کے جواب دینے میں بے اعتنائی نہ برتی جائے، ورنہ بعض اوقات بغاوتی جراثیم پنپنے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے، جس کا بروقت تدارک نہ کرنے پر (آئندہ جاکر) بڑے نقصانات کا اندیشہ نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

☆تمام تر معروضی حقائق وعصری تقاضوں سے آگہی نیز علمی ونظریاتی ضروریات کے بروقت ادراک کیلئے ماہرین اہل علم کی ایک جماعت (جس کا انتخاب فقط اور فقط علمی مہارت اور تجربات کے میرٹ پر ہو) کو ہر دور میں متحرک رکھا جائے، جس کا کام نئی نسل کی فکری ونظریاتی اور روحانی تربیت پر نظر رکھنے کے ساتھ ناگزیر تبدیلیوں کی بروقت نشاندہی اور تدارک کرنا بھی ہو، ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ وقت کے اکابر علماء ومشائخ حق کی رہنمائی وسرپرستی کے بغیر ممکن نہی ہوسکے گا۔

اللہ تعالی ہم سب کا حامی ناصر ہو، اور ہم سب کو انبیاء علیہم السلام کا سچا وارث بننے کی دائمی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

ترجمہ وتفسیر اور بقیہ اہم اسباق کے متعلق چند ناگزیر حقائق کی طرف اصلاحی توجہ

ترجمہ اور تفسیر پڑھانے کا زیادہ تر تدریسی سلسلہ مدارسِ دینیہ میں درجہ بدرجہ نافذ العمل ہے اُس میں کہاں کہاں، کونسی کمی (عملی کوتاہی) پائی جاتی ہے۔ وہ ایک الگ موضوع ہے۔ تاہم چونکہ ترجمہ قرآن کو باقاعدگی سے پڑھا پڑھایا جاتا ہے اور اس کا باقاعدہ امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ اس لیے بعض اہم اصلاحی مشورے دینے میں شاید کوئی مضائقہ محسوس نہ کیا جائے۔ ضروری ہے کہ اصحابِ حلّ وعقد اور ذمہ دارانِ نصاب نیز اہلِ مدارس سمیت سب کے لیے درج ذیل امور کی طرف توجہ از حد لازمی ہے۔

☆ جس طرح بقیہ اہم اسباق (صرف ونحو، ادب، فقہ اور حدیث شریف) کی تدریس کیلئے تعلیمی قابلیت، استعداد وصلاحیت نیز متعلقہ مضمون وفنون اور مناسبت میں تجربہ کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ترجمہ وتفسیر کو پڑھانے کے لیے بہت زیادہ نہ سہی کم از کم اتنا تو اہتمام کیا جائے کہ اس اہم ترین سبق کی تدریس کے لیے کسی سینئر ترین ماہر، ذی استعداد اور ذوق وشوق نیز مناسبت رکھنے والے استاذ کو ہی منتخب کیا جائے جو خود بھی اس کی اہمیت وعظمت سے باخبر ہو اور اگلی علمی نسلوں میں اس کو ذمہ دارانہ طرز سے (میراثِ علم) کو منتقل کرنے کی صلاحیت سے بہرور ہو۔ کسی نئے مدرس خواہ وہ بظاہر کتنا ہی باصلاحیت و استعداد کا حامل سمجھا جاتا ہو یا پھر روائتی طرز سے پڑھانے والے استاذ کو یہ اہم ترین سبق ہرگز سپرد نہ کیا جائے۔ قابلِ افسوس المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں (رائج فلسفۂ تدریس کے مطابق) جس سبق کی تدریس (عرف عام کے لحاظ سے) کسی بڑے ماہر استاد کے سپرد کی جائے طلبہ اُس کو کسی حد تک اہمیت سے پڑھ لیتے ہیں۔ گویا وہ سبق کی بجائے استاد کی اہمیت کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ یہ ذوق انتہائی قابلِ گرفت ہے۔ بخاری شریف کے لیے شیخ الحدیث کا منصب اہم سمجھا جاتا ہے۔ اور بخاری شریف کی اہمیت وعظمت اس استاد کے شرف ومنزلت کا باعث قرار دی جاتی ہے۔ تو کم از کم یہ لحاظ بھی طلبہ کی فکری تربیت اور ترجیح کا حصہ ہونا چاہیے کہ قرآن کریم کی تدریس والا استاد (قرآن کی نسبت کے باعث) بڑا استاذ (عرف کے لحاظ سے بھی) سمجھا جائے۔ وجہ شرف وہاں اگر حدیث شریف ہے تو یہاں بھی قرآن مجید ہی ہے۔

☆ ترجمہ پڑھاتے ہوئے کسی بھی ترجمہ کو آپ منتخب کر سکتے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ کُلِّیَۃً تحت

اللفظ نہیں کیا جاتا اور ہر بامحاورہ ترجمہ (کوئی بھی ہو) تحت اللفظ یقیناً نہیں ہوتا تو درجہ بدرجہ نئے مشکل الفاظ کا لغوی ترجمہ پہلے کر لیا جائے (اور اگلے دن ان مشکل الفاظ کا معنی طلبہ سے اہتمام کے ساتھ لازمی سنا جائے) تاکہ انہیں کسی بھی بامحاورہ ترجمہ پڑھنے سننے میں دشواری محسوس نہ ہو۔ کیونکہ ہر زبان میں بامحاورہ ترجمہ کرنیوالے مفسر کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ عام فہم طرز سے آیت کا ترجمہ سمجھا جا سکے۔ اسلیے آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ بامحاورہ ترجمہ میں کسی آخری لفظ کا ترجمہ شروع میں آچکا ہوتا ہے۔ اور عام طور پر طالبِ علم کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کہاں کس لفظ کا ترجمہ کون سا کیا گیا ہے وہ بھی بس سمجھے بغیر ترجمہ رٹنے پر ہی اکتفا کرتا ہے۔ (جیسا کہ دوسرے اسباق کے مفہوم میں یہی طریقہ اپنانے کا رواج ہے)۔

☆ قرآن کریم کی ترتیبِ نزولی ہمارے ہاں رائج کسی نصاب کے مطابق تو نازل نہیں ہوئی تھی۔ یہ تو ہمارا اپنا خود ساختہ انتخاب یا ترجیحی و تجرباتی، تربیتی علمی نصاب ہے۔ تاہم قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ (وفاقی طرز نصاب کے مطابق) ہم قرآن شریف کے ترجمہ و مختصر تفسیر میں طلبہ کی استعدادی قابلیت کو پیشِ نظر رکھ کر شاید (نادانستہ طور پر) اس حقیقت سے صرف نظر کر رہے ہوتے ہیں کہ مروجہ طرزِ تدریس سے طلباء میں تفسیر قرآن کے حوالہ سے کوئی شعوری ذوق دور دور نظر نہیں آتا۔ آخری سپارے میں لغت، ترکیب، شانِ نزول اور مفہوم پر ہی اکتفا تقاضائے درس سمجھا جاتا ہے۔ بقیہ کلاسوں میں درجہ بدرجہ روائتی طرزِ تدریس سے پڑھاتے ہوئے بھی اوپر کی کلاسوں میں پڑھنے والے طالبِ علموں میں ذوقِ جستجو (تفسیر قرآن کے متعلق) پیدا کرنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ یوں پوری زندگی ہم جس طرز سے (بے ذوقی سے) پڑھتے ہیں اُسی ترتیب سے پڑھاتے رہتے ہیں۔

☆ ہم سب اس اہم حقیقت کو کیسے فراموش کر سکتے ہیں کہ سارے علوم پڑھنے پڑھانے کا اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ہم ان (علوم آلیہ) کے ذریعہ کتاب اللہ کو سمجھ اور سمجھا سکیں، اس لئے ہمیں ترجمہ اور تفسیر قرآن کے متعلق بعض اہم حقائق کی طرف توجہ دلانی چاہیے مثلاً واقعات اور قصص کو قرآن کریم میں کئی مقامات پر بڑے اہتمام سے نقل کیا گیا ہے، اور وہ انتہائی اہمیت کے حامل تاریخی واقعات ہیں، گویا وہ قرآنی، اسلامی تاریخی یادگار حصہ ہیں، (جو قوم اپنی تابناک تاریخ کو بھی یاد نہ رکھ سکے وہ قوم کہلانے کی

مستحق نہیں) ہمیں ان کو بیان کرتے وقت سامعین (طلباء یا عوام) کو انتہائی اہمیت کے ساتھ سمجھانا ضروری ہے، کہ یہ واقعات اتنے اہمیت کے حامل تو تھے، کہ جن کو قیامت تک کیلئے اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب (قرآن کریم) کا حصہ بنا دیا اور ان سے حاصل ہونے والے سبق (وعظ ونصیحت) کی طرف دھیان دلانا ضروری ہے۔

☆اگلا وقت علمی حوالوں سے روشن مستقبل کی نوید سنانے کی بجائے بھیانک حالات کی چغلی کھا رہا ہے، کتب پر کتب لکھی جارہی ہیں، جیسے زمین اپنی معدنی خزائن اگلتی جارہی ہے، ایسے ہی علمی شہ دماغوں سے نت نئے کتابیں منصۂ شہود پر آرہی ہیں، کتب خانوں اور علمی لائبریریوں میں کتابیں اپنی ظاہری وجاہت کے ساتھ ایسے ہی چمک رہی ہیں، جیسے گھروں میں موجود شیشے کی الماریوں میں عورتیں اپنے ماؤں کے دیے ہوئے جہیز والے برتنوں کو چمکا کر رکھتی ہیں، اگلا دور تفصیلات کی بجائے اختصار کی طرف سمٹنے کو جارہا ہے، اب الماریوں میں موجود کتب کو مطالعہ کی بجائے فقط حوالہ جات کیلئے ہی ایک نظر سے دیکھ لینا غنیمت سے کم نہی لگتا، انٹرنیٹ نے علمی ذوق کا جنازہ نکال کر رکھ دیا ہے، ایسے حالات میں ضروری ہے، کہ اہل علم اگلی نسلوں کے علمی زاد راہ میں اختصار کی صورتیں نکالیں، قدیمی متروک اور غیر ضروری تحقیقاتی تفصیلات سے دستبرداری اختیار کرتے ہوئے قرآن وسنت کو انتہائی اہمیت وعظمت کے ساتھ پڑھاتے ہوئے فقہی کتب میں بھی عصر حاضر کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے (پیش آمدہ مسائل کے حل کیلئے) جدید فقہی موضوعات کو زیر بحث لایا جائے۔

☆اصحاب علم وفہم کو اس امر کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں، کہ فقہی حوالوں سے تفصیلی علمی تحقیقات کو تخصص فی الفقہ کے طلباء کیلئے اٹھا رکھا جائے (کیونکہ ایک مفتی اور قاضی (جج) کے لئے جملہ فقہی حقائق ومستدلات سے آگاہ ہونا ضروری ہے) احادیث شریفہ کو مع ترجمہ اور مختصر مفہوم کے طور پر ہی بالاستیعاب پڑھا دیا جائے، تاکہ "کچھ تو سمجھے خدا کرے کوئی"، فقط قراءت علی الشیخ (استاذ الحدیث کے سامنے فقط عبارت پڑھ دینے) کی قدیمی روایت پر عمل کرنے کی بجائے فہم حدیث شریف پر توجہ دینا زیادہ مناسب ہے، قرآن کریم کے حوالے سے فقط ربط اور شان نزول پر ہی زور دیتے رہنے کی بجائے ہر آیت کا آسان فہم مفہوم یا خلاصہ ہی سمجھا دیا جائے، تاکہ منشاء کلام الٰہی اور اس سے حاصل

شدہ سبق طلباء کی سمجھ میں آسکے، اور اس کا وقتاً فوقتاً طلباء سے جائزہ لیا جانا بھی ضروری ہے، تاکہ وہ اہتمام سے قرآن کریم کی فہم پر متوجہ رہیں۔

☆ یہ درست ہے کہ اکابر علماء، صلحاء ومشائخ پر لکھی گئیں سوانح عمریاں جہاں ان کی فکری وعملی زندگی کے مخفی گوشے نمایاں کرنے کا سبب بنتی ہیں وہیں نئی نسل کو ان سے نظریاتی حقائق کی راہنمائی بھی حاصل ہوتی ہے (اوران کا حاصل مطالعہ بہت حد تک فائدہ مند ثابت ہوتا ہے)۔تاہم تمام تر حقائق کے باوجود انکی شرعی حیثیت قائم نہیں کی جاسکتی ہم نے کبھی اس امر کی طرف دھیان کیا ہے کہ ذات باری تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں ہمیشہ کیلئے جن انبیاء ورسل اور صلحاء کی زندگیوں میں پیش آنے والے واقعات کو اس (قرآن مقدس) کا حصہ بنایا ہے ان کی شرعی حیثیت کتنی اہم ہے راہ حق میں انبیاء ورسل علیہم السلام پر کیا بیتی؟ وہ کم ازکم بعد کے آنے والے صلحاء کی آپ بیتیوں کے بالمقابل بہر حال مسلمہ شرعی اعتقاد کا درجہ (نصِ قطعی کی حیثیت) رکھتی ہیں۔کیا ہم قرآن مقدس کے دروس میں یا مطالعاتی پس منظر میں ان تمام واقعاتی حقائق کے اظہار میں مذکورہ اہمیت وعظمت کو پیش نظر رکھنے کے روادار ہیں؟ (عمومی جواب نفی میں آئے گا اِلّا ماشاء اللہ)۔کم ازکم اتنا ہی اعتقادی نظریہ سامنے رکھ لیا جائے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے ان واقعات سے نظریاتی وفکری تربیت کے جو جواہر ان سے حاصل ہوسکتے ہیں وہ دوسری کتب سے اس شرعی حقیقت کے ساتھ ملنا بہت مشکل ہیں۔توکیوں نہ قرآن مقدس کے اس اہم ترین (واقعاتی حقائق) حصے کو پوری اہمیت وعظمت سے پڑھا اور سمجھا جائے تاکہ ہر آنے والی علمی نسل کو اس کی فکری وعملی حقیقت کھل کر سامنے آسکے اور وہ راہِ حق میں کسی بھی فکری وعملی جدوجہد کے دوران قرآن مقدس کے بیان کردہ واقعات سے شرعی حقائق کے ساتھ راہنمائی وسبق حاصل کرنے میں کسی غفلت یا لاپرواہی کے مرتکب نہ ہوسکیں۔

☆ مقامِ حیرت ہے کہ اسلام کے بیگانے (کفار) مطالعہ قرآن وسنت سے متاثر ہوکر اسلام کے قریب آرہے ہیں دوسری طرف اسلام کے اپنے (مسلمان) نظامِ کفر کے ماحول سے متاثر ہوکر نظامِ قرآن سے دور ہورہے ہیں یاللعجب! (افسوس صد افسوس) اس میں قصور کس کا ہے؟ فقط شکوہ ماحول یا پروپیگنڈا کا بہانہ تراش لینا کافی نہیں۔سوال یہ ہے کہ ہم نے نظامِ الٰہیہ (قرآن وسنت) کا تعارف

(اس کے لوازمات سمیت) امتِ مسلمہ کے سامنے کس قدر کرایا ہے ، یا ہمارے دروسِ قرآن وسنت اورتعارفِ دین میں نظامِ الٰہیہ کی جامعیت اور نظام ہائے باطلہ کے مقابلے میں اسلامی نظامِ کے حقائق ہمارا موضوع تقریر وتحریر کس قدر رہتے ہیں ؟ اگرنہیں تو کیوں نہیں ؟اسلام کی نظریاتی وعملی تعلیمات کے تحریکی زوال میں ہم (بحیثیت مجموعی) کتنے قصور وار ہیں ؟ یہ سوال ہم سب کو دامن گیر ہے اوراس کا جائزہ لیتے رہنا اربابِ علم ودانش کی دائمی ذمہ داری ہے اوررہے گی ۔

☆کسی قوم کی نظریاتی تربیت اوراصلاح میں اس کا نصابِ تعلیم ''ریڑھ کی ہڈی'' کی حیثیت رکھتا ہے مسلمان قوم ایک عالمی دینِ برحق کی حامل ہے اس کی فکری واعتقادی واصلاحی تربیت کا مرکزی ماخذ قرآن وسنت ہے دنیا کی بڑی اقوام ہمیشہ اپنی فکری بالادستی کیلئے اپنی قوم کی تربیت اپنے نصاب کی الف ، ب سے ہی شروع کرتے ہیں ۔ہم اپنے نصاب میں اپنے سرچشمہ نصاب (قرآن وسنت کے تربیتی پہلو میں کس قدر حساس ہیں یہ ہمیشہ کا سوالیہ موضوع ہے اور رہے گا)اس کا جواب بھی اربابِ بست وکشاد (مرتبینِ نصاب) کے ذمے ہے اور رہے گا ۔ذہین ودانا لوگ اشاروں کی زبان سمجھتے ہیں جبکہ پیش آمدہ صورت حال سے دہائی اورفریاد کی دستک سننے کیلئے کانوں کو کھلا رکھنا (محافظین اورنگہبانوں کیلئے ضروری ہے) ہمیں اپنے اربابِ علم ودانش کی فہم وبصیرت پر اعتماد رکھنا چاہیے کہ وہ عام لوگوں کی نسبت زیادہ حساس اورکان وآنکھ کی باطنی صلاحیت سے زیادہ بہرہ ور ہوتے ہیں ۔ اورایسی صورت حال میں انکی ذمہ داریاں کس قدر بڑھ جاتی ہیں وہ اس سے لاپرواہ یا بے خبر نہیں ہوسکتے ۔

☆ہمیں یہ ''نقطہ فہم'' ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ قرآنی علوم (اوربقیہ علوم عربیہ) کی علمی استعداد کے ذرائع (صرف ونحو ،ادب ، معانی وغیرہ) پر مضبوط گرفت زیادہ سے زیادہ پانچ فیصد اہلِ علم (مدرسین وغیرہ) کی بنیادی ضرورت ہے (گویا ان پر شروع ہی سے بھرپور توجہ دینا چاہیے) مگر 90 فیصد کا یہ موضوع نہیں طالبانِ علم کو دنیا بنیادی استعداد کے حصول پر زوردار توجہ دلانا بجا مگر جن کو واسطہ ہی عوام الناس سے رہتا ہے ان کیلئے تو بنیادی قابلیت اورزادِ علم قرآن وسنت اورفقہ کی عام فہم تعبیرات واصطلاحات سے آگاہی ہے ۔عمومی طور پر علماء خطباء (واعظین وغیرہ) خودساختہ سطحی عنوانات کا انتخاب کرتے ہوئے وقت گزاری کرتے نظر آتے ہیں ۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ دوران تعلیم وتربیت

انہیں مضامین قرآن وسنت کی وسعت اور جامعیت نیز آفاقی تعلیمات الٰہیہ (جو بقیہ ادیان باطلہ کے بالمقابل عالمی نظامِ حق کا درجہ رکھتی ہیں) کی طرف زوردار توجہ دلاتے رہیں۔ تاکہ وہ ہر دور کے باطل چیلنجز کا جواب قرآن وسنت کی راہنمائی سے اس طور پر دے سکیں کہ ان کو نظام ہائے باطلہ کے رد کرنے میں کسی علمی ونظریاتی احساس کمتری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔عوام الناس کو اعتقادی معاشرتی ،معاشی اور اخلاقی روایات کی راہنمائی کے ساتھ تجارت ،معاملات (لین دین وغیرہ) صلہ رحمی ،باہمی حقوق انسانی جیسے دیگر ضروری عنوانات پر شرعی اصولوں سے آگاہی وراہنمائی ہر دور کے علماء وصلحاء کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اندریں حالات مضامین قرآن کی معلوماتی ومطالعاتی وسعت اور جامعیت سے شعوری آگاہی جملہ اہل علم کیلئے ازحد ضروری ہے جس سے لاپرواہی یا غفلت کا شکوہ طالبانِ علم وفکر کیلئے محل نظر اور باعث تشویش ہے۔

☆ہم عوام وخواص (علماء وطلباء) کو بار بار اس امر کی طرف متوجہ کرتے رہیں، کہ صداقت قرآن کریم کا ابدی چیلنج خود باری تعالی کی طرف سے تاقیامت کیا گیا ہے، اس حوالے سے ہم مسلمانوں کو ساری دنیا کے سامنے سینہ تان کر اسی چیلنج کو دہراتے رہنا چاہیے۔﴿فأتوا بسورة من مثله﴾ یہ وہ آفاقی چیلنج ہے، جسے خواص (علماء) کے ساتھ عوام بھی دہرا سکتے ہیں،افسوس! کہ اس طرح مسلم الثبوت (ثابت شدہ) قطعی صداقت کی بجائے خود ساختہ طرز استدلال پر مبنی ایسے تفصیلی دلائل (جو عوام الناس کی سمجھ ودسترس سے باہر ہوتے ہیں) پیش کرتے رہتے ہیں۔

☆قرآن مقدس کو صرف آنکھوں سے لگانے، طاقوں میں سجانے یا پھر فقط اور فقط برکۃً تلاوت کرنے کے عمومی نظریہ (جس کی اگرچہ محض تلاوت بھی برکت اور فضیلت کے عظیم فائدے سے خالی نہیں) سے آگے اس کے خصوصی مقاصد نزول نیز اس کے آفاقی نظام ہدایت کی طرف عوام وخواص (علماء وطلباء) کو متوجہ کرنے کی ضرورت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے، اگر اسے محض کسی ''مجذوب کی بڑ'' یا ''دیوانے کا خواب'' سے تعبیر نا کیا جائے، تو مستقبل کے مخدوش حالات کا نوشتہ دیوار زیادہ مخفی نہیں، اگر ہمارے جیسے ناقص الفہم اور کور باطن فکری تپش محسوس کر رہے ہیں، تو صاحب نظر اور دانا فکر حضرات اسے بھلا کیونکر نہ سمجھیں گے، ہم اپنے اس ایمان ویقین کے جذبے کی اشاعت عام کریں، کہ عالمی ،قومی،

علاقائی نیز انفرادی و اجتماعی بے چینی، بدامنی، معاشی بدحالی اور معاشرتی بے راہ روی و بے انصافی جیسی تمام تر فکری و عملی گمراہیوں کا واحد حل قرآن کریم کے آفاقی نظام ہدایت کا عمل نفاذ ہے، اس کے بغیر دنیا میں کبھی امن نہیں ہوسکتا، یہ مضبوط اعتقادی رسوخ قرآن و سنت کے ہمہ جہتی حقائق و معارف سے ہی حاصل ہوسکتا ہے، مگر ضروری ہے، کہ اس کی اہمیت و عظمت کو نمایاں کرنے کیلئے نصاب تعلیم نیز درکار تدریسی استعداد و صلاحیت کو مضبوط تر بنانے کا اہتمام کیا جائے۔

مزید بہت کچھ ایسے فکری حقائق ہیں، جن کی طرف صاحب نظر اہل علم اپنی توجہ خود سے مبذول کرسکتے ہیں، دعا ہے، کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہم سب کو فہم صالح وذوق سلیم عطا فرمائے، اور ناگزیر اصلاحی حقائق کی طرف ہمیں دائمی توجہ رکھنے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین!

حوالہ آیات برائے استنباطی مضامین مرتب شدہ از قرآنِ عزیز

کتاب العقائد

توحید کے (۱۳) ابواب

باب (۱) اللہ تعالیٰ سارے جہان کا خالق (بنانے والا ہے)

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۲۹	هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ۔ الأية
۷	الانعام	۱	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ۔ الْاَرْضِ
۷	الانعام	۷۳	وَهُوَ الَّذِىْ۔ بِالْحَقِّ
۷	الانعام	۱۰۱	خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
۱۷	الانبياء	۳۳	وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ الَّيْلَ۔ الْقَمَرَ
۱۸	المؤمنون	۱۲۔۱۴	وَلَقَدْ خَلَقْنَا۔ الْخٰلِقِيْنَ
۱۸	النور	۴۵	وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ۔ يَشَآءُ
۱۸	الفرقان	۲	وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ۔ تَقْدِيْرًا
۲۱	لقمٰن	۱۰	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ۔ كَرِيْمٍ
۲۷	الرحمٰن	۱۴۔۱۵	خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔ نَّارٍ

باب (۲) اللہ تعالیٰ ہی سارے جہان کا مالک ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	اٰلِ عمران	۲۶	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ۔ قَدِيْرٌ
۵	النساء	۵۳	اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ۔ نَقِيْرًا
۶	المائدة	۱۷	قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ۔ شَيْئًا
۶	المائدة	۱۷	وَلِلّٰهِ مُلْكُ۔ بَيْنَهُمَا
۶	المائدة	۷۶	اَتَعْبُدُوْنَ۔ وَلَا نَفْعًا
۱۴	النحل	۷۳	وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
۱۵	بني اسرائيل	۱۱۱	وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ
۱۸	المؤمنون	۸۸	بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ
۲۲	سبأ	۲۲	لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ ظَهِيْرٍ
۲۲	فاطر	۱۳	ذٰلِكُمْ۔ الْمُلْكُ
۲۲	فاطر	۱۳	مَا يَمْلِكُوْنَ۔ قِطْمِيْرٍ
۲۴	الزمر	۴۳	لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا
۲۵	الزخرف	۸۶	وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ۔ بِالْحَقِّ
۲۶	الفتح	۱۱	قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ۔ نَفْعًا
۲۶	الفتح	۱۴	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

باب (۳) ہر چیز کا نفع ونقصان اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۴۱	فَلَنْ تَمْلِكَ۔ شَيْئًا

۹	الاعراف	۱۸۸	قُلْ لَآ اَمْلِکُ۔ مَاشَاءَاللّٰهُ
۱۱	یونس	۴۹	قُلْ لَآ اَمْلِکُ۔ مَاشَاءَاللّٰهُ
۱۱	یونس	۱۰۷	وَاِنْ یَّمْسَسْکَ۔ لِفَضْلِهٖ
۱۳	الرعد	۱۶	اَفَاتَّخَذْتُمْ۔ ضَرًّا
۱۵	بنی اسرائیل	۵۶	فَلَا یَمْلِکُوْنَ۔ تَحْوِیْلًا
۱۸	الفرقان	۳	لَا یَمْلِکُوْنَ۔ نَفْعًا
۲۶	الفتح	۱۱	قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ۔ نَفْعًا
۲۸	الممتحنة	۴	وَمَآ اَمْلِکُ۔ شَیْءٍ
۲۹	الجن	۲۱	قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ۔ رَشَدًا

باب (۴) رزق اور اس میں تنگی اور کشادگی فقط اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۱۲	وَاللّٰهُ یَرْزُقُ۔ حِسَابٍ
۶	المائدة	۸۸	وَکُلُوْا۔ طَیِّبًا
۱۲	هود	۶	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ۔ رِزْقُهَا
۱۳	الرعد	۲۶	اَللّٰهُ یَبْسُطُ۔ یَقْدِرُ
۱۷	الحج	۵۸	لَیَرْزُقَنَّهُمُ۔ حَسَنًا
۲۰	العنکبوت	۱۷	اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ۔ رِزْقًا
۲۱	العنکبوت	۶۰	وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ۔ اِیَّاکُمْ
۲۱	الروم	۴۰	خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ
۲۲	فاطر	۳	هَلْ مِنْ خَالِقٍ۔ وَالْاَرْضِ
۲۴	المؤمن	۱۳	وَیُنَزِّلُ۔ رِزْقًا
۲۵	الشوریٰ	۲۷	وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ۔ مَا یَشَآءُ
۲۷	الذٰریٰت	۵۸	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ۔ الْمَتِیْنُ
۲۸	الطلاق	۳	وَیَرْزُقْهُ۔ یَحْتَسِبُ
۲۹	الملک	۲۱	اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ۔ رِزْقَهٗ

باب (۵) اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۶۳	وَاِلٰهُکُمْ۔ الرَّحِیْمُ
۳	البقرة	۲۵۵	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
۳	اٰل عمران	۶۲	وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ
۶	النسآء	۱۷۱	اِنَّمَا اللّٰهُ۔ وَکِیْلًا
۶	المائدة	۷۳	وَمَا مِنْ اِلٰهٍ۔ وَاحِدٌ
۷	الانعام	۴۶	مَنْ اِلٰهٌ۔ یَاْتِیْکُمْ بِهٖ
۸	الاعراف	۶۵	مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ
۱۳	ابراهیم	۵۲	اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۱۴	النحل	۲۲	اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۱۴	النحل	۵۱	اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ۔ فَارْهَبُوْنِ
۱۵	بنی اسرائیل	۲۲	لَا تَجْعَلْ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ
۱۶	الکهف	۱۱۰	اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۱۷	الانبیآء	۱۰۸	اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۱۷	الحج	۳۴	فَاِلٰهُکُمْ۔ الْمُخْبِتِیْنَ
۱۸	المؤمنون	۹۱	وَمَا کَانَ مَعَهٗ۔ یَصِفُوْنَ
۲۰	النمل	۶۰	ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
۲۰	القصص	۷۱	مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ
۲۳	صٓ	۶۵	وَمَا مِنْ اِلٰهٍ۔ الْقَهَّارُ

۲۴	حٰم السجدۃ	۶	اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
۲۵	الزخرف	۸۴	وَھُوَ الَّذِیْ۔ اِلٰہٌ
۲۷	الطور	۴۳	اَمْ لَهُمْ۔ یُشْرِكُوْنَ

باب (۶) علم غیب خاصۂ خدا تعالیٰ ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۳۳	اِنِّیْٓ اَعْلَمُ۔ الْاَرْضِ
۷	المآئدۃ	۱۰۹	قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا۔ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
۷	المآئدۃ	۱۱۶	وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ۔ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
۷	الأنعام	۵۹	وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ۔ مُبِیْنٍ
۷	الانعام	۷۳	عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
۱۰	التوبۃ	۷۸	یَعْلَمُ سِرَّهُمْ۔ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
۱۱	التوبۃ	۹۴	اِلٰى عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
۱۱	التوبۃ	۱۰۵	اِلٰى عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
۱۱	یونس	۲۰	اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ
۱۲	ھود	۱۲۳	وَلِلّٰهِ غَیْبُ۔ كُلُّهٗ
۱۵	الکھف	۲۶	لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
۲۲	فاطر	۳۸	عَالِمُ غَیْبِ۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
۲۲	سبأ	۳	عَالِمِ الْغَیْبِ۔ مُبِیْنٍ
۲۶	الحجرات	۱۸	اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ۔ وَالْاَرْضِ

باب (۷) سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق اعلان کہ آپ عالم الغیب نہیں ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۵۰	قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ۔ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
۹	الاعراف	۱۸۷	یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ۔ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ
۹	الاعراف	۱۸۸	قُلْ لَّآ اَمْلِكُ۔ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ
۲۹	الجن	۲۵	قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ۔ اَمَدًا

باب (۸) اللہ تعالیٰ اپنے خزانۂ غائب میں سے جسے چاہے اور جتنا چاہے عطا فرمائے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۹	الجن	۲۶۔۲۷	عٰلِمُ الْغَیْبِ۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

باب (۹) اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اولاد نہیں دے سکتا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۵	الشوریٰ	۴۹۔۵۰	یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ عَقِیْمًا

باب (۱۰) بیمار کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی شفاء نہیں دے سکتا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۹	الشعرآء	۸۰	وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ

باب (۱۱) مصیبت کے وقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی کام نہیں آتا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت

۱۱	یونس	۱۲	وَاِذَامَسَّ۔عَنْهُ ضُرَّهٗ
۱۷	الانبیآء	۸۴	فَكَشَفْنَا۔مِنْ ضُرٍّ
۱۵	بنی اسرآئیل	۵۶	فَلَايَمْلِكُوْنَ۔عَنْكُمْ
۲۴	الزمر	۳۸	هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ

باب (۱۲) سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی سے دعا نہ مانگنی چاہیے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۴۰۔۴۱	اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ۔بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ
۸	الاعراف	۲۹	وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
۱۱	یونس	۱۰۶	وَلَاتَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
۱۳	الرعد	۱۴	لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ۔بِبَالِغِهٖ
۱۹	الفرقان	۶۸	وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ۔اٰخَرَ
۲۴	مؤمن	۱۴	فَادْعُوا اللّٰهَ۔الْكٰفِرُوْنَ

باب (۱۳) اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی بے قراری کو دیکھ کر اُس کی دعا قبول فرماتا ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۸۶	اُجِيْبُ۔دَعَانِ
۲۰	النمل	۶۲	اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ۔السُّوْٓءَ
۲۴	الزمر	۴۹	فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ۔عَلٰى عِلْمٍ

اَبْوَابُ الرِّسَالَةِ

باب (۱) سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبر خدا ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۱۹	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ۔نَذِيْرًا
۵	النسآء	۷۹	وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا
۱۳	الرعد	۳۰	كَذٰلِكَ۔اُمَّةٍ
۱۵	بنی اسرآئیل	۱۰۵	وَمَآاَرْسَلْنٰكَ۔نَذِيْرًا
۱۷	الانبیآء	۱۰۷	وَمَآاَرْسَلْنٰكَ۔لِلْعٰلَمِيْنَ
۲۲	الاحزاب	۴۵	يٰاَيُّهَا۔اَرْسَلْنٰكَ
۲۲	سبأ	۲۸	وَمَآاَرْسَلْنٰكَ۔نَذِيْرًا
۲۲	یٰسین	۳	اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

باب (۲) پیغمبروں کو انسانی جامہ میں خدا سمجھنا کفر ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المآئدة	۷۲۔۷۴	لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ۔ابْنُ مَرْيَمَ

باب (۳) کسی نبی نے لوگوں کو اپنی بندگی کا سبق نہیں پڑھایا بلکہ بندۂ خدا بنایا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	آل عمران	۷۹	مَاكَانَ لِبَشَرٍ۔رَبّٰنِيّٖنَ

باب (۴) سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۲	الاحزاب	۴۰	وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ۔النَّبِيّٖنَ
۲۲	سبأ	۲۸	وَمَآاَرْسَلْنٰكَ۔نَذِيْرًا

باب (۵) حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۱	التوبۃ	۱۲۸	حَرِیْصٌ۔رَحِیْمٌ
۱۷	الانبیآء	۱۰۷	وَمَآاَرْسَلْنٰکَ۔لِلْعٰلَمِیْنَ
۲۲	الاحزاب	۴۵۔۴۶	یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ۔مُنِیْرًا
۲۲	سبأ	۲۸	بَشِیْرًاوَّنَذِیْرًا

باب (۶) رحمۃ للعالمین علیہ السلام کا فرضِ منصبی

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	اٰل عمران	۲۰	فَاِنَّمَاعَلَیْکَ الْبَلٰغُ
۶	المآئدۃ	۶۷	یٰاَیُّھَاالرَّسُوْلُ۔رِسٰلَتَہٗ
۷	المآئدۃ	۹۲	فَاِنَّمَاعَلٰی رَسُوْلِنَا۔لْمُبِیْنُ
۷	المآئدۃ	۹۹	مَاعَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّاالْبَلٰغُ
۱۳	الرعد	۴۰	فَاِنَّمَاعَلَیْکَ الْبَلٰغُ
۲۵	الشورٰی	۴۸	فَاِنْ اَعْرَضُوْا۔الْبَلٰغُ

باب (۷) حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم مقربینِ دربارِ الٰہی (یعنی نمازیوں کے) امام ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۱۰۲	وَاِذَاکُنْتَ فِیْھِمْ۔فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ
۱۱	التوبۃ	۱۰۳	وَصَلِّ عَلَیْھِمْ۔سَکَنٌ لَّھُمْ

باب (۸) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ جات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قاضی جج ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۶۵	فَلَاوَرَبِّکَ۔تَسْلِیْمًا
۵	النسآء	۱۰۵	اِنَّآاَنْزَلْنَا۔لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ

باب (۹) حضور انور شمعِ توحید پر قربان ہونے والے مجاہدوں کے قائد اعظم ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	اٰل عمران	۱۲۱	وَاِذْغَدَوْتَ۔عَلِیْمٌ
۵	النسآء	۸۴	فَقَاتِلْ۔الْمُؤْمِنِیْنَ
۱۰	الانفال	۵۷	فَاِمَّاتَثْقَفَنَّھُمْ۔یَذَّکَّرُوْنَ
۱۰	الانفال	۶۵	یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ حَرِّضِ۔الْقِتَالِ

باب (۱۰) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی ایک فاتح بادشاہ ہونے کے لحاظ سے قیدیوں کو شرائط رہائی پیش کرنے والے ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۰	الانفال	۷۰	یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ۔غَفُوْرٌرَّحِیْمٌ

باب (۱۱) سرورِ کائنات کی ایک شاہی شوریٰ (پریوی کونسل) ہے جس کے حضور والا سرتاج (پریذیڈنٹ) ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	اٰل عمران	۱۵۹	وَشَاوِرْھُمْ۔عَلَی اللّٰہِ

باب (۱۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلقِ عظیم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	اٰل عمران	۱۵۹	وَلَوْکُنْتَ فَظًّا۔عَلَی اللّٰہِ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۱	التوبة	۱۲۸	لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ۔ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ
۲۹	القلم	۴	وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ

باب (۱۳) اخلاقِ عالیہ کا انتہائی ثبوت کہ اپنے خون کے پیاسے دشمنوں کی ہدایت یافتہ نہ ہونے پر بے حد مغموم ہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	الكهف	۶	فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ۔ اَسَفًا

باب (۱۴) قیامت کے دن تمام انبیاء علیہ السلام اپنی اپنی اُمت پر گواہ ہوں گے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۴	النحل	۸۴	وَيَوْمَ نَبْعَثُ۔ شَهِيْدًا
۱۴	النحل	۸۹	وَيَوْمَ نَبْعَثُ۔ هٰٓؤُلَآءِ

باب (۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت دوسری امتوں پر گواہ ہوگی

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۴۳	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ۔ شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

باب (۱۶) خلافِ معمول جو فعل الٰہی انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہو اُسے معجزہ کہتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کو یہ اختیار نہیں تھا کہ جب چاہتے معجزہ ظاہر کر دکھاتے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۱۰۹	وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ۔ عِنْدَ اللّٰهِ
۱۳	الرعد	۳۸	وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

تقدیر الٰہی کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۱	یونس	۵	وَقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ
۱۴	الحجر	۲۱	وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ
۱۴	الحجر	۶۰	قَدَّرْنَا۔ لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ
۱۸	المؤمنون	۱۸	وَاَنْزَلْنَا۔ مَآءً بِقَدَرٍ
۱۸	الفرقان	۲	فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا
۲۲	الاحزاب	۳۸	وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ۔ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا
۲۲	سبأ	۱۸	وَقَدَّرْنَا۔ السَّيْرَ
۲۳	یٰسین	۳۹	وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
۲۴	حٰم السجدة	۱۰	وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا
۲۵	الشورىٰ	۲۷	وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ
۲۷	القمر	۱۲	عَلٰٓى اَمْرٍ۔ قُدِرَ
۲۷	القمر	۴۹	اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ۔ بِقَدَرٍ
۲۷	الواقعة	۶۰	نَحْنُ قَدَّرْنَا۔ الْمَوْتَ
۲۹	المزمل	۲۰	وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ۔ النَّهَارَ
۲۹	المرسلات	۲۲	اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ
۲۹	المرسلات	۲۳	فَقَدَرْنَا۔ الْقٰدِرُوْنَ
۳۰	عبس	۱۹	خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ
۳۰	الاعلیٰ	۳	وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو نازل فرمایا ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۲۳	وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ۔ صٰدِقِيْنَ

١	البقرة	٩٧	فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ ۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ
٢	البقرة	١٨٥	شَهْرُ رَمَضَانَ ۔ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ
٣	اٰل عمران	٣	نَزَّلَ عَلَيْكَ ۔ بِالْحَقِّ
٣	اٰل عمران	٧	هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ ۔ مِنْهُ
٣	اٰل عمران	٤٤	ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ ۔ اِلَيْكَ
٥	النسآء	٨٢	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ ۔ كَثِيْرًا
٦	المآئدة	٤٨	وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ ۔ عَلَيْهِ
٧	الانعام	١٩	وَاُوْحِيَ اِلَيَّ ۔ مَنْۢ بَلَغَ
٧	الانعام	٩٢	وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
٨	الانعام	١١٤	اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ ۔ بِالْحَقِّ
٨	الانعام	١٥٥	وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
٨	الاعراف	٢	كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
١١	يونس	٣٧	وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
١١	يونس	٥٧	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ
١٢	هود	١٣ ۔ ١٤	اَمْ يَقُوْلُوْنَ ۔ بِعِلْمِ اللّٰهِ
١٢	هود	٤٩	تِلْكَ مِنْ ۔ قَبْلِ هٰذَا
١٢	يوسف	٢	اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ۔ تَعْقِلُوْنَ
١٣	يوسف	١٠٢	ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ ۔ اِلَيْكَ
١٣	ابراهيم	١	كِتٰبٌ ۔ الْحَمِيْدِ

١٤	النحل	٨٩	وَنَزَّلْنَا ۔ الْكِتٰبَ
١٥	بنی اسرائیل	٨٢	وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ خَسَارًا
١٥	بنی اسرائیل	٨٨	قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ ۔ ظَهِيْرًا
١٦	طٰه	٢	مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ ۔ لِتَشْقٰٓى
١٦	طٰه	١١٣	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ ۔ عَرَبِيًّا
١٨	النور	٣٤	وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا ۔ مُبَيِّنٰتٍ
١٨	الفرقان	١	تَبٰرَكَ الَّذِيْ ۔ الْفُرْقَانَ
١٩	الشعرآء	١٩٢	وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ ۔ الْعٰلَمِيْنَ
٢١	السجدة	٢	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ ۔ الْعٰلَمِيْنَ
٢٢	يٰسين	٥	تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ
٢٣	صٓ	٢٩	كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ ۔ مُبٰرَكٌ
٢٣	الزمر	٢٣	اَللّٰهُ نَزَّلَ ۔ مُتَشَابِهًا
٢٤	حٰمٓ السجدة	٢	تَنْزِيْلٌ ۔ الرَّحِيْمِ
٢٥	الشورىٰ	٧	وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا ۔ عَرَبِيًّا
٢٥	الزخرف	٣	اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا ۔ تَعْقِلُوْنَ
٢٥	الدخان	٣	اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ۔ مُنْذِرِيْنَ
٢٥	الدخان	٥٨	فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ ۔ يَتَذَكَّرُوْنَ
٢٧	الطور	٣٣ ۔ ٣٤	اَمْ يَقُوْلُوْنَ ۔ الصّٰدِقِيْنَ
٢٧	الواقعة	٨٠	تَنْزِيْلٌ ۔ الْعٰلَمِيْنَ
٢٩	الدهر	٢٣	اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ۔ تَنْزِيْلًا

۳۰	القدر	۱	اِنَّآاَنْزَلْنٰهُ۔الْقَدْرِ

قرآنِ حکیم کے نازل ہونے کی کیا غرض ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	اٰلِ عمران	۱۳۸	هٰذَابَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى۔ لِلْمُتَّقِيْنَ
۶	المائدة	۱۵۔۱۶	قَدْجَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ۔ مُّسْتَقِيْمٍ
۶	المائدة	۴۸	مُصَدِّقًا۔عَلَيْهِ
۷	الانعام	۹۰	اِنْ هُوَ۔لِلْعٰلَمِيْنَ
۸	الانعام	۱۵۷	فَقَدْجَآءَكُمْ۔رَحْمَةٌ
۱۱	یونس	۵۷	يٰٓاَيُّهَاالنَّاسُ۔لِلْمُؤْمِنِيْنَ
۱۴	النحل	۶۴	وَمَآاَنْزَلْنَا۔يُؤْمِنُوْنَ
۱۴	النحل	۸۹	نَزَّلْنَاعَلَيْكَ۔ لِلْمُسْلِمِيْنَ
۱۵	بنی اسرائیل	۹۔۱۰	اِنَّ هٰذَاالْقُرْاٰنَ۔اَلِيْمًا
۱۵	بنی اسرائیل	۸۲	وَنُنَزِّلُ۔خَسَارًا

معجزات اور خوارقِ عادات

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۵۵۔۵۷	وَاِذْقُلْتُمْ۔السَّلْوٰى
۱	البقرة	۶۰	وَاِذِاسْتَسْقٰى۔ مَشْرَبَهُمْ
۱	البقرة	۶۳	وَاِذْاَخَذْنَا۔الطُّوْرَ
۱	البقرة	۶۵	وَلَقَدْعَلِمْتُمُ۔خٰسِئِيْنَ
۱	البقرة	۷۲۔۷۳	وَاِذْقَتَلْتُمْ۔تَعْقِلُوْنَ
۲	البقرة	۲۴۳	اَلَمْ تَرَاِلَى۔اَحْيَاهُمْ
۲	البقرة	۲۴۸	وَقَالَ لَهُمْ۔الْمَلٰٓئِكَةُ
۳	البقرة	۲۵۹	اَوْكَالَّذِىْ۔لَحْمًا
۳	البقرة	۲۶۰	وَاِذْقَالَ۔سَعْيًا
۳	اٰل عمران	۱۳	قَدْكَانَ لَكُمْ۔الْعَيْنِ
۳	اٰل عمران	۳۷	كُلَّمَادَخَلَ۔عِنْدَاللهِ
۳	اٰل عمران	۳۹۔۴۱	فَنَادَتْهُ۔رَمْزًا
۳	اٰل عمران	۴۵۔۴۶	اِذْقَالَتِ۔كَهْلًا
۳	اٰل عمران	۴۹	اَنِّىْٓ اَخْلُقُ۔بُيُوْتِكُمْ
۴	اٰل عمران	۱۲۳۔۱۲۵	وَلَقَدْنَصَرَكُمُ اللهُ۔ مُسَوِّمِيْنَ
۶	النساء	۱۵۷	وَقَوْلِهِمْ اِنَّاقَتَلْنَا۔شُبِّهَ لَهُمْ
۶	النساء	۱۵۷۔۱۵۸	وَمَاقَتَلُوْهُ۔اِلَيْهِ
۶	النساء	۱۵۹	وَاِنْ مِّنْ۔مَوْتِهٖ
۷	المائدة	۶۰	مَنْ لَّعَنَهُ اللهُ۔الْخَنَازِيْرَ
۹	الاعراف	۱۰۷۔۱۰۸	فَاَلْقٰى۔لِلنّٰظِرِيْنَ
۹	الاعراف	۱۱۵۔۱۲۲	قَالُوْايٰمُوْسٰى۔وَهٰرُوْنَ
۹	الاعراف	۱۳۰۔۱۳۳	وَلَقَدْاَخَذْنَا۔مُفَصَّلٰتٍ
۹	الاعراف	۱۷۱	وَاِذْنَتَقْنَا۔بِقُوَّةٍ
۹	الانفال	۹	اِذْتَسْتَغِيْثُوْنَ۔مُرْدِفِيْنَ

١٠	التوبة	٢٥_٢٦	لَقَدْنَصَرَكُمُ اللهُ_ الْكَافِرِيْنَ
١٠	التوبة	٤٠	اِلَّاتَنْصُرُوْهُ_السُّفْلٰى
١٢	هود	٣٦_٤٤	وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ_ الظّٰلِمِيْنَ
١٢	هود	٦٤_٦٨	هٰذِهٖ نَاقَةُ_لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا
١٢	هود	٦٩_٧٣	وَلَقَدْجَاءَتْ_حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
١٢	هود	٧٧_٨٣	وَلَمَّاجَاءَتْ_عِنْدَرَبِّكَ
١٢	هود	٩٣_٩٥	وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا_لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا
١٢	يوسف	٢٣_٢٧	وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ_ الصّٰدِقِيْنَ
١٣	يوسف	٨٣	عَسَى_جَمِيْعًا
١٣	يوسف	٩٣	اِذْهَبُوْا_بَصِيْرًا
١٣	يوسف	٩٤_٩٦	اِنِّيْ لَاَجِدُ_تَعْلَمُوْنَ
١٥	بنى اسرائيل	١	سُبْحٰنَ الَّذِيْ_مِنْ اٰيٰتِنَا
١٥	الكهف	١٠_١٢	اِذْاَوَى الْفِتْيَةُ_اَمَدًا
١٥	الكهف	١٧_١٨	وَتَرَى الشَّمْسَ_رُعْبًا
١٥	الكهف	٢٥	وَلَبِثُوْا_تِسْعًا
١٥	الكهف	٦٠_٦٣	وَاِذْقَالَ مُوْسٰى_عَجَبًا
١٦	مريم	١٢_١٧	وَاذْكُرْفِي الْكِتٰبِ_ سَوِيًّا

١٦	مريم	٢٤_٢٥	فَنَادٰهَا_جَنِيًّا
١٦	مريم	٢٩_٣١	قَالُوْاكَيْفَ_حَيًّا
١٦	طٰه	١٩_٢٢	قَالَ اَلْقِهَا_اُخْرٰى
١٦	طٰه	٢٥_٣٦	قَالَ رَبِّ_يٰمُوْسٰى
١٦	طٰه	٦٦_٧٠	فَاِذَاحِبَالُهُمْ_هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى
١٦	طٰه	٩٧	قَالَ فَاذْهَبْ_لَامِسَاسَ
١٧	الانبياء	٦٩	قُلْنَايٰنَارُ_الْاَخْسَرِيْنَ
١٧	الانبياء	٧٩	وَسَخَّرْنَامَعَ دَاوٗدَ_وَ الطَّيْرَ
١٧	الانبياء	٨١تا٨٢	وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ_ حَافِظِيْنَ
١٩	الشعراء	٦٠_٦٦	فَاَتْبَعُوْهُمْ_الْاٰخَرِيْنَ
١٩	النمل	٧_١٢	اِذْقَالَ مُوْسٰى_وَقَوْمِهٖ
١٩	النمل	١٦_١٩	وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ_قَوْلِهَا
١٩	النمل	٢٠_٢٨	وَتَفَقَّدَالطَّيْرَ_يَرْجِعُوْنَ
١٩	النمل	٣٧_٤٠	اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ_فَضْلِ رَبِّيْ
١٩	النمل	٤٨_٥١	وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ_ اَجْمَعِيْنَ
٢٠	القصص	٧_١٣	وَاَوْحَيْنَا_اَنَّ وَعْدَاللهِ حَقٌّ
٢٠	القصص	٢٣_٣٥	فَقَالَ رَبِّ_الْغٰلِبُوْنَ
٢١	العنكبوت	٥١	اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ_يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

۲۱	الاحزاب	۹	یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ۔لَمْ تَرَوْھَا
۲۲	سبأ	۱۰۔۱۴	وَلَقَدْ اٰتَیْنَا۔الْمُھِیْنِ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۴۰۔۱۴۶	اِذْ اَبَقَ اِلَی۔یَقْطِیْنٍ
۲۳	صٓ	۱۷	وَاذْکُرْ عَبْدَنَا۔اَوَّابٌ
۲۳	صٓ	۳۶۔۳۸	فَسَخَّرْنَا لَهُ۔الْاَصْفَادِ
۲۳	صٓ	۴۲۔۴۳	اُرْکُضْ۔مِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ
۲۴	المؤمن	۲۶۔۲۷	وَقَالَ فِرْعَوْنُ۔الْحِسَابِ
۲۵	الدخان	۲۴	وَاتْرُکِ۔مُغْرَقُوْنَ
۲۶	الذّٰریٰت	۲۸	وَبَشَّرُوْهُ۔عَلِیْمٍ
۲۷	النجم	۱۔۱۸	وَالنَّجْمِ۔الْکُبْرٰی
۲۷	القمر	۱	اِقْتَرَبَتِ۔الْقَمَرُ
۲۷	القمر	۳۷	وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ۔وَنُذُرِ
۳۰	الفیل	۱۔۵	اَلَمْ تَرَ کَیْفَ۔مَّاْکُوْلٍ

اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور ان کے کارنامے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۳۰۔۳۴	وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ۔الْکٰفِرِیْنَ
۱	البقرة	۹۷۔۹۸	قُلْ مَنْ کَانَ۔لِّلْکٰفِرِیْنَ
۱	البقرة	۱۰۲	وَمَآ اُنْزِلَ۔زَوْجِهٖ
۷	الانعام	۹۳	وَلَوْ تَرٰی۔تَسْتَکْبِرُوْنَ
۹	الاعراف	۲۰۶	اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ۔یَسْجُدُوْنَ
۱۳	الرعد	۱۱	لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ۔اَمْرِ اللّٰهِ
۱۴	النحل	۴۹۔۵۰	وَلِلّٰهِ۔یُؤْمَرُوْنَ
۱۶	مریم	۶۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ۔نَسِیًّا
۱۷	الانبیاء	۱۹۔۲۰	وَلَهٗ۔لَا یَفْتُرُوْنَ
۱۷	الانبیاء	۲۶۔۲۹	وَقَالُوا۔الظّٰلِمِیْنَ
۱۹	الفرقان	۲۵۔۲۶	وَیَوْمَ۔عَسِیْرًا
۱۹	الشعرآء	۱۹۲۔۱۹۴	وَاِنَّهٗ۔مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ
۲۲	سبأ	۲۲۔۲۳	قُلِ۔الْکَبِیْرُ
۲۲	فاطر	۱	اَلْحَمْدُ۔قَدِیْرٌ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۶۴۔۱۶۶	وَمَا مِنَّا۔الْمُسَبِّحُوْنَ
۲۴	المؤمن	۷۔۹	اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ۔الْعَظِیْمُ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۳۸	فَالَّذِیْنَ عِنْدَ۔لَا یَسْئَمُوْنَ
۲۵	الشوریٰ	۵	وَالْمَلٰٓئِکَةُ۔الْاَرْضِ
۲۵	الزخرف	۷۷	وَنَادَوْا۔مّٰکِثُوْنَ
۲۵	الزخرف	۸۰	اَمْ یَحْسَبُوْنَ۔یَکْتُبُوْنَ
۲۶	قٓ	۱۶۔۱۸	وَلَقَدْ۔عَتِیْدٌ
۲۶	قٓ	۱۹۔۲۶	وَجَآءَتْ۔الشَّدِیْدِ
۲۷	النجم	۲۶	وَکَمْ مِّنْ۔یَرْضٰی
۲۸	التحریم	۶	یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ۔یُؤْمَرُوْنَ
۲۹	الحاقة	۱۶۔۱۷	وَانْشَقَّتِ۔ثَمٰنِیَةٌ
۲۹	المدثر	۳۰۔۳۱	عَلَیْھَا۔الْمَلٰٓئِکَةَ
۳۰	التکویر	۱۹۔۲۱	اِنَّهٗ لَقَوْلُ۔اَمِیْنٍ

۳۰	الانفطار	۱۰_۱۲	وَاِنَّ عَلَيْكُمْ_تَفْعَلُوْنَ
۳۰	القدر	۴	تَنَزَّلُ_اَمْرٍ

اَبْوَابُ الْقِيَامَةِ (۱۵ ابواب)

باب (۱) قربِ قیامت کے حالات مثلاً یاجوج ماجوج کا نکلنا، دابۃ الارض کا ظاہر ہونا اور حضرت عیسیٰؑ کا نازل ہونا

پاره	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۶	الکهف	۹۸_۹۹	فَاِذَا جَآءَ_بَعْضٍ
۱۷	الانبیآء	۹۶	حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ
۲۰	النمل	۸۲	وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ
۲۵	الزخرف	۶۱	وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ
۲۵	الدخان	۱۰_۱۱	فَارْتَقِبْ_يَغْشَى النَّاسَ
۲۶	محمد	۱۰	فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ_اَشْرَاطُهَا
۲۷	النجم	۵۷_۵۸	اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ_كَاشِفَةٌ
۲۷	القمر	۱	اِقْتَرَبَتِ
۲۹	المعارج	۶_۷	اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ_قَرِيْبًا

باب (۲) قیامت کی ضرورت اور مرنے کے بعد جینے کا ثبوت

پاره	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۷۲_۷۳	وَاِذْ قَتَلْتُمْ_تَعْقِلُوْنَ
۱	البقرة	۲۵۹_۲۶۰	اَوْ كَالَّذِيْ_عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
۸	الاعراف	۲۹	كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ
۸	الاعراف	۵۷	حَتّٰىٓ اِذَآ اَقَلَّتْ_تَذَكَّرُوْنَ
۱۴	النحل	۳۸_۴۰	وَاَقْسَمُوْا_فَيَكُوْنُ
۱۴	النحل	۷۷	وَمَآ اَمْرُ_قَدِيْرٌ
۱۵	بنی اسرآئیل	۹۸_۹۹	ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ_فِيْهِ
۱۵	الکهف	۲۱	وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا_فِيْهَا
۱۶	مریم	۶۶_۶۷	وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ_شَيْئًا
۱۶	طٰه	۱۵	اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ_تَسْعٰى
۱۷	الانبیآء	۱۰۴	كَمَا بَدَاْنَآ_فٰعِلِيْنَ
۱۷	الحج	۵_۷	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ_فِى الْقُبُوْرِ
۲۰	النمل	۸۶	اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا_يُّؤْمِنُوْنَ
۲۰	العنکبوت	۱۹_۲۰	اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ_شَيْءٍ قَدِيْرٌ
۲۱	الروم	۱۹	يُخْرِجُ الْحَيَّ_تُخْرَجُوْنَ
۲۱	الروم	۲۷	وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا_الْحَكِيْمُ
۲۱	الروم	۵۰	فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ_قَدِيْرٌ
۲۲	سبأ	۳	وَقَالَ الَّذِيْنَ_فِى الْاَرْضِ
۲۲	فاطر	۹	وَاللّٰهُ الَّذِيْ_النُّشُوْرُ
۲۳	یٰسٓ	۳۳	وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ_يَاْكُلُوْنَ
۲۳	یٰسٓ	۷۸_۸۲	قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ_فَيَكُوْنُ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۱	فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ_لَّازِبٍ
۲۳	صٓ	۲۷_۲۸	وَمَا خَلَقْنَا_كَالْفُجَّارِ
۲۴	الزمر	۴۲	اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ_يَتَفَكَّرُوْنَ

۲۴	المؤمن	۵۷	لَخَلْقُ۔لَایَعْلَمُوْنَ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۳۹	وَمِنْ اٰیٰتِهٖ۔قَدِیْرٌ
۲۵	الدخان	۳۹۔۴۰	مَاخَلَقْنٰهُمَا۔اَجْمَعِیْنَ
۲۵	الجاثیة	۲۱۔۲۲	اَمْ حَسِبَ۔بِمَا كَسَبَتْ
۲۶	الاحقاف	۳	مَاخَلَقْنَا۔مُعْرِضُوْنَ
۲۶	الاحقاف	۳۳	اَوَلَمْ یَرَوْا۔قَدِیْرٌ
۲۶	ق	۶۔۱۱	اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا۔كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ
۲۶	ق	۱۵	اَفَعَیِیْنَا۔جَدِیْدٍ
۲۶	الذّٰریات	۱۔۶	وَالذّٰرِیٰتِ۔لَوَاقِعٌ
۲۷	الطور	۱۔۱۰	وَالطُّوْرِ۔سَیْرًا
۲۷	الواقعة	۵۷۔۶۲	نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ۔تَذَكَّرُوْنَ
۲۹	القیامة	۳۔۴	اَیَحْسَبُ۔بَنَانَهٗ
۲۹	القیامة	۳۶۔۴۰	اَیَحْسَبُ۔الْمَوْتٰی
۲۹	المرسلات	۱۔۷	وَالْمُرْسَلٰتِ۔لَوَاقِعٌ
۳۰	النبأ	۶۔۱۷	اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ۔مِیْقَاتًا
۳۰	النّٰزعٰت	۲۷۔۳۲	ءَاَنْتُمْ۔اَرْسٰهَا
۳۰	الطارق	۵۔۸	فَلْیَنْظُرِ۔لَقَادِرٌ
۳۰	التین	۴۔۸	لَقَدْ خَلَقْنَا۔الْحٰكِمِیْنَ

باب (۳) عالمِ برزخ کے حالات

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۵۴	وَلَاتَقُوْلُوْا۔لَاتَشْعُرُوْنَ
۴	اٰل عمران	۱۶۹۔۱۷۱	وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ۔الْمُؤْمِنِیْنَ
۵	النسآء	۹۷	اِنَّ الَّذِیْنَ۔فِیْهَا
۷	الانعام	۶۲	ثُمَّ رُدُّوْٓا۔الْحَقِّ
۸	الاعراف	۴۰	اِنَّ الَّذِیْنَ۔الْجَنَّةَ
۱۸	المؤمنون	۱۰۰	وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ۔یُبْعَثُوْنَ
۲۱	السجدة	۱۱	ثُمَّ اِلٰی۔تُرْجَعُوْنَ
۲۴	المؤمن	۴۶	اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ۔عَشِیًّا
۲۶	ق	۴	قَدْ عَلِمْنَا۔مِنْهُمْ

باب (۴) نفخِ صور

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۷۳	وَیَوْمَ۔الشَّهَادَةِ
۱۶	الكهف	۹۸۔۱۰۱	فَاِذَا جَآءَ۔سَمْعًا
۲۰	النمل	۸۷۔۸۸	وَیَوْمَ یُنْفَخُ۔السَّحَابِ
۲۳	صٓ	۱۵	وَمَا یَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ۔فَوَاقٍ
۲۴	الزمر	۶۸	وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ۔یَنْظُرُوْنَ
۲۶	ق	۲۰	وَنُفِخَ۔الْوَعِیْدِ
۲۶	ق	۴۱۔۴۲	یَوْمَ یُنَادِ۔الْخُرُوْجِ
۲۹	الحاقّة	۱۳۔۱۷	فَاِذَا نُفِخَ۔ثَمٰنِیَةٌ

باب (۵) حالاتِ حشر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت

۱	البقرة	۱۱۳	فَاللّٰہُ یَحْکُمُ۔ یَخْتَلِفُوْنَ
۲	البقرة	۱۴۸	اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا۔ جَمِیْعًا
۲	البقرة	۱۷۴	اِنَّ الَّذِیْنَ۔ لَا یُزَکِّیْھِمْ
۲	البقرة	۲۱۰	ھَلْ یَنْظُرُوْنَ۔ الْاَمْرُ
۴	آل عمران	۱۰۶۔۱۰۷	یَوْمَ تَبْیَضُّ۔ رَحْمَةِ اللّٰہِ
۵	النسآء	۴۱۔۴۲	فَکَیْفَ۔ حَدِیْثًا
۷	الانعام	۳۱	قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ۔ یَزِرُوْنَ
۷	الانعام	۳۶	وَالْمَوْتٰی۔ یُرْجَعُوْنَ
۷	الانعام	۳۸	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ۔ یُحْشَرُوْنَ
۸	الاعراف	۲۹	کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ
۸	الاعراف	۵۳	یَوْمَ یَاْتِیْ۔ یَفْتَرُوْنَ
۱۰	التوبة	۳۴۔۳۵	وَالَّذِیْنَ۔ تَکْنِزُوْنَ
۱۱	یونس	۴	اِلَیْہِ مَرْجِعُکُمْ۔ یَکْفُرُوْنَ
۱۱	یونس	۲۶۔۳۰	لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا۔ یَفْتَرُوْنَ
۱۱	یونس	۴۵	وَیَوْمَ یَحْشُرُھُمْ۔ بَیْنَھُمْ
۱۲	ھود	۱۸	مَنْ اَظْلَمُ۔ رَبِّھِمْ
۱۲	ھود	۹۸	یَقْدُمُ۔ النَّارَ
۱۲	ھود	۱۰۳۔۱۰۸	ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ۔ فَفِی الْجَنَّةِ

۱۳	ابراھیم	۴۸۔۵۱	یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ۔ الْحِسَابِ
۱۴	الحجر	۲۴۔۲۵	وَلَقَدْ عَلِمْنَا۔ یَحْشُرُھُمْ
۱۵	بنی اسرآئیل	۵۲	یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ۔ قَلِیْلًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۷۱۔۷۲	یَوْمَ نَدْعُوْا۔ سَبِیْلًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۹۷	وَنَحْشُرُھُمْ یَوْمَ۔ صُمًّا
۱۵	بنی اسرآئیل	۱۰۴	فَاِذَا جَآءَ۔ لَفِیْفًا
۱۵	الکھف	۴۷	وَیَوْمَ نُسَیِّرُ۔ اَحَدًا
۱۵	الکھف	۵۲۔۵۳	وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا۔ مَصْرِفًا
۱۶	مریم	۳۷۔۳۹	فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ۔ قُضِیَ الْاَمْرُ
۱۶	مریم	۶۸۔۷۲	فَوَرَبِّکَ۔ جِثِیًّا
۱۶	مریم	۸۵۔۸۶	یَوْمَ نَحْشُرُ۔ وِرْدًا
۱۶	مریم	۹۳۔۹۵	اِنْ کُلُّ۔ فَرْدًا
۱۶	طٰہٰ	۱۰۰۔۱۱۲	مَنْ اَعْرَضَ۔ ظُلْمًا وَّلَا ھَضْمًا
۱۶	طٰہٰ	۱۲۴۔۱۲۶	وَمَنْ اَعْرَضَ۔ تُنْسٰی
۱۷	الانبیآء	۴۰	بَلْ تَاْتِیْھِمْ۔ ھُمْ یُنْظَرُوْنَ
۱۷	الانبیآء	۱۰۳۔۱۰۴	لَا یَحْزُنُھُمْ۔ فٰعِلِیْنَ
۱۷	الحج	۷۸	ھُوَ سَمّٰکُمْ۔ النَّاسِ

۱۸	المؤمنون	۱۰۰-۱۰۱	وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ-لَا يَتَسَآءَلُوْنَ
۱۹	الفرقان	۲۲	يَوْمَ يَرَوْنَ-مَحْجُوْرًا
۱۹	الفرقان	۳۴	اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ-سَبِيْلًا
۱۹	الشعرآء	۹۰-۹۵	وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ-اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ
۲۰	النمل	۸۳-۸۵	وَيَوْمَ نَحْشُرُ-لَا يَنْطِقُوْنَ
۲۰	القصص	۶۵-۷۵	وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ-يَفْتَرُوْنَ
۲۱	الروم	۱۴-۱۶	وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ-مُحْضَرُوْنَ
۲۱	الروم	۲۲-۲۵	وَمِنْ اٰيٰتِهٖ-تُخْرَجُوْنَ
۲۱	الروم	۵۵-۵۷	وَيَوْمَ تَقُوْمُ-يُسْتَعْتَبُوْنَ
۲۱	السجدة	۵	يُدَبِّرُ الْاَمْرَ-تَعُدُّوْنَ
۲۳	يٰسين	۴۸-۵۹	وَيَقُوْلُوْنَ-الْمُجْرِمُوْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۲۰-۲۶	وَقَالُوْا-مُسْتَسْلِمُوْنَ
۲۴	الزمر	۷۵	وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ-رَبِّهِمْ
۲۴	مؤمن	۱۵-۱۷	يَوْمَ التَّلَاقِ-الْحِسَابِ
۲۵	الشورىٰ	۴۷	يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ-نَّكِيْرٍ
۲۵	الزخرف	۶۶-۶۸	هَلْ يَنْظُرُوْنَ-الْمُتَّقِيْنَ
۲۵	الدخان	۴۰	اِنَّ يَوْمَ-اَجْمَعِيْنَ
۲۶	قٓ	۱۱	وَاَحْيَيْنَا بِهٖ-الْخُرُوْجُ

۲۷	الطور	۷-۱۲	اِنَّ عَذَابَ-يَلْعَبُوْنَ
۲۷	الطور	۴۵	يَوْمَهُمْ-يُصْعَقُوْنَ
۲۷	القمر	۶	يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ
۲۷	الرحمن	۳۷-۴۳	فَاِذَا انْشَقَّتِ-الْمُجْرِمُوْنَ
۲۷	الواقعة	۱-۶	اِذَا وَقَعَتِ-مُنْۢبَثًّا
۲۷	الواقعة	۴۹-۵۰	قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ-مَعْلُوْمٍ
۲۷	الحديد	۱۲-۱۵	يَوْمَ تَرَى-الْمَصِيْرُ
۲۸	التغابن	۹	يَوْمَ-التَّغَابُنِ
۲۹	القلم	۴۲-۴۳	يَوْمَ يُكْشَفُ-ذِلَّةٌ
۲۹	الحاقّة	۱-۲	اَلْحَآقَّةُ مَا الْحَآقَّةُ
۲۹	المعارج	۱-۱۰	بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ-حَمِيْمًا
۲۹	المعارج	۴۳-۴۴	يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ-ذِلَّةٌ
۲۹	المزمل	۱۲-۱۴	اِنَّ لَدَيْنَآ-مَّهِيْلًا
۲۹	المزمل	۱۷-۱۸	فَكَيْفَ-سَبِيْلًا
۲۹	المدثر	۸-۱۰	فَاِذَا-يَسِيْرًا
۲۹	القيامة	۷-۱۲	فَاِذَا بَرِقَ-الْمُسْتَقَرُّ
۲۹	المرسلٰت	۷-۱۵	فَاِذَا النُّجُوْمُ-لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
۳۰	النبا	۱۷-۲۰	اِنَّ يَوْمَ-سَرَابًا
۳۰	النبا	۴۰	يَوْمَ يَنْظُرُ-يَدٰهُ
۳۰	النّٰزعٰت	۶-۹	يَوْمَ تَرْجُفُ-خَاشِعَةٌ
۳۰	النّٰزعٰت	۱۳-۱۴	فَاِنَّمَا هِيَ-بِالسَّاهِرَةِ

۳۰	النّٰزعٰت	۳۴_۳۹	فَاِذَا_هِيَ الْمَاْوٰى
۳۰	عبس	۳۳_۴۲	فَاِذَا جَآءَتِ _الْفَجَرَةُ
۳۰	التکویر	۱_۱۴	اِذَا الشَّمْسُ_ اُحْضِرَتْ
۳۰	الانفطار	۱_۵	اِذَا السَّمَآءُ_اَخَّرَتْ
۳۰	الانفطار	۱۵_۱۹	يَصْلَوْنَهَا_لِلّٰهِ
۳۰	المطففین	۱۵_۱۷	كَلَّآ اِنَّهُمْ_تُكَذِّبُوْنَ
۳۰	الانشقاق	۱_۲	اِذَا السَّمَآءُ_حُقَّتْ
۳۰	الفجر	۲۱_۳۰	كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ_جَنَّتِيْ
۳۰	الزلزال	۱_۸	اِذَا_شَرًّا يَّرَهٗ
۳۰	العٰديٰت	۶_۱۱	اِنَّ الْاِنْسَانَ_لَّخَبِيْرٌ
۳۰	القارعة	۱_۵	اَلْقَارِعَةُ_الْمَنْفُوْشِ

باب (۶) قیامت کے دن کی سختی اور اہلِ محشر کی بے قراری

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المآئدة	۳۶	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا_ اَلِيْمٌ
۷	الانعام	۳۱	حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ_يَزِرُوْنَ
۱۳	ابراهيم	۴۲_۴۳	وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ_ هَوَآءٌ
۱۶	مريم	۳۹	وَاَنْذِرْهُمْ_الْاَمْرُ
۱۶	مريم	۷۱	وَاِنْ مِّنْكُمْ_مَّقْضِيًّا
۱۶	طٰهٰ	۱۰۸	يَوْمَئِذٍ_هَمْسًا
۱۷	الانبيآء	۴۰	بَلْ تَاْتِيْهِمْ_يُنْظَرُوْنَ
۱۷	الانبيآء	۹۷	فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ_ ظٰلِمِيْنَ
۱۷	الحج	۱_۲	اِنَّ زَلْزَلَةَ_شَدِيْدٌ
۱۸	النور	۳۷	يَخَافُوْنَ_الْاَبْصَارُ
۱۹	الفرقان	۲۷	وَيَوْمَ يَعَضُّ_سَبِيْلًا
۲۲	السبا	۳۳	وَاَسَرُّوا_كَفَرُوْا
۲۳	والصّٰفّٰت	۲۰	وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا_الدِّيْنِ
۲۳	والصّٰفّٰت	۲۲_۲۳	اُحْشُرُوا_الْجَحِيْمِ
۲۴	الزمر	۴۷_۴۸	وَلَوْ اَنَّ_يَسْتَهْزِءُوْنَ
۲۴	الزمر	۶۰	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ_ لِلْمُتَكَبِّرِيْنَ
۲۴	المؤمن	۱۸	وَاَنْذِرْهُمْ_يُطَاعُ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۲۹	وَقَالَ الَّذِيْنَ_ الْاَسْفَلِيْنَ
۲۵	الشورىٰ	۲۲	تَرَى الظّٰلِمِيْنَ_بِهِمْ
۲۵	الشورىٰ	۴۵	وَتَرٰهُمْ_خَفِيٍّ
۲۵	الزخرف	۳۷_۳۹	وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ_ مُشْتَرِكُوْنَ
۲۵	الجاثية	۲۷_۲۸	وَيَوْمَ تَقُوْمُ_جَاثِيَةً
۲۶	الذّٰريٰت	۱۳_۱۴	يَوْمَ هُمْ_تَسْتَعْجِلُوْنَ
۲۷	الطور	۴۵_۴۶	فَذَرْهُمْ_لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

۲۷	القمر	۸	یَقُوْلُ۔عَسِرٌ
۲۷	القمر	۴۶	وَالسَّاعَةُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ
۲۷	الحدید	۱۳_۱۵	یَوْمَ یَقُوْلُ۔الْمَصِیْرُ
۲۹	الملک	۲۷	فَلَمَّا رَاَوْهُ۔تَدَّعُوْنَ
۲۹	القلم	۴۳	خَاشِعَةً۔ذِلَّةٌ
۲۹	الحاقّة	۲۵_۲۹	وَاَمَّا مَنْ۔سُلْطَانِیَهْ
۲۹	المعارج	۱۱_۱۴	یَوَدُّ۔یُنْجِیْهِ
۲۹	المزمل	۱۷	فَكَیْفَ۔شِیْبًا
۲۹	المدثر	۹_۱۰	فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ۔ یَسِیْرٍ
۲۹	القیامة	۷_۱۲	فَاِذَا بَرِقَ۔الْمُسْتَقَرُّ
۲۹	الدھر	۱۰_۱۱	یَوْمًا عَبُوْسًا۔ذٰلِكَ الْیَوْمِ
۲۹	المرسلٰت	۳۷_۳۹	وَیْلٌ یَوْمَئِذٍ۔فَكِیْدُوْنِ
۳۰	النبا	۴۰	وَیَقُوْلُ۔تُرٰبًا
۳۰	النّٰزعٰت	۸_۹	قُلُوْبٌ۔خَاشِعَةٌ
۳۰	عبس	۳۴_۳۷	یَوْمَ یَفِرُّ یُغْنِیْهِ
۳۰	الطارق	۱۰	فَمَالَهٗ۔نَاصِرٍ
۳۰	الغاشیة	۱_۳	هَلْ اَتٰكَ۔نَاصِبَةٌ
۳۰	الفجر	۲۳_۲۶	یَوْمَئِذٍ۔وَثَاقَهٗ اَحَدٌ
۳۰	اللیل	۱۱	وَمَا یُغْنِیْ۔تَرَدّٰی
۳۰	الزلزال	۳	وَقَالَ۔مَالَهَا
۳۰	القارعة	۴_۵	یَوْمَ۔الْمَنْفُوْشِ

باب (۷) نافرمانوں کا دنیا کی طرف لوٹنے کی تمنا کرتا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۳	ابراھیم	۴۴_۴۵	وَاَنْذِرِ۔الْاَمْثَالَ
۲۱	السجدة	۱۲	وَلَوْ تَرٰی۔مُوْقِنُوْنَ
۲۵	الشوری	۴۴	وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ۔ سَبِیْلٍ

باب (۸) نافرمانوں کا اپنے معبودوں سے عداوت کا اظہار اور معبود من دونِ اللہ کی عاجزی

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۶۶_۱۶۷	اِذْ تَبَرَّاَ۔مِنَّا
۲۱	الروم	۱۳	وَلَمْ یَكُنْ۔كٰفِرِیْنَ

باب (۹) قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا اور باطل معبود اور شیطان اپنے تابعداروں سے علیحدہ ہو جائیں گے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۶۵_۱۶۷	وَلَوْ یَرَی۔النَّارِ
۷	الانعام	۷۰	وَذَكِّرْ بِهٖ۔لَا یُؤْخَذْ مِنْهَا
۷	الانعام	۹۴	وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا۔ تَزْعُمُوْنَ
۸	الانعام	۱۶۴	وَلَا تَكْسِبُ۔ تَخْتَلِفُوْنَ
۱۱	یونس	۲۷_۳۰	مَالَهُمْ مِّنْ۔یَفْتَرُوْنَ
۱۳	ابراھیم	۲۱_۲۲	وَبَرَزُوْا۔عَذَابٌ اَلِیْمٌ
۱۴	النحل	۸۶_۸۷	وَاِذَا رَءَا الَّذِیْنَ۔ یَفْتَرُوْنَ

۱۵	الکھف	۵۲	وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا۔ مَّوْبِقًا
۱۶	مریم	۸۱۔۸۲	وَاتَّخَذُوْا۔ ضِدًّا
۱۸	المؤمنون	۱۰۱	فَاِذَا نُفِخَ۔ يَتَسَاۗءَلُوْنَ
۱۸	الفرقان	۱۷۔۱۹	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ۔ وَلَا نَصْرًا
۱۹	الشعرآء	۸۸	يَوْمَ لَا۔ بَنُوْنَ
۲۰	القصص	۶۳۔۶۴	قَالَ الَّذِيْنَ۔ يَهْتَدُوْنَ
۲۰	العنکبوت	۲۵	وَقَالَ اِنَّمَا۔ نّٰصِرِيْنَ
۲۱	الروم	۱۳	وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ۔ كٰفِرِيْنَ
۲۱	لقمان	۳۳	وَاخْشَوْا يَوْمًا۔ شَيْئًا
۲۲	سبأ	۳۱۔۳۳	وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ۔ اَنْدَادًا
۲۲	سبأ	۴۲	فَالْيَوْمَ لَا۔ ضَرًّا
۲۲	فاطر	۱۴	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ بِشِرْكِكُمْ
۲۲	فاطر	۱۸	وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ۔ ذَا قُرْبٰى
۲۳	الصّٰفّٰت	۲۵۔۳۳	مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔ مُشْتَرِكُوْنَ
۲۴	المؤمن	۱۸	مَا لِلظّٰلِمِيْنَ۔ يُطَاعُ
۲۵	حٰمٓ السجدة	۴۸	وَضَلَّ۔ مَّحِيْصٍ
۲۵	الشوریٰ	۴۶	وَمَا كَانَ لَهُمْ۔ سَبِيْلٍ
۲۵	الزخرف	۶۷	الْاَخِلَّاۗءُ۔ الْمُتَّقِيْنَ
۲۵	الدخان	۴۱۔۴۲	يَوْمَ لَا۔ رَّحِمَ اللّٰهُ
۲۶	الاحقاف	۶	وَاِذَا حُشِرَ۔ كٰفِرِيْنَ
۲۶	ق	۲۳۔۲۷	وَقَالَ قَرِيْنُهٗ۔ بَعِيْدٍ
۲۷	الممتحنة	۳	لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ
۲۹	الحآقّة	۲۵۔۳۵	وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ۔ حَمِيْمٌ
۲۹	المعارج	۱۰۔۱۴	وَلَا يَسْـَٔلُ۔ يُنْجِيْهِ
۳۰	عبس	۳۴۔۳۶	يَوْمَ يَفِرُّ۔ بَنِيْهِ
۳۰	الانفطار	۱۹	يَوْمَ لَا تَمْلِكُ۔ لِلّٰهِ

باب(۱۰) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفاعت ہوگی

پارہ	سُورت	نمبرآیت	آیت
۱	البقرة	۴۸	وَاتَّقُوْا يَوْمًا۔ يُنْصَرُوْنَ
۳	البقرة	۲۵۴	يَوْمٌ لَّا۔ الظّٰلِمُوْنَ
۳	البقرة	۲۵۵	مَنْ ذَا الَّذِيْ۔ بِاِذْنِهٖ
۱۱	یونس	۳	مَا مِنْ۔ اِذْنِهٖ
۱۵	بنی اسرآئیل	۷۹	عَسٰٓى۔ مَّحْمُوْدًا
۱۶	مریم	۸۷	لَا يَمْلِكُوْنَ۔ عَهْدًا
۱۶	طٰه	۱۰۹	يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ۔ قَوْلًا
۲۵	الزخرف	۸۶	وَلَا يَمْلِكُ۔ يَعْلَمُوْنَ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۷	النجم	۲۶	وَكَمْ مِّنْ_يَرْضٰى

باب (۱۱) معبودانِ باطل، کفار اور مسلمانوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی گفتگو

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	المآئدة	۱۰۹_۱۱۹	يَوْمَ يَجْمَعُ_الْعَظِيْمُ
۷	الانعام	۲۲_۲۳	وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ_مُشْرِكِيْنَ
۷	الانعام	۳۰	وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا_تَكْفُرُوْنَ
۷	الانعام	۹۴	وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا_تَزْعُمُوْنَ
۸	الانعام	۱۲۸_۱۳۰	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ_شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا
۸	الاعراف	۶_۷	فَلَنَسْئَلَنَّ_غَآئِبِيْنَ
۱۳	ابراهيم	۴۴_۴۵	فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا_الْاَمْثَالَ
۱۴	النحل	۲۷_۲۹	ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ_خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
۱۵	الكهف	۴۸	وَعُرِضُوْا_مَوْعِدًا
۱۶	طٰهٰ	۱۲۵_۱۲۶	قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ_تُنْسٰى
۱۸	المؤمن	۱۰۵_۱۱۴	اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ_لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
۱۸	الفرقان	۱۷_۱۹	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ_صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا
۲۰	النمل	۸۴	حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ_تَعْمَلُوْنَ
۲۰	القصص	۶۲_۶۶	وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ_وَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ
۲۱	السجدة	۱۲_۱۴	وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ_تَعْمَلُوْنَ
۲۲	سبأ	۴۰_۴۲	وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا_تُكَذِّبُوْنَ
۲۳	يٰس	۶۰_۶۴	اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ_تَكْفُرُوْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۲۴_۲۵	وَقِفُوْهُمْ_لَا تَنَاصَرُوْنَ
۲۴	الزمر	۵۹	بَلٰى قَدْ_الْكٰفِرِيْنَ
۲۵	حٰمٓ السجدة	۴۷	وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ_شَهِيْدٍ
۲۵	الجاثية	۲۸	اَلْيَوْمَ_تَعْمَلُوْنَ
۲۶	قٓ	۲۲_۲۹	لَقَدْ كُنْتَ_لِلْعَبِيْدِ
۲۹	المرسلٰت	۳۸_۳۹	هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ_فَكِيْدُوْنِ

باب (۱۲) قیامت کے دن حساب وکتاب کا ہونا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۳	ابراهيم	۵۱	لِيَجْزِيَ اللّٰهُ_الْحِسَابِ
۱۴	النحل	۹۳	وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	بنی اسرآئیل	۱۳_۱۴	وَنُخْرِجُ_حَسِيْبًا
۱۵	الکہف	۴۹	وَوُضِعَ_اَحَدًا
۱۶	الکہف	۱۰۵	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ_وَزْنًا
۱۶	مریم	۳۹	وَاَنْذِرْهُمْ_الْاَمْرُ
۱۷	الانبیآء	۴۷	وَنَضَعُ_حَاسِبِيْنَ
۲۱	لقمان	۱۶	يٰبُنَيَّ_لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ
۲۳	یٰسین	۶۵	اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ_يَكْسِبُوْنَ
۲۴	المؤمن	۷۸	فَاِذَا جَآءَ_الْمُبْطِلُوْنَ
۲۵	الزخرف	۱۹	سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ
۲۵	الزخرف	۴۴	وَاِنَّهٗ_تُسْئَلُوْنَ
۲۷	الرحمٰن	۳۱	سَنَفْرُغُ_الثَّقَلٰنِ
۲۸	الممتحنۃ	۳	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ_بَصِيْرٌ
۳۰	الغاشیۃ	۲۶	اِنَّ اِلَيْنَا حِسَابَهُمْ
۳۰	التکاثر	۸	ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ_النَّعِيْمِ

باب (۱۳) قیامت کے دن عملوں کا تلنا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸	الاعراف	۸_۹	وَالْوَزْنُ_يَظْلِمُوْنَ

باب (۱۴) نامۂ اعمال کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	آل عمران	۳۰	يَوْمَ تَجِدُ_سُوْٓءٍ
۲۹	الحاقّۃ	۱۹_۲۹	فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ_سُلْطَانِيَهْ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳۰	التکویر	۸_۱۰	وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ_نُشِرَتْ
۳۰	الانشقاق	۷_۱۲	فَاَمَّا مَنْ_سَعِيْرًا

باب (۱۵) عملوں کی جزا اور سزا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	آل عمران	۱۸۵	وَاِنَّمَا_يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
۱۱	یونس	۴	يُعِيْدُهٗ_يَكْفُرُوْنَ
۱۲	ہود	۱۰۶_۱۰۸	فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا_مَجْذُوْذٍ
۱۲	ہود	۱۱۱	وَاِنَّ كُلًّا_خَبِيْرٌ
۱۴	النحل	۱۱۱	وَتُوَفّٰى_لَا يُظْلَمُوْنَ
۱۷	الحج	۵۶_۵۷	اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ_مُّهِيْنٌ
۱۸	المؤمن	۱۰۲_۱۰۳	فَمَنْ ثَقُلَتْ_خٰلِدُوْنَ
۱۸	النور	۲۳_۲۵	اِنَّ الَّذِيْنَ_الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
۲۰	النمل	۸۵	وَوَقَعَ_لَا يَنْطِقُوْنَ
۲۰	النمل	۹۰_۹۳	مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ_تَعْمَلُوْنَ
۲۰	العنکبوت	۳	وَلَيَحْمِلُنَّ_يَفْتَرُوْنَ
۲۱	الروم	۱۴_۲۳	يَوْمَئِذٍ_مِنْ فَضْلِهٖ
۲۳	یٰسین	۵۳_۵۴	فَاِذَا هُمْ_تَعْمَلُوْنَ
۲۳	الزمر	۱۰	يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ_حِسَابٍ
۲۴	الزمر	۷۰	وَوُفِّيَتْ_يَفْعَلُوْنَ

۲۴	المؤمن	۱۷	اَلْیَوْمَ تُجْزٰی۔ اَلْحِسَابِ
۲۴	المؤمن	۵۲	یَوْمَ لَا یَنْفَعُ۔الدَّارِ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۲۴	فَاِنْ یَّصْبِرُوْا۔ الْمُعْتَبِیْنَ
۲۵	الجاثية	۳۴_۳۵	وَقِیْلَ الْیَوْمَ۔ یُسْتَعْتَبُوْنَ
۲۶	قٓ	۲۸_۳۱	قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا۔ غَیْرَ بَعِیْدٍ
۲۷	الطور	۱۶_۱۷	اِصْلَوْهَا۔نَعِیْمٍ
۲۷	الواقعة	۷_۴۴	اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً۔کَرِیْمٍ
۲۷	الواقعة	۸۸_۹۴	فَاَمَّآ اِنْ کَانَ۔جَحِیْمٍ
۲۸	التغابن	۹_۱۰	یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ۔وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ
۲۸	التحریم	۷	یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ۔تَعْمَلُوْنَ
۲۹	الحاقّة	۱۸_۳۲	یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ۔ فَاسْلُکُوْهُ
۲۹	القيامة	۲۲_۲۵	وُجُوْهٌ۔فَاقِرَةٌ
۲۹	المرسلٰت	۱۱_۱۵	وَاِذَا الرُّسُلُ۔ لِلْمُکَذِّبِیْنَ
۲۹	المرسلٰت	۳۵_۳۹	هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ۔ فَکِیْدُوْنِ
۳۰	النّٰزعٰت	۳۴_۴۱	فَاِذَا جَآءَتِ۔الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی
۳۰	الزلزال	۴_۸	یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ۔شَرًّا یَّرَهٗ
۳۰	القارعة	۶_۹	فَاَمَّا مَنْ۔هَاوِیَةٌ

کتاب الطہارۃ (۴ ابواب)

وضو کے مسائل

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۶	یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔الْکَعْبَیْنِ
۶	المائدة	۶	اَوْ جَآءَ۔الْغَآئِطِ

تیمم کے مسائل

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۴۳	وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی۔اَیْدِیْکُمْ

غسل کے مسائل

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۶	وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا
۵	النسآء	۴۳	وَلَا جُنُبًا۔تَغْتَسِلُوْا

حیض کے مسائل

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۲	وَیَسْئَلُوْنَکَ۔ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

کتاب الصلوٰۃ (۱۵ ابواب)

نماز باجماعت پڑھنے کا حکم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۴۳	وَاَقِیْمُوا۔الرّٰکِعِیْنَ

مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کا حکم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۲۵	وَاتَّخِذُوْا۔السُّجُوْد

نمازوں پر حفاظت کی تاکید

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۲۳۸	حَافِظُوْا۔قٰنِتِیْنَ

تیمم کن حالتوں میں کرنا چاہیے اور تیمم میں کن اعضاء کا مسح کریں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۴۳	یٰاَیُّهَاالَّذِیْنَ لَاتَقْرَبُوْا۔ غَفُوْرًا

نماز میں قصر کرنے کا حکم اور میدان جنگ میں نماز پڑھنے کا طریقہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸	النسآء	۱۰۱ تا ۱۰۳	وَاِذَاضَرَبْتُمْ۔مَوْقُوْتًا

نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدۃ	۶	اِذَاقُمْتُمْ۔الْکَعْبَیْنِ

پانچ نمازوں کا ثبوت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	بنی اسرائیل	۷۸۔۷۹	اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔مَحْمُوْدًا

جہری نماز میں قراءت درمیانی آواز سے پڑھی جائے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	بنی اسرئیل	۱۱۰	وَلَاتَجْهَرْ۔سَبِیْلًا

نمازوں کے وقتوں کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۶	طٰہٰ	۱۳۰	وَسَبِّحْ۔النَّهَارِ

نماز میں عاجزی کرنے کا ذکر

پارہ		نمبر آیت	
۱۸	المؤمنون	۲	اَلَّذِیْنَ هُمْ۔خٰشِعُوْنَ

نماز کی حفاظت کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	المؤمنون	۹	وَالَّذِیْنَ هُمْ۔یُحَافِظُوْنَ

خرید و فروخت خدا پرستوں کو نماز سے نہیں روکتی

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	النور	۳۷	رِجَالٌ۔اِقَامِ الصَّلٰوۃِ

نماز بے حیائیوں اور بُرے کاموں سے روکتی ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	العنکبوت	۴۵	اِنَّ الصَّلٰوۃَ۔الْمُنْکَرِ

جمعہ کے دن جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ فوراً مسجد میں پہنچ جائیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	الجمعۃ	۹	اِذَانُوْدِیَ۔تَعْلَمُوْنَ

دکھلاوے کیلئے نماز پڑھنے والوں پر عذاب الٰہی کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳۰	الماعون	۴ تا ۶	فَوَیْلٌ۔یُرَآءُوْنَ

کتاب الزّکوٰۃ

زکوٰۃ، صدقات اور ان کے مصارف کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۲۱۵	قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ ۔ ابْنِ السَّبِيْلِ
۳	البقرۃ	۲۶۷	اَنْفِقُوْا ۔ فِيْهِ
۳	البقرۃ	۲۷۱	اِنْ تُبْدُوْا ۔ خَيْرٌ لَّكُمْ
۳	البقرۃ	۲۷۲ تا ۲۷۴	وَمَا تُنْفِقُوْا ۔ يَحْزَنُوْنَ
۸	الانعام	۱۴۱	وَاٰتُوْا ۔ حَصَادِهٖ
۱۰	التوبۃ	۶۰	اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ ۔ حَكِيْمٌ
۱۸	النور	۵۶	وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۔ تُرْحَمُوْنَ
۱۹	الفرقان	۶۷	وَالَّذِيْنَ اِذَا ۔ قَوَامًا
۲۱	الروم	۳۹	وَمَآ اٰتَيْتُمْ ۔ الْمُضْعِفُوْنَ
۲۹	الدھر	۸۔۹	وَيُطْعِمُوْنَ ۔ شُكُوْرًا

کتاب الصّیام

روزہ اور اعتکاف کے مسائل اور لیلۃ القدر کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۲۵	اَنْ طَهِّرَا ۔ الْعٰكِفِيْنَ
۲	البقرۃ	۱۸۳ تا ۱۸۵	كُتِبَ ۔ تَشْكُرُوْنَ
۲	البقرۃ	۱۸۷	اُحِلَّ لَكُمْ ۔ الَّيْلِ
۲	البقرۃ	۱۸۷	وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ ۔ الْمَسٰجِدِ
۲۵	الدخان	۳ تا ۵	اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ۔ عِنْدِنَا
۳۰	القدر	۱ تا ۵	اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ۔ الْفَجْرِ

کتاب الحج

باب (۱) خانہ کعبہ کی تعظیم کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۲۵	وَاِذْ جَعَلْنَا ۔ اَمْنًا
۴	ال عمران	۹۶۔۹۷	اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ ۔ سَبِيْلًا
۱۷	الحج	۲۶۔۲۷	وَاِذْ بَوَّاْنَا ۔ عَمِيْقٍ

باب (۲) ایام حج کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۱۹۷ تا ۱۹۹	اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ ۔ رَّحِيْمٌ

باب (۳) طواف زیارت کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۷	الحج	۲۹	وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

باب (۴) مقام ابراہیم میں دوگانہ پڑھنے کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۲۵	وَاتَّخِذُوْا ۔ مُصَلًّى

باب (۵) صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا بیان

پارہ		نمبر آیت	
۲	البقرۃ	۱۵۸	اِنَّ الصَّفَا ۔ عَلِيْمٌ

باب (۶) عمرہ کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۱۹۶	وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

باب (۷) عمرہ میں سر کے بال منڈانا یا کترانا شرط ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۶	الفتح	۲۷	لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ۔ قَرِيبًا

باب (۸) حالت احرام میں شکار کرنا حرام ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۱	يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ حُرُمٌ
۷	المائدة	۹۵	يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ حُرُمٌ
۷	المائدة	۹۶	وَحُرِّمَ۔ حُرُمًا

باب (۹) احرام تمتع کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۹۶	فَاِذَا اَمِنْتُمْ۔ الْعِقَابِ

باب (۱۰) قربانی کے جانور اور قلادہ کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	المائدة	۹۷	جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ۔ عَلِيْمٌ
۱۷	الحج	۲۸	وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ۔ الْفَقِيْرَ

باب (۱۱) قربانی کا جانور بے عیب ہو

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۷	الحج	۳۰ تا ۳۳	ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ۔ الْعَتِيْقِ
۱۷	الحج	۳۶۔۳۷	وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا۔ الْمُحْسِنِيْنَ

باب (۱۲) حالت احرام میں شکار کرنے کی سزا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	المائدة	۹۵	يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ ذُوانْتِقَامٍ

باب (۱۳) احرام باندھنے کے بعد رک جانے کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۹۶	فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ۔ اَوْ نُسُكٍ

كتاب النكاح (۶ ابواب)

باب (۱) جواز نکاح

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	النساء	۳	وَاِنْ خِفْتُمْ۔ اَلَّا تَعُوْلُوْا

باب (۲) کن عورتوں سے نکاح حرام ہے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۱	وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ۔ اَعْجَبَتْكُمْ
۵	النساء	۲۳ تا ۲۴	وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ۔ كِتٰبَ اللّٰهِ

باب (۳) ولی کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النساء	۲۵	فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ

باب (۴) مہر کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۳۶ تا ۲۳۷	لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔ بَصِيْرٌ
۵	النساء	۲۴	وَاُحِلَّ لَكُمْ۔ الْفَرِيْضَةِ
۲۰	القصص	۲۷۔۲۸	قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ۔ وَكِيْلٌ
۲۲	الاحزاب	۵۰	قَدْ عَلِمْنَا۔ مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

باب (۵) کوئی مسلمان بلا نکاح نہ رہنے پائے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	النور	۳۲	وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی۔ عَلِیْمٌ

باب (۶) ایک سے زائد بیویاں ہوں تو مساوات کا لحاظ رکھا جائے

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۱۲۹	وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْا۔ کَالْمُعَلَّقَةِ

کتاب الرضاع

دودھ پلانے اور چھڑانے کی مدت کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۳۳	وَالْوَالِدٰتُ۔ الرَّضَاعَةَ
۲۶	الاحقاف	۱۵	وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا

کتاب الطلاق (۱۳ ابواب)

باب (۱) جواز طلاق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۹	اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ۔ بِاِحْسَانٍ
۲	البقرة	۲۳۱	وَاِذَا طَلَّقْتُمُ۔ هُزُوًا
۲	البقرة	۲۳۲	وَاِذَا طَلَّقْتُمُ۔ بِالْمَعْرُوْفِ

باب (۲) تین طلاقوں کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۳۰	فَاِنْ طَلَّقَهَا۔ حُدُوْدَ اللّٰهِ

باب (۳) بیوی کو طلاق کا اختیار دینا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	الاحزاب	۲۸۔۲۹	یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ۔ عَظِیْمًا

باب (۴) رجعی طلاق دے کر عدت کے ایام میں رجوع کی اجازت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۸	وَبُعُوْلَتُهُنَّ۔ اِصْلَاحًا

باب (۵) عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۶ تا ۲۲۷	لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ۔ عَلِیْمٌ

باب (۶) خلع کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۹	وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ۔ افْتَدَتْ بِهٖ

باب (۷) ظہار کا حکم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	المجادلة	۲ تا ۴	اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ۔ مِسْکِیْنًا

باب (۸) میاں بیوی کے لعان کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	النور	۶	وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ۔ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ

باب (۹) عدت کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۲۲۸	وَالْمُطَلَّقٰتُ۔ اَرْحَامِهِنَّ

باب (۱۰) بیوہ کی عدت کا ذکر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت

۲	البقرة	۲۳۴	وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ۔عَشْرًا
۲	البقرة	۲۴۰	وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ۔اِخْرَاجٍ

باب(۱۱) غیر مدخولہ کے لیے کوئی عدت نہیں

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۲	الاحزاب	۴۹	اِذَا نَكَحْتُمُ۔جَمِیْلًا

باب(۱۲) چھوٹی عمر کے باعث حیض آنا شروع نہ ہوا ہو یا بوڑھی ہونے کے باعث بند ہو چکا ہو، یا حاملہ ہو، ان تینوں کی عدت کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸۲	الطلاق	۴	وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ۔حَمْلَهُنَّ

باب(۱۳) مطلقہ کے نفقہ وغیرہ کا بیان

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	الطلاق	۶۔۷	اَسْكِنُوْهُنَّ۔عُسْرٍ یُّسْرًا

کتاب السرقة (۲ ابواب)

باب(۱) چور کی سزا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۳۸	وَالسَّارِقُ۔حَكِیْمٌ

باب(۲) رہزن کی سزا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المائدة	۳۳	وَیَسْعَوْنَ۔عَظِیْمٌ

کتاب الحدود والتعزیرات

زانی کی سزا، اور تہمت لگانے والے اور ثبوت بہم نہ

پہنچانیوالے کی تعزیر

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	النسآء	۱۵۔۱۶	وَالّٰتِیْ۔رَحِیْمًا
۱۸	النور	۲ تا ۴	الزَّانِیَةُ۔الْفٰسِقُوْنَ

کتاب الاستیذان

پردہ کے احکام

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۸	النور	۲۷ تا ۳۱	لَا تَدْخُلُوْا۔تُفْلِحُوْنَ
۱۸	النور	۵۸ تا ۶۰	لِیَسْتَاْذِنْكُمُ۔سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ
۲۲	الاحزاب	۵۳۔۵۵	وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ۔شَهِیْدًا
۲۲	الاحزاب	۵۹	یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ۔جَلَابِیْبِهِنَّ

کتاب الوصیة والمیراث

وصیت اور میراث کے احکام

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۸۰ تا ۱۸۲	كُتِبَ عَلَیْكُمْ۔رَحِیْمٌ
۲	البقرة	۲۴۰	وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ۔اِخْرَاجٍ
۴	النسآء	۷۔۸	لِلرِّجَالِ۔مَعْرُوْفًا
۴	النسآء	۱۱۔۱۲	یُوْصِیْكُمُ۔عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ
۵	النسآء	۳۳	وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا۔نَصِیْبَهُمْ
۶	النسآء	۱۷۶	قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ۔عَلِیْمٌ
۷	المائدة	۱۰۶ تا ۱۰۸	یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ۔ وَاسْمَعُوْا
۱۰	الانفال	۷۵	وَاُولُوا۔عَلِیْمٌ

کتاب البیوع

خرید و فروخت کے احکام

پارہ	سورت	نمبرآیت	آیت
۲	البقرة	۱۹۸	لَیْسَ عَلَیْکُمْ۔مِنْ رَّبِّکُمْ
۳	البقرة	۲۷۵	وَاَحَلَّ اللّٰہُ۔الرِّبٰوا
۳	البقرة	۲۸۲ تا ۲۸۳	یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ۔تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ
۵	النسآء	۲۹	یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔تَرَاضٍ مِّنْکُمْ
۱۸	النور	۳۷	تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ
۲۸	الجمعة	۱۰	فَاِذَا قُضِیَتِ۔فَضْلِ اللّٰہِ
۲۹	المزمل	۲۰	وَاٰخَرُوْنَ۔فَضْلِ اللّٰہِ

باب الربوا

سود کا بیان

پارہ	سورت	آیت نمبر	آیت
۳	البقرة	۲۷۵	اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا۔خٰلِدُوْنَ
۳	البقرة	۲۷۸ تا ۲۸۰	یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا۔تَعْلَمُوْنَ
۶	النساء	۱۶۱	وَّاَخْذِھِمُ الرِّبٰوا۔عَنْهُ

کتاب الجہاد (۱۷ ابواب)

رسول اللہ ﷺ کے غزوات

غزوۂ بدر کا ذکر

پارہ	سورت	نمبرآیت	آیت
۳	ال عمرن	۱۳	قَدْ کَانَ لَکُمْ۔الْاَبْصَارِ
۹	الانفال	۵ تا ۱۸	کَمَآ اَخْرَجَکَ۔کَیْدِ الْکٰفِرِیْنَ
۱۰	الانفال	۴۱-۴۴	وَمَآ اَنْزَلْنَا۔الْاُمُوْرُ
۱۰	الانفال	۴۸	وَاِذْ زَیَّنَ۔الْعِقَابِ

غزوۂ احد کا ذکر

پارہ	سورت	نمبرآیت	آیت
۴	ال عمرن	۱۲۱ تا ۱۲۷	وَاِذْ غَدَوْتَ۔خَآئِبِیْنَ
۴	ال عمرن	۱۴۰ تا ۱۴۳	اِنْ یَّمْسَسْکُمْ۔تَنْظُرُوْنَ
۴	ال عمرن	۱۵۲ تا ۱۵۵	وَلَقَدْ صَدَقَکُمْ۔غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ
۴	ال عمرن	۱۶۵ تا ۱۷۱	اَوَلَمَّآ۔اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
۴	ال عمرن	۱۷۲ تا ۱۷۵	اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا۔مُّؤْمِنِیْنَ

غزوۂ بنو نضیر کا ذکر

پارہ	سورت	نمبرآیت	آیت
۲۸	الحشر	۲ تا ۶	ھُوَ الَّذِیْ۔قَدِیْرٌ

غزوۂ احزاب کا ذکر

پارہ	سورت	نمبرآیت	آیت
۲۱	الاحزاب	۹ تا ۲۵	یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔عَزِیْزًا

غزوۂ بنو قریظہ کا ذکر

پارہ	سورة	نمبرآیت	آیت

۲۱	الاحزاب	۲۶۔۲۷	وَاَنۡزَلَ الَّذِیۡنَ۔قَدِیۡرًا

صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۲۶	الفتح	۱	اِنَّا فَتَحۡنَا۔مُّبِیۡنًا

غزوۂ فتح مکہ مکرمہ کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۳۰	النصر	۱	اِذَا جَآءَ۔الۡفَتۡحُ

غزوۂ حنین کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	التوبۃ	۲۵۔۲۶	لَقَدۡ نَصَرَکُمُ۔الۡکٰفِرِیۡنَ

غزوۂ تبوک کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	التوبۃ	۴۲تا ۵۹	لَوۡ کَانَ عَرَضًا۔رٰغِبُوۡنَ
۱۰	التوبۃ	۸۱۔۸۳	فَرِحَ۔الۡخٰلِفِیۡنَ
۱۰۔۱۱	التوبۃ	۹۰۔۹۶	وَجَآءَ الۡمُعَذِّرُوۡنَ۔الۡفٰسِقِیۡنَ

مال غنیمت اور فیء کے احکام

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۱۹۰۔۱۹۴	وَقَاتِلُوۡا فِیۡ۔الۡمُتَّقِیۡنَ
۲	البقرۃ	۲۱۷	یَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ۔الۡقِتَالِ
۵	النسآء	۷۱	خُذُوۡا۔جَمِیۡعًا
۵	النسآء	۷۵۔۷۶	وَمَا لَکُمۡ۔ضَعِیۡفًا
۵	النسآء	۸۹تا۹۱	فَاِنۡ تَوَلَّوۡا۔سُلۡطٰنًا مُّبِیۡنًا
۵	النسآء	۹۴	اِذَا ضَرَبۡتُمۡ۔خَبِیۡرًا
۹	الانفال	۱	یَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ۔ وَالرَّسُوۡلِ
۹	الانفال	۱۲۔۱۳	فَاضۡرِبُوۡا۔رَسُوۡلَہٗ
۹	الانفال	۱۵۔۱۶	اِذَا لَقِیۡتُمُ۔الۡمَصِیۡرُ
۹	الانفال	۳۹	وَقٰتِلُوۡہُمۡ۔لِلّٰہِ
۱۰	الانفال	۴۱	وَاعۡلَمُوۡا۔السَّبِیۡلِ
۱۰	الانفال	۴۵تا۴۷	اِذَا لَقِیۡتُمۡ۔مُحِیۡطٌ
۱۰	الانفال	۵۱۔۵۸	فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّہُمۡ۔الۡخَآئِنِیۡنَ
۱۰	الانفال	۶۰۔۶۱	وَاَعِدُّوۡا۔السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
۱۰	الانفال	۶۷تا۶۹	مَا کَانَ لِنَبِیٍّ۔رَّحِیۡمٌ
۱۰	الانفال	۷۲۔۷۳	اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا۔کَبِیۡرٌ
۱۰	التوبۃ	۱تا۷	بَرَآءَۃٌ مِّنَ۔الۡمُتَّقِیۡنَ
۱۰	التوبۃ	۱۱۔۱۲	فَاِنۡ تَابُوۡا۔یَنۡتَہُوۡنَ
۱۰	التوبۃ	۲۸۔۲۹	اِنَّمَا الۡمُشۡرِکُوۡنَ۔صٰغِرُوۡنَ
۱۰	التوبۃ	۳۶۔۳۷	اِنَّ عِدَّۃَ۔الۡکٰفِرِیۡنَ
۱۰	التوبۃ	۴۱	اِنۡفِرُوۡا۔تَعۡلَمُوۡنَ
۱۰	التوبۃ	۷۳۔۷۴	یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ۔یَنَالُوۡا
۱۴	النحل	۱۲۶	وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ۔لِلصّٰبِرِیۡنَ
۱۷	الحج	۳۹۔۴۰	اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ۔رَبُّنَا اللّٰہُ
۲۲	الاحزاب	۶۰تا۶۲	لَئِنۡ لَّمۡ۔تَبۡدِیۡلًا
۲۶	محمد	۴	فَاِذَا لَقِیۡتُمُ۔اَوۡزَارَہَا
۲۸	الحشر	۵تا۱۰	مَا قَطَعۡتُمۡ۔رَحِیۡمٌ

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۲۸	الممتحنة	۱۰۔۱۱	إذاجاءَ کُمْ۔مؤمنون
کافروں سے لڑائی کے بعد جو مال ہاتھ آئے اُسے مال غنیمت کہتے ہیں اور جو لڑائی کے بغیر ہاتھ آئے اُسے فی ء کہتے ہیں			

غدار، خائن اور دشمن سے سلوک

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	الانفال	۵۶ تا ۵۸	اَلَّذِیْنَ عٰھَدْتَّ۔الْخَآئِنِیْنَ

دشمن صلح کرنا چاہے تو اس کی درخواست کو رد نہ کرنا

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	الانفال	۶۰ تا ۶۳	وَاَعِدُّوْا۔عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

دشمن سے بھی نقض عہد نہ کرنا

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	التوبة	۱۔۴	بَرَآءَةٌ مِّنَ۔یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ

دشمن پناہ میں آنا چاہے تو امن دینا

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱۰	التوبة	۶	وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ۔لَا یَعْلَمُوْنَ

دائرہ اسلام میں داخل کرنے کیلئے دشمن کو مجبور نہ کرنا

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۳	البقرة	۲۵۶ تا ۲۵۷	لَآ اِکْرَاهَ۔خٰلِدُوْنَ

دشمن پر ظلم اور زیادتی نہ کی جائے

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۹۰	وَقَاتِلُوْا۔الْمُعْتَدِیْنَ
۲	البقرة	۱۹۱۔۱۹۳	وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ۔عَلَی الظّٰلِمِیْنَ
۲	البقرة	۱۹۴	اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ۔مَعَ الْمُتَّقِیْنَ

قصص القرآن (۳۰ قصے)

حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کا قصہ اور ابلیس کا ذکر

پارہ	سورۃ	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۳۰ تا ۳۹	وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ۔خٰلِدُوْنَ
۱	البقرة	۱۰۲	مَا تَتْلُوا۔السِّحْرَ
۲	البقرة	۱۶۸۔۱۶۹	خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ۔لَا تَعْلَمُوْنَ
۳	البقرة	۲۶۸	اَلشَّیْطٰنُ۔بِالْفَحْشَآءِ
۳	اٰل عمرن	۳۳	اِنَّ اللّٰهَ۔اٰدَمَ
۵	النسآء	۱۲۰	الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا
۸	الاعراف	۱۱ تا ۱۹	ثُمَّ قُلْنَا۔مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
۸	الاعراف	۲۰۔۲۲	فَوَسْوَسَ۔مُبِیْنٌ
۸	الاعراف	۲۷	لَا یَفْتِنَنَّکُمْ۔لَا یُؤْمِنُوْنَ
۹	الاعراف	۱۸۹	خَلَقَکُمْ۔اِلَیْهَا
۱۰	الانفال	۴۸	وَاِذْ زَیَّنَ۔الْعِقَابِ
۱۲	یوسف	۵	الشَّیْطٰنَ۔مُبِیْنٌ
۱۲	یوسف	۴۲	فَاَنْسٰهُ۔سِنِیْنَ
۱۴	الحجر	۱۷۔۱۸	وَحَفِظْنٰهَا۔مُبِیْنٌ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۴	الحجر	۳۱ تا ۴۴	اِلَّآ اِبۡلِیۡسَ۔ مَقۡسُوۡمٌ
۱۴	الحجر	۲۸ تا ۳۱	وَاِذۡ قَالَ رَبُّکَ۔ اِبۡلِیۡسَ
۱۴	النحل	۶۳	فَزَیَّنَ۔ اَعۡمَالَهُمۡ
۱۵	بنی اسرائیل	۵۳	اِنَّ الشَّیۡطٰنَ۔ مُّبِیۡنًا
۱۵	بنی اسرائیل	۶۱ تا ۶۵	قَالَ ءَاَسۡجُدُ۔ وَکِیۡلًا
۱۵	الکهف	۵۰۔۵۱	کَانَ مِنَ۔ عَضُدًا
۱۶	طٰهٰ	۱۱۵ تا ۱۲۴	وَلَقَدۡ عَهِدۡنَا۔ اَعۡمٰی
۱۷	الحج	۳۔۴	کُلَّ شَیۡطٰنٍ۔ السَّعِیۡرِ
۱۷	الحج	۵۲	اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰی۔ اُمۡنِیَّتِهٖ
۱۸	النور	۲۱	وَمَنۡ یَّتَّبِعۡ۔ الۡمُنۡکَرِ
۱۹	الفرقان	۲۹	وَکَانَ الشَّیۡطٰنُ۔ خَذُوۡلًا
۱۹	الشعرآء	۲۱۰ تا ۲۱۲	وَمَا تَنَزَّلَتۡ۔ لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ
۱۹	الشعرآء	۲۲۱۔۲۲۳	هَلۡ اُنَبِّئُکُمۡ۔ کٰذِبُوۡنَ
۲۲	سبأ	۲۰۔۲۱	وَلَقَدۡ صَدَّقَ۔ حَفِیۡظٌ
۲۲	الفاطر	۶	اِنَّ الشَّیۡطٰنَ۔ السَّعِیۡرِ
۲۳	الصّٰفّٰت	۷۔۱۰	وَحِفۡظًا۔ ثَاقِبٌ
۲۳	ص	۷۱۔۷۴	اِذۡ قَالَ۔ اِبۡلِیۡسَ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۲۵	وَقَیَّضۡنَا۔ خَلۡفَهُمۡ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۳۶	وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ۔ الۡعَلِیۡمُ
۲۵	الزخرف	۳۶۔۳۷	وَمَنۡ یَّعۡشُ۔ مُّهۡتَدُوۡنَ
۲۶	محمد	۲۵	اِنَّ الَّذِیۡنَ۔ اَمۡلٰی لَهُمۡ
۲۷	المجادلة	۱۹	اِسۡتَحۡوَذَ۔ الۡخٰسِرُوۡنَ
۲۸	الحشر	۱۶۔۱۷	کَمَثَلِ الشَّیۡطٰنِ۔ الظّٰلِمِیۡنَ
۳۰	الناس	۴۔۶	شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ۔ الۡجِنَّةِ

قصہ ہابیل وقابیل

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المآئدة	۲۷۔۳۱	وَاتۡلُ عَلَیۡهِمۡ۔ النّٰدِمِیۡنَ

حضرت نوح علیہ السلام اور اُنکی قوم کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	اٰل عمران	۳۳	اِنَّ اللّٰهَ۔ نُوۡحًا
۷	الانعام	۸۴۔۹۰	وَنُوۡحًا۔ هَدَی اللّٰهُ
۸	الاعراف	۵۹۔۶۴	لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا۔ عَمِیۡنَ
۱۱	یونس	۷۱۔۷۳	وَاتۡلُ عَلَیۡهِمۡ۔ الۡمُنۡذَرِیۡنَ
۱۲	هود	۲۵۔۴۸	وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا۔ اَلِیۡمٌ
۱۳	ابراهیم	۹۔۱۷	اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ۔ عَذَابٌ غَلِیۡظٌ
۱۵	بنی اسرائیل	۳	اِنَّهٗ کَانَ۔ شَکُوۡرًا
۱۷	الانبیآء	۷۶۔۷۷	وَنُوۡحًا۔ اَجۡمَعِیۡنَ
۱۸	المؤمنون	۲۳۔۲۹	وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا۔ الۡمُنۡزِلِیۡنَ

۱۹	الفرقان	۳۷	وَقَوۡمَ نُوۡحٍ ـ اَلِيۡمًا
۱۹	الشعرآء	۱۰۵ـ۱۲۰	كَذَّبَتْ قَوۡمُ ـ الْبٰقِيۡنَ
۲۰	العنکبوت	۱۴ـ۱۵	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ـ لِلْعٰلَمِيۡنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۷۵ـ۸۳	وَلَقَدْ نَادٰنَا ـ لَاِبْرٰهِيۡمَ
۲۷	الذّٰريٰت	۴۶	وَقَوۡمَ نُوۡحٍ ـ فٰسِقِيۡنَ
۲۷	النجم	۵۲	وَقَوۡمَ نُوۡحٍ ـ اَطْغٰى
۲۷	القمر	۹ـ۱۴	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ ـ كُفِرَ
۲۷	الحديد	۲۶	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ـ فٰسِقُوۡنَ
۲۸	التحريم	۱۰	امْرَاَتَ نُوۡحٍ ـ الدّٰخِلِيۡنَ
۲۹	الحاقّة	۱۱	اِنَّا لَمَّا ـ الْجَارِيَةِ
۲۹	نوح	۱ـ۲۸	اِنَّا اَرْسَلْنَا ـ تَبَارًا

حضرت ہود علیہ السلام اور اُن کی قوم عاد

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۸	الاعراف	۶۵ـ۷۲	وَاِلٰى عَادٍ ـ مُؤْمِنِيۡنَ
۱۲	هود	۵۰	وَاِلٰى عَادٍ ـ هُوۡدًا
۱۳	ابراهيم	۹ـ۱۷	اَلَمْ يَاْتِكُمْ ـ عَذَابٌ غَلِيۡظٌ
۱۹	الفرقان	۳۸ـ۳۹	وَعَادًا ـ تَتْبِيۡرًا
۱۹	الشعرآء	۱۲۳ـ۱۳۹	كَذَّبَتْ عَادُ ـ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
۲۰	العنكبوت	۳۸	وَعَادًا ـ مُسْتَبْصِرِيۡنَ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۱۳ـ۱۶	صٰعِقَةِ عَادٍ ـ يَنْصَرُوۡنَ
۲۶	الاحقاف	۲۱ـ۲۶	وَاذْكُرْ ـ يَسْتَهْزِءُوۡنَ
۲۷	الذّٰريٰت	۴۱ـ۴۲	وَفِىْ عَادٍ ـ كَالرَّمِيۡمِ
۲۷	النجم	۵۰	وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادًا الْاُوْلٰى
۲۷	القمر	۱۸ـ۲۰	كَذَّبَتْ عَادٌ ـ مُنْقَعِرٍ
۲۹	الحاقّة	۴ـ۸	كَذَّبَتْ ـ بَاقِيَةٍ
۳۰	الفجر	۶ـ۱۳	اَلَمْ تَرَ ـ سَوْطَ عَذَابٍ

حضرت صالح علیہ السلام اور اُن کی قوم ثمود کا ذکر

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۸	الاعراف	۷۳ـ۷۹	وَاِلٰى ثَمُوۡدَ ـ النّٰصِحِيۡنَ
۱۲	هود	۶۱ـ۶۸	وَاِلٰى ثَمُوۡدَ ـ لِّثَمُوۡدَ
۱۳	ابراهيم	۹ـ۱۷	اَلَمْ يَاْتِكُمْ ـ عَذَابٌ غَلِيۡظٌ
۱۴	الحجر	۸۰ـ۸۴	وَلَقَدْ كَذَّبَ ـ يَكْسِبُوۡنَ
۱۹	الفرقان	۳۸ـ۳۹	وَثَمُوۡدَا ـ تَتْبِيۡرًا
۱۹	الشعرآء	۱۴۱ـ۱۵۸	كَذَّبَتْ ثَمُوۡدُ ـ الْعَذَابُ
۱۹	النمل	۴۵ـ۵۸	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ـ مَطَرُ الْمُنْذَرِيۡنَ
۲۰	العنكبوت	۳۸	وَثَمُوۡدَا ـ مُسْتَبْصِرِيۡنَ
۲۴	حٰمٓ السجدة	۱۳ـ۱۴	وَثَمُوۡدَ ـ كُفِرُوۡنَ

۲۴	حٰمٓ السجدة	۱۷_۱۸	وَاَمَّا ثَمُوْدُ_يَتَّقُوْنَ
۲۷	الذّٰريٰت	۴۳_۴۵	وَفِيْ ثَمُوْدَ_مُنْتَصِرِيْنَ
۲۷	النجم	۵۱	وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى
۲۷	القمر	۲۳_۳۱	كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ_ الْمُحْتَظِرِ
۲۹	الحاقّة	۴_۵	كَذَّبَتْ_بِالطَّاغِيَةِ
۳۰	الفجر	۹_۱۳	وَثَمُوْدَ_سَوْطَ عَذَابٍ
۳۰	الشمس	۱۱_۱۵	كَذَّبَتْ_عُقْبٰهَا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۲۴_۱۳۲	وَاِذِ ابْتَلٰى_اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ
۱	البقرة	۱۳۰_۱۳۶	عَنْ مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ_اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ
۳	البقرة	۲۵۸	اَلَمْ تَرَ_كَفَرَ
۳	البقرة	۲۶۰	وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ_حَكِيْمٌ
۳	آل عمران	۶۵_۶۷	فِيْ اِبْرٰهِيْمَ_الْمُشْرِكِيْنَ
۵	النسآء	۱۲۵	وَاتَّخَذَ اللّٰهُ_خَلِيْلًا
۷	الانعام	۷۴_۹۰	وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ_هَدَى اللّٰهُ
۱۱	التوبة	۱۱۴	وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ_حَلِيْمٌ
۱۲	هود	۶۹_۷۶	وَلَقَدْ جَآءَتْ_مَرْدُوْدٍ
۱۲	يوسف	۶	كَمَآ اَتَمَّهَا_اِبْرٰهِيْمَ
۱۳	ابراهيم	۳۵_۴۱	وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ_الْحِسَابُ
۱۴	الحجر	۵۱_۶۰	عَنْ ضَيْفِ_الْغٰبِرِيْنَ
۱۴	النحل	۱۲۰_۱۲۳	اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ_الْمُشْرِكِيْنَ
۱۶	مريم	۴۱_۴۹	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ_جَعَلْنَا نَبِيًّا
۱۷	الانبيآء	۵۱_۵۳	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا_لَهَا عٰبِدِيْنَ
۱۷	الحج	۲۶_۲۷	وَاِذْ بَوَّاْنَا_عَمِيْقٍ
۱۹	الشعرآء	۶۹_۸۷	نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ_يُبْعَثُوْنَ
۲۰	العنكبوت	۱۶_۲۷	وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ_لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ
۲۰	العنكبوت	۳۱_۳۲	وَلَمَّا جَآءَتْ_الْغٰبِرِيْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۸۳_۱۰۶	لَاِبْرٰهِيْمَ_الْمُبِيْنُ
۲۳	ص	۴۵_۴۷	عِبٰدَنَا_الْاَخْيَارِ
۲۵	الزخرف	۲۶_۲۸	وَاِذْ قَالَ_يَرْجِعُوْنَ
۲۶	الذّٰريٰت	۲۴_۳۲	هَلْ اَتٰكَ_مُجْرِمِيْنَ
۲۷	الحديد	۲۶	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا_فٰسِقُوْنَ
۲۸	الممتحنة	۴	اِبْرٰهِيْمَ_شَيْءٍ

حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۸۶_۹۰	وَلُوْطًا_لِلْعٰلَمِيْنَ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۸	الاعراف	۸۰-۸۴	وَلُوْطًا۔الْمُجْرِمِیْنَ
۱۲	هود	۷۴-۸۳	فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ۔ عِنْدَ رَبِّکَ
۱۴	الحجر	۵۸-۷۷	قَالُوْآ اِنَّآ اُرْسِلْنَا۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
۱۷	الانبیآء	۷۴-۷۵	وَلُوْطًا۔الصّٰلِحِیْنَ
۱۹	الشعرآء	۱۶۰-۱۷۳	كَذَّبَتْ قَوْمُ۔ الْمُنْذَرِیْنَ
۱۹	النمل	۵۴-۵۸	وَلُوْطًا۔الْمُنْذَرِیْنَ
۲۰	العنکبوت	۲۸-۳۰	وَلُوْطًا۔الْمُفْسِدِیْنَ
۲۰	العنکبوت	۳۳-۳۵	وَلَمَّآ اَنْ۔تَعْقِلُوْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۳۳-۱۳۸	وَاِنَّ لُوْطًا۔تَعْقِلُوْنَ
۲۷	الذّٰرِیٰت	۳۲-۳۷	قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ۔الْاَلِیْمَ
۲۷	القمر	۳۳-۳۸	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ۔ مُسْتَقِرٌّ
۲۸	التحریم	۱۰	وَامْرَاَتَ لُوْطٍ۔ الدَّاخِلِیْنَ

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۲۵-۱۲۹	وَعَهِدْنَآ۔الْحَكِیْمُ
۱	البقرة	۱۳۳	نَعْبُدُ۔اِسْمٰعِیْلَ
۷	الانعام	۸۶-۹۰	وَاِسْمٰعِیْلَ۔لِلْعٰلَمِیْنَ
۱۶	مریم	۵۴-۵۵	وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ۔ مَرْضِیًّا
۱۷	الانبیآء	۸۵	وَاِسْمٰعِیْلَ۔الصّٰبِرِیْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۰۱-۱۰۷	بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ۔بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ
۲۳	ص	۴۸	وَاذْكُرْ اِسْمٰعِیْلَ۔ الْاَخْیَارِ

حضرت اسحاق علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۳۳	نَعْبُدُ۔وَاِسْحٰقَ
۷	الانعام	۸۴-۹۰	اِسْحٰقَ۔لِلْعٰلَمِیْنَ
۱۲	یوسف	۶	كَمَآ اَتَمَّهَا۔اِسْحٰقَ
۱۷	الانبیآء	۷۲-۷۳	وَوَهَبْنَا لَهٗ۔عٰبِدِیْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۱۲-۱۱۳	وَبَشَّرْنٰهُ۔مُبِیْنٌ
۲۳	ص	۴۵-۴۷	وَاِسْحٰقَ۔ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ

حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام اور اُن کے بھائیوں کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۳۲	وَوَصّٰی بِهَا۔ مُسْلِمُوْنَ
۴	ال عمران	۹۳	كُلُّ الطَّعَامِ۔التَّوْرٰىةُ
۷	الانعام	۸۴-۹۰	وَيَعْقُوْبَ۔لِلْعٰلَمِیْنَ
۱۲-۱۳	یوسف	۴-۱۰۱	اِذْ قَالَ یُوْسُفُ۔ بِالصّٰلِحِیْنَ

پاره	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۷	الانبیآء	۷۲۔۷۳	وَیَعْقُوْبَ۔عٰبِدِیْنَ
۲۳	صٓ	۴۵۔۴۷	وَیَعْقُوْبَ۔ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ
۲۴	المؤمن	۳۴	وَلَقَدْ جَآئَکُمْ۔ رَسُوْلًا

حضرت شعیب علیہ السلام اور اصحابِ ایکہ اور اہل مدین کا قصہ

پاره	سورت	نمبر آیت	آیت
۸۔۹	الاعراف	۸۵۔۹۳	وَاِلٰی مَدْیَنَ۔کٰفِرِیْنَ
۱۲	ھود	۸۴۔۹۵	وَاِلٰی مَدْیَنَ۔بُعْدًا لِّمَدْیَنَ
۱۴	الحجر	۷۸۔۷۹	وَاِنْ کَانَ اَصْحٰبُ۔ مُّبِیْنٍ
۱۹	الشعراء	۱۷۶۔۱۸۹	کَذَّبَ اَصْحٰبُ۔یَوْمٍ عَظِیْمٍ
۲۰	العنکبوت	۳۶۔۳۷	وَاِلٰی مَدْیَنَ۔جٰثِمِیْنَ

حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، بنی اسرائیل، فرعون اور ہامان کا قصہ

پاره	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۴۷۔۶۱	یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔ یَعْتَدُوْنَ
۱	البقرة	۶۳۔۷۵	وَاِذْ اَخَذْنَا۔وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ
۱	البقرة	۸۴۔۸۷	وَاِذْ اَخَذْنَا۔بِالرُّسُلِ
۱	البقرة	۹۲۔۹۳	وَلَقَدْ جَآئَکُمْ۔ بِکُفْرِهِمْ
۱	البقرة	۱۰۸	سُئِلَ۔قَبْلُ
۱	البقرة	۱۳۶	وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی
۲	البقرة	۲۴۳۔۲۵۱	اَلَمْ تَرَ اِلَی۔مِمَّا یَشَآءُ
۶	النسآء	۱۵۳۔۱۵۶	فَقَدْ سَاَلُوْا۔عَظِیْمًا
۶	النسآء	۱۶۴	وَکَلَّمَ۔تَکْلِیْمًا
۶	المآئدة	۱۲۔۱۳	وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ۔قَلِیْلًا مِّنْهُمْ
۶	المآئدة	۲۰۔۲۵	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی۔ الْفٰسِقِیْنَ
۶	المآئدة	۳۲	کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔لَمُسْرِفُوْنَ
۶	المآئدة	۴۵	وَکَتَبْنَا۔قِصَاصٌ
۶	المآئدة	۷۰۔۷۱	لَقَدْ اَخَذْنَا۔یَعْمَلُوْنَ
۶	المآئدة	۷۸۔۷۹	لُعِنَ۔یَفْعَلُوْنَ
۷	الانعام	۸۴۔۹۰	وَمُوْسٰی۔لِلْعٰلَمِیْنَ
۸	الانعام	۱۴۶	وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا۔ بِبَغْیِهِمْ
۸	الانعام	۱۵۴	ثُمَّ اٰتَیْنَا۔یُؤْمِنُوْنَ
۸	الانعام	۱۵۹	اِنَّ الَّذِیْنَ۔یَفْعَلُوْنَ
۹	الاعراف	۱۰۳۔۱۵۷	ثُمَّ بَعَثْنَا۔الْمُفْلِحُوْنَ
۹	الاعراف	۱۵۹۔۱۷۱	وَمِنْ قَوْمِ۔تَتَّقُوْنَ

۱۰	الانفال	۵۴	كَدَأْبِ۔ظٰلِمِيْنَ
۱۱	يونس	۷۴-۹۳	ثُمَّ بَعَثْنَا۔يَخْتَلِفُوْنَ
۱۲	هود	۹۶-۹۹	وَلَقَدْاَرْسَلْنَا۔ الْمَرْفُوْد
۱۲	هود	۱۱۰	وَلَقَدْاٰتَيْنَا۔مُرِيْبٍ
۱۳	ابراهيم	۵-۶	وَلَقَدْاَرْسَلْنَا۔عَظِيْمٌ
۱۳	ابراهيم	۸	وَقَالَ مُوْسٰى۔حَمِيْدٌ
۱۴	النحل	۱۲۴	اِنَّمَاجُعِلَ۔فِيْهِ
۱۵	بنی اسرآئیل	۲-۷	وَاٰتَيْنَا مُوْسَى۔تَتْبِيْرًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۱۰۱-۱۰۴	وَلَقَدْاٰتَيْنَا۔لَفِيْفًا
۱۵-۱۶	الكهف	۶۰-۸۲	وَاِذْقَالَ مُوْسٰى۔عَلَيْهِ صَبْرًا
۱۶	مريم	۵۱-۵۳	وَاذْكُرْ۔هٰرُوْنَ نَبِيًّا
۱۶	طٰهٰ	۹-۹۸	وَهَلْ اَتٰكَ۔شَيْءٍ عِلْمًا
۱۷	الانبياء	۴۸-۴۹	وَلَقَدْاٰتَيْنَا۔مُشْفِقُوْنَ
۱۸	المؤمنون	۴۵-۴۹	ثُمَّ اَرْسَلْنَا۔يَهْتَدُوْنَ
۱۹	الفرقان	۳۵-۳۶	وَلَقَدْاٰتَيْنَا۔تَدْمِيْرًا
۱۹	الشعرآء	۱۰-۶۶	وَاِذْنَادٰى۔اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ
۱۹	النمل	۷-۱۴	وَاِذْقَالَ مُوْسٰى۔الْمُفْسِدِيْنَ
۲۰	القصص	۳-۴۸	نَتْلُوْاعَلَيْكَ۔كٰفِرُوْنَ

۲۰	العنكبوت	۳۹-۴۰	وَقَارُوْنَ۔اَغْرَقْنَا
۲۱	السجدة	۲۳-۲۴	وَلَقَدْاٰتَيْنَا۔يُوْقِنُوْنَ
۲۲	الاحزاب	۶۹	لَاتَكُوْنُوْا۔وَجِيْهًا
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۱۴-۱۲۲	وَلَقَدْمَنَنَّا۔الْمُؤْمِنِيْنَ
۲۴	المؤمن	۲۳-۴۵	وَلَقَدْاَرْسَلْنَا۔سُوْٓءَ الْعَذَابِ
۲۵	الزخرف	۴۶-۵۶	وَلَقَدْاَرْسَلْنَا۔ لِلْاٰخِرِيْنَ
۲۵	الدخان	۱۷-۳۳	وَلَقَدْفَتَنَّا۔بَلٰٓؤٌامُّبِيْنٌ
۲۵	الجاثية	۱۶-۱۷	وَلَقَدْاٰتَيْنَا۔يَخْتَلِفُوْنَ
۲۷	الذّٰرِيٰت	۳۸-۴۰	وَفِيْ مُوْسٰى۔مُلِيْمٌ
۲۷	القمر	۴۱-۵۵	وَلَقَدْجَآءَ۔مُقْتَدِرٍ
۲۸	الصّف	۵	وَاِذْقَالَ مُوْسٰى۔الْفٰسِقِيْنَ
۲۸	الجمعة	۵-۶	مَثَلُ الَّذِيْنَ۔صٰدِقِيْنَ
۲۸	التحريم	۱۱	امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ۔الظّٰلِمِيْنَ
۲۹	الحاقّة	۹-۱۰	وَجَآءَ فِرْعَوْنُ۔رَّابِيَةً
۲۹	المزمل	۱۵-۱۶	كَمَآاَرْسَلْنَا۔وَبِيْلًا
۳۰	النّٰزِعٰت	۱۵-۲۵	هَلْ اَتٰكَ۔الْاُوْلٰى
۳۰	الفجر	۱۰-۱۳	وَفِرْعَوْنَ۔سَوْطَ عَذَابٍ

قارون کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت

۲۰	القصص	۷۶_۸۲	اِنَّ قٰرُوْنَ_لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ
۲۰	العنکبوت	۳۹_۴۰	وَقَارُوْنَ_خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ
۲۴	المؤمن	۲۳_۲۴	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا_سٰحِرٌ کَذَّابٌ

حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۱۰۲	مَاتَتْلُوْا_مَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ
۲	البقرۃ	۲۵۱	وَقَتَلَ_یَشَآءُ
۶	النسآء	۱۶۳	وَسُلَیْمٰنَ_زَبُوْرًا
۶	المآئدۃ	۷۸	لُعِنَ_دَاوٗدَ
۵	الانعام	۸۴_۹۰	دَاوٗدَ_لِلْعٰلَمِیْنَ
۱۷	الانبیآء	۷۸_۸۲	وَدَاوٗدَ_حٰفِظِیْنَ
۱۹	النمل	۱۵_۴۴	وَلَقَدْ اٰتَیْنَا_رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
۲۲	سبأ	۱۰_۱۴	وَلَقَدْ اٰتَیْنَا_الْمُهِیْنِ
۲۳	صٓ	۱۷_۲۶	وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ_الْحِسَابِ
۲۳	صٓ	۳۰_۴۰	وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ_حُسْنَ مَاٰبٍ

حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۸۶_۹۰	وَیُوْنُسَ_هَدَی اللّٰهُ
۱۱	یونس	۹۸	فَلَوْلَا_حِیْنٍ
۱۷	الانبیآء	۸۷_۸۸	وَذَا النُّوْنِ_الْمُؤْمِنِیْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۳۹_۱۴۸	وَاِنَّ یُوْنُسَ_اِلٰی حِیْنٍ
۲۹	القلم	۴۸_۵۰	کَصَاحِبِ الْحُوْتِ_الصّٰلِحِیْنَ

حضرت ادریس علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۸۵_۹۰	وَاِلْیَاسَ_لِلْعٰلَمِیْنَ
۱۶	مریم	۵۶_۵۷	وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ_عَلِیًّا
۱۷	الانبیاء	۸۵	وَاِدْرِیْسَ_الصّٰبِرِیْنَ
۲۳	الصّٰفّٰت	۱۲۳_۱۳۲	وَاِنَّ اِلْیَاسَ_الْمُؤْمِنِیْنَ

حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سُورت	آیت نمبر	آیت
۷	الانعام	۸۴_۹۰	وَاَیُّوْبَ_هَدَی اللّٰهُ
۱۷	الانبیآء	۸۳_۸۴	وَاَیُّوْبَ_لِلْعٰبِدِیْنَ
۲۳	صٓ	۴۱_۴۴	وَاذْکُرْ عَبْدَنَا_اَوَّابٌ

حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کا قصہ

پارہ	سورت	آیت نمبر	آیت
۳	اٰل عمران	۳۸_۴۱	هُنَالِکَ_الْاِبْکَارِ
۷	الانعام	۸۵_۹۰	وَزَکَرِیَّا_هَدَی اللّٰهُ
۱۶	مریم	۲_۱۵	ذِکْرُ رَحْمَةِ_حَیًّا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۷	الانبیاء	۸۹۔۹۰	وَزَکَرِیَّا۔خٰشِعِیْنَ

حضرت الیسع علیہ السّلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۷	الانعام	۸۶۔۹۰	وَالْیَسَعَ۔لِلْعٰلَمِیْنَ
۲۳	صٓ	۴۸	وَالْیَسَعَ۔الْاَخْیَارِ

حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۷	الانبیآء	۸۵	وَذَاالْکِفْلِ۔الصّٰبِرِیْنَ
۲۳	صٓ	۴۸	وَذَاالْکِفْلِ۔الْاَخْیَارِ

حضرت عزیر علیہ السّلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	البقرة	۲۵۹	اَوْکَالَّذِیْ۔قَدِیْرٌ
۱۰	التوبة	۳۰	وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ۔ابْنُ اللّٰهِ

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور مریم علیہا السّلام کا قصہ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۸۷	وَاٰتَیْنَا عِیْسَی۔الْقُدُسِ
۱	البقرة	۱۳۶	وَمَآ اُوْتِیَ۔عِیْسٰی
۳	اٰل عمرٰن	۳۵۔۳۷	اِذْقَالَتِ امْرَاَتُ۔حِسَابٍ
۳	اٰل عمرٰن	۴۲۔۵۹	وَاِذْقَالَتِ۔فَیَکُوْنُ
۶	النسآء	۱۵۶۔۱۵۹	وَقَوْلِهِمْ عَلٰی۔شَهِیْدًا
۶	النسآء	۱۷۱	اِنَّمَا الْمَسِیْحُ۔رُوْحٌ مِّنْهُ
۶	المآئدة	۴۶	وَقَفَّیْنَا عَلٰی۔لِلْمُتَّقِیْنَ
۶	المآئدة	۷۲	وَقَالَ الْمَسِیْحُ۔مِنْ اَنْصَارٍ
۶	المآئدة	۷۵	مَا الْمَسِیْحُ۔الطَّعَامَ
۶	المآئدة	۷۸	لُعِنَ۔ابْنِ مَرْیَمَ
۶	المآئدة	۱۱۰۔۱۱۸	اِذْقَالَ اللّٰهُ۔الْحَکِیْمُ
۶	الانعام	۸۵۔۹۰	وَعِیْسٰی۔لِلْعٰلَمِیْنَ
۱۰	التوبة	۳۰	وَقَالَتِ النَّصٰرٰی۔ابْنُ اللّٰهِ
۱۶	مریم	۱۶۔۳۱	وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ۔حَیًّا
۱۷	الانبیآء	۹۱	وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ۔لِلْعٰلَمِیْنَ
۱۸	المؤمنون	۵۰	وَجَعَلْنَا۔وَمَعِیْنٍ
۲۵	الزخرف	۵۹۔۶۱	اِنْ هُوَ۔مُّسْتَقِیْمٌ
۲۷	الحدید	۲۷	وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی۔فٰسِقُوْنَ
۲۸	الصّف	۶	وَاِذْقَالَ عِیْسَی۔اَحْمَدُ
۲۸	الصّف	۱۴	کَمَاقَالَ عِیْسَی۔ظٰهِرِیْنَ

۲۸	التحریم	۱۲	وَمَرْیَمَ۔الْقٰنِتِیْنَ

حضرت لُقمان علیہ السلام کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	لقمٰن	۱۲۔۱۹	وَلَقَدْاٰتَیْنَا۔الْحَمِیْرِ

ذُوالقرنین کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱۶	الکهف	۸۳۔۹۸	وَیَسْئَلُوْنَکَ۔ وَعْدُرَبِّیْ حَقًّا

قوم سبا کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱۹	النمل	۲۰۔ ۴۴	فَقَالَ مَالِیَ۔الْعٰلَمِیْنَ
۲۲	سبأ	۱۵۔۲۱	لَقَدْ کَانَ۔حَفِیْظٌ

اصحاب الاخدود کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۳۰	البروج	۴۔۱۱	قُتِلَ۔الْکَبِیْرُ

اصحاب کہف اور رقیم کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	الکهف	۹۔۲۲	اَمْ حَسِبْتَ۔مِنْهُمْ اَحَدًا
۱۵	الکهف	۲۵	وَلَبِثُوْا فِیْ۔تِسْعًا

ہاروت اور ماروت کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرة	۱۰۲	وَمَآاُنْزِلَ۔وَلَایَنْفَعُهُمْ

اصحابُ الرّس کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱۹	الفرقان	۳۸۔۳۹	وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ۔ تَتْبِیْرًا
۲۶	ق	۱۲ ۔ ۱۴	کَذَّبَتْ۔وَعِیْدِ

اصحاب فیل کا قصہ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۳۰	الفیل	۱۔۵	اَلَمْ تَرَ۔مَاْکُوْلٍ

حقوق العباد (۱۳ ابواب)

والدین، رشتہ داروں اور ہمسایہ کے حقوق

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۷۷	وَاٰتَی۔الْقُرْبٰی
۵	النسآء	۳۶	وَبِالْوَالِدَیْنِ اَیْمَانُکُمْ
۱۴	النحل	۹۰	وَاِیْتَآءِذِی الْقُرْبٰی
۱۵	بنی اسرآئیل	۲۳ تا ۲۵	وَبِالْوَالِدَیْنِ۔غَفُوْرًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۲۶	وَاٰتِ۔ابْنَ السَّبِیْلِ
۱۵	بنی اسرآئیل	۲۸	وَاِمَّاتُعْرِضَنَّ۔ مَیْسُوْرًا
۱۶	مریم	۱۴	وَبَرًّابِوَالِدَیْهِ
۱۶	مریم	۵۵	وَکَانَ یَاْمُرُ۔الزَّکٰوةِ
۱۶	طٰه	۱۳۲	وَاْمُرْ۔بِالصَّلٰوةِ
۱۸	النور	۲۲	وَلَایَاْتَلِ۔الْقُرْبٰی
۲۰	العنکبوت	۸	وَوَصَّیْنَا۔حُسْنًا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	الروم	۳۸	فَاٰتِ۔الْمُفْلِحُوْنَ
۲۱	لقمٰن	۱۴۔۱۵	وَوَصَّيْنَا۔مَعْرُوْفًا
۲۱	الاحزاب	۶	وَاُولُوا۔مَسْطُوْرًا
۲۶	الحجرٰت	۱۰	اِنَّمَاالْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
۲۸	التحريم	۶	يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔نَارًا
۳۰	البلد	۱۵	يَتِيْمًاذَامَقْرَبَةٍ

میاں بیوی کے حقوق اور باہمی حسن معاشرت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۸۷	هُنَّ لِبَاسٌ۔لَّهُنَّ
۲	البقرة	۲۲۳	نِسَآؤُكُمْ۔لِاَنْفُسِكُمْ
۲	البقرة	۲۲۹	فَاِمْسَاكٌ۔شَيْئًا
۲	البقرة	۲۳۱	وَلَاتُمْسِكُوْهُنَّ۔نَفْسَهٗ
۲	البقرة	۲۳۳	وَعَلَى الْمَوْلُوْدِلَهٗ۔عَلَيْهِمَا
۴	النسآء	۳۔۴	فَاِنْ خِفْتُمْ۔مَرِيْٓئًا
۴	النسآء	۱۹تا۲۱	وَلَاتَعْضُلُوْهُنَّ۔غَلِيْظًا
۵	النسآء	۳۴۔۳۵	اَلرِّجَالُ۔خَبِيْرًا
۵	النسآء	۱۲۸	وَاِنِ امْرَاَةٌ۔خَبِيْرًا
۵	النسآء	۱۲۹۔۱۳۰	وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا۔حَكِيْمًا
۲۸	التغابن	۱۴	وَاِنْ تَعْفُوْا۔رَّحِيْمٌ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲۸	الطلاق	۶۔۷	اَسْكِنُوْهُنَّ۔اٰتٰهَا

غلاموں، یتیموں، مسکینوں اور سائلوں کے حقوق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۷۷	وَاٰتَى الْمَالَ۔الرِّقَابِ
۳	البقرة	۲۶۳ تا ۲۶۴	قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ۔الْاَذٰى
۳	البقرة	۲۸۰	وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ۔تَعْلَمُوْنَ
۴	النسآء	۲۔۳	وَاٰتُوا الْيَتٰمٰى۔فِى الْيَتٰمٰى
۴	النسآء	۵۔۶	وَلَاتُؤْتُوْا۔بِالْمَعْرُوْفِ
۵	النسآء	۲۵	فَمِنْ مَّامَلَكَتْ۔بِالْمَعْرُوْفِ
۵	النسآء	۳۶	وَالْيَتٰمٰى۔اَيْمَانُكُمْ
۵	النسآء	۱۲۷	وَمَايُتْلٰى۔بِهٖ عَلِيْمًا
۱۵	بنی اسرآئیل	۳۴	وَلَاتَقْرَبُوْا۔اَشُدَّهٗ
۱۸	النور	۲۲	وَلَايَاْتَلِ۔وَالْمَسٰكِيْنَ
۱۸	النور	۳۳	وَالَّذِيْنَ۔الدُّنْيَا
۲۱	الروم	۳۸	فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى۔الْمُفْلِحُوْنَ
۲۸	الحشر	۷	وَالْيَتٰمٰى۔مِنْكُمْ
۳۰	الفجر	۱۷۔۱۸	كَلَّابَلْ لَّا۔الْمِسْكِيْنِ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳۰	البلد	۱۳ تا ۱۶	فَکُّ رَقَبَۃٍ۔مَتْرَبَۃٍ
۳۰	الضحی	۹	فَاَمَّا الْیَتِیْمَ۔فَلَاتَنْھَرْ
۳۰	الماعون	۲۔۳	یَدُعُّ الْیَتِیْمَ۔ الْمِسْکِیْنِ

مہمان کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۶	الکھف	۷۷	فَانْطَلَقَا۔عَلَیْہِ اَجْرًا

سائل کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	البقرۃ	۲۶۴	یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ۔ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

سائل کے اصرار پر نرمی سے جواب دینا اور دینے کے بعد اسے ایذا نہ پہنچانا اور احسان نہ جتلانا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۳	البقرۃ	۲۶۲ تا ۲۶۳	اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ۔غَنِیٌّ حَلِیْمٌ

یتیم کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۸۳	وَاِذْ اَخَذْنَا۔مُعْرِضُوْنَ

یتیم کی خیر خواہی کا خیال رکھنا

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۲۲۰	وَیَسْئَلُوْنَکَ۔حَکِیْمٌ

یتیم کے مال کی حفاظت اور بے جا تصرف کی ممانعت

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	النسآء	۲ تا ۶	وَاٰتُوا الْیَتٰمٰی۔حَسِیْبًا

یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جائے تو اس کے حقوق کا پورا لحاظ رکھا جائے۔

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۴	النسآء	۳	وَاِنْ خِفْتُمْ۔اَلَّا تَعُوْلُوْا

فقیر، مسکین اور مسافر کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرۃ	۱۷۷	لَیْسَ الْبِرَّ۔فِی الرِّقَابِ
۳	البقرۃ	۲۷۳	لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ۔عَلِیْمٌ

دشمن کا حق

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۶	المآئدۃ	۸	یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ۔تَعْمَلُوْنَ
۶	المآئدۃ	۴۱۔۴۲	سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ۔ الْمُقْسِطِیْنَ

مسلمانوں میں سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں معزز اور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں مقرب وہ ہے جو پرہیز گار اور نیکو کار ہو۔

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱	البقرۃ	۶۲	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔یَحْزَنُوْنَ
۷	الانعام	۵۲۔۵۳	وَلَا تَطْرُدِ۔بِالشّٰکِرِیْنَ

۱۴	النحل	۹۷	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا۔ يَعْمَلُوْنَ
۱۵	الکهف	۲۸	وَاصْبِرْ نَفْسَکَ۔ فُرُطًا
۲۶	الحجرت	۱۳	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ۔ اَتْقٰكُمْ
۳۰	عبس	۱ تا ۱۲	عَبَسَ۔ ذَكَرَهٗ

قرآن حکیم کی دُعائیں

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱	الفاتحة	۵	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ۔ الضَّآلِّيْنَ
۱	البقرة	۱۲۶	رَبِّ اجْعَلْ۔ الْاٰخِرِ
۱	البقرة	۱۲۷ تا ۱۲۹	رَبَّنَا تَقَبَّلْ۔ الْحَكِيْمُ
۲	البقرة	۲۰۱	رَبَّنَآ اٰتِنَا۔ النَّارِ
۳	البقرة	۲۸۵	غُفْرَانَکَ۔ الْمَصِيْرُ
۳	البقرة	۲۸۶	رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا۔ الْكٰفِرِيْنَ
۳	ال عمران	۸	رَبَّنَا لَا۔ الْوَهَّابُ
۳	ال عمران	۶	رَبَّنَآ اِنَّنَا۔ النَّارِ
۳	ال عمران	۲۶۔۲۷	اَللّٰهُمَّ مٰلِکَ۔ حِسَابٍ
۳	ال عمران	۵۳	رَبَّنَآ اٰمَنَّا۔ الشّٰهِدِيْنَ
۴	ال عمران	۱۴۷	رَبَّنَا اغْفِرْ۔ الْكٰفِرِيْنَ
۴	ال عمران	۱۹۱ تا ۱۹۴	رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ۔ الْمِيْعَادَ
۷	المائدة	۱۱۴	اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا۔ الرّٰزِقِيْنَ
۹	الاعراف	۸۹	رَبَّنَا افْتَحْ۔ الْفٰتِحِيْنَ
۹	الاعراف	۱۲۶	رَبَّنَآ اَفْرِغْ۔ مُسْلِمِيْنَ
۹	الاعراف	۱۵۱	رَبِّ اغْفِرْ۔ الرّٰحِمِيْنَ
۹	الاعراف	۱۵۵۔۱۵۶	اَنْتَ وَلِيُّنَا۔ اِلَيْکَ
۱۱	التوبة	۱۲۹	حَسْبِيَ اللّٰهُ۔ الْعَظِيْمِ
۱۱	يونس	۸۵۔۸۶	رَبَّنَا لَا۔ الْكٰفِرِيْنَ
۱۱	يونس	۸۸	رَبَّنَا اطْمِسْ۔ الْاَلِيْمَ
۱۲	هود	۴۱	بِسْمِ اللّٰهِ۔ رَّحِيْمٌ
۱۲	هود	۴۷	رَبِّ اِنِّيْٓ۔ الْخٰسِرِيْنَ
۱۳	يوسف	۱۰۱	فَاطِرَ۔ بِالصّٰلِحِيْنَ
۱۳	ابرهيم	۴۰۔۴۱	رَبِّ اجْعَلْنِيْ۔ يَقُوْمُ الْحِسَابُ
۱۵	بنی اسرآئيل	۲۴	رَبِّ ارْحَمْهُمَا۔ صَغِيْرًا
۱۵	بنی اسرآئيل	۸۰	رَبِّ اَدْخِلْنِيْ۔ نَصِيْرًا
۱۵	الکهف	۱۰	رَبَّنَآ اٰتِنَا۔ رَشَدًا
۱۶	مريم	۴ تا ۶	رَبِّ اِنِّيْ۔ رَضِيًّا
۱۶	طه	۲۵۔۲۶	رَبِّ اشْرَحْ۔ اَمْرِيْ
۱۶	طه	۱۱۴	رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا
۱۷	الانبياء	۸۳	اَنِّيْ مَسَّنِيَ۔ الرّٰحِمِيْنَ
۱۷	الانبياء	۸۷	لَآ اِلٰهَ۔ الظّٰلِمِيْنَ

۱۷	الانبیآء	۸۹	رَبِّ لَاتَذَرْنِی۔ الْوٰرِثِیْنَ
۱۷	الانبیآء	۱۱۲	رَبِّ۔بِالْحَقِّ
۱۸	المومنون	۲۶	رَبِّ۔كَذَّبُوْنِ
۱۸	المومنون	۲۹	رَبِّ اَنْزِلْنِیْ۔ الْمُنْزِلِیْنَ
۱۸	المومنون	۹۳۔۹۴	رَبِّ اِمَّا۔الظّٰلِمِیْنَ
۱۸	المومنون	۹۷۔۹۸	رَبِّ اَعُوْذُبِکَ۔ یَّحْضُرُوْنَ
۱۸	المومنون	۱۰۹	رَبَّنَآ اٰمَنَّا۔الرّٰحِمِیْنَ
۱۸	المومنون	۱۱۸	رَبِّ اغْفِرْ۔الرّٰحِمِیْنَ
۱۹	الفرقان	۶۵	رَبَّنَا اصْرِفْ۔جَهَنَّمَ
۱۹	الفرقان	۷۴	رَبَّنَاهَبْ۔اِمَامًا
۱۹	الشعرآء	۸۳ تا ۸۷	رَبِّ هَبْ لِیْ۔یُبْعَثُوْنَ
۱۹	الشعرآء	۱۱۸	فَافْتَحْ۔الْمُؤْمِنِیْنَ
۱۹	الشعرآء	۱۶۹	رَبِّ نَجِّنِیْ۔یَعْمَلُوْنَ
۱۹	النمل	۱۹	رَبِّ اَوْزِعْنِیْ۔ الصّٰلِحِیْنَ
۱۹	النمل	۴۴	رَبِّ اِنِّیْ۔الْعٰلَمِیْنَ
۱۹	النمل	۵۹	اَلْحَمْدُلِلّٰهِ۔اصْطَفٰی
۲۰	القصص	۱۶۔۱۷	رَبِّ اِنِّیْ۔لِلْمُجْرِمِیْنَ
۲۰	القصص	۲۱	رَبِّ۔الظّٰلِمِیْنَ
۲۰	القصص	۲۴	رَبِّ اِنِّیْ۔فَقِیْرٌ
۲۰	العنكبوت	۳۰	رَبِّ۔الْمُفْسِدِیْنَ
۲۳	الصفت	۱۰۰	رَبِّ هَبْ۔الصّٰلِحِیْنَ
۲۳	ص	۳۵	رَبِّ اغْفِرْ۔الْوَهَّابُ
۲۴	المومن	۷ تا ۹	رَبَّنَا وَسِعْتَ۔الْعَظِیْمُ
۲۶	الاحقاف	۱۵	رَبِّ اَوْزِعْنِیْ۔ الْمُسْلِمِیْنَ
۲۷	القمر	۱۰	فَدَعَارَبَّهٗ۔فَانْتَصِرْ
۲۸	الحشر	۱۰	رَبَّنَا اغْفِرْ۔رَّحِیْمٌ
۲۸	الممتحنة	۴۔۵	رَبَّنَا عَلَیْکَ۔ الْحَكِیْمُ
۲۸	التحریم	۸	رَبَّنَآ اَتْمِمْ۔قَدِیْرٌ
۲۸	التحریم	۱۱	رَبِّ ابْنِ۔الظّٰلِمِیْنَ
۲۹	نوح	۲۴	وَلَاتَزِدِ۔ضَلٰلًا
۲۹	نوح	۲۵ تا ۲۸	رَبِّ لَا۔تَبَارًا
۳۰	الفلق	۱ تا ۵	اَعُوْذُ۔حَسَدَ
۳۰	الناس	۱ تا ۶	اَعُوْذُ۔الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

أمثال القرآن

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۲	البقرة	۱۷۱	وَمَثَلُ الَّذِیْنَ۔لَا یَعْقِلُوْنَ
۲	البقرة	۱۷ تا ۲۰	مَثَلُهُمْ۔قَدِیْرٌ
۳	البقرة	۲۶۱	مَثَلُ الَّذِیْنَ۔حَبَّةٍ

٣	البقرة	٢٦٤ تا ٢٦٦	فَمَثَلُهٗ۔تَتَفَكَّرُوْنَ
٣	ال عمرٰن	٥٩	اِنَّ مَثَلَ۔فَيَكُوْنُ
٤	ال عمرٰن	١١٧	مَثَلُ مَا۔فَاَهْلَكَتْهُ
٩	الاعراف	١٧٦	فَمَثَلُهٗ۔بِاٰيٰتِنَا
١١	يونس	٢٤	اِنَّمَا مَثَلُ۔يَتَفَكَّرُوْنَ
١٢	هود	٢٤	مَثَلُ۔تَذَكَّرُوْنَ
١٣	ابرهيم	١٨	مَثَلُ الَّذِيْنَ۔الْبَعِيْدُ
١٣	ابرهيم	٢٤ تا ٢٦	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔قَرَارٍ
١٤	النحل	٧٥۔٧٦	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔ مُسْتَقِيْمٍ
١٤	النحل	١١٢	وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔ يَصْنَعُوْنَ
١٥	الكهف	٣٢۔٣٣	وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا۔ مُنْتَصِرًا
١٥	الكهف	٤٥	وَاضْرِبْ لَهُمْ۔الرِّيٰحُ
١٨	النور	٣٥	مَثَلُ نُوْرِهٖ۔الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ
٢٠	العنكبوت	٤١	مَثَلُ الَّذِيْنَ۔يَعْلَمُوْنَ
٢١	الروم	٢٨	ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا۔ يَعْقِلُوْنَ
٢٣	الزمر	٢٩	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔مَثَلًا
٢٧	الحديد	٢٠	كَمَثَلِ۔حُطَامًا
٢٨	الجمعة	٥	مَثَلُ الَّذِيْنَ۔الظّٰلِمِيْنَ
٢٨	التحريم	١١۔١٢	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا۔ الْقٰنِتِيْنَ

أبو اب الآداب (٨ ابواب)

ادبِ ذکرِ الٰہی جل جلالہٗ وعم نوالہٗ

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
٩	الانفال	٢	اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ۔قُلُوْبُهُمْ

آداب قرآن حکیم

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
٩	الاعراف	٢٠٤	وَاِذَا قُرِئَ۔تُرْحَمُوْنَ
٩	الانفال	٢	وَاِذَا تُلِيَتْ۔اِيْمَانًا
١١	التوبة	١٢٤	فَزَادَتْهُمْ۔ يَسْتَبْشِرُوْنَ

آداب مجلس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
٢٦	الحجرٰت	١	لَاتُقَدِّمُوْا۔وَاتَّقُوا اللّٰهَ
٢٦	الحجرٰت	٢	لَاتَرْفَعُوْٓا۔صَوْتَ النَّبِيِّ
٢٦	الحجرٰت	٢	وَلَاتَجْهَرُوْا لَهٗ۔لَا تَشْعُرُوْنَ
٢٦	الحجرٰت	٣	اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ۔ عَظِيْمٌ

آداب مسجد

پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت

۱۸	النور	۳۶۔۳۷	فِیْ بُیُوْتٍ۔عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ

آدابِ صحبت شیخ

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۱۵	الکھف	۶۶	ھَلْ اَتَّبِعُکَ۔رُشْدًا
۱۵	الکھف	۶۹	وَلَآ اَعْصِیْ۔اَمْرًا
۱۵	الکھف	۷۰	فَلَا تَسْئَلْنِیْ۔مِنْهُ ذِکْرًا
۱۵	الکھف	۷۳	لَا تُؤَاخِذْنِیْ۔عُسْرًا

آداب والدین

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۲۱	لقمٰن	۱۴	وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ۔وَلِوَالِدَیْکَ
۲۱	لقمٰن	۱۵	وَصَاحِبْهُمَا۔مَعْرُوْفًا

آداب معاشرت اہل اسلام

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۲۶	الحجرٰت	۱۰	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
۲۶	الحجرٰت	۱۱	لَا یَسْخَرْ۔خَیْرًا مِّنْهُمْ
۲۶	الحجرٰت	۱۱	وَلَا نِسَآءٌ۔خَیْرًا مِّنْهُنَّ
۲۶	الحجرٰت	۱۱	وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ
۲۶	الحجرٰت	۱۱	وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ
۲۶	الحجرٰت	۱۲	اجْتَنِبُوْا۔اِثْمٌ
۲۶	الحجرٰت	۱۲	وَلَا تَجَسَّسُوْا
۲۶	الحجرٰت	۱۲	وَلَا یَغْتَبْ۔بَعْضًا

آداب سلام

پارہ	سُورت	نمبر آیت	آیت
۵	النسآء	۸۶	وَاِذَا حُیِّیْتُمْ۔حَسِیْبًا

مزید استنباطی مضامین قرآن کریم (از مرتب تلخیص بیان)

بحوالہ آیات، سورۃ و پارہ نمبر

پارہ نمبر	نام سورۃ	آیت نمبر
توحید کے باب میں مزید عنوانات کا ذکر		
جھوٹے خداؤں کے پاس کچھ بھی اختیار نہیں		
۱۳	الرعد	۱۶
۱۵	بنی اسرائیل	۵۶
۲۲	فاطر	۱۳
۱۸	الفرقان	۳
شرک اور دہریت کی تردید کا ذکر		
۱۳	الرعد	۲
۱۸	المؤمنون	۷۸
۲۰	العنکبوت	۴۴
۲۰	النمل	۶۰
۲۰	النمل	۶۴
۲۱	الروم	۸
۱۵	الکہف	۵۱
۲۲	فاطر	۱۱
۲۲	فاطر	۴۶
یہود و نصاریٰ کے عقائد باطلہ کی تردید و مذمت کا ذکر		
یہود و نصاریٰ کی بداعتقادی کا ذکر		
۱۰	التوبہ	۳۰،۲۹

یہود و نصاریٰ کے زعم باطل کی تردید		
۱	البقرہ	۱۱۱
یہود کا اپنے دین میں تحریفات کا ذکر		
۶	المائدہ	۴۱
۶	المائدہ	۴۳
علمائے یہود کی دین فروشی وحرام خوری کا مذمتی ذکر		
۱۰	التوبہ	۳۴
یہود کی بدترین اسلام دشمنی کا ذکر		
۷	المائدہ	۸۲
یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی مشترکہ ہٹ دھرمی کا ذکر		
۳۰	البینہ	۱
یہود کے منافقانہ فکر و عمل کا مذمتی ذکر		
۱	البقرہ	۱۴
۱	البقرہ	۴۴
یہود کا انبیاء کو ناحق قتل کرنے کا ذکر		
۶	النساء	۱۵۵
۳	آل عمران	۲۱
کتمان حق اور یہود کی دیگر بدعملیوں کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۴۶
۲	البقرہ	۱۴۴

۳	آل عمران	۷۲
۳	آل عمران	۷۱
تردید عیسائیت کا ذکر		
۳	آل عمران	۲ تا ۴
عقیدۂ تثلیث کا رد		
۶	النساء	۱۷۲،۱۷۱
حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش کا تشبیہی ذکر		
۳	آل عمران	۵۵
حضرت عیسیٰؑ کے رفع آسمانی اور حیات عیسیٰؑ کا تذکرہ		
۳	آل عمران	۵۵
۶	النساء	۱۵۸،۱۵۷
حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ تشریف آوری کے واضح اشارے کا ذکر		
۲۵	الزخرف	۶۱
حضرت عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھانے کی واضح تردید کا ذکر		
۶	النساء	۱۵۷
الوہیت حضرت عیسیٰؑ اور الوہیت حضرت مریمؑ کی تردید کا ذکر		
۶	المائدہ	۱۷
حضرت عیسیٰؑ کو (معاذ اللہ) ابن اللہ قرار دینے کی تردید کا ذکر		
۱۰	التوبہ	۳۰
۱۶	مریم	۳۴

حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کا تذکرہ		
۱۶	مریم	۱۵ تا ۱۸
۲۸	التحریم	۱۲
مزید اضافہ بسلسلہ رسالت کا بیان انبیاء کرام علیہم السلام معصوم عن الخطا ہوتے تھے		
۱۵	بنی اسرائیل	۵۶
۲۳	ص	۸۳
حضور ﷺ عالمی نبی اور خاتم الانبیاء ہیں		
۶	المائدہ	۳
۷	الانعام	۱۹
۲۲	الاحزاب	۴۰
۲۳	سباء	۲۸
معجزات انبیاء کرام اور کرامات اولیاء اللہ کا ذکر		
۳	آل عمران	۳۷
۱۶	مریم	۲۵
تبرکات سلف کا ثبوت		
۱۳	یوسف	۹۳
۲	البقرہ	۲۴۸
قرآن مجید کا تفصیلی کتاب ہونے کا ذکر		
۸	سورۃ الانعام	۱۱۴
۸	الاعراف	۵۲
۱۲	یوسف	۱۱۱
قرآن کریم کا باعث شفاء ہونا		
۱۱	یونس	۵۷

۱۵	بنی اسرائیل	۸۲
قرآن میں ہر شئے کی وضاحت کا ذکر		
۱۴	النحل	۸۵
قرآن کریم کا جہان والوں کیلئے نصیحت ہونے کا بیان		
۲۹	القلم	۵۲
۳۰	التکویر	۲۷
قرآن کریم کا پاکیزہ صحیفوں میں ہونے کا ذکر		
۳۰	عبس	۱۶
قرآن کریم کو نصیحت قرار دینے کا ذکر		
۲۹	المزمل	۱۹
۲۹	المدثر	۵۴
قرآن کے آسان فہم ہونے کا ذکر		
۲۷	القمر	۱۷
قرآن کا پہلی کتابوں کے مُصدِّق ہونے کا ذکر		
۳	آل عمران	۳
۲۶	الاحقاف	۱۲
۱۱	یونس	۳۷
قرآن کریم کو فقط پاک لوگ ہی ہاتھ لگائیں		
۲۷	الواقعہ	۷۹
قرآن کریم کا مثل لانا کسی طرح سے ممکن نہیں		
۱۵	بنی اسرائیل	۸۸
متشابہات قرآن کی اصل حقیقت فقط اللہ ہی کے علم میں ہے		

۳	آل عمران	۷
آیات محکمات کے حوالہ سے اعتقادی وضاحت		
۳	آل عمران	۷
قرآن کریم کا عربی زبان میں ہونے کا ذکر		
۲۳	الزمر	۲۸
۲۴	حم السجدہ	۳
۱۲	یوسف	۲
۱۴	النحل	۱۰۳
قرآن کریم کسی عجمی زبان میں نہیں اُتارا گیا		
۲۴	حم السجدہ	۴۴
حجیت حدیث کی اہمیت وضرورت کا بیان		
۱	البقرہ	۱۳۹
۵	النساء	۸۰
۳	آل عمران	۳۲
۲۸	الحشر	۷
حیات بعد الممات (موت کے بعد زندگی) کا ذکر		
۸	الاعراف	۲۵
۸	الاعراف	۲۹
۲۲	یسین	۱۲
۱۶	طٰہٰ	۵۵
زندہ ہونے کی کیفیت کا ذکر		
۱۷	الحج	۵
۲۰	النمل	۶۴

۲۰	العنکبوت	۱۹
موت کے بعد زندگی کے منکر کافر ہیں		
۱۲	ہود	۷
۱۵	بنی اسرائیل	۵۰
۱۶	مریم	۶۶
موت کے وقت کفار پر عذاب کی کیفیت کا ذکر		
۲۶	محمد	۲۷
شہید کی حیات برزخی کا بیان		
۲	البقرہ	۱۵۴
۵	النساء	۶۹
شہداء کیلئے خوشخبری کا ذکر		
۴	آل عمران	۱۶۹
۴	آل عمران	۱۵۷
اللہ تعالیٰ کے حضور روزِ محشر سب کی حاضری کا ذکر		
۷	الانعام	۱۲
اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور معجزہ زندگی کا دوبارہ عطا ہونے کا واقعاتی ذکر		
۳	البقرہ	۲۵۹
حضرت ابراہیمؑ کیلئے معجزاتی مشاہدے کا انتظام		
۳	البقرہ	۲۶۰
عارضی موت سے (سونے کے بعد) دوبارہ اٹھنے کا ذکر		
۷	الانعام	۶۰

قضاء وقدر کا بیان ہر بات تقدیر میں لکھی ہوئی ہے		
۱۴	الحجر	۴۰
۲۲	الفاطر	۱۱
۲۷	القمر	۵۳
۲۷	الحدید	۲۲
کل کام کی تدبیر آسمان سے ہونے کا ذکر		
۲۱	السجدہ	۱۵
امورِ واقعیہ کی باطنی حقیقت کا ذکر		
۵	النساء	۷۸
۲۸	التغابن	۱۱
۹	الانفال	۱۷
انسان کا دل خدا کے قبضہ قدرت میں ہونے کا ذکر		
۹	الانفال	۲۴
لوگوں کا ایمان لانا اللہ کی مرضی پر موقوف ہونے کا ذکر		
۱۲	یونس	۹۶
۱۱	یونس	۹۹
موت کا وقت طے شدہ حقیقت ہے		
۲۹	نوح	۴
۸	الاعراف	۳۴
۱۴	النحل	۶۱
۵	النساء	۷۸

عذاب قبر برحق ہونے کا ذکر

۲۹	نوح	۲۵
۲۴	المؤمن	۴۶

ازواج مطہرات وبقیہ اہل بیت کی عظمت کا ذکر

۲۲	الاحزاب	۳۳

عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

۱	البقرہ	۱۳۷
۲۶	الحجرات	۷
۲۶	الفتح	۲۹
۹	الانفال	۴
۲	البقرہ	۲۱۸

فرشتوں کے مختلف اعمال کا بیان

توحید پر فرشتوں کی شہادت کا بیان

۳	آل عمران	۱۸

حضرت زکریا کو نماز میں خوشخبری پہنچانے کا ذکر

۳	آل عمران	۳۹

فرشتوں کی حضرت مریمؑ سے گفتگو کا بیان

۳	آل عمران	۴۵

معرکہ حق وباطل میں فرشتوں کی آمد کا ذکر

۴	آل عمران	۱۲۴

فرشتوں کی اطاعت کاملہ کا ذکر

۷	الانعام	۶۱

فرشتوں کے مزید اعمال کا بیان

۹	الاعراف	۲۰۶
۱۱	یونس	۲۱
۱۲	ہود	۶۹

فرشتوں کا صبح کے وقت نزول خاص کا ذکر

۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

فرشتوں کا حاملین عرش ہونے کا ذکر

۲۴	المؤمن	۷

فرشتوں کے کاموں کا بیان

۲۲	فاطر	۱
۲۳	الصافات	۱
۳۰	النزعت	۱
۳۰	النبا	۳۸

فرشتوں کا روح قبض کرنا

۵	النساء	۹۷
۷	الانعام	۶۱

فرشتوں کے ہر آدمی پر نگران ہونے کا ذکر

۷	الانعام	۶۱

مشرکین کے فرشتوں کے متعلق عقائد کی تردید کا ذکر

۱۳	الرعد	۱۳
۱۴	النحل	۶۲
۱۵	بنی اسرائیل	۴۰

حشر کے دن فرشتوں کی تسبیح

۲۴	الزمر	۷۵

مشرکین کا فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دینا		
٢٥	الزخرف	١٩
فرشتوں کی طرف سے آخرت میں نیک لوگوں کے استقبال کا ذکر		
١٧	الانبیاء	١٠٣
فرشتے اپنی مرضی سے وحی نہیں لاتے تھے بلکہ اپنے رب کے حکم سے وحی لاتے رہے		
١٦	مریم	٦٤
احکامات الٰہیہ کے متعلق مزید مضامین کا اضافہ (طہارت کا بیان) آسمانی پانی کے پاک ہونے کا بیان		
١٩	الفرقان	٤٨
استنجے کے ثبوت کا ذکر		
١١	التوبہ	١٠٨
حکمِ وضو کا ثبوت		
٦	المائدہ	٦
نواقضِ وضو کا ذکر		
٦	المائدہ	٦
اذان کا ذکر		
٦	المائدہ	٥٨
٢٨	الجمعۃ	٩
کتاب الصلوٰۃ (حکمِ نماز کا ذکر)		
١	البقرہ	٤٣
٢	البقرہ	٢٣٨

نوٹ:۔ نماز کا ذکر مع زکوٰۃ قرآن مجید میں ٨٢ مرتبہ آیا ہے۔		
بعض شرائط نماز (نماز میں کپڑوں اور جگہ کے پاک ہونے کا ذکر)		
١٧	الحج	٢٦
٢٠	المدثر	٤
ستر عورت کا بیان		
٨	الاعراف	٣١
استقبال قبلہ کا شرع حکم		
٢	البقرہ	١٤٤
٢	البقرہ	١٥٠
تکبیر تحریمہ کا ذکر		
١٥	بنی اسرائیل	١١١
٢٩	المدثر	٣
٣٠	الاعلیٰ	١٥
نماز میں قیام کا ذکر		
٢	البقرہ	٢٣٨
٨	الاعراف	٢٩
نماز میں قرأت قرآن کا ذکر		
١٥	بنی اسرائیل	٧٨
٢٩	المزمل	٢٠
نماز میں رکوع کرنے کا حکم		
١	البقرہ	٤٣

نماز میں سجدہ کرنے کا حکم		
۱۷	الحج	۷۷
امام کے قرأت کرتے وقت مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم		
۹	الاعراف	۲۰۴
نفل نمازوں کی فضیلت کا ذکر		
۱۹	الفرقان	۶۴
نماز جمعۃ کا بیان		
۲۸	الجمعۃ	۹
ادائیگی صلوٰۃ کے کمال فائدہ کا بیان		
۲۱	العنکبوت	۴۵
نماز سفر کا بیان		
۵	النساء	۱۰۱
نماز کی قضاء کا ذکر		
۱۶	طٰہٰ	۱۴
مساجد میں توحیدی اعتقاد سے عبادت کا بیان		
۲۹	الجن	۱۸
مساجد میں عبادت سے روکنے کی مذمت		
۱	البقرہ	۳
تعمیر مساجد کی ترغیب کا ذکر		
۱۰	التوبہ	۱۸
(باب الزکوٰۃ) زکوٰۃ سے متعلق مزید عنوانات کا ذکر		
زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان		

۱۱	التوبہ	۱۰۳
۱۸	المومنون	۴
زکوۃ فلاح اور تزکیہ کا سبب ہے		
۳۰	الاعلیٰ	۱۴
زکوٰۃ ادا کرنے والوں کیلئے خدائی انعامات وفوائد کا ذکر		
۳	البقرہ	۲۶
۲۱	الروم	۳۹
۲۷	الحدید	۱۸
راہ خدا میں عمدہ چیزیں دینے کی ترغیب		
۳	البقرہ	۲۲۷
۴	آل عمران	۹۲
کسی کو مال دے کر احسان نہ جتانا چاہیے		
۳	البقرہ	۲۶۴
جوصدقہ کا اہل نہ ہو اس کو اچھے انداز سے ٹال سکتے ہیں		
۳	البقرہ	۲۶۳
زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے اور بخیل پر خدائی عذاب کا ذکر		
۴	آل عمران	۱۸۰
۱۰	التوبہ	۳۴
زمینی کھیتیوں پر عشر کا ذکر		
۳	البقرہ	۲۶۷

۸	الانعام	۱۴۱
ظاہرا اور مخفی ہر دو طرح سے صدقہ وزکوٰۃ دینے کی اجازت		
۶	النساء	۱۴۹
۲۲	فاطر	۲۹
(مستحقین) زکوٰۃ وصدقات کا بیان		
۱۰	التوبہ	۶۰
۱۸	النور	۲۲
باب الصوم (حکم روزہ کا بیان)		
۲	البقرہ	۱۸۳
پورے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا بیان		
۲	البقرہ	۱۸۵
مسافر اور مریض کیلئے حکمِ رخصت کا بیان		
۲	البقرہ	۱۸۴
وقتِ روزہ کا بیان		
۲	البقرہ	۱۸۷
رمضان کی راتوں میں حقِ زوجیت ادا کرنے کی اجازت		
۲	البقرہ	۱۸۷
انتہائی بڑھاپے کی صورت میں فدیے کی اباحت کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۸۴
کفارہ قسم میں روزہ وغیرہ کی سہولت کا ذکر		
۷	المائدہ	۸۹

جنایت حج کے کفارہ میں روزے کی سہولت کا ذکر		
۷	المائدہ	۱۹۶
ایام حج میں قربانی سے پہلے سرمنڈانے میں کفارہ کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۹۶
رؤیت ہلال کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۸۵
۲	البقرہ	۱۸۹
عظمت لیلۃ القدر کا غیر معمولی ذکر		
۳۰	القدر	۱
۲۵	الدخان	۳
اعتکاف کے حوالے سے بعض پابندیوں کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۸۷
(باب الحج) بیت اللہ کی عظمت کا ذکر		
۴	آل عمران	۹۶
حکمِ حج کا ذکر		
۴	آل عمران	۹۷
۲	البقرہ	۱۹۶
حج کے وقت معینہ کا ذکر		
۲	البقرہ	۲۰۰
۲	البقرہ	۱۹۷
فرضیت حج کی شرطِ خاص کا ذکر		
۴	آل عمران	۹۷

بعض احکام احرام کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۹۷
۷	المائدہ	۹۵
۶	المائدہ	۱
احرام میں بری جانور کے شکار کے ناجائز ہونے کا ذکر		
۷	المائدہ	۹۶
احرام میں بحری شکار جائز ہونے کا ذکر		
۷	المائدہ	۹۶
حج تمتع کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۹۶
طواف کعبہ کا ذکر		
۱	البقرہ	۱۲۵
۱۷	الحج	۲۹
صفا ومروہ میں سعی کا شعائر اللہ میں شامل ہونے کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۵۸
اہم رکن حج وقوف عرفہ کا تذکرہ		
۲	البقرہ	۱۹۹
۲	البقرہ	۱۹۸
مزدلفہ میں قیام کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۹۸
منیٰ میں حاضری اور بقیہ اعمال حج کا ذکر		
۲	البقرہ	۲۰۰
۲	البقرہ	۲۰۳

قربانی کے متعلقہ ہدایات کا تذکرہ		
۱۷	الحج	۲۳
۱۷	الحج	۳۴
۱۷	الحج	۳۷
تحلیق وقصر (سر کے بال منڈوانے یا کتروانے) کا تذکرہ		
۲	البقرہ	۱۹۶
۲۶	الفتح	۲۷
طواف زیارت کا ذکر		
۱۷	الحج	۲۹
حالت احرام میں شکار وغیرہ اور ان کے کفارہ کا حکم		
۷	المائدہ	۹۵
حالت احرام میں محصر کے حکم کا بیان		
۲	البقرہ	۱۹۶
ولی نکاح کا تذکرہ		
۱۸	النور	۳۲
(باب النکاح) جواز نکاح کا بیان		
۵	النساء	۲۴
ازدواجی زندگی کا حکمت آمیز ذکر		
۲۱	الروم	۳۷
(ایک وقت میں) چار عورتوں تک نکاح کی مشروط اجازت کا ذکر		
۴	النساء	۳

(باب الرضاع) دودھ پلانے اور چھڑانے کی مدت کا بیان

۲	البقرہ	۲۳۳
۲۶	الاحقاف	۱۵

میاں بیوی کے باہمی حقوق کا تذکرہ

۵	النساء	۳۴
۴	النساء	۱۹

خاوند کیلئے عورت کو مناسب تنبیہ ونصیحت کرنے کی اجازت کا بیان

۵	النساء	۳۴

عورتوں سے حسن سلوک کا بیان

۴	النساء	۱۹

مالی معاملات میں مرد وعورت کے انفرادی حقوق کا ذکر

۵	النساء	۳۲

مرد وعورت کے باہمی نزاع کی صورت میں صلح کی ترغیب کا ذکر

۵	النساء	۱۲۸

حالت عدت میں صراحۃً منگنی کی ممانعت کا بیان

۲	البقرہ	۲۳۵

(باب الطلاق) دو صریح طلاق تک رجوع کی اجازت کا ذکر

۲	البقرہ	۲۲۹

طلاق پر گواہ بنانے کا ترغیبی حکم

۲۸	الطلاق	۲

طلاق ثلاثہ کے بعد بغیر حلالہ کے رجوع جائز نہ ہونے کا حکم

۲	البقرہ	۲۳۰

طلاق میں مہر واپس لینے کی ممانعت کا ذکر

۲	البقرہ	۲۲۹

غیر مدخولہ عورت کو بھی طلاق دینے کی اباحت کا بیان

۲	البقرہ	۲۳۶
۲۲	الاحزاب	۴۹

حالت حمل میں طلاق دینا اور اس کی عدت کا ذکر

۲۸	الطلاق	۴

(رجعت کا بیان) زوج اول کی طرف واپسی کا بیان

۲	البقرہ	۲۲۸
۲۸	الطلاق	۲

رجوع میں بھی گواہ بنانے کا ترغیبی حکم

۲۸	الطلاق	۲

حکم ظہار وکفارہ ظہار کا ذکر

۲۸	المجادلہ	۲
۲۸	المجادلہ	۳،۴

(باب اللعان) میاں بیوی کے باہمی لعان کا ذکر

۱۸	النور	۶تا۹

لعان میں پہلے مرد کی گواہی کا ذکر

۱۸	النور	۷،۶

لعان میں عورت کے دفاعی حق کا ذکر

۱۸	النور	۹،۸

حکمِ خُلع کا ذکر

۲	البقرہ	۲۲۹

مطلقہ عورت کی عِدّت کا ذکر

۲	البقرہ	۲۲۸
۲۸	الطلاق	۱

بیوہ عورت کی عِدّت کا ذکر

۲	البقرہ	۲۳۴

مطلقہ عورت کے نفقہ وغیرہ کا ذکر

۲۸	الطلاق	۷،۶

عورتیں اپنی زیب وزینت غیر مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں

۱۸	النور	۳۱

مرد وعورت کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم

۱۸	النور	۳۰
۱۸	النور	۳۱

مسلمان عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم

۲۲	الاحزاب	۵۹

مخصوص قریبی رشتہ داروں کے سامنے آنے کی (عورت کو) اجازت ہے

۱۸	النور	۳۱

مخصوص تین اوقات میں بلا اجازت گھر میں داخل نہ ہونے کا ذکر

۱۸	النور	۵۸

بعد از بلوغت اولاد کو بھی گھر میں بلا اجازت نہ آنے کا حکمی اظہار

۱۸	النور	۵۹

مخلوط تعلیم ومجالس کی ممانعت کا ذکر

۲۲	الاحزاب	۳۳
۲۲	الاحزاب	۵۳

زنا کے حرام ہونے کا بیان

۱۹	الفرقان	۶۸
۸	الاعراف	۳۳
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲

زنا کی سزا کا بیان

۱۸	النور	۲

عملِ لواطت کے حرام ہونے کا ذکر

۱۸	الاعراف	۸۰

خاندانی منصوبہ بندی یا ضبط ولادت کے ناجائز ہونے کا ذکر

۱۵	بنی اسرائیل	۳۱

اسقاطِ حمل کے ناجائز ہونے کا ضمنی ثبوت		
۲۸	الممتحنۃ	۱۲
(اضافہ مزید متعلقہ باب الجہاد) حکمت جہاد کا ذکر		
۱۷	الحج	۳۹، ۴۰
مسلمانوں پر جارحیت کرنے والوں سے جہاد کرنے کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۹۰ تا ۱۹۲
جہاد میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب کا ذکر		
۱۰	الانفال	۶۰
۱۱	التوبہ	۱۲۱
مجاہدین سے نصرتِ خداوندی کا وعدہ		
۲۶	محمد	۷
راہ جہاد میں مصائب کا پیش آنا ناگزیر حقیقت		
۲۶	محمد	۳۱
۲۶	محمد	۴
بیعت علی الجہاد کا ذکر		
۲۶	الفتح	۱۰
۲۶	الفتح	۱۸
شرعی معذورین پر جہاد لازم نہ ہونے کا ذکر		
۲۶	الفتح	۱۷
جہاد میں شہادت حیاتِ جاوداں ہے		
۴	آل عمران	۱۶۹، ۱۷۰

۲	البقرہ	۱۵۴
جہاد میں ظاہر شکست بھی ممکن ہوتی ہے		
۴	آل عمران	۱۶۴، ۱۴۷
۴	آل عمران	۱۴۰
جہاد میں کثرت سے ذکر کرنے کی ترغیب		
۱۰	الانفال	۶۶
جہاد سے فرار اختیار کرنا ناجائز ہے		
۹	الانفال	۱۵، ۱۶
مجاہدین حق کیلئے مختلف خدائی وعدوں کا بیان		
۵	النساء	۹۴
۱۰	الانفال	۶۹
مجاہدین کی عظمت کا ذکر		
۱۱	النساء	۷۵، ۷۶
۲۸	الصف	۴
دین حق سے انحراف (مرتد ہونے) پر خدائی عتاب کا بیان		
۲	البقرہ	۲۱۷
۶	المائدہ	۵۴
(باب العلم) اہل علم کے بلندی درجات کا ذکر		
۷	الانعام	۸۳
۲۸	المجادلہ	۱۱
عالم اور جاہل میں فرق رتبی کا بیان		
۲۳	الزمر	۹

علماء کا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

۲۲	فاطر	۲۸

انبیاء کا تبلیغ پر اجرت نہ طلب کرنے کا ذکر (ہر دور کے واعظین وخطباء کیلئے قابل توجہ امر)

۱۲	ہود	۵۱
۱۹	الشعراء	۱۲۷
۲۲	سبأ	۴۷
۱۱	یونس	۷۲

ناگزیر ضرورت کے وقت اپنی خدمات پیش کرنے کی اجازت کا ذکر

۱۳	یوسف	۵۵

گھر میں تلقین ونصیحت کرنے کا ذکر

۲۱	لقمان	۱۳
۱۶	طٰہٰ	۱۳۲

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (ایک جماعت امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتی رہے)

۴	آل عمران	۱۰۴

مقصد نصیحت کا ترغیبی عنوان

۱۲	ہود	۸۸

واعظ کیلئے خدائی نصیحت کا ضروری اظہار

۱۴	النمل	۱۲۵
۱۶	طٰہٰ	۴۴

نتائج کی پرواہ کئے بغیر نصیحت جاری رکھی جائے

۲۸	التغابن	۱۲
۳	آل عمران	۲۰
۳۰	الغاشیہ	۲۱

فتنہ کی عمومیت کے خطرناک خدشہ کی تنبیہ کا ذکر

۱۰	الانفال	۵۳

(اضافہ مزید متعلقہ مسئلہ سود)

سود کے مال میں کبھی برکت نہیں ہوسکتی

۳	البقرہ	۲۷۶

سود مرکب (سود در سود) کی حرمت کا ذکر

۴	آل عمران	۱۳۰

سود لینے دینے والوں کے خلاف خدائی اعلانِ جنگ

۳	البقرہ	۲۷۹

سود کے دنیوی واُخروی نقصانات

۳	آل عمران	۱۳۰
۶	النساء	۱۶۱

اسلامی فلسفۂ معیشت کا بیان

۲۵	الزخرف	۳۲
۲۵	الشوریٰ	۱۲
۲۴	الزمر	۵۲
۲۲	سبأ	۳۶
۲۸	الحشر	۷ کا جزوی حصہ

ناجائز دولت جمع کرنے کی مذمت

۱۰	التوبہ	۳۴

۲۰	القصص	۷۲
۳۰	الفجر	۱۹، ۲۰

باطل نظام ہائے معیشت کی نفی کا ثبوت (سوشلزم و کیمونزم جیسے باطل نظریات کی نفی کا) استنباطی ثبوت

۲۲	سبأ	۳۹
۲۷	النجم	۴۵

سرمایہ دارانہ نظام کی نفی کا ذکر

۳۰	الفجر	۱۹، ۲۰
۳۰	البلد	۶
۱۰	التوبہ	۳۴
۳	البقرہ	۲۷۵

(حقوق العباد) والدین سے حسن سلوک کا بیان

۲۱	لقمان	۱۴
۱	البقرہ	۸۳
۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
۲۶	الاحقاف	۱۵

والدین سے تواضع کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم

۱۵	بنی اسرائیل	۲۳

والدین کی ناجائز امور میں اتباع کی ممانعت

۲۰	العنکبوت	۸
۲۱	لقمان	۱۵

کافر والدین کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم

۲۱	لقمان	۱۵

(اولاد کے متعلقہ ہدایات کا بیان) اولاد کی دینی و اخلاقی تربیت والدین کی ذمہ داری ہے

۱	البقرہ	۱۳۲، ۱۳۳
۲۱	لقمان	۱۳ تا ۱۹
۱۶	مریم	۵۵
۱۶	طٰہٰ	۱۳۲

قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی و حسن سلوک کا ذکر

۱۳	الرعد	۲۱
۴	النساء	۱
۱۸	النور	۲۲

فقط نسبی رشتے (ایمان کے بغیر) آخرت میں کام نہ آنے کی تنبیہ کا ذکر

۲۸	الممتحنہ	۳

نظامِ عدل میں رشتوں کو خاطر میں نہ لانے کا بیان

۸	الانعام	۱۵۲

پڑوسیوں کے متعلقہ حقوق کا ذکر

۵	النساء	۳۶

مسلمانوں کے باہمی و نظریاتی حقوق کا بیان

۲۶	الحجرات	۱۰
۲	البقرہ	۱۷۷

باہمی تعاون وعدم تعاون پر اُصولی ہدایت کا بیان

۶	المائدہ	۲

کافر رشتہ داروں کے متعلق اہل ایمان کے لئے خدائی قانون کا بیان

۱۰	التوبہ	۲۳
۲۸	الممتحنہ	۱

یتیموں کے متعلقہ ہدایات کا ذکر

۸	الانعام	۱۵۲
۴	النساء	۳
۱۵	بنی اسرائیل	۳۴

یتیموں پر شفقت کرنے کا ذکر

۳۰	الضحیٰ	۶

یتیموں کے مالی حقوق کے تحفظ پر خدائی ہدایات

۴	النساء	۱۰
۴	النساء	۶
۲	البقرہ	۲۲۰

نیک صحبت اختیار کرنے کی ترغیب کا ذکر

۱۱	التوبہ	۱۱۹
۷	الانعام	۵۲
۱۹	الشعراء	۱۱۴

اجارہ کے جائز ہونے کا ثبوت

۲۰	القصص	۲۶

مزدوری کی اجرت کا ثبوت

۲۰	القصص	۲۵

اجارہ کے لئے وقت کی تعیین کا ذکر

۲۰	القصص	۲۷

اسلامی ریاست کے اساسی فرائض کا ذکر

اسلامی ریاست میں مشاورتی کابینہ (پارلیمنٹ) شوریٰ کا ذکر

۲۵	الشوریٰ	۳۸

اسلامی ریاست میں آئینی وقانونی اساس کا ذکر

۵	النساء	۵۹

نفاذِ قانون میں کسی طرح کی نرمی نہ برتنے کی ہدایت

۱۸	النور	۲

اسلامی ریاست میں اقتدارِ اعلیٰ کا اصل سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی ہے

۲۷	الحدید	۲

اللہ تعالیٰ کے قانون کی حاکمیت وبرتری کا واضح بیان

۱۲	یوسف	۴۰
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲

خدائی قانون کے برخلاف قانون سازی کی عنداللہ سزا کا ذکر

۶	المائدہ	۴۴
۲۸	المجادلہ	۵،۴

احکامِ الٰہی میں کفار کی اطاعت جائز نہ ہونے کا ذکر

۱۹	الفرقان	۵۲

۲۱	الاحزاب	۱

حلّت وحرمت کے متعلق پالیسی بیان

۹	الاعراف	۱۵۷
۱۴	النحل	۱۱۶

(قانونِ اسلامی میں) قرآن کے مکمل ضابطہ حیات ہونے کا ذکر

۵	النساء	۱۰۵
۱۴	النحل	۸۹

نظامِ عدل قانون اسلامی کی مضبوط اساس ہے

۲۵	الشوریٰ	۱۵
۱۴	النحل	۹۰

تحکیم اور پنچائت کا ذکر

۵	النساء	۳۵

حکم خدا ورسول کے مقابلے میں آزادی رائے کی وقعت نہیں

۲۲	الاحزاب	۳۶

حرمت شراب اور قمار (جوئے بازی) کے قطعی اور حتمی حکم کا ذکر

۷	المائدہ	۹۰

شراب اور جوئے کے نقصانات کا ذکر

۷	المائدہ	۹۱

(اسلامی تہذیب کا بیان) تصاویر اور مجسموں کی مذمت کا ذکر

۲۲	سبأ	۱۳

لغویات، لہو ولعب اور گانے بجانے کی مذمت

۲۱	لقمان	۶

معاشرتی واخلاقی آداب وصفات کا ذکر

۲۲	لقمان	۱۸
۱۹	الفرقان	۶۳
۱۵	بنی اسرائیل	۳۷

آداب مجلس کا ذکر

۲۸	المجادلہ	۱۱

سلام کرنے کا ذکر

۵	النساء	۵۸
۱۸	النور	۶۱

ضیافت (مہمان نوازی) کا ذکر

۱۴	الحجر	۵۱
۱۳	ہود	۶۹
۲۶	الذٰریٰت	۲۴

رزقِ حلال کے اہتمام کا تاکیدی ذکر

۲	البقرہ	۱۷۲
۱۸	المؤمنون	۵۱

حرام طریقے سے مال لینے کی حرمت کا ذکر

۲	البقرہ	۱۸۸
۵	النساء	۲۹

جھوٹ پر سخت خدائی ناراضگی کا بیان

۳	آل عمران	۶۱

جھوٹ کی سخت مذمت

۵	النساء	۵۰

جھوٹے اور حرام خور لوگوں کی مذمت

۶	المائدہ	۴۲

جھوٹے لوگ کامیاب نہیں ہوتے

۱۱	یونس	۶۹

جھوٹوں پر سخت خدائی عذاب کا بیان

۲۸	المجادلہ	۱۵

(آداب معاشرہ) گالی دینے کی ممانعت کا ذکر

۷	الانعام	۱۰۸

برے نام سے پکارنا ممنوع ہونے کا ذکر

۲۶	الحجرات	۱۱

باہمی طعنہ بازی کی ممانعت کا ذکر

۲۶	الحجرات	۱۱

باہمی جاسوسی کی ممانعت کا ذکر

۲۶	الحجرات	۱۲

غیبت اور اس کی مکروہ مشابہت کا مذمتی ذکر

۲۶	الحجرات	۱۲

تکبر کی ممانعت کا بیان

۵	النساء	۳۶
۲۱	لقمان	۱۸
۱۵	بنی اسرائیل	۳۷

حسد کی ممانعت کا ذکر

۵	النساء	۳۲
۳۰	الفلق	۵

ظلم کی سخت ترین مذمت کا بیان

۷	الانعام	۴۱

ظالموں کیلئے اُخروی دردناک عذاب کا ذکر

۱۵	الکہف	۲۹
۱۲	ہود	۱۰۲

مال ودولت پر اترانے والے لوگوں کی مذمت کا ذکر

۱۵	الکہف	۳۲تا۴۲
۲۷	الحدید	۲۰

غصہ نہ کرنے اور نرمی کا بیان

۴	آل عمران	۱۳۴
۲۴	حم السجدہ	۳۳تا۳۶

باب البیع (یعنی خرید وفروخت کا بیان)

۳	البقرہ	۲۷۵

تجارت کی لازمی شرط (باہمی رضامندی) کا ذکر

۵	النساء	۲۹

تجارت کی ترغیب کا بیان

۲	البقرہ	۱۹۸
۱۴	النحل	۱۴
۲۱	الروم	۲۳
۲۸	الجمعۃ	۱۰

تجارت میں بھی یادالٰہی کی ترغیب کا ذکر		
۱۸	النور	۳۷
خرید وفروخت میں درست پیمانہ اپنانے کا تاکیدی حکم		
۸	الاعراف	۸۵
۲۷	الرحمٰن	۹
۳۰	المطففین	۱تا۳
لین دین کے باہمی معاملات دستاویزی معاہدے اور گواہی کا ترغیبی ذکر		
۳	البقرہ	۲۸۲
نقد تجارت میں دستاویزی تحریر ضروری نہ ہونے کا ذکر		
۳	البقرہ	۲۸۲
نقصان کی صورت میں تنگ دست کو مہلت دینے کا ترغیبی ذکر		
۳	البقرہ	۲۸۰
(باب الامانت) امانت داری ودیانت داری کا ذکر		
۵	النساء	۵۸
امانت کی واپسی لازم ہونے کا ذکر		
۳	البقرہ	۲۸۳
۵	النساء	۵۸
امانت میں خیانت کی ممانعت		
۹	الانفال	۲۷
خنزیر کی قطعی حرمت کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۷۳

۶	المائدہ	۳
مردار جانوروں کی قطعی ممانعت کا ذکر		
۶	المائدہ	۳
۸	الانعام	۱۴۵
مخصوص حلال جانوروں کی قطعی حلت کا ذکر		
۸	الانعام	۱۴۳
موقوذہ، منخنقہ، متردیہ اور نطیحہ جانوروں کی قطعی حرمت کا بیان		
۶	المائدہ	۳
اشیائے خبیثہ کی حرمت کا بیان		
۲	البقرہ	۱۷۳
غیر اللہ کے نام پر ذبح حرام ہونے کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۷۳
فقط اللہ کے نام پر ذبیحہ حلال ہونے کا ذکر		
۶	المائدہ	۳
۸	الانعام	۱۱۸
۱۷	الحج	۳۶
شکار پر بسم اللہ پڑھ کر جانور پر چھوڑنے کا ذکر		
۶	المائدہ	۴
بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام جانوروں کی حرمت کا ذکر		
۷	المائدہ	۱۰۳
(باب القصاص) قصاص کی ضرورت واہمیت کا بیان		
۲	البقرہ	۱۷۸

بلا رو رعایت قصاص کے نفاذ کا ذکر

۶	المائدہ	۳۹

ناجائز قتل کی حرمت کا بیان

۱۹	الفرقان	۶۸

مؤمن کے قتل ناحق پر سخت ترین خدائی عتاب وسزا کا بیان

۵	النساء	۹۳

قتل خطا پر دیت دینے کی رعائتی سزا کا بیان

۵	النساء	۹۲

حدِ قذف کا بیان (کسی پر ناجائز زنا کی تہمت لگانا)

۱۸	النور	۴

ڈاکہ زنی کی سزا کا ذکر

۶	المائدہ	۳۳

رشوت لینا، دینا حرام ہے

۲	البقرہ	۱۸۸
۶	المائدہ	۴۲

نصاب شہادت (گواہی) کے متعلق عمومی قانون کا ذکر

۳	البقرہ	۲۸۲
۷	المائدہ	۱۰۶

جھوٹی گواہی سے بچنے کا حکم

۱۷	الحج	۳۰
۱۹	الفرقان	۷۲

گواہوں کا عادل ہونا ضروری ہے

۵	النساء	۱۳۵
۷	المائدہ	۱۰۶

گواہی میں میرٹ (انصاف) بہرحال لازم ہونے کا ذکر

۶	المائدہ	۸

حلف اٹھانے کا ذکر

۷	المائدہ	۱۰۶
۱۰	التوبہ	۶۲

جھوٹی قسم پر عتاب الٰہی کا ذکر

۳	آل عمران	۷۷

درست قسموں کو پورا کرنے کا ذکر

۱۴	النحل	۹۱
۲۱	الاحزاب	۱۵

یمین منعقدہ (مستقبل کی قسم) کے کفارہ کا ذکر

۷	المائدہ	۸۹

(باب الکفالۃ) کفالت کا ذکر

۳	آل عمران	۳۷
۱۳	یوسف	۷۲

عاریۃ کا ذکر

۳۰	الماعون	۷

(باب الرہن) رہن رکھنے کا ذکر

۳	البقرہ	۲۸۳

قانون وراثت کا بیان۔نوٹ :۔ وصیت اور قرض کے حوالے سے بھی اس میں حکم الٰہی موجود ہے۔		
۴	النساء	۱۱ تا ۱۳
اضافہ از محمد		
چغل خوری کا بیان		
۲۹	القلم	۱۱
خیر کے کاموں سے روکنے والوں کیلئے عذاب الٰہی کا ذکراور خیر کے کاموں سے رکنے والوں کو تنبیہی سرزنش		
۲۶	ق	۲۵
۲۹	القلم	۲۴
۲۹	المعارج	۲۱
۲۹	الحاقہ	۳۴
۳۰	الفجر	۱۸
۳۰	الماعون	۳
خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکرؓ کا قدرے تفصیلی ذکر		
۱۰	التوبہ	۴۰
۱۸	النور	۲۲
۳۰	اللیل	۴ تا ۷
حق بات واضح ہوجانے کے باوجود اس سے بھاگنے اور ناپسند کرنے والوں پر مذمتی بیان		
۱۸	المؤمنون	۷۰
۲۴	فصلت	۱۷
۲۵	الزخرف	۷۸

خشوع نماز کا ذکر		
۱۸	المؤمنون	۲
کفر کے کنارے پر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی مذمت کا بیان		
۱۷	الحج	۱۱
۲۰	العنکبوت	۱۰
اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور پر توکل نا کرنے کا تنبیہی ذکر		
۱۵	الاسراء	۲
اللہ تعالیٰ وانبیاء کے ساتھ مکر کرنے والوں کا انجام ومذمتی ذکر		
۳۰	الفیل	۲
۲۵	الزخرف	۷۹
۱۷	الانبیاء	۷۰
۲۳	الصافات	۹۸
عورتوں کی چالبازیوں کے عظیم ہونے کا ذکر		
۱۲	یوسف	۲۸
امم سابقہ کے مشرکین اور کفار مکہ کی نری جہالت کا ذکر		
۱۲	ہود	۲۹
۲۶	الاحقاف	۲۳
۱۲	یوسف	۴۰
۲۵	الجاثیہ	۲۶
۹	الاعراف	۱۳۸
۱۹	النمل	۵۵

دلالۃ النص کے طور پر منکرین ختم نبوت کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاتم النبیین سے جہالت کا واضح ذکر		
۲۲	سبأ	۲۸
ناشکری یا کم شکر کرنے والوں کو تنبیہ		
۱۱	یونس	۶۰
۲۰	النمل	۷۳
۲	البقرہ	۲۴۳
۱۲	یوسف	۳۸
۲۴	غافر	۶۱
۱۴	النحل	۸۳
۱۸	المؤمنون	۷۸
۲۱	السجدہ	۹
۲۲	سبأ	۱۳
دین اسلام کا آفاقی اور آخری مذہب ہونے کا بیان		
۳	آل عمران	۱۹
۳	آل عمران	۸۵
۶	المائدہ	۳
مسلمانوں کا مذاق اڑانے والوں کیلئے عذاب الٰہی کا ذکر		
۱۰	التوبہ	۷۹
۳۰	المطففین	۲۹
اللہ تعالیٰ اور مؤمنین کو دھوکہ دینے والوں کا انجام		
۱	البقرہ	۸

شریعت میں حرام قرار دگئی چیز کو اپنی طرف سے حلال قرار دینے کی مذمت اور ان لوگوں پر عذاب الٰہی کا بیان		
۱۱	یونس	۵۹
۱۴	النحل	۱۱۶
شریعت میں حلال چیزوں کو حرام قرار دینے والوں پر سختی سے تردید کا بیان		
۷	المائدہ	۸۷
۸	الاعراف	۳۲
۱۱	یونس	۵۹
راستے کے آداب کا ذکر		
۸	الاعراف	۸۶
۱۵	الاسراء	۳۷
۲۱	لقمان	۱۸
دین میں زیادتی کرنے والوں کا انجام		
۱۴	النحل	۶۲
۷	الانعام	۳۱
قربانی کے وجوب کا ذکر		
۳۰	الکوثر	۲
خرچ میں اسراف وتبذیر سے بچنے کا ذکر		
۸	الاعراف	۳۱
آباؤ اجداد کی فسق و فجور کے کاموں میں اندھی تقلید کرنے والوں کو تنبیہی دعوت فکر		
۲۶	البقرہ	۱۷۰

٧	المائدہ	١٠٤
٨	الاعراف	٢٨
٢١	لقمان	٢١

برائی کے کاموں میں جلدی کرنے والوں کی مذمت کا بیان

١١٨	المائدہ	٦٢
١٩	النمل	٤٦

اعلانیہ گناہ کرنے والوں کیلئے تنبیہاتی بیان

٦	النساء	١٤٨

شیطان کی پیروی کرنے کی ممانعت کا بیان

٢	البقرہ	١٦٨
٢	البقرہ	٢٠٨
٨	الانعام	١٤٢
١٨	النور	٢١
١٦	مریم	٤٤

بیٹیوں کی پیدائش کے وقت بعضوں پر بے بسی کی حالت کا ذکر

١٤	النحل	٥٨
٢٥	الزخرف	١٧

ادب مجلس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

٢٨	المجادلہ	١٢

رشتے داروں سے محبت کرنے کی ترغیب

٢٥	الشوریٰ	٢٣

ایمان والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا تاکیدی حکم

٢٢	الاحزاب	٥٦

اللہ تعالیٰ کے وعدے پر اعتماد و بھروسہ رکھنے کا ذکر

١٧	الحج	١٥
٢١	الاحزاب	٢٢
٢١	لقمان	٣٣
٢٢	فاطر	٥

برے دوستوں، مجالس سے دور رہنے کا ذکر

١٩	الفرقان	٢٧
٢٣	الصافات	٥١ تا ٥٧
٢٤	فصلت	٢٩
٢٥	الزخرف	٦٧

صنعت و حرفت (پیشہ وری) کا بیان

١٧	الانبیاء	٨٠
١٨	المؤمنون	٢٧
٢٢	سبأ	١١ تا ١٣

عورت کی فطرتی حیا و شرم کا ذکر

١٦	مریم	٢٢
٢٠	القصص	٢٥

استقامت کا ذکر

٢٤	فصلت	٣٠
٢٦	الاحقاف	١٣

۳۰	التکویر	۲۸
علماء کی عظمت شان کا ذکر		
۲۳	الزمر	۹
۲۲	فاطر	۲۸
وصیت کرنے کے صحیح طریقہ کا ذکر		
۷	المائدہ	۱۰۶
نیک اعمال میں جلدی کرنے کا ترغیبی ذکر		
۲	البقرہ	۱۴۸
۶	المائدہ	۴۸
۴	الانبیاء	۹۰
۱۸	المؤمنون	۶۱
۲۲	فاطر	۳۲
۳۰	المطففین	۲۶
مشورہ کی اہمیت کا بیان		
۴	آل عمران	۱۵۹
۲۵	الشوریٰ	۳۸
دعوت الی اللہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا زور دار بیان		
۴	آل عمران	۱۱۰، ۱۱۴
۱۰	التوبہ	۷۱
۱۴	النحل	۱۲۵
۲۰	القصص	۸۷

سچ بولنے کی تاکید اور سچوں پر خدائی انعام کا ذکر		
۷	المائدہ	۱۱۹
۱۱	التوبہ	۱۱۹
۲۴	الزمر	۳۳
زلزلے کا بیان		
۳۰	الزلزال	۱ تا ۵
صدقہ فطر کا بیان		
۳۰	الاعلیٰ	۱۴
صبر کرنے والوں کا اعزاز و انعام		
۲	البقرہ	۱۵۳
۲	البقرہ	۱۵۵
۱۰	الانفال	۴۶
ذکر کی اہمیت وفضیلت کا بیان		
۲	البقرہ	۱۵۲
۱۳	الرعد	۲۸
اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا ذکر		
۴	آل عمران	۱۷۹
۲۷	الحدید	۷
۲۸	التغابن	۸
فرشتوں پر ایمان لانے کا ذکر		
۲	البقرہ	۱۷۷
۵	النساء	۱۳۶

پہلی آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا ذکر		
۱	البقرہ	۴
۵	النساء	۱۳۶
سابقہ رسولوں پر ایمان لانے کا ذکر		
۱	البقرہ	۱۳۶
۳	البقرہ	۲۸۵
قیامت کے دن پر ایمان لانے کا ذکر		
۱	البقرہ	۴
۶	المائدہ	۶۹

فہرست سورۃ ہائے قرآن مجید

نمبر شمار	نام سورۃ	پارہ نمبر	نمبر شمار	نام سورۃ	پارہ نمبر
۱	سورۃالفاتحۃ	۱	۵۸	سورۃالمجادلۃ	۲۸
۲	سورۃالبقرۃ	۱	۵۹	سورۃالحشر	۲۸
۳	سورۃآل عمران	۳	۶۰	سورۃالممتحنۃ	۲۸
۴	سورۃالنسآء	۴	۶۱	سورۃالصف	۲۸
۵	سورۃالمائدۃ	۶	۶۲	سورۃالجمعۃ	۲۸
۶	سورۃالانعام	۷	۶۳	سورۃالمنفقون	۲۸
۷	سورۃالاعراف	۸	۶۴	سورۃالتغابن	۲۸
۸	سورۃالانفال	۹	۶۵	سورۃالطلاق	۲۸
۹	سورۃالتوبۃ	۱۰	۶۶	سورۃالتحریم	۲۸
۱۰	سورۃیونس	۱۱	۶۷	سورۃالملک	۲۹
۱۱	سورۃھود	۱۱	۶۸	سورۃالقلم	۲۹
۱۲	سورۃیوسف	۱۲	۶۹	سورۃالحآقۃ	۲۹
۱۳	سورۃرعد	۱۳	۷۰	سورۃالمعارج	۲۹
۱۴	سورۃابراھیم	۱۳	۷۱	سورۃنوح	۲۹
۱۵	سورۃالحجر	۱۳	۷۲	سورۃالجن	۲۹
۱۶	سورۃالنحل	۱۴	۷۳	سورۃالمزمل	۲۹
۱۷	سورۃبنی اسرائیل	۱۵	۷۴	سورۃالمدثر	۲۹
۱۸	سورۃالکھف	۱۵	۷۵	سورۃالقیمۃ	۲۹
۱۹	سورۃمریم	۱۶	۷۶	سورۃالدھر	۲۹
۲۰	سورۃطٰہٰ	۱۶	۷۷	سورۃالمرسلٰت	۲۹
۲۱	سورۃالانبیآء	۱۷	۷۸	سورۃالنبا	۳۰
۲۲	سورۃالحج	۱۷	۷۹	سورۃالنّٰزعٰت	۳۰
۲۳	سورۃالمؤمنون	۱۸	۸۰	سورۃعبس	۳۰
۲۴	سورۃالنور	۱۸	۸۱	سورۃالتکویر	۳۰
۲۵	سورۃالفرقان	۱۸	۸۲	سورۃالانفطار	۳۰
۲۶	سورۃالشعرآء	۱۹	۸۳	سورۃالمطففین	۳۰
۲۷	سورۃالنمل	۱۹	۸۴	سورۃالانشقاق	۳۰

۲۸	سورة القصص	۲۰	۸۵	سورة البروج	۳۰
۲۹	سورة العنكبوت	۲۰	۸۶	سورة الطارق	۳۰
۳۰	سورة الروم	۲۱	۸۷	سورة الاعلیٰ	۳۰
۳۱	سورة لقمٰن	۲۱	۸۸	سورة الغاشية	۳۰
۳۲	سورة السجدة	۲۱	۸۹	سورة الفجر	۳۰
۳۳	سورة الاحزاب	۲۱	۹۰	سورة البلد	۳۰
۳۴	سورة سبا	۲۲	۹۱	سورة الشمس	۳۰
۳۵	سورة فاطر	۲۲	۹۲	سورة الليل	۳۰
۳۶	سورة يٰس	۲۲	۹۳	سورة الضحیٰ	۳۰
۳۷	سورة الصّٰفّٰت	۲۳	۹۴	سورة المنشرح	۳۰
۳۸	سورة صٓ	۲۳	۹۵	سورة التين	۳۰
۳۹	سورة الزمر	۲۳	۹۶	سورة العلق	۳۰
۴۰	سورة المؤمن	۲۴	۹۷	سورة القدر	۳۰
۴۱	سورة حٰمٓ السجدة	۲۴	۹۸	سورة البينة	۳۰
۴۲	سورة الشوریٰ	۲۵	۹۹	سورة الزلزال	۳۰
۴۳	سورة الزخرف	۲۵	۱۰۰	سورة العٰديٰت	۳۰
۴۴	سورة الدخان	۲۵	۱۰۱	سورة القارعة	۳۰
۴۵	سورة الجاثية	۲۵	۱۰۲	سورة التكاثر	۳۰
۴۶	سورة الاحقاف	۲۶	۱۰۳	سورة العصر	۳۰
۴۷	سورة محمد	۲۶	۱۰۴	سورة الهمزة	۳۰
۴۸	سورة الفتح	۲۶	۱۰۵	سورة الفيل	۳۰
۴۹	سورة الحجرٰت	۲۶	۱۰۶	سورة قريش	۳۰
۵۰	سورة قٓ	۲۶	۱۰۷	سورة الماعون	۳۰
۵۱	سورة الذّٰريٰت	۲۶	۱۰۸	سورة الكوثر	۳۰
۵۲	سورة الطور	۲۷	۱۰۹	سورة الكٰفرون	۳۰
۵۳	سورة النجم	۲۷	۱۱۰	سورة النّصر	۳۰
۵۴	سورة القمر	۲۷	۱۱۱	سورة اللّهب	۳۰
۵۵	سورة الرحمٰن	۲۷	۱۱۲	سورة الاخلاص	۳۰
۵۶	سورة الواقعة	۲۷	۱۱۳	سورة الفلق	۳۰
۵۷	سورة الحديد	۲۷	۱۱۴	سورة الناس	۳۰

فہرست منتخب مضامینِ قرآن از تلخیص البیان زیرِ مطالعہ آیات قرآنیہ

نمبر شمار	عنوانِ مضامین	حوالہ آیت نمبر	سورۃ	پارہ	صفحہ نمبر
۱	سورۃ الفاتحہ	۱ تا ۷	الفاتحۃ	۱	۹۷
۲	صداقتِ قرآن کا ابدی چیلنج	۲۳	البقرۃ	۱	۱۰۵
۳	ایمان کے بنیادی اُصول	۶۲	البقرۃ	۱	۱۱۵
۴	عملیات رجادو رمسمریزم وغیرہ کی حقیقت	۱۰۲	البقرۃ	۱	۱۲۵
۵	نظریاتی وتہذیبی اختلاف کے فکری نتائج	۱۲۰	البقرۃ	۱	۱۳۳
۶	اسلام میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت وعظمت	۱۳۷	البقرۃ	۱	۱۴۰
۷	نظامِ قصاص	۱۷۹	البقرۃ	۲	۱۵۴
۸	اسلام میں نظریہ رویت ہلال اور سائنسی استدلال کا سنجیدہ فکری کے ساتھ جائزہ	۱۸۵	البقرۃ	۲	۱۵۶
۹	حقوقِ نسواں (عورتوں کے حقوق کا تقابلی جائزہ)	۲۳۲	البقرۃ	۲	۱۷۲
۱۰	عالمی معاشی وبا (مسئلہ ربا، سود)	۲۷۵تا۲۸۱	البقرۃ	۳	۱۸۶
۱۱	معاملات کے لین دین کا قانونی نظام	۲۸۲	البقرۃ	۳	۱۹۴
۱۲	محکمات ومتشابہات	۷	آل عمران	۳	۱۹۸
۱۳	بین المذاہب مکالمہ	۶۴	آل عمران	۳	۲۱۰
۱۴	فرقہ واریت کی اُصولی بحث	۱۰۳	آل عمران	۴	۲۱۸
۱۵	اسلام میں نظریہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (انتہائی اہم اور حساس موضوع پر چشم کشا حقائق کا فکر آمیز جائزہ)	۱۰۴	آل عمران	۴	۲۲۲
۱۶	دعوت وتبلیغ، مدارس وغیرہ (تقسیم کار ایک ناگزیر تقاضا وحقیقت)	۱۱۰	آل عمران	۴	۲۲۹

۱۷	اسلام عقل اور سائنس	۱۹۱	آل عمران	۴	۲۴۵
۱۸	اسلام کا نظامِ عفت و پاکدامنی (نکاح و ازدواجی نظام)	۳	النساء	۴	۲۵۵
۱۹	اسلام کا نظامِ میراث اور وصیت	۱۱	النساء	۴	۲۵۹
۲۰	اسلام کا نظامِ تجارت اور اُس کے رہنما اُصول	۲۹	النساء	۵	۲۶۷
۲۱	احکامِ دین کا عملی اور قانونی نفاذ	۶۵	النساء	۵	۲۷۷
۲۲	عزیمت اور رخصت کا حکیمانہ اسلوبِ خاص	۹۵	النساء	۵	۲۸۵
۲۳	وحی رسالت اور وحی بمعنی الہام والقاء کے متعلق حقیقت پسندانہ تجزیہ	۱۰۳	النساء	۵	۲۹۱
۲۴	وکالتِ باطلہ وصحیحہ اور شہادتِ حق	۱۰۵	النساء	۵	۲۹۷
۲۵	حیاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۵۷	النساء	۶	۳۰۷
۲۶	تعظیم شعائر اللہ اور خطبہ حجۃ الوداع	۲	المائدۃ	۶	۳۱۵
۲۷	اسلام کا نظام نظافت (پاکیزگی اور صفائی کیلئے جامع ہدایات)	۶	المائدۃ	۶	۳۲۱
۲۸	صرف آج کا ہی نہیں ہمیشہ کا تقاضا (دین کو نظریاتی تحریف سے محفوظ رکھنا ہے)	۴۱	المائدۃ	۶	۳۳۳
۲۹	عالمی امن کا علمبردار آفاقی مذہب اسلام	۶۴	المائدۃ	۶	۳۴۱
۳۰	پورے دین کو اُمت تک پہنچانے اور محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کا اہم فریضہ	۶۷	المائدۃ	۶	۳۴۹
۳۱	نظامِ عدل و انصاف بمعہ نظامِ شہادت	۱۰۶	المائدۃ	۷	۳۵۹
۳۲	حیران کن یکدم سائنسی ترقی پر اُٹھتا ہوا سوال	۴۴تا۴۵	الانعام	۷	۳۷۳
۳۳	زکوٰۃ وعشر، صدقات وعطیات	۱۴۱	الانعام	۸	۳۹۲
۳۴	حلال وحرام اور نظریۂ شریعت	۱۵۷	الاعراف	۹	۴۲۵

۳۵	صفاتِ باری تعالیٰ کے متعلق ایک اہم انکشافی حقیقت کا اظہار	۱۸۰	الاعراف	۹	۴۳۳
۳۶	علمِ غیب خاصہِ خداوندی ہے	۱۸۸	الاعراف	۹	۴۳۹
۳۷	فتنوں سے دور رہنے کی کوشش کریں	۲۵	الانفال	۹	۴۴۹
۳۸	مشروط امن معاہدے(اسلام کی دفاعی وخارجہ پالیسی)	۱تا۲	التوبة	۱۰	۴۶۱
۳۹	اولیاء اللہ کو خدا کا درجہ دینے کی ممانعت	۳۱	التوبة	۱۰	۴۶۹
۴۰	ہمیشہ سچائی کا ساتھ دو	۱۱۹	التوبة	۱۱	۴۸۹
۴۱	فقہ یا تفقہ فی الدین	۱۲۲	التوبة	۱۱	۴۹۳
۴۲	کمالِ بشریت اور انسانی حقیقت	۲۷	هود	۱۲	۵۱۹
۴۳	وقت کے تقاضوں پر دور اندیشی وتدبیر کی اہمیت اور علماء و مشائخ کی ذمہ داریاں	۱۱۶	هود	۱۲	۵۳۳
۴۴	حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہِ خاص (احسن القصص)اور سبق آمیز واقعاتی حقائق	۱تاآخر	یوسف	۱۲	۵۳۷
۴۵	توکل علی اللہ کی حقیقت اور مفہوم	۶۷	یوسف	۱۳	۵۵۱
۴۶	فلسفہِ انقلابِ احوال	۱۱	الرعد	۱۳	۵۶۱
۴۷	مسئلہ تقدیر	۳۹	الرعد	۱۳	۵۶۹
۴۸	اظہارِ تشکر (مفہوم شکر)	۷	ابراهیم	۱۳	۵۷۳
۴۹	جامعیتِ قرآن کی ہمہ جہتی حقیقت	۸۹	النحل	۱۴	۶۰۱
۵۰	اطمینانِ قلب اور حیاتِ طیبہ کا مفہوم	۹۷	النحل	۱۴	۶۰۷
۵۱	نسخِ احکام کی حکمت وحقیقت	۱۰۱	النحل	۱۴	۶۱۴
۵۲	حکمت اور موعظہ حسنہ	۱۲۵	النحل	۱۴	۶۱۶
۵۳	اسلام کا اخلاقی نظام	۲۳	بنی اسرائیل	۱۵	۶۲۳

۵۴	اختلافِ رائے اور آزادیِ رائے	۲۱	الکهف	۱۵	۶۴۱
۵۵	شریعت اور طریقت	۶۰	الکهف	۱۵	۶۴۹
۵۶	اعمالِ صالحہ کی قبولیت کا عند اللہ معیار	۷۵	طٰهٰ	۱۶	۶۷۱
۵۷	عصمتِ انبیاء علیہم السلام	۱۲۱	طٰهٰ	۱۶	۶۷۹
۵۸	اعتماد اور تقلیدِ محمود کی آسان فہم حقیقت	۷	الانبیاء	۱۷	۶۸۵
۵۹	رسوماتِ جاہلیہ اور تقلیدِ مذموم	۵۱ تا ۷۰	الانبیاء	۱۷	۶۹۵
۶۰	اسلام کا نظامِ محنت کا قدرے تفصیلی اہم جائزہ	۸۱	الانبیاء	۱۷	۷۰۱
۶۱	عیسائیت، یہودیت اور باقی مذاہبِ عالم کا مختصر تقابلی جائزہ	۱۷	الحج	۱۷	۷۱۴
۶۲	نظریۂ جہاد اور اُس کی حکمت مع حدود و قیود	۳۹ تا ۴۰	الحج	۱۷	۷۲۰
۶۳	اسلام کا نظامِ حکومت (طریقۂ انتخاب) اور اُس کے بنیادی تقاضے	۴۱	الحج	۱۷	۷۲۴
۶۴	باطنی اعتبار سے عذابِ الٰہی کی بدترین قسم (سوچ و فکر کی استعداد و صلاحیت کا سلب ہو جانا)	۴۶	الحج	۱۷	۷۳۰
۶۵	فرائض (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور بقیہ اعمالِ حسنہ کی عظمت و اہمیت	۱ تا ۱۱	المؤمنون	۱۸	۷۳۶
۶۶	نظامِ حدود و تعزیرات	۱ تا ۱۰	النور	۱۸	۷۵۰
۶۷	منتخب قرآنی واقعات اور واقعۂ افک و عظمتِ اہلبیت	۱۱ تا ۲۰	النور	۱۸	۷۵۶
۶۸	پردے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات اور بے پردگی و آوارہ ذہنی کے نتائج بد	۳۱	النور	۱۸	۷۶۲
۶۹	حکومتِ الٰہیہ اور اُس کے لئے نظریاتی جدوجہد	۵۵	النور	۱۸	۷۷۲
۷۰	جذبہ اصلاح و دردِ دل	۳	الشعراء	۱۹	۷۸۶

۷۱	اسلام اور تصورِ غلامی	۲۲	الشعراء	۱۹	۷۹۱
۷۲	فضول شاعری اور بامقصد افکار	۲۲۴	الشعراء	۱۹	۸۰۵
۷۳	عورت کی حکمرانی پر پہلی احتجاجی آواز ۔۔۔ایک پرندے کی طرف سے	۲۳	النمل	۱۹	۸۰۹
۷۴	ظاہر الفاظ اور ان کے معانی اور مفہوم میں بعد المشرقین (عظیم تفاوت) غلط فہمی کا ازالہ	۵۰	النمل	۱۹	۸۱۴
۷۵	راہِ حق میں مصائب و تکالیف کا آنا	۲	العنکبوت	۲۰	۸۳۷
۷۶	جرم مع اسبابِ جرم قابل گرفت	۱۳	العنکبوت	۲۰	۸۴۳
۷۷	راہِ حق کی تحریکات کے فیصلہ کن نتائج میں جلد بازی	۶۹	العنکبوت	۲۱	۸۵۳
۷۸	قواعد و اُصول (قوانینِ فطرت) وقتی نہیں ہوتے	۳۰	الروم	۲۱	۸۶۱
۷۹	بحر و بر میں سببِ فساد کا تجزیۂ برحق	۴۱	الروم	۲۱	۸۶۵
۸۰	اسلام اور تربیتِ اولاد	۱۲تا۱۹	لقمان	۲۱	۸۷۳
۸۱	ازواجِ مطہرات و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین	۳۳	الاحزاب	۲۲	۸۸۹
۸۲	عقیدۂ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۰	الاحزاب	۲۲	۸۹۵
۸۳	ناموسِ رسالت، آدابِ محبت اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۵۷	الاحزاب	۲۲	۹۰۳
۸۴	فلسفۂ عزت و ذلت	۱۰	فاطر	۲۲	۹۱۷
۸۵	سنت و بدعت	۴۳	فاطر	۲۲	۹۲۷
۸۶	نظریات اور شخصیات کے حوالے سے فکری حقیقت	۱۴تا۱۹	یسین	۲۲	۹۳۱
۸۷	خواب اور اس کی شرعی حقیقت	۱۰۲	الصّٰفّٰت	۲۳	۹۴۷
۸۸	اسلام اور نظریۂ تعلیم و فن	۹	الزمر	۲۳	۹۶۱
۸۹	اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا (دعا) اور اُس کے ممکنہ نتائج	۶۰	المؤمن	۲۴	۹۸۵
۹۰	تنازعات سے بچنے اور دشمن کو دوست بنانے کا قرآنی نسخۂ کیمیا (صبر و حلم)	۳۴	حٰم السجدة	۲۴	۹۹۷

۹۱	اولاد ہونے نہ ہونے کے حوالے سے خصوصاً (بیٹیوں کے متعلق) تعلیماتِ برحق کی نشاندہی	۴۹ تا ۵۰	الشوریٰ	۲۵	۱۰۰۹
۹۲	اسلامی فلسفۂ معیشت (امیری وغریبی طبقاتی نظام)	۳۲	الزخرف	۲۵	۱۰۱۵
۹۳	رزقِ حلال کا اہتمام اور انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب نیز بخل کی مذمت	۳۸	محمد	۲۶	۱۰۴۱
۹۴	عظمتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین	۲۹	الفتح	۲۶	۱۰۴۹
۹۵	تحقیقِ حالات کا شرعی نظام	۶	الحجرات	۲۶	۱۰۵۳
۹۶	آدابِ معاشرہ کے اخلاقیاتی پہلو	۱۱	الحجرات	۲۶	۱۰۵۷
۹۷	عقلیات کے بے لگام (سائنسی) گھوڑے اور نظامِ فطرت کے خدائی اُصول	۲۱	الذّٰریٰت	۲۶	۱۰۶۴
۹۸	انسان کی ہر آرزو پوری نہیں ہوتی	۲۴ تا ۲۵	النجم	۲۷	۱۰۷۳
۹۹	عوام اور خواص کے لئے معیارِ فہم و تفہیم جدا جدا ہے	۱۷	القمر	۲۷	۱۰۷۹
۱۰۰	متاعِ غرور اور مقصدِ حیات	۲۰	الحدید	۲۷	۱۰۹۷
۱۰۱	کونسی جماعت حق پر ہے	۲۲	المجادلة	۲۸	۱۱۰۹
۱۰۲	سپر پاور فقط اللہ تعالٰی ہی ہے (قرآنی حقائق کا لازوال آئینہ)	۲۲ تا ۲۴	الحشر	۲۸	۱۱۱۹
۱۰۳	اسوۂ حسنہ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم اور حقیقت	۶	الممتحنة	۲۸	۱۱۲۵
۱۰۴	بیعت، تزکیۂ نفس اور اصلاحی حقائق	۲	الجمعة	۲۸	۱۱۳۱
۱۰۵	اسلام کا نظامِ طلاق (ازدواجی نظام کے احسن اختتام کا قانونی جواز)	۱ تا آخر	الطلاق	۲۸	۱۱۴۱
۱۰۶	استغفار و توبہ نیز وظائف وغیرہ کی شرعی حقیقت	۱۰	نوح	۲۹	۱۱۶۵
۱۰۷	اسلام اور سماجی خدمات	۱۷ تا ۱۸	الفجر	۳۰	۱۱۹۹

۱۰۸	تکریمِ بنی آدم کی حقیقت	۱ تا ۴	التین	۳۰	۱۲۰۷
۱۰۹	عظمتِ قرآن	۱ تا آخر	القدر	۳۰	۱۲۱۱
۱۱۰	اسلام اور حقوق العباد	۶ تا ۷	الماعون	۳۰	۱۲۱۷
۱۱۱	اسلام میں نظامِ اعتقاد کی حقیقت	۱ تا آخر	الاخلاص	۳۰	۱۲۲۵
۱۱۲	حقائق حق (قرآنی نصوص قطعیہ) کا تاریخ سے موازنہ چہ معنی دارد؟	بحوالہ آیات قصص الانبیاء و آیات متعلقہ عظمت صحابہ کرام واہل بیت			۱۲۳۰

فہرست مضامین بعد از سورۃ الناس

نمبر شمار	عنوانِ مضامین	صفحہ نمبر
۱	صاحب ترجمہ قرآن شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے حالات	۱۲۳۷
۲	خلاصۂ مفہوم آیات، فہم قرآن کریم کا آسان ’’نورانی قاعدہ‘‘	۱۲۴۳
۳	تلخیص مضامین خاص کے حوالہ سے اہم وضاحت	۱۲۴۵
۴	تحقیقِ محمود از افاداتِ محمودؒ	۱۲۴۸
۵	فکر ونظر کا اعتدال	۱۲۶۹
۶	فہم دین کے حوالے سے امام الحکمۃ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کا نقطۂ نظر اور فکرِ محمودؒ	۱۲۷۲
۷	اہل علم کی توجۂ خاص کیلئے ایک اہم مکرر درخواست	۱۲۸۰
۸	خواتین میں درسِ قرآن کا طرزِ بیان کیا ہونا چاہیے؟	۱۲۸۲
۹	بلا حوالہ خلاصۂ مضامین قرآن (کوئی حد ہے قرآنی معارف وعلمی خزائن کی؟)	۱۲۸۵
۱۰	قرآنِ کریم میں تشریحی ابواب اور عنوانات ومضامین کے متعلق فکری حقیقت	۱۲۹۵
۱۱	قرآن مجید کے متعلقہ مسائل وآداب	۱۲۹۷
۱۲	قرآن مجید کے متعلق مفید معلومات	۱۳۰۰
۱۳	اظہارِ سپاس	۱۳۰۳
۱۴	اک بندۂ خاکی کا چشمۂ فیض وگلشن علمی	۱۳۰۵
۱۵	اللہ تعالیٰ خدام قرآن ومعاونین کو سرسبز وشاداب رکھے	۱۳۰۷
۱۶	خصوصی اظہار تشکر	۱۳۰۹

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ ○

مُترجم

قرآن عزیز

امام العلماء، رأس الاتقیاء، مجاہد فی سبیل اللہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيٰتٍ

المنزل ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا

الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

مہربان نہایت رحم والا جزا کے دن کا مالک ۔ ہم تیری ہی عبادت

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ۔ ہمیں سیدھا

الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ جن پر

ع غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ جو گمراہ ہوئے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱تا۲)۔بیان حمد باری تعالیٰ بذریعہ صفات خاصہ۔

(۳)۔عقیدہ آخرت کا ذکر خصوصی صفت کے ساتھ۔

(۴)۔عبادت اور استعانت (حقیقتاً) فقط ذات باری تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہے (جو عقیدہ توحید کی بنیاد ہے) توحید باری تعالیٰ اور شرک کی حقیقت واقسام پوری طرح سمجھے بغیر ایاک نعبد وایاک نستعین کا مفہوم سمجھنا مشکل ہے اس لئے علماء حق کے اس حوالہ سے لکھی گئی تشریحات سے استفادہ ضروری ہے۔

(۵)۔دنیا وآخرت کی سب سے عظیم نعمت ایمان اور صراط مستقیم پر دائمی استقامت کی فریاد کرتے رہنے کا تاکیدی بیان (ہر مسلمان اس نکتہ پر خاص دھیان رکھے کہ صراط مستقیم پر استقامت اتنی بڑی عظیم نعمت ودولت ہے کہ باری تعالیٰ نے نماز کی ہر رکعت میں فقط اسی کو ہی ہمیشہ مانگتے رہنے کا حکم دیا ہے)۔

(۶تا۷)۔صراط مستقیم کی وضاحت، انعام یافتہ مقدس جماعت (اولئک الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبین والصدیقین والشھداء والصالحین) کی تقلید جبکہ غیر المغضوب علیھم والضالین میں یہود ونصاریٰ سمیت جملہ بدعقیدہ فرقوں کی عدم تقلید کا بیان۔

سورة البقرة مدنية وهي مائتان وست وثمانون آية واربعون ركوعا

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الجزء ۱

معانقة

الم ﴿١﴾ ذلك الكتب لا ريب فيه هدى

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں پرہیز گاروں

للمتقين ﴿٢﴾ الذين يؤمنون بالغيب و

کے لئے ہدایت ہے جو بن دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم

يقيمون الصلوة ومما رزقنهم ينفقون ﴿٣﴾

کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

والذين يؤمنون بما انزل اليك وما

اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا آپ پر اور جو آپ سے

انزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون ﴿٤﴾

پہلے اتارا گیا اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱)۔ رموز کلام الٰہی سے آغاز۔

(۲)۔ پورے قرآن کی سچائی پر مہر صداقت اور متقین کیلئے ہدایت کے عظیم اعزاز کا بیان۔

(۳)۔ متقین کے بنیادی اوصاف حمیدہ اور ایمان کے ساتھ اعمال کی عظمت واہمیت کا بیان۔

(۴)۔ جملہ نازل شدہ کتب ، انبیاء ورسل پر ایمان لانے (خاص طور پر ختم نبوت پر ایمان) اور عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے کا بیان ۔نوٹ: ۔اگر خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی/رسول/وحی کی آمد ممکن ہوتی تو اس پر ایمان لانے کا لازمی ذکر کیا جاتا جبکہ اس آیت میں فقط بما انزل الیک وما انزل من قبلک پر ایمان لانے کا ہی ذکر ہے جس سے ہر طرح کی ظلی ، بروزی نبوت کی قطعی نفی ہوجاتی ہے۔

سورۃ الفاتحہ

(زیر مطالعہ سورۃ الفاتحہ)

سورۃ الفاتحہ کو قرآن کریم کا خلاصہ کہا جاتا ہے خدائے لم یزل کی کیا عظیم شان ہے کہ سورۃ الفاتحہ کی سات آیات کو اس قدر جامع بنا دیا گیا ہے گویا پورا قرآن اس کی تفسیر ہے یہ واحد سورۃ ہے جس کے مفسرین نے پندرہ اسماء (نام) گنوائے ہیں، فاتحۃ الکتاب، سورۃ الحمد، ام القرآن، سبع مثانی، وافیہ، کافیہ، اساس، شفا، تعلیم المسئلہ، دعا، رقیہ، واقیہ، کنز، سورۃ الصلوٰۃ (بیضاوی) ہر نام کا مطلب و مفہوم جدا جدا ہے جسکی وضاحت پر بہت کچھ لکھنے کی گنجائش ہے۔ جن حضرات کی زندگیاں قرآنی آیات کو سمجھنے سمجھانے، اور ان میں غور وفکر کرنے میں گزری ہیں ان کا یہ تجزیہ (کہ یہ سورۃ خلاصۃ القرآن کے درجہ میں ہے) کوئی غلط فہمی یا جلد بازی میں کہا جانے والا عام تبصرہ نہیں بلکہ حقیقتِ واقعیہ کے طور پر ہے، کیا ہم جان سکتے ہیں کہ رب العالمین نے اس سورۃ کو نماز (عبادت خاص) کے ایسے خاص حصہ کے طور پر منتخب کیا ہے جو لازم القراء ت (جس کا پڑھنا لازم ہے) ہے بندہ جب بارگاہِ الٰہی میں اس عبادت خاص (نماز) کے ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو دربارِ الٰہی میں کن الفاظ کا انتخاب کرے جو اس کے شایانِ شان ہوں۔ انسان کی عقل، فہم اور ادراک سے ماورا یہ حقیقت آمیز تعلیم اس کو ربِّ ذوالجلال نے خود سکھادی کہ میرے بندے تو میری تعریف کا کیا حق ادا کر سکے گا۔ میں خود تجھے بتاتا ہوں کہ وہ کونسے جامع مانع حمدیہ کلمات ہیں۔ جن سے تو میری شان کے لائق حمد وثناء کرسکتا ہے۔ اور تو اور خود امام الانبیاء ﷺ اِن کلمات سے صفاتِ عالیہ کا علوِ شان کیساتھ اعتراف فرمایا کرتے ﴿لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ﴾ (مسند احمد) الغرض جامع صفات پر مشتمل یہ اس کی حمد (مایلیق بشأنہ جو اسکی شان کے لائق ہیں) کا گویا حکمی اظہار و بیان ہے۔ صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابوہریرہؓ منقول ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز (یعنی سورۃ فاتحہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے اور جو کچھ میرا بندہ مانگتا ہے وہ اس کو دیا جائیگا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب کہتا ہے ﴿الحمد للہ رب العالمین﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد کی ہے اور جب وہ کہتا ہے ﴿الرحمٰن الرحیم﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف و ثناء بیان کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے ﴿مٰلکِ یوم الدین﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔'' اور جب بندہ کہتا ہے ﴿ایاک نعبد و ایاک نستعین﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے'' کیونکہ اس میں ایک پہلو حق تعالیٰ کی حمد و ثناء کا ہے اور دوسرا پہلو بندے کی دعا و درخواست کا ہے اس

کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ : ''میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی'' پھر جب بندہ کہتا ہے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ الخ﴾ تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور اس کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی (مسلم وابوداؤد)۔ اس روایت کے مطابق اللہ پاک نے اپنے بندوں پر کرم خاص فرمایا کہ خود کی طرف سے سکھائے گئے کلمات کو بندوں کی طرف سے اظہارِ حمد کے طور پر قبول فرما کے اسکی دعا کو بھی شرفِ قبولیت سے نوازدیا۔ دنیا کے بادشاہوں کے پاس حاضری کے لیے اگر پروٹوکول (آداب شاہی) سکھائے جاتے ہیں کہ مختصر سے وقت میں بادشاہ سلامت کو کن اعزازی القاب سے مخاطب کر کے پھر عرض معروض (درخواست) کرنی ہے تو یہ نام نہاد غیر حقیقی بادشاہانِ وقت کا اعزاز ٹھہرا، اور جو حقیقی شہنشاہ ہے اس کے دربار میں حقیقی حمد وثناء کا کیا عالم ہونا چاہیے، ہم آج بھی سمجھ نہیں پا رہے۔ خلاصہ عرض یہ ہے کہ عام قاعدہ ہے کہ جب بادشاہانِ وقت کے پاس کوئی ایک درخواست لیکر حاضر ہوتا ہے تو وہ از خود عرض گذار ہوتا ہے لیکن اگر کوئی وفد کی صورت میں حاضر ہو تو قیادت یعنی امیرِ وفد سب کی طرف سے اظہارِ تشکر کر کے اجتماعی درخواست و مطالبہ پیش کرتا ہے باقی سب خاموش رہتے ہیں اور آخر میں سب تائید وتصدیق کرتے ہیں نہ یہ کہ ہم سب اکھٹے بولتے ہیں (جو کہ خلاف ادب ہے) اور نہ الگ الگ کوئی درخواست دہراتا ہے۔ شہنشاہِ حقیقی کے دربار میں جب اجتماعی حاضری ہوتی ہے (نماز باجماعت) تو یہاں بھی ایک امام گویا امیرِ وفد ہوتا ہے جو سب (مقتدیوں) کی طرف سے بعد از حمد و ثناء عرض گذار ہوتا ہے ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ درمیان میں سب پر آدابِ شہنشاہی کی اطاعت لازم ہوتی ہے کہ وہ خاموش رہیں یہی وجہ ہے جب امام اپنی درخواست مکمل کر لیتا ہے تو باقی سب درخواست گذار (مقتدی) تائید وتصدیق کے طور پر کہتے ہیں آمین بس اتنا کافی ہے۔ نہ درمیان میں بولنے کی اجازت ہے کہ حکم ہے ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا﴾ اور نہ اجتماعی تائید کے بعد (آمین کہنے کے بعد) الگ طور سے درخواستیں (حمد وثناء، دعا اور سورۃ الفاتحہ) دہرانے کی کوئی مستقل ہدایت دی جاتی ہے، دربارِ الٰہی میں جو درخواست رُدعا پیش کی جارہی ہے وہ بھی خود باری تعالیٰ کی ہی ہدایت فرمودہ ہے۔ جب سب کا بارگاہِ الٰہی میں دعا کا مرحلہ آتا ہے (حمد وثناء کے بعد) تو اگر ہر ایک کو اپنی مرضی کی دعا مانگنے کی اجازت دے دی جاتی تو ہم میں سے ہر ایک کی چھوٹی چھوٹی ترجیحی دعائیں ہوتیں، شکر ہے کہ اس مرحلے میں ہمیں آزاد نہیں چھوڑا گیا ورنہ ہم مانگنے میں بچوں سے بھی زیادہ بھولے ثابت ہوتے۔ اس مرحلہ خاص کے بعد کیا مانگنا چاہیے یہ تعلیم بھی من جانب اللہ دی گئی کہ اپنے رب سے مانگنا ہی ہے تو دُنیا کی سب سے قیمتی چیز مانگو جو دُنیا کے سارے بادشاہ مل کر بھی وہ نعمت خاص نہ دے سکیں، دنیا کے سارے نایاب ہیرے بھی اس قیمتی ترین دولت کے سامنے ہیچ ٹھہریں، بلکہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے خدائی خزانوں میں سے نایاب اور قیمتی ترین وہ دولت جو جلیل القدر انبیاء ورسل اپنے خاندان کے قریبی ترین افراد کے لیے مانگتے رہے نیز اپنی اپنی امت کے ہر ہر فرد کے لیے بارگاہِ الٰہی میں شب وروز

دعائیں مانگتے رہے مگر خالق کائنات کی شانِ بے نیازی دیکھیے کہ وہ دولتِ عظیم المرتبت مقربین کی ہزار التجاؤں پر بھی نہ دی گئی۔ قرآن مقدس میں یہ حقیقت واضح طور پر موجود ہے کہ کسی نبی کا باپ کفر پر مرا تو کسی کا بیٹا، کسی کی بیوی آخر تک ہدایت پر نہ آسکی وہ عظیم تر دولت ہدایت کا عطا ہونا، خالق کائنات کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ زندگی کے آخری لمحہ تک عبادتِ خاص (نماز) کی ہر رکعت میں صراطِ مستقیم پر چلنے (اور قائم رہنے) کی مخصوص دعا مانگتے رہو کہ یہ مانگنے کی اصل قیمتی بھیک ہے جو مقربین سمیت سب مانگتے چلے آرہے ہیں۔ وہ الفاظ بھی قیامت تک مخصوص کر دیے گئے ہیں۔ جن میں کمی بیشی یا تبدیلی کی اجازت نہیں دی گئی۔ اھدنا الصراط المستقیم اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا کہ شاید ہر ایک صراطِ مستقیم کا مفہوم ومطلب اپنے الگ الگ نہ لینا شروع کر دے۔ صراطِ مستقیم کی خود سے وضاحت بھی کر دی کہ میری طرف سے ہدایت کا عملی مفہوم تمہیں میرے ان بندوں سے حاصل ہوسکتا ہے جنکی عملی زندگیاں میری تعلیمات کی عملی تصویر اور نمونہ ہیں۔ میرے وہ انعام یافتہ مقرب بندے ہیں جنکی اتباع وتقلید میں تمہیں ہدایت کی فکری وعملی راہنمائی حاصل ہونی ہے۔ مقام شکر ہے کہ انعام یافتہ لوگوں کی وضاحتی لسٹ بھی خود کی طرف سے جاری فرمادی کہ ﴿أُولٰئِكَ الَّذِينَ﴾ انبیاء ورسول تو مقام انعام میں سب سے ممتاز وفائق تھے مگر ختم نبوت کے بعد آپ کی تعلیمات کا عملی نمونہ اب کون ہوسکتے تھے؟ فرمایا کہ انبیاء کے بعد درجہ بدرجہ میرے مقربین میں صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ جو گویا ہر زمانے کے اولیاء اللہ (مقربین) شہداء وصلحاء تعلیماتِ خدا اور رسول کا عملی مظہر (نمونہ) ہیں ان کی راہ پر چلو، تعلیمات ظاہر ہے کسی سے حاصل کی جاتی ہیں اور خود سے حاصل نہیں ہوتیں، جن سے تعلیمات حاصل ہونگیں۔ آخر ان کی اتباع وتقلید ہی سے حاصل ہونگیں، مخالفت یا عدمِ اعتماد سے تو کبھی کوئی عام شاگرد بھی علم حاصل نہیں کر سکا تو ہدایات وتعلیماتِ خدا ورسول کیسے (بلا اتباع) حاصل ہوسکتی ہیں الغرض خدا پاک کی طرف سے حکم ہے کہ میرے انعام یافتہ بندوں کی راہ عملاً اپناؤ جیسے استاد تھیوری (نظریہ) پڑھا کر پریکٹیکل (عمل) بھی خود کر کے دکھاتا ہے، آج بھی اللہ ورسول کی تعلیمات کے عملی نمونہ شہداء وصالحین ہیں (صلحاء سے مراد وہ ہیں جو حقیقتاً اللہ ورسول کی اصل تعلیمات پر (عقیدۃً وعملاً) مُتَّبِع شریعت ہیں اور ہر عمل میں سنتِ رسول اللہ کو اختیار کرتے ہیں۔ فقط القابات کے درجہ میں صلحاء ومشائخ کہلوانے والے نہیں (خلافِ سنت زندگی گزارنے والے نہیں) جو لوگ قرآن وسنت سے ثابت شدہ حقائق کے خلاف عقیدہ، عمل اور شکل اختیار کیے ہوئے ہوں ان کی اتباع کی بجائے مخالفت لازم اور ضروری ہے ورنہ تقلید مذموم بلکہ گمراہی کی اتباع کے مجرم ٹھہریں گے)۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین:

عبادت کے معنی ہیں کسی کی انتہائی تعظیم اور محبت کی وجہ سے اسکے سامنے اپنی انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کا اظہار کرنا اور استعانت کا مطلب ہے مدد مانگنا، تو دونوں جملوں کا معنی یہ ہوا کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں صرف

تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اس آیت میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ارشاد ہے کہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اس میں اشارہ ہے کہ ہم اپنی عبادت ہر دینی و دنیوی کام اور ہر مقصد میں صرف آپ (اللہ تعالیٰ) ہی کی مدد چاہتے ہیں پھر عبادت صرف نماز روزے کا نام نہیں، امام غزالیؒ نے اپنی کتاب اربعین میں عبادت کی دس قسمیں لکھی ہیں، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، تلاوتِ قرآن، ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنا، حلال روزی کے لیے کوشش کرنا، پڑوسی اور ساتھی کے حقوق ادا کرنا(نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا) رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اتباع کرنا،اس لیے کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کے معنی یہ ہوگئے کہ نہ کسی کی محبت اللہ تعالیٰ کے برابر ہو نہ کسی کا خوف اس کے برابر ہو، نہ کسی سے امید اس طرح کی ہو، نہ کسی پر بھروسہ اللہ کے مثل ہو، نہ کسی کی نذر اور مَنت مانے نہ اللہ تعالیٰ کیطرح کسی دوسرے کے سامنے اپنی مکمل عاجزی اور تذلّل کا اظہار نہ وہ افعال کسی دوسرے کے لیے کرے جو انتہائی تذلّل (حد سے زیادہ عاجزی) کی علامات ہیں، جیسے رکوع وسجدہ (از معارف القرآن ج نمبرا صفحہ ۸۷)۔

غیر المغضوب علیھم و لا الضالین:

جیسے صراطِ مستقیم کی وضاحت بھی خود باری تعالیٰ کی طرف سے فرما دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ حضرات کی راہ پر گامزن رہو تو ایسے ہی یہ بھی تلقین فرمادی کہ خدائے لم یزل کے نافرمان لوگوں (جن پر خدائی غضب ہوا اور گمراہ لوگوں) کی تقلید و اتباع کبھی بھی نہ کرنا تو یہاں دو امر ساتھ ساتھ بیان کئے گئے۔نمبرا۔ خدائی فرمانبردار و انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلنا (عملی اتباع کرنا، ان کی بات تسلیم کرنا، اعتماد کرنا، تقلید کرنا) ۔نمبر ۲۔اور نافرمان لوگوں سے بچ کر رہنا، ان کی راہ پر کبھی نہ چلنا(اتباع وتقلیدنہ کرنا) یہ تاکیدی حکم خود باری تعالیٰ کی طرف سے ہے گویا تقلیدِ محمود وتقلیدِ مذموم کی (بااعتبار مفہوم) تقسیم خود قرآنی ہدایت وراہنمائی سے حاصل شدہ ہے اور ہمیں اس خدائی حکم کو بہر حال تسلیم کرنا ہے۔ ﴿غیر المغضوب علیھم و لا الضالین﴾، مغضوب علیہ سے مراد وہ شخص یا گروہ ہے جو جان بوجھ کر حق کو چھپاتا ہے ایسے لوگ حقیقت سے واقف ہوتے ہیں مگر دیدہ دانستہ حق چھپاتے ہیں۔ جیسے یہود ،ضال (گمراہ) وہ شخص رگروہ راور لوگ ہیں جو ناواقفیت اور جہالت کے سبب دین کے معاملے میں غلط راستے پر پڑ گئے اور دین کی مقررہ حدود سے نکل کر غلّو (حد درجہ گمراہی) میں جا پڑے جیسے نصاریٰ ،حدیث شریف میں یہودیوں کو مغضوب علیہ اور عیسائیوں کو گمراہ کہا گیا ہے۔ترمذی شریف جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۲۴۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف یہودی وعیسائی ہی اس کے مصداق ہیں بلکہ جتنے بھی کافر، مشرک اور بدعقیدہ نئے یا پرانے دیگر باطل مذاہب سب اس کے زمرے میں آتے ہیں(جو دین دشمنی میں آگے ہیں)۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥ إِنَّ الَّذِينَ

وہی لوگ اپنے رب کے راستہ پر ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔ بے شک جو لوگ

كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦ خَتَمَ

انکار کر چکے ہیں برابر ہے انہیں تو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لائیں گے

اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ اور ان کے

عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ

لئے بڑا عذاب ہے۔ اور کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور

ع ۱ — وقف لازم

الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝٨ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا

قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایماندار نہیں ہیں۔ اللہ اور ایمان داروں کو دھوکا دیتے ہیں

يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دے رہے ہیں اور نہیں سمجھتے۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے

فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝١٠

پھر اللہ نے ان کی بیماری بڑھادی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝١١

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ ڈالو اور کہتے ہیں کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝١٢ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

خبردار بے شک وہی لوگ فسادی ہیں لیکن نہیں سمجھتے۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے

آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ

ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لائے ہیں خبردار

هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ۝١٣ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا

وہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔ اور جب ایمانداروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے

وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ۝١٤

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف ہنسی کرنے والے ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۵۔ ایمان اور فرائض کی بجا آوری ہی ہدایت وفلاح کا حقیقی ذریعہ ہونے کا بیان۔

۶۔ راسخ فی الکفر لوگوں کیلئے نصیحت اور تبلیغ کا بظاہر کوئی فائدہ نہیں ہے۔

نوٹ:۔ ایسے ضدی اور ہٹ دھرم لوگ جو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بار بار تبلیغ کے باوجود اپنی شدید مخالفت سے باز نہیں آرہے تھے اس خاص گروہ کا ذکر ہے تاہم چونکہ ہمیں قطعی طور پر یہ معلوم نہیں کہ کون آخر وقت تک اپنی ضد اور سرکشی پر قائم رہے گا اسلئے ہم ایسے لوگوں کو برابر پیغام حق سناتے رہیں۔

۷۔ حق جاننے اور سمجھنے کے باوجود مسلسل ضد اور سرکشی پر قائم رہنے کے خطرناک انجام کا ذکر نیز ہدایت قبول کرنے کے ظاہری ذرائع مسدود (بند) ہونے کا ذکر، نتیجتاً دائمی سخت ترین عذاب دیے جانے کا تنبیہی بیان۔

نوٹ:۔ کہ خدانخواستہ راہ ہدایت کو قبول کرنے کی صلاحیت ہی ختم کردی جاتی ہے۔ اعاذنا اللہ جمیعاً من المسلمین

۸،۹۔ منافقین کی صفات قبیحہ اور خبث باطن کا ذکر۔

۱۰۔ منافقت خطرناک مرض تو انجام کے بھی خطرناک ہونے کا ذکر۔

۱۱،۱۲۔ فساد اور اصلاح کے فرق کو نہ سمجھنے والے بے شعور گروہ کا ذکر۔

۱۳۔ صحابہ کرامؓ کے معیار ایمان ہونے کا ذکر اور تسلیم نہ کرنے والے گروہ کا عنداللہ احمق ہونے کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

١٦،١٥،١٤۔شیطانی گروہ کی معیت اور صحبت کے نتیجۂ بد کا ذکر۔

٢٠،١٩،١٨،١٧۔منافقین کے باطنی احوال کی ظاہری امثال سے وضاحت کا ذکر

٢١۔عبادت میں عقیدہ توحید بمع صفات خالقِ کُلِّ شئی کا بیان۔

ٱللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِى طُغْيَـٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَـٰٓئِكَ
اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی گمراہی میں حیران رہیں۔ یہ وہ
ٱلَّذِينَ ٱشْتَرَوُا۟ ٱلضَّلَـٰلَةَ بِٱلْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَـٰرَتُهُمْ وَمَا كَانُوا۟
لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی سو ان کی تجارت نے نفع نہ دیا اور ہدایت پانے
مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ ٱلَّذِى ٱسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَآءَتْ
والے نہ ہوئے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب آگ نے اس کے آس پاس
مَا حَوْلَهُۥ ذَهَبَ ٱللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِى ظُلُمَـٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾
کو روشن کردیا تو اللہ نے ان کی روشنی بجھادی اور انہیں اندھیروں میں چھوڑا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ
بہرے گونگے اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے۔ یا جیسا کہ آسمان سے بارش ہو
فِيهِ ظُلُمَـٰتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَـٰبِعَهُمْ فِىٓ ءَاذَانِهِم
جس میں اندھیرے اور گرج اور بجلی ہو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں
مِّنَ ٱلصَّوَٰعِقِ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ ۚ وَٱللَّهُ مُحِيطٌۢ بِٱلْكَـٰفِرِينَ ﴿١٩﴾
کڑک کے سبب سے موت کے ڈر سے دیتے ہوں اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔
يَكَادُ ٱلْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَـٰرَهُمْ ۖ كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا۟
قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اُچک لے جب ان پر چمکتی ہے تو اس کی روشنی میں چلتے ہیں
فِيهِ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا۟ ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَذَهَبَ
اور جب ان پر اندھیرا ہوتا ہے تو ٹھہر جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو ان کے
بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَـٰرِهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ ع
کان اور آنکھیں لے جائے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن
اے لوگوں اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور انہیں جو تم
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ فِرَٰشًا
سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے تمہارے کھانے کیلئے

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

پھل نکالے سو کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے بھی ہو۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ

اور اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو ایک سورت

مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾

اس جیسی لے آؤ اور اللہ کے سوا جس قدر تمہارے حمایتی ہوں بلا لو اگر تم سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا

بھلا اگر ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ اور ان لوگوں کو خوشخبری دے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ

اور اچھے کام کیے کہ ان کے لئے باغ ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا

جب انہیں وہاں کا کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ وہی ہے جو ہمیں

مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ

اس سے پہلے ملا تھا اور انہیں ہم شکل پھل دیے جائیں گے اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ عورتیں ہوں گی

وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا

اور وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ نہیں شرماتا اس بات سے کہ کوئی مثال بیان کرے

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ

مچھر کی یا اس چیز کی جو اس سے بڑھ کر ہے سو جو لوگ مومن ہیں وہ اسے اپنے رب

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ

کی طرف سے صحیح جانتے ہیں اور جو کافر ہیں سو کہتے ہیں اللہ کا اس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۲۔ عبادت میں کسی طرح کا شرک نہ کرنے کا حکم۔

۲۳۔ اعجاز قرآنی اور صداقتِ کلامِ الٰہی کا رہتی دنیا تک کیلئے عظیم آفاقی چیلنج کا بیان و اعلان۔

نوٹ:۔ اگر عالم اسلام کے مبلغین اور مفکرین دنیائے کفر کو فقط اسی خدائی چیلنج کے تحت بھی دعوت حق دیتے رہیں اسلام اور قرآن کی صداقت کیلئے دیگر طویل عقلی دلائل کی ضرورت نہ رہے اور اہل باطل لاجواب ٹھہریں۔

۲۴۔ چیلنج کے باوجود قبول حق نہ کرنے والے کفار کیلئے سخت عذاب کا بیان۔

۲۵۔ کفار کے برعکس عقیدہ حق کو قبول کرنے والے مومنین صالحین کیلئے اخروی انعامات کی بشارت کا بیان۔

۲۶۔ اظہار حق کیلئے امثال (مثالوں) کے استعمال کی حکمت اور اُس پر اہل حق و باطل کے مثبت اور منفی ردعمل کا بیان۔

بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ (وقف لازم)
مثال سے کیا مطلب ہے اللہ اس مثال سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو اس سے ہدایت کرتا ہے اور اس سے گمراہ تو

بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
بدکاروں ہی کو کیا کرتا ہے۔ جو اللہ کے عہد کو پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں

مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
اور جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے توڑتے ہیں اور ملک میں فساد

فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
کرتے ہیں وہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ تم اللہ کا کیونکر انکار کر سکتے ہو حالانکہ

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾
تم بے جان تھے پھر تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر تم اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى
اللہ وہ ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے پیدا کیا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا

السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ (ع ۳)
تو انہیں سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز جانتا ہے۔ اور جب

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْۤا
تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں فرشتوں نے کہا

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
کیا تو زمین میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو فساد پھیلائے اور خون بہائے حالانکہ ہم تیری حمد

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ
کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں فرمایا میں جو کچھ جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ اور اللہ نے

اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ
آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان سب چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا پھر فرمایا مجھے

بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ
ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ انہوں نے کہا تو پاک ہے ہم تو صرف اتنا ہی جانتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت

۲۷۔ نقض عہد، قطع رحمی اور دہشت گردی کے انجام بد کا ذکر۔

۲۸۔ منکرین آخرت کو بعض مشاہداتی مراحل کے پس منظر میں ثبوت معاد (آخرت) کا لطیف پیرائے سے تنبیہاتی ذکر۔

۲۹۔ قدرت خداوندی کے اظہار کا بیان (اِس قدر آفاقی مشاہداتی دلائل کے بعد انکار حق؟ (افسوس کا اظہار)

۳۰، ۳۱، ۳۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا پس منظر اور ضروریات انسانی کے حوالہ سے عطا کردہ علم کا بیان۔

صداقت قرآن کا ابدی چیلنج

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۳)

قرآن مقدس خدائے لم یزل کی وہ مقدس اور منفرد کتاب ہے جس کی معجزاتی حقیقت لازوال ہے۔ اس کا معجزاتی آفاقی چیلنج جلی حروف میں چودھویں کے چاند کی طرح نہیں بلکہ بھری دوپہر کے سورج کی طرح پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا ہے۔ کاش ہم مسلمان دوسروں کی بجائے پہلے خود سے اس کے ہم جہتی اعجاز (معجزہ) کو سمجھ پاتے اور پھر رزم حق وباطل میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح دنیائے باطل کو اس لازوال معجزہ کے ذریعے للکارتے اور سامنے آنے کی صورت میں ان معجزاتی زور بازو سے چاروں شانے چت کرتے ہوئے ﴿جاء الحق وزھق الباطل﴾ کا نعرہ لگاتے نظر آتے۔ مکی زندگی میں تبلیغ حق میں زیادہ زور اسی پس منظر میں تھا کہ اگر آپ کو (اہل باطل کو) اپنی اس گمراہ فکری پر اتنا ہی اصرار ہے کہ "یہ قرآن خود ساختہ ہے" تو ذرا اس کی ادنی سی مثل لا کے تو دکھادو۔ کتنا آسان فہم اور سادہ سا چیلنج تھا مگر اس میں وہ کون سی تلوار کی کاٹ تھی جس کا دفاع رکنے کے لئے سارا باطل مل کر کوئی ذرّہ یا خود نہ لاسکا اور منہ تکتا رہ گیا کبھی ہم نے سوچا کہ یہ آفاقی چیلنج کسی پنجہ آزمائی یا زور بازو کے زمرہ میں نہ تھا کہ وقتی طور پر ہار مان لی جاتی پھر کوئی سر اٹھا کر کہتا ھل من مبارز (ہے کوئی میرے مقابل زور آزمانے والا) بلکہ اس وقت سے آج تک عرب عجم (ہر ایک) نے اس بے مثل وبے نظیر حقیقت کے سامنے نہ صرف شکست خوردہ چپ سادھی ہے، بلکہ اعتراف عجز بھی تسلیم کیا ہے۔ سوال صرف یہ نہیں کہ آخر اس میں کیا وجوہ اعجاز ہیں۔ (بلحاظ فصاحت وبلاغت اور ادبی حقائق ومعارف) جس کے سامنے سب سرنگوں ہوکر کہنے لگے تھے ماھذا کلام البشر بلکہ اس معجزاتی حقیقت کے پس منظر میں وہ سب کچھ بھی ہے جس کی ظاہری نظیر کوئی نہ لاسکا۔ اور بہت کچھ مخفی حقائق بھی ہیں جن کا ادراک آج تک (اصل حقائق تک رسائی) کسی کو حاصل نہ ہوسکا۔ اور تھک ہار کر آخر میں یہی کہ دیتے ہیں واللہ أعلم بمراده بذلک الحروف جی ہاں یہ اعجاز کی وہ حد ہے جس کو کراس (عبور کرنا) کسی کی مجال نہیں مگر اس کے ساتھ قرآن کریم کے دیگر بہت سے معجزاتی تقاضے بھی ہیں جن کی طرف دھیان وتوجہ ہم مسلمانوں کو بہت کم ہوتی ہے کہ اس کی حفاظت کا طریقہ بھی عدیم النظیر ہے۔ دنیا کی کوئی باطل قوت اپنے ہمہ جہتی مسلح ذرائع کے ہوتے ہوئے بھی اس کے کسی ایک

حصے کو تو چھوڑیے ایک حرف مٹانے کی ہمت نہیں کر سکی۔ یوں خدائی وعدہ برحق ﴿إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحفظون﴾ ”کہ ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے“ حرف بحرف پورا ہوتا چلا آرہا ہے۔ (اور تاقیامت پورا ہوتا رہے گا) اس کا پیش کردہ نظام حیات کوئی محض تصوراتی تھیوری (نظریہ/خیال) نہیں جو تجربات سے بدل بھی سکتی ہے۔ بلکہ یہ منظم اور جامع عملی قوانین کا ایسا مجموعہ ہے جس کا حرف حرف تصدیق شدہ لاریب فیہ ثابت شدہ ہے۔ایک نہایت قابل غور اور لائق توجہ نکتہ کی طرف ہماری فکری رسائی بہت کم رہتی ہے اس کی وہ وجوہ اعجاز جس کے حقائق بلاشبہ محقق (ثابت شدہ) ہیں تاہم ایک ایسی قوم کی حد تک محدود کرنا (جو اپنے بالمقابل کی اقوام کو اپنی فصاحت وبلاغت کی برتری کی وجہ سے عجمیوں کو گونگے لوگوں کے لقب سے تعبیر کرتے تھے)۔اس کے آفاقی چیلنج کو قبول کر سکتا ہے کیونکہ ﴿وادعوا شهداء كم من دون الله إن كنتم صادقين﴾ کا اگلا چیلنج عرب وعجم سے آگے نکل کر جملہ مخلوقات کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔دوسرے مقام ﴿وادعوا من استطعتم من دون الله إن كنتم صادقين﴾ میں بھی اسی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔تو صرف وہ وجوہ اعجاز جس کا تعلق اہل عرب کے لسانی فخر (اور اس کی باریکیوں) سے بنتا ہے، تک اس کو محدود کرنا محل نظر بن سکتا ہے۔زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ نزول قرآن کے وقت اس کے اولین مخاطب ہی عرب تھے لہٰذا چیلنج بھی انہیں کیا گیا تھا لیکن یہ چیلنج چونکہ آفاقی وعالمگیر ہونے کے ساتھ دائمی بھی ہے اس لئے جملہ اقوام اور ہرزمانے کے منکرین حق اس کے مخاطب چلے آرہے ہیں، اس کی وجوہ اعجاز میں اگر اس کے پیش کردہ عملی نظام حیات (منظم قوانین) کو بھی شامل کیا جائے تو رہتی دنیا تک اس کی ہمہ جہتی برتری نہ صرف مفہوم چیلنج کا تقاضا ثابت ہوتی ہے بلکہ مجموعی حقائق بھی اسی کی طرف راہنمائی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ؎

اقبال بھی اپنے اقبال سے آگاہ نہیں ہے
کچھ اس میں تمسخر نہیں واللہ نہیں ہے

کے مصداق ہم نے صداقت قرآن کے اس آفاقی چیلنج کو دیگر قرآنی حقائق کی طرح تلاوت میں تو برقرار رکھا ہے کہ وہ لفظ بہ لفظ محفوظ من جانب اللہ ہے کوئی اس میں (معاذ اللہ) تبدیلی چاہے بھی تو نہیں کر سکتا۔لیکن عملی طور پر ہم اس مقام سے بھی سرسری طور پر یونہی گزرتے جاتے ہیں۔اہل بصیرت پر مخفی نہیں کہ یہ مقام ہمیں صداقت حق کے ایسے دائمی معجزہ کی طرف واضح راہنمائی کرتا ہے۔

جو ہر مسلمان کسی بھی وقت کسی بھی مقام سے جب چاہے باطل شیطانی قوتوں کو ان کے طاغوتی نظام کے بالمقابل اس کی ایک ایک آیت اور ایک ایک حرف کو حق کی للکار بنا کر پیش کرسکتا ہے کہ جب سے یہ کتاب مقدس نازل ہوئی ہے اس وقت سے آج تک کوئی اس کے کسی ایک لفظ یا حرف میں تبدیلی دکھا سکے ۔ جبکہ دیگر کتب کی اصل حقیقت وسند کسی کے ہاں محفوظ نہیں بلکہ تحریفات وتبدیلیوں کی ایسی کہانیاں دیکھنے وسننے کو ملتی ہیں کہ عقل محو تماشا بن کر رہ جاتی ہے ۔ قرآنی اعجاز کے لازوال حقائق میں اس کا مرکزی چیلنج فقط ﴿فأتوا بسورة من مثله﴾ (کہ کوئی بھی اس کے کسی لفظ کو غلط ثابت نہیں کر سکتا)۔ تک محدود نہیں بلکہ ہم مسلمانوں کے ہاں قرآن کریم نظم ومعنی دونوں کا نام ہے ۔ جہاں اس کے الفاظ کا چیلنج ہے وہیں اس کے معانی اور نظام کا بھی چیلنج ہے کی ساری دنیا مل کر خدائے لم یزل کے نازل کردہ نظام برحق کے کسی ایک پہلو کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتی ۔ قرآن مقدس فقط تلاوت وبرکت کیلئے ہوتا تو اتنی طویل جدوجہد اور بعد میں معرکہ آرائیوں کی ضرورت ہی پیش نہ آتی ۔ کیونکہ اس وقت کے کفار کو جب یہ بتایا جاتا کہ قرآن کریم فقط تلاوت وبرکت کے حصول کے لئے ہے تو اس پر کسی کو کیا اعتراض ہوتا۔ وہ تو اہل لسان تھے ان کو قرآنی پیغام سے صاف نظر آرہا تھا کہ اس کے احکام ہمارے قدیمی عقائد، رسم ورواج اور نظام کو نہ صرف باطل قرار دے رہے ہیں بلکہ ہم شخصی سرداری کی بجائے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور قانون کی غلامی میں جارہے ہیں یہ امر ان کیلئے تکلیف دہ بھی تھا اور ان کی شخصی انا کیلئے بھی باعث چیلنج بھی ۔ قرآن کریم نے باطل عقائد (کفروشرک) اور ظلم وسرکشی کے بغاوتی نظام کو نہ صرف روکا بلکہ اصلاح حق قبول نہ کرنے کی صورت میں بزور بازو اس کے خاتمہ کے لئے عملی اقدامات کا حکم دیا، حیوانیت اور درندگی کی ظالمانہ روایات کو انسانی تہذیب اور اعلیٰ اخلاقیاتی نظام سے بدل کر رکھ دیا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل شدہ کتاب (قرآن کریم) کی تلاوت بھی کیا خوب اثر رکھتی تھی کہ جس نے بھی قبول حق کی نیت سے سنا اسی کا ہوکر رہ گیا۔ ہاں مگر وہ یہ سمجھتے تھے کہ جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے وہ ہمارے لئے فقط حصول برکت کے وظائف نہیں بلکہ تمام نظام ہائے باطل کے بالمقابل ایک عالمگیر آفاقی راہنما کتاب جو سراپا ہدایت وفلاح ہے ہمیں عطا کی گئی ہے اور اسی کتاب ہدایت پر عمل پیرا ہوکر انہوں نے روم وفارس جیسی اقتداری قوتوں کو اپنے زیر نگیں کر لیا تھا۔ افسوس کہ وہی کتاب طاقوں میں سجانے، بلکہ وظائف وبرکات کے مقاصد کے حصول تک محدود کرکے رکھ دی گئی ہے ۔ جب اس کے نفاذ کی بات ہو تو کلمہ گو مسلمان بھی اس پر

(معاذاللہ) چیں بجبیں ہونے لگتا ہے۔ کہ قرآن کریم کا نظام سے کیا تعلق؟ اقتصادیات ومعاشیات سے کیا جوڑ؟ سیاست واقتدار کے ساتھ اس کا کیا ربط؟ اس فکری غلطی کی بنیادی وجہ قرآن مقدس کے مقاصد نزول سے جہالت ولاعلمی (بے خبری) ہے جس کے نتائج عملی طور پر پوری امت مسلمہ بھگت رہی ہے۔ خدا کرے اہل علم اس حقیقت شناسی کا آغاز اپنی صفوں میں شامل ان طالب علموں سے کریں جن کی زندگیاں ہی اسی مقصد کیلئے وقف ہوتی ہیں۔ مگر وہ بھی بظاہر اس گوہر نایاب کے حصول میں سرگرداں نظر نہیں آرہے ہوتے۔ آج ہماری انفرادی اور اجتماعی کوتاہیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے ہم منفی نتائج دیکھ رہے ہیں تو اس میں قرآنی صداقت ونظام برحق کا کیا قصور؟ اسی نظام برحق کے نتیجہ میں مسلمانوں نے چھیاسٹھ لاکھ مربع میل پر کامیاب حکومت قائم رکھی اور معاشی ومعاشرتی اخلاقیاتی اور نظام عدل کے وہ سنہری ابواب رقم کیے جس کی نظیر (مثال) آج تک کوئی قائم نہیں کرسکا۔ ایک مسلمان اس کو بھی قرآنی نظام ہی کا اعجاز قرار دے سکتا ہے کہ وحشی اور درندہ صفت اقوام کو تہذیب وتمدن کے اصولوں کا پاسدار بنانے میں اس قرآنی نظام کا کتنا بڑا عمل دخل تھا کہ نظام عدل وانصاف کی اخلاقی فتوحات جہادی فتوحات کا پیش خیمہ بن رہی تھیں۔ ہر قوم مسلمانوں کے نافذ کردہ نظام عمل سے پیشگی اتنا متاثر ہورہی تھی کہ جہاں کہیں مسلمانوں کے لشکروں کی آمد کی خبر ملتی وہ خود آگے بڑھ کر انکا استقبال کرتے خوش آمدید کہتے نظر آرہے تھے۔ یہ سب قرآنی نظام کی معجزاتی برکات تھیں جس سے آج کا مسلمان (بوجہ نافرمانی) محروم نظر آرہا ہے۔

إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝٣٢ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم

جتنا تو نے ہمیں بتایا ہے بے شک تو بڑے علم والا حکمت والا ہے۔ فرمایا اے آدم ان چیزوں کے

بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي

نام بتادو پھر جب آدم نے انہیں ان کے نام بتادیے فرمایا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا

أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ

کہ میں آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو

تَكْتُمُونَ ۝٣٣ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ

اسے بھی جانتا ہوں۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس

أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝٣٤ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ

کہ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔ اور ہم نے کہا اے آدم تم

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ

اور تمہاری بیوی جنت میں جا کر رہو اور اس میں سے جو چاہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ اور اس

الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝٣٥ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا

درخت کے نزدیک نہ جاؤ پھر ظالموں میں سے ہوجاؤ گے۔ پھر شیطان نے ان کو وہاں سے ڈگمگایا پھر انہیں اس عزت

مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي

وراحت سے نکالا جس میں تھے اور ہم نے کہا تم سب اترو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے

الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝٣٦ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ

زمین میں ٹھکانا ہے اور سامان ایک وقت معین تک۔ پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات حاصل کئے

فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝٣٧ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا

پھر اس کی توبہ قبول فرمائی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ہم نے کہا تم سب یہاں سے نیچے اتر جاؤ

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے پس جو میری ہدایت پر چلیں گے ان پر نہ کچھ خوف ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝٣٨ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اور جو انکار کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۳۳۔ علم غیب کا حق تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہونے کا بیان۔

۳۴۔ فرشتوں کا حضرت آدمؑ کی طرف سجدہ کرنے اور ابلیس کا حضرت آدمؑ کی تکریم سے انکار اور وجہ کفر کا ذکر۔

۳۵۔ حضرت آدمؑ کے جنت میں اعزاز خداوندی اور نصیحت خداوندی کا اظہار۔

۳۶۔ ابلیس کی عداوتِ انسانی اور نزولِ حضرت آدمؑ کے تکوینی فیصلے کا بیان۔

۳۷۔ حضرت آدمؑ پر رحمتِ الٰہیہ اور قبولیتِ توبہ کا بیان۔

۳۸۔ قبولیتِ توبہ کے بعد بنی آدم کیلئے نصیحت اور راہنما اصول کا ذکر۔

نیز قبولِ حق پر انعام الٰہی کا اظہار۔

النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝٣٩ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي
دوزخی ہونگے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اے بنی اسرائیل میرے احسان یاد کرو

أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ
جو میں نے تم پر کئے اور تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور مجھ ہی

فَارْهَبُونِ ۝٤٠ وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ
سے ڈرا کرو۔ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے نازل کی تصدیق کرتی ہے اس کی جو تمہارے پاس ہے اور تم ہی سب سے پہلے اس کے

كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۝٤١ وَلَا تَلْبِسُوا
منکر نہ بنو اور میری آیتوں کو تھوڑی قیمت پر نہ بیچو اور مجھ ہی سے ڈرو۔ اور سچ میں جھوٹ نہ

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝٤٢ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔ اور نماز قائم کرو

وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝٤٣ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ کیا لوگوں کو تم نیکی کا حکم کرتے ہو

وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝٤٤ وَاسْتَعِينُوا
اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو پھر کیوں نہیں سمجھتے۔ اور صبر کرنے

بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۝٤٥ الَّذِينَ
اور نماز پڑھنے سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز مشکل ہے مگر ان پر جو عاجزی کرنے والے ہیں۔ جو یہ

يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝٤٦ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ
سمجھتے ہیں کہ انہیں ضرور اپنے رب سے ملنا ہے اور انہیں اس کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝٤٧
میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمہیں دی تھیں اور میں نے تمہیں جہان پر فضیلت دی تھی۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کے لئے کوئی سفارش قبول ہوگی

شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝٤٨ وَإِذْ
اور نہ اس کی طرف سے بدلہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ اور جب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت

٣٩۔ منکرین حق پر خدائی غضب کا برہمی اظہار۔

٤٠ تا ٤٢۔ قوم بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے احسانات کی یاددہانی اور ایفائے عہد کا ذکر نیز ایمان کی قبولیت کیلئے تصدیقِ قرآن کے شرط ہونے کے ذکر کے ساتھ دین فروشی، تلبیس، تحریف اور کتمان سے ممانعت کا بیان۔

٤٣۔ اعمال صالحہ میں بطور خاص نماز وزکوٰۃ کی ادائیگی کا بیان۔

٤٤۔ علماء ومشائخ کیلئے دعوت حق دیتے ہوئے خود کو باعمل بننے کی تلقین کا ذکر۔

٤٥ تا ٤٦۔ مصائب وآلام کے وقت صبر وصلوٰۃ کے ذریعہ رجوع الی اللہ کے دائمی نسخہ کیمیاء اور فکر آخرت کا ذکر۔

نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ

ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی وہ تمہیں بری طرح عذاب دیا کرتے تھے تمہارے

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔

عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا پھر تمہیں تو بچالیا اور تمہارے دیکھتے دیکھتے

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ

فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا پھر

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ

اس کے بعد تم نے بچھڑا بنالیا حالانکہ تم ظالم تھے۔ پھر اس کے بعد بھی ہم نے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

تمہیں معاف کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

اور قانون فیصل دیا تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ

بے شک تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا سو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ

پھر اپنے آپ کو قتل کرو تمہارے لئے تمہارے خالق کے نزدیک یہی بہتر ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

بے شک وہی بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تیرا یقین نہیں کریں گے

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

جب تک کہ روبرو اللہ کو دیکھ نہ لیں تب تمہیں بجلی نے دیکھتے دیکھتے آ لیا۔

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا

پھر ہم نے تمہیں تمہاری موت کے بعد زندہ کر اٹھایا تاکہ تم شکر کرو۔ اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۷تا۵۲۔ عمومی انعام کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل پر بعض خاص انعامات واحسانات اور مصائب وآلام میں اُس وقت کے اہلِ حق کی نصرت کا واقعاتی ذکر۔

۵۳تا۵۹۔ بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰؑ کی تعلیمات کے برعکس سرکشی، احکامات میں ٹال مٹول اور بے جاخواہشات کے واقعات کا بیان اور نافرمانی پر خدائی عذاب اور دائمی رسوائی کا مذمتی ذکر۔

عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ
اور تم پر من اور سلویٰ اتارا جو کچھ ہم نے تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا کی ہیں

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
ان میں سے کھاؤ اور انہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہ کیا بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
اور جب ہم نے کہا اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں سے چاہو بے تکلفی سے کھاؤ

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ بخش دے تو ہم تمہارے قصور معاف کر دیں گے

خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا
اور نیکی کرنے والوں کو زیادہ بھی دیں گے۔ پھر ظالموں نے بدل ڈالا کلمہ

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ
سوائے اس کے جو انہیں کہا گیا تھا سو ہم نے ان ظالموں پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ ع ۶
آسمان سے عذاب نازل کیا۔ پھر جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
تو ہم نے کہا اپنے عصا کو پتھر پر مار سو اس سے بارہ چشمے بہہ نکلے

عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
ہر قوم نے اپنا گھاٹ پہچان لیا اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پیو

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ
اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر ہرگز

نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
صبر نہ کریں گے سو ہمارے لئے اپنے رب سے دعا مانگ کہ وہ ہمارے لئے

الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ
زمین کی پیداوار میں سے ساگ اور ککڑی گیہوں اور مسور اور پیاز پیدا کر دے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۶۰۔ حضرت موسیٰؑ کی قبولیت دعا اور عصائے موسیٰ کے ذریعہ ظہور معجزہ کا ذکر۔

۶۱۔ بنی اسرائیل پر انعامات خداوندی کی بے قدری اور فضول مطالبات کے جواب میں مخصوص شہر میں جانے اور محنت کے ذریعہ اسباب زندگی جمع کرنے کا حکم نیز خدائی احکام پر مسلسل ٹال مٹول، نافرمانی اور انبیاء کے ناحق قتل جیسے بھیانک جرائم پر خدائی گرفت اور دائمی رسوائی کا سخت لب ولہجہ سے بیان۔

قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا

فرمایا کیا تم اس چیز کو لینا چاہتے ہو جوادنیٰ ہے بدلہ اس کے جو بہتر ہے

مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

کسی شہر میں اترو بے شک جو تم مانگتے ہو تمہیں ملے گا اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈال دی گئی

وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ

اور انہوں نے غضب الٰہی کمایا یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے تھے

اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا

اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس لئے کہ نافرمان تھے اور حد سے

يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَ

بڑھ جاتے تھے جو کوئی مسلمان اور یہودی اور نصرانی

الصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ

اور صابئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو ان

أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾

کا اجران کے رب کے ہاں موجود ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تم پر کوہ طور بلند کیا۔ جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے

بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن

مضبوط پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ پھر تم اس کے بعد پھر گئے

بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ

سو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم

الْخَاسِرِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ

تباہ ہو جاتے۔ اور بے شک تمہیں وہ لوگ بھی معلوم ہیں جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن

فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ

زیادتی کی تھی پھر ہم نے ان سے کہا تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔ پھر ہم نے اس واقعہ کو اس زمانہ کے لوگوں کے لئے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۶۲۔ اُخروی کامیابی کیلئے معیار ہدایت کا بیان ایمان کے بعض بنیادی اجزاء اور اعمال صالحہ کے نتائج حسنہ کا ذکر (اسلام کی اجمالی دعوت کا ذکر)

۶۳ تا ۶۶۔ پختہ میثاق اور احکامات خداوندی کے باوجود بنی اسرائیل کی بدعہدی پر عبرتناک انجام کا ذکر۔

يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

اور ان سے پچھلوں کے لئے عبرت اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت بنا دیا۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا

کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو انہوں نے کہا کیا تو ہم سے

هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ

ہنسی کرتا ہے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ جاہلوں میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اپنے

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا

رب سے دعا کر کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہو

فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾

نہ بوڑھی اور نہ بچہ اس کے درمیان ہو پس کر ڈالو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

انہوں نے کہا ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر کہ ہمیں بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو کہا وہ فرماتا ہے

بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا

کہ وہ ایک زرد گائے ہو اس کا رنگ گہرا ہو دیکھنے والوں کو بھی اچھی معلوم ہوتی ہو۔ انہوں نے کہا ہمارے لئے اپنے

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ

رب سے دعا کر کہ ہمیں بتائے کہ وہ کس قسم کی ہے کیونکہ وہ گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے اور ہم اگر

شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ

اللہ نے چاہا تو ضرور پتہ لگالیں گے۔ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایسی گائے ہے محنت کرنے والی نہیں

تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا

جو زمین کو جوتتی ہو یا کھیتی کو پانی دیتی ہو بے عیب اس میں کوئی داغ نہیں انہوں نے کہا

الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ ع

اب تو نے ٹھیک بات بتائی پھر انہوں نے اسے ذبح کر دیا اور وہ کرنے والے تو نہیں تھے۔ اور جب

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ

تم ایک شخص کو قتل کر کے اس میں جھگڑنے لگے اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا اس چیز کو جسے تم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۶۷ تا ۷۱۔ خاص واقعہ (گائے ذبح کرنے) میں واضح حکم خداوندی کے باوجود بنی اسرائیل کی مسلسل ٹال مٹول کا ذکر۔

۷۲ تا ۷۳۔ بنی اسرائیل کے مقدمہ خاص میں احیاء موتی (مردوں کو زندہ کرنے) کے مشاہداتی معجزہ کا بیان۔

ایمان کے بنیادی اصول کی حقیقت

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۶۲)

اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ ہر دور میں کفار و مشرکین نے بنیادی طور پر دو اعتقادی نظریات کے متعلق سختی سے انکار و تردید کا راستہ اپنایا (۱) ۔عقیدۂ توحید (۲)۔ عقیدۂ معاد (آخرت)۔

جتنے بھی انبیائے حق مبعوث ہوئے انہوں نے اپنی تبلیغ حق کا آغاز عقیدہ توحید کے اثبات اور نظریہ شرک کی تردید سے کیا ۔ کفارو مشرکین نے سب سے زیادہ بحث و تمحیص اس بنیادی عقیدے پر کی ۔انکار بھی اسی کا زیادہ کیا۔ انبیاء و رسل کی مخالفت و بغاوت کی بنیادی وجہ اسی کو سمجھا جاتا ہے۔

(۲)۔ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے قائل نہ تھے ۔ ہر نبی و رسول نے ان دو اعتقادی حقائق پر حدرجہ محنت کی۔ انہیں قائل کرنے کی ممکنہ حد تک کوشش کی جس کے مقدر میں قبول حق تھا وہ ان دو بنیادی حقائق کو سمجھ کر بقیہ اعتقادی نظریات کے مجموعہ حقائق کو بھی قبول کر لیتا ۔ رسالت کی مخالفت کے پس منظر میں یہ دو اعتقادی نظریات کفار و مشرکین کی مخالفت کی بڑی وجہ کے طور پر سامنے آتے ہیں اگرچہ بعض منکرین حق نے انبیا و رسل کی تکذیب ومخالفت اس واسطے بھی کی تھی کہ وہ کسی نبی یا رسول کی اتباع کو اپنی سرداری اور بڑائی کے خلاف توہین سمجھتے تھے۔اور خاص طور پر انبیاء اور رسل کے عام پیروکاروں کے ساتھ بیٹھنا اپنے لیئے باعث عار سمجھتے تھے مگر اکثر وجہ انکار پہلی بیان کردہ حقیقت ہے۔

قرآن کریم میں بھی جابجا نظریہ شرک کی تردیداور عقیدۂ توحید کے اثبات پر زوردار دلائل اسی پس منظر میں دیئے گئے ہیں۔ اور پھر عقیدۂ آخرت کے اثبات اور وضاحت کیلئے بھی مشاہداتی اثبات کو اس انکار کی وجہ سے بار بار بیان کیا گیا ہے۔ترجمہ:۔جوکوئی مسلمان اور یہودی اور نصرانی اور صابی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو ان کا اجر ان کے رب ہاں

موجود ہے اور ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے(سورۃ البقرہ آیت نمبر ٦٢) میں جن دواعتقادی حقائق کے قبول کرنے والوں کو مؤمن (اور اعمال صالحہ) قرار دیا گیا ہے وہ اسی پس منظر میں سمجھا جائے۔ نہ یہ کہ فقط ان دو اعتقادی حقائق کے قبول پر اسکو مومن کہا جا سکتا ہے۔ بقیہ ایمانی اعتقادات ضروری نہیں، ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اس آیت مبارکہ میں عقیدہ رسالت سمیت بہت سارے اہم ایمانی حقائق بیان نہیں کئے گئے ۔تو کوئی اسی آیت کی بناپر یہ کہنا شروع کردے کہ میں اللہ پاک اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوں اور اچھے کام کرتا ہوں تو میں اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اصول کے مطابق مومن ہوں اس میں اعمال صالحہ کے بنیادی فرائض (نماز، روزہ زکوۃ،حج وغیرہ) تک ذکر نہیں کئے تو پھر کیسے اسی آیت کے ادھورے مفہوم کو معیارِ ایمان و ہدایت سمجھا جا سکتا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ عقیدہ توحید اور عقیدہ آخرت قبول کر لینے سے بقیہ اعتقادی حقائق پر ایمان لانا آسان ہو جاتا ہے۔ ورنہ مجموعی ایمانی جزئیات و تفصیلات کا قبول کرنا لازم اور ضروری ہے۔ایک انتہائی اہم سوال یہ بھی کہ آج کل ہر فرقہ کے پیروکار انفرادی یا اجتماعی طور پر یہ سوال دہراتے دکھائی دیتے ہیں کہ بنیادی ایمانی تفصیلات کوقبول کر لینے کے بعد پھر بقیہ منقسم(تقسیم شدہ) فرقوں میں کون برحق ہے۔ اس سوال پر دوطرح کے لوگ دیکھنے میں آتے ہیں۔ بعض تو سرے سے ان اختلافات کے نتیجہ میں مذہب اسلام سے ہی بیزار ہو جاتے ہیں کہ جب ہر ایک ہی اپنے آپ کوصحیح سمجھتا ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ کون سچا ہے اور کون ناحق اس لیئے سرے سے ہی سب فرقوں سے جُدا رہو۔ یوں وہ سیکولر ازم (لادینیت) کی گمراہ وادیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ دوسرے طبقہ میں متشدد ذہن کے لوگ آتے ہیں جو قرآن وسنت کے مسلمہ حقائق کو چھوڑ کر خود ساختہ دلائل بلکہ سُنے سنائے واقعات سے اپنے مسلک وموقف کو ثابت کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ اور یوں جاہل لوگوں کی اکثریت کو اپنے پیچھے لگانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔جس کا ذکر قرآن کریم میں ﴿ولکن أکثر الناس لا یعلمون، لا یفقھون، لا یعقلون﴾۔

اسی پس منظر میں فرمایا گیا ہے کہ ایسے لوگ ٹھوس علمی دلائل و حقائق کی بجائے تخمینہ وظن (گمان) پرعمل کرتے رہتے ہیں۔ اسکی بنیادی وجہ بھی علم سے دوری اور جہالت ہے۔ جہالت کی

مثال خالی برتن کی سی ہے۔ خالی برتن میں جو ڈالتے جائیں وہ بھرتا جائے گا۔ اگر انسان خالی الذہن ہو کر قرآن و سنت کی روشنی میں مطالعاتی حقیقت کے مسلمہ ذرائع (بالواسطہ تحقیق / اہل علم اساتذہ سے پڑھنے سیکھنے) کو اپنا لے تو بہت سارے سوالوں کا جواب خود بخود ملتا جاتا ہے۔ از خود مطالعہ کے ذریعے اصل حقائق تک پہنچنے کی کوشش گمراہی کا دروازہ بھی کھول سکتی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی آج تک خود مطالعہ کے ذریعے ڈاکٹر، انجینئر، مکینک وغیرہ نہیں بن سکا تو از خود مطالعہ سے قرآنی حقائق کو بغیر راہنمائی یا استاذ کے کیسے وہ گوہر مقصود حاصل کر سکتا ہے؟ بعض لوگوں پر یہ خبط سوار رہتا ہے کہ ہم اہل علم ہیں (سکول کی تعلیم و فن کو اپنی علمی معراج سمجھ کر اپنی اوقات سے آگے نکل جاتے ہیں) اور براہ راست خود قرآن کے شارح بنتے دکھائی دیتے ہیں نتیجۃً وہ گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ تفرقہ بازی کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے جس علم کی ضرورت ہے۔ پہلے وہ حاصل کیا جائے تب ہی کسی ماہر کی رائے سنی جاتی ہے۔ کسی ادھورے علم و فن والے کو کوئی اہمیت نہیں دیتا، اس پس منظر میں کچھ حقائق سے آگاہی ضروری ہے۔ مثلاً ایمان و اعتقاد کی بنیادی حقیقت کیسے سمجھی جا سکتی ہے۔ تو جانیے کہ ایمان و اعتقاد کسی سنی سنائی بات یا واقعات سے نہیں حاصل ہوتا، ایمان و اعتقاد کے ثبوت کیلئے ضروری ہے کہ اسکی بنیاد قرآن کریم کی واضح آیات یا پھر صحیح احادیث (خبر متواتر و خبر مشہور) سے ہو۔ ہر حدیث سے ایمان ثابت نہیں ہوتا کیونکہ بعض احادیث ضعیف بھی ہوتی ہیں۔ بعض خبر واحد ایسی بھی ہوتی ہیں جن سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ تاہم خبر واحد کی وہ قسم جو حد مشہور اور عملی تواتر (اجماع امت کی حد تک) اختیار کر لے وہ بھی اعتقاد میں قبول کی جاتی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔ تاریخی واقعات یا بزرگوں کے غیر معمولی واقعات سے اعتقاد (عقیدہ) ثابت نہیں ہوتا اس بنیادی نکتہ کا سمجھنا ضروری ہے۔ کوئی بھی واعظ یا مبلغ یا عالم دین جب عقیدہ بیان کر رہا ہو تو اس کے ثبوت کا پس منظر اس قاعدہ و اصول سے ہٹ کر ہوگا تو وہ قابل قبول نہ ہوگا۔ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ قرآنی قصص و واقعات مکمل صداقت پر مبنی ہیں ان کے علاوہ صحیح احادیث سے ثابت شدہ واقعات کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ لیکن کتب سابقہ کے ایسے واقعات جو اعتقادی حقائق کے منافی ہوں ان کی تصدیق نہیں کی جا سکتی۔ ایسے ہی بعض

بزرگوں کی طرف منسوب ایسے غیر معمولی واقعات سننے پڑھنے کو ملتے ہیں جو مسلمہ حقائق و اعتقادات سے ٹکڑار ہے ہوتے ہیں ان سے کبھی عقیدہ ثابت نہیں ہوسکتا۔

انبیاء و رسل علیہم السلام کے ہاتھوں جو معجزات کا ظہور ہوا وہ قرآن کریم میں منقول ہیں۔ ان پر ایمان رکھنا قرآن پر ایمان رکھنا ہے۔ اسی طرح احادیث مشہورہ میں بھی بعض تصدیقی واقعات منقول ہیں وہ بھی برحق تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اولیاء اللہ کے ہاتھوں کشف و کرامات کا صدور وظہور برحق تسلیم کیا گیا ہے۔ مگر یہ بھی علمائے حق نے وضاحت فرمادی ہے کہ معجزہ کا ظہور انبیاء و رسل علیہم السلام کے اپنے دائرہ اختیار (صوابدیدی اختیار) میں نہ تھا۔ بلکہ اللہ پاک جب چاہتے تھے ان کے ہاتھوں ظاہر کروادیتے تھے۔ یا پھر کچھ معجزاتی نشانیاں ان کو یہ کہہ کر عطا کی گئی تھیں کہ ان عطا کردہ نشانیوں کا ظہور دشمنان حق کے سامنے کرتے رہو۔ ایسے ہی کشف و کرامات کا ظہور کسی اللہ والے (نیک و صالح بزرگ) کے اپنی مرضی یا دائرہ اختیار (صوابدیدی اختیار) میں نہیں ہوتا۔ یہاں بھی کبھی کبھار کسی نیک انسان کے ہاتھوں سے خلاف عادت (خرق عادت) جب اللہ پاک چاہے کسی کرامت کا ظہور ہو جایا کرتا ہے۔ علماء ومشائخ کی ذمہ داری ہے۔ کہ عوام الناس کو حکمت کے ساتھ اعتقادی حقائق سے لازمی آگاہ کیا کریں۔ ورنہ آخرت میں یہ لا پرواہی اور کوتاہی قابل مواخذہ ہوگی۔ (أعاذنااللہ)

تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ
چھپاتے تھے۔ پھر ہم نے کہا اس مردہ پر اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو اسی طرح اللہ
الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ
مردوں کو زندہ کرے گا اور تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے
مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ
گویا کہ وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت اور بعض
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ
پتھر تو ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹ کر نکلتی ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو پھٹتے ہیں
مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
پھر ان سے پانی نکلتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ
اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ کیا تمہیں یہ امید ہے کہ یہود تمہارے کہنے پر ایمان لے آئیں گے
وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ
حالانکہ ان میں ایک ایسا گروہ بھی گزرا ہے جو اللہ کا کلام سنتا تھا پھر
مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اسے سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر بدل ڈالتا تھا۔ اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں تو کہتے ہیں
قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ
ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب وہ ایک دوسرے کے پاس علیحدہ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم انہیں وہ راز بتا دیتے ہو
بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا
جو اللہ نے تم پر کھولے ہیں تاکہ وہ اس سے تمہیں تمہارے رب کے روبرو الزام دیں کیا تم
تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا
نہیں سمجھتے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ
يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ
ظاہر کرتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے ان پڑھ ہیں جو کتاب نہیں جانتے سوائے جھوٹی آرزوؤں کے

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۷۴۔ یہود کی قساوت قلبی اور پتھروں کی تاثیری اقسام میں عجیب مشابہت کا مشاہداتی اظہار۔

۷۵۔ یہود کے متعلق تحریفِ کتاب جیسے جرم کے بعد ایمان کی توقع رکھنے پر اظہارِ حیرت۔

۷۶۔ یہود کی علمی منافقت اور کتمانِ حق کے حوالے سے چالاکی کا بیان۔

۷۷۔ یہود کی خوش فہمی پر تنبیہ کا ذکر۔

۷۸۔ یہود کی موہوم آرزوؤں کی حقیقت کا ذکر۔

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٧٨ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ
اور وہ محض اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں۔ سو افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھوں
بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ
سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ اس سے
ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
کچھ روپیہ کمائیں پھر افسوس ہے ان کے ہاتھوں کے لکھنے پر اور افسوس ہے
مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝٧٩ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً
ان کی کمائی پر۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں سوائے چند گنتی کے دنوں کے آگ نہیں چھوئے گی
قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ
کہہ دو کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ ہرگز اللہ اپنے عہد کا خلاف نہیں کرے گا
اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨٠ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً
یا تم اللہ پر وہ باتیں کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ ہاں جس نے کوئی گناہ کیا
وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗـــــَٔــتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
اور اسے اس گناہ نے گھیر لیا سو وہی دوزخی ہیں اور اس میں
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٨١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ
ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے
ع ۹ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٨٢ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ
وہی بہشتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل
بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ
وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
اور رشتہ داروں یتیموں اور محتاجوں سے اچھا سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کہنا
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ
اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا پھر سوائے چند آدمیوں کے

خلاصہ مفہوم آیات بر طابق آیت نمبر

۷۹۔ یہود کی تحریفی سرگرمیاں اور افترا بازی کی مذمت کا بیان۔

۸۰۔ اُخروی سزا کے متعلق یہود کے من گھڑت جھوٹے دعویٰ پر سخت خدائی سرزنش کا ذکر۔

۸۱ تا ۸۲۔ نیکی و بدی پر جزا وسزا کے حوالہ سے طے شدہ قانون الٰہی کا بیان

۸۳۔ یہود سے ایمان اور اعمال صالحہ کے حوالہ سے لیے گئے عہد اور انکی خلاف ورزی کا ذکر۔

وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ

تم میں سے سب منہ موڑ کر پھر گئے۔ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا

وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ

کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے لوگوں کو جلاوطن کرنا پھر تم نے اقرار کیا اور تم خود

تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ

گواہ ہو۔ پھر تم ہی وہ ہو کہ اپنے لوگوں کو قتل کرتے ہو اور ایک جماعت کو اپنے میں سے ان

فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

کے گھروں سے نکالتے ہو ان پر گناہ اور ظلم سے چڑھائی کرتے ہو

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ

اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی ہو کر آئیں تو ان کا تاوان دیتے ہو حالانکہ تم پر ان کا نکالنا بھی حرام تھا

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ

کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے حصہ کا انکار کرتے ہو پھر جو تم میں سے ایسا کرے

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ

اس کی یہی سزا ہے کہ دنیا میں ذلیل ہو اور قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

بھی سخت عذاب میں دھکیلے جائیں اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے خریدا سو ان سے

ع عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی

وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

اور اس کے بعد بھی پے درپے رسول بھیجتے رہے اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشانیاں دیں

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

اور روح القدس سے اس کی تائید کی کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ حکم لایا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۸۴۔ خون ناحق اور جلاوطنی کے حوالہ سے یہود کی خدائی احکام سے بغاوت اور عہد شکنی کا بیان۔

۸۵۔ یہود کی خطرناک روحانی مرض تفریق فی الایمان کا بیان۔ (بعض انبیاء کی تصدیق اور بعض کا انکار)۔

۸۶۔ آخرت کے مقابلہ میں دنیوی مفاد کو ترجیح دینے پر انجام بد کا تنبیہی بیان۔

۸۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نزول توراۃ جبکہ بنی اسرائیل میں یکے بعد دیگرے رسولوں کی آمد کے احسان عظیم کا ذکر اور حضرت عیسیٰؑ کو عطا کردہ معجزات اور حضرت جبرائیلؑ کی مسلسل تائید کا بیان۔ مزید یہود کی بدعملی کا پردہ چاک۔

اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ

جسے تمہارے دل نہیں چاہتے تھے تو تم اکڑ بیٹھے پھر ایک جماعت کو تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کیا۔ اور

قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف ہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب لعنت کی ہے سو بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ

جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب آئی جو تصدیق کرتی ہے اس کی جو ان کے پاس ہے اور

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

اس سے پہلے وہ کفار پر فتح مانگا کرتے تھے پھر جب ان کے پاس وہ چیز آئی جسے انہوں نے

مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ

پہچان لیا تو اس کا انکار کیا سو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ انہوں نے اپنی جانوں کو بہت ہی بری چیز کیلئے بیچ ڈالا

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ

یہ کہ اللہ کی نازل کی ہوئی چیزوں کا اس ضد میں آکر انکار کرنے لگے کہ وہ اپنے

فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ

فضل کو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کیوں نازل کر دیتا ہے سو غضب پر غضب میں آگئے

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ

اور کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے

اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ

نازل کیا ہے تو کہتے ہیں ہم تو اسی کو مانتے ہیں جو ہم پر اترا ہے اور اسے نہیں مانتے ہیں جو اس کے سوا ہے

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ

حالانکہ وہ حق ہے اور تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس ہے کہہ دو پھر تم کیوں اس سے پہلے اللہ کے نبیوں کو قتل کرتے رہے

قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ

اگر تم مومن تھے۔ اور تمہارے پاس موسیٰ صریح معجزے لے کر آیا پھر

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

تم نے اس کے بعد بچھڑے کو (خدا) بنا لیا اور تم ظالم تھے۔ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

۸۸۔ غیر معمولی احسانات کے باوجود بنی اسرائیلوں کے بھیانک جرائم اور باعث لعنت قول کا ذکر۔

۸۹۔ یہود کے قول و فعل میں تضاد اور حسد کے باعث انکار حق پر خدائی لعنت کا ذکر۔

۹۰۔ حق سمجھنے کے باوجود پیغمبر حق کا انکار اور بغاوت کے نتیجۂ بد (دوہرے عذاب) کا بیان۔

۹۱۔ قوم یہود کا جانتے بوجھتے انکار حق اور انبیاءؑ کے ناحق قتل جیسے جرم پر سوالیہ گرفت کا ذکر۔

۹۲ تا ۹۳۔ بنی اسرائیلوں کی مسلسل سرکشی، بغاوت اور بدعہدی کے باحوالہ واقعات کا ذکر۔

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ

اور تم پر کوہ طور کو اٹھایا کہ جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور سنو

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ

انہوں نے کہا ہم نے سن لیا اور مانیں گے نہیں اور ان کے دلوں میں کفر کی وجہ سے بچھڑے کی محبت رچ گئی تھی

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ

کہہ دو اگر تم ایماندار ہو تو تمہارا ایمان تمہیں بہت ہی برا حکم دے رہا ہے۔ کہہ دو اگر

كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

اللہ کے نزدیک آخرت کا گھر خصوصیت کے ساتھ سوائے اور لوگوں کے

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ

تمہارے ہی لئے ہے تو تم موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ وہ کبھی بھی اس کی ہرگز آرزو نہیں کریں گے ان گناہوں کی وجہ سے جو ان

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور آپ انہیں زندگی پر سب لوگوں سے زیادہ

معانقة ۲ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ

حریص پائیں گے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں ہر ایک ان میں سے چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار برس عمر ملے

عند المتاخرين سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اور اسے عمر کا ملنا عذاب سے بچانے والا نہیں اور اللہ دیکھتا ہے

ع ۱۱ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى

جو وہ کرتے ہیں۔ کہہ دو جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہو سو اسی نے اتارا ہے وہ قرآن اللہ کے حکم سے

قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى

آپ کے دل پر ان کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے ہیں اور ایمان والوں کے لئے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ

ہدایت اور خوشخبری ہے۔ جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل

وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ

اور میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک اللہ بھی ان کافروں کا دشمن ہے۔ اور ہم نے آپ کی طرف روشن آیتیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۴ تا ۹۵۔ قوم یہود کا جنت کے حوالہ سے دعویٰ استحقاق پر طرز خاص سے خدائی طنز کا اظہار۔

۹۶۔ یہود اور مشرکین کا مادی زندگی سے مبالغہ کی حد تک لگاؤ اور آرزو کا طنز بھرا بیان۔

۹۷۔ نزول وحی منجانب اللہ ہونے جبکہ یہود کا حضرت جبرائیلؑ سے بلاوجہ عداوت رکھنے کا ذکر۔

۹۸۔ عام وخاص فرشتوں اور رسولوں سے دشمنی رکھنا گویا اللہ تعالیٰ سے دشمنی مول لینے کا بیان۔

بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا

اتاری ہیں اور ان سے انکاری نہیں مگر فاسق۔ کیا جب کبھی انہوں نے کوئی عہد باندھا تو اسے

نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ

ان میں سے ایک جماعت نے پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور جب ان کے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ

اللہ کی طرف سے وہ رسول آیا جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو ان کے پاس ہے تو اہل

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڎ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ

کتاب کی ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ایسا پھینکا کہ گویا اسے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ

جانتے ہی نہیں۔ اور انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو شیطان سلیمان کی بادشاہت کے وقت پڑھتے تھے

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

اور سلیمان نے کفر نہیں کیا تھا لیکن شیطانوں نے ہی کفر کیا لوگوں کو جادو سکھاتے تھے

السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ

اور اس کی بھی جو شہر بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ

اور وہ کسی کو نہ سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو صرف آزمائش کے لئے ہیں تو کافر نہ بن

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا ھُمْ

پس ان سے وہ بات سیکھتے تھے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈالیں حالانکہ وہ اس سے

بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ

کسی کو اللہ کے حکم کے سوا کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور سیکھتے تھے وہ جو ان کو نقصان دیتی تھی

وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

اور نہ نفع اور یہ وہ بھی جانتے تھے کہ جس نے جادو کو خریدا اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں

خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اور وہ چیز بہت بری ہے جس کے بدلہ میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچا کاش وہ جانتے۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۹۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کے منکرین کے کافر ہونے کا ذکر۔

۱۰۰ تا ۱۰۱۔ عہد خداوندی اور کتاب اللہ سے روگردانی پر عدم ایمان کی تنبیہ کا بیان۔

۱۰۲ تا ۱۰۳۔ یہود کا اتباع حق کی بجائے شیطانی امور میں غیر معمولی دلچسپی کا ذکر اور ہاروت ماروت کے حقیقی کردار کا اجمالی تذکرہ نیز جادوگری کے ذریعہ قریبی رشتوں میں تفریق کا گھناؤنا کردار ادا کرنے کا مذمتی بیان۔

عملیات/ جادو/ مسمریزم وغیرہ کی حقیقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۲)

انسان کے مقابلہ میں جنات کی طاقت اور ان کے باطنی اثرات زیادہ قوت کے حامل ہیں۔ شیاطین انسان کی خونی رگوں، دل ودماغ تک رسائی رکھتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے اندر شیطان اس طرح دوڑتا پھرتا ہے جیسے رگوں میں خون گردش کرتا رہتا ہے (بخاری ومسلم)۔دوسری حدیث میں شیاطین کے انسانوں کے قلوب پر وساوس کے ذریعے حملہ آور ہونے کا ذکر آتا ہے(مصنف ابن ابی شیبہ) چنانچہ حدیث میں ہے کہ ''شیطان گھٹنے جمائے ہوئے آدمی پر مسلّط رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ عاجز اور ذلیل ہو کر پیچھے ہٹ جاتا ہے، آدمی غافل ہوتا ہے تو یہ وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے''(بحوالہ فضائل اعمال صفحہ نمبر ۴۳۰)۔بہر حال یہ شیاطین (بدعقیدہ ربدعمل جنات) ہی ہیں جو انسانوں کو اپنی باطنی قوت کے ذریعے(وساوس و افکار کے ذریعے) مختلف اعمالِ خبیثہ کی راہ دکھاتے ہیں۔یہ جادو ٹونے وغیرہ کی تاریخ بہت قدیم ہے حضرت موسیٰؑ کے دور میں فرعون کے دربار میں جادوگروں کا راج تھا اور فرعون حضرت موسیٰؑ کے سامنے ہمیشہ انہی کو آگے کیا کرتا تھا۔قرآن کریم میں دو فرشتوں (ہاروت اور ماروت) کا انسانی شکلوں میں نزول اسی حقائق کے اظہار کے لیے تھا کہ لوگ شیاطین کے افکار و اعمالِ خبیثہ کی اصل سچائی وحقائق سے آگاہ ہوسکیں اس حوالہ سے عقلی طور پر بھی اس کی مثال کے ذریعے توجیہ سمجھی جاسکتی ہے کہ دنیا میں ہر ایک اس سائنسی (فطری) اصول سے آگاہ ہے کہ ہر عمل کا (خواہ مثبت یا منفی) ردعمل ہوتا ہے۔آپ دونوں ہاتھوں سے تالی بجائیں تو آواز سنائی دیتی ہے، گیند کو دیوار پر جتنی زور سے ٹکرائیں گے ردعمل میں اتنی ہی شدت سے وہ واپس آئے گی۔ جتنے زور سے آپ کو کوئی ہاتھ یا دیگر چیز سے ضرب لگائے گا اتنے ہی زیادہ آپ کے جسم پر اس کے اثرات دکھائی دیں گے۔الغرض دنیا کی ساری مادی ترقی کے پیچھے

اس کلیے کا عمل دخل ہے ہر مثبت یا منفی عمل کا کوئی نہ کوئی ردعمل ضرور ہوتا ہے۔ ایسے ہی آپ انسانی گفتگو وکلام کی طرف توجہ فرمائیں کہ آپ کسی سے خوش اخلاقی کے ساتھ اچھے کلمات سے بات کرینگے تو اگلے پر اس کے مثبت اثرات پیدا ہوتے ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ آپ کے اخلاق کی تعریف کرتا ہے آپ کے اچھے رویہ پر آپ کا شکر گذار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس آپ کسی سے بداخلاقی /بدتمیزی سے بات کریں۔ برے کلمات کہیں، گالیاں دیں تو کس قدر منفی ردعمل سامنے آتا ہے، جواباً گالم گلوچ، بدزبانی حتیٰ کہ اس کے نتیجۂ بد میں قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کیوں؟ الفاظ ہی بولے گئے کوئی پتھر تو نہیں مارا گیا یا خنجر سے زخم تو نہیں لگایا گیا تھا پھر اس قدر غم وغصہ اور اس کے اتنے خطرناک نتائج کیوں؟ معلوم ہوا کہ انسان کے بولے گئے الفاظ کے اثرات و نتائج ہوتے ہیں (خواہ مثبت ہوں یا منفی) اب آیئے جو لوگ عملیات /سفلیات (جادو ٹونہ) کی طرف لگے ہوئے وہ اس پر منفی کلمات (جو بھی ہوں) کا دم کرتے ہیں (گویا کوئی منفی عمل کرتے ہیں)۔ ردعمل کے طور پر اسکے بھی اثرات و نتائج سامنے آتے ہیں ان کا انکار کرنا فطرتی حقائق کے منافی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس طرح کے عملیات /سفلیات جو دوسروں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے کیے جاتے ہیں وہ ناجائز وحرام ہیں اور اس کو کاروبار بنا کر لوگوں کی جیبوں کو صاف کرنا غلاظت کھانے کے مترادف ہے۔ تاہم ہمارا موضوع عملیات کی اصل حقیقت اور پسِ منظر سے آگہی ہے کہ اکثر عملیات کرنے والے بے دین، ہندو مشرک اور باقی بدعقیدہ افراد ہوتے ہیں۔ جن کا رہن سہن بھی قابلِ نفرت ہوتا ہے مگر ان کے تعویزات /عملیات کے نتائج سامنے آتے رہتے ہیں۔ جادو ہو، شعبدہ بازی یا مسمریزم وغیرہ یہ سب کچھ یا تو برے کلمات کے بُرے اثرات کا فطری ردعمل ہوتے ہیں یا پھر وہ لوگ عام لوگوں کی طرح ان کی قوت خیالیہ پر اثر انداز ہو کر اپنے مطلوبہ ہدف کو حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ جو ان کے اپنے مجاہدہ /ریاضت کی بناء پر تجرباتی فن کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جسے عام لوگ نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ اس کے فن سے بے خبر ہوتے ہیں۔ عوام یہ سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ

کوئی پہنچی ہوئی سرکار ہے جس کے ہاتھوں یہ غیر معمولی کام واقع ہو رہا ہے۔ ایسا ہر گز نہیں بلکہ حقیقت وہی ہے جو پہلے عرض کی جا چکی ہے۔ عوام میں اتنی جہالت ہے کہ وہ جھوٹ اور سچ میں تمیز نہیں کر سکتے اس لیے اکثر بدعقیدہ جادوگروں، شعبدہ بازوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں یوں اپنا عقیدہ اور دولت دونوں کو برباد کر بیٹھتے ہیں اور بعد میں اپنی عزت اور جان تک سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، یا درکھیے جیسے دیگر فنون اور تجربات کے لیے اسلام یا نیک ہونا شرط نہیں۔ پائلٹ، انجینئر، مکینک، ڈاکٹر اور حکیم کوئی بھی بن سکتا ہے۔ نہ مذہب شرط ہے نہ نیکی شرط۔ ایسے عملیات بھی فن و تجرباتی حقیقت ہے۔ اس کو کوئی بھی ہندو، سکھ اور بدعقیدہ بھی حاصل کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان فضول بلکہ مضر (نقصان) اعمال کی طرف اکثر بدعقیدہ لوگ راغب ہوتے ہیں۔ دیکھا دیکھی ہمارے مسلمان لوگ بلکہ اچھے بھلے پڑھے لکھے (مولوی) لوگ بھی اسے کاروبار بنا چکے ہیں۔ پھر دلیل بھی کیا غضب کی پیش کرتے ہیں کہ اگر ہم اس طرح نہ کریں گے تو لوگ بدعقیدہ و بدعمل لوگوں کی طرف جائیں گے جس کے یہ نقصانات ہونگے۔ گویا وہ یہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ تعویذات و عملیات کے نام پر ہم لوگوں کی جیبوں کو صاف نہ کریں تو خواہ مخواہ بدعقیدہ کافر و مشرک ڈاکے ماریں گے اس لیے کیوں نہ ہم یہ خود کر گزریں اور ہندو مشرک لوگوں کی بجائے ہم ہی سارے غلط کام کریں۔ استغفر اللہ۔۔۔لا حول و لا قوۃ الا باللہ، یہاں تک کہ اس عملیات کے دھندے میں اکثر عورتیں آتی ہیں، بے پردگی عام ہوتی ہے تو اگلے مفاسد اور خرابی بسیار کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں کہ پھر کیا کیا ہوتا ہے؟المیہ یہ ہے کہ اب نوجوان مولویوں نے آسان کاروبار (لگتا کچھ نہیں حرام آمدنی خوب ہوتی ہے) سمجھتے ہوئے اس میں غیر معمولی دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ اور دلائل میں نفس پرستی اور ہوس و حرص کے سوا کچھ بھی نہیں پیش کر سکتے اس فکر و عمل کی حوصلہ شکنی انتہائی ضروری ہے۔ علماء حقہ و مشائخ صالحہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ عملیات کی اصل حقیقت سے عوام کو آگاہ کیا کریں اور اس میں مصروف حضرات کو سرزنش و تنبیہ کیا کریں کہ صحابہ کرام، تابعین، ائمہ سلف اور اہل علم صلحاء میں سے کسی نے اس کو کاروبار نہیں بنایا

حالانکہ وہ کس قدر باعمل و صالح تھے اور بعض سلف نے تاثیرات کلماتِ مخصوصہ پر مستقل کتابیں مرتب کی ہیں مگر اپنے آپ کو اس گورکھ دھندے سے ہمیشہ دور رکھا۔ یہی اصل راہ اور اقتدائے برحق ہے۔ دل کے بہلانے کے لیے آپ جتنے مرضی دلائل دے لیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اور اس سے حقائق نہیں بدل سکتے بظاہر عنوان اصلاح کا ہے مگر اندرخانہ حصول دنیا کے لیے ناجائز کاروبار ہے۔ علماء وخطبا کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو اپنے بیانات کے ذریعے اذکار و ادعیہ مسنونہ بتایا کریں جن کا ذکر احادیث میں موجود ہے تاکہ لوگوں کو براہِ راست اپنے رب سے مانگنے کی عادت پڑے اور اذکار و ادعیہ مسنونہ کی برکات سے وہ مستفید ہو سکیں۔ خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے غلام بنی زریق کے ایک یہودی لبید ابن اعصم کی طرف سے جادو کیے جانے اور اسکے نتیجے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی و ذہنی اذیت پہنچنے کا ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے (بخاری، ومسلم، ودلائل النبوۃ) اور قرآن کی آخری دوسورتیں معوذتین اس کی روحانی علاج و شفا کے پسِ منظر میں نازل کی گئیں۔ بعد میں آپ کا اپنا معمول مبارک ان دوسورتوں کو از خود پڑھنے اور حضرات حسنین رضوان اللہ علیہما پر دم کر کے پھونک مارنے کا ذکر بھی صحیح احادیث میں موجود ہے (بخاری) اور امت کو بھی اسی عمل کی راہنمائی کی گئی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا

اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو البتہ اللہ کے ہاں ان کا اجر ان کیلئے بہتر تھا کاش

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا ع ۱۲

وہ جانتے۔ اے ایمان والو رَاعِنَا نہ کہو اور اُنظُرنَا کہو

وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

اور سنا کرو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اہل کتاب کے کافر اور

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ

مشرک نہیں چاہتے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی بھی اچھی بات نازل ہو

رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

اور اللہ اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا

الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ

ہے۔ ہم جو کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے

مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

برابر لاتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور تمہارے لئے اللہ کے سوا

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔــلُوْا رَسُوْلَكُمْ

نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرو

كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے سوال کئے گئے تھے اور جو کوئی ایمان کے عوض کفر کو بدل لے

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

سو وہ سیدھے راستے سے گمراہ ہوا۔ اکثر اہل کتاب تو اپنے حسد سے حق ظاہر ہونے کے بعد بھی

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ

یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے تمہیں ایمان لانے کے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۰۴۔امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اہل ایمان کو آداب خطاب کی نصیحت کا ذکر (اور یہود کی اخلاقی پستی کا بیان)۔

۱۰۵۔قوم یہود کے خاندان بنو اسماعیلؑ میں خاتم الانبیاءؐ کو انتقالِ نبوت پر انکے بدترین اظہارِ حسد اور جوابِ حسد کا ذکر۔

۱۰۶۔یہود کے نسخ آیات کے حوالہ سے بے جا اعتراض کا حکیمانہ اسلوب سے جواب۔

۱۰۷۔آسمان وزمین پر خدائی بادشاہت اور حقیقی قدرت کا بیان۔

۱۰۸۔قوم موسیٰ کیطرح بے جا سوالات سے اجتناب کرنے اور گمراہی سے حفاظت کیلئے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے کا ذکر۔

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ

بعد پھر کفر کی طرف لوٹا کر لے جائیں سو معاف کرو اور درگزر کرو جب تک کہ اللہ اپنا

الربع بِاَمْرِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

حکم بھیجے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور نماز قائم کرو اور

اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۗ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ

زکوٰۃ دو اور جو کچھ نیکی سے اپنے واسطے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں

اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ

پاؤ گے بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ سوائے یہود یا

اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۗ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

نصاریٰ کے اور کوئی جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا یہ ان کے ڈھکوسلے ہیں کہہ دو اپنی دلیل لاؤ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ

اگر تم سچے ہو۔ ہاں جس نے اپنا منہ اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ

مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

نیکوکار بھی ہو تو اس کیلئے اس کا بدلہ اس کے رب کے ہاں ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

ع ۱۳ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَىْءٍ ۠ وَّ

غمگین ہونگے۔ اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ ٹھیک راہ پر نہیں

قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَىْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ

اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود راہ حق پر نہیں حالانکہ وہ سب کتاب پڑھتے ہیں

الْكِتٰبَ ۗ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ

ایسی ہی باتیں وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو بے علم ہیں پھر اللہ

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

قیامت کے دن ان باتوں کا کہ جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں خود فیصلہ کرے گا۔ اور

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے کی ممانعت کر دی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۰۹۔ مرض حسد میں غرق یہود کی مسلمانوں کو پھر سے کفر کیطرف لوٹانے کی آرزو کا ذکر اور جواب میں فی الحال عفو درگزر کی پالیسی اپنانے کا بیان۔

۱۱۰۔ ایمان پر قائم رہنے کے ذرائع میں نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے اہتمام اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین اجر کا اظہار۔

۱۱۱۔ یہود و نصاریٰ کو تمام تر سرکشی کے باوجود جنت کی ٹھیکیداری کے باطل دعوے اور تمنا پر دلیل لانے کا ذکر۔

۱۱۲۔ یہود و نصاریٰ کے باطل دعویٰ کے جواب میں عنداللہ مقبولیت اور اجر حاصل کرنے کیلئے خدائی قانون کا اعلان۔

۱۱۳۔ باہمی حسد کی وجہ سے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا ایک دوسرے کو باطل قرار دینے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں جاہلیت کا سرٹیفکیٹ دینے اور روز قیامت انکی اختلافی حقیقت پر فیصلے کے اعلان کا بیان۔

وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ

اوران کے ویران کرنے کی کوشش کی ایسے لوگوں کا حق نہیں کہ ان میں داخل ہوں

اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

اور مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے سو تم جدھر بھی رُخ کرو ادھر ہی

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

اللہ کا رُخ ہے بے شک اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے حالانکہ وہ پاک ہے

بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾ بَدِيْعُ

بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جب کوئی چیز کرنا چاہتا ہے تو یہی کہہ دیتا ہے کہ ہوجا

فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ

سو وہ ہوجاتی ہے۔ اور بے علم کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی

اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ

ان سے پہلے لوگ بھی ایسی ہی باتیں کہہ چکے ہیں ان کے دل ایک

قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

جیسے ہیں یقین کرنے والوں کے لئے تو ہم نشانیاں بیان کر چکے ہیں۔ بے شک ہم نے تمہیں سچائی کے ساتھ

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ

بھیجا ہے خوشخبری سنانے کے لئے اور ڈرانے کے لئے اور تم سے دوزخیوں سے متعلق باز پرس نہ ہوگی۔ اور تم سے

تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ

یہودی اور نصاریٰ ہرگز راضی نہ ہونگے جب تک کہ تم ان کے دین کی پیروی نہیں کروگے کہہ دو

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ

بے شک ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے اور اگر تم نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی اس کے بعد

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۱۴۔ مساجد سے روکنے اور ویرانی کی باطل پالیسی اپنانے والے باطل گروہوں کیلئے دنیا وآخرت میں عبرتناک انجام کا ذکر۔

۱۱۵۔ یہود ونصاریٰ کے قبلہ کے حوالہ سے باہمی دعویٰ حقانیت کے جواب میں اصل اطاعت وفرمانبرداری کی حقیقت کا بیان۔

۱۱۶ تا ۱۱۷۔ یہود و نصاریٰ کے اولاد باری تعالیٰ کے حوالہ سے باطل دعویٰ کی پرزور تردید اور ذات باری تعالیٰ کی حقیقی ملکیت اور قدرت کاملہ کا بیان۔

۱۱۸۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا بلاواسطہ اللہ پاک سے ہمکلام ہونے یا نشانی بھیجنے کی فضول خواہش کا مذمتی ذکر۔

۱۱۹۔ کفار کے قبول حق سے انکار پر امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے اور القابات حسنہ سے نوازنے کا بیان۔

۱۲۰۔ اہل حق کیلئے دائمی تنبیہ ونصیحت اور راہ ہدایت پر استقامت کا بیان (کبھی بھی اہل حق باطل قوتوں کی کسی طرح پیروی کی راہ مت اختیار کریں ورنہ نصرتِ خداوندی سے محروم رہیں گے)۔

الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ وقف منزل

جو تمہارے پاس علم آچکا تو تمہارے لئے اللہ کے ہاں کوئی دوست اور کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے وہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں

بِهِ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٢١﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ع ۱۴

اور جو اس سے انکار کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

میرے احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور بے شک میں نے تمہیں سارے جہان پر بزرگی

الْعَالَمِينَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ

دی تھی۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی بھی کسی کے کام نہ آئے گا اور نہ اس سے بدلہ

مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذِ ابْتَلَىٰ

قبول کیا جائے گا اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی اور نہ وہ مدد دیے جائیں گے۔ اور جب

إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ

ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا فرمایا بے شک میں تمہیں سب لوگوں کا پیشوا بنادوں گا

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ﴿١٢٤﴾ وَإِذْ

کہا اور میری اولاد میں سے بھی فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ اور جب

جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ

ہم نے کعبہ لوگوں کے لئے عبادت گاہ اور امن کی جگہ بنایا (اور فرمایا) مقام

إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا

ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف

بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿١٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ

کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھو۔ اور جب

إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ

ابراہیم نے کہا اے میرے رب اسے امن کا شہر بنادے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۲۱۔ راہ ہدایت کو قبول کر کے کتاب اللہ کو سینے سے لگانے والے خوش نصیبوں کیلئے خداوند کی طرف سے ایمانی ایوارڈ کا بیان (پکے مومن ہونے کی خوشخبری) جبکہ منکرین حق کیلئے دائمی خسارے کا اعلان۔

۱۲۲ تا ۱۲۳۔ خدائی احسانات کو بھلا دینے والی قوم کو پھر سے انعامات الٰہیہ اور خوف آخرت کی یاددہانی کا ذکر۔

۱۲۴۔ حضرت ابراہیمؑ کی نسبت پر فخر کرنے والے یہود ونصاریٰ کو حضرت ابراہیمؑ کی آزمائشوں پر ثابت قدمی اور ان سے کئے گئے مشروط خدائی وعدوں کی یاد دہانی کا ذکر۔

۱۲۵۔ بانی کعبہ حضرت ابراہیمؑ کے تذکرے کے بعد فضیلتِ خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کا ذکرِ خاص۔ خانہ کعبہ کی ظاہری باطنی پاکیزگی کے حوالے سے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ کو کی گئی خدائی تاکیدی نصیحت کا بیان۔

نظریاتی وتہذیبی اختلاف کے فکری نتائج

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۰)

ہمیشہ کی طرح آج بھی باطل قوتوں کے نظریاتی و عملی تضاد(بلکہ دوغلے پن) کا سامنا امتِ مسلمہ کو درپیش ہے، اُن گمراہ فکر لوگوں کا الزام ہے کہ اسلام میں انتہا پسندانہ سوچ کا غلبہ ہے۔ وہ نظریات کے ساتھ تہذیبوں کے تصادم کی بات کرتا ہے اسی لیے دنیا میں تہذیبی تصادم و ٹکراؤ کے حوالہ سے آزاد فکر باطل میڈیا پوری قوت سے اس پروپیگنڈے کو عام کرنے میں تیزی سے مصروف العمل چلا آ رہا ہے (اور رہے گا)۔ اس پروپیگنڈا کے فکری حقائق کا ادراک اوراس کے حقیقت آمیز فکری تجزیہ کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ نئی نسل کو اسلام کے نظریاتی حقائق کی روشنی میں اُسکی اصل فکری اساس کا درست طور پر شعور حاصل ہو سکے۔ کیاہر وہ پروپیگنڈا جس کی اشاعت کے پیچھے باطل قوتوں کے نمائندہ میڈیا کا ہاتھ ہو۔ اس کو ہم باطل الفکر قرار دے کر لمبی تان کر سو جائیں؟ یا پھر نظریاتی پسپائی کو قبول کر لیں؟ دونوں طرح کی رائے محلِ نظر ہی نہیں بلکہ مزاحمتی فکر کی متقاضی ہیں۔ یاد رکھیے اسلام دینِ برحق ہے تو اس کے عقائد ونظریات سمیت ہر زاویۂ فکر سے تہذیب و اعمال ایک مستقل نظام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام نے کسی مقام پر بھی اپنی شناخت کو چھپایا نہیں۔ بلکہ واضح فکر ونظر سے اپنی فکری وتہذیبی نظریات کو الگ تشخص کی صورت میں متعارف کروایا ہے۔ جب اسلام اپنے بالمقابل کے تمام نظریات و عقائد کو مسترد کرتا ہے تو وہ ان باطل نظامہائے زندگی یا طرزِ معاشرہ اور مختلف تہذیبوں کو بھلا اپنی تہذیب کیسے قرار دے سکتا ہے؟ اسلام نے فکر ونظر اور تہذیب کے حوالہ سے دوسرے باطل مذاہب کے مقابلہ میں کبھی معذرت خواہانہ روّیہ اختیار نہیں کیا۔ قرآن مقدس میں جا بجا باطل عقائد کی نفی اور اُن کے فکری نتائج کو کھل کر موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ کیا قرآن کریم میں اپنے دور کے بڑے بڑے مذاہب یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے افکارِ فاسدہ پر کھل کر تنقید موجود نہیں؟ کیا ان کو اسلام کے برحق مذہب کی دعوت نہیں دی گئی؟ اگر وہ صحیح الفکر تھے تو تنقید کیسی؟ اور دعوتِ حق کا کیا مفہوم؟ ایک مسلمان کا جب ایمان ہے کہ اسلام ہی اب آخری سچا

مذہب ہے اور اس کی نظریاتی و تہذیبی تعلیمات ہی پوری انسانیت کیلئے دُنیوی و اُخروی فلاح کا باعث ہیں تو پھر تہذیبوں کے مابین صلح یا اشتراک کا عنوان کیسا ؟ نظریات کا تصادم ہی تہذیبوں کے تصادم کا سبب بنا چلا آرہا ہے۔ زندگی کے ہر زاویۂ فکر میں اسلام کے نظریات دیگر باطل مذاہب کے بالمقابل الگ طور پر اپنی تہذیبی شناخت رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر ساتھ ہی وسعتِ ظرفی کی خود ساختہ تشریح پر لبرل ازم کے عنوان سے اصرار کرتے ہیں۔ عجیب فکری تضاد ہے کہ ایک طرف اسلام کے خلاف نظریاتی پروپیگنڈا پورے زور سے کیا جاتا ہے اور اس کے ٹھوس نظریات کو تنگ نظری کے باطل عنوان سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ دوسری طرف نئی نسل (نوجوانوں) کو تہذیبی آزاد فکری کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ کوئی اس فکری تضاد کے حامل گروہوں سے سوال کرے کہ اسلام کیسا مذہب ہے؟ اس کی تعلیمات کیسی ہیں؟ اُس کی تہذیب کن حقائق کی آئینہ دار ہے ؟اس کی تشریح کا حق مسلمان مُفکرین کو ہے ۔آپ کو اگر اسلام کے نظریات و تہذیب سے اختلاف ہے تو بھلے آپ اپنے فکر سے اُس کا اظہار کریں۔ مگر اسلام کسی باطل مذہب انسان کو اس کی تہذیبی نمائندگی یا ترجمانی کا حق نہیں دیتا۔ ہم نظریاتی افکار کے اختلاف کے نتیجہ میں تہذیبی اختلاف کو تسلیم کرتے ہیں اور جیسے باطل نظریات میں کسی کا اشتراک قبول نہیں کرتے ایسے ہی تہذیبی اشتراک بھی قبول نہیں کرتے۔ اپنے مسلمہ عقائد کی طرح تہذیبی حقائق کی حفاظت بھی مسلمانوں کا اہم دینی و اخلاقی فریضہ ہے۔ جس سے روگردانی یا غفلت و انحراف سخت ترین نظریاتی گناہ ہے۔ اور اس پر آخرت میں باز پرس ہوگی۔ واضح رہے کہ انسانی مزاج و افکار میں ہزار سنجیدگی کے باوجود بے اعتدالی، یا افراط و تفریط ہوسکتی ہے۔ لیکن کلامِ الٰہی میں (معاذ اللہ) اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں جذباتی پن (استغفر اللہ) ہرگز نہیں۔ کیا آپ نے کلامِ الٰہی میں کبھی غور کیا ؟ کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے ،ترجمہ:’’اے ایمان والو! مت دوست بناؤ یہود و نصاریٰ کو وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں سے ہے بلاشبہ اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو‘‘ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۱)۔ آپ کیا کہیں گے کہ معاذ اللہ یہ حکمِ الٰہی انتہا پسندی ہے ؟نہیں یہ انتہا پسندی نہیں حقیقت پسندی ہے کہ متضاد نظریات کے باطل گروہ

جب حق قبول کرنے کے روادار نہیں تو حق کیونکر باطل قوتوں کے آگے دوستی کا ہاتھ بڑھائے؟ ممکن ہے کہ آپ ﷺ کے دور کے بعض صلح پسند مسلمانوں کے خیال میں اسی طرح کا کوئی فکری اجتہاد پیشِ نظر تھا کہ ان بڑے مذاہب کے لوگوں کو مذہبِ حق کے قریب لانے کے لیے کوئی درمیانی راہ اپنائی جائے تو شاید کچھ انتہا پسندی کی برف پگھلانے میں آسانی ہو جائے۔ تاہم خالقِ کائنات نے کسی ایسے نظریہ کو مسترد کرتے ہوئے باطل الفکر (یہود و نصاریٰ) کے بغضِ باطن کو ہمیشہ کے لیے طشتِ ازبام کرتے ہوئے پالیسی بیان جاری فرما دیا، ترجمہ: ''اور ہرگز راضی نہ ہوں گے آپ ﷺ سے یہود اور نہ نصاریٰ جب تک آپ ﷺ تابع نہ ہوں ان کے دین کے، آپ ﷺ فرما دیں حقیقت میں ہدایت کا وہی راستہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے، اور اگر تابعداری کریں گے ان کی خواہشوں کی بعد اس علم کے جو آپ کو پہنچا تو تیرا کوئی اللہ کے ہاں دوست اور کوئی مددگار نہیں ہوگا'' (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۰)۔ قرآنی نظریات، حقائق و تعلیمات کے عملی ترجمان حضرات خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کی عملی زندگیاں اسی مذکورہ حقیقت کی آئینہ دار تھیں۔ اور اسلام کے نظریہ وفکر کے عملی ترجمان مفسرین، محدثین اور فقہائے کرام ہمیشہ سے اسی فکری اساس کی حفاظت کے لیے (پوری ذمہ داری سے) پہرہ داری کا فریضہ بلاخوف وخطر سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ جب تک حق زندہ ہے۔ اسی اعتقادی نظریہ کی حفاظت ہر دور کے مسلمانوں کی دینی ذمہ داری رہے گی کہ وہ حالات کے کسی بھی جبر کو خاطر میں لائے بغیر صداقت کے علم کو اپنے نظریاتی زورِ بازو اور ایمانی حرارت کے پسِ منظر کے ساتھ لہراتے رہیں۔ دنیا میں پہلی اقوام اپنی انفرادی یا اجتماعی تہذیبی روایات پر عمل کرنا باعثِ فخر سمجھتی ہیں اور اپنی ان معاشرتی روایات (خواہ وہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں) پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتیں اور اقوامِ متحدہ قوموں کے حوالے سے انکی تہذیبی روایات پر عمل کو اُن اقوام کا حق قرار دیتا ہے۔ اسلام کی مقدس تہذیبی روایات عقائدِ برحق کی طرح قابلِ تعظیم ہیں۔ اسلام اس حوالے سے اعلیٰ اخلاقی اقدار تہذیبی روایات کو اپنے مذہبی شعار کے پسِ منظر سے دیکھتا ہے۔ اسلام اپنی اقدار کی طرف ترغیبی دعوت تو دیتا ہے۔ مگر انہیں کسی پر جبراً مُسلط نہیں کرتا نہ ہی یہ حق کسی بھی قوم کو دیتا ہے کہ وہ اپنی تہذیبی روایات کو اسلام کے پاکیزہ فطرت تہذیب کے

ساتھ اشتراک یا اسپر جبری تسلط کے کسی عنوان کو پیش کرنے کی جسارت کرے۔ اگر کسی قوم کو اپنی اخلاق باختہ ننگی طرزِ حیات کو روشنی کی تہذیب قرار دینے پر شرم نہیں آتی تو اسلام ایسی حیا سوز نظامِ زندگی کے ساتھ سمجھوتہ یا اشتراک کیسے برداشت کرسکتا ہے۔ اسلام سراپا شرم و حیا نظامِ معاشرت ہے جو کسی بھی دوسرے نظام کے ساتھ اشتراک قبول نہیں کرتا۔ دنیا میں شیطانی تہذیب (جو اخلاق باختہ طرز معاشرہ کا قبیح عنوان ہے) کا موازنہ رحمانی اخلاقیاتی حسین تہذیبی روایات کے ساتھ کرتے ہوئے عقل و دماغ سراپا احتجاج نظر آنے لگتا ہے کہ بھلا تاریکی اور روشنی کا موازنہ کب سے روا ہوا؟ کسی تہذیبی عمارت کی خشتِ اول ہی فحاشی و عریانی اور بے ضمیری و اخلاق باختی سے اُٹھائی جائے تو اس کا موازنہ عقائدِ حق، سراپا شرم وحیا اخلاقِ حسنہ اور پردہ داری سے کیسے کیا جاسکتا ہے؟ کونسا وہ پیمانہ ہے جو رات اور دن کے متضاد حقائق کو بدل کر رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسلام جس صداقت کا علمبردار ہے وہ جھوٹ کو اعلانیہ جھوٹ اور سچ کو اعلانیہ و برملا سچ کہنے کا روادار ہے۔ اسلام میں منافقت نہیں۔ وہ شیطانی افکار و نظریات کا مذمتی تعاقب کرتا ہے۔ بھلا وہ کیسے سچائی اور عدل و انصاف پر مبنی حسنِ معاشرہ کی تہذیب سے دستبردار ہو کر رات کی ظلمت اور تاریکی سے سمجھوتہ کرلے۔ اس لیے نظریات کے تصادم میں تہذیبی تصادم بھی چلتا رہے گا۔ جس دن یہ تصادم ختم ہو گیا۔ اس سے اگلے دن دنیا کے ناحق وجود کو ختم کر دیا جائے گا۔ یہ فیصلہ روز اول سے طے ہو چکا ہے۔ جس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

١٢٦۔ بنائے کعبہ کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی التجاء و تاریخی دعا اور جواب دعا کا ذکر۔

١٢٧ تا ١٢٨۔ حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ کی مخلصانہ دعاؤں کا تسلسل جاری۔

١٢٩۔ حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ کی اس منفرد اور تاریخی تمنا اور دعا کا ذکر (جس کی قبولیت کے نتیجہ میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا)

١٣٠۔ ملت ابراہیمؑ سے منحرفین (یہود ونصاریٰ) کو سخت عنوان سے تنبیہ کا ذکر اور حضرت ابراہیمؑ کی دنیوی و اُخروی عظمت شان کا بیان۔

١٣١۔ حضرت ابراہیمؑ کے مقام تسلیم و رضا کا بیان۔

١٣٢۔ یہود ونصاریٰ کے دعویٰ کے برعکس حضرت ابراہیمؑ و حضرت یعقوبؑ کی حقیقی وصیت کا ذکر۔

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

جوکوئی ان میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے فرمایا اور جو کافر ہوگا سواسے

قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٢٦﴾ وَ

بھی تھوڑا سا فائدہ پہنچاؤں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب میں دھکیل دوں گا اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ اور

اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اے ہمارے رب ہم سے قبول

مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ

کر بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنادے

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ

اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبردار بنا ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتادے اور ہماری توبہ

عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ

قبول فرما بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اے ہمارے رب اور ان میں ایک رسول انہی میں سے بھیج

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب اور دانائی سکھائے

ع ٨ ١٥ ١٥ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ

اور انہیں پاک کرے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ اور کون ہے جو ملت ابراہیمی سے روگردانی کرے

اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ

سوائے اس کے جو خود ہی احمق ہو اور ہم نے تو اسے دنیا میں بھی بزرگی دی تھی

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ

اور بے شک وہ آخرت میں بھی اچھے لوگوں میں سے ہوگا۔ جب اسے اس کے رب نے کہا کہ فرمانبردار ہو جا

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ

تو کہا میں جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوں۔ اور اسی بات کی ابراہیم

وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ

اور یعقوب نے بھی اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے تمہارے لئے یہ دین چن لیا ہے سو تم ہرگز نہ مرنا مگر

إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ

درانحالیکہ تم مسلمان ہو۔ کیا تم حاضر تھے جب یعقوب

ٱلْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنۢ بَعْدِى قَالُوا۟ نَعْبُدُ

کو موت آئی تب اس نے اپنے بیٹوں سے کہا تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ انہوں نے کہا

إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ ءَابَآئِكَ إِبْرَٰهِۦمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ إِلَٰهًا

ہم آپ کے اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے

وَٰحِدًا وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا

جو ایک معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔ یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی ان کے لئے ان کے اعمال ہیں

كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾ وَ

اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں اور تم سے نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ اور

قَالُوا۟ كُونُوا۟ هُودًا أَوْ نَصَٰرَىٰ تَهْتَدُوا۟ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَٰهِۦمَ

کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تا کہ ہدایت پاؤ کہہ دو بلکہ ہم تو ملت ابراہیمی پر رہیں گے

حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾ قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ

جو مُوحِّد تھا اور مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ کہہ دو ہم اللّٰہ پر ایمان لائے اور اس پر

أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِۦمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ

جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب

وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِىَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن

اور اس کی اولاد پر اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو دوسرے نبیوں کو

رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾

ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہم کسی ایک میں ان میں سے فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

فَإِنْ ءَامَنُوا۟ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا

پس اگر وہ بھی ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو وہ بھی ہدایت پا گئے اور اگر وہ نہ مانیں تو

هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾

وہی ضد میں پڑے ہوئے ہیں سو تمہیں ان سے اللّٰہ کافی ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۳۳۔ بنیادی عقیدہ توحید کے حوالہ سے اولاد حضرت یعقوبؑ کے اعترافی بیان کا ذکر۔

۱۳۴۔ اُخروی مواخذہ کے حوالہ سے قانون خداوندی کا بیان۔

۱۳۵۔ یہود ونصاریٰ اور مشرکین کے دعویٰ ملت کے برعکس حضرت ابراہیمؑ کے حقیقی اعتقاد کی تقلید کا بیان۔

۱۳۶۔ صرف نسبتی فرقوں پر قائم رہنے کی بجائے مذکورہ انبیاء پر نازل شدہ احکام پر ایمان لانے اور ایمان کی کل حقیقت کو تسلیم کرنے کا بیان۔

۱۳۷۔ صحابہ کرام کو معیار ایمان سمجھنے کا پیغام حق جبکہ تسلیم نہ کرنے والوں کی بدبختی کا ذکر، دشمنان دین کی عداوت پر سمیع وبصیر ذات کیطرف سے امام الانبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی براہ راست حفاظت کا اعلان۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اللہ کا رنگ اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ

کہہ دو کیا تم ہم سے اللہ کی نسبت جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا رب ہے اور ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں

لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ

اور تمہارے لئے تمہارے عمل اور ہم تو خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ یا تم کہتے ہو کہ

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ

یہودی یا نصرانی تھے کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور اس سے بڑھ کر کون

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

ظالم ہے جو گواہی چھپائے جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بے خبر نہیں اس سے جو تم

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

کرتے ہو۔ وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی ان کے لئے ان کے عمل ہیں

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶

اور تمہارے لئے تمہارے عمل اور تم سے ان کے اعمال کی نسبت نہیں پوچھا جائے گا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۳۸۔ یہود ونصاریٰ کی دعوت کے برعکس صبغۃ اللہ (توحید اور دین کی حقیقی تعلیمات کا رنگ) اپنانے کا ذکر۔

۱۳۹۔ فضول حجت بازی کی بجائے (یہود ونصاریٰ سمیت سب کو) حقیقت توحید اور اخلاص فی العبادات اپنانے کا بیان۔

۱۴۰۔ یہود ونصاریٰ کے باطل دعویٰ کی تردید اور انکے کتمان حق جیسے ظالمانہ اقدام کی مذمت کا بیان۔

۱۴۱۔ اُخروی مواخذہ کے متعلق قانون الٰہی کی دوبارہ یاددہانی کا ذکر۔

اسلام میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت وعظمت

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۷)

فرمان باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ بے شک دین اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۹)۔ دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے ترجمہ:۔ اور جوکوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۵)۔ تیسرے مقام پر دین کی جامعیت واکملیت اور حتمی اتمامِ حجت کے حوالہ سے فرمان باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کرچکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کردیا اور میں نے تمہارے واسطے اسلام کو ہی بطور دین پسند کیا ہے (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳)۔

تینوں آیات کا حاصل بڑا واضح ہے کہ اب تا قیامت دینِ حنیف، اسلام ہی آخری مذہبِ برحق رہیگا۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب وحی الٰہی کا نمائندہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور یہ کہ دین متین کی اس حقیقت پر ایمان لانا ہوگا کہ یہ ہر لحاظ سے جامع مانع و اکمل آفاقی وعالمگیر نظامِ الٰہی ہے۔ جسکو منجانب الٰہی حتمی طور پر منتخب دینِ برحق کی حیثیت حاصل ہوچکی ہے۔ اور ساری انسانیت کیلئے ہدایت ونجات پر مبنی یہ آخری خدائی جامع ہدایت نامہ ہے جسکو قبول کر کے ساری انسانیت رحمت الٰہیہ کی مستحق قرار پاسکتی ہے۔ اسکو قبول کئے بغیر اب کوئی (دوسرا) چارہ کار نہیں۔ اس حدتک اجمالی حقیقت کا شعور کم ازکم ہر مسلمان کو ہونا ضروری ہے۔ تاہم قرآن کریم کی جامع حقیقت ہر مسلمان پر واضح نہیں۔ ہر مسلمان اسکو برحق آخری خدائی کتاب تسلیم کرتا ہے۔ لیکن اسکی آفاقیت اور جامعیت سے اتنا باخبر نہیں (جتنا اسکو ہونا چاہیے) ظاہر ہے کتاب اللہ کے جامع مفہوم سے شعوری آگہی (اپنے لوازمات سمیت) ہر ایک کے بس میں بھی نہیں۔ اور قرآن کریم کے مضامین کی توضیح وتشریح سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ممکن نہیں۔ چونکہ قرآن وسنت کی مجموعی تشریعی حیثیت محتاج بیان ہے۔ لہٰذا ہر دور میں اہل حق صاحب علم حضرات نے اس کی اہمیت وعظمت کو اجاگر کرنے کیلئے علمی طرزِ بیان سے ہمیشہ اس کو موضوعِ بحث رکھا ہے (اور ایسا کرنا

ضروری ہے) اس پس منظر میں کوشش ہے کہ عام فہم انداز سے (مختصراً) اسکو اپنے جیسے طالب علموں کے سامنے مقتضائے وقت کے اسلوب بیان وزبان کو پیش نظر رکھتے ہوئے واضح کیا جائے۔ زیر نظر مضمون میں سنت کی تعریف، سنت وبدعت کے مابین فرق علمی مواد سے جائزہ لینا مقصود نہیں، بلکہ دین حنیف میں اس کی حیثیت واہمیت کو واضح کرنے کیلئے اسے عام فہم اور سادہ طرز بیان سے پیش نظر رکھنا ہے۔ اس کیلئے بنیادی طور پر اس حقیقت سے آگہی ضروری ہے کہ قرآن مقدس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری جامع ہدایت نامہ ہے۔ اسمیں ہر پہلو کے اعتبار سے راہنما اصول و ہدایات ماخذ ومتن کے درجہ میں سمجھے جاسکتے ہیں۔ اسکی قولی توضیح وتشریح اور عملی تفسیر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی سے لی گئی ہے اسکے بغیر قرآن کریم کو سمجھنا اور سمجھانے کی کوشش دوسری کوئی راہ امت کے دانشوران علم میں منقول نہیں۔ لغوی، ادبی، اصولِ فصاحت کے لحاظ سے اسکی علمی تشریحات میں لسان عرب کے ماہرین کے اقوال لینا ایک ضروری امر ہے جو ائمہ لغت وادب سے نقل کئے جاتے ہیں۔ صرفی ونحوی قواعد اور دیگر فنونِ علم وغیرہ سب ضمنی ضروریات ہیں تاہم اصل حقیقت جس پر امت کا عملاً نظریاتی اجماع واتفاق چلا آرہا ہے وہ یہی ہے کہ قرآن کریم کی تشریح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی سے ممکن ہے اسکے بغیر خود ساختہ فکر یا محض اپنی رائے سے اسکی تفسیر وتشریح گمراہ فکری ہے جسکے متعلق خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وعید جاری فرمائی کہ جو اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کہے تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے (ترمذی)

باقی جو تفسیر وتشریح مفسرین یا محدثین سے (تفسیر کے باب میں) منقول ہے وہ اسکی علمی تعبیرات ہیں جو انہوں نے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سمجھی ہیں۔ اور انکو مزین کرکے نقل فرمایا ہے۔ اب ہمیں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سمجھنا ہے کہ آیا فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال وافعال پر ہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اطلاق ہوتا ہے یا اس حوالہ سے خلفائے راشدین اور علم وبصیرت میں فائق سمجھے جانے والے کبار صحابہ کرامؓ سے منقول علمی وعملی توضیحات پر بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اطلاق ہوتا ہے یہی مرکزی نکتہ ہے جس کی وضاحت سے کئی علمی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ اہلسنت والجماعت خلفائے راشدین کے قول وعمل کو سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

مانند سمجھتے ہیں۔اور آپ ﷺ کی طرح خلفائے راشدین اور صحابہ کرام واہلبیتؓ کے اجماع کو عین سنت رسول اللہ ﷺ قرار دے کر واجب الاتباع سمجھتے ہیں اس کی بنیاد خود رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔حضرت عرباض بن ساریہؓ راوی ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر بیٹھ گئے اور ہمیں نہایت مؤثر انداز میں نصیحت کی کہ ہماری آنکھوں سے آنسوں جاری ہوگئے اور دلوں میں خوف پیدا ہوگیا ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! (ایسا معلوم ہوتا ہے) کہ گویا نصیحت کرنے والے کی (آخری نصیحت ہے) لہٰذا ہمیں وصیت فرما دیجئے۔آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرتے رہو اور تم کو مسلمان سردار کے سننے اور بجالانے کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ (وہ سردار) حبشی غلام ہو تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ اختلاف بھی دیکھے گا ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ میرے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدینؓ کے طریقہ کو لازم جانو اور اسی طریقے پر بھروسہ رکھو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رکھو اور تم (دین میں) نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو اسی لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (احمد وابوداؤد وترمذی)۔یہاں یہ امر انتہائی توجہ (وقابل ملاحظہ) ہے کہ اتنے بڑے محدثین یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اسی اعتقادی حقیقت کو پیش نظر رکھے ہوئے تھے کہ خلفائے راشدین کی سنت کی اتباع بدعت نہیں بلکہ خود سنت رسول اللہ ﷺ کا عکس ہے۔(جوکہ خود حدیث کے الفاظ سے ثابت ہے) سنت اور بدعت کی حقیقت کو اگر خود محدثین نہیں سمجھ سکے تو پھر ان سے زیادہ فہم وبصیرت کے حامل اب کونسے لوگ ہوسکتے ہیں؟ قرآن و حدیث یا قرآن وسنت ہی کو فقط استدلالی حقیقت سمجھے اور اسکے بغیر علمی وضاحتوں کو مسترد کرنیوالے حضرات کیلئے یہ مذکورہ نقطہ نظر انتہائی قابلِ توجہ ہے کیونکہ قرآن کے بعد حدیث رسول اللہ ﷺ کو دلیل کے طور پر قبول کرنے کو ہی اپنا طرۂ امتیاز قرار دیتے ہیں۔تو جن محدثین نے **علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین** (شرح معانی الآثار) نقل فرمائی ہے وہ تو خلفائے راشدین کی اتباع کو سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع قرار دے رہے ہیں۔پھر اس فکر سے انحراف یا تاویل کی کونسی راہ باقی رہ جاتی ہے؟ تمام ائمہ فقہاء (ائمہ اربعہ رحمہم اللہ سمیت جملہ اصحاب

بصیرت) کا اس حقیقت پر اجماع ہے کہ خلفائے راشدین اور اجماع صحابہؓ پر مبنی قول وعمل سنت رسول اللہ ﷺ کی عملی تشریح ہے۔ اور نظامِ قرآن وسنت میں ان کی تشریحی حیثیت مسلّم ہے۔ یہاں اس بنیادی غلط فہمی کا ازالہ کرنا ضروری ہے کہ قرآن وسنت رسول اللہ کی قولی وعملی حقیقت کو اگر براہ راست صحبت رسول اللہ ﷺ کے فیض یافتہ خلفائے راشدین اور کبار صحابہ کرام واہل بیتؓ نہیں سمجھ سکے تو انکے بعد کون ان سے زیادہ قرآن وسنت کو بہتر سمجھنے کا دعویدار ہوسکتا ہے۔ یہ کس قدر بے باکی اور نظریاتی بگاڑ پر مبنی فکر ہے کہ ایک مسلمان احادیث رسول اللہ ﷺ کو تو سچ تسلیم کرے اور جن صحابہ کرام واہل بیتؓ سے وہ احادیث منقول ہیں (بلکہ انہیں صحابہ کرام کی وجہ سے وہ روایات احادیث کا درجہ پاتی ہیں) انکے اقوال وافعال پر تحفظات یا سوالات اٹھائے جائیں، معاذ اللہ۔ ہم سب مسلمانوں کو پورے دین کی حقیقت بالواسطہ حضرات صحابہ کرام و اہل بیتؓ ہی سمجھ آسکتی ہے اگر صحابہ کرام واہل بیتؓ خصوصاً خلفائے راشدین کو درمیان سے نکال دیا جائے تو خود قرآن کریم کی قولی وعملی تفسیر کس ذریعہ سے حاصل کرنا ممکن ہو سکے گی پس ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ نظام قرآن اور سنت رسول اللہ ﷺ میں حضرات خلفائے راشدین اور صحابہ کرام واہل بیتؓ کے اجماعی اقوال واعمال کو عینِ سنت رسول اللہ ﷺ کی مانند تسلیم کرنے کی راہ اپنائیں تبھی ہم صحیح معنوں میں اہلسنت والجماعت کہلوا سکتے ہیں اہلسنت والجماعت کا فکر صالح یہ ہے کہ باحوالہ آیت فإن آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳۷)۔ جو صحابہ کرام معیار ایمان ہیں تو وہ معیارِ عمل اور معیارِ سنت بدرجہ اولیٰ ہیں اور پھر یہ امر بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ سنت رسول اور اجماع صحابہ کرام کی تشریح جتنی بہتر انداز سے محدثین ائمہ فقہاء کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ ائمہ فقہاء اور محدثین کے علمی ذرائع صحابہ کرام وتابعین کے دور کے زیادہ قریب ہیں۔

ان کی علمی فقاہت وثقاہت بعد میں آنے والے اہل علم کی نسبت زیادہ قابل اعتماد ہے متاخرین اہل علم متقدمین اکابر واسلاف کے ہی علمی اعتبار سے خوشہ چیں ہیں وہ اپنی علمی تحقیقات و تشریحات میں متقدمین ائمہ فقہاء ومحدثین کے اقوال نقل کر کے ہی اپنی علمی توجیہات نقل کرتے

دکھائی دیتے ہیں الغرض نظام قرآن کو جتنا بہتر خلفائے راشدین اور صحابہ کرام و اہل بیتؓ نے سمجھا اتنا کوئی سمجھ سکتا ہے؟ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عینی شاہد ہیں اس لیے ان کی قولی و عملی تعبیرات کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ میں (بوجہ حدیث) علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین (شرح معانی الآثار) تشریحی حیثیت کے ساتھ تسلیم کیا گیا ہے کیونکہ حضرات خلفائے راشدین اور صحابہ کرام واہلبیت نظام قرآن وسنت میں اتباع رسول کو کسی لمحے نظر انداز کرنے یا مخالفت کے کبھی روادار نہیں ہوئے بلکہ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے شیدائی اور عاشق ہونے کے ساتھ عملی تصویر تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کی ایک ایک ادا انہیں صحابہ کرام و اہل بیت کی وجہ سے عملاً محفوظ ہو سکی قرآن وسنت کا سارا علم انہی کی بدولت امت کو نصیب ہوا علمی اعتبار سے امت کے سارے اہل علم انہیں (خلفائے راشدین اور صحابہ کرام و اہل بیتؓ) کے در کے گدا ہیں کہ قرآن اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارا علمی سرمایہ ان کے سوا کسی سے دستیاب نہ تھا اس لئے قرآن و سنت کی فہم و تفہیم میں ساری امت ان عظیم نفوس قدسیہ کی مقروض و احسان مند ہے۔ قرآن وسنت کی تشریعی حیثیت میں ان کی علمی و عملی تعبیرات کو سنت رسول اللہ کا عکس تسلیم کرنے کے پس منظر میں مذکورہ حقائق کو نظر انداز کرنا محض جہالت اور نظریاتی سرکشی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقت کا فہم و ادراک نصیب فرمائے۔ آمین!

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ
بے وقوف لوگ کہیں گے کہ کس چیز نے مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ تھے
كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
کہہ دو مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا
دکھاتا ہے ۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں برگزیدہ امت بنایا تاکہ تم اور لوگوں پر گواہ ہو
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا
اور رسول تم پر گواہ ہو اور ہم نے وہ قبلہ نہیں بنایا تھا جس پر آپ پہلے تھے مگر اس لئے
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ
کہ ہم معلوم کریں اس کو جو رسول کی پیروی کرتا ہے اس سے جو الٹے پاؤں
مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى
پھر جاتا ہے اور بے شک یہ بات بھاری ہے سوائے ان کے جنہیں اللہ نے ہدایت
الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
دی اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا بے شک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان نہایت
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ
رحم والا ہے ۔ بے شک ہم آپ کے منہ کا آسمان کی طرف پھرنا دیکھ رہے ہیں سو ہم آپ کو اسی
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ
قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں پس اب اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
اور جہاں کہیں تم ہوا کرو اپنے موہوں کو اسی کی طرف پھیر لیا کرو اور بے شک وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے یقیناً
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾
جانتے ہیں کہ وہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں ۔
وَلَىِٕنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ
اور اگر آپ ان کے سامنے تمام دلیلیں لے آئیں جنہیں کتاب دی گئی تو بھی وہ آپ کے قبلے کو نہیں مانیں گے اور نہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۴۲۔ تحویل قبلہ کے متعلق اہل باطل کے عناد پر مبنی بے جا اعتراض اور حکیمانہ جواب کا بیان

۱۴۳۔ کعبۂ ابراہیمی کی طرح امت محمدیہ پر عطیۂ نعمتِ عظمیٰ اور آخرت میں اعزاز خاص کا ذکر۔ تحویل قبلہ میں بھی دیگر احکامات کی طرح اطاعت خداوندی کے امتحانی حکمت کا ذکر خاص نیز صحابہ کرام کے جذبۂ اطاعت پر رؤف ورحیم ذات کی طرف سے سابقہ عبادات کو قبول کرنے کا بیان۔

۱۴۴۔ تحویل قبلہ کے حوالہ سے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تجدید حکم کے متعلق آپکی چاہت واشتیاقِ خاص کا ذکر اور آپکی منشاء کے مطابق خانہ کعبہ کو دوبارہ قبلہ قرار دیتے ہوئے عمومی سہولت کا بیان نیز اہل کتاب کی باطنی کیفیت اعتراف حق کے باوجود ہٹ دھرمی اور حسد کا ذکر۔

أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ

آپ ہی ان کے قبلہ کو ماننے والے ہیں اور نہ ان میں کوئی دوسرے قبلہ کو ماننے والا ہے اور اگر آپ

اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ

ان کی خواہشوں کی پیروی کریں گے بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم آچکا تو بے شک آپ بھی تب

الظّٰلِمِينَ ﴿١٤٥﴾ الَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

ظالموں میں سے ہونگے ۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی تھی وہ اُسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے

أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾

بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک کچھ لوگ ان میں سے حق کو چھپاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں ۔

ع ۱۷ اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ

آپ کے رب کی طرف سے حق وہی ہے پس شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہر ایک کے

هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۗ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

لئے ایک طرف ہے جس طرف وہ منہ کرتا ہے پس تم نیکیوں کی طرف دوڑو تم جہاں کہیں بھی ہوگے

جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

تم سب کو اللہ سمیٹ کرلے آئے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اور جہاں سے آپ نکلیں تو

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کیا کریں اور آپ کے رب کی طرف سے یہی حق بھی ہے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اور اللہ تمہارے کام سے غافل نہیں ۔ اور جہاں کہیں سے نکلیں تو اپنا منہ مسجد حرام کی

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

طرف کیا کریں اور تم بھی جہاں کہیں ہو تم اپنا منہ اس کی طرف کیا کرو تاکہ لوگوں

شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ

کو تم پر کوئی الزام نہ رہے مگر ان میں سے جو ہٹ دھرم ہیں تو تم بھی ان سے نہ ڈرو

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

اور ہم سے ڈرتے رہا کرو اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور تاکہ تم راہ پاؤ ۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۴۵۔ باہمی تعصب اور مسلمانوں سے بغض وعناد میں ڈوبے اہل کتاب سے اطاعت حق کی امید نہ رکھنے کا ذکر اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے غیر لچکدارانہ موقف پر استقامت کی راہ اپنانے کا بیان۔

۱۴۶ تا ۱۴۷۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت برحق پر اپنی اولاد سے بھی زیادہ پہچان کے باوجود اہل کتاب کے ایک ضدی گروہ کے کتمان جیسے جرم کا ذکر اور اہل حق کو حکم خداوندی بے چوں چراں تسلیم کرنے کا تاکیدی ذکر۔

۱۴۸۔ تحویل قبلہ پر اعتراضات کے جواب میں حتمی تنبیہ کرتے ہوئے اطاعت کی راہ میں مسابقت کا ترغیبی ذکر اور قدیر ذات کی طرف سے فضول بحث کی بجائے اجتماعی حشر (آخرت) کی فکر کرنے کی تلقین۔

۱۴۹ تا ۱۵۰۔ تحویل قبلہ کے متعلق اہل باطل کے پروپیگنڈہ پر کان نہ دھرتے ہوئے آئندہ سفر وحضر میں خانہ کعبہ کی طرف رخ پھیرنے کے دائمی حکم کو ہی حق سمجھنے کا تاکیدی ذکر۔ ضدی اور ظالم مزاج گروہ کو کسی طرح بھی خاطر میں نہ لاتے ہوئے خدائی نعمتوں کے حصول پر توجہ مرکوز رکھنے کا بیان۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ
جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ؁۱۵۱
پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے ۔
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ؁۱۵۲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو۔ اے ایمان والو
اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ؁۱۵۳
صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ
اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مرا ہوا نہ کہا کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں
وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ؁۱۵۴ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ
لیکن تم نہیں سمجھتے ۔ اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں
وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَ
اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو
بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ؁۱۵۵ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا
خوشخبری دے دو۔ وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں
لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؁۱۵۶ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے
وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ؁۱۵۷ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مہربانیاں ہیں اور رحمت اور یہی ہدایت پانے والے ہیں ۔ بے شک صفا اور مروہ
مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں
عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ
کہ ان کے درمیان طواف کرے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیکی کرے تو بے شک اللہ

معانقہ ۳ ع ۱۸

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۵۱۔ عظیم روحانی و باطنی نعمت اور احسان کی یاد دہانی اور نبوت کے اہم کارہائے منصبی کا بیان۔

۱۵۲۔ عظیم انعامات و احسانات کو یاد رکھتے ہوئے ذکر الٰہی اور دائمی شکر کی تلقین اور کفران نعمت سے دائمی اجتناب کی نصیحت کا ذکر۔

۱۵۳۔ ذکر و شکر کے حکم کے بعد راہ حق میں پیش آمدہ مصائب پر صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ نصرتِ الٰہیہ کے طلبگار بننے کی تلقین اور عزیمت پر قائم لوگوں کیلئے نصرتِ خداوندی کے وعدے کا بیان۔

۱۵۴۔ راہِ حق میں برسر پیکار سرفروش مجاہدین کیلئے حیاتِ جاوداں کے ایوارڈ کا اعلان۔

۱۵۵۔ حقیقی محبتِ الٰہیہ کے مقام پر فائز صاحب عزیمت لوگوں کیلئے سخت ابتلائے امتحان کی صورتوں کا تاکیدی ذکر اور کامیاب لوگوں (صابرین) کیلئے بشارت کا بیان۔

۱۵۶ تا ۱۵۷۔ پیکران استقامت نفوس قدسیہ کے مقام صبر و رضا کے ذکر کے بعد ان پر نزول رحمت خداوندی اور ابدی ہدایت جیسے عظیم اعزاز کا اعلان۔

۱۵۸۔ صاحب عزیمت لوگوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے بعد مجسمۂ صبر و رضا حضرت ہاجرہؑ کی سعی بین الصفا والمروہ کے حوالہ سے خدشہ کی تردید کرتے ہوئے صفا مروہ کا شعائر اللہ میں شامل کرنے کا اعلان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۵۹۔ جب صفا مروہ شعائر اللہ ہیں تو بلا جھجک ان کے طواف وسعی جاری رکھنے اور اس پر اجر دینے کا ذکر، نیز کتب سماویہ (خاص طور پر تورات) میں تصدیق کے باوجود اہل کتاب کی کتمان حق پالیسی پر ان کیلئے اللہ تعالیٰ سمیت تمام مخلوق کی لعنت کا اعلان۔

۱۶۰۔ توبہ کے بعد اصلاحی زندگی اختیار کرنے اور اظہار حق اپنانے والوں کیلئے توبہ اور رحمت خداوندی کا دروازہ کھلا رہنے کا اعلان۔

۱۶۱ تا ۱۶۲۔ ضد اور ہٹ دھری کے باعث کفر پر ہی ڈٹ جانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجتماعی لعنت اور قطعی سزا کے طور پر دائمی عذاب (بلا تخفیف) کا سخت ترین اعلان۔

۱۶۳۔ حقیقی سب کا الٰہ اور جائے پناہ ایک ہی ہے تو رحمان اور رحیم کے سوا کسی دوسری جگہ سے نصرت کی امید نہ رکھنے کا بیان۔

۱۶۴۔ الٰہ واحد کی طرف سے انسانیت کے فائدے کیلئے مختلف آفاقی تخلیقات اور مظاہر قدرت کا بیان۔

شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝١٥٨ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ

قدر دان جاننے والا ہے۔ بے شک جو لوگ ان کھلی کھلی باتوں اور ہدایت کو جسے ہم نے نازل کر دیا ہے اس

وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ

کے بعد بھی چھپاتے ہیں کہ ہم نے ان لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کر دیا یہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا

يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝١٥٩ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا

ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور ظاہر کر دیا پس

وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝١٦٠ إِنَّ

یہی لوگ ہیں کہ میں ان کی توبہ قبول کرتا ہوں اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہوں۔ بے شک

الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ

جنہوں نے انکار کیا اور انکار ہی کی حالت میں مر بھی گئے تو ان پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝١٦١ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ

اور سب لوگوں کی بھی۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝١٦٢ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ

اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے۔ اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝١٦٣ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ع

بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ

اور رات اور دن کے بدلنے میں اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں

بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ

کو نفع دینے والی چیزیں لے کر چلتے ہیں اور اس پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے نازل کیا ہے

فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ

پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اور اس میں ہر قسم کے چلنے والے جانور پھیلاتا ہے

وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ

حکم کا تابع ہے البتہ عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا اور شریک

اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا

بنا رکھے ہیں جن سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے رکھنی چاہیے اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی سے

لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ

زیادہ محبت ہوتی ہے اور کاش دیکھتے وہ لوگ جو ظالم ہیں جب عذاب دیکھیں گے کہ سب قوت

لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ

اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ جب وہ لوگ بیزار ہو جائیں گے جن کی پیروی

اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

کی گئی تھی ان لوگوں سے جنہوں نے پیروی کی تھی اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے اور ان کے تعلقات ٹوٹ

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ

جائیں گے۔ اور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی تھی کاش ہمیں دوبارہ جانا ہوتا تو ہم بھی ان سے

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے بیزار ہوئے ہیں اسی طرح اللہ انہیں انکے اعمال حسرت دلانے

عَلَیْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا ع ۲۰ ۴

کے لئے دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں۔ اے لوگو ان چیزوں میں سے کھاؤ

مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ

جو زمین میں حلال پاکیزہ ہیں اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَ

صریح دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کا حکم دے گا اور یہ کہ اللہ کے ذمے تم وہ

اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

باتیں لگاؤ جنہیں تم نہیں جانتے۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل

مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ

کیا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۶۵۔ آفاقی مظاہر کے قدرت کے مشاہدات کے باوجود عقیدۂ توحید اور محبت الٰہیہ کو اپنے (الف) دلوں میں جاگزیں کرنے کی بجائے غیر اللہ سے اعتقادی اظہار محبت کی سخت ترین مذمت (ب) مشرکین کے برعکس اہل ایمان کی اپنے خالق سے حقیقی محبت اور سرشاری کے اعلیٰ مقام کا بیان۔ (ج) آخرت میں قدرت خداوندی اور مشاہدۂ عذاب کے بعد اہل کفر کی بے جا حسرت کا ذکر۔

۱۶۶۔ معبودان باطلہ کی طرف سے اپنے پیروکاروں سے لاتعلقی کے اعلان کا ذکر نیز مشرکین کے لئے ہر طرح کے اسباب امید منقطع ہو جانے کا بیان۔

۱۶۷۔ مشکل گھڑی میں معبودان باطلہ کے کام نہ آنے پر اہل باطل کا اظہار حسرت اور بے جا تمنا کا ذکر نیز کفار کیلئے روز محشر حسرتوں کے خون سمیت دائمی عذاب جہنم کا بیان۔

۱۶۸۔ معبودان باطلہ کی اتباع کرنے کی بجائے معبود حقیقی کے احکام پر عمل کرتے ہوئے پوری بنی نوع انسانی کو رزق حلال کے اہتمام کا حکم اور انسانیت کے واضح دشمن شیاطین کے نقش قدم پر چلنے سے لازمی اجتناب کا بیان۔

۱۶۹۔ ہر برائی بے حیائی اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑنے کے پیچھے شیاطینی سازشوں کا ذکر۔

۱۷۰۔ اپنے گمراہ آباؤ اجداد کی تقلید مذموم کی بجائے خدائی احکام کی لازمی اتباع کا بیان۔

كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ
ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھی راہ پائی ہو ۔اور ان کی مثال
كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ۭ
جو کافر ہیں اس شخص کی سی ہے جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار اور آواز کے نہیں سنتی
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا
وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ نہیں سمجھتے ۔اے ایمان والو پاکیزہ چیزوں میں سے
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾
کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ۔
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ
سوائے اس کے نہیں کہ تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور اس چیز کو کہ اللہ کے سوا اور کے نام
بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ
سے پکاری گئی ہو حرام کیا ہے پس جو لاچار ہو جائے نہ سرکشی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ۔بے شک جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو
الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ
چھپاتے اور اس کے بدلہ میں تھوڑا سا مول لیتے ہیں یہ لوگ اپنے پیٹوں میں نہیں کھاتے
بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ
مگر آگ اور اللہ ان سے قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو بدلے ہدایت کے خریدا
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ
اور عذاب کو بدلے بخشش کے پس دوزخ کی آگ پر ان کا کتنا بڑا صبر ہے ۔یہ اس لئے کہ
اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ
اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ اتاری اور بے شک جنہوں نے کتاب میں اختلاف کیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۷۱۔کفار کے آواز حق کو قبول نہ کرنے کے رویہ کی جانوروں سے تشبیہ کا عجیب پیرائے سے ذکر۔

۱۷۲۔بطور خاص اہل ایمان کو رزق حلال کے اہتمام اور شکر گزاری کا تاکیدی حکم۔

۱۷۳۔اکل حلال کا قانون بیان کرنے کے بعد چار قطعی حرام اشیاء کا بیان اور استثنائی صورت حال کے حکم کا ذکر۔

۱۷۴۔کتمان حق کے عادی مجرمین کے گھناؤنے کاروبار کی سخت مذمت اور خطرناک اخروی انجام کا بیان۔

۱۷۵ تا ۱۷۶۔گمراہی کے سوداگروں نے تکذیب حق اور حرام کاروبار میں جو کچھ کمایا ہے اس کے انجام بد کا طنزیہ ذکر۔

لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ ع

البتہ ضد میں بہت دور جا پڑے ۔ یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی

الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ

طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں

الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ

اور کتابوں اور نبیوں پر اور اس کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں

ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآىِٕلِیْنَ

اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں مال دے

وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں جب

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ

وہ عہد کرلیں اور تنگ دستی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں ۔اے ایمان والو مقتولوں میں

اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ

برابری کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے آزاد بدلے آزاد کے اور غلام بدلے غلام کے اور عورت

بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ

بدلے عورت کے پس جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی معاف کیا جائے تو دستور

فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ

کے موافق مطالبہ کرنا چاہئے اور اسے نیکی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے یہ تمہارے رب کی طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

سے آسانی اور مہربانی ہے پس جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

اور اے عقلمندو تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۷۷۔صرف کسی ایک جزوی اطاعت (یہود کے بیت المقدس کو قبلہ بنانے کے سابقہ خدائی حکم کی اطاعت) کو اپنی حقانیت کی دلیل قرار دینے والے اہل کتاب کو بنیادی عقائد کی نئے سرے سے تصدیق اور بقیہ مذکورہ اعمال صالحہ کی بجا آوری کے خدائی احکام پر توجہ مرکوز کرنے کا زوردار بیان ۔(یہود کی طرح فقط نسبتی فخر و غرور میں مبتلا بدعمل ناخلف جانشینوں کی اصلاح کیلئے یہ خدائی حکم سخت تنبیہ ہے کہ صدق و تقویٰ کا معیار ایمان اور اعمال صالحہ ہیں اس کے بغیر خوش فہمی کے سوا کچھ نہیں)

۱۷۸۔احکامات الٰہیہ کے تسلسل میں خدائی نظامِ عدل کے شاندار حکمِ قصاص کا نفاذ اور جاہلانہ طرز عمل سے ہٹ کر انصاف کے تقاضوں پر عمل کرنے کا تاکیدی بیان نیز باہمی سماجی نظامِ صلح کے تحت معافی (رحم کی اپیل) اور دیت کی تخفیفی رعائت اور اجازت کا ذکر۔

۱۷۹۔اصحاب شعور پر جذبات سے ہٹ کر نظام قصاص کو قوم کی حیات قرار دینے کے فلسفہ الٰہیہ کو سمجھنے کا زوردار تذکرہ۔

تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ
(خونریزی سے) بچو۔ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آپہنچے اگر
خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا
وہ مال چھوڑے تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے مناسب طور پر وصیت کرے
عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ
یہ پرہیزگاروں پر حق ہے۔ پس جو اسے اس کے سننے کے بعد بدل دے اس کا گناہ ان پر
عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ
ہی ہے جو اسے بدلتے ہیں بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ پس جو وصیت کرنے والے
مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ
سے طرف داری یا گناہ کا خوف کرے پھر ان کے درمیان اصلاح کردے تو اس پر کوئی گناہ نہیں
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ ع ۲۲
بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾
جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔
أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
گنتی کے چند روز پھر جو کوئی تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ
کرلے اور ان پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا پھر جو کوئی
مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ
خوشی سے نیکی کرے تو وہ اسی کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے
لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ
اگر تم جانتے ہو۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے
الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ
ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے سو جو کوئی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۸۰۔ فوجداری قانون (نظام قصاص) کی طرح دیوانی ضابطہ (مالی امور کے حوالہ سے قوانین) کے متعلق خدائی حکم "وصیت" کے اجرا کا بیان۔

۱۸۱۔ کسی حق العبد (وصیت) میں من گھڑت کمی بیشی پر سخت خدائی گرفت کی تنبیہ کا ذکر۔

۱۸۲۔ ناانصافیوں کی اصلاح کیلئے استثنائی صلح کن کردار کا ترمیمی بیان۔

۱۸۳۔ احکامات خداوندی کے تسلسل میں اسلام کے اہم رکن (صوم) کی فرضیت کا باحوالہ بیان اور حصول تقویٰ کو حکمت حکم قرار دینے کا ذکر۔

۱۸۴۔ حکم صوم میں اظہار سہولت کیلئے ایاماً معدودات کے ذریعہ آسانی کا ذکر (الف) سفر کی عمومی مشقت کے پیش نظر مریض اور مسافر کیلئے تخفیفی حکم کا بیان (ب) طبعی تقاضوں سے مغلوب الحال افراد کیلئے متبادل سہولت کا حکم خاص (ج) طبعی اعذار کے باوجود بھی معذور افراد کیلئے عزیمت پر عمل کرنے کی رخصت اور ترغیب کا ذکر۔

شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ

تم میں سے اس مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ

دنوں سے گنتی پوری کرے اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ

پوری کر لو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ

اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي

دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پھر چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ

ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔ تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں سے مباشرت

نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ

کرنا حلال کیا گیا ہے وہ تمہارے لئے پردہ ہیں اور تم ان کے لئے پردہ ہو اللہ کو معلوم ہے کہ

أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ

تم اپنے نفسوں سے خیانت کرتے تھے پس تمہاری توبہ قبول کرلی اور تمہیں معاف کردیا

فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

سو اب ان سے مباشرت کیا کرو اور طلب کرو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے اور کھاؤ

حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ

اور پیئو جب تک کہ تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے فجر کے وقت صاف

الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ

ظاہر ہوجاوے پھر روزوں کو رات تک پورا کرو اور ان سے مباشرت نہ کرو جب کہ تم

عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ

مسجدوں میں معتکف ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں سو ان کے قریب نہ جاؤ اسی طرح

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۸۵۔ روزوں کی مناسبت سے شہر رمضان کی عظمت اور وجہ شرف وتقدیس کا بیان۔ (الف) نیز روزوں کی فرضیت کے قطعی حکم کا ذکر (ب) خدائی احکام میں تخفیف وسہولت کے ساتھ ساتھ ہدایت جیسی نعمت عظمیٰ عطا کئے جانے پر شکر گزاری اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے بیان کرنے کا ذکر۔

۱۸۶۔ خالق حقیقی سے مناجات کرتے وقت بندے کیلئے قبولیتِ دعا کے حوالہ سے خدائی وعدہ اور تسلی کا ذکر (دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے تو دیگر عبادات کی طرح روزوں میں بھی دعا کی مناسبت سے اس کا ذکر خاص عنوان سے لایا گیا ہے کہ کیسے ایک بندہ اپنے رب سے مناجات کرسکتا ہے)

۱۸۷۔ اہل کتاب کے برعکس امت محمدیہ کیلئے سہولیاتی حکم کا ذکر (الف) مشقت اور امتحان سے بچاتے ہوئے ازدواجی تقاضوں کیلئے تخفیفی حکم اور اکل و شرب کے حوالہ سے مخصوص اجازت کا بیان۔ (ب) تحدید صوم کے بعد حالتِ اعتکاف میں احتیاطی اعمال کا بیان۔

نظامِ قصاص

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۷۹)

ادیانِ حق و باطل کے مابین واضح فرق و امتیاز یہ ہے کہ ہر دینِ حق کی بنیاد وحی الٰہی اور احکام خداوندی کی اتباع تھی، جبکہ باطل فکر ونظر اور اعتقاد کی بنیادوں میں شیطانی افکار (وساوس) وروح کارفرما چلی آرہی ہے۔ اب چونکہ ایک ہی دین برحق (اسلام) باقی رہ گیا ہے اور کسی نئے دین اور وحی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ جبکہ شیطانی نظریات و عقائد کا جنم (ایجاد و اختراع) قیامت تک ہوتا رہے گا۔ اس لیے اس فلسفہ اور اصول کے مطابق آسان فہم قاعدہ سمجھا جاسکتا ہے کہ ہر نئے گمراہ فتنہ کے پیچھے وحی و الہام کا کوئی راستہ اب دستیاب نہیں، بس وہ شیطانی افکار کا ہی نیا کھلتا دروازہ سمجھا جا سکتا ہے۔ دینی عقائد، اصول و احکام طے شدہ حقائق ہیں (سوائے اجتہادی معاملات وپیش آمدہ فروعی مسائل کے) ظلم، جبر، دجل وفریب، جھوٹ اور ناحق معاملات ہمیشہ کے لیے حرام قرار پائے ہیں۔ حلال وحرام کے واضح اور طے شدہ قواعد میں جن میں ترمیم کی اتھارٹی (قوت و طاقت) کسی کے پاس نہیں ہے اس پسِ منظر میں اسلام کے نظامِ حق نے دورِ جاہلیت کے تمام مظالم اور فرسودہ روایات کا خاتمہ کرتے ہوئے وحشت و بربریت اور حیوانی درندگی کی جگہ انسانی تہذیب کے رحم آمیز اور حقیقت پر مبنی عدل و انصاف کے ایسے فوجداری قوانین مرتب فرمائے جن کی اساس (بنیاد) انسانی مساوات تھی جان، جان ہے خواہ کسی غریب کی ہو یا امیر کی، مرد کی ہو یا عورت کی، اس قانون کے عملی نفاذ سے انسانوں میں معاشرتی اصلاح ہونا تو ناگزیر تھی بلکہ کُرّہ ارض پر بستی ہر مخلوق کو اس کے صالح ثمرات محسوس ہونے لگے تھے، حیوانی تہذیب و درندگی اور معاشرتی فساد کو روکنے کا اس سے بہتر قانون کسی شہ دماغ میں آج تک نہ آیا ہے اور نہ آسکے گا۔ انہی قوانینِ برحق میں سے ایک قانون برحق نظامِ قصاص ہے (جو اسلام کے مجموعی عادلانہ نظام کا جزوِ خاص ہے) دورِ جاہلیت میں شخصی و آمرانہ اور ظالمانہ قبائلی روایات کے تحت ایک کے بدلے میں پورے خاندان کا قتل، باپ کے بدلے میں بیٹا، عورت کے بدلے میں مرد، غلام کے بدلے میں

آزاد وغیرہ جیسے وحشیانہ اقدامات کا رواج (جنگل کا قانون) عام تھا، اس دورِ جاہلیت کے تاریک نظامِ باطل میں اسلام کا عادلانہ نظامِ قصاص طلوعِ سحر کی مانند نمودار ہوا، اور ہر طرح کی ظالمانہ تاریکیاں اپنے اختتام کو پہنچیں۔ کوئی نظریاتی طور پر تسلیم کرے یا انکار۔ لیکن ساری دنیا میں عملی طور پر اسلام کے نظامِ قصاص کا ہی نفاذ چل رہا ہے حتیٰ کہ اقوامِ متحدہ اسی قانون کو پوری دنیا میں برحق تسلیم کر چکی ہے۔ جس معاشرہ میں جہاں بھی اس قانون کے نفاذ میں عملی تاخیر یا عدمِ نفاذ کی شکایت آتی ہے۔ وہاں اس کے خاندان میں انفرادی اور معاشرہ میں اجتماعی مہلک اثرات (جذبہ انتقام) دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور یوں قرآن کریم کے بیان کردہ فلسفہ ’’کہ تمہارے لیے قصاص (کے نفاذ میں) زندگی و حیات کا (سبب) ہے اے عقلمندو اگر یہ حقیقت تمہارے پلّے پڑ جائے تو‘‘ اس سے روگردانی کے اثراتِ بد میں خاندان کے خاندان اُجڑ جاتے ہیں۔ اور قومی تعصّبات میں (برادری ازم اور لسانی وجوہات کی وجہ سے) جنگجوئی کے انتقامی زہریلے اثرات پھیلتے ہیں۔ جن مہذّب ممالک (بطورِ خاص عرب اسلامی ممالک) میں اس نظام قصاص کا بلا امتیازی عملی نفاذ ہے وہاں قتل و غارت کی شرح نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ زندہ کرامت و برکت ہے اس پاکیزہ نظام کی، جس کے ایک جُز کے عملی نفاذ کے صالح ثمرات کا اعتراف عالمی برادری کرنے پر مجبور ہے۔

اسلام زندہ باد نظامِ شریعت پائندہ باد۔

اسلام میں نظریہ رؤیت ہلال اور سائنسی استدلال کا سنجیدہ فکری کے ساتھ جائزہ

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

رؤیت ہلال کا مسئلہ چونکہ باب صوم سے متعلق ہے اسکو اپنی طے کردہ پالیسی (کہ احکام کی ذیلی علمی تفصیلات ہمارے موضوع کا حصہ نہیں) سے ہٹ کر اس واسطے زیر بحث لایا جارہا ہے کہ آج کل رؤیتِ ہلال جدید وقدیم اصولِ فلکیات کے حوالہ سے سائنسی تحقیقات کا موضوع قرار دیکر اسے مخصوص فکر ونظر سے پیش کیا جارہا ہے۔ (کہ یہ مسئلہ رؤیت ہلال قدیمی علوم سے وابستہ علماء سے متعلقہ نہیں بلکہ سائنسی فنون اور مشاہداتی ٹیکنالوجی کے حل کرنے کا ہے اور اس میں سائنسی نظریات واصول کی ہی پاسداری معتبر ہے وغیرہ) ہم اس حوالہ سے مختصراً شرعی نقطہ نگاہ سے جائزہ لینا چاہیں گے۔ کہ حقیقت کس نظریہ کا ساتھ دیتی ہے اور اس میں اعتبار کس تحقیق کا ہونا چاہیے۔ یادرکھنا چاہیے کہ خود باری تعالیٰ نے اپنی آخری مقدس کتاب (قرآن کریم) میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿یسئلونک عن الأهلة قل هي مؤقیت للناس والحج﴾، ترجمہ:۔ آپ سے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو یہ لوگوں کیلئے اور حج کیلئے وقت کے اندازے ہیں (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۹)۔ اس قدر حقیقت کا اظہار خود خالق ارض وسماء (خالق فلکیات) نے وضاحت سے فرمادیا ہے کہ چاند کا گھٹنا بڑھنا لوگوں (عوام الناس) کیلئے اوقات (وتاریخ) جاننے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ یہاں پہلا امر قابل غور وملاحظہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے عوام الناس کی سہولت کیلئے قمر (چاند) کو معیارِ اوقات (معیار تاریخ) قرار دیا ہے، شمس (سورج) کو نہیں (گویا نظامِ فطرت کے خالق نے ہی قمری اعتبار سے ماہ وسال کو اصل معیارِ وقت (اور تاریخ ٹھہرایا ہے) تو تاریخ اور وقت کے اعتبار سے قمری کیلنڈر (حقیقت میں) فطری ہے جبکہ شمسی اعتبار سے ماہ وسال کا تعین انسانوں کا خود ساختہ ہے۔ اسکا علم سہل الحصول ہے اور پرانے سارے عام لوگ بھی چاند وستاروں کی حرکت سے اوقات کا آسانی سے تعین کر لیتے تھے۔ جبکہ شمسی سال خود ساختہ ہونے کیساتھ معلوماتی لحاظ سے بھی پیچیدہ اور مشکل الحصول ہے (جو بغیر حساب کے معلوم نہیں ہوتا) اس وضاحت سے (ضمنی طور پر معلوماتی حقیقت سے آگہی مقصود ہے) رویئت ہلال کے حوالے سے وحی الٰہی کی ترجمانی لسانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قاعدہ کے ساتھ فرمائی گئی کہ لاتصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته۔ (ترمذی شریف) اس فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنی حقیقت واضح طور معلوم

ہوجاتی ہے کہ ثبوت شہر (رمضان) کا مدار چاند کی رؤیت (مشاہدہ) پر ہے۔ فقط اسکے وجود (پیدائش) پر نہیں مزید وضاحت کے طور پر یہ تاکید بھی خود آپ ﷺ کیطرف سے جاری فرمائی گئی کہ فإن غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (بخاری) کہ اگر بادل یا گرد وغبار کی وجہ سے چاند کا مشاہدہ نہ ہوسکے تو تیس پورے کرو، رؤیت ہلال کے حوالہ سے جدید وقدیم تحقیقات پر مبنی مختلف کتب ورسائل لکھے جاچکے ہیں۔تفصیلات وہاں دیکھی جاسکتی ہیں۔ آج کے سائنسی مشاہدات کو حرفِ آخر سمجھ ولے اہل فکر کو اصرار ہے کہ اب چونکہ سائنس وٹیکنالوجی کی بدولت چاند کے وجود (پیدائش) کا جاننا بذریعہ آلاتِ جدیدہ اور مشاہدہ ہوجاتا ہے تو اسی کا اعتبار ہونا ضروری ہے۔ (اسی لئے اب کئی سالوں کے قمری کیلنڈر بھی مرتب کردیے گئے ہیں) سائنسی معلومات پر یقین کرنے والوں کی علماء پر طنز کا یہ جملہ زبان زدعام ہے کہ لوگ چاند پر پہنچ چکے ہیں اور مولوی لوگ اب مسجد کی حد تک ہی اکتفائے فکر رکھے ہوئے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ کسی طنز وتنقید سے حقائق واقعیہ کو بدلا نہیں جاسکتا (اپنے دل بہلانے یا باطنی بغض کو وقتی تسکین کا ذریعہ سمجھ لیا جائے تو الگ موضوع ہے) شریعت مطہرہ کا اصل مدار قرآن وسنت پر ہے ہم نے خالقِ فطرت اور خالقِ فلکیات کے فرمان کو بھی ملاحظہ کرلیا جو تمام تر تحقیقاتِ انسانی سے بہر حال بالاتر اور حرفِ آخر ہے۔ نیز وحی الٰہی کے حقیقی ترجمان خاتم الانبیاء ﷺ کے فرمان کو بھی پڑھ سن لیا کہ روزہ رکھنے کا مدار رؤیت ہلال پر ہے۔اس قدر صراحت کے بعد ایک مسلمان کے لئے گنجائش ہی نہیں رہتی کہ وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے فرمان سے ہٹ کر کسی سائنسی تحقیق کو زیادہ اہمیت دے۔ تاہم اس مسئلہ رؤیت ہلال کے حوالہ سے سائنسی اصول بھی خود شرعی حکم کی تائید کرتے ہیں۔ گویا عقل (ریسرچ) بھی نقل (فرمانِ رسالت ﷺ) کی تائید ہی کررہی ہے تو فقط عقل (ریسرچ) کے پیروکاروں کی طرف سے سائنسی ناخداؤں کے مؤقف پر اصرار کرنا کس طرح کی دانشمندی سمجھا جائے۔ آپ ﷺ کا فرمان بھی چاند کی تازہ رؤیت کے حوالے سے نفاذ حکم صوم پر ہے اور ٹیکنالوجی کے آلات وذرائع بھی زیادہ سے زیادہ رؤیت ہی کی نشاندہی کرنے میں معاون بنتے دکھائی دیتے ہیں تو ایسے میں سائنسی آلات پر ایمان لانے کے اصرار کا کیا مطلب؟ ویسے بھی شرعی قواعد وضوابط قانون کلی کا درجہ رکھتے ہیں اور کوئی بھی قاعدہ (ضابطہ) اور قانون اگر مگر کے ساتھ نہیں بنایا جاتا کہ کل کلاں سائنس اگر قاعدہ شرعی کے مخالف کسی نظریہ کو ثابت کرنے لگ جائے تو قاعدہ شرعی بھی تبدیل کردیا جائے۔ مسلمان کو ایمان رکھنا چاہیے کہ شریعت مطہرہ کسی سائنسی نظریہ وتحقیق کے تابع نہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین

پر ایمان لانے کو کہا گیا ہے سائنسی افکار یا تحقیقات پر نہیں ۔ سائنسی ناخداؤں نے بارہا اپنے ہی وضع کردہ اصولوں کا تیا پانچہ کر کے رکھ دیا اور جدید (Latest) ریسرچ پر انکے مشاہداتی گھوڑے بدلتے دکھائی دیتے ہیں ۔ (گویا جو لوگ سائنسی تھیوری کو خدا کا درجہ دیتے ہیں انکے خدا بدلتے رہتے ہیں) دو جمع دو مساوی چار ہونے کے مسلمہ قاعدہ کا حوالہ دینے والے کہتے ہیں کہ جیسے یہ ظن نہیں یقین کا فارمولا ہے تو ایسے ہی انکے سائنسی فارمولے بھی یقین کا درجہ رکھتے ہیں ۔ فامولا تو درست ہے مگر ہر جگہ اسکوفٹ کرنا غلط ہے ۔ آئے روز مشاہدات اور تھیوریز بدلتی رہتی ہیں تو کیا اعتقادات بھی سائنسی تھیوریز کے ساتھ بدلتے رہیں؟ اسلامی اعتقادات اتنے کمزور ستونوں پر قائم نہیں کیے گئے ۔ اعتقادات کی بنیاد مضبوط اور ٹھوس حقائق پر استوار کی گئی ہے سائنسی تحقیقات اعتقادات کا بدل نہیں بن سکتیں ۔ اس حوالہ سے خلاصۂ اس اسلامی فکری پالیسی کو ذہن نشین کرلیا جائے کہ اسلام نہ تو سائنسی تعلیم وترقی کا مخالف ہے اور نہ ہی اسکے تجربات ومشاہدات کو رد کرتا ہے مگر انکی نظریاتی حقیقت کے متعلق یہ راہنمائی کرتا ہے کہ یہ تحقیقات معلوماتی وتجرباتی افکار واقدامات ہیں انکا اعتقادات سے تعلق نہیں علم اورفن سے ہے جبکہ اسلامی اعتقادات وحی الٰہی کی تعلیمات سے لیے گئے ہیں کسی سائنسی نظریہ سے ماخوذ نہیں ۔ چونکہ تجربات ومشاہدات بدلتے رہتے ہیں اس لئے اسلام کبھی ایسی تھیوری کو اپنے اعتقادات میں دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتا ۔ ویسے بھی جدید سائنسی ریسرچ وتحقیقات کی عمر ڈیڑھ سو سال سے زیادہ نہیں جبکہ شرعی احکامات شروع سے وحی الٰہی کے تابع ہیں کیا ہم مسلمان اتنے کمزور اعتقادی فکر کے حامل ہیں کہ وحی الٰہی جیسی یقینی حقیقت کو پس پشت ڈال کر سائنسی نظریات (بھلے بظاہر مشاہدات پر مبنی ہی کیوں نہ پائے جائیں پھر بھی وہ شریعت کے مقابلے میں ظنی ہی ہیں) کو ترجیح دینے لگ جائیں؟ ایسا کرنا نظریاتی واعتقادی اعتبار سے گمراہ فکری ہے ہاں اگر کسی جگہ سائنسی نظریات ومشاہدات شرعی قواعد وضوابط کے برعکس کوئی حقیقت ثابت کرنے لگیں (جو ظن کہلاتے ہیں) تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ عقلی افکار کو ترک کر کے شرعی اصول وضوابط پر عمل پیرا ہوں ۔ یہی مرکزی نقطہ نظر ہے جو نقل (فرمانِ خدا ورسول ﷺ) کی قطعی اتباع کرنے والے اور عقل (ظن پر یقین رکھنے والے) پیروکاروں کے مابین حدِ فاصل ہے ہم سمجھتے ہیں کہ سائنسی تحقیقات اصولِ شریعت کی مؤید (تائید کرتی) ہیں ۔ تو بسم اللہ ورنہ ہم شرعی احکام کے ہی مکلف (تابع) ہیں ۔ سائنس وٹیکنالوجی کے تابع نہیں یہ دقیانوسی یا تنگ نظری نہیں بلکہ شرعی روشن خیالی ہے کوئی اگر دن کو رات کہنے پر مصر ہے تو وہ اپنی عقل کا علاج کرائے ۔ ایک اور

فکری انحطاط پر مبنی نظریہ فاسد کہ تمام ممالک میں ایک ہی دن (وقت) روزہ رکھنے اور عید وغیرہ کے حوالہ سے اتحاد امت کا عملی مظاہرہ ہونا چاہیے۔ مختلف ممالک میں مختلف اوقات یا دنوں میں روزہ رکھنا اور عید پڑھنا اختلافِ امت ہے جو نہیں ہونا چاہیے۔ یہ مذکورہ نظریہ فاسد بدیہی البطلان (واضح طر پر غیر حقیقی اور خلاف فطرت) موقف ہے۔ اس مذکورہ نظریہ کو نقل (فرمانِ رسول تو ہوتا ہی وحی الٰہی کا ترجمان ہے) اور عقل (قدیم وجدید سائنسی اصول) دونوں مسترد کرتے ہیں۔ ساری دنیا میں اختلافِ مطالع (طلوع وغروب کے مختلف اوقات) مشاہداتی حقیقت ہیں۔ نامعلوم ایسے لوگ (جو حقیقتاً شرعی اعتقادات کے منکر ہوتے ہیں) مگر ظاہری لبادے میں مسلمان کہلانے پر اصرار کرتے ہیں) ایسے افکار کے اظہار کرتے وقت خود اپنے عقلی حقائق ومشاہدات سے کیوں منحرف ہونے لگتے ہیں۔ ساری دنیا میں شمس وقمر (سورج وچاند) کے طلوع وغروب کے اوقات مختلف الوقوع ہیں۔ اتنی اظہر من الشمس حقیقت کے برعکس یہ مذکورہ رائے یا تجویز سامنے لانا خلاف عقل ونقل نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا ساری دنیا میں رات اور دن کا وقت ایک ہی ہے؟ کیا ساری دنیا میں گھڑیوں کی سوئیاں ایک ہی وقت پر گھومتی (نشاندہی کرتی) ہیں؟ کیا ساری دنیا کے ہر موسم اور ہر لحہ کو ایک جیسا (وقوعی اعتبار سے) تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ جبکہ وہ مختلف الوقوع ہوتا ہے) تو پھر کیوں اس موقف کے تجویز کنندگان ایسی خلاف عقل تجویز یا رائے سامنے لاتے ہیں؟ جن پر عمل کرنا ممکن ہی نہیں اور اسکا بدیہی البطلان (خلاف عقل وفطرت) ہونا سب کے نزدیک مسلمہ حقیقت ہے۔ حیرت ہے کہ اس جدید دور میں بھی ہندو مذہب کے پیروکار موسمی مہینوں (ساون، بھادوں وغیرہ) کے تحت اپنے مذہبی تہوار مناتے چلے آرہے ہیں۔ سکھوں کی مذہبی روایات بھی ایسی ہی چلتی آرہی ہیں۔ یہود ونصاریٰ (عیسائی) اپنے مذہبی تہوار، روزے، عید (کرسمس وغیرہ) شمسی مہینوں کے تحت مناتے چلے آرہے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کی عبادات موسمی تغیرات کے اردگرد نہیں گھومتیں بلکہ مخصوص عبادات (روزے، عید الفطر، عید الاضحیٰ) قمری مہینے کے تحت ادا ہوتی ہیں۔ روشن خیال طبقے کو سائنسی نظریات کی تابعداری کیلئے مسلمانوں کو ہی نصیحت کرنے کی کیوں سوجھتی ہے کچھ اس طرح کے مشورے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی دے کر دیکھ لیں کیا ردعمل سامنے آتا ہے۔ امید ہے کہ اس قدر واضح حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد اہل ایمان کسی ایسی باطل فکر پر مبنی رائے کو سننے کی زحمت گوارہ نہیں کرینگے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جملہ امورِ شریعت پر ایمان لانے اور اسی پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۸۸۔ طہارت نفس (روزہ) کے ذکر کے بعد مالی طہارت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اکل حرام اور دوسروں کے مال پر ناجائز طریقوں سے ہاتھ صاف کرنے سے لازمی اجتناب کا حکم۔

۱۸۹۔ رویت ہلال سے روزہ حج وغیرہ کے احکامات کا تعلق ظاہر ہے اس لئے اس کی مناسبت سے سوال وجواب کا ذکر (سائنس وٹیکنالوجی اسباب پر نتائج مرتب کرتی ہے یہاں خالق شمس وقمر نے حکیمانہ انداز سے چاند کے بارے سوال پر ظاہری فائدہ اور نتیجہ بیان فرمایا ہے)۔ مشرکین کے ایام حج میں پہلے سے جاری رسم بد کے متعلق اصلاح اور تقویٰ اپنانے کا حکم۔

۱۹۰۔ روزے، حج کے حوالے سے اصلاحی اقدامات کے بعد اسلام کے اہم ترین حکم قتال فی سبیل اللہ کے حوالہ سے اصلاحی ہدایات کا بیان (حرمت کے چار ماہ ذیقعدہ، ذوالحج، محرم اور رجب) (بطور خاص اشہر حرم میں اقدامی کی بجائے دفاعی انداز سے کفار کا مقابلہ کیا جائے)

۱۹۱تا۱۹۲۔ فتنہ پرور دہشت گرد کفار کی سرکوبی کیلئے سخت ترین اقدام (قتال فی سبیل اللہ) کا حکم۔ (الف) تاہم تقدیس حرم کے باعث حدود حرم میں قتال سے اجتناب کا حکم (ب) اگر کفار حدود حرم میں پہل کریں تو پھر مسلمانوں کو بھی دفاعی قتال کی اجازت کا ذکر۔

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں۔ اور ایک دوسرے کے

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ

مال آپس میں ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ اور (نہ) انہیں حاکموں تک پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال

ع ۲۳ ۷ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٨﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ

کا کچھ حصہ گناہ سے کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔ آپ سے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں

قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

کہہ دو یہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے وقت کے اندازے ہیں اور نیکی یہ نہیں ہے کہ تم

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ

گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی اللہ سے ڈرے اور تم

مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٨٩﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ کی

اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ

کو پسند نہیں کرتا۔ اور انہیں قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے

مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ

تمہیں نکالا ہے اور فتنہ (غلبہ شرک) قتل سے زیادہ سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

سے نہ لڑو جب تک کہ وہ تم سے یہاں نہ لڑیں پھر اگر وہ تم سے لڑیں

فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩١﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

تم بھی انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٢﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ

بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا

الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾
دین قائم ہوجائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی پر سختی جائز نہیں۔
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ
حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت والا مہینہ ہے اور سب قابل تعظیم باتوں کا بدلہ ہے
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ
پھر جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر زیادتی کرو جیسی کہ اس نے تم پر زیادتی کی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ
اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور اللہ کی راہ میں
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ ع
خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک اللہ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ
نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو پس اگر
اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
روکے جاؤ تو جو قربانی سے میسر ہو اور اپنے سر نہ منڈواؤ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ
جب تک کہ قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو
اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ
یا اسے سر میں تکلیف ہو تو روزوں سے یا صدقہ سے یا قربانی سے فدیہ دے
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۣ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
پھر جب تم امن میں ہو تو جو عمرہ سے حج تک فائدہ (اٹھائے) تو قربانی سے جو
مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ
میسر ہو (دے) پھر جو نہ پائے تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے
سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ
اور سات جب تم لوٹو یہ دس پورے ہوگئے یہ اس کے لئے ہے کہ جس کا گھر بار

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۹۳۔ حکم قتال اور حکمتِ جہاد کا بیان (مقصدِ قتال اصلاحِ فساد اور دین حق کی سرفرازی ہے)

۱۹۴۔ حرمت کے مہینوں میں مسلمانوں کیلئے پہل نہ کرنے تاہم کفار کی طرف سے اقدام پر ادلے کا بدلہ (قانون) استعمال کرنے کی اجازت کا حکم نیز ہر حال میں خدائی خوف پیش رکھنے کا حکم۔

۱۹۵۔ دفاع سے غفلت کا نتیجہ اپنی بربادی کو خود دعوت دینے کے مترادف ہوتا ہے۔ اس لئے ہمہ وقتی تیاری جہاد کا حکم ہے نیز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حُسنِ اعمال اختیار کرتے رہنے کا دائمی حکم۔

۱۹۶۔ جہاد اور حج میں مشقت قدرے مشترک ہے اس لئے پھر سے حج و عمرہ کے احکام اور ان کے متعلق مختلف مسائل کا اجمالی بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

۱۹۷۔ ایام حج کی تعیین اور احرام کی پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے افعال خیر اور زادِ تقویٰ کی ترغیب کا بیان۔

۱۹۸۔ حجاج کے لئے ایام حج میں ضمناً رزق حلال (تجارت) کے حصول کی اجازت کا ذکر نیز مشعر حرام کے پاس توحید پر مبنی عبادت اور ذکر کا ترغیبی بیان۔

۱۹۹۔ قدیمی جاہلانہ روایات کا خاتمہ کرتے ہوئے عام لوگوں کی طرح احکاماتِ خدا پر عملدرآمد کا حکم۔

۲۰۰۔ حج کے بنیادی ارکان ادا کرنے کے بعد قیام منیٰ کے دوران دورِ جاہلیت سے ہٹ کر خالص توحید پر مبنی عبادت و ذکر کا حکم۔

اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

مکہ میں نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے

ع شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ

والا ہے۔ حج کے چند مہینے معلوم ہیں سو جو کوئی ان میں حج کا قصد کرے

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا

تو مباشرت جائز نہیں اور نہ گناہ کرنا اور نہ حج میں لڑائی جھگڑا کرنا اور جو تم نیکی

مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۡ وَ

کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے اور زاد راہ لے لیا کرو اور بہترین زاد راہ پرہیزگاری ہے

اتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا

اور اے عقلمندو مجھ سے ڈرو۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

پھر جب تم عرفات سے پھرو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کی یاد اس

عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ

طرح کرو کہ جس طرح اس نے تمہیں بتائی ہے اور اس سے پہلے تو تم گمراہوں

قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

میں سے تھے۔ پھر تم لوٹ کر آجاؤ جہاں سے لوگ لوٹ کر آتے ہیں اور اللہ سے بخشش

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ

مانگو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ پھر جب حج کے ارکان ادا کر چکو تو

مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ

اللہ کو یاد کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے یا اس سے بھی بڑھ کر یاد کرنا پھر بعض

النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ

تو یہ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں دے دنیا میں اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ

خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی

نہیں ہے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں بھی

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا

نیکی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی کمائی کا حصہ

كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ

ملتا ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور اللہ کو چند گنتی کے دنوں میں یاد کرو پھر جس نے دو

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ

دن کے اندر کوچ کرنے میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ

عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

نہیں جو (اللہ سے) ڈرتا ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ

اور بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کی بات دنیا کی زندگی میں آپ کو بھلی معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنی دل

اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى

کی باتوں پر اللہ کو گواہ کرتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔ اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے تو

فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا

ملک میں فساد ڈالتا ہے اور کھیتی اور مویشی کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ

يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ

فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو شیخی میں آ کر اور بھی گناہ کرتا ہے

فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ

سو اس کے لئے دوزخ کافی ہے اور البتہ وہ برا ٹھکانہ ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو اللہ کی رضا جوئی

نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا

کے لئے اپنی جان بھی بیچ دیتے ہیں اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

اسلام میں سارے کے سارے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو

الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ پھر اگر تم کھلی کھلی نشانیاں آجانے کے بعد بھی پھسل گئے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۰۱ تا ۲۰۳۔ اپنے رب سے مناجات کے دوران دو مختلف الفکر دعائیہ کلمات اور نتیجہ کا بیان اور ایام حج میں قیام منیٰ کے بعد واپسی کے لئے ایک دن کے تقدم و تاخر کی سہولت کا ذکر۔

۲۰۴ تا ۲۰۶۔ چرب لسان منافق لوگوں کے قول و فعل میں تضاد اور تخریبی اعمال کا مذمتی ذکر۔

۲۰۷۔ اس کے برعکس مخلص اور جانثار لوگوں کا رضائے الٰہی کیلئے کل متاع دنیا قربان کرنے کا تعریفی بیان۔

۲۰۸۔ ظاہر و باطن میں یکسوئی لاتے ہوئے مسلمانوں کو اسلام کی کلی حقانیت اور جامعیت کو قبول کرنے اور شیطانی نقش قدم کی اتباع سے ہر صورت اجتنابی حکم کا بیان۔

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

تو جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ۔ کیا وہ انتظار کرتے ہیں کہ

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ

اللہ ان کے سامنے بادلوں کے سایہ میں آموجود ہو اور فرشتے بھی آجائیں

ع ۲۵/۱۱ ۹ قُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور کام پورا ہوجائے اور سب باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ۔ بنی اسرائیل سے پوچھیے کہ

كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

ہم نے انہیں کتنی روشن دلیلیں دیں اور جو اللہ کی نعمت کو بدل دیتا ہے بعد اس کے

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا

کہ وہ اس کے پاس آچکی ہو تو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۔ کافروں کو دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا

بھلی لگتی ہے اور وہ ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو ایمان لائے حالانکہ جو لوگ پرہیزگار ہیں

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

وہ قیامت کے دن ان سے بالا تر ہونگے اور اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے ۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ

سب لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے

وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

اور انکے ساتھ سچی کتابیں نازل کیں تاکہ لوگوں میں اس بات میں فیصلہ کرے جس میں اختلاف

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ

کرتے تھے اور اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہی لوگوں نے جنہیں وہ (کتاب) دی گئی تھی اس کے

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

بعد کہ ان کے پاس روشن دلیلیں آچکی تھیں آپس کی ضد کی وجہ سے پھر اللہ نے اپنے حکم سے ہدایت کی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ

ان کو جو ایمان والے ہیں اس حق بات کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ جسے چاہے سیدھے راستے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۰۹۔اظہار حق کے باوجود انحراف حق پر سخت ترین اخروی گرفت کا بیان۔

۲۱۰۔خدائی احکامات کی نافرمانی کرنے والوں کیلیے قبل از قیامت مشاہدۂ عذاب اور حتمی سزا دینے کیلیے سخت ترین سوالیہ تنبیہ کا فکر انگیز بیان۔

۲۱۱۔نافرمانیوں پر خدائی گرفت کو خاطر میں نہ لانے والوں کیلیے بنی اسرائیل جیسی مغرور قوم سے ہی سبق عبرت حاصل کرنے کا ذکر۔(جن کو ان گنت انعامات سے نوازا گیا مگر خدائی نافرمانی پر وہ بھی عذاب الٰہی سے نہ بچ سکے)

۲۱۲۔کفار کی دنیوی زندگی سے لگاؤ اور اہل ایمان سے استہزا کی مذمت کرتے ہوئے فقر و مصائب برداشت کرنے والے اہل ایمان کے اخروی بلند درجات کا ذکر۔

۲۱۳۔ابتدأ وحدت امت کے بعد مختلف ادوار میں پیدا ہونے والے اختلافات اور ان کی اصلاح کیلیے وقتاً فوقتاً بعثتِ انبیاء کا ذکر اور ان کے اختلاف کے خاتمہ کیلیے کی گئی مساعی جمیلہ کا اجمالی بیان ۔(الف) انبیاء کی محنت کے باوجود اہل کتاب کے جانتے بوجھتے باہمی حسد کے باعث افتراق و انتشار کے ماحول پیدا کرنے پر ان کی مذمت کا ذکر۔(ب) بعدازاں امت محمدیہ کو صراط مستقیم کی طرف لانے کیلیے خصوصی انعام (قبول حق کی صلاحیت) کا درجہ احسان میں ذکر۔

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
کی ہدایت کردیتا ہے ۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ تمہیں وہ
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ
(حالات) پیش نہیں آئے جوان لوگوں کو پیش آئے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں انہیں سختی
الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور تکلیف پہنچی اور ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بول اٹھے
مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْئَلُوْنَكَ
کہ اللہ کی مدد کب ہوگی سنو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے ۔ آپ سے پوچھتے ہیں
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ
کیا خرچ کریں کہہ دو جو مال بھی تم خرچ کرو وہ ماں باپ اور
الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
رشتہ داروں اور یتیموں اورمحتاجوں اور مسافروں کا حق ہے اور جو نیکی تم کرتے ہو
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ
سو بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہے ۔ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور تمہیں ناگوار ہے
لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا
اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند
شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْئَلُوْنَكَ ع ۲۶ ۱۰
کرو اور وہ تمہارے لئے مضر ہو اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۔ آپ سے حرمت والے
عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ
مہینے میں لڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو اس میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے اور اللہ کے راستہ سے روکنا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ
اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو اس میں سے نکالنا
مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ
اللہ کے نزدیک اس سے بڑا گناہ ہے اور فتنہ انگیزی تو قتل سے بھی بڑا جرم ہے اور وہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۱۴۔ امت محمدیہ کے صاحب عزیمت مقربین (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو مزید ثابت قدمی اور استقامت کی تربیت دینے کیلئے امم سابقہ کے باعزیمت مقربین پر بیتنے والے احوال اور انکی ثابت قدمی پر خدائی نصرت آنے کا عجیب پیرائے سے تنبیہی بیان۔

۲۱۵۔ راہ خدا میں ہر طرح کی قربانی دینے والوں کے ذکر کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کے سوال پر اس کے عمدہ مصارف میں والدین، اقربین اور دیگر کی ترجیحی لسٹ کا ترغیبی بیان۔

۲۱۶۔ نفس پر گراں گزرنے والے فرض احکامات میں حکم جہاد پر حکمت آمیز جاندار تجزیہ کا ذکر۔

يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ
تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر ان کا بس چلے
يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ
اور جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے پھر کافر ہی مرجائے پس یہی وہ لوگ ہیں کہ ان
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے اور وہی دوزخی ہیں جو اس میں
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
ہمیشہ رہیں گے ۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت
رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ
رحم والا ہے ۔ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو ان میں بڑا گناہ ہے
وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ
اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے اور آپ سے پوچھتے
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دو کہ جو زائد ہو ایسے ہی اللہ تمہارے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ
تاکہ تم غور کرو ۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اور یتیموں کے متعلق آپ سے پوچھتے ہیں
الْيَتٰمٰي ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ
کہہ دو ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اور اگر تم انہیں ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ
اور اللہ بگاڑنے والے کو اصلاح کرنے والے سے جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں تکلیف میں
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ
ڈالتا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۱۷۔ حرمت والے مہینوں میں جنگ کے جواز وعدم جواز کے سوال پر حقیقت سے لبریز جواب دیتے ہوئے کفار کی طرف سے اٹھائے گئے فتنوں اور تخریبی سرگرمیوں کا مذمتی ذکر۔ (الف) کفار کی اہل حق کے حوالہ سے ممکنہ ارتدادی کوششوں کا بیان نیز دین حق سے انحراف کی سخت ترین سزا کا ذکر۔

۲۱۸۔ کفار کے برعکس اہل ایمان کیلئے عظیم انعام اور خوشخبری کا ذکر۔

۲۱۹۔ اہل ایمان کے حرام اشیاء سے نفرت پر مبنی سوال کا تدریجی حکمت کے تحت جواب، راہ خدا میں خرچ کرنا کوئی تحدید نہیں جتنا گڑ اتنا میٹھا کے اصول کے تحت (فکر آخرت سے لبریز مقربین کیلئے خاص طور پر) ضرورت سے زائد مال خرچ کرنے کا ترغیبی انداز سے بیان۔

۲۲۰۔ خدا خوفی اور تقویٰ کے راہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یتامیٰ کے متعلق حد درجہ احتیاط کے جواب میں اعتدال کے ساتھ ناگزیر اختلاط مال کی اباحت کا ذکر۔

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا
ان سے نکاح نہ کرو اور مشرک عورتوں سے تو ایماندار لونڈی بہتر ہے گو وہ تمہیں بھلی معلوم ہو
الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ
اور مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں البتہ مومن غلام مشرک
وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۤىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا
سے بہتر ہے اگر چہ وہ تمہیں اچھا ہی لگے یہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت
اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے اور لوگوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٢١﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ع ٢٧ ٥ ١١
ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں ۔ اور آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو
فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى
وہ نجاست ہے پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ
يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ
پاک ہولیں پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّـوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَاۗؤُكُمْ
بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔
حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ
تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ اور اپنے لئے آئندہ بھی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٢٣﴾
تیاری کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم ضرور اسے ملو گے اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو۔
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَ
اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ نیکی اور پرہیز گاری اور لوگوں کے درمیان
تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٤﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ
اصلاح کرنے سے اور اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔ اللہ تمہیں تمہاری قسموں میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۲۱۔ مومنین، اور مشرکین کے مابین نکاح کی سابقہ اجازت کو منسوخ کرتے ہوئے نئے حکم کے نفاذ کا ذکر اور وجہ حرمت کا بلیغ انداز سے بیان۔

۲۲۲ تا ۲۲۳۔ عورتوں سے جائز نکاح کے بعد نظام فطرت کے بعض اصولوں کی پاسداری کا بیان (کہ حالت حیض میں صحبت کے فطری نقصانات کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے اور حیوانیت کی بجائے انسانیت کے اخلاقی تقاضوں کے مطابق ازدواجی حقوق ادا کئے جائیں) نیز ازدواجی نظام سمیت ہر پہلو میں تقویٰ اور خدائی احکامات کی پاسداری کا ذکر۔

۲۲۴۔ انسانی زندگی میں رائج ایک قبیح حرکت کی اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے اصلاح وتقویٰ کی زندگی اپنانے کا بیان۔

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ
بے ہودہ کوئی پر نہیں پکڑتا لیکن تم سے ان قسموں پر مواخذہ کرتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے
قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۲۵ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ
ارادہ کیا ہو اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے سے قسم کھا لیتے
تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲۶
ہیں ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے پھر اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔
وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۷ وَالْمُطَلَّقٰتُ
اور اگر انہوں نے طلاق کا پختہ ارادہ کر لیا تو بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور طلاق دی
يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ
ہوئی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور ان کے لئے جائز نہیں کہ چھپائیں
مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
جو اللہ نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا ہے اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں
الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ
اور ان کے خاوند اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حقدار ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ
اور دستور کے مطابق ان کا ویسا ہی حق ہے جیسا ان پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت دی ہے
۲۸ ع ۷ ۱۲ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۲۸ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ
اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ طلاق دو مرتبہ ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نیکی کے
اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لئے اس میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں جو تم نے انہیں دیا ہے مگر یہ
شَيْـــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا
کہ دونوں ڈریں کہ اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھ سکیں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ دونوں اللہ کی حدیں
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ
قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ عورت معاوضہ دے کر پیچھا چھڑا لے یہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۲۵۔ شتر بے مہار کلام کے تسلسل میں بے ساختہ لغو قسموں اور دانستہ قسموں کے حکم کا بیان۔

۲۲۶۔ بیویوں سے ناراضگی کے ضمن میں خاوند کی جذباتی قسموں (ایلاء شرعی) کے حکم کا ذکر۔

۲۲۷۔ مدت شرعی میں رجوع نہ کرنے والے کیلئے خدائی حکم کا بیان۔

۲۲۸۔ ازدواجی نظام میں اگر کوئی صورت باہمی نباہ کی نہ رہے تو بعد از طلاق غیر حاملہ عورتوں کیلئے تین ماہواریوں تک انتظار کا لازمی حکم (تا کہ رحم میں جو کچھ ہے واضح ہو جائے) (الف) صلح واقع ہونے پر (دوران عدت) پہلے خاوند کو ترجیح دینے کا ترغیبی ذکر۔ (ب) ازدواجی نظام میں باہمی حقوق اور فرق مراتب کا زوردار بیان۔

۲۲۹۔ طلاق کو عورت کیلئے ناجائز ہتھیار بنانے سے روکنے کیلئے حد بندی کا ذکر اور درمیانی عرصہ میں کوئی حتمی فیصلہ کرنے یا بطریق احسن علیحدگی کا طریقہ کار طے کرنے کا حکم۔ (الف) خاوندوں کو بیویوں سے دیا ہوا حق مہر واپس نہ لینے کے حکم کا ذکر۔ (ب) باہمی نباہ کی کوئی صورت باقی نہ رہنے پر بیوی کو خلع کے ذریعہ خاوند سے علیحدگی کی اجازت کا بیان۔ (ج) مذکورہ خدائی احکام (بسلسلۂ طلاق، رجعت اور خلع وغیرہ) کی اہمیت واضح کرنے کیلئے حدود اللہ جیسے تاکیدی عنوان کا ذکر اور خلاف ورزی کے مرتکب کو ظالم قرار دینے کا بیان۔

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
اللہ کی حدیں ہیں سو ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا سو
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى
وہی ظالم ہیں۔ پھر اگر اسے طلاق دے دی تو اس کے بعد اس کے لئے وہ حلال نہ ہوگی یہاں
تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ
تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے پھر اگر وہ اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ
اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا
آپس میں رجوع کرلیں اگر ان کا گمان غالب ہو کہ وہ اللہ کی حدیں قائم رکھ سکیں گے اور یہ اللہ کی حدیں
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
ہیں وہ انہیں کھول کر بیان کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ اور جب عورتوں کو طلاق دے دو
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ
پھر وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں حسن سلوک سے روک لو یا انہیں دستور کے مطابق چھوڑ دو اور انہیں
ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا
تکلیف دینے کے لئے نہ روکو تا کہ تم سختی کرو اور جو ایسا کرے گا تو وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا اور اللہ
تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ
کی آیتوں کا تمسخر نہ اڑاؤ اور اللہ کے احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے اور جو اس نے تم پر
عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
کتاب اور حکمت اتاری ہے کہ تمہیں اس سے نصیحت کرے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ ع ۲۹ ۱۲
اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو پس وہ اپنی
اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
عدت تمام کر چکیں تو اب انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ وہ آپس
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ
میں دستور کے مطابق راضی ہوجائیں تم میں سے یہ نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ

خلاصہ مفہوم آیات متعلق طلاق آیت نمبر

۲۳۰۔ خاوند کیلئے سوچ سمجھ سے تیسری طلاق دینے کی تنبیہی اباحت کا ذکر (کہ آخری حد پار کرلی تو سوائے حلالہ کے (طلاق ثلاثہ والی عورت کے) واپسی کی کوئی راہ باقی نہ رہے گی۔ (الف) (حلالہ کی صورت میں) زوج ثانی کی طرف سے اگر طلاق مل گئی تو پھر پہلے خاوند بیوی کیلئے نئے سرے سے دوبارہ نکاح کی اجازت کا بیان۔ (ب) اور احکامات خداوندی کو عام طرح سے نہ لینے کیلئے مکرر سخت تنبیہی عنوان (حدود اللہ) سے ذکر۔

۲۳۱۔ دور جاہلیت کے ظالمانہ اقدامات (عورتوں کو ذلیل کرنے کی غرض سے) کو رد کرتے ہوئے اسلام کے نئے سماجی نظام میں احسن طریقوں سے فیصلے کرنے کا زوردار تذکرہ۔

۲۳۲۔ قدیم ظالمانہ ذہنیت کی اصلاح کرتے ہوئے (طلاق اور عدت گزرنے کے بعد) عورتوں کو اپنی نئی زندگی کے حوالے سے فیصلے کرنے کی اجازت کا بیان (عورتوں کے قریبی رشتہ داروں کو جبری روک ٹوک سے منع کردیا گیا ہے) (الف) اہل ایمان کیلئے (عورتوں کے حوالے سے) خدائی نصیحت پر ہی عمل کرنے کا ترغیبی عنوان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۳۳۔ عورتوں کے حوالہ سے تعلیمات الٰہیہ کے ضمن میں ماں کی بچہ کیلئے بنیادی پرورش کی ذمہ داری اس کے نان و نفقہ اور زوجین کی اولاد کے حوالہ سے باہمی حقوق واحکامات کا اجمالی ذکر۔

۲۳۴۔ وفات شدہ خاوند والی غیر حاملہ عورت کی عدت کا ذکر نیز بعد از عدت اپنے حوالے سے کسی نئے نکاح کے فیصلے میں اس کی خودمختاری کا ذکر۔

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی اور بڑی صفائی کی بات ہے

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ

اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں

كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

یہ اس کے لئے ہے جو دودھ کی مدت کو پورا کرنا چاہے اور باپ پر دودھ پلانے والیوں کا

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق ہے کسی کو تکلیف نہ دی جائے مگر اسی قدر کہ اس کی طاقت ہو

لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَى

نہ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور نہ باپ ہی کو اس کی اولاد کی وجہ سے اور

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ

وارث پر بھی ویسا ہی نان نفقہ ہے پھر اگر دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے دودھ

تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر کسی اور سے اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ

تو اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ تم دے دو جو دستور کے مطابق تم نے دینا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ

ٹھہرایا ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھتا ہے۔ اور جو تم

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

میں سے مرجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چار مہینے دس دن تک اپنے نفس

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

کو روکنا چاہیے پھر جب وہ اپنی مدت پوری کرلیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

وہ دستور کے مطابق اپنے حق میں کریں اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ
اور تم پر اس میں گناہ نہیں ہے کہ ان عورتوں کو اشارہ سے پیغام نکاح دو
أَوْ أَكْنَنتُمْ فِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَـٰكِن
اور یا تم اسے اپنے دل میں چھپاؤ اللہ جانتا ہے کہ تمہیں ان عورتوں کا خیال پیدا ہوگا
لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّآ أَن تَقُولُوا۟ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا۟
لیکن مخفی طور پر ان سے نکاح کا وعدہ نہ کرو مگر یہ کہ قاعدہ کے مطابق کوئی بات کہو اور جب تک
عُقْدَةَ ٱلنِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْكِتَـٰبُ أَجَلَهُۥ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ
میعاد نوشتہ پوری نہ ہو اس وقت تک نکاح کا قصد بھی نہ کرو اور جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ
مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ فَٱحْذَرُوهُ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ ع ٣٠ ١٤
تمہارے دلوں میں ہے پس اس سے ڈرتے رہو اور جان لو اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔
لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ
تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو جب کہ انہیں ہاتھ بھی نہ لگایا ہو اور ان کے لئے
تَفْرِضُوا۟ لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى ٱلْمُوسِعِ قَدَرُهُۥ
کچھ مہر بھی مقرر نہ کیا ہو اور انہیں کچھ سامان دے دو وسعت والے پر اپنے قدر کے مطابق
وَعَلَى ٱلْمُقْتِرِ قَدَرُهُۥ مَتَـٰعًۢا بِٱلْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾
اور مفلس پر اپنے قدر کے مطابق سامان حسب دستور ہے نیکو کاروں پر یہ حق ہے۔
وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
اور اگر تم انہیں طلاق دو اس سے پہلے کہ انہیں ہاتھ لگاؤ حالانکہ تم ان کے لئے مہر مقرر کر چکے
لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّآ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا۟
ہو تو نصف اس کا جو تم نے مقرر کیا تھا مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے
ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ عُقْدَةُ ٱلنِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوٓا۟ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَ
جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور تمہارا معاف کر دینا پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے
لَا تَنسَوُا۟ ٱلْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾
اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو کیونکہ جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۳۵۔ مذکورہ عورت کو دوران عدت صراحتاً پیغام نکاح بھیجنے یا خفیہ معاملات طے کرنے کی ممانعت تاہم اشارے کنایہ سے تعریض (اس انداز سے بات کرنا کہ عورت مفہوم نکال سکے) کی اجازت کا ذکر۔

(الف) مذکورہ عورت کے سامنے عدت کے خاتمہ سے قبل نکاح کے پختہ ارادے کے اظہار سے تاکیدی ممانعت کا مکرر بیان۔

۲۳۶۔ عورتوں کے متعلقہ احکامات کے تسلسل میں غیر صحبت یافتہ عورتوں یا بلا مہر نکاح والی عورت کو طلاق دینے پر خدائی احکامات کا ذکر۔

۲۳۷۔ طے شدہ مہر والی غیر صحبت یافتہ (غیر موطوءۃ) منکوحہ عورت کو طلاق دینے پر احکام الٰہی اور اخلاقی ہدایات کا بیان۔

حقوقِ نسواں(عورتوں کے حقوق) کا تقابلی جائزہ (اسلام کے دیے ہوئے حقوق کا موازنہ)

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۳۲)

آج کے ظاہری ترقی یافتہ دور میں حقوق نسواں کے حق میں اسلامی و غیر اسلامی ممالک میں حکومتی و غیر حکومتی سطح پر حقوقِ نسواں کے قوانین کا نفاذ اور اس کے حق میں احتجاجی تحریکات کا بڑا زور (بلکہ شوروغل) سننے اور دیکھنے کو ملتا ہے۔ دنیا کی نصف آبادی کہیں زیادہ اور کہیں کم عورتوں پر مشتمل ہے یہ ایک پُرکشش نعرہ ہے کہ عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق ملنے چاہییں۔ فطری و عقلی طور پر اس حقیقت کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ آیا اس مطالبہ پر مکمل عملدرآمد ممکن ہے یا یہ اپنے طبعی ذوق کو پورا کرنے کے لیے ایسی مادر پدر آزادی ہے۔ جس کی معاشرتی تباہ کاریوں پر کوئی اندھا ہی آنکھیں بند رکھ سکتا ہے(کیونکہ وہ دیکھنے کی صلاحیت ہی سے محروم ہوتا ہے)۔ آیئے! ہم اس امر کا جائزہ لیتے ہیں کہ دنیا میں معروف بڑے(باطل عقائد والے) مذاہب عالم کے ہاں حقوق نسواں کے متعلق بنیادی معاملات پر کیا فکروعمل پایا جاتا ہے مثلاً طلاق لے لیں۔ قدیم عیسائی (خود ساختہ) کتب و تعلیمات میں طلاق کا تصور ہی سرے سے مفقود ملتا ہے گویا نکاح کے بعد دونوں میاں بیوی ساری عمر کے لیے پابند ہو گئے موت ہی ایک دوسرے کو جدا کر سکتی ہے۔ بعد از طویل تحریک و احتجاج کے اب عدالتی سطح پر طلاق لینے کی قانونی صورت (عیسائیوں کے ایک فرقہ کے مطابق) پیدا کی گئی ہے۔ یہودی مذہب والوں نے عورت کو طبعی ذوق پورا کرنے کا ایک کھلونا سمجھ رکھا ہے۔ جب چاہے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دے، ہندو ازم میں طلاق کا کوئی مفہوم متعارف نہیں، وہ بھی عمر بھر بندھن بلکہ ان کے بعض متشدد ذہن لوگ مرد کی موت پر عورت کو بھی ساتھ ہی ستی کر دیتے (جلا دیتے) تھے۔ رومیوں اور یونانیوں میں طلاق کا تصور محال تھا، جب اسلام کا سورج طلوعِ سحر کی مانند نمودار ہوا تو ہر طرح کے افراط وتفریط سے ہٹ کر اعتدال کی راہِ اختیار کرتے ہوئے عورتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے بعض بنیادی اصول طے کر دیئے جس میں نہ تو مادر پدر آزادی دیتے ہوئے عورتوں کو معاشرتی جانور ٹھہرایا ہے کہ جب کوئی جس طرح چاہے عورت کو پکڑے اپنے ذوقِ ہوس کو پورا کرے، اور اگلے نئے ہدف کی تلاش میں سرگرداں ہو جائے اور نہ عورت کو زندگی کے ایسے پنجرے میں قید کر دیا کہ

موت ہی اس کو آزادی دلائے۔ بلکہ مرد عورت کو زندگی کے دو پہیے (کی مانند) سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کا بہترین شریکِ حیات قرار دیا ہے، عورت کو کس قدر باعزت مقام عطا کیا ہے کہ وہ چادر اور چار دیواری کے تقدس و احترام کے بدلے معاشی و معاشرتی بے فکری کی روادار ٹھہرائی گئی ہے۔ نان و نفقہ (ناگزیز ضروری اخراجات) کا ذمہ دار مرد (شوہر) کو بنایا گیا ہے۔ بچوں کی گھریلو پرورش کی نگران عورت قرار پائی وہ معاشرتی جانور نہیں کہ گلی میں گھومنے والا کوئی جانور اسے نشانۂ ہوس بنا سکے بلکہ اسلام عورت کی طرف میلی نظر سے دیکھنے والے کو بھی تنبیہاتی سزا کی وعید سناتا ہے اور نشانۂ ہوس بنانے پر نشانِ عبرت بناتا ہے۔ لاؤ کوئی دوسرا ایسا مذہب (اسلام کے علاوہ) جو عورت کی جان و عزت کا اس قدر محافظ و نگران ہو۔ اسلام نے عورت کو انسانی تہذیب و معاشرہ کا باعزت حصہ رکھا ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن میں عورت کی جان و مال اور عزت وا برو کا تحفظ مرد سے زیادہ حساس قرار دیا گیا ہے دوسری طرف عورت پر بعض ناگزیر پابندیاں اگر لگائی ہیں (جس کے خلاف مادر پدر آزاد عورتیں آواز اٹھاتی نظر آتی ہیں) تو وہ بھی ان کے اپنے تحفظ اور بقیہ معاشرتی فساد کی روک تھام کے لیے ضروری ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر مریض پر دوران علاج بعض پابندیاں اور لازمی پرہیز تجویز کرتا ہے۔ تو وہ بھی اس مریض کی جلد شفا یابی کے لیے جذبہ ہمدردی کہلاتا ہے۔ آج تک نہ مریضوں نے ایسی پابندیوں پر کبھی صدائے احتجاج بلند کی ہے نہ انکے لواحقین نے کبھی ایسا سوچا ہے کہ یہ ڈاکٹر رجعت پسند ہے یا تنگ نظر ہے جس نے ہمارے مریض کو پابندِ علاج بنا رکھا ہے۔ اسلام معاشرے اور عورتوں کا سب سے بڑا ہمدرد و خیر خواہ ڈاکٹر کی مانند ہے۔ جس نے معاشرتی فساد اور خاص طور پر عورتوں کے کھلے عام اور بے پردہ ہونے کی وجہ سے امراضِ فاسدہ کو روکنے کے لیے بعض پابندیاں اور پرہیز تجویز کیے ہیں۔ جن کو بعض کم عقل اور ہوس پرست انسان نما جانور آزادیٔ حقوق اور بطورِ خاص حقوقِ انسانی یا حقوقِ نسواں پر حملہ قرار دیتے ہوئے بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح باہر نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ نام نہاد جدید و مہذب (شمار ہونے والے) معاشروں میں عورتوں کے کوئی انسانی حقوق نہیں، مسئلہ وراثت ہو یا طلاق، گھریلو اخراجات کے معاملات ہوں یا بیوہ ہوجانے کے بعد مشکل حالات کا سامنا آپ اسلام کے دیگر مذاہبِ باطلہ کے معاشرتی قوانین سے موازنہ (و تقابلی جائزہ) کرلیں۔ آپ کو اسلام زندہ باد کا نعرہ لگانا پڑے گا ایسے میں حقوقِ نسواں اور انسانی حقوق کا

سب سے بڑا علمبردار اسلام ہی نظر آئے گا۔ چاند پر پہنچنے اور سائنسی ترقی کے معراج کے دعویداروں کی ریسرچ کے مطابق عورت معاشرتی جانور ہے جو انسانی ذوق و خواہش کی تسکین کے لیے چلتی پھیرتی مشین ہے جہاں دستیاب ہو معاذ اللہ استعمال کر لیا جائے، اس کی کوئی اخلاقی قدریں، انسانی تہذیب و قوانین نہیں، مرد و عورت کی وقتی خواہشات کی تسکین اور مادر پدر آزادی کا دوسرا نام انسانی حقوق یا حقوقِ نسواں ٹھہرایا گیا ہے تو اس سے بڑا عورت ذات (اور معاشرہ) کا استحصال کوئی نہیں کہ اُس کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے اس سے بڑا کوئی ظلم نہیں۔ اسلام نے پیدائش سے لیکر مرنے تک مرد و عورت دونوں کو باعزت (درجہ بدرجہ) مقام اور خدماتی حدود کا نہ صرف تعین کیا ہے بلکہ فطرتی حقائق کے مطابق عورت کی گھریلو امور کی خدمتی سرگرمیوں کا وزن مرد کے مقابلہ میں کم تر رکھا ہے۔ سب سے اہم ذمہ داری گھریلو اخراجات کی ہے عورت اس بوجھ سے آزاد ہے وہ گھر میں غیرت مندی اور عزت مندی کی زندگی گزارے۔ وہ اپنی فطرتی کمزوریوں اور مجبوریوں کے باعث نہ تو مردوں کی جسمانی قوت کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ محنت و مشقت میں اُسکے شانہ بشانہ کام کر سکتی ہے، جہاں عملاً ایسا (یورپ وغیرہ میں) ہو رہا ہے اُس بے چاری مشینی عورت کے معاشرتی مسائل کی چشم کشا حقیقت کے احوال ہمارا میڈیا ہرگز نہیں دکھاتا۔ (کیونکہ وہ کنٹرولڈ بلکہ ربوٹ میڈیا ہے)۔ وہ عورتیں ظاہراً آزاد نظر آتی ہیں۔ مگر عملاً ان کی زندگی ان جانوروں جیسی ہے جن کو کھانے پینے کے لیے کسی مشینی فارم میں چھوڑ دیا جائے اور وہ پیٹ بھر کر واپس لوٹ آئیں۔ افسوس! اس کے برعکس اسلام ان کے (عورتوں کے) مُہذّب حقوق کا داعی ہے بلکہ محافظ و نگران ہے تہذیب و تمدن کی عکاس اعلیٰ اخلاقیاتی اقدار پر مبنی اس کی بنیادی سہولیات اور برابر درجے کے انسانی حقوق مہیا کرتا ہے (سوائے بعض ایسے ناگزیر امور میں جہاں حقوق کی مساوات ناانصافی کے زمرہ میں آئے)۔ کیا ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی مقدس کتاب میں ایک مستقل سورۃ جس کا نام ہی سورۃ النساء ہے اور دوسری سورۃ طلاق نازل فرمائی ہے جس میں عورتوں کے حقوق کے تحفظ کو تاکیدی انداز سے اُجاگر کیا گیا ہے۔ کیا پھر بھی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے اِس ناحق بہتان و الزام تراشی کی کہ اسلام عورتوں کے حقوق کی حمایت نہیں کرتا بلکہ (معاذ اللہ) ان کے حقوق سلب کرتا ہے۔ اس سے بڑا جھوٹ کوئی نہیں جو مغربی میڈیا اور اسلام دشمن اکثر بولتے رہتے ہیں اور سُنیے، سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۵ میں

مومنین مردوں کے ساتھ عورتوں کے لیے بھی ان کے شانہ بشانہ اعمال خیر کی طویل لسٹ بیان کی گئی ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے، ترجمہ: ''جس شخص نے بھی مومن ہونے کی حالت میں نیک کام کیا ہوگا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے۔ اور ایسے لوگوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ان کا اجر ضرور عطا کریں گے'' (سورۃ النحل، آیت ۹۷)۔ اس سے زیادہ کیا اعزاز ہے جس کی مزید عورت طلبگار ہے، کیا عورت ذات نیم برہنہ ہونا اپنا اعزاز سمجھتی ہے یا اس سے آگے (معاذ اللہ) مکمل برہنہ کو حقوق نسواں قرار دیتی ہے۔ یورپ و مغرب کے مرد و زن اس تصور سے اگر آزاد ہو چکے ہیں، تو کیا کلمہ گو مسلمان عورت بھی اسی کلچر کی خواہشمند ہے اور وہ یہ سوچ سکتی ہے کہ چند روزہ ذہنی عیاشی کے بدلے اپنی موت، قبر و آخرت تینوں چیزیں برباد کرنے پر آمادہ فکر ہو جائے؟ ہرگز نہیں معاشرے کے بگڑے ہوئے آزاد خیال مرد وزن کے ایسے بغاوت آمیز غیر فطری و غیر شرعی نعرے ''میرا جسم میری مرضی'' یا مجھے جسمانی آزادی چاہیے (معاذ اللہ) جیسے نعرے انتہائی حیوانی فکر و سوچ کے عکاس ہیں۔ یہ انسانی حقوق یا حقوقِ نسواں کی بجائے عام جانوروں کے حقوق کے تحفظ کا نعرہ زیادہ مناسب لگتا ہے۔ انسانیت اور حیوانیت کے مابین وجہ امتیاز یہی قانون کی اطاعت و پاسداری ہے، انسان آزاد نہیں کہ دنیا میں جو مرضی جی میں آئے کرتا پھرے۔ بلکہ وہ ایک قانون اور نظمِ حیات کا پابند ہے، جبکہ حیوان ان قوانین کے اسی واسطے پابند نہیں ہوتے کہ کسی شریعت میں ان کو اعتقادات یا بقیہ عملی قوانین کا پابند نہیں کیا گیا۔ گویا ہر طرح سے آزاد زندگی گزارنا حیوانیت ہے، اور پابند قانون ہونا انسانیت ہے، جو جسمانی من مانی کی خواہشمند ہیں وہ جنگلی طرزِ حیات (معاذ اللہ) کا رخ کر سکتے ہیں۔ انسانوں کی تہذیب میں رہ کر اس طرح کی سوچ و فکر کا باغیانہ اظہار کوئی مخبوط الحواس اور پاگل انسان ہی کر سکتا ہے۔ (استغفر اللہ)

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾
سب نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور (خاص کر) درمیانی نماز کی اور اللہ کے لئے ادب سے کھڑے رہا کرو۔
فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا
پھر اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ یا سواری (پڑھ لیا کرو) پھر جب امن پاؤ تو اللہ کو یاد کیا کرو جیسا اس نے
عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ
تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو انہیں
يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ
اپنی بیویوں کے لئے سال بھر کے لئے گزارہ کے واسطے وصیت کرنی چاہیے گھر سے باہر کئے بغیر
فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ
پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ عورتیں اپنے حق میں دستور کے موافق
مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا
کریں اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور طلاق دی ہوئی عورتوں کے واسطے دستور کے موافق خرچ دینا ہے
ع ۳۱ ۱۵ عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اَلَمْ
پرہیزگاروں پر یہ لازم ہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔ کیا تم نے
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ
ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے حالانکہ وہ ہزاروں تھے پھر اللہ نے
لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ
ان کو فرمایا کہ مر جاؤ پھر انہیں زندہ کر دیا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا
لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اور اللہ کی راہ میں لڑو اور سمجھ لو کہ
اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
بے شک اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔ ایسا کون شخص ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۣطُ ۠ وَاِلَيْهِ
پھر اللہ اس کو کئی گنا بڑھا کر دے اور اللہ ہی تنگی کرتا اور کشائش کرتا ہے اور تم سب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۳۸۔ ازدواجی معاملات ہوں یا دیگر خدائی احکامات سب کی پابندی لازم ہے اس حوالہ سے اہم ترین حکم الٰہی تمام نمازوں کی ادائیگی خاص طور پر صلاۃ وسطیٰ کے متعلق اہتمام کا تاکیدی ذکر اور آداب صلاۃ کا ترغیبی بیان۔

۲۳۹۔ حالت خوف میں نمازوں کا طریقہ ادائیگی اور عمومی حالات میں ادائیگی کے لئے ہدایت نامہ کا ذکر۔

۲۴۰۔ نمازوں کے حوالے سے تاکیدی ہدایات کے بعد پھر عورتوں کے متعلق بقیہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے وفات شدہ خاوند والی عورتوں کیلئے سہولیات اور حقوق پر مبنی ابتدائی ہدایت نامہ کا ذکر (یہ ابتدائی حکم نامہ میراث والی آیت کے مستقل حکم نامہ کے بعد منسوخ ہو چکا ہے)

۲۴۱۔ تمام قسم کی مطلقہ عورتوں کے حوالہ سے خاوندوں کو ایک بہترین ضابطۂ اخلاق اپنانے کا حکم۔

۲۴۲۔ انسانوں کو دلائل وآیات سے قائل کرنے کے احسان الٰہی کا ذکر۔

۲۴۳۔ احکامات الٰہیہ سے فرار موت کو دعوت دینے کے مترادف ہوتا ہے اس حوالہ سے ایسی قوم کا قصہ جس نے موت کے خوف سے خدائی احکامات کو نظر انداز کیا تھا مگر موت سے بچ نہ سکی تاہم خدائی قدرت سے معجزاتی طور پر انہیں دوبارہ زندہ کئے جانے کا ذکر۔

۲۴۴۔ کبھی بھی موت کے خوف سے خدائی حکم جہاد کو نظر انداز نہ کرنے کا حکم (قتال فی سبیل اللہ)

۲۴۵۔ جان مال جب خدا پاک کی ہی ملکیت ہے تو وقت آنے پر بے دریغ انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب اور اطاعت حکم کے بدلے بے انتہا اجر وانعام کے وعدہ کا بیان (یاد رہے کہ انقلابات احوال کا مالک اللہ ہی ہے)

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۴۶ تا ۲۵۱۔ انقلابات حالات کے حوالہ سے ہی ایک صداقت سے لبریز قصہ کا بیان (بنی اسرائیلی قوم کی روایتی ٹال مٹول) موت کے خوف سے خدائی حکم جہاد پر بزدلی کا مظاہرہ حضرت طالوت علیہ السلام کو خدائی حکم سے انتقال اقتدار کا انقلابی فیصلہ۔ رزم حق وباطل میں حضرت داؤد علیہ السلام کی داد شجاعت اور عطائے بادشاہت وحکمت کا قدرے تفصیل سے ذکر۔ ہر دور میں جاری دہشت گردی کے خاتمے کیلئے آفاقی فلسفۂ جہاد کا بلیغ طرز سے فکر انگیز بیان۔

تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٤٥﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى (وقف لازم)

اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو موسیٰ کے بعد نہیں دیکھا

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ

جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردو تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں

هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا

پیغمبر نے کہا کیا یہ بھی ممکن ہے کہ اگر تمہیں لڑائی کا حکم ہو تو تم اس وقت نہ لڑو انہوں نے کہا ہم اللہ

لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ

کی راہ میں کیوں نہیں لڑیں گے حالانکہ ہمیں اپنے گھروں اور بیٹوں سے نکال دیا گیا ہے پھر

اَبْنَآىٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ

جب انہیں لڑائی کا حکم ہوا تو سوائے چند آدمیوں کے سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو

اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ

خوب جانتا ہے۔ ان کے نبی نے ان سے کہا بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر فرمایا

لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ

ہے انہوں نے کہا اس کی حکومت ہم پر کیوں کر ہوسکتی ہے اس سے تو ہم ہی سلطنت کے زیادہ مستحق ہیں

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

اور اسے مال میں بھی کشائش نہیں دی گئی پیغمبر نے کہا بے شک اللہ نے اسے تم پر پسند فرمایا اور اسے

عَلَیْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ

علم اور جسم میں زیادہ فراخی دی ہے اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ کشائش والا

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖٓ

جاننے والا ہے۔ اور بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے کہا کہ طالوت کی بادشاہی کی یہ نشانی ہے کہ تمہارے

اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

پاس وہ صندوق واپس آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے اطمینان ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں ان میں سے

اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ

جو موسیٰ اور ہارون کی اولاد چھوڑ گئی تھی اس صندوق کو فرشتے اٹھا لائیں گے بے شک اس میں تمہارے لئے پوری نشانی ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۵۲۔ صداقت سے لبریز قدیم واقعات کے بیانات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دلیلِ رسالت کے طور پر پیش کرنے کا ذکر۔

ع

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

اگر تم ایمان والے ہو۔ پھر جب طالوت فوجیں لے کر نکلا کہا بے شک اللہ ایک نہر سے تمہاری

مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ

آزمائش کرنے والا ہے جس نے اس نہر کا پانی پیا تو وہ میرا نہیں ہے اور جس نے اسے نہ چکھا

فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا

تو وہ بے شک میرا ہے مگر جو کوئی اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے (تو اسے معاف ہے) پھر ان میں

مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا

سوائے چند آدمیوں کے سب نے اس کا پانی پی لیا پھر جب طالوت اور ایمان والے اس کے ساتھ پار

الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو

ہوئے تو کہنے لگے آج ہمیں جالوت اور اس کے لشکروں سے لڑنے کی طاقت نہیں جن لوگوں کو خیال تھا کہ انہیں

اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ

اللہ سے ملنا ہے وہ کہنے لگے بارہا بڑی جماعت پر چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے غالب ہوئی ہے اور اللہ صبر

الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا

کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جب جالوت اور اس کی فوجوں کے سامنے ہوئے تو کہا اے رب ہمارے

صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوهُم

ہمارے دلوں میں صبر ڈال دے اور ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور اس کافر قوم پر ہماری مدد کر۔ پھر اللہ کے حکم سے

بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ

مومنوں نے جالوت کے لشکروں کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو مار ڈالا اور اللہ نے سلطنت اور حکمت

عَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

داؤد کو دی اور جو چاہا اسے سکھایا اور اگر اللہ کا بعض کو بعض کے ذریعے سے دفع کرا دینا نہ ہوتا

لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾

تو زمین فساد سے پر ہو جاتی لیکن اللہ جہان والوں پر بہت مہربان ہے۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم تمہیں ٹھیک طور پر پڑھ کر سناتے ہیں اور بے شک تو ہمارے رسولوں میں سے ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ

یہ سب رسول ہیں ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے بعض وہ ہیں جن سے

كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

اللہ نے کلام فرمائی اور بعضوں کے درجے بلند کئے اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو صریح معجزے

الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ

دیئے تھے اور اسے روح القدس کے ساتھ قوت دی تھی اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جو ان پیغمبروں کے

مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا

بعد آئے وہ آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس صاف حکم پہنچ چکے تھے لیکن ان میں

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا

اختلاف پیدا ہو گیا پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا اور کوئی کافر ہوا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ آپس میں

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا ع ٣٣

نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے

رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ

خرچ کرو اس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہو گی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی سفارش

لَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور کافر وہی ظالم ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سب کا تھامنے والا نہ اس کو اونگھ دبا

اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سکتی ہے نہ نیند آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے ایسا کون ہے جو اس کی

وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ

اجازت کے سوا اس کے ہاں سفارش کر سکے مخلوقات کے تمام حاضر اور غائب حالات

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ

کو جانتا ہے اور وہ سب اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا

عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ

کہ وہ چاہے ،اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۵۳)۔امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق رسالت کے بعد مطلق انبیاء ورسل کے فرق مراتب اور بعضوں کے جزوی فضائل کا بیان، واضح احکامات کے باوجود اہل حق وباطل کے تسلیم وانکار اور باہمی قتال کے پیچھے مخفی حکمت خداوندی اور مشیت الٰہیہ کے (تکوینی) فیصلے کا بیان۔

(۲۵۴)۔اہل حق ہر حکم الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرتے آرہے ہیں خواہ نفس پر گراں عبادات ہوں یا جہاد کے ذریعہ جانی و مالی قربانی کا حکم انبیاء ورسل کی تصدیق میں بھی سب سے آگے (فللہ الحمد) اہل حق کے انفاق فی سبیل اللہ میں بھی سبقت لینے کا فکر انگیز ذکر، آخرت کی ہولناکیوں میں دنیوی ذرائع کے کام آنے کی نفی کرتے ہوئے پیشگی صدقہ وخیرات کے ذریعہ آخرت کی تیاری کا ترغیبی بیان۔

(۲۵۵) جس عظیم ذات کی طرف سے احکامات کا صدور ہو رہا ہے اس کی علوِشان وعظمت کا صفات مخصوصہ کے ساتھ پر ہیبت اظہار وبیان۔

لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي

اللہ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہی سب سے برتر عظمت والا ہے۔ دین کے

الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

معاملہ میں زبردستی نہیں ہے بے شک ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے پھر جو شخص

وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ

شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سننے والا

لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ

جاننے والا ہے۔ اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اور

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ

جو لوگ کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں انہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

یہی لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کیا تو نے اس شخص کو

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰھٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ ع ۲

نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کی بابت جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے سلطنت دی

اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ

تھی جب ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اس نے کہا میں

قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ

بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں کہا ابراہیم نے بے شک اللہ سورج مشرق سے لاتا

مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ

ہے تو اسے مغرب سے لے کر آ تب وہ کافر حیران رہ گیا اور اللہ بے انصافوں

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ

کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔ یا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ایک شہر پر گزرا

وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

اور وہ اپنی چھتوں پر گرا ہوا تھا کہا اسے اللہ مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۵۶)۔ واضح آفاقی دلائل توحید کے (مشاہدہ کے باوجود) انکاری گروہ پر قبول حق کیلئے زبردستی نہ کرنے کا بیان (الف)۔ ہاں جنکی آنکھیں مشاہدۂ حق کیلئے کھلی ہیں انکے طاغوت سے انکار اور ایمان سے مضبوط تعلق پر دادِ تحسین کا ذکر۔

(۲۵۷)۔ قبول حق کرنے والوں کیلئے عظیم انعامی خوشخبری کا بیان (کہ اللہ تعالیٰ انکا رفیق و مددگار ہے وغیرہ) جبکہ اہل باطل کی طاغوتی قوتوں سے رفاقت پر ان کیلئے عبرتناک سزا کا بیان۔

(۲۵۸)۔ اہل حق و باطل کے انجام خیر و بد کے تذکرے کے بعد دورِ سابق میں گزرے بعض واقعات کا ذکر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود کی حق سے عاری حجت بازی اور انجام کار لاجواب ہونے کا بیان۔

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ

پھر اللہ نے اسے سو برس تک مار ڈالا پھر اسے اٹھایا کہا کہ تو یہاں کتنی دیر رہا کہا ایک

قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

دن یا اس سے کچھ کم رہا فرمایا بلکہ تو سو برس رہا ہے اب تو اپنا کھانا پینا دیکھ وہ تو سڑا نہیں

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ

اور اپنے گدھے کو دیکھ اور ہم نے تجھے لوگوں کے واسطے نمونہ بنانا چاہا ہے اور ہڈیوں

وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

کی طرف دیکھ کہ ہم انہیں کس طرح ابھار کر جوڑ دیتے ہیں پھر ان پر گوشت پہناتے

ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

ہیں پھر جب یہ حال ظاہر ہوا تو کہا میں یقین کرتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۵۹ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ

قادر ہے۔ اور یاد کر جب ابراہیم نے کہا اے میرے پروردگار مجھ کو دکھا کہ تو مردے کو کس طرح

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰي وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِىْ ۭ قَالَ فَخُذْ

زندہ کرے گا فرمایا کیا تم یقین نہیں لاتے کہا کیوں نہیں لیکن اس واسطے چاہتا ہوں کہ میرے دل کو

اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

تسکین ہو جائے فرمایا تو چار جانور اڑنے والے پکڑ لے پھر انہیں اپنے ساتھ ہلا لے (مانوس کر لے)

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

پھر ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دے پھر ان کو بلا تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے

حَكِيْمٌ ۝۲۶۰ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ ع ۳۵

اور جان لے کہ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں مال خرچ

حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ

کرتے ہیں ایسی ہے کہ جیسے ایک دانہ کہ اگائے سات بالیں ہر بال میں سو سو دانے اور اللہ

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۶۱ اَلَّذِيْنَ

جس کے واسطے چاہے بڑھاتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا جاننے والا ہے۔ جو لوگ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۵۹)۔ کبھی کبھار اظہار حق کیلئے قدرت خداوندی سے ایسے معجزات کا ظہور ہوتا رہا ہے کہ اس وقت کے تمام تر اشکالات کا مشاہداتی جواب دے دیا جاتا ہے اسی سلسلے کی ایک کڑی مذکورہ واقعہ سے حیات بعد الممات کا آنکھوں دیکھے مشاہدے کے عجیب معجزاتی قصہ کا بیان (نوٹ:۔ واضح رہے کہ معجزات روز روز ظاہر نہیں کئے جاتے)۔

(۲۶۰)۔ کمال قدرت کے اک اور شاہکار قصۂ حق، ایمانی صداقت سے لبریز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام عین الیقین پر فائز ہونے کا مشاہداتی، حیران کن اور مثالی واقعہ کا ذکر۔

(۲۶۱)۔ حیات بعد الممات کے معجزاتی اور مشاہداتی واقعات کے ذکر کے بعد ہر ایک کو اپنی آخرت سنوارنے کیلئے انفاق فی سبیل اللہ کی مثالیاتی ترغیب کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۶۲)۔انفاق فی سبیل اللہ میں فقراء کی عزت نفس کو مجروح نہ کرنے والے (غربا پر مالی احسانات کے حوالہ سے طعنہ زنی سے بچنے والے) خوش نصیبوں کیلئے خدائی اعزاز کا بیان۔

(۲۶۳)۔غیر مستحق سائلین پر طعنہ زنی کی بجائے احسن طریقے سے ٹالنے کا مشورہ۔

(۲۶۴تا۲۶۶)۔اہل ایمان کو ابطال صدقہ (صدقہ کو ضائع کرنے) کے مروجہ ناپسندیدہ ذرائع سے دور رکھنے کیلئے مختلف مثالیاتی عنوانات کے ذریعہ اچھی طرح ذہن نشین کرانے کا اثر پذیر طرز سے بیان۔

يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے اور

مَنًّا وَلَا أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

نہ ستاتے ہیں انہیں کے لئے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ مناسب بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے

صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ نہایت تحمل والا ہے۔ اے ایمان والو

آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ

احسان جتلا کر اور ایذا دے کر اپنی خیرات کو ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو

مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ

اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا سو اس

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا

کی مثال ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ اس پر کچھ مٹی پڑی ہو پھر اس پر زور کا مینہ برسا پھر اس

لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کو بالکل صاف کر دیا ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی اور اللہ کافروں کو سیدھی راہ نہیں

الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ

دکھاتا۔ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اپنے

اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ

دلوں کو مضبوط کر کے خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جس طرح بلند زمین پر ایک باغ ہو اس پر

فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللَّهُ بِمَا

زور کا مینہ برسا تو وہ باغ اپنا پھل دوگنا لایا اور اگر اس پر مینہ نہ برسا تو شبنم ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٦٥﴾ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن

کاموں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند آتی ہے کہ اس کا ایک باغ

نَخِيلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ

کھجور اور انگور کا ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اسے اس باغ میں اور بھی ہر طرح

كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ

کا میوہ حاصل ہو اور اس پر بڑھاپا آ گیا ہو اور اس کی اولاد ضعیف ہو تب اس باغ

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

پر ایک بگولہ آپڑا جس میں آگ تھی جس سے وہ باغ جل گیا اللہ تمہیں اس طرح نشانیاں

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ ع ٣٦

سمجھاتا ہے تاکہ تم سوچا کرو۔ اے ایمان والو اپنی کمائی میں سے ستھری چیزیں خرچ کرو

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا

اور اس چیز میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کی ہے اور اس میں سے

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا

ردی چیز کا ارادہ نہ کرو کہ اس کو خرچ کرو حالانکہ تم اسے کبھی نہ لو مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ

فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ

اور سمجھ لو کہ بے شک اللہ بے پروا تعریف کیا ہوا ہے۔ شیطان تمہیں تنگ دستی کا

الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ

وعدہ دیتا ہے اور بے حیائی کا حکم کرتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ

وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ

دیتا ہے اور اللہ بہت کشائش کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے سمجھ

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ

دے دیتا ہے اور جسے سمجھ دی گئی تو اسے بڑی خوبی ملی، اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ

جو عقل والے ہیں۔ اور جو تم خیرات کے طور پر خرچ کرو گے یا تم کوئی منت مانو گے

نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ

تو بے شک اللہ کو سب معلوم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ اگر تم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٦٧)۔ اہل ایمان کو انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق منفی طرز فکر سے دور رہتے ہوئے حلال ذرائع کو اپنانے اور خدا پاک کی عطا کردہ ہر زمینی آمدنی سے حصہ (عشر وغیرہ) نکالنے کا تاکیدی حکم۔

(٢٦٨)۔ بے حیائی اور تنگدستی کے حوالے سے شیطانی وساوس سے دور رہتے ہوئے مغفرت اور رحمت کے خدائی وعدوں پر یقین رکھنے کا بیان۔

(٢٦٩)۔ بھلائی کے کاموں میں جذبہ سبقت کی توفیق کا حاصل ہو جانا بھی حکمت اور خیر کثیر کا خدائی عطیہ ہے عقلمندوں کو ایسی نصائح پلے باندھنے کا ترغیبی ذکر۔

(٢٧٠)۔ ہر نیکی و خیرات میں نیک نیتی یا بدنیتی پر خدائی نظر ہونے اور ظالموں کیلئے اخروی عدم نصرت کا بیان۔

تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

خیرات ظاہر کر کے دو تو بھی اچھی بات ہے اور اگر اسے چھپا کر دو اور فقیروں کو پہنچا دو تو تمہارے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

حق میں وہ بہتر ہے اور اللہ تمہارے کچھ گناہ دور کر دے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب

خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

خبر رکھنے والا ہے ۔ انہیں راہ پر لانا تیرے ذمہ نہیں اور لیکن اللہ جسے چاہے راہ پر لاتا ہے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ

اور جو مال تم خرچ کرو گے اس کا نفع تمہاری جان کے لئے ہے اور اللہ ہی کی رضا مندی کے لئے

وَجْهِ اللّٰهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾

خرچ کرو اور جو اچھی چیز تم خرچ کرو گے اس کا پورا اجر تمہیں دیا جائے ۔ اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا ۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

خیرات ان حاجت مندوں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں ہیں ملک میں

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ

چل پھر نہیں سکتے ناواقف ان کے سوال نہ کرنے سے انہیں مال دار سمجھتا ہے تو ان کے چہرے

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا

سے پہچان سکتا ہے لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے اور جو کام کی چیز تم

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ ع

خرچ کرو گے بے شک وہ اللہ کو معلوم ہے ۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

رات اور دن کو چھپا کر اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا الربع

اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے ۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں قیامت کے

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ

دن وہ نہیں اٹھیں گے مگر جس طرح کے وہ شخص اٹھتا ہے جس کے حواس جن نے لپٹ کر کھو دیے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٧١) ۔ خصوصی حالات میں صدقات کے ترغیبی اظہار جبکہ عمومی حالات میں خفیہ صدقہ کرنے کا تحسینی بیان ۔

(٢٧٢) ۔ کسی کا ہدایت کو قبول کرنا تو مشیتِ الٰہیہ پر منحصر ہے مگر انفاق فی سبیل اللہ میں بلا تخصیص ضرورت مندوں پر محض رضائے الٰہی کی نیت سے خرچ کرنیوالوں کیلئے خدائی اجر کے وعدہ کا اظہار ۔

(٢٧٣) ۔ اطاعت خداوندی اور دینی خدمات میں معروف خوددار مزاج حاجت مند لوگوں پر انفاق فی سبیل اللہ کے وقت خصوصی توجہ دینے (انکو ترجیحاً عطیات دینے) کا ترغیبی بیان ۔

(٢٧٤) ۔ محبت الٰہیہ میں سرشار اہل ایمان کے راہ خدا میں بے دریغ انفاق پر انہیں داد تحسین دیتے ہوئے بدلے میں بے خوف و بے غم حیاتِ جاوداں عطا کئے جانے کے خدائی وعدہ کا ذکر ۔

الْمَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ
یہ حالت ان کی اس لئے ہوگی کہ انہوں نے کہا تھا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے سود لینا
اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۚ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
حالانکہ اللہ نے خرید وفروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے پھر جسے اپنے رب کی طرف سے
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۗ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ۗ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ
نصیحت پہنچی اور وہ باز آگیا تو جو پہلے لے چکا ہے وہ اسی کا رہا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى
اور جو کوئی پھر سود لے وہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور
الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ جو لوگ ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ
اور نیک کام کئے اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ دیتے رہے تو ان کے
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾
رب کے ہاں ان کا اجر ہے اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ باقی سود رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ
والے ہو۔ اگر تم نے نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے
وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ
اور اگر توبہ کرلو تو اصل مال تمہارا تمہارے واسطے ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو
وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ
اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ اور اگر وہ تنگ دست ہے تو آسودہ حالی تک مہلت دینی چاہیے
وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا
اور بخش دو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ اور اس دن سے ڈرو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۷۵)۔انفاق فی سبیل اللہ کی بجائے حب مال میں فنا اہل دنیا کی سود خوری (معاشی دہشت گردی) کے باعث بدحواسی کی صورتحال اور بدترین نظریاتی گمراہی کا سخت ترین مذمتی بیان۔

(الف)۔حلال تجارت کی اجازت اور سود (غریبوں کا استحصال کرکے انہیں معاشی غلام رکھنے کے نظریۂ بد) کی قطعی حرمت کا بیان۔ (ب)۔سود خوری سے باز نہ آنے والوں کیلئے دائمی جہنم کا اعلان۔

(۲۷۶)۔سودی کاروبار کے انجام بد اور تباہی،اس کے برعکس صدقات کے ثمرات وبرکات کے نتیجے پر خدائی فیصلے کا اعلان۔

(۲۷۷)۔(حب مال میں برباد اہل دنیا کے برعکس) اہل ایمان کے اعمال صالحہ کے اہتمام خاص طور پر اقامت صلاۃ وزکوۃ پر انہیں شاباش اور اجر وانعام عطا کرنے کا بیان۔

(۲۷۸)۔اہل ایمان کو بطور خاص خبردار کرتے ہوئے سودی نظام کو خیرباد کہنے کا سخت تنبیہی اور تاکیدی حکم۔

(۲۷۹تا۲۸۰)۔خدائی حکم کے باوجود باز نہ آنے پر سخت ترین تعزیری اقدام کا اعلان۔ تاہم اصل قرض واپس لینے کی اجازت کا ذکر کرتے ہوئے تنگدستوں کو مہلت دینے بلکہ اصل قرض کو معاف کرنے کیلئے جذبۂ خیرات کو سامنے رکھنے کا ترغیبی بیان۔

عالمی معاشی وبا (مسئلہ ربا، سود)

(زیر مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۷۵ تا ۲۸۱)

(سود کی حرمت، حکمت وعلت نیز اقتصادیات معیشت اور معاشرہ پر اس کے مہلک اثرات اور تباہ کاریاں)

آج امت مسلمہ ہی نہیں بلاتفریقِ مذاہب ساری انسانیت سودی نظام کے ناحق بوجھ تلے دبی ہوئی کراہ رہی ہے۔ اس فاسد اور حرام نظام کا دھواں اور غبار بلکہ وائرس بلا واسطہ یابالواسطہ ہر حلق (گلے) تک پہنچ رہا ہے۔ عالمی ساہوکاروں (سودخوروں) نے ایسا شکنجہ تیار کیا ہے کہ کوئی اس ظالمانہ نظام سے بچنا بھی چاہے تو بچ نہ سکے، دنیا میں جاری بینکنگ (Banking) کے عالمی قوانین اس طور پر مسلط کر دیے گئے ہیں کہ دنیا کے کسی خطے میں انفرادی یا اجتماعی سطح پر اسلامی بینکاری (غیر سودی) کی بنیاد اگر کوئی رکھنا بھی چاہے تو اس کا راستہ بھی اسی سودی بینکاری سے گزر کر ہی آگے جانے پائے، سودی نظام کی اجتماعی تباہ کاریوں کے بھڑکتے شعلے اوراس کی ناقابل برداشت حرارت وتپش آج پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جارہی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ خدائے لم یزل نے اس انسان دشمن باطل نظام کو روزِ ازل سے ہی حرام قرار دے دیا تھا جیسے جھوٹ، ظلم، زنا، چوری اور ڈاکہ وغیرہ جیسے جرائم شروع سے ہی سنگین گناہ ٹھہرائے گئے۔ اسی طرح سود لینا انسانوں کی جیبوں پر بدترین لوٹ مار ڈاکہ سے بڑھ کر جرم عظیم قرار دیا گیا۔ اسی واسطے قرآن مقدس میں سودی کاروبار کی قطعی حرمت بیان کرتے ہوئے حکم عدولی (نافرمانی) کرنے والوں کو خدا ورسول سے جنگ لڑنے کے مترادف قرار دیا گیا۔ اس سے بڑھ کر اس باطل نظام سے نفرت کے مزید کونسے الفاظ ہو سکتے تھے، اللہ اوراس کے رسول سے دشمنی مول لینے کے متراف اس جُرمِ عظیم کی وُجوہِ قباحت (خباثت) پر بہت کچھ لکھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود مختصراً اس کے معاشرتی ومعاشی فساد وتخریب (ہلاکت خیز تباہ کاریاں) کا تجزیہ (جائزہ) لینا اور جاننا ضروری ہے۔ ہر دین حق میں خیرات وصدقات کی ترغیب دی جاتی رہی تا آنکہ اسلام میں باقاعدہ نظام زکوٰۃ وصدقات عشر وغیرہ مرتب طریقہ سے قانوناً نافذ کیا گیا۔ خدا پاک کے اس فطری نظام میں امیری وغریبی ایک ناگزیر حقیقت وضرورت تھی۔ ظاہر ہے غرباء وحاجت مندوں کیلئے نظریہ محنت وصنعت کی موجودگی کے باوجود بوقت ضرورت مال داروں پر زکوٰۃ وصدقات کے صالح نظام کے ذریعہ ان فقراء کی بقیہ حاجتمندی کا بندوبست کیا گیا سودخوری کی سب سے بڑی قابل نفرت قباحت بنیادی طور پر وہ فکری پستی ہے جو سود خو دکھاتا ہے کہ بجائے غرباء اورمساکین پر صدقہ وخیرات کے ذریعہ ان کی

ضرورت پوری کرنے کے سخت حاجت مندی کے وقت الٹا اس کو معاشی غلامی کے شکنجے میں اس طرح جکڑنا چاہتا ہے کہ ساری زندگی وہ حاجت مند مقروض قرض دینے والے کے آگے سرنگوں رہے اور اصل قرض کے ساتھ سود ادا کرتے کرتے اس ظلم کے دباؤ میں کراہتا رہے۔ پہلے یہ معاشی لوٹ مار و ڈاکہ زنی انفرادی سطح پر چلتی تھی اب اس لوٹ مار ڈاکہ زنی کو بینکوں (اداروں) کے ذریعہ قانونی جواز مہیا کر دیا گیا ہے کہ دنیا کے ہر کونے میں پھیلی ہوئی مجبور انسانیت کو قانونی شکنجے کے ذریعے اس طرح جکڑا گیا کہ امیر امیر تر ہوتا جائے اور غریب غربت کی دلدل میں نسل در نسل دھنستا جائے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ محروم و مجبور طبقات میں اس کے رد عمل کے طور پر باغیانہ ذہنیت انگڑائیاں لینا شروع کر دیتی ہے۔ ایسے سر پھرے نوجوان حد سے بڑھی دولت کے ٹھیکیداروں پر شب خون مارتے ہیں اور ڈاکہ زنی و لوٹ مار جنم لیتی رہتی ہے۔ اور آخر کار قتل و غارت کا بازار گرم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ سب کچھ سودی معاشی نظام کی نحوست ہے جس کے مظاہرے ہم آئے روز دیکھتے رہتے ہیں۔ اس ظالمانہ نظام کی حمایت کرنے والے اور اس کو قانونی تحفظ و جواز مہیا کرنے والے سب انسانیت کے وہ مجرم ہیں جن پر خدائی غضب و قہر کا احتسابی کوڑا جب برسے گا تو ان کی چیخیں سننے والا کوئی نہ ہوگا۔ یہ اس قدر بھیانک جرم ہے کہ اس کی کسی طرح کی معاونت اس باطل نظام کے تحفظ و بقا کے زمرے میں آکر باعث لعنت قرار دی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سود کے حوالہ سے بہت ہی سخت ناراضگی کے الفاظ منقول ہیں۔ ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سود لینے والے پر، سود دینے والے پر، سودی لین دین کا کاغذ لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے (مسلم واحمد) نیز یہ بھی فرمایا کہ یہ سب اصل گناہ میں برابر ہیں اگر چہ مقدار میں مختلف ہوں (السنن الکبری) دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے گناہ کے ستر (۷۰) درجے ہیں اور ان میں جو سب سے ادنیٰ درجہ ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے صحبت کرے (ابن ماجہ وشعب الایمان)۔ خدائے لم یزل ان مجبور تنگ دست لوگوں کی حالت زار کو پہلے سے جانتے تھے اس لئے اس تنگ نظری اور پست فکری پر مبنی ظالمانہ ذہنیت اور معاشی دہشت گردی کو شروع سے تا قیامت حرام قرار دے دیا تھا۔ آج اس سودی نظام معیشت نے افراد سے نکل کر معاشی طور پر کمزور ممالک پر امدادی قرضوں کے عنوان سے سودی جال کے ایسے منحوس سائے پھیلا دیے ہیں جو کئی دہائیوں کے گزرنے کے باوجود اصل قرض چھوڑ کر فقط سود ادا نہیں کر پا رہے، ایک مومن کے لئے خدائی آرڈیننس (حکم نامہ) سے بڑھ کر کونسی سچی حقیقت ہو سکتی ہے؟ صاف فرمایا ہے۔ ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ باقی ہو رہ گیا

ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم نے نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے اور اگر توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا تمہارے واسطے ہے (سورۃ البقرہ ۲۷۸ تا ۲۷۹)۔ اور پھر اس سے آگے بڑھ کر حقیقت آمیز تنبیہ خاص کے طور پر ارشاد فرمایا ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ سود کو گھٹا گھٹا کے انجام کار مٹا کر رکھ دیتے ہیں جبکہ صدقات کا انجامِ خیر اضافہ ہی اضافہ (گھٹتا نہیں)۔ کلمہ گو مسلمان بینکوں کے دیے ہوئے سودی پیکج پر اندھا اعتماد کرتے ہوئے باطنی بصیرت سے نابینا بن کر بیٹھ گئے ہیں جبکہ خدائے لم یزل کے اُخروی انعامی پیکج کو سننے سمجھنے کے روادار نہیں۔ جاہلانہ فکر ونظر کا یہ سوال پڑھے لکھے لوگوں سے سننے کو ملتا رہتا ہے عام اور مفلوک الحال لوگوں سے سود لینا تو غلط ہے لیکن جو لوگ اپنے کاروبار کو مزید بڑھانے کیلئے (کئی ٹیکسٹائل ملز/شوگر ملز لگانے کیلئے) بینکوں سے قرض لیتے ہیں وہ تو اپنی مرضی اور خوشی سے سود دیتے ہیں انہیں سے بینکوں کا کاروبار چلتا ہے وہ حرام نہیں ہوتا (یا نہیں ہونا چاہیے) افسوس کہ وہ یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں سوچتے کہ ایک چیز جب منجانب اللہ حرام قرار دے دی گئی تو اس میں رضامندی اور جبر کے سوال کا کیا معنیٰ؟ کیا زنا جبر سے حرام ہے ہے تو باہمی رضا مندی سے جائز ہے؟ (اسی طرح کے باقی جرائم) جبر سے گناہ ونافرمانی کی کیفیت میں فرق ہوجاتا ہے کہ سود دینے والا تو حالات کے جبر کا شکار ہو کر مجبور کہلاتا ہے کہ وہ خدانخواستہ اپنی اور اپنے خاندان کی زندگیاں بچانے کیلئے ایسے (سودی) قرض لینے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ لیکن جو پہلے سے کاروبار چلا رہے ہوتے ہیں وہ ہوس اور حرص میں مزید کاروبار بڑھانے کیلئے سودی قرض وصول کرتے ہیں تو ان پر گناہ کی شدت اور خدائی بغاوت ونافرمانی کا وبال (عذاب) اور بڑھ جاتا ہے، یہ کوئی دلیل نہیں کہ جبر اور رضا مندی کی بناء پر حرام کو حلال بنا لیا جائے۔ جہاں جبر اور اضطرار (سخت مجبوری) کی حالت پیدا ہوجائے وہ حرام چیز حلال نہیں ہوتی بلکہ سخت صورتحال میں (جب کہ جان ضائع ہوجانے کا خطرہ شدید ہو تو) وقتی طور پر گناہ اٹھا لیا جاتا ہے یہاں صورتحال یہ ہوتی ہے کہ کروڑوں کے مالک ارب پتی بننے کے چکر میں سودی قرض اٹھاتے ہیں تو سخت ترین حرام کو حلال سمجھ کر ایسا کر رہے ہوتے ہیں (خدا پاک کے حرام کردہ کسی کو حلال سمجھنا/کہنا کفر کے زمرہ میں آتا ہے)۔ دوسرا جرم یہ بھی کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد اپنے اثر ورسوخ کی بنا پر سود سمیت اصل قرض بھی معاف کروا لیتے ہیں یوں وہ قومی سرمایہ (بلکہ غریبوں کی جمع شدہ پونجی) پر شب خون مارتے ہوئے ڈاکہ زنی کے مجرم ٹھہرتے ہیں، اسی طرح سودِ مُرکب (سُود در سُود) اور منفرد سود کی حرمت میں بھی کوئی حکمی فرق پیدا کرنا جہالت علمی اور فکری گمراہی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا آخری اور قطعی حکم مطلقاً حرمت ربا آیا ہے۔ اس واضح اور حتمی حکم کے بعد کسی تاویل

کی گنجائش باقی نہیں ہے ۔ یہاں یہ امر انتہائی اہم اور قابل فکر ہے کہ جو آج کل زرگروں (سناروں) کے ہاں نظام خرید وفروخت رائج ہے وہ خالص سود پر مبنی ہے ۔ اور اس میں عوام وخاص اسی حرام نظام کے تحت بیع وشرا کررہے ہیں اور احساس تک نہیں ہے ۔ سود کے متعلق واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا ہے ۔ ترجمہ :۔ اس کا (سونے کا) نیا ہونا اور پرانا ہونا برابر حقیقت کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اب ننانوے فیصد زرگر نقد رقم سے بیچتے وقت واضح خیانت کررہے ہوتے ہیں کہ کھوٹ کا استعمال زیادہ کر کے زیورات فروخت کرتے ہیں اور پرانا سونا خریدتے وقت ان کی کاٹ کی شرح دوگنی ہوجاتی ہے اور لین دین اورادھار میں اس کمی بیشی کو اصل سود قرار دیا گیا ہے ۔ سب مرد وزن اس سود کے لین دین کو آنکھیں بند کر کے جاری رکھے ہوئے ہیں ۔ یہاں ڈبل حرام کاروبار چل رہا ہے ۔ ایک سود کا سخت جرم دوسرا خیانت جیسا جرم ، اہل علم حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس شرعی حقیقت سے عوام اورزرگروں (سناروں) کو آگاہ کریں کہ وہ اس قدر بھیانک نتائج کے حامل حرام کاروبار کے مرتکب ہورہے ہیں اس کی جائز صورتوں سے ان کو آگاہ کیا جائے ۔ افسوس ! دنیا میں کتنے کاروباری اداروں اور افراد کو ظاہری بلندیوں سے پستیوں کی طرف اور بالآخر دنیا میں ہی تباہی کے عبرتی قبرستان میں زندہ دفن ہوتے دیکھا گیا ہے جو بظاہر مالیاتی ترقیوں سمیت شہرت کی بلندیوں کے کفن میں لپٹے دفن ہوتے دکھائی دیتے ہیں ۔ ان پر آخرت میں خدائی لازوال اٹل قانون کا مخفی نظام کیسے لاگو ہوگا اس پر تبصرہ سے خدائی خوف مانع ہے مزید لکھنے کی ہمت اس واسطے نہیں کی جارہی کہ تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں صاحب مطالعہ حضرات اس موضوع پر لکھی گئی مستقل کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں اللہ پاک ہم سب کی مغفرت فرمادے اورزندگی ہی میں سود سمیت ہر معصیت سے چھٹکارا نصیب فرمائے ۔ آمین !

نوٹ : سود کے متعلقہ انتہائی اہم وضاحت اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ۔ شکریہ !

رِبٰو (سود) کے متعلقہ انتہائی اہم غلط فہمی کا ازالہ

ایسے کم فہم لوگوں کی کمی نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ سود کا متبادل نظام لانا علمائے وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا میں اس باطل نظام کے خاتمے کے لئے کوئی عملی پیش رفت کریں۔اس پر ہمارے علمائے کرام نے غور وفکر کرتے ہوئے بہت ساری ایسی فقہی صورتیں تجویز کی ہیں جو کسی حد تک اس باطل نظام کا متبادل بن سکتی ہیں اور مزید اس پر تحقیق جاری ہے لیکن انتہائی اہم سوال یہ ہے کہ اس ظالمانہ سودی نظام معیشت کو ساری انسانیت پر مسلط کس نے کیا؟ کیا اس میں اسلام یا مسلمانوں کا کچھ بھی عمل دخل ہے؟ یہ غلاظت جس نے پھیلائی ہے بنیادی طور پر وہی اس کی صفائی کا ذمہ دار ہے (''کرے کوئی بھرے کوئی'' کا کیا مطلب؟) اسلام نے تو شروع ہی سے غیر سودی پاکیزہ نظام معیشت پیش کیا ہے اور اس سے قبل بھی جملہ آسمانی مذاہب میں سود کو ہمیشہ کیلئے حرام قرار دیا گیا۔کسی سابقہ دین حق میں سود کو حلال قرار نہیں دیا گیا، عجیب مضحکہ خیز مطالبہ کیا جاتا ہے کہ علماء اس سود کا متبادل نظام پیش کریں۔جب کسی قوم پر اجتماعی خدائی عذاب آنے لگتا ہے تو اس قوم کی اجتماعی سوچ وفکر کے پیمانے سلب ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔سود کے متعلق بھی اس وقت تقریباً ساری انسانیت کا یہ المیہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بغاوت پر مبنی اس باطل نظام کو عملاً قبول کر چکی ہے (اور عالمی سطح پر اس سنگین جرم کو قانونی تحفظ بھی فراہم کر دیا گیا ہے)۔ہمارے علماء اخلاقی اور دینی نقطہ نگاہ کے لحاظ سے ممکنہ حد تک اس باطل نظام کے توڑ کیلئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے پوری جدوجہد کر رہے ہیں کہ جس ظالمانہ نظام کے بوجھ تلے انسانیت کراہ رہی ہے اس سے نکالنے کیلئے وہ اپنا فریضہ ادا کریں ۔یہ ان کی انسانیت نوازی کے حوالے سے اعلیٰ اخلاقی قدروں پر مبنی جذبۂ شفقت ہے جس کے

تحت وہ اس ظالمانہ نظام کے نتیجہ میں پھیلی ہوئی معاشی زبوں حالی کو اپنے تیئں اسلامی نظامِ معیشت کے مطابق انسانی ہمدردی کو فروغ دینے کی پوری جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر سوال پھر بھی اپنی جگہ بجا ہے کہ یہ تو اخلاقی درجے کی انسانی کاوش ہے جس کو ہمارے علماء نبھار ہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جنہوں نے بین الاقوامی دجالی نظام کو نافذ کیا ہے وہی اس کو واپس لیں اور انسانیت کو معاشی طور پر سکھ کا سانس لینے دیں۔ ویسے بھی خدائی قانون ہے کہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی یہ قانون آخرت میں تو لاگو ہونا ہی ہے دنیا میں بھی اسی ضابطے کا عملاً نفاذ ہے کہ جس نے جرم کیا وہی بھگتے گا۔ (کوئی دوسرا اس کا ذمہ دار نہیں ہوگا)۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸۱)۔ تمام احکامات کی اطاعت میں فکر آخرت کو پیش نظر رکھنے اور اخروی خدائی وعدوں پر یقین رکھنے کا بیان۔

(۲۸۲)۔ سودی نظام سے جان چھڑاتے ہوئے آئندہ ہر قسم کے مالی معاملات کی صفائی اور تنازعات کے خاتمہ کیلئے تحریری (دستاویزی) نظام وجود میں لانے اور اس کے لوازمات، قواعد وضوابط مرتب کرنے نیز رہنما اصول پیش نظر رکھنے کا سراپا خیر حکمنامہ۔

تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

جس دن اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور ان

ع هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

پر ظلم نہ ہوگا۔ اے ایمان والو جب تم کسی وقت مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ

کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ

کرے جیسا کہ اس کو اللہ نے سکھایا ہے سو اسے چاہیے کہ لکھ دے اور وہ شخص بتلاتا جائے کہ

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ

جس پر قرض ہے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور اس میں سے کچھ کم کر کے نہ لکھا جائے

فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

پھر اگر وہ شخص کہ جس پر قرض ہے بے وقوف ہے یا کمزور ہے یا وہ بتلا نہیں سکتا

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا

تو اس کا کارکن ٹھیک طور پر لکھوادے اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کرلیا کرو

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان لوگوں میں سے جنہیں تم گواہوں میں

وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا

سے پسند کرتے ہو تاکہ اگر ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلادے

فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ

اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک

وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ

لکھنے میں سستی نہ کرو یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کو زیادہ قائم رکھنے والا ہے اور شہادت

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ

کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے اس بات کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

مگر یہ کہ سوداگری ہاتھوں ہاتھ ہو جسے آپس میں لیتے دیتے ہو پھر تم پر کوئی

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ

گناہ نہیں کہ اسے نہ لکھو اور جب آپس میں سودا کرو تو گواہ بنالو اور لکھنے والے اور

كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا

گواہ بننے والے کو تکلیف نہ دی جائے اور اگر تم نے تکلیف دی تو تمہیں گناہ ہوگا اور اللہ

اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝٢٨٢ وَاِنْ كُنْتُمْ

سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اور اگر تم

عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی پر قبضہ کیا جائے اور اگر ایک تم میں سے

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

دوسرے پر اعتبار کرے تو چاہئے کہ وہ شخص امانت ادا کردے جس پر اعتبار کیا گیا اور اپنے اللہ

رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ

سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بے شک

٣٩ ع ٧ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝٢٨٣ ع لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

اس کا دل گنہگار ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں

الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ

ہے اللہ ہی کا ہے اور اگر تم اپنے دل کی بات ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے اللہ تم سے اس

اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

کا حساب لے گا پھر جس کو چاہے بخشے گا اور جسے چاہے عذاب کرے گا اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٨٤ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

قادر ہے۔ رسول نے مان لیا جو کچھ اس پر اس کے رب کی طرف سے اترا ہے اور مسلمانوں نے بھی

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ قف

مان لیا سب نے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو مان لیا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٨٣)۔ حالت سفر میں ادھار لینے کی مجبوری پر عقد رہن کرنے کے حوالہ سے ہدایاتی وعظ نامہ کا بیان۔

(٢٨٤) ۔ سورۃ کے اختتام پر ہدایات واحکامات کے حاکم مطلق (اللہ جل جلالہ) کی حاکمیت اعلیٰ کا بیان کرتے ہوئے اس کے نظام احتساب کی باریکی کا انتباہ نیز اختیارات مطلقہ کے باعث عفو ودرگزر یا تعذیبی اختیار (عذاب دینے کا) استعمال کرنے کے حوالہ سے حکمت آمیز بیان۔

معاملات، لین دین کا اسلامی (قانونی) نظام

(زیرِ مطالعہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۲)

اسلام ایک جامع نظامِ حیات و کامل دستورِ العمل ہے جس کا کم و بیش تیس فیصد عبادات (جن کی اصل اساس اعتقادات پر مبنی ہے) اور اندازاً ستر فیصد عبادات معاملاتی حقائق پر مبنی ہے) ایک رائے قابلِ غور اور لائق توجہ ہے کہ یہ دنیوی نظامِ امتحان کا سہولیاتی قانون ہے کہ ۳۳ فیصد مارکس (نمبروں) والا پاس شمار ہوتا ہے اور اس سے آگے سے فرسٹ رسکینڈ کے نمبرات شروع ہوتے ہیں۔ دوسری طرف شرعی امور کی طرف آیئے کہ اعتقادات و فرائض میں بھی ہماری صورتِ حال انتہائی کمزور رہے، ترجمہ: ''اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ شریک ٹھہراتے ہیں'' (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۶)۔ جبکہ ہم لوگ معاملات کو دین کی حقیقت سمجھنے کے روادار بھی نہیں۔ اب اگر ستر فیصد معاملات کو اپنے نظامِ عمل سے (معاذ اللہ) خارج کر دیں تو اخروی معیار کے مطابق ہمارا کیا حال ہو گا؟ بہر حال ہم مسلمانوں کے لیے انتہائی لمحہ فکریہ ہے کہ معاملات کو نجی پہلو سے لیتے ہیں، مرضی ہے عمل کریں یا نہ کریں (معاذ اللہ) دین کو تجارت وغیرہ سے کیا غرض؟ ایسی سوچ و فکر نظریاتی گمراہی ہے، دین کی ٹھوس بنیاد اعتقادات (عقائد صحیحہ) پر ہے اس کے بغیر صفر ہے۔ ایسے ہی بقیہ سارا دین عبادات اور معاملات سے جو مرتب شدہ ہے وہ فقط خالی گپ شپ یا محض وظائف و تسبیحات سے عبارت نہیں جو آج ہم نے عملی مذاق بنا رکھا ہے کہ ایک ہاتھ میں تسبیح کے دانے گھوم رہے ہوتے ہیں اور دوسرے ہاتھ میں سودی کاروبار اور باطل و فاسد تجارت بھی جاری رہتی ہے۔ اگر ایسا دانستہ حلال سمجھ کر کوئی کر رہا ہے تو وہ خدائی قانون کا اعلانیہ باغی ہے اور شرعی طور پر اعلانیہ باغی کا مقام کیا ہے وہ اہل علم اصحاب فتاویٰ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اسلام نے جہاں معاشی، معاشرتی اور تجارتی حوالوں سے ہمیں قانونی نظم العمل دیا ہے اور حلال و حرام کی واضح راہنمائی کی ہے ایسے ہی معاملاتی اعتبار سے قرآن کریم کی سب سے طویل آیت (سورۃ البقرہ ۲۸۲) کا مضمون اسی لین دین کی باہمی دستاویزی حقیقت سے ہے، اُدھار ہو یا قرض، عقدِ دین رعقدِ کفالت ہو یا عقدِ بیع (خرید و فروخت)

وصیت ہو یا حوالہ۔ غرض یہ کہ کوئی معاملاتی پہلو ہو اسلام اس کے متعلق واضح راہنما اصول و ہدایت سے آگاہ کرتا ہے۔ آپ ذرا قرآن کریم جیسی آفاقی کتاب کو(جہاں برکت کے لیے تلاوت کرتے ہیں جو بہت اچھا اور بابرکت عمل صالح ہے) اس فکر وعمل سے مطالعہ میں لے آئیں کہ یہ کس قدر جامع و کامل آفاقی دستورِ حیات ہے جس میں زندگی سے لے کر موت تک ہر پہلو پر قانونی اصول و ہدایت موجود ہے۔ اسلام نے معاملات کی شفافیت کو صرف ترجیحی امر نہیں۔ بلکہ فرض (لازمی) قرار دیا ہے، اسلام نے معاہدات میں دستاویزی (تحریری) حقیقت پر بہت زور دے کر آنے والے دنوں میں (باہمی نزاع کی صورت میں) کسی فریق کے انکار کا دروازہ بند کیا ہے، آج اسلام کے اس واضح حکم سے عملی انحراف کا نتیجہ ہم سب کے سامنے ہے۔ خاندان ہو یا محلّہ انفرادی معاملہ ہو یا زبانی طور پر کئی افراد کا باہمی معاہدہ۔ اس زبانی بات چیت کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ بعد میں انحراف و انکار عام ہو گیا، تنازعات بڑھ گئے، دیوانی عدالتیں انہی معاملات سے بھری پڑی ہیں۔ نجی سطح پر تحکیم/پنچائتی نظام میں بھی اسی انحراف و انکار کے نقصانات دیکھنے کو ملتے ہیں اور لوگوں میں کتنی دفعہ معمولی معاملاتی لین دین پر لڑائی جھگڑے لوٹ مار حتیٰ کہ قتل و غارت کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ یہ سب اسلام کے اس حکم سے عملی انحراف (دستاویزی معاہدات میں غفلت و لاپرواہی کے نتائج بد ہیں)۔ جن معاشروں/افراد، قوموں میں اس خدائی حکم کی اطاعت کی جاتی ہے۔ وہ باہمی نزاعات اور ختم نہ ہونے والے عدالتی جھنجھال سے بچ جاتے ہیں۔ ورنہ دونوں فریق اپنی جائیداد کا اکثر حصہ وکلاء کی بھاری فیسوں پر خرچ کرتے کرتے قبروں میں اتر جاتے ہیں کسی کے ہاتھ کچھ نہیں آتا مگر ضد اور ہٹ دھرمی کا علاج کون کرے۔ علماء، مبلغین، واعظین، اور مصلحین و مشائخ سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بیانات میں عوام الناس کو جملہ معاہدات/معاملات کی اطاعت کی ترغیب دیں تاکہ کچھ برکات وثمراتِ صالحہ اس مسلمان معاشرے کے حصے میں آسکیں اور کچھ بھی نہ ہو تو کم از کم ہم شعور و آگہی کا اپنا فرضِ منصبی تو ادا کرتے رہیں (جو ہماری ذمہ داری میں شامل ہے)۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

اے ہمارے رب تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی طاقت کے

وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

سوا تکلیف نہیں دیتا نیکی کا فائدہ بھی اسی کو ہوگا اور برائی کی زد بھی اسی پر پڑے گی اے رب ہمارے

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمیں نہ پکڑ اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں

لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

اور ہمیں معاف کردے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا کارساز ہے

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

کافروں کے مقابلہ میں تو ہماری مدد کر۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَاتُهَا ۲۰۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے نظام کائنات کا سنبھالنے والا ہے۔ اس نے تجھ پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾

نازل فرمائی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے اس کتاب سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی۔

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ڛ اِنَّ الَّذِيْنَ

وہ کتابیں لوگوں کے لئے راہ نما ہیں اور اسی نے فیصلہ کن چیزیں نازل فرمائیں بے شک جو لوگ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو

اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸۵)۔اہل باطل کے برعکس اہل ایمان کے جملہ خدائی احکامات پر سرِتسلیم خم کرنے کیلئے بنیادی ایمانی عقائد کا تجدیدی اعتراف اور بارگاہ خداوندی میں عجز و نیاز کا اظہار۔

(۲۸۶)۔جواب دعا میں حاکم مطلق کی طرف سے انسانی قدرت اور طاقت کے باوصف احکامات کے نفاذ میں نرمی اور سہولت دینے کا وعدہ، نیز خدائی احسان پر شکر بجا لاتے ہوئے اہل ایمان کی بارگاہ ایزدی میں الہامی کلمات سے لبریز طویل دعائیہ التجا کا بیان۔

سورۃ آل عمران

(۱تا۲)۔اہل کتاب میں سے اپنے وقت کے برحق دین سماوی کی طرف منسوب نصاریٰ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروکاری کے دعوےداروں) کے باطل عقائد کی تردید کے ضمن میں اہل ایمان کے عقیدہ توحید کا صفاتی بیان۔

(۳)۔امام الانبیاء ﷺ کی تصدیق نبوت اور قرآن کریم کا کتب سابقہ کے حوالہ سے ان کے (تحریف سے محفوظ) مضامین حق کے مصدق ہونے کا ذکر کرتے ہوئے نزول فرقان کا بطور خاص بیان۔

(۴)۔واضح احکاماتِ الٰہی اور دلائل کے بعد بھی انکارِ حق پر قائم رہنے والوں کیلئے غالب ذات کی طرف سے سخت عذاب کا ذکر۔

انْتِقَامٍ ﴿٤﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا

لینے والا ہے ۔ اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ۔

فِي السَّمَاءِ ﴿٥﴾ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ

وہی جس طرح چاہے ماں کے پیٹ میں تمہارا نقشہ بناتا ہے اس کے سوا اور کوئی معبود

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦﴾ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

نہیں زبردست حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں محکم ہیں (جن

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۖ

کے معنی واضح ہیں) وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری مشابہ ہیں (جن کے معنی معلوم یا معین نہیں ہیں)

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشٰبَهَ مِنْهُ

سو جن لوگوں کے دل ٹیڑھے ہیں وہ گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی غرض

ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا

سے متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں اور حالانکہ ان کا مطلب سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ

اور مضبوط علم والے کہتے ہیں ہمارا ان چیزوں پر ایمان ہے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہی ہیں

رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ

اور نصیحت وہی لوگ مانتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ اے رب ہمارے جب تو ہم کو ہدایت کر چکا تو ہمارے

إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾

دلوں کو نہ پھیر اور اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما بے شک تو بہت زیادہ دینے والا ہے ۔

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

اے رب ہمارے تو ایک دن سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں بے شک

الْمِيعَادَ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَ ع

اللہ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا۔ بے شک جو لوگ کافر ہیں ان کے مال اور ان کی اولاد

لَا أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۖ وَأُولٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿١٠﴾

اللہ کے مقابلے میں ہرگز کام نہیں آئیں گے اور وہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں ۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵)۔(کوئی غلط فہمی میں نہ رہے) اللہ تعالیٰ کے احاطہ قدرت وگرفت سے کہیں بھی جائے پناہ نہ ملنے کا ذکر۔

(۶)۔خدائی اقتدار و اختیار کامل کی شاہکار صفات کا بیان (کہ مادہ رحم میں بھی اس کی مشیت اور منشاء کے مطابق سب تخلیق ہوتا ہے)۔

(۷)۔ وحی الٰہی میں مفہوم کے اعتبار سے واضح اور غیر واضح آیات کی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے شیطان دماغ لوگوں کے کج روذہنیت کی مذمت اور جب کہ اہل ایمان کے راسخ فی العلم لوگوں کی اتباعِ الٰہی میں مثبت فکری کے رجحان کی تعریف۔

(۸)۔ ایمان جیسی عظیم نعمت کی قدردانی اور ثابت قدمی کی بابت اہل حق کی بارگاہ ایزدی میں عطائے استقامت کی فریاد۔

(۹)۔وعدوں کی پابند ذات کے آگے روز محشر خصوصی ستر پوشی اور رحمت کی مزید فریاد۔

(۱۰)۔(اہل ایمان کے برعکس) کفار کے مال واولاد کی سرمستی میں فکر آخرت کو فراموش کرنے پر (ان کے) خطرناک انجام کا بیان۔

محکمات و متشابہات

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷)

دنیا میں جب سے نظام حق و باطل وجود میں آیا اس وقت سے تا قیامت رحمانی قوتوں اور شیطانی لشکروں کے مابین نظریاتی ،فکری اور عملی معرکہ آرائی چلی آرہی ہے اور رہے گی۔ راہ حق ایک ہے اور باطل راستے کئی ہیں۔ سچ اور جھوٹ میں امتیاز کے ظاہری و باطنی ذرائع کئی ایک رہے ہیں۔ مگر صداقتِ حق کا اصل منبع و سرچشمہ راہنمائی بذریعہ وحی الٰہی ہی رہا۔ آج ختم نبوت کے بھی بعد قرآن کریم اسی لاریب صورت میں موجود ہے جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھا۔اس کے ایک ایک حرف کی براہ راست نگرانی وحفاظت اوپر سے کی جارہی ہے۔ شیطان اور اس کی ظاہری و باطنی (نسبی و روحانی) ذُریت (اولاد) اس سعی لا حاصل سے مایوس ہو چکی ہے۔کہ ہزار جتن اور فتنہ سامانیوں کے باوجود قرآنی الفاظ و معانی میں تبدیلی نہیں لا سکتے ۔ البتہ وہ شیطانی حواری خوردبین سے اپنی فتنہ انگیز لیبارٹری میں بیٹھے یہ کوشش ضرور جاری رکھتے ہیں کہ بعضے ایسے الفاظ جو اپنے مطلب اور مفہوم کے لحاظ سے واضح معلوم و متعین نہیں ہیں ان کے حوالہ سے لوگوں کے دلوں میں تشکیک (شک پیدا کرنے) اور وساوس کے طوفان کیسے برپا کر سکتے ہیں؟۔جیسے اہل حق میں بڑے ذہین اور صاحب بصیرت شہ دماغ لوگ پیدا ہوتے ہیں جن سے اللہ پاک احقاق حق (حق کو ثابت کرنے) اور ابطال باطل(جھوٹ کو ننگا کردینے) کا کام لیتے ہیں ایسے ہی شیطانی صفوں میں موجود اہل باطل کے شہ دماغ اپنے منفی افکار کے فروغ کیلئے دن رات باطل ذرائع و اسباب کے سہارے لوگوں میں ذہنی و اعتقادی افتراق و انتشار کا ہرحربہ آزماتے رہتے ہیں۔ آپ فتنوں کے جنم کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں (بلکہ پوری طرح کنگھال لیں) تو یہی پس منظر نظر آئیگا کہ شیطان اور اس کے حواریوں نے امت کو صراط مستقیم سے ہٹانے کیلئے سب سے مضبوط تین 3 ہتھیار آزمائے۔

(۱)۔محکمات کی بجائے متشابہات کے پیچھے لوگوں کو لگا دیا اور نتیجہ حاصل گمراہی کی صورت میں برآمد ہوا۔

(۲)۔ لوگوں کو گمراہ کرنے میں دوسرا مضبوط شیطانی ہتھیار سلف صالحین پر لوگوں کے قائم اعتماد کے مضبوط رشتہ میں بدظنی/ بد اعتمادی کی فضا پیدا کرکے نئے اعتقادی فتنوں کو جنم دیا جاتا رہا

ہے۔ختم نبوت پر ڈاکہ زنی/حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضوان علیہم اجمعین کے متعلق بدگمانی اور ائمہ سلف پر بداعتمادی جیسے خطرناک فتنوں کے پیچھے یہی رُوح کارفرما دکھائی دے گی۔

(۳)۔امت میں افتراق و انتشار کیلئے لوگوں کے خاندانی/قبائلی و قومی اور لسانی تعصبات کو ہوا دے کر انہیں باہم متصادم کرانا انا پرستی اور بے جا تشدد پرستی پر مبنی اپنی فکری رائے کو دوسروں پر مسلط کرنے کی انتہا پسندانہ سوچ اور تحریک نے امت کو مذہبی/مسلکی اور قومی دھڑوں میں اسی پس منظر میں مزید تقسیم کر کے رکھ دیا ہے نہ جانے آگے (مزید) کیا نتائج رُونما ہوں گے (معاذ اللہ) بہر حال جو لوگ قرآن کریم کی راہنمائی کے مطابق محکمات (جو ہر طرح کے اشتباہ (شبہ و شک) سے بالا تر و محفوظ اور ان کے معانی و مفہوم واضح اور متعین ہیں) پر عمل کرتے ہیں۔ اُسی پر اعتقاد رکھتے ہیں اور متشابہات پر اجمالی ایمان لاتے ہوئے اسکی جزئیات اور تفصیلات کی کھود کرید (ریسرچ) میں نہیں پڑتے وہ ان شاء اللہ فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ جو متشابہات میں بلا وجہ و بلا ضرورت تحقیقات (خواہ کسی بھی خوشنما عنوان سے ہوں) میں اُلجھیں گے وہ خواہ کتنے ہی مضبوط عملی صلاحیتوں کے مالک کیوں نہ ہوں۔ اعتقادی خوش لباسی میں سلامتی کے ساتھ ان کی واپسی مشکل ہو گی۔ بلکہ قدم قدم اعتقادی خطرات سامنے پائیں گے۔ اس لئے اہل علم سمیت سب کیلئے قرآنی راہنمائی یہی ہے کہ محکمات کو مضبوطی سے تھام لو متشابہات کی تفصیلات میں مت الجھو اور قرآن کے تجزیۂ برحق کو دل و جان سے تسلیم کرلو۔

ہر شخص راسخ فی العلم نہیں ہوتا راسخین فی العلم کی مثال ایسے ماہر تعلیم یافتہ سرجنوں کی سی ہے جو سالہا سال کی تعلیمی صلاحیتوں کے پالینے کے بعد برس ہا برس کے آپریشنل تجربات سے گزرتے ہوئے محفوظ میڈیکل آلات اور ہر طرح کے وائرس سے بچاؤ کے لباس میں ملبوس ہو کر سرجیکل عمل درآمد (آپریشن) کرتے ہیں۔ ہر شخص ایسی احتیاط اور ذمہ داری کا روادار قرار نہیں پاتا اس لئے ہم سب کیلئے صائب (صحیح) راستہ یہی ہے کہ ایسے لوگوں سے دُور رہیں (بلکہ اپنے کان بند رکھیں) جو لوگ متشابہات کے حوالہ سے کسی سابقہ یا موجود نئے مذہبی عنوان کی تشریح کرتے نظر آئیں۔ان کو راسخ فی العلم لوگوں کے سامنے پیش کر کے سلامتی عقیدہ و فکری اصلاح کے حوالہ سے درست معلومات کا حصول یقینی بنایا جائے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

جس طرح فرعون والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا معاملہ تھا انہوں نے ہماری نشانیوں کو

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ

جھٹلایا پھر اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب سے انہیں پکڑا اور اللہ سخت عذاب والا ہے۔

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ

کافروں کو کہہ دے کہ اب تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہ برا

الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

ٹھکانا ہے۔ تمہارے سامنے ابھی ایک نمونہ دو فوجوں کا گزر چکا ہے جو آپس میں ملیں ایک فوج

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ

اللہ کی راہ میں لڑتی ہے اور دوسری فوج کافروں کی ہے وہ کافر مسلمانوں کو اپنے سے دوگنا دیکھ

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي

رہے تھے آنکھوں کے دیکھنے سے اور اللہ جسے چاہے اپنی مدد سے قوت دیتا ہے اس واقعہ میں

الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ

دیکھنے والوں کے لئے عبرت ہے۔ لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے فریفتہ کیا ہوا ہے جیسے

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان کئے ہوئے

وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

گھوڑے اور مویشی اور کھیتی یہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور اللہ ہی کے پاس

حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

اچھا ٹھکانا ہے۔ کہہ دے کیا میں تم کو اس سے بہتر بتاؤں پرہیزگاروں کے لئے اپنے رب

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ

کے ہاں باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾

اور پاک عورتیں ہیں اور اللہ کی رضامندی ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۱۱)۔ آل فرعون اور ماقبل کے سرکش مکذبین کیلئے خدائی عذاب سے موجودہ کفار کو سبق حاصل کرنے کی تلقین۔

(۱۲)۔ دنیوی طاقت پر نازاں اہل باطل کی آخرت میں بے بسی اور جہنم میں داخلے کا طنزیہ ذکر۔

(۱۳)۔ رزم حق و باطل کی قدیمی معرکہ آرائی کے پس منظر میں غزوۂ بدر کے موقع پر کچھ تائیدی اور مشاہداتی تأثرات کا ایمان ویقین سے لبریز بیان۔

(۱۴)۔ فطرتی مرغوبات ور جحانات کے معروف اسباب (جو عموماً گمراہی کا ذریعہ چلے آرہے ہیں) کا ذکر کرتے ہوئے ان کے جائز استعمال کی اباحت مگر ان کو مقصد حیات سمجھ کر ان میں مدہوش ہوجانے کی مذمت کا بیان۔

(۱۵)۔ مذکورہ مرغوبات میں بلاضرورت رجحان کی بجائے اہل تقویٰ کیلئے اخروی لازوال انعامات خداوندی پر توجہ مرکوز رکھنے کا ترغیبی اظہار۔

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں سو ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ

النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَ

کے عذاب سے بچالے ۔ وہ صبر کرنے والے ہیں اور سچے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں اور خرچ

الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

کرنے والے ہیں اور پچھلی راتوں میں گناہ بخشوانے والے ہیں ۔ اللہ نے اور فرشتوں نے اور علم والوں

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

نے گواہی دی کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی انصاف کا حاکم ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں

النصف

الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

زبردست حکمت والا ہے ۔ بے شک دین اللہ کے ہاں فرمانبرداری ہی ہے اور جنہیں کتاب

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ

دی گئی تھی انہوں نے صحیح علم ہونے کے بعد آپس کی ضد کے باعث اختلاف کیا

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ

اور جو شخص اللہ کے حکموں کا انکار کرے تو اللہ جلد ہی حساب لینے والا ہے ۔ پھر بھی اگر تجھ سے جھگڑیں تو ان

حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ

سے کہہ دے کہ میں نے اپنا منہ اللہ کے حکم کے تابع کیا ہے اور ان لوگوں نے بھی جو میرے ساتھ ہیں اور ان لوگوں

لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ

سے کہہ دے جنہیں کتاب دی گئی ہے اور ان پڑھوں سے کیا تم بھی تابع ہوتے ہو؟ پھر اگر وہ تابع ہوگئے تو انہوں نے

ع ١٠

اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾

نے بھی سیدھی راہ پالی اور اگر وہ منہ پھیریں تو تیرے ذمہ فقط پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ

بے شک جو لوگ اللہ کے حکموں کا انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں

وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

اور لوگوں میں سے انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں سو انہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٦ تا ١٧)۔ عنداللہ مقبول ومحبوب اعمال پر کاربند اہل تقویٰ کیلئے تعریفی وتوصیفی طرز بیان سے خراج تحسین کا ذکر۔

(١٨)۔ اعمال صالحہ کیلئے ایمان بنیادی حقیقت، عقیدۂ حق کی یاددہانی کراتے ہوئے اس کی عظمت پر خدائی شہادت کے ساتھ بطور خاص اہل علم اور جملہ ملائکہ کی مہر تصدیق کا بیان۔ اور عیسائیوں کے نظریۂ کفارہ پر ضرب توحید کا عجیب پیرائے سے اظہار۔

(١٩)۔ مسلمانوں کی طرح تمام ادیان سابقہ کے پیروکاروں کیلئے بھی صداقت اسلام کا اعتراف ضروری قرار دینے نیز دین اسلام سے اختلاف (اور وہ بھی تمام تر علمی دلائل کی معرفت کے بعد) اہل باطل کی باغیانہ روش و حسد پر مبنی سرکشی کا مذمتی ذکر نیز ان کو جلد احتسابی کٹہرے میں لانے کا اعلان۔

(٢٠)۔ اہل کتاب کے اپنی حقانیت کے بارے بلا دلیل حجت بازی پر کان دھرنے کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام کو خدائی احکام کے آگے تسلیم ورضا کا رویہ اپنانے کا حکم۔ (الف) اہل کتاب اور مشرکین کو بھی ناصحانہ مشورہ، تسلیم حق کی راہ اپنالیں تو بہت اچھا ورنہ آپکو تبلیغ حق پر کفایت کرنے کا حکم۔

(٢١)۔ ضد، حسد وعناد اور باغیانہ روش کے عادی مجرم اہل کتاب کی تخریبی اور فسادی سرگرمیوں کے مذمتی تذکرے کے بعد ان کے انجام بد کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٢)۔ بدباطن اور بدعقیدہ لوگوں کے اعمال صالحہ کا نتیجہ خیز نہ ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کیلئے دنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی کا اعلان۔

(٢٣)۔ اہل کتاب کی تمام تر تحریفات کے باوجود بقیہ محفوظ حصہ پر ان کی بدعملی پر مبنی باغیانہ روش اور اعراض حق کا مذمتی ذکر۔

(٢٤)۔ اولاد انبیاء علیہم السلام ہونے (صاحبزادگیت) کے خمار میں مغرور بنی اسرائیل کا اخروی سزا کے متعلق مفروضی نظریہ اور ان کی افترا بازی کا مذمتی ذکر۔

(٢٥)۔ روز محشر انجام حقیقت کھلنے پر تمام تر فاسد تصورات کا خاتمہ اور اپنے کیے کا نتیجہ سامنے آنے کا سچ بھرا انکشاف۔

(٢٦)۔ دنیوی بادشاہوں سے مرعوب اور زیر احسان نمک خوروں کو انقلابی تبدیلیوں سے آگاہی اور مستقبل میں تغیرات احوال کے حوالہ سے مالک الملک کے شاہی فیصلوں کے حیران کن نتائج کا حقیقی اور صفاتی پیرائے میں دعائیہ التجا سے اظہار۔

(٢٧)۔ انقلاب احوال کے مطالعہ کیلئے آفاقی مشاہداتی دلائل کو پیش نظر رکھنے کا زوردار بیان۔

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢١﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا
دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دے ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی دنیا اور آخرت میں محنت ضائع
وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٢٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا
ہوگئی اور ان کا کوئی مددگار نہیں ۔ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں ایک حصہ کتاب کا
نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
ملا وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ کتاب ان میں فیصلہ کرے پھر ایک فرقہ
يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ
ان میں سے پھر جاتا ہے ایسے حال میں کہ وہ منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں ۔ یہ اس لئے کہ وہ
تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا
کہتے ہیں کہ ہمیں ہرگز آگ نہیں لگے گی مگر چند دن گنتی کے اور ان کی اپنی بنائی ہوئی باتوں نے انہیں
يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ
دین میں دھوکا دیا ہوا ہے ۔ پھر ان کا کیا ہوگا جب ہم انہیں ایک دن جمع کریں گے جس کے آنے میں
كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ
کوئی شبہ نہیں اور ہر کسی کو اپنی کمائی کا اجر پورا دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ۔ تو کہہ اے اللہ
الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ
بادشاہی کے مالک جسے تو چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ
جسے تو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے تو چاہے ذلیل کرتا ہے سب خوبی تیرے ہاتھ میں ہے
شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ
کرتا ہے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے تو چاہتا ہے
تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ
بے حساب رزق دیتا ہے ۔ مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ
دوست نہ بنائیں اور جو کوئی یہ کام کرے اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر اس
شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَ
صورت میں کہ تم ان سے بچاؤ کرنا چاہو اور اللہ تمہیں اپنے سے ڈراتا ہے اور
اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ
اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ تو کہہ دے اگر تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو
يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي
اسے اللہ جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اسے جانتا ہے اور اللہ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ
ہر چیز پر قادر ہے ۔ جس دن ہر شخص موجود پائے گا اپنے سامنے اس نیکی کو جو اس نے کی تھی
مُّحْضَرًا ۚۖ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا
اور جو کچھ اس نے برائی کی تھی اس دن چاہے گا کہ کاش درمیان اس کے اور درمیان اس کی برائی کے
بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ قُلْ
مسافت دور کی ہو اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر شفقت کرنے والا ہے ۔ کہہ دو
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ
اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ کہہ دو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ منہ موڑیں
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ
تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ۔ بے شک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی اولاد کو
اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ
اور عمران کی اولاد کو سارے جہان سے پسند کیا ہے ۔ جو ایک دوسرے کی اولاد تھے اور
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ
اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ جب عمران کی عورت نے کہا اے میرے رب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸)۔اہل حق وباطل کے مابین نظریاتی راہوں کی دائمی جدائیگی کے باعث ترکِ موالات (دوستی سے دور رہنے) کا حکم دیتے ہوئے بعض ناگزیر معروضی حالات پر استثنائی بیان ۔(ترکِ موالات انتہائی اہم موضوع ہے جس کا باریک بینی سے جائزہ ومطالعہ اس لئے بھی لازم ہے کہ خدائی حکم کی اتباع اسی جائزہ سے ہی منسلک ہے)

(۲۹)۔حقیقی خطرات سے بچاؤ کی بجائے موہوم حقیر مفادات پر موالات کی راہ اپنانے والوں کیلئے یہ سخت تنبیہی بیان ہے (کہ کفار سے تمہارے معاملات معاہدات کے پیچھے کیا جذبہ کارفرما ہے۔ وہ دلوں کے بھیدوں پر نظر رکھنے والا علیم وخبیر سب جانتا ہے کوئی دھوکے میں نہ رہے)۔

(۳۰)۔خیر وشر کے حوالہ سے روزِ محشر اخروی نتائج کے مشاہدہ پر اظہارِ تمنا وحسرت کی بجائے پیشگی آخرت کی تیاری کیلئے رؤف ورحیم ذات کی طرف سے اپنے بندوں کو خبردار کرنے کا بیان۔

(۳۱)۔کفار سے ترکِ موالات (استثنائی صورتوں کے علاوہ) کا حکم دینے کے بعد حقیقی محبتِ الٰہیہ کے عملی معیار کا ذکر کرتے ہوئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری وباطنی اتباع کا تاکیدی حکم۔

(۳۲)۔اہل کتاب کے محبتِ الٰہیہ کے متعلق محض قولی دعویٰ کی تردید کرتے ہوئے احکاماتِ خداوندی کی اتباع واطاعتِ امام الانبیاء کا زوردار حکم۔

(۳۳تا۳۴)۔عقائد واعمال کی اصلاح کیلئے برگزیدہ انبیاء سابقین ومصلحین کے حسنِ انتخاب کا بڑے اہتمام سے ذکر۔

لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۵

جو کچھ میرے پیٹ میں ہے سب سے آزاد کرکے میں نے تیری نذر کیا سو تو مجھ سے قبول فرما بے شک تو ہی

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّيْ وَضَعْتُهَآ أُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

سننے والا جاننے والا ہے۔ پھر جب اسے جنا کہا اے میرے رب میں نے تو وہ لڑکی جنی ہے اور جو کچھ

بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى ۚ وَإِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ

اس نے جنا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے اور بیٹا بیٹی کی طرح نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا

إِنِّيْٓ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝۳۶ فَتَقَبَّلَهَا

اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے بچا کر تیری پناہ میں دیتی ہوں ۔ پھر اسے اس

رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ

کے رب نے اچھی طرح سے قبول کیا اور اسے اچھی طرح سے بڑھایا اور وہ زکریا کو سونپ دی

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ

جب زکریا اس کے پاس حجرہ میں آتے تو اس کے پاس کچھ کھانے کی چیز پاتے کہتے

يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ

اے مریم تیرے پاس یہ چیز کہاں سے آئی ہے وہ کہتی یہ اللہ کے ہاں سے آئی ہے اللہ جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۷ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ

بے حساب رزق دیتا ہے ۔ زکریا نے وہیں اپنے رب سے دعا کی کہا اے میرے رب

هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝۳۸ فَنَادَتْهُ

مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کا سننے والا ہے ۔ پھر فرشتوں

الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ

نے اس کو آواز دی جب وہ حجرے کے اندر نماز میں کھڑے تھے کہ بے شک اللہ تجھ کو یحییٰ کی

بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا

خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے ایک حکم کی گواہی دے گا اور سردار ہوگا اور عورت کے پاس نہ جائے گا

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۳۹ قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ

اور صالحین میں سے نبی ہوگا۔ کہا اے میرے رب میرا لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ میں بڑھاپے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۵)۔ حضرت عیسیٰ کی والدہ محترمہ کی بارگاہ الٰہی میں مانی گئی نذر اور دعا کا ذکر کرکے انکی بشریت اور استمداد (مدد کی التجا) کے حوالہ سے توحیدی اعتقاد کا واضح بیان۔

(۳۶)۔ حضرت مریمؑ کی پیدائش پر انکی والدہ محترمہ کا فطری ردعمل (اور خدائی حکمت و مصلحت کے اظہار سے تسلی کا ذکر کرتے ہوئے) انکے مخصوص تسمیہ (مریم نام رکھنا) اور انکو اولاد سمیت براہ راست خدائی پناہ میں دینے کی استدعا کا بیان۔

(۳۷)۔ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ مکرمہ کی قبولیت دعا اور حضرت مریم علیہا السلام کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کے حُسنِ کفالت کے ساتھ حضرت مریم علیہا السلام پر خدائی انعامات کے معجزاتی ظہور کا بلیغ طرزِ فکر سے واقعاتی بیان۔

(۳۸)۔ قدرتِ مطلقہ کے معجزاتی مشاہدہ پر حضرت زکریا علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں دعائے خاص کا ذکر۔

(۳۹)۔ جواب میں ملائکہ کے ذریعہ قبولیت دعا کی خوشخبری دیتے ہوئے حضرت یحییٰ کی مادر زاد نبوت اور غیر معمولی اوصاف حمیدہ کا بیان۔

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ

کو پہنچ چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے فرمایا اللہ اسی طرح جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ کہا اے

رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ

میرے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر فرمایا تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن

اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع ۱۲

سوائے اشارہ کے بات نہ کر سکے گا اور اپنے رب کو بہت یاد کر اور شام اور صبح تسبیح کر ۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے پسند کیا ہے اور تجھے پاک کیا ہے

وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۲﴾ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَ

اور تجھے سب جہان کی عورتوں پر پسند کیا ۔ اے مریم اپنے رب کی بندگی کر

اسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ

اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر ۔ یہ غیب کی خبریں ہیں ہم بذریعہ

نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ

وحی تمہیں اطلاع دیتے ہیں اور تو ان کے پاس نہیں تھا جب اپنا قلم ڈالنے لگے تھے کہ

یَكْفُلُ مَرْیَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ

مریم کی کون پرورش کرے اور تو ان کے پاس نہیں تھا جبکہ وہ جھگڑ رہے تھے ۔ جب فرشتوں

الْمَلٰٓىِٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ

نے کہا اے مریم اللہ تجھ کو ایک بات کی اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسی بیٹا مریم

عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۴۵﴾

کا ہوگا دنیا اور آخرت میں مرتبے والا اور اللہ کے مقربوں میں سے ہوگا ۔ اور جب وہ ماں کی گود میں

وَیُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ

ہوگا تو لوگوں سے باتیں کرے گا اور جبکہ وہ ادھیڑ عمر کا ہوگا اور نیکوں میں سے ہوگا ۔ مریم نے کہا

اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ

اے میرے رب مجھے بیٹا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا فرمایا اسی طرح اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۰)۔ غیر معمولی حالات میں بیٹے کی پیدائشی خبر پر حضرت زکریا علیہ السلام کا بارگاہ الٰہی میں کیفیت رحمت خداوندی کے حوالہ سے استعجابی سوال (غیر معمولی خوشخبری پر اظہار خوشی میں سوال تعجب) کے جواب میں قدرت کاملہ کے اظہار کا بیان۔

(۴۱)۔ اظہار شکر میں بے چین حضرت زکریا علیہ السلام کی بارگاہ رحمت میں علامتِ خاص متعین کرنے کی التجا اور جواب میں تعیینِ علامت (اظہارِ حمل کی نشانی) کا ذکرِ خاص اور اظہارِ شکر کیلئے تسبیح کے ورد کا حکم۔

(۴۲)۔ خدائی پیغام رسانی کے پس منظر میں فرشتوں کا حضرت مریم علیہا السلام کے ساتھ ہمکلامی اور غیر معمولی عظمت وصفات حمیدہ سے نوازنے کی (منجانب خدا) خوشخبری کا بیان۔

(۴۳)۔ حضرت مریم علیہا السلام کی غیر معمولی عظمت وشان کے پس منظر میں انہیں خدائی احکامات و ہدایات کی اتباع کا ذکر ۔

(۴۴)۔ واقعات خاص کے ذکر کو انباء (اطلاع) غیب سے تعبیر کرتے ہوئے دلیل نبوۃ کا بیان (کہ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کیلئے قرعہ اندازی کے واقعہ خاص کی خبر منجانب خدا آپکو ملی ہے ورنہ آپ وہاں موجود نہ تھے)

(۴۵ تا ۴۶)۔ حضرت مریم علیہا السلام کی طرف آنے والے فرشتوں کا خدائی بشارت خاص کے پیغام میں انکے منفرد نام سمیت مقامات رفیعہ (دنیا و آخرت میں بلند درجات) کا امتیازی بیان نیز انکا معجزاتی طور پر بچپنے میں ہی عارفانہ کلام کی قدرت سے نوازا جانا اور ادھیڑ عمر میں حکیمانہ کلام کرنے کا بیان۔

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٧﴾

جو چاہے پیدا کرتا ہے جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُولًا

اور اس کو کتاب سکھائے گا اور دانش عطا کر فرمائے گا اور توریت اور انجیل۔ اور اس کو بنی اسرائیل

إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّي

کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے گا بے شک میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں لے کر آیا

أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ

ہوں کہ میں تمہیں مٹی سے ایک پرندہ کی شکل بنا دیتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے

طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ

حکم سے اڑتا جانور ہو جاتا ہے اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے

بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ

مردے زندہ کرتا ہوں اور تمہیں بتا دیتا ہوں جو کھا کر آؤ اور جو اپنے گھروں میں رکھ کر آؤ

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا

اس میں تمہارے لئے نشانیاں ہیں اگر تم ایمان دار ہو۔ اور مجھ سے پہلی کتاب جو تورات

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ

ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تاکہ تم کو وہ بعض چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام تھیں

عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٥٠﴾

اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّا

بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے سو اسی کی بندگی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ جب عیسیٰ نے بنی

أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ

اسرائیل کا کفر معلوم کیا تو کہا اللہ کی راہ میں میرا کون مددگار ہے حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے دین

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٥٢﴾

کی مدد کرنے والے ہیں ہم اللہ پر یقین لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہونے والے ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات برطابق آیت نمبر

(۴۷)۔حضرت مریم علیہا السلام کا بمقتضائے بشریت پریشانی میں اس غیر معمولی خدائی امر پر اظہار حیرت اور حکم الٰہی کی تکمیل کے حوالہ سے تعجب آمیز سوال (بھلا نظام فطرت سے ہٹ کر بغیر خاوند کے بچے کی پیدائش عادتاً کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟) جواب میں خدائی مشیت کا نادر الوقوع مخفی تکوینی نظام نافذ کرنے کا اعلان۔ (جس خدائی کلمۂ "کُن" سے آسمان وزمین، سورج چاند ستارے، پہاڑ وغیرہ پیدا کیے گئے اسی کلمۂ کُن سے ماں کے پیٹ سے ایک بچے کی غیر عادی پیدائش پر تعجب کیا؟)

(۴۸)۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائشی بشارت میں انکی مستقبل میں (دوران نبوت) عملی مساعیٔ جمیلہ کا ذکر خاص۔

(۴۹)۔ بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر کی حیثیت سے انکی ہدایت واصلاح کیلئے بطور خاص منفرد معجزاتی امور کو دلیل حق کی طرز سے بیان کرنے کا ذکر۔

(۵۰)۔حضرت عیسیٰ کا تورات (موسوی کے محفوظ مضامین) کا مصدق ہونا اور انکے متعلقہ بعض خدائی احکام میں ترمیم کو واضح کرتے ہوئے تقویٰ اور اطاعت رسول کا ناصحانہ بیان۔

(۵۱)۔حضرت عیسیٰ کا اظہار عبدیت کرتے ہوئے معبود حقیقی کو ہی الٰہ واحد ماننے کی تاکیدی تبلیغ کا ذکر (صراط مستقیم کی خشت اول توحید باری تعالیٰ کا اعتراف ہے)۔

(۵۲ تا ۵۳) بنی اسرائیلیوں کی حضرت عیسیٰ کے خلاف بغاوت پر انکے حواریین کا خم ٹھونک کر نصرت حق کا اعلان کرنے اور اظہار ایمان کیلئے جرأتمندانہ بیان کا ذکر۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَ
اے رب ہمارے، ہم اس چیز پر ایمان لائے جو تو نے نازل کی اور ہم رسول کے تابعدار ہوئے سو تو ہمیں گواہی دینے والوں
مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ
میں لکھ لے۔ اور انہوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ بہترین خفیہ تدبیر کرنے والوں میں سے ہے۔ جس وقت
مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ بے شک میں تمہیں پورا وصول کرنے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں سے
جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تیرے تابعدار ہوں گے انہیں ان لوگوں پر قیامت کے دن تک منکروں پر غالب رکھنے والا ہوں
ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾
پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہوگا پھر میں تم میں فیصلہ کروں گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔
فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا
سو جو لوگ کافر ہوئے انہیں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا
وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں
الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾
ان کا حق پورا پورا دیا جائے گا اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ آیتیں ہم تمہیں پڑھ
ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى
کر سناتے ہیں اور نصیحت حکمت والی۔ بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک
عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾
آدم کی سی ہے اسے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ہو جا پھر ہو گیا۔
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ
حق وہی ہے جو تیرا رب کہے پھر تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ پھر جو کوئی تجھ سے اس واقعہ میں
مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ
جھگڑے بعد اس کے کہ تیرے پاس صحیح علم آچکا ہے تو کہہ دے آؤ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۴)۔ کفار کی اہل حق کے خلاف خطرناک سازشوں کے مقابلہ میں خدائی تدبیروں کے غالب آنے کا بیان۔

(۵۵)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیے گئے منفرد اور معجزاتی وعدوں کا بیان۔ (الف) خدائی تدبیر ہی غالب رہتی ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کیلئے حکومتی اقتدار کی ساری تدبیریں الٹی ہوگئیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت اور طویل بقا کا خدائی فیصلہ اور وعدہ غیر معمولی انداز سے پورا ہو کر رہا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا جبکہ حکومتی اقتدار منہ تکتا رہ گیا۔

(۵۶)۔ خدائی احکامات کے منکرین کے لئے دنیا و آخرت میں عبرتناک سزا اور روز محشر انکی بے بسی کا بیان۔

(۵۷)۔ کفار کے برعکس مومنین صالحین کیلئے اخروی اعزاز کا بیان۔

(۵۸)۔ یہ صداقت بھرا واقعہ کوئی عام کہانی نہیں بلکہ اس کی تاکیدی سچائی کو واضح کرنے کیلئے اسکو آیات حکیمہ اور ذکر کے منفرد عنوان سے تعبیر کا اظہار۔

(۵۹)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائشی کیفیت پر تعجب میں مبتلا گمراہی کا شکار ہونے والے نصاریٰ کی بدعقیدگی کو رد کرنے کیلئے حضرت آدم علیہ السلام کی غیر معمولی تخلیق اور ”کلمہ کن“ کا مثالی بیان۔

(۶۰)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبدیت پر اس قدر واضح دلائل کے بعد کسی کیلئے بھی شک کی گنجائش باقی نہ رہنے کا ذکر۔

وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ

اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں بلائیں پھر سب التجا کریں

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ

اور اللہ کی لعنت ڈالیں ان پر جو جھوٹے ہوں۔ بے شک یہی سچا بیان ہے اور

مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔ پھر اگر پھر جائیں

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى ع

تو بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو جانتا ہے۔ کہہ اے اہل کتاب ایک بات کی طرف آؤ

كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ

جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی بندگی نہ کریں

شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور سوائے اللہ کے کوئی کسی کو رب نہ بنائے پس اگر وہ پھر جائیں

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ

تو کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو فرمانبردار ہونے والے ہیں۔ اے اہل کتاب ابراہیم کے معاملہ میں

فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ

کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو اس کے بعد اتری ہیں

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ

کیا تم یہ نہیں سمجھتے۔ ہاں تم وہ لوگ ہو کہ جس چیز کا تمہیں علم تھا اس میں تو جھگڑے

تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

پس اس چیز میں کیوں جھگڑتے ہو جس چیز کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی لیکن سیدھے راستے والے مسلمان تھے

مُّسْلِمًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ

اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ لوگوں میں سے سب سے زیادہ قریب ابراہیم کے وہ لوگ تھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦١ تا ٦٢)۔ اگر نصاریٰ کو اپنی حقانیت کا اتنا اصرار ہے تو ایسے گمراہوں کیلئے کھلے مباہلے کا چیلنج (کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے ان واقعات کی صداقت ایسے ہی برحق ہے جیسے لا الٰہ الا اللہ کی صداقت برحق ہے)۔

(٦٣)۔ مفسدین کا خدائی احاطۂ علم سے باہر نہ ہونے کا ذکر۔

(٦٤)۔(عقیدۂ توحید کا اعتراف اور شرک سے بیزاری، ہر دین سماوی میں نقطۂ اتفاق کے طور پر موجود تھا) دعوتی اسلوب بیان کے ذریعہ اہل کتاب کو اصول مشترکہ اور متفقہ عقائد کی قبولیت کا لاجواب بیان۔

(٦٥)۔ عقل کے مارے اہل کتاب کو ان کی بدعقلی پر تنبیہ کا ذکر (اتنی عقل بھی کام نہیں کرتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تورات اور انجیل کا معتقد سمجھتے ہو حالانکہ وہ تو ان کے بہت بعد میں نازل ہوئی تھیں)۔

(٦٦)۔ اہل کتاب کے اپنی اوقات علمی سے زیادہ بلا تحقیق حجت بازی پر انکی ناقدرانہ مذمت کا ذکر۔

(٦٧)۔ اہل کتاب اور مشرکین کے عقیدتوں کے مشترکہ مرکز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عقیدۂ حق کا ذکر کرتے ہوئے ان کی طرف من گھڑت نسبتی ناموں کا تردیدی بیان۔

لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَھٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ

جنہوں نے اس کی تابعداری کی اور یہ نبی اور جو اس نبی پر ایمان لائے اور اللہ ایمان والوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٨ وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ

کا دوست ہے۔ بعض اہل کتاب دل سے چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کو گمراہ کردیں

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٦٩ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ

اور گمراہ نہیں کرتے مگر اپنے نفسوں کو اور نہیں سمجھتے۔ اے اہل کتاب

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝٧٠ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ

اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم گواہ ہو۔ اے اہل کتاب

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

سچ میں جھوٹ کیوں ملاتے ہو اور سچی بات کو چھپاتے ہو حالانکہ تم

تَعْلَمُوْنَ ۝٧١ وَقَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ ع ٧ ٨ ١٥

جانتے ہو۔ اور اہل کتاب میں سے ایک جماعت نے کہا جو کچھ مسلمانوں

اُنْزِلَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ

پر اترا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کردو شاید

لَعَلَّھُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٧٢ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ

کہ وہ بھی پھر جائیں۔ اور اپنے مذہب والے کے سوا کسی کی بات نہ مانو ان سے کہہ

اِنَّ الْهُدٰى ھُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

دو کہ بے شک ہدایت وہی ہے جو اللہ ہدایت کرے اور یہ بات نہ مانو کہ کوئی شخص دیا جاسکتا ہے مثل

اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ

اس کے کہ تم دیئے گئے ہو یا کوئی گروہ خدا کے ہاں تم پر الزام قائم کرسکتا ہے ان سے کہہ دو کہ فضل اللہ

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٧٣ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

کے اختیار میں ہے جسے چاہے وہ دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔ جسے چاہے اپنی

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٧٤ وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ

مہربانی سے خاص کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور اہل کتاب میں بعض ایسے ہیں کہ اگر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٨)۔ صحیح عقائد اور تعلیمات ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی پیروکاروں (اہل ایمان اور خاتم الانبیاءﷺ) کے متعلق تعریفی بیان۔

(٦٩)۔ اہل حق کے خلاف اہل باطل کی دیرینہ تمنا پر مذمت کرتے ہوئے ان کے خود گمراہی کے گڑھے میں گرنے کا بیان۔

(٧٠تا٧١)۔ اہل کتاب کے علمی مشاہدہ کے باوجود انکار حق اور شیطانی تلبیس کے پردے میں کتمان حق کی پرزور مذمت اور تنبیہ کا سوالیہ انداز سے اظہار۔

(٧٢)۔ بغض وحسد میں فنا اہل کتاب کی منافقت اور چالاکیوں پر مبنی ان کی اپنے متبعین کیلئے ہدایات اور مشوروں کا ناقدانہ ذکر۔

(٧٣تا٧٤)۔ جواب میں خدائی فضل ورحمت کے عطا وعدم عطاء پر اس کے مطلق اختیار وحکمت کا زوردار بیان۔

بین المذاہب مکالمہ

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۴)

اسلام عالمی وآفاقی (عالمگیر) مذہب ہے اس میں بنیادی وتفصیلی عقائد واعمال (فرائض واجبات سنن وغیرہ) اخلاقیات معاملات الغرض ہر ضرورتِ دین ودنیا کی راہنمائی (راہنما اصول) کا روشن راستہ ملتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ ہم اسکو جامع نظام حیات کے طور پر زیر مطالعہ (اور زیر عمل) لائیں اسلام میں انفرادیت سے لیکر اجتماعیت تک ہر سطح اور پہلو سے حقائق کی واضح نشاندہی ملتی ہے۔ اسلام دلیل واستدلال کے فکر ونظر کا قائل ہے قرآن حکیم میں جابجا اثبات توحید، عقیدۂ آخرت وغیرہ کے لئے دلائل واستدلال کا طرز ہی اختیار کیا گیا ہے۔ اس لئے اسلامی تعلیمات میں وسعت فکری کیساتھ ہر ایک کا نقطہ نظر صبر سے سننے کی ہمت سکھائی گئی ہے۔ باطل فکر ونظر سے گستاخانہ جذبات کا جواب سنجیدہ دلائل وطرزِ عمل سے دیا جانا زیادہ مناسب سمجھا جاتا ہے۔ وہ بین المذاہب مکالمہ کا (حقائق واقعیہ کی روشنی میں) خود داعی ہے وہ اس دعوتی عمل کے ذریعے حقائق پر مبنی طرز استدلال سے فریق ثانی کے گمراہانہ نظریہ کا (ناصحانہ انداز سے) رد کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ:۔ اے نبی کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان (وہ یہ کہ) نہ ہم عبادت کریں مگر اللہ کی اور نہ ہم شریک ٹھہرائیں اس کے ساتھ کسی کو کچھ بھی، (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۶۴)۔ اس وقت چونکہ یہودیت وعیسائت اور مشرکین کے مذاہب مخاطب تھے اس لئے یاأھل الکتاب کا عنوان اختیار کیا گیا ہے۔ عالمی مذاہب میں سب سے بڑا مذہب عیسائیت سمجھا جاتا ہے اور یہودیت مذہب کے لحاظ سے تو شاید دنیا کے چھوٹے مذاہب میں شامل ہو مگر اپنی چالباز پالیسیوں اور دجالی وسائل کی وجہ سے ساری دنیا پر اپنی برتری کا دعویدار ہے۔ تیسرا باطل عالمی مذہب مشرکین کا شروع سے چلا آرہا ہے۔ جس کی تردید قرآن مقدس میں بہت زیادہ کی گئی ہے۔ آج بھی ہندو، بدھ مت، دیگر مشرکین اپنی قدیمی مشرکانہ اقدار وافکار باطلہ کی یادگار ہیں اسلام نے سب بڑے مذاہب کو اصول مشترکہ وحقائق واقعیہ کے حوالہ سے فکری دعوت (بذریعہ مکالمہ) دی ہے آج بھی ہمارے اسلامی مفکرین واصحاب علم وبصیرت بڑے مذاہب کے داعیوں اور ذمہ داروں کو سنجیدہ عالمی ماحول میں دلائل کے تبادلہ کی دعوت دیتے رہتے ہیں اور ہر دور کی طرح آج بھی یہ وقت کا اہم تقاضا ہے کہ افکار باطلہ کی تردید جوش کی

بجائے ہوش مندی سے کی جائے ۔ اسلام علمی مکالمہ و مذاکرات سے کبھی بھی راہ فرار اختیار نہیں کرتا البتہ باطل قوتوں کے صاحب اقتدار لوگوں کے جارحانہ طرزِ عمل (جو دلائل کی قوت کی بجائے ظاہری وسائل وقوت پر نازاں ہوکر دوسروں پر چڑھ دوڑتے ہیں) کو روکنے کے لئے اپنی عملی طاقت مجتمع (مستحکم) رکھنے کا حکم دیتا ہے (کہ کہیں وہ علمی گفتگو کو مسلمانوں کی کمزوری نہ سمجھ لیں)۔ بین المذاہب مکالمہ دراصل ایک سنجیدہ دعوتی عمل ہے جو جنگی ماحول سے ہٹ کر علمی فکر ونظر سے دلائل حق کے ذریعہ مذاہب باطلہ کے معتدل الفکر اکابر کے سامنے اصول مشترکہ پر مشفقانہ طرزِ عمل سے نصیحتی طریقہ کہلاتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مذکرات ومکالمہ کی میز سجا کر باطل قوتیں مسلمانوں کو اپنی زور قوت کے پس منظر میں قائل کرنے کے لئے دباؤ ڈال کر منوائیں کہ اسلام کے فلاں فلاں حکم سے دنیا کو (معاذ اللہ) خطرہ ہے یا (خدانخواستہ) دہشت گردی کا اندیشہ ہے اس لئے اسکو نکال دو یا اس نظریے کا پرچار ترک کردو۔ دنیا میں کبھی بھی مذاہب کے حوالہ سے ایسی مذاکراتی میز نہیں سجائی جاتی جس میں کسی بھی مذہب کے لوگوں پر جبراً ان کے عقائد کے حوالہ سے ناجائز قدغنیں (پابندیاں) لگائی گئی ہوں کچھ لو، کچھ دو کی پالیسی جنگی معاملات میں تو اپنائی جاسکتی ہے مذہب میں نہیں اس لئے کوئی بھی کسی عالمی فورم کے ذریعہ مسلمانوں کو ڈکٹیٹ (ہدایات/ پابند عمل) نہیں کرسکتا کہ اسلام کا فلاں فلاں حکم یا نظریہ عالمی برادری کے لئے ناقابل قبول ہے جب عالمی دنیا ایک طرف مذہبی آزادی کی علمبردار ہے تو پھر بقیہ سارے افکار کی مذہبی آزادی یقینی بنانے پر زور اور ایک اسلام جو سب سے بڑا سچا عالمی مذہب ہے اس کے حوالوں سے بعض پابندیوں کا کیا معنیٰ؟ اسی دوغلی پالیسی کے ردِعمل میں مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں اور پھر ردِعمل میں وہی کچھ سامنے آتا ہے جو دوہری پالیسیوں کے نتیجہ میں آیا کرتا ہے ۔ بین المذاہب مکالمہ اسلامی نظریات کے سمجھوتے یا دستبرداری کا نام نہیں استدلالی قوت سے اپنے افکار صحیحہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا ایک فورم ہے ۔ جس کے ذریعہ اظہارِ حق اور ابطال باطل کا خود اسلام داعی ہے کہ اسلام کے پیش کردہ حقائق ونظریات کا استدلالی توڑ لاؤ ورنہ عقائد حقہ کو قبول کرنے یا پھر تسلیم حقائق کی راہ اپناؤ بین المذاہب مکالمہ کے لئے وسعت مطالعہ، بقیہ مذاہب عالم کے حوالے سے مکمل معلومات پر عبور بہترین طرزِ استدلال اور مضبوط وسنجیدہ گرفت مطلوب ہوتی ہے ۔ یہ جذباتی چیلنج کرنے سے نہیں علمی مذاکرات وتبادلہ فکر کے ذریعہ وقت کے تقاضوں کے مطابق حکمت عملی اور اس ماحول کے تجربہ کار اصحاب علم وفہم کے ذریعہ ہی ممکن ہے ۔

تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَأْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ
تو ان کے پاس ایک ڈھیر مال کا امانت رکھے وہ تجھ کو ادا کر دیں اور بعضے ان میں سے وہ ہیں کہ اگر تو
لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
ان کے پاس ایک اشرفی امانت رکھے تو بھی تجھے واپس نہیں کریں گے ہاں جب تک کہ تو اس کے
لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
سر پر کھڑا رہے یہ اس واسطے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم پر اَن پڑھ لوگوں کا حق لینے میں کوئی گناہ نہیں
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ
اور اللہ پر وہ جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کیوں نہیں جس شخص نے اپنا عہد پورا کیا اور اللہ سے
يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ
ڈرے تو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے
ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
حقیر معاوضہ لیتے ہیں۔ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہیں اور ان سے اللہ کلام نہیں کرے گا
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ
اور قیامت کے دن ان کی طرف نہ دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہ کرے گا اور ان کے لئے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
دردناک عذاب ہے۔ اور بے شک ان میں سے ایک جماعت ہے کہ کتاب کو زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں
لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ
تاکہ تم یہ خیال کرو کہ وہ کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
کے ہاں سے ہے حالانکہ وہ اللہ کے ہاں سے نہیں ہے اور اللہ پر جان بوجھ
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ
کر جھوٹ بولتے ہیں۔ کسی انسان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ اسے کتاب
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ
اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٧٥)۔ اہل کتاب کے قدیمی نفاق اور دینی خیانت کے ذکر کے بعد بعضے اہل کتاب کی دیانت دارانہ روش کا توصیفی ذکر جبکہ بد دیانت اور خیانت کے خوگر اکثر اہل کتاب کی معاملاتی بد دیانتی کا مذمتی بیان۔ نیز حرام خوری کیلئے ان کی من گھڑت حیلہ سازی اور بیمار ذہنیت کا مذمتی تذکرہ۔

(٧٦)۔ حلت و حرمت کے حوالہ سے اہل کتاب کی بیمار ذہنیت کے جواب میں خدائی قاعدہ وقانون لاگو کرنے والے متقین کے اطاعت شعار رویہ کی تحسین۔

(٧٧)۔ دین حق کی مطلق اطاعت پر لیے گئے قسمیہ عہد کو توڑنے والے اہل کتاب کی عہد فراموشی اور مسلسل دین فروشی کا مذمتی ذکر اور روز محشر ان سے خدائی رویہ کا تنبیہی بیان۔

(٧٨)۔ اہل کتاب کی ایک اور تلبیس (اپنے جھوٹ کو سچ کے پردے میں چھپانے کی ناجائز کوشش) اور شیطانی فریب کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے ان کے خدا پر جھوٹ بولنے کی ناحق جرأت و بے باکی کا تذکرہ۔

(٧٩)۔ اہل کتاب کو اپنی کتب سے صحیح رہنمائی لے کر جام توحید پینے کا ہمدردانہ و ناصحانہ حکم (کسی نبی برحق کی تعلیمات میں خدائی احکامات کے سوا بھلا کیا ہو سکتا ہے؟ وہ کبھی بھی اپنے حوالے سے غلط عقیدے کا اظہار سوچ بھی نہیں سکتا)۔

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ

لیکن کہے گا کہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ اس لئے کہ تم اللہ کی کتاب سکھاتے

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

ہو اور اس واسطے کہ تم پڑھتے ہو۔ اور نہ یہ جائز ہے کہ تمہیں حکم کرے کہ تم فرشتوں

وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع ۸ / ۱۶

اورنبیوں کو رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر سکھائے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ

اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا اور البتہ جو کچھ میں تمہیں کتاب اور علم سے دوں پھر تمہارے

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ

پاس پیغمبر آئے جو اس چیز کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے البتہ اس پر ضرور ایمان لے آنا

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ

اور البتہ اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا؟ انہوں نے کہا کہ

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى

ہم نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تو اب تم گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر جو کوئی اس

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ

کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔ کیا اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ

حالانکہ جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے خوشی سے یا لاچاری سے سب اسی کے تابع ہے اور اس کی

يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ

طرف لوٹائے جائیں گے۔ کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا

عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

اور جو کچھ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر نازل کیا گیا

وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ

اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا ہم ان میں سے کسی کو جدا نہیں کرتے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۰)۔ ذرا عقل سے کام لو کہ کیا کوئی پیغمبر برحق بھی مخلوق کو خالق بنانے یا ہدایت کی جگہ کفر اختیار کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟ (معاذ اللہ)، ناقدانہ سوالیہ تنبیہ کا ذکر۔

(۸۱)۔ خدائی بارگاہ میں انبیاء کرام سے باہمی تصدیق رسالت (بطور خاص خاتم الانبیاء ﷺ کی تصدیق) اور نصرت کا لیا گیا عہد و میثاقِ خاص کا مہتم بالشان ذکر (خاص شان و شوکت سے تاکیدی انداز بیان)۔

(۸۲)۔ مشترکہ تعلیمات برحق کے پختہ میثاق جان لینے کے باوجود کوئی انحرافی راستہ اپنائے تو اس کے خدائی نافرمان ہونے کا ذکر۔

(۸۳)۔ پختہ خدائی تصدیق شدہ دین کو چھوڑ کر کسی نئی راہ کی تلاش پر سخت برہمی اور ناراضگی کا سوالیہ ذکر نیز آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوقات کے انقیاد و اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے انسانی بے قدری و نافرمانی کے شکوہ کا اظہار۔

(۸۴)۔ اہل کتاب اگر انبیاء حق کی تعلیمات سے منحرف ہو گئے تو کیا ہوا؟ جملہ اہل ایمان کو توحید کا اقرار کرنے اور برگزیدہ انبیاء سمیت تمام رسولان برحق پر بلا تفریق ایمان لانے اور خدائے برتر کی مطلق اطاعت پر عمل کرنے کا تاکیدی بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٨٥)۔صاف اور واضح خدائی پیغام کا اعلان (کہ اسلام ہی تا قیامت اب دین برحق ہے اس سے بغاوت یا انحراف اخروی تباہی کے سوا کچھ نہیں)۔

(٨٦)۔اعتراف حق ومشاہداتی امور کی زبانی تصدیق کے بعد بھی بغض وعناد کے باعث دانستہ کفر اختیار کرنے والے (منافقین اہل کتاب) کیلئے خدائی ناراضگی کے سخت لب ولہجہ کا بیان۔

(٨٧ تا ٨٨)۔ ظالموں پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور ساری انسانیت کی لعنت (گویا کفار انسانیت سے فارغ ہیں کیونکہ ارشاد ربانی ہے ان ھم الاکالانعام بل ھم اضل سبیلا) اور بلا تخفیف دائمی عذاب جہنم کا سخت ترین اعلان۔

(٨٩)۔سخت ترین نافرمانوں کیلئے بھی توبہ واصلاح کا دروازہ کھلا ہے دستک دینے والوں کیلئے مغفرت اور خصوصی رحمت سے استقبال کا اظہار۔

(٩٠)۔اصلاحِ راہِ حق قبول کرنے کی بجائے اضافہ بغاوت وسرکشی میں ڈوبے بد باطن لوگوں کی توبہ قبول نہ کرنے اور گمراہ قرار دینے کا مذمتی ذکر۔

(٩١)۔وقت ہے قبولِ دینِ حق کی راہ اختیار کرلیں ورنہ کفر پر مرنے والے لوگوں کیلئے آخرت میں کوئی ذریعہ کام نہ آنے اور دردناک عذاب کا سخت تنبیہی بیان نیز بغاوت و سرکشی کے باعث تادم حیات ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنے والے کفار کیلئے آخرت میں کوئی نرمی نہ برتنے کا اعلان۔

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ

اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں ۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو وہ

الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ

اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں نقصان اٹھانے والوں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ

میں سے ہوگا ۔ اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر راہ دکھائے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے

وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا

اور گواہی دے چکے ہیں کہ بے شک یہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں آئی ہیں

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ

اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا ۔ ایسے لوگوں کی یہ سزا ہے کہ ان پر اللہ

لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو ۔ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے ۔ مگر جنہوں نے

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾ اِنَّ

اس کے بعد توبہ کی اور نیک کام کئے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ

جو لوگ ایمان لانے کے بعد منکر ہوگئے پھر انکار میں بڑھتے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول

تَوْبَتُھُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَ

نہیں کی جائے گی اور وہی گمراہ ہیں ۔ بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں

ھُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ

مرگئے تو کسی ایسے سے زمین بھر کر سونا بھی قبول نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ اس قدر سونا

افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾

بدلے میں دے ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کرسکوگے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو اور جو

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝٩٢ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

چیز تم خرچ کروگے بے شک اللہ اسے جاننے والا ہے۔ بنی اسرائیل کے لئے سب کھانے

لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ

کی چیزیں حلال تھیں مگر وہ چیزیں جو اسرائیل نے تورات نازل ہونے سے پہلے

قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ

اپنے اوپر حرام کی تھیں کہہ دو تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝٩٣ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

سچے ہو۔ پھر جس شخص نے اس کے بعد اللہ پر جھوٹ بنایا

ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩٤ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

وہی بڑے بے انصاف ہیں۔ کہہ دو اللہ نے سچ فرمایا ہے پس ابراہیم کے دین

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝٩٥ اِنَّ

کے تابع ہوجاؤ جو ایک ہی کے ہوگئے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بے شک

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى

لوگوں کے واسطے جو سب سے پہلا گھر مقرر ہوا یہی ہے جو مکہ میں برکت والا ہے اور جہان کے

لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝٩٦ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ

لوگوں کے لئے راہنما ہے۔ اس میں ظاہر نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوجائے

كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

وہ امن والا ہوجاتا ہے اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ کا حق ہے جو شخص اس تک پہنچنے

اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝٩٧

کی طاقت رکھتا ہو اور جو انکار کرے تو پھر اللہ جہان والوں سے بے پرواہ ہے۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ

کہہ دو اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۲)۔ آخرت میں ایمان کی اہمیت کا تاکیدی ذکر کرنے کے بعد دنیا میں اعمال صالحہ کا معیاری اور ترغیبی عنوان (کہ نیکی میں حصول کمال کیلئے اپنی محبوب ترین چیز کو رضائے الٰہی میں خرچ کرو)۔

(۹۳)۔ بنی اسرائیل کے حلت وحرمت کے متعلق خاص اعتراض کا رد کرتے ہوئے اصل حقیقت کا اظہار اور یہود کو اپنے موقف کی صداقت کے لئے کتابی حوالہ پیش کرنے کا زوردار چیلنج۔

(۹۴)۔ خدائی احکام پر دانستہ جھوٹ باندھنے والے بدعقیدہ اہل کتاب کیلئے ظالمین کے بدترین لقب کا ذکر۔

(۹۵)۔ ہٹ دھرمی سے باز آتے ہوئے خدائی فرمان کی اتباع میں (اہل کتاب کو) ملت ابراہیمی اختیار کرنے کا حکم (جو شرک اور خرافات سے پاک راستہ ہے)۔

(۹۶)۔ اہل کتاب کی طرف سے تعیین قبلہ کے متعلق بے جا اعتراض کا تاریخی رد اور اصلاحی حقیقت کا صداقت بھرا اظہار۔

(۹۷)۔ کعبہ مقدس کے ظاہری و باطنی برکات سمیت بطور خاص ثمرۂ امن کا عظمت بھرا ذکر۔

(الف) عظمت بیت اللہ کے پس منظر میں اہل ایمان کی اس سے فطرتی محبت و باطنی کشش کی بناء پر زندگی میں کم از کم ایک مشروط لازمی حاضری (حج) کا بیان۔

(ب) خدائی حکم پر اس محبت بھری حاضری سے ٹال مٹول کرنے والوں کیلئے سخت ناراضگی کا تنبیہی اظہار۔

عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ
اس پر گواہ ہے ۔ کہہ دو اے اہل کتاب اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو
سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ
اس شخص کو جوایمان لائے اس میں عیب ڈھونڈتے ہو اور تم خود جانتے ہو اور
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا
تمہارے کام سے اللہ بے خبر نہیں ہے ۔ اے ایمان والو اگر تم اہل کتاب
فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
کی کسی جماعت کا بھی کہا مانو گے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر کردیں گے ۔
كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ
اور تم کس طرح کافر ہوگے حالانکہ تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور
فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ
اس کا رسول تم میں موجود ہے اور جو شخص اللہ کو مضبوط پکڑے گا تو اسے ہی سیدھے راستے کی
ع مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا
ہدایت کی جائے گی ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہیے اور
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
نہ مرو مگر ایسے حال میں کہ تم مسلمان ہو ۔ اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو
وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً
اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب کہ تم آپس میں دشمن تھے
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ
پھر تمہارے دلوں میں الفت ڈالی پھر تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم
عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر تم کو اس سے نجات دی اسی طرح تم پر اللہ
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ
اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ ۔ اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۸)۔ اہل کتاب کو تنبیہ مکرر کے طور پر انکار آیات سے باز آنے کا تہدیدی (ڈانٹ ڈپٹ) طرز بیان سے اظہار۔

(۹۹)۔ اہل کتاب خود تو تباہی کے گڑھے میں گرے ہی مگر دوسروں کو بھی راہ حق سے دانستہ روکنے اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں کے حوالہ سے فکری کوششوں کا تنقیدی اور مذمتی ذکر۔

(۱۰۰)۔ اہل ایمان کو بد باطن گروہ سے دور رہنے اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کیلئے ناصحانہ خدائی مشورہ کا اظہار۔

(۱۰۱)۔ اہل ایمان کو دائمی طور پر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری اور باطنی وجود (آپ کے بعد احکامات شریعت کی موجودگی) کی قدر کرتے ہوئے صراط مستقیم پر استقامت کے ساتھ ہدایات الٰہیہ کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان۔

(۱۰۲)۔ شیطانی قوتوں کی تمام تر مساعی فاسدہ کے باوجود اہل ایمان کو تقویٰ کی زندگی اختیار کرتے ہوئے خاتمہ بالایمان کی حتی المقدور جدوجہد جاری رکھنے کا ذکر۔

(۱۰۳)۔ شیطانی شر انگیزی کا مقابلہ کرنے کیلئے اتفاق واتحاد کے ذریعہ مضبوط و مستحکم خدائی ہدایت نامہ کا تاکیدی ذکر۔ (الف) اہل ایمان کی سابقہ نہ ختم ہونے والی بے جا قدیمی عداوتوں کا ضمنی ذکر کرتے ہوئے بعد از اسلام باہمی محبت اور اتحاد و اتفاق جیسی نعمت عظمیٰ کے حصول پر خدائی احسانات کی یاد دہانی کا بیان۔

يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

ہو جو نیک کاموں کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے

الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

روکتی رہے اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں ۔ ان لوگوں کی طرح مت ہو

تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ

جو متفرق ہوگئے بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح احکام آئے انہوں نے اختلاف کیا اور

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ

ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔ جس دن بعضے منہ سفید اور بعضے منہ سیاہ ہونگے

فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

سو وہ جن کے منہ سیاہ ہونگے ان سے کہا جائے گا کیا تم ایمان لاکر کافر ہوگئے تھے

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ

اب اس کفر کرنے کے بدلے میں عذاب چکھو ۔ اور وہ لوگ جن کے

ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٧﴾

منہ سفید ہونگے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا

یہ اللہ کے احکام ہیں ہم تمہیں ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں اور اللہ مخلوقات پر ظلم نہیں

لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٨﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ

کرنا چاہتا ۔ اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور سب کام

تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ ع

اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں ۔ تم سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئی

بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ

اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اور اگر

أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ

اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا کچھ ان میں سے ایمان دار ہیں اور اکثر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۴)۔ اپنی اصلاح کے لئے خدائی احکامات پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کو خیر و بھلائی کی طرف لانے کیلئے تقسیم کار کے تحت ایک جماعت کی ضرورت کا اہمیت سے ذکر (جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے دونوں فریضے سرانجام دے)۔

(۱۰۵)۔ باہمی فرقہ واریت اور گروہی عصبیت سے دور رہتے ہوئے واضح ہدایات اور احکامات خداوندی پر عمل درآمد کا بیان بصورت دیگر سخت عذاب کا تنبیہی ذکر۔

(۱۰۶تا۱۰۷)۔ روز محشر اہل حق و باطل کے مابین وجاہتی امتیاز (فرق) اور مختلف نتائج پر مبنی تہدیدی و توصیفی الگ الگ بیان (کہ مؤمنین کے چہروں پر ایمانی نور جبکہ کفار کے چہروں پر کفر کی سیاہی کا غلبہ)۔

(۱۰۸) مختلف نتائج پر درست حقائق (آپ ﷺ کے ذریعہ) سب پر واضح کرنے اور مکمل خدائی عدل و انصاف کے وعدے کا بیان۔

(۱۰۹)۔ حقیقی شہنشاہ کی وسعت قدرت اور لامحدود احاطہ ملکیت کا پر ہیبت بیان۔

(۱۱۰)۔ ازل سے پسندیدہ امت کو سراپا خیر اعمال کیلئے ترغیبی جدوجہد میں مزید آگے بڑھنے اور اپنے رب سے ایمانی تعلق مضبوط بنانے کا بیان۔

(الف) نیز اہل کتاب کیلئے بھی ایمان کے اصل حقائق کو قبول کرنے کا ناصحانہ مشورہ اور ساتھ ہی ان کی اکثریت کے کافرانہ ذہنیت پر اظہار افسوس۔

فرقہ واریت کی اُصولی بحث

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳)

اسلام میں اتفاق و اتحاد اور باہمی اخوت و محبت کی تعلیم و تلقین خالی لفظوں اور نصیحت کی حد تک نہیں بلکہ عملی طور پر ایسی تصویر پیش کی ہے جو تاریخ حق کی انوکھی اور منفرد مثال کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر انصارِ مدینہ نے مہا جرین مکہ سے باہمی نصرت و محبت کی جو تاریخ رقم کی تھی ،چشم فلک نے ایسی انہونیاں بہت کم دیکھی ہوں گی۔ کم ازکم خیر القرون کے دور سے لیکر آج تک دیگر مذاہب عالم میں اس کی ایک بھی اجتماعی عملی تصویر پیش نہیں کی جاسکتی کہ بحیثیت مجموعی ہر انصاری نے ہر مہاجر کوشریک مال و دولت بنایا ہوا تھا۔ اور اپنی بیویوں کو طلاق کے بعد اپنے مہاجرین بھائیوں کے عقد نکاح میں دے دیا تھا۔ غزوہ احد میں جان بلب راہ حق کے شہداء میں پانی کے پیالے اخوت و ایثار کی ترجیح میں گھومتے رہے کوئی بھی اس واسطے منہ لگانے کو تیار نہ ہو رہا تھا کہ میرا دوسرا زخمی بھائی کہیں محروم تمنا نہ رہ جائے ایسے میں سب نے جاتے جاتے باہمی اخوت و محبت کی ایسی تاریخ رقم کر دی کہ بعد میں آنے والے اس پر انگشت بدنداں بلکہ خود عقل بھی محو تماشہ بنی ہوئی ہے۔ اسلام کی بنیادی تعلیم میں اتفاق و اتحاد کی اگلی حد و لکیر باہمی اخوت ہے۔ جسکی ترغیب خود رب ذوالجلال نے دی ہے۔ فرمایا: إنما المؤمنون إخوۃ اتفاق و اتحاد جانوروں میں بھی دیکھا جا سکتا ہے (بلکہ منظم حد تک) وقتی اور مشترکہ مفادات کا ادراک انسانوں اور عام حیوانوں میں پایا جاتا ہے۔ اسلام نے آگے بڑھ کر انسانی تہذیب کی اعلی اخلاقیاتی اقدار کی ترغیب و تلقین میں منفرد تربیتی نظام قائم کرتے ہوئے معیار تعاون کے راہنما اصول وضع فرما دیئے۔ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ: نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کیساتھ تعاون کرو اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو، (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲)۔ مفاداتی دسترخوان پر جمع ہونے کی بجائے خیر وتقویٰ ہی

باہمی تعاون کی و نصرت کی اصل بنیاد قرار پائی ہے۔ برادری ازم ،عصبیت جاہلیہ اور ظلم و سرکشی کے حق میں سر اٹھانا یا آواز بلند کرنا جرم ٹھہرا یا گیا ہے۔آج کل کے دور میں لسانی اور قومی سطح پر بنائی گئی تنظیموں کے لوگ بھی مذہبی فرقہ واریت پر تنقید کرتے ہوئے نہیں شرماتے بلکہ حدرجہ ڈھٹائی دیکھنے میں یہ آتی ہے۔ کہ جب وہ قرآن کریم کی اس آیت، ترجمہ : اور اللہ کی رسی کو سب ملکر مضبوطی سے تھامے رکھو ۔(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳) ۔کا حوالہ پیش کر رہے ہوتے ہیں تو وہ پڑھے لکھے جاہل یہ حقیقت بھول جاتے ہیں کہ یہ آیت تو خود ان کی لسانی و قومی عصبیت کی تردید میں نازل ہوئی ہے بھلا وہ کس منہ سے دیگر فرقہ پرست گروہوں کی مذمت کر رہے ہوتے ہیں اس اصولی گرفت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آج کل کے ممالک کے تشدد پرست گروہوں کی حوصلہ افزائی کی جائے بالکل نہیں۔ جیسے قبائلی ولسانی عصبیت قابل مذمت ہے ایسے ہی (اجتہادی اختلافات سے ہٹ) کر اپنے انتہا پسندی پر مبنی غیر شرعی افکار کو فروغ دینے کیلئے گروہ بندی بھی اتنی ہی قابل مذمت ہے۔ بلکہ امت میں انتشار و افتراق ڈالنے جیسے جرم کے مرتکب ہونے پر آخرت میں ایسے لوگ احتسابی کٹہرے میں کھڑے نظر آئیں گے۔ اسلام نے بلا امتیاز مذہب معاشرتی عدل و انصاف کا متوازن ترازو اسی واسطے قائم کیا ہے کہ کسی انسان پر عصبیت ، مذہب یا قوم کے پس منظر میں کوئی ظلم نہ ہونے پائے ﴿واعتصموا بحبل اللہ جمیعا﴾ کا حکم دراصل اسی پس منظر میں جاری فرمایا گیا کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد قومی تعصب برادری ازم اور جاہلانہ تفاخر کے کیا معنی؟ یہاں قوم قبیلہ سے بڑھ کر نظریاتی وحدت کا تعلق و رشتہ فائق (بلند تر) ہے ۔ آنے والی مسلمان نسلیں اسی اصول کے تحت باہمی اتفاق و اتحاد کا نظم قائم رکھیں ۔ اب قبائلی اور قومی تفرقہ بازی کے بت کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے وحدہٗ لاشریک کے متعلق توحیدی و اعتقادی نظریات کی اتباع پر ہمارا جینا مرنا ہوگا۔ اسی آیت میں مسلمانوں کو باہمی فرقہ واریت اور قومی وقبائلی تعصبات کی روش ختم کرنے کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مسلمان

مذاہب باطلہ کے عقائد اور تہذیب فاسد کا حصہ بن کر خود ساختہ عالمی برادری کو باہمی رواداری اور محبت کے پیغام بھیجنا شروع کر دیں ۔ اورحق و باطل کے امتیازی فاصلے ہی مٹاتے چلے جائیں۔ ہرگز نہیں اور نہ ہی اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فقہی و اجتہادی تحقیقات میں اختلاف رائے کا کوئی دروازہ بند کیا گیا ہے۔ کیونکہ آیت کا شان نزول صاف صاف پیغام دے رہا ہے کہ مسلمان باہمی وقومی اور قبائلی تعصّبات نیز فضول قسم کے تنازعات سے دور رہتے ہوئے نظریاتی اجتماعیت قائم رکھیں نہ یہ کہ باطل مذاہب سے اپنا نظریاتی اختلاف ہی سرے سے ختم کر کے ان سے شیر وشکر ہو جائیں کیونکہ دیگر آیات میں صراحت سے مسلمانوں کو یہود و انصاری اور مشرکین سے قرابت قائم کرنے کی سختی سے ممانعت کر دی گئی ہے۔ ارشاد بانی ہے۔ ترجمہ: اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو یارومددگار نہ بناؤ یہ خود ہی ایک دوسرے کے یارو مددگار ہیں (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۱)۔نیز فرمایا ترجمہ: اور یہود و نصاری تم سے اس وقت تک ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک تم ان کے مذہب کی پیروی نہیں کرو گے، اے پیغمبر! فرما دیجئے کہ وہ حقیقی ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے اور تمہارے پاس (وحی کے ذریعہ) جو علم آگیا ہے اگر کہیں تم نے اس کے بعد بھی ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرلی تو تمہیں اللہ سے بچانے کیلئے نہ کوئی حمایتی ملے گا نہ کوئی مددگار، (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۰)۔جہاں تک مسلمانوں میں فقہی یا اجتہادی اختلافات کا تعلق ہے وہ اس واسطے بھی اس آیت سے خارج ہیں کیونکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اس آیت کی حقیقت کو سمجھنے والا کوئی نہ تھا تو کئی ایک واقعات ایسے آپکی مبارک زندگی میں پیش آئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام ؓ کے مابین اجتہادی اختلاف واقع ہونے پر کسی کو معاذاللہ گمراہ فکر قرار نہیں دیا بلکہ تحسین فرمائی خاص طور پر جب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری دورحیات میں حضرت معاذ بن جبل ؓ کو جب یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو معلوم کیا کس چیز سے فیصلہ کرو گے عرض کیا کتاب اللہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ملے تو عرض

کیا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ملے تو عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام تعریفیں ہیں خداوند لاشریک کے لئے جس نے رسول اللہ کے رسول کو وہ توفیق دی جس سے رسول اللہ خوش ہوں (الترمذی وابوداؤد) اس حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذبن جبل رضی اللہ عنہ کے اجتہادی ذوق کی نہ صرف تائید فرمائی بلکہ اس پر بارگاہ الٰہی میں اظہار حمد بھی کہا کہ میرے پیروکاروں میں قرآن وسنت کی روشنی میں اجتہاد واستنباط کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہ اظہار تشکر آنے والی نسلوں کیلئے پیغام تھا۔ کہ وہ بھی مستقبل میں میرے تائید شدہ فکر کی تقلید کرتے ہوئے آمدہ مسائل میں یہی صائب راستہ اپنا کر امت کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں ۔ ظاہر ہے کہ اجتہاد میں اختلاف رائے ہونا کوئی انہونی بات نہیں دین کے بنیادی اعتقادات اور اصول میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہوتا روزمرہ عدالتی معاملات میں بڑے ماہر وکلا کے مابین قانونی نکات پر اختلاف رائے مشاہداتی حقیقت ہے۔ جب پڑھے لکھے لوگ فقہاء کے مابین اختلاف رائے پر سوال اٹھائیں تو سوائے اظہار حیرت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اسلام میں نظریہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

(انتہائی اہم اور حساس موضوع پر چشم کشا حقائق کا فکر آمیز جائزہ)

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مقدس کو خالق کل جہان نے ہر لحاظ سے کامل واکمل آفاقی وعالمگیر حتمی وآخری نظام حیات کے طور پر اس آخری امت کے لئے لازوال تعلیمات پر مبنی ہمہ جہتی اصول وقواعد کی صورت میں نازل فرمایا جس میں عقائد وعبادات سے لے کر ہر پہلو کے اعتبار سے ہمیں راہنمائی حاصل ہوتی ہے ایک انتہائی اہم اور حساس عنوان (یا موضوع) جس کے ہمہ جہتی حقائق سے ہمیں بہت کم علم ہے (یا ان کی طرف ہمارا دھیان بہت کم جاتا ہے) وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا) ہے قرآن کریم کی دو آیات کا حوالہ واعظین، مبلغین (تبلیغ کرنے والے) کی زبان پر زیادہ سننے کو ملتا ہے ﴿كنتم خير أمة الخ﴾ ترجمہ:۔تم لوگ سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کیلئے بھیجی گئی اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے اور اللہ پر ایمان لاتے ہو (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)۔ ﴿ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير الخ﴾ ترجمہ:۔اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کاموں کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)۔

ہر دو آیات کا سیاق وسباق اور علمی وتحقیقی جائزہ محقق علماء پر ہی اٹھا رکھتے ہیں (لیکن شروع ہی سے اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ محدثین عظام نے اپنے مرتب کردہ کتب احادیث میں اکثر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا عنوان قائم فرمایا ہے باب التبلیغ نہیں) فی الحال ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی حقیقت کیا ہے اس کے مفہوم ومطلب کے لئے زیادہ گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں اپنے معنی میں ہی سب مفہوم کی خود بہت حد تک وضاحت مل جاتی ہے (کہ کسی بھی نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا) جاننا چاہیے کہ نیکی کیا ہے اور برائی کیا ہے؟ اتنی حقیقت عام فہم ہے کہ کسی بھی اچھے کام کو عرف عام میں اچھا کہا جاتا ہے اور کسی بھی برے کام کو معاشرتی زبان میں برائی سے تعبیر کیا جاتا ہے تاہم شرعی طور پر نتیجہ کے اعتبار سے دیرپا نیکی اسے سمجھا جاتا ہے جس کے پیچھے ایمان اور

اخلاص کی طاقت ہو(وہی عنداللہ آخرت میں نتیجہ خیز نیکی قرار پائے گی) جب کہ برائی میں ایمان و اخلاص کا کیا جوڑ؟ ہر خدائی نافرمانی کو معصیت اور برائی (دنیا وآخرت) میں قرار دیا گیا ہے اللہ تعالی نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حوالے سے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ بہت جامع حقائق پر مشتمل ہے (افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان حقائق سے اکثر عوام نیز اکثر خواص تک لاعلم ہیں) اعتقادات، عبادات (کل فرائض واجبات) اخلاقیات اور کل امور خیر کے متعلق احکامات وتعلیمات الٰہیہ امر بالمعروف کے قاعدے میں داخل ہیں جب کہ کفر وشرک سے لے کر جملہ منکرات وفواحش، اخلاق رذیلہ اور کل امور معصیت خداوندی نہی عن المنکر کے زمرے میں آتے ہیں۔اس پس منظر میں قرآن وسنت کی کل تعلیمات پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اطلاق کیا جا سکتا ہے آپ ذرا غور کریں قرآن کریم میں توحید واثبات توحید کے حوالہ سے جو آفاقی دلائل ومشاہداتی مستدلات بیان کئے گئے ہیں ان کا حاصل دعوت ایمان برحق ہے اس کے برعکس کفروشرک اور خدائی نافرمانی کے نظریہ باطل کے حوالہ سے کل مستدلات کا مقصد اعتقادی وعملی طور پر معصیت خداوندی سے روکنا ہے ان دونوں مذکورہ کا تعلق امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے ہی ہے (گویا اعتقادات کی کل تعلیمات امر بالمعروف پر مشتمل ہے اور کفر و شرک کے بنیادی طور پر نیز کل امور معصیت سے ممانعت کا دوسرا عنوان نہی عن المنکر ہے)۔

اس تمہید کا مقصد اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ امر بالمعروف چند خود ساختہ عبادات کا نام نہیں جیسے عام طور پر عام وخاص میں سمجھا جاتا ہے جبکہ نہی عن المنکر عموماً ہمارے بیانات سے خارج ہی رہتا ہے لیکن اس کی (نہی عن المنکر) جامعیت میں کل امور ممنوعات، کفر و شرک سمیت تمام امور معصیت شامل ہیں المیہ یہ ہے کہ ان مذکورہ پس منظر پر مبنی جامع حقیقت کو سمجھے بغیر ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مفہوم ومطلب اور توضیح وتشریح میں نظریاتی تحریف کے شکار نظر آتے ہیں لیکن کبھی اس اہم پہلو کی طرف توجہ نہیں کی جاتی کہ ہم کیا کہے جا رہے ہیں۔ہم فرمان باری تعالی میں ذرا گہرائی سے غور کریں تو مذکورہ حقیقت اور مفہوم مطلب کے اعتبار سے ہمارے بیان کردہ موقف کی واضح تائید ملے گی ارشاد باری تعالی ہے ترجمہ:۔اے رسول! پہنچا دو اس پیغام کو جو کہ اتارا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا (سورۃ المائدہ آیت ۶۷) یہ آیت بھی واضح پیغام دے رہی ہے کہ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل تعلیمات الٰہیہ پہنچانے

پہنچانے کا حکم جس تاکیدی انداز سے دیا گیا ہے بعد میں آنے والے ذمہ داران (علماء واعظین اور مصلحین امت) پر بھی اسی مذکورہ تاکید کے ساتھ مکمل دینی حقائق امت تک پہنچانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چند نمبروں تک محدود کرنے یا انہیں چند امور خیر کو عملاً کل دین کا خلاصہ سمجھنے (یا قرار دینے) کے منفی نتائج امت کو ہمیشہ بھگتنے پڑے ہیں۔ امت میں جن امور کا تذکرہ زیادہ چلتا رہتا ہے وقتی طور پر تو لوگوں میں فکری وعملی لحاظ سے اس کے اثرات دیکھنے کو ملتے ہیں مگر پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جب لوگوں میں یہ تاثر عام ہونے لگتا ہے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہی دینی حقائق سنے تھے بس یہی اصل دین ہے آپ تاریخ کا مطالعہ کریں اور اس حقیقت کا پس منظر جاننے کی کوشش کریں کہ (درجہ اسباب میں) امت میں اعتقادی وعملی بگاڑ کیسے آیا جواباً عرض ہے کہ اسی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے جامع مفہوم کو نظر انداز کرتے ہوئے اور دین کی خود ساختہ توضیح وتشریح کے فتنے ہماری اعتقادی وفکری (نیز عملی) تباہی کا باعث بنے (اس کی تفصیلات وحقائق انتہائی تکلیف دہ بلکہ شرمناک حد تک ناگفتہ بہ ہیں وہ فی الحال ہمارا موضوع نہیں) ہم نے کبھی غور کیا کہ سابقہ ادوار میں انبیاء ورسل کو اس اہم فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ادائیگی میں کس قدر مصائب اور قدم قدم تکلیف دہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑا اگر یہ فرض منصبی (پیغام الٰہی کو امت تک پہنچانا جس کا دوسرا نام امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے) اتنا ہی آسان فہم اور سادہ حقیقت پر مشتمل تھا تو ان سب کو اپنی جان جوکھوں سے کیوں گزارنا پڑا۔ ہر دور کے اہل باطل نے بارہا کوشش کی کہ نمائندگان حق کسی طرح پیغام حق میں کوئی لچک یا نرمی دکھائیں تو بدلے میں ہم بھی درمیانی راہ نکال سکیں۔ مگر ہر پیغمبر کو جس امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حوالہ سے منجانب الٰہی جو ہدایات وتعلیمات ملیں اسمیں کسی ایک حوالہ سے تحریف، تبدیلی (کمی، بیشی) کی معمولی سی اجازت نہ تھی کہ وہ کوئی حکمِ الٰہی سنانے میں معاذ اللہ مصلحت کی پالیسی اپنا لیتے۔ امر بالمعروف سب سے مشکل فرضِ منصبی ہے جسکو ادا کرنا ہر ایک کے بس میں نہیں۔ اسی فرض منصبی کی ادائیگی میں انبیاء ورسل کو ناحق قتل (شہید) کیا گیا یہ سلسلۂ حق استقامت کے ساتھ اپنے تمام تر لوازمات (اقسام) سمیت بقیہ کل امور معصیت ہمیشہ یونہی چلتا رہا یہاں تک کہ خاتم الانبیاء ﷺ کی بعثتِ مقدسہ میں پھر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ آپ ﷺ پر لاگو ہوا، آپکو اس فرض منصبی کی ادائیگی میں کس قدر مشکلات وتکالیف کا سامنا کرنا پڑا، وہ تاریخ حق کا انمٹ حصہ ہے۔

آپ ﷺ کے ذریعہ ساری امت کو اسی مذکورہ حقیقت کے پس منظر میں تا قیامت اس فریضہ منصبی کو ادا کرنیکا حکم دیا گیا ہے کہ ہمیشہ دین حق پر قائم ایک جماعت بطور خاص اس فرض منصبی (امر بالمعروف ونہی عن المنکر) کو تمام لوازمات سمیت کل دینی حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آنے والی نسلوں کے سامنے) کو ادا کرتے رہیں۔ اس حکم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خلفائے راشدینؓ نے کس حقیقت سے لیا (اور سمجھا) وہ محفوظ ہے۔ انہوں نے کل امورِ خیر (امر بالمعروف) کو حکماً وقانوناً نافذ فرمایا اور نہی عن المنکر کے حکم کو بزور طاقت (بذریعہ حکومت الٰہیہ) لاگو کیا۔ یہ کام اصلاً تو قوت حاکمہ مانگتا ہے مگر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیلئے قوت حاکمہ شرط نہیں۔ ورنہ سابقہ انبیاء ورسل کے پاس تو اقتدار نہ ہوتا تھا (بلکہ مخالفین کے پاس ہوتا تھا) مگر پھر بھی ہر دور میں اہل حق نے درجہ بدرجہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (کل تعلیمات الٰہیہ) کو امت تک پہنچایا۔ اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ کل اوامر (احکامات الٰہیہ) اور کل نواہی (ایسے احکامات جو ممنوعہ امور پر مشتمل ہیں) شریعت کا لازمی حصہ ہیں۔ انکو اپنی مجموعی حقیقت کیساتھ امت تک پہنچانا دین کے مبلغین، علماء ومشائخ کی ذمہ داری ہے معاذ اللہ یہ کوئی کھانے کا دستر خوان نہیں جہاں چھ، سات قسم کے کھانے چن دیے جائیں اور مہمانوں کی صواب دید پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ ذوق اور پسند کے مطابق جو چاہیں منتخب کر کے کھالیں باقی کو ہاتھ نہ لگائیں۔ یہ احکاماتِ الٰہیہ میں پسند یا ناپسند کا کوئی تصور نہیں چلتا۔ اقوام سابقہ کی ہلاکت کا بڑا سبب یہ بھی ہوتا رہا کہ اس وقت کے علماء واحبار (مشائخ) نے شریعت سماویہ کو مذاق بنا لیا تھا۔ اپنی خواہشات کے پس منظر میں تحریف لفظی ومعنوی جیسے جرم کے مرتکب ہوتے رہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اصل تعلیمات الٰہیہ کو مسخ کر کے رکھ دیا گیا۔ انہی سابقہ امتوں کے علماء واحبار کے کرتوتوں کا نتیجہ ہے کہ آج سابقہ کتب میں سے ایک بھی محفوظ موجود نہیں۔ انہوں نے بھی اپنی کتب میں موجود اوامر ونواہی میں خود ساختہ تبدیلیاں (تحریفات) کی تھیں۔ آخری امتِ محمد یہ ﷺ کو جو دین (جو اوامر ونواہی پر مشتمل ہے) عطا ہوا ہے ان میں کسی طرح کا کتمان یا نظریاتی وعملی تحریف کے اقدام کا مطلب اقوام سابقہ کی تقلیدِ مذموم ہے جسکا نتیجہ (عنداللہ) ہلاکت وبربادی کیصورت میں ملے گا۔ پہلی قوموں کی وجہ ہلاکت وبربادی سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش

آئی ہے حضور اقدس ﷺ نے کسی سے کوئی بات نہیں کی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ میں مسجد کی دیوار سے لگ گئی تا کہ کوئی ارشاد ہو تو اسکو سنوں حضور اقدس ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور حمد وثنا کے بعد فرمایا "لوگو! اللہ کا حکم ہے کہ بھلی باتوں کا حکم کرو اور بری باتوں سے منع کرو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور میں اس کو قبول نہ کروں اور تم مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں حضور اقدس ﷺ نے صرف یہ کلمات ارشاد فرمائے اور ممبر سے اتر گئے۔ (صحیح ابن حبان)

علماء کا گناہوں پر سکوت کرنا: پہلی حالت:۔ اسکو معلوم ہو کہ میں اس گناہ سے منع کروں گا تو مجھ کو نظر حقارت سے دیکھا جائے گا اور نہ میری بات کی یہ لوگ پرواہ کرینگے اور نہ اس گناہ کو چھوڑیں گے، تو ایسی حالت میں نصیحت کرنا واجب نہ رہے گا اور یہ حالت اکثر ان معصیتوں کے متعلق پیش آتی ہے جن کے مرتکب فقہاء وعلماء یا ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے آپکو دین دار اور متقی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی شخص ان کو نصیحت کرے تو انکو سخت ناگوار گزرتا ہے اور وہ گناہ چھوٹتا نہیں جسکو انہوں نے اختیار کیا ہے۔ ایسے موقع پر بے شک سکوت جائز ہے البتہ زبان سے پھر بھی نصیحت کر دینا مستحب ہے اس کے ساتھ اس کا بھی خیال رکھو کہ ایسی جگہ نصیحت کرنا واجب تو نہیں رہے گا مگر خود وہاں سے اٹھ آنا ضرور واجب ہے۔ کیونکہ بیٹھا رہنا اپنا اختیاری فعل ہے۔ اور باختیار خود معصیت کا دیکھنا بھی معصیت ہے۔ پس جہاں دورِ شراب جاری ہو یا غیبت ہورہی ہو، یا داڑھی منڈے بددین غیر متشرع فاسق فاجر بیٹھے ہوں وہاں ہرگز نہ بیٹھو۔ واعظ کو اول اپنی اصلاح کرنی چاہیے کیونکہ نصیحت کا اثر اسی وقت ہوتا ہے جب کہ ناصح خود بھی باعمل ہو ورنہ لوگ ہنستے اور مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور سمجھ لینا چاہیے کہ نصیحت کرنے کا جواز یا وجوب عامل ہونے پر موقوف نہیں اگر کوئی عالم خود عامل نہ بھی ہو تو تب بھی اس کو نصیحت اور وعظ کا چھوڑ دینا اور گناہوں کو ہوتے ہوئے دیکھ کر سکوت اختیار کرنا جائز نہ ہوگا خوب سمجھ لو کہ یہ خیال بھی ایک شیطانی وسوسہ ہے کہ جب تک خود پورے عامل نہ بن جائیں اسوقت تک دوسروں کو کیا نصیحت کریں گے۔ اگر ایسا خیال معتبر سمجھا جائے تو وعظ اور نصیحت کا سلسلہ مفقود اور دروازہ بالکل مسدود ہو جائے گا۔ یاد رکھو کہ امر بالمعروف واجب اور ضروری ہے اور عاصی اور گنہگار شخص کو بھی وعظ کہہ دینا جائز ہے۔ البتہ واعظین پر یہ دوسرا وجوب مستقل ہے کہ اپنے علم پر عمل کریں اور جس کام کی بھی دوسروں کو نصیحت کریں اس پر خود بھی کاربند ہوں۔ پس اگر ایک واجب کو ترک کیا اور خود بھی عامل نہ

بنے تو دوسرا واجب ترک کرنا کیوں جائز ہونے لگا کہ دوسروں کو نصیحت بھی نہ کریں یہاں یہ امر بھی قابل ملاحظہ رہنا چاہیے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فرضِ منصبی کی ادائیگی میں عوام الناس کے روبرو حقائق شریعت کی گہرائیاں (باریکیاں) بیان کرنا (حکمت کے اعتبار سے) غیر مفید ہیں۔ اس لئے کہ یہ رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین کے (عمومی) مزاج کے خلاف ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ شریعت تو سب کیلئے ہے شریعت جہاں امام غزالیؒ، امام رازیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ جیسے نکتہ رس اعلیٰ دماغ لوگوں کیلئے ہے وہاں ایک عام انسان کیلئے بھی ہے وہ چودہ سو سال پہلے ایک بادیہ نشین عرب کیلئے بھی تھی اور آج کے بظاہر متمدن انسان کیلئے بھی ہے۔ اگر شریعت میں اس طرح کی باریکی کے سوالات اٹھائے گئے ہوتے تو یہ ماضی میں بھی بہت سے لوگوں کیلئے الجھن کا سبب بنتے اور آج بھی اکثریت کیلئے الجھن اور غلط فہمی کا باعث ٹھہرتے۔ ضروری ہے کہ ہمیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر جیسے امر الٰہی کے حکم کی ادائیگی میں تفہیمی زبان کو آسان فہم لفظوں سے مفہوم ومطلب سے عام فہم بنانا چاہیے۔ تاکہ ہر ایک کی دسترس میں (فہم کے لحاظ سے) ہوسکے۔ یہاں بعض حضرات کو ایک غلط فہمی ہونے لگتی ہے کہ امر بالمعروف خواص (اہل علم) ہی کا فرض منصبی نہیں عوام بھی خیر کی بات کہنے کے مجاز ہیں۔ حوالاً کہا جاتا ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے بلغو عنی ولو آیة (بخاری) ترجمہ:۔ لوگوں تک پہنچاؤ میری طرف سے (دین) اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ واضح رہے کہ اس میں آیت فرمایا گیا ظاہر ہے کہ قرآن کی کسی ایک آیت میں بھی تبدیلی وتحریف (لفظاً) ممکن نہ تھی۔ اس لئے کہ آیت کو کوئی بھی پڑھنے کا مجاز ہے تو دوسروں کو بھی درست تلفظ سے پہنچانے (سکھانے) کی اجازت رکھتا ہے۔ مگر حدیث شریف یا دیگر خالص علمی تشریحات کی اس سے اجازت نہیں ملتی کیونکہ جیسے پڑھانے، سمجھانے کیلئے علم کی ضرورت ہے ایسے ہی پڑھنے سمجھنے کیلئے بھی علمی استعداد مطلوب ہوتی ہے۔ کوئی بھی علمی کتاب یا تشریحات عوام کو پڑھانے کی جرأت نہیں کرتا جیسے ضابطہ وقاعدہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر اظہارِ خیال کیلئے اس موضوع کا علم رکھنے والا تقریر یا بیان کرنے کا مجاز ہوتا ہے ڈاکٹر ہی میڈیکل لائن پر کوئی لیکچر دے سکتا ہے، سائنسدان ہی سائنسی تحقیقات پر لیکچر دینے کا مجاز ہے۔ ایسے ہی دیگر موضوعات، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ دین (قرآن وسنت) کے احکام کس قدر حساس ہیں۔ اسکو بیان کرنے کی اجازت عام کیسے دی جاسکتی ہے۔ جبکہ اس حوالہ سے قرآن وحدیث میں بغیر علم کے رائے زنی کرنے والوں کیلئے سخت وعید آئی ہے۔ قرآن کے مفہوم کے

متعلق ایک حدیث امام ترمذیؒ نے بسند حسن نقل کی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے اپنی رائے سے قرآن کے مفہوم میں کچھ کہاوہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے اور حدیث شریف میں خود ساختہ بات کہنا (گھڑنے) پر بھی سخت وعید فرمائی گئی ہے۔

معلوم ہوا کہ قرآن وسنت کے حوالہ سے کس بھی تشریحی فکر کو نقل کرنے کیلئے علم درکار ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے احکامات کو لوگوں تک پہنچا کر اتمامِ حجت کرنا ہے کہ کل روز محشر وہ یہ نہ کہیں کہ ہمیں تو کسی نے تعلیمات الٰہیہ سے آگاہ نہ کیا تھا۔ اسی طرح تمام اوامر ونواہی کے ذریعہ افراد واقوام میں اصلاحِ عقائد واعمال کے ساتھ معاشرتی اصلاح بھی ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو سنیں گے تو اپنی زندگی میں تبدیلی لاتے ہوئے فکرِ آخرت اپنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جملہ حقائق شرعیہ کے حوالہ سے فکر صالح اور ذوق سلیم عطا فرمائے۔ آمین!

دعوت وتبلیغ ، مدارس وغیرہ تقسیم کار کا ایک ناگزیر تقاضا وحقیقت

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

ہر انسان کی سوچ وفکر کے پیمانے ایسے ہی مختلف ہوتے ہیں جیسے اس کے طبائع ومزاج جو انسان جس کام میں مصروف عمل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یا تو وہ اس کی وقتی ضرورت ہوتی ہے یا پھر اس کا پیشہ لیکن ایک زندہ حقیقت کے طور پر ضرب المثل مسلم ہے کہ چیزوں کی حقیقتیں ثابت شدہ (امر) ہیں ان کا انکار عقل وفہم کا انکار ہے۔ اس حقیقت پر زیادہ دلائل دینے کی ضرورت نہیں کہ تقسیم کار ایک ناگزیر انسانی ضرورت ومجبوری ہے ایک چھوٹے سے گھریلو نظام کے چلانے کیلئے مرد وعورت کے مابین تقسیم کار مجبوری وضرورت چھوٹے کاروبار سے بڑے کاروبار تک تقسیم کار ایک ناگزیر مجبوری وضرورت، ادارے، فیکٹریز، بازار، مارکیٹس وغیرہ سب اسی ضروریات اور مجبوریوں کے پس منظر میں چل رہے ہیں۔ انسانی فطرت ایک محدود قوت وقدرت کی حامل ہے۔ اس لئے وہ قدم قدم معاونت کی طلب گار ہوتی ہے اللہ پاک ہی خالق فطرت ہیں وہ جانتا تھا کہ انسان سب کام بجا نہیں لاسکتا اس لئے امور دینیہ میں بھی اسی سہولت کاری کو نافذ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ترجمہ :۔ اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت جو بلائے نیکی کی طرف اور حکم دے اچھے کاموں کا اور روکے برے کاموں سے (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)۔ دوسری طرف حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے غیر معمولی جہاد وجذبہ شہادت کو راہ اعتدال پر لانے اور تقسیم کار کی تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ترجمہ:۔ پس کیوں نہ نکلی ایک چھوٹی جماعت بڑی جماعت سے تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کرے (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۲۲)۔ دین کی محبت ہمدردی اور اس کے جذبہ اشاعت سے جس قدر خاتم الانبیاء ﷺ اور آپ کے تربیت یافتہ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) آگاہ تھے ہم سب مل کر اس کا عُشرِ عشیر بھی شاید نہ بن پائیں۔ بلاشبہ دینی جدوجہد اور دعوت حق میں دردِ دل، آہ سحر گاہی اور فکری اصلاح چاہئے جو کسی بھی داعی/واعظ اور مبلغ کے لئے زاد راہ ہے۔ بدقسمتی سے ہم دورُخی فکر کے شکار ہیں اور اسکی بنیادی وجہ بھی عدمِ تربیت ہے اور افراط وتفریط سے دور رکھنے کا اہتمام نہیں اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں بلکہ اس حقیقت سے آگہی ہے کہ تقسیم نظم ناگزیر ہے آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسی فلسفہ تقسیم کار پر عملدرآمد فرمایا اور آج تک ساری امت مسلمہ کے مصلحین علماء مشائخ اور خیر خواہان دین برحق اسی قرآنی نسخہ تقسیم کار کو حسب ہدایت لاگو کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض مجذوب قسم کے لوگ اس طرح کی دعوتِ فکر میں منہمک ہونے لگتے ہیں کے دین کے بقیہ حقائق کو نظرانداز کرجاتے ہیں۔ افراط وتفریط یہ بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ ایسے مجذوب نُما مصلحین اپنی نجی زندگی اور کاروباری امور میں اسی تقسیم کار پر عمل پیرا ہوتے ہیں مگر اپنے

ایام مخصوص میں (دعوت سلسلے کے حوالہ سے) وہ ناقابل عمل فکر کی دعوت دے رہے ہوتے ہیں جو خلاف فطرت (خلاف شریعت بھی) ہوتی ہے۔ راہ اعتدال یہ ہے کہ ہم شرعی حقائق پر مبنی امورِ فطرت کو جیسے ذاتی ونجی زندگی میں پیش نظر رکھتے ہیں ایسے ہی دینی واجتماعی امور میں بھی انہی حقائق کا درس دیا کریں۔ یاد رکھیں کسی کے ذاتی جذبات/طبائع ومزاج کبھی حجت نہیں کہلاتے کیونکہ ہر انسان کے ذاتی جذبات/مزاج وطبعی رجحانات مختلف ہوتے ہیں احکام شریعت کا تعلق اجتماعی امورِ فطرت سے ہے۔ کسی کے ذاتی طبعی/جذباتی تفردات پر انکا مدار کبھی نہیں رکھا گیا (کیونکہ انسانی طبائع ومزاجوں میں تضاد اور افراط وتفریط دیکھا جاتا ہے)۔ اس لئے ہم پابند ہیں کہ اپنے مزاج وطبائع وجذبات کو حقائق شریعہ کے تابع بنائیں نہ کہ اپنے ذاتی تفردات وجذبات کو دین کی ترجمانی قرار دیتے پھریں۔ ایک گھر، ایک ادارہ ایک بازار وشہر مختلف ضروریات رکھتا ہے۔ ان کے تقاضوں کے مطابق ضروریات سہولیات کی دستیابی وقت کا تقاضا ٹھہرتی ہیں۔ کسی شے کی عدم دستیابی یا کمی نظام کی کمزوری کہلاتی ہے۔ اسلام ایک جامع نظام وآفاقی دستور العمل ہے اس میں انفرادی، اجتماعی ضروریات اور وقتی تقاضوں کے مطابق مسائل کا عملی حل پیش کیا جاتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ خدائی دستور العمل (اسلامی احکامات) میں فقط ایک ہی شعبے پر ساری توجہ مرکوز کرتے ہوئے بقیہ نظام زندگی کے حقائق اور تقاضوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ ہرگز نہیں اسلام خاتم النبیین ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی (اسوۂ حسنہ کے مطابق) عملی طرز حیات کا خوبصورت آئینہ دار ہے۔ اس میں کسی بڑے سے بڑے بزرگ/ولی اور صالح انسان کے ذاتی/طبعی تفرد کو حجت تسلیم نہیں کیا گیا/کہیں اگر کسی نے راہ اعتدال سے ہٹنے یا نئی اختراعی صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تو ہر دور میں امت کے اہل علم/اصحاب حکمت وبصیرت نے اس کی نہ صرف اصلاح کی بلکہ راہ حق کی واضح نشاندہی کی یہ حقیقت بھی انتہائی قابل توجہ ہے کہ افراط وتفریط کے کسی بھی معاملے میں اہل علم (اصحاب راسخین فی علم الفتوی) کی رائے کو دینی حقائق کا ترجمان سمجھا جاتا ہے۔ آپ کسی کارِ خیر سے وابستہ ہیں اس پر شکرِ خدا بجالائیں کہ آپ کو اس کارِ خیر میں قبول کر لیا گیا ہے۔ مگر کسی دوسرے کارِ خیر کی نفی یا ان میں مصروف عمل حضرات کے کام کی نفی ہرگز نہ کریں۔ جیسے کسی ادارے سے وابستہ کوئی کارکن دیگر اپنے کارکن ساتھیوں کی نفی نہیں کرتا آپ خیر پر ہیں جب تک کہ کسی کارِ خیر کی نفی کا جرم نہ کریں ورنہ شرعی حقائق آپ کو مہذب الفاظ میں مجذوب قرار دیں گے اور کوئی مجذوب (شرعی طور پر) قابل اتباع نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کو اسکے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مدارس، مساجد، تحریکی ودینی تنظیمات، تبلیغی حلقے اور اشاعت حق میں مصروف خانقاہیں تقسیم کار کے تحت وقت کا تقاضا ہیں کسی کے کام میں بے جا مداخلت یا نفی کا مطلب ہے کہ آپ حقائق سے بے خبر ہیں (حالانکہ کسی بھی شعبہ دین میں مصروف حضرات کو دینی ومعاشرتی حقائق سے باخبر ہونا چاہیے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۱)۔اہل ایمان کو اہل کفر کی اکثریت سے نہ گھبرانے اور رزم حق و باطل میں اہل کفر کے نتیجتاً شکست سے دوچار ہونے کی تسلی کا ذکر۔

(۱۱۲)۔خدائی بغاوت کے عادی اور انبیاء کے ناحق قتل جیسے بھیانک جرائم کے باعث یہود کے گلے پڑی ہوئی ذلت و رسوائی کے دائمی طوق کا ذکر کرتے ہوئے بعض مخصوص حالات کے استثناء کا بیان۔

(۱۱۳ تا ۱۱۵)۔بعض اہل کتاب کے ایمانی اور عملی صلاحیتوں پر ان کیلئے توصیفی کلمات سے بھرپور حوصلہ افزائی کا بیان۔

(۱۱۶)۔آخرت میں کفار کیلئے دنیوی ذرائع منفعت کام نہ آنے اور دائمی جہنم کے عذاب کا اعلان۔

الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
ان میں سے نافرمان ہیں۔ وہ زبان سے ستانے کے سوا تمہارا اور کچھ بگاڑ نہ سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں
الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا
گے تو پیٹھ پھیر دیں گے پھر مدد نہیں دیے جائیں گے۔ ان پر ذلت لازم کی گئی ہے جہاں وہ پائے جائیں
اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
مگر ساتھ اللہ کی پناہ کے اور لوگوں کی پناہ کے اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے
اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
اور ان پر پستی لازم کی گئی یہ اس واسطے ہے کہ اللہ کی نشانیوں کے ساتھ کفر
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ
کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور
كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ
ہر حد سے نکل جاتے تھے۔ وہ سب برابر نہیں اہل کتاب میں سے ایک فرقہ سیدھی راہ پر ہے
يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وہ رات کے وقت اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ اللہ اور قیامت کے دن پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
ایمان لاتے ہیں اور اچھی بات کا حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور
يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا
نیک کاموں میں دوڑتے ہیں اور وہی لوگ نیک بخت ہیں۔ وہ لوگ جو نیک کام کریں
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
گے اس سے محروم نہ کئے جائیں گے اور اللہ پرہیزگاروں کو جاننے والا ہے۔ بے شک جو لوگ
كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ
کافر ہیں ان کے مال اور اولاد اللہ کے مقابلے میں کچھ کام نہ آئیں
شَـيْــــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا
گے اور وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اس دنیا

يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ أَصَابَتْ

کی زندگی میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جس طرح ایک ہوا ہو جس میں تیز سردی ہو

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ

وہ ایسے لوگوں کی کھیتی کو لگ جائے جنھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا پھر اس کو برباد کر گئی اور اللہ

لٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٧﴾ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں ۔ اے ایمان والو اپنوں کے سوا کسی کو

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۖ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ

بھیدی نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کمی نہیں کرتے جو چیز تمہیں تکلیف دے وہ انہیں پسند آتی ہے

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ أَكْبَرُ

ان کے مونہوں سے دشمنی نکل پڑتی ہے اور جو ان کے سینوں میں چھپی ہوئی ہے وہ بہت زیادہ ہے

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾ هٰٓأَنْتُمْ أُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ

ہم نے تمہارے لئے نشانیاں بیان کردیں اگر تم عقل رکھتے ہو ۔سن لو تم ان کے دوست ہو

وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَإِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا

اور وہ تمہارے دوست نہیں اور تم تو سب کتابوں کو مانتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ

ہم مسلمان ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصہ سے انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں کہہ دو

مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١١٩﴾ إِنْ

تم اپنے غصہ میں مرو اللہ کو دلوں کی باتیں خوب معلوم ہیں ۔ اگر تمہیں کوئی بھلائی

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۖ

پہنچے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم

وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا

صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو ان کے فریب سے تمہارا کچھ نہ بگڑے گا بے شک اللہ ان کے اعمال

يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿١٢٠﴾ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ ع

پر احاطہ کرنے والا ہے ۔ اور جب آپ صبح کو اپنے گھر سے نکلے مسلمانوں کو لڑائی کے ٹھکانے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۷) کفار کے بعض دنیوی اعمال صالحہ پر انکی وابستہ توقعات کو مثال کے ذریعے نشان حسرت و یاس (ناامیدی) میں بدلنے کا بیان۔

(۱۱۸)۔جاہلیت کے دور سے جاری قریبی سماجی تعلقات کو پس پشت ڈال کر مسلمانوں کو باہمی دوستی اور راز داری کے اعتقادی رشتے قائم کرنے اور اہل کفر سے فاصلے پر رہنے کا حکم۔

(۱۱۹)۔اہل حق و باطل کے مابین وسیع نظریاتی و ایمانی فرق کو واضح کرتے ہوئے ان کے بدترین منافقانہ اور حاسدانہ رویوں کے اظہار پر اہل ایمان کو فتوحات اور کامیابیوں کے ذریعہ ان کی بغض سے بھڑکتی آگ پر مزید تیل چھڑکنے کا ترغیبی بیان۔

(۱۲۰)۔اہل کفر (خاص طور پر منافقین اہل کتاب) کی مسلمانوں سے فکری عداوت کے نتائج کا تنقیدی ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو صبر و تقویٰ سے حالات کا سامنا کرنے کا ترغیبی بیان۔ نیز نتیجتاً مسلمانوں کو ان کی بدترین سازشوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے خدائی وعدہ کا تسلی آمیز اظہار۔

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ
پر بٹھا رہے تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ جب تم میں سے دو جماعتوں نے
مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
قصد کیا کہ نامردی کریں اور اللہ ان کا مددگار تھا اور چاہئے کہ اللہ ہی پر مسلمان
الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا
بھروسہ کریں۔ اور اللہ بدر کی لڑائی میں تمہاری مدد کر چکا ہے حالانکہ تم کمزور تھے پس اللہ
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
سے ڈرو تاکہ تم شکر کرو۔ جب تو مسلمانوں کو کہتا تھا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ
اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ؕ ﴿۱۲۴﴾
تمہارا رب تمہاری مدد کے لئے آسمان سے تین ہزار فرشتے اترنے والے بھیجے۔
بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ
بلکہ اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو اور وہ تم پر ایک دم سے آ پہنچے تو
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ ربع
تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے نشان دار گھوڑوں پر مدد کے لئے بھیجے گا۔ اور اس چیز کو اللہ نے
اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا
تمہارے دل کی خوشی کے لئے کیا ہے اور تاکہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو اور مدد تو
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔ تاکہ بعض کافروں کو ہلاک
كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ
کرے یا انہیں ذلیل کرے پھر وہ ناکام ہو کر لوٹ جائیں۔ تیرا کوئی اختیار نہیں ہے
شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ
یا اللہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔ اور
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے بخش دے اور

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۱۲۱ تا ۱۲۲)۔ اہل حق کو مزید ایمانی پختگی اور اصلاح احوال کیلئے تربیتی فکر سے واقعۂ اُحد کا طرزِ خاص سے ذکر۔

(۱۲۳)۔ کمتر وسائل کے باوجود اہل حق کا مضبوط فوجی قوت کے مقابلہ میں ایمانی طاقت اور خدائی نصرت کے مشاہداتی واقعۂ "بدر" کا احسانی بیان۔

(۱۲۴ تا ۱۲۶)۔ رزم حق و باطل میں مسلمانوں کی عددی کمزوری پر فطری تشویش دور کرنے کی غرض سے نزول ملائکہ کے ذریعہ فوری نصرتِ خداوندی اور زوردار تسلی آمیز وعدہ۔

(۱۲۷)۔ اہل ایمان کی غیر معمولی نصرت کی غرض و غایت کا بیان۔

(۱۲۸ تا ۱۲۹)۔ اہل کفر کی تمام ایذا رسانیوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہرحال راہِ عزیمت پر استقامت کے ساتھ دامن صبر تھامے رہنے کی شفقت بھری نصیحت اور جزا و سزا سمیت مطلق اختیار اور ملکیتِ کاملہ کے حوالہ سے لامحدود احاطۂ قدرتِ الٰہیہ کا اعتقادی ذکر۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۰تا۱۳۶)۔ امر بالمعروف ہو یا نہی عن المنکر اطاعت شعار اہل ایمان ہر حکم خدا پر لبیک کہنے میں آگے ہی رہے اب بطور خاص اہل ایمان کو معاشی دہشت گردوں کے رائج ظالمانہ سودی فلسفۂ معیشت کو خیرباد کہتے ہوئے تقویٰ پر مبنی فلاحی نظام اپنانے کا زور دار حکم جبکہ خدائی حکم کے باغیوں کیلئے سخت عذاب کا ذکر۔

۱۳۲۔ خدائی احکامات (اور نظام) کی اتباع کی بجائے عقلی گھوڑے دوڑانے والے ہوس پرست لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و اتباع کا (بہر حال) حکم۔

(۱۳۳)۔ باغیانہ روش کی بجائے متقی بن کر خالق کائنات کی طرف سے اعلان کردہ مغفرت اور بے حد طویل و عریض جنت (غیر معمولی ہاؤسنگ پیکج) کی طرف آگے بڑھنے کا ترغیبی بیان۔

(۱۳۴)۔ متقی لوگوں کی صفات حمیدہ کا توصیفی و ترغیبی ذکر۔

(۱۳۵تا۱۳۶)۔ نیکوکار لوگوں کے اوصاف محمودہ کا تعریفی ذکر کرتے ہوئے آخرت میں ان کے لئے خدائی اعزاز و انعام کا اعلان۔

(۱۳۷)۔ رحمانی قوتوں کے بالمقابل شیطانی سرکشوں اور خدائی نافرمانوں کی تباہی کی داستانیں تاریخ عالم میں ہر طرف بکھری ہوئی ہیں یقین نہ کرنے والوں کیلئے ہلاک شدہ قوموں کے عبرتی مقامات کو نگاہ نصیحت سے دیکھنے کا حکم (عیاشی کی غرض سے سیاحت یا فقط طبعی ذوق کے تحت گھومنے پھرنے والوں کا اس آیت سے استدلال درست نہیں)۔

ع ۱۳

يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔اے ایمان والو
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
سود کئی گنا بڑھا کر نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہیں
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
چھٹکارا ہو ۔ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۔ اور اللہ اور
وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
رسول کی تابع داری کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔ اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ
اور بہشت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۔ جو
يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف
عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ اور وہ لوگ جب کوئی
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠
کھلا گناہ کر بیٹھیں یا اپنے حق میں ظلم کریں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے بخشش مانگتے ہیں
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۟ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ
اور سوائے اللہ کے کون گناہ بخشنے والا ہے اور اپنے کئے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے
هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
ہیں۔ یہ لوگ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں سے بخشش ہے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾
بہتی ہونگی ۔ ان باغوں میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے ۔
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
تم سے پہلے کئی واقعات ہوچکے ہیں سو زمین میں سیر کرو اور دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١٣٧﴾ هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى
کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ۔ یہ لوگوں کے واسطے بیان ہے اور ڈرنے
وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ
والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے ۔اور سست نہ رہو اور غم نہ کھاؤ اور تم
الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ
ہی غالب رہو گے اگر تم ایماندار ہو۔ اگر تمہیں زخم پہنچا ہے تو انہیں بھی ایسا
مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ
ہی زخم پہنچ چکا ہے اور ہم یہ دن لوگوں میں باری باری بدلتے رہتے ہیں اور
وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا
تا کہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں بعضوں کو شہید بنائے اور اللہ ظالموں
يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ
کو پسند نہیں کرتا۔اور تا کہ اللہ ایمان والوں کو پاک کردے اور کافروں
الْكَافِرِينَ ﴿١٤١﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ
کو مٹا دے ۔کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور ابھی تک اللہ نے نہیں
الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ
ظاہر کیا ان لوگوں کو جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور ابھی صبر کرنے والوں کو
الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿١٤٣﴾ ع ١٤ ٥
بھی ظاہر نہیں کیا۔ اور تم موت سے پہلے اس کی ملاقات کی آرزو کرتے تھے سو اب تم نے
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ
اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا۔اور محمد تو ایک رسول ہے اس سے پہلے بہت رسول گزرے پھر کیا
أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ
اگر وہ مر جائے یا مارا جائے تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا
فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ
تو اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑے گا اور اللہ شکر گزاروں کو ثواب دے گا ۔ اور اللہ کے حکم

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۱۳۸)۔ناصحانہ تنبیہات سے درست استفادہ اور وعظ وہدایت پر متقین کا تعریفی ذکر۔

(۱۳۹)۔مایوس کن مشکل حالات میں بھی اہل ایمان کو جذبۂ شجاعت و استقامت کے حوالہ سے حسن داد دیتے ہوئے کسی طرح کی کمزوری نہ دکھانے کا حکم۔

(۱۴۰)۔عارضی ظاہری شکست سے وقتی طور پر کبیدہ خاطر اہل ایمان کو اہل کفر کے سخت نقصانات بھی پیش نظر رکھنے اور فتح و شکست کے عمومی فطرتی حقائق سے صرف نظر نہ کرنے کا ناصحانہ مشورہ نیز اہل ایمان کے امتحانی ابتلاء کی حکمت اور تمغۂ شہادت جیسے عطائے رتبہ کا بیان۔

(۱۴۱)۔اہل ایمان کو ابتلائی بھٹی میں جھونکنے کا مقصد ثانی انہیں کندن بنانا اور اہل کفر کے فخریہ غرور طاقت کا خاتمہ کرنا۔

(۱۴۲)۔("ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں" اور "مقربین را بیش بود حیرانی" کے فلسفہ کا ذکر خاص) جنت الفردوس کے اعلیٰ مقامات اور عنداللہ قرب خاص کے حصول کیلئے جہاد اور صبر جیسے آگ اور خون کے دریا عبور کرنے کے سخت مراحل کا بیان۔

(۱۴۳)۔جذبۂ جہاد سے سرشار اہل ایمان کو تمنائے شہادت اور مشاہدۂ قتال میں ثابت قدمی کے مابین فرق سمجھانے کا ناصحانہ طرز بیان۔

(۱۴۴)۔اللہ حی وقیوم کی طرف سے دین حق کیلئے دائمی ثابت قدمی کیساتھ مشکل حالات میں زندہ رہنے کا (ایک الم ناک تاریخی واقعۂ "احد" کے پس منظر میں) تنبیہی بیان۔

لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنۡ يُّرِدۡ
کے سوا کوئی مر نہیں سکتا ایک وقت مقرر لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا بدلہ چاہے گا
ثَوَابَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ۚ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ نُؤۡتِهٖ
ہم اسے دنیا ہی میں دیں گے اور جو آخرت کا بدلہ چاہے گا ہم اسے اس میں سے دیں گے
مِنۡهَا ؕ وَسَنَجۡزِى الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ
اور ہم شکر گزاروں کو جزا دیں گے ۔ اور کئی نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت
رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا
اللہ والے لڑے ہیں پھر اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچنے پر نہ ہارے ہیں اور نہ سست ہوئے ہیں
ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا
اور نہ وہ دبے ہیں اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔ اور انہوں نے
كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا
سوائے اس کے کچھ نہیں کہا کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں
فِىۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾
ہم سے زیادتی ہوئی ہے اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور کافروں کی قوم پر ہمیں مدد دے ۔
فَاٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ
پھر اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب اور آخرت کا عمدہ بدلہ دیا اور اللہ نیک
ع ۱۵ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ
کاموں کو پسند کرتا ہے ۔ اے ایمان والو اگر تم کافروں کا کہا مانو گے تو وہ تمہیں
كَفَرُوۡا يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ
الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم نقصان میں جا پڑو گے ۔ بلکہ اللہ تمہارا مددگار
مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ
ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے ۔ اب ہم کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دیں
كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَ
گے اس لیے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۵)۔ مقربین خاص ہوں یا عام ہر ایک کی محدود مدت حیات ذکر کرتے ہوئے نیک و بد لوگوں کے مقاصد مختلفہ پر عنداللہ نتائج کا فکر انگیز بیان۔

(۱۴۶تا۱۴۷)۔ دین حق کی سربلندی کیلئے فلسفۂ جہاد کے حکم الٰہی پر انبیاء و صلحاء کی اجمالی داستانِ عزیمت اور جذبۂ شجاعت و جرأت کا تعریفی ذکر اور ان کی بارگاہِ الٰہی میں ہی تضرع و فریاد اور طلب نصرت کا بیان۔

(۱۴۸)۔ جوابِ دعا میں محسنین کیلئے دنیا و آخرت کے انعامات اور بطور خاص عنداللہ ان کی محبوبیت کا ذکر۔

(۱۴۹)۔ صاحب ایمان لوگوں کو منافقین و کفار کے سامنے کبھی بھی معمولی کمزوری نہ دکھانے کی تاکید اور ان کے بغضِ باطن نیز ان کی ارتدادی ذہنیت و تمنا پر خاص نظر رکھنے کا بیان۔

(۱۵۰)۔ عزیمت پر عمل پیرا اہل ایمان کیلئے حمایت و نصرت کی تسلی کا ذکر۔

(۱۵۱)۔ جہاد و قتال میں ثابت قدم اہل حق کو مشرکین کے بالمقابل پُر رعب فتح کی خوشخبری اور کفار کیلئے انجام کار خدائی عذاب کا ذکر۔

مَأْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ
ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اور اللہ تو اپنا وعدہ تم سے
اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ
سچا کر چکا جب تم اس کے حکم سے انہیں قتل کرنے لگے یہاں تک کہ جب تم نے نامردی کی اور
تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ
کام میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ تم کو دکھا دی وہ چیز جسے تم پسند کرتے تھے
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ
بعض تم میں سے دنیا چاہتے تھے اور بعض تم میں سے آخرت کے طالب تھے پھر تمہیں
صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ
ان سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے اور البتہ تحقیق تمہیں اس نے معاف کر دیا ہے اور اللہ
فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى
ایمانداروں پر فضل والا ہے۔ جس وقت تم چڑھے جاتے تھے اور کسی کو مڑ کر نہ دیکھتے تھے
اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ
اور رسول تمہیں تمہارے پیچھے سے پکار رہا تھا سو اللہ نے تمہیں اس کی پاداش میں غم دیا
لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ
بسبب غم دینے کے تاکہ تم مغموم نہ ہو اس پر جو ہاتھ سے نکل گئی اور نہ اس پر جو تمہیں پیش
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً
آئی اور اللہ خبردار ہے اس چیز سے جو تم کرتے ہو۔ پھر اللہ نے اس غم کے بعد تم پر چین
نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ
یعنی اونگھ بھیجی اس نے بعضوں کو تم میں سے ڈھانک لیا اور بعضوں کو اپنی جان کا
اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ
فکر پڑ رہا تھا اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں جیسے کر رہے تھے
هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ
کہتے تھے ہمارے ہاتھ میں کچھ کام ہے؟ کہہ دو کہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں

اخلاصۂ آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۲)۔ غزوۂ احد میں اہل ایمان سے بعض اجتہادی کمزوریوں کے وقوع پر مشفقانہ اصلاحی تنبیہ کا ذکر خاص اور ان نیک نیت اور باعزیمت مؤمنین مقربین سے عفو و درگزر پر مبنی فضل الٰہی کا بیان۔

(۱۵۳)۔ غزوۂ احد میں اہل ایمان سے بعض مشاہداتی کمزوریوں کی تنبیہی نشاندہی اور نتیجتاً وقوعی عارضی صورتحال کی یاددہانی کا ذکر خاص۔

(۱۵۴)۔ غزوۂ احد کے پس منظر میں بعض اہم واقعاتی مشاہدات (ابتلائی صورتحال کے درمیان) نیز اہل ایمان اور منافقین کے مابین تاثراتی جائزہ وتبصرہ کے بعد علیم ذات کی طرف سے حکیمانہ نتیجہ فکر کا بیان خاص۔

يُخْفُونَ فِىٓ أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ

وہ اپنے دل میں چھپاتے ہیں جو تیرے سامنے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر ہمارے

لَنَا مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَٰهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِى

ہاتھ میں کچھ کام ہوتا تو ہم اس جگہ مارے نہ جاتے کہہ دو اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے

بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ ٱلَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ

البتہ اپنے گرنے کی جگہ پر باہر نکل آتے وہ لوگ جن پر قتل ہونا لکھا جا چکا تھا اور تا کہ

وَلِيَبْتَلِىَ ٱللَّهُ مَا فِى صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۗ

اللہ آزمائے جو تمہارے سینوں میں ہے اور تا کہ اس چیز کو صاف کر دے جو تمہارے دلوں

وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ۝١٥٤ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْا۟ مِنكُمْ

میں ہے اور اللہ دلوں کے بھید جاننے والا ہے ۔ بے شک وہ لوگ جو تم میں پیٹھ پھیر گئے

يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ إِنَّمَا ٱسْتَزَلَّهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا۟ ۖ

جس دن دونوں فوجیں ملیں سو شیطان نے ان کے گناہ کے سبب سے انہیں بہکا دیا تھا

وَلَقَدْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝١٥٥ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ع ١٦ ٧

اور اللہ نے ان کو معاف کر دیا ہے بے شک اللہ بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے ۔ اے ایمان والو

ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَقَالُوا۟ لِإِخْوَٰنِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا۟

تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو کافر ہوئے اور وہ اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں جب وہ ملک

فِى ٱلْأَرْضِ أَوْ كَانُوا۟ غُزًّى لَّوْ كَانُوا۟ عِندَنَا مَا مَاتُوا۟ وَمَا قُتِلُوا۟

میں سفر پر نکلیں یا جہاد پر جائیں اگر ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے

لِيَجْعَلَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۗ

تا کہ اللہ اس خیال سے ان کے دلوں میں افسوس ڈالے اور اللہ ہی جلاتا اور مارتا ہے

وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝١٥٦ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ

اور اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھنے والا ہے ۔ اور اگر تم اللہ کی راہ میں مر گئے

أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝١٥٧ وَ

یا مارے گئے تو اللہ کی بخشش اور اسکی مہربانی اس چیز سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں ۔ اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۵)۔ مخلصین ومقربین سے سرزد معمولی اجتہادی لغزشوں پر غیر معمولی تنبیہی گرفت کے باوجود آخر کار خاص رحمت الٰہیہ سے نوازنے کا احسانی ذکر۔

(۱۵۶)۔ منافقین کفار کے (اہل ایمان سے آزمائشی صورتحال کے دوران) بغض باطن سے لبریز تبصروں پر اہل ایمان کو کبیدۂ خاطر نہ ہونے کی تلقین اور موت و حیات کے مالک کی طرف سے بہت جلد منافقین کو حسرتی انجام سے دوچار کرنے کا اظہار۔

(۱۵۷)۔ راہ خدا میں رتبۂ شہادت یا طبعی موت مؤمنین کیلئے ہر دو صورت میں خدائی انعام و اکرام کا ذکر خاص۔

لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ
اگر تم مر گئے یا مارے گئے البتہ تم سب اللہ ہی کے ہاں جمع کیے جاؤ گے۔ پھر اللہ کی رحمت کے
اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا
سبب سے تو ان کے لیے نرم ہوگیا اور اگر تو تند خو اور سخت دل ہوتا تو البتہ تیرے گرد سے
مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى
بھاگ جاتے پس انہیں معاف کردے اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کر
الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾
پھر جب تو اس کام کا ارادہ کر چکا تو اللہ پر بھروسہ کر بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ
اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو تم پر کوئی غالب نہ ہو سکے گا اور اگر اس نے مدد چھوڑ دی تو پھر ایسا کون ہے
يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا
جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور کسی نبی کو یہ
كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
لائق نہیں کہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا اس چیز کو قیامت کے دن لائے گا جو خیانت
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ
کی تھی پھر ہر کوئی پورا پالے گا جو اس نے کمایا تھا اور وہ ظلم نہیں کیے جائیں گے۔ آیا وہ شخص
اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ
جو اللہ کی رضا کا تابع ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو غضب الٰہی کا مستحق ہوا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
اور کیسی وہ بری جگہ ہے۔ اللہ کے ہاں لوگوں کے مختلف درجے ہیں، اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
کرتے ہیں۔ اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۸)۔ روز محشر سب کی بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا بیان۔

(۱۵۹)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل ایمان سے نرم دلی اور مشفقانہ رویہ کی توصیف اور اپنے جانباز پروانوں سے عفو و درگزر کے پس منظر میں انکو مشاورتی پالیسی میں شامل رکھنے نیز بعد از مشاورت فیصلوں میں توکل علی اللہ کے جاندار اعتقادی نظریے کو پیش نظر رکھنے کا زوردار بیان۔

(۱۶۰)۔ اہل باطل کی تمام تر ظاہری فوجی قوت کے باوجود صاحبان توکل کیلیے (اپنی محدود یا کمزور فوجی قوت کے باوصف) خدائی نصرت سے ہی غالب آنے پر کامل ایمان رکھنے کا اعتقادی بیان۔

(۱۶۱)۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جیسی پاکدامن امین قیادت کے حوالہ سے شیطانی وسوسہ خیانت کو حاشیہ خیال میں بھی ہرگز نہ لانے کی ہدایت کرتے ہوئے ارتکاب خیانت کرنے والوں کیلیے روز محشر احتسابی گرفت کا سخت تنبیہی ذکر۔

(۱۶۲)۔ (مجسمہ حق اور پیکر رضا (خاتم الانبیاءؐ) کے حوالہ سے وسوسہ شیطانی حاشیہ خاطر میں بھی نہ لائیں (جبکہ ارتکاب خیانت پر خدائی غضب کے شکار تو عام انسان بھی دوزخ کا ایندھن بن سکتے ہیں)۔

(۱۶۳)۔ عام انسانوں میں بھی مزاجاً، اخلاقاً، ایماناً اور نیکی و بدی کے اعتبار سے طبعی یا ترجیحی فرق مراتب کے حوالہ سے خدائی فطری نظام کا فکر انگیز بیان۔

(۱۶۴)۔ خداوند قدوس کے ظاہری انعامات تو ان گنت ہیں ہی باطنی انعامات میں سے ایک عظیم تر انعام و احسان کا غیر معمولی صفات سے بیان خاص۔

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿١٦٤﴾ أَوَلَمَّا

اوردانش سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے ۔ کیا جب تمہیں ایک

أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ

تکلیف پہنچی حالانکہ تم تو اس سے دو چند تکلیف پہنچا چکے ہو تو کہتے ہو یہ کہاں سے آئی کہہ دو

هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَا

یہ تکلیف تمہیں تمہاری ہی طرف سے پہنچی ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔اور جو کچھ

أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾

تمہیں اس دن پیش آیا جس دن دونوں جماعتیں ملیں سو اللہ کے حکم سے ہوا اور تاکہ اللہ ایمانداروں کو ظاہر کر دے۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ

اور تاکہ منافقوں کو ظاہر کر دے اور انہیں کہا گیا تھا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دشمنوں کو دفع کرو تو انہوں

اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ

نے کہا اگر ہمیں علم ہوتا کہ آج جنگ ہوگی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے وہ اس وقت بہ نسبت ایمان کے

يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ

کفر کے زیادہ قریب تھے وہ اپنے مونہوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں

فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ

ہیں اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اللہ خوب جانتا ہے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں

وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ

حالانکہ خود بیٹھ رہے تھے اگر وہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ کیے جاتے کہہ دو اگر تم سچے ہو تو اپنی

الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي

جانوں سے موت کو ہٹا دو۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں

سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِينَ

مردے نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق دیے جاتے ہیں ۔اللہ نے اپنے

بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا

فضل سے جو انہیں دیا ہے اس پر خوش ہونے والے ہیں اور ان کی طرف سے بھی خوش ہوتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٦٥تا١٦٦)۔خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم قیادت کے ہوتے ہوئے بھی (غزوۂ احد میں) ظاہری اور وقتی ہزیمت و تکلیف پر اٹھنے والے فطری سوالات کا تنبیہی واصلاحی جواب۔

(١٦٧)۔ظاہراً اہل ایمان میں شامل منافقین کے بوقت ضرورت جہاد منافقانہ رویہ کا اظہار اور انکی باطنی حقیقت پر مبنی دوغلی حکمت عملی کا مذمتی بیان۔

(١٦٨)۔ موت کے خوف سے دوسروں کو بزدلی کا سبق پڑھانے والے منافقین کو موت سے دائمی فرار کا نسخہ لانے کا چیلنج۔

(١٦٩تا ١٧١)۔موت سے لرزاں منافقین کے برعکس راہ حق پر مرمٹنے والے عظیم شہداء کا عنداللہ غیر معمولی مقام ومرتبہ اور جنت میں خدائی فضل وکرم کے مشاہدہ پر شکر گزاری کے تاثرات حسنہ کا ترغیبی بیان۔

بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۷۰

جو ابھی تک ان کے پیچھے سے ان کے پاس نہیں پہنچے اس لئے کہ نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غم

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ

کھائیں گے۔ اللہ کی نعمت اور فضل سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات سے کہ اللہ ایمانداروں کی

اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۷۱ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ

مزدوری کو ضائع نہیں کرتا۔ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا بعد اس کے کہ

اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۱۷۲

انہیں زخم پہنچ چکے تھے جو ان میں سے نیک ہیں اور پرہیزگار ہوئے ان کے لئے بڑا اجر ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

جنہیں لوگوں نے کہا کہ مکہ والوں نے تمہارے مقابلہ کے لئے سامان جمع کیا ہے سو تم ان سے

فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝۱۷۳ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ

ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوا اور کہا کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ پھر مسلمان

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ

اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور اللہ کی مرضی کے تابع

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝۱۷۴ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ

ہوئے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ سو یہ شیطان کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے

اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۷۵

پس تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا

اور وہ لوگ آپ کو غم میں نہ ڈال دیں جو کفر کی طرف دوڑتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑیں گے

اللّٰهَ شَيْـئًا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ

اللہ ارادہ کرتا ہے کہ آخرت میں انہیں کوئی حصہ نہ دے اور ان کے لئے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۷۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ

بڑا عذاب ہے۔ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خرید لیا وہ

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۱۷۲ تا ۱۷۳)۔ زخموں سے چور صاحب عزیمت اہل ایمان کا نئے طوفان سے ٹکرانے کے خدائی حکم کا مسکراتے چہروں سے استقبال کرنے کا توصیفی بیان اور مشکل ترین حالات میں بھی محبت الٰہیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز جانبازوں کی غیر معمولی کیفیت ایمان کا تعریفی ذکر۔

(۱۷۴)۔ خدا مست پروانوں کے (بدر صغریٰ سے) صحیح سلامت واپسی اور رضائے الٰہی جیسے انعام سے جھولیاں بھرنے کا شاندار تحسینی بیان۔

(۱۷۵)۔ اہل ایمان کو ہمیشہ شیطانی لاؤ لشکر سے بے خوف ہوکر مردانہ وار مقابلہ کرنے کی ترغیبی نصیحت۔

(۱۷۶)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل کفر کی سازشوں سے کبیدہ خاطر نہ ہونے اور انکو (کفار کو) آخرت میں منطقی انجام تک پہنچانے کے خدائی وعدہ کا ذکر۔

يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے ۔ اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہم جو انہیں
كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا
مہلت دیتے ہیں یہ ان کے حق میں بھلائی ہے ہم تو انہیں مہلت اس لئے دیتے ہیں کہ وہ گناہ میں اور
اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
زیادتی کریں اور ان کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے ۔ اللہ مسلمانوں کو اس حالت پر رکھنا نہیں چاہتا
عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ
جس پر تم اب ہو جب تک کہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ کر دے اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں
اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ
ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کر دے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں جسے چاہے چن لیتا ہے
مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ
سو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ
بہت بڑا اجر ہے ۔ اور جو لوگ اس چیز پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے وہ
مِنْ فَضْلِهٖ ھُوَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ
یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے قیامت کے دن وہ مال طوق
مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
بنا کر ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے تھے اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا ع ١٨
ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے ۔ بے شک اللہ نے انکی بات سنی ہے جنہوں نے کہا
اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ وقف لازم
کہ بے شک اللہ فقیر ہے اور ہم دولت مند ہیں اب ہم ان کی بات لکھ رکھیں گے
الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ
اور جو انہوں نے انبیاء کے ناحق خون کئے ہیں اور کہیں گے کہ جلتی آگ کا عذاب چکھو ۔ یہ چیز

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۷۷)۔ساری کفریہ قوتوں (ہدایت کی بجائے گمراہی کے احمق سوداگروں) کی ہر طرح کی تدبیریں خدائی نصرت کے مقابلہ میں بے کار ہونے بلکہ ان کیلئے عبرتناک عذاب کا بیان۔

(۱۷۸)۔اہل کفر کیلئے ظاہری نعمتوں کی فراوانی اور عیش پرمبنی سہولیات کو دلیلِ نصرت خداوندی کی بجائے اس مہلت کو ذلت آمیز عذاب کا مقدمہ سمجھنے کا تہدیدی بیان (سخت تنبیہی لہجہ)۔

(۱۷۹)۔سچ اور نفاق یا کھوٹے کھرے کے واضح امتیاز کیلئے روز اول سے جاری خدائی نظام امتحان وابتلاء کا ذکر۔

(الف)۔نیز مخفی رموز اور امور غیب سے آگاہی (بذریعہ وحی) خواص نبوۃ میں سے ہونے کا بیان۔

(ب)۔ساتھ ہی نبوت کے حسن انتخاب میں فقط خدائی چاہت پر ہی انحصار کا وضاحتی ذکر (کہ اللہ پاک ہی بہتر جانتا رہا ہے کہ تاج نبوت کس کے سر پہ سجتا ہے (مگر اب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر طرح کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے)۔

(ج)۔اللہ اور اس کے تمام رسولوں کی بلا تفریق تصدیق کرتے ہوئے خداخوفی کے جذبہ سے زندگی گزار کر اللہ پاک کے انعام حاصل کرنے کا ترغیبی عنوان۔

(۱۸۰)۔اہل کفر کی بخیلانہ سوچ وفکر کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے روز محشر انکے انجام بد کا بیان نیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت عامہ وتامہ کا اعتقادی ذکر۔

(۱۸۱)۔اہل کتاب کی انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق بیمار ذہنیت کا سخت نوٹس لیتے ہوئے دوسرے انتہائی بھیانک جرم (انبیاء کے ناحق قتل) کا حوالہ دے کر سخت عذاب کا احتسابی بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٨٢)۔تعزیری فیصلوں کے نفاذ میں اللہ پاک کے شفاف عدل وانصاف کا تاکیدی ذکر۔

(١٨٣)۔خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص معجزہ کا تقاضا کرنے والے اہل کتاب کوانبیائے سابقین کے ساتھ انکے مجرمانہ سلوک پرشرم دلاتے ہوئے لاجواب سوالیہ احتساب کا ذکر۔

(١٨٤)۔خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کواہل کتاب کی تکذیبی ذہنیت پر دل گرفتگی سے محفوظ رکھنے کیلئے انکے انبیائے سابقین کے ساتھ مجرمانہ رویہ پیش نظر رکھنے کابیان۔

(١٨٥)۔کب تک بغاوت وسرکشی کا بازارگرم رہے گا آخر کار سب کوموت کی گرفت میں لینے کاواعظانہ بیان۔پھر حتمی فوز و کامرانی کے مستحق خوش نصیبوں کاترغیبی ذکر۔

(١٨٦)۔(کوئی غلط فہمی میں نہ رہے) راہ حق میں ابتلاء وامتحان کی پالیسی جز وقتی نہیں بلکہ ہر دور میں اس امتحانی صورتحال اور دشمنان دین کی اذیتوں سے مستقبل میں بھی تسلسل سے دوچار ہونے کا دوٹوک اعلان مگر اس امتحانی چکی میں صاحب عزیمت اور صبر وتقویٰ کے حامل افراد کی استقامت پر انکو داد تحسین کا اظہار۔

بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝
بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۔
الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ
وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم کسی پیغمبر پر ایمان نہ لائیں یہاں تک
يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّن
کہ وہ ہمارے پاس قربانی لائے کہ اسے آگ کھا جائے کہہ دو مجھ سے پہلے کتنے رسول
قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ
نشانیاں لے کرتمہارے پاس آئے اور یہ نشانی بھی جوتم کہتے ہو پھر انہیں تم نے کیوں قتل کیا
صَادِقِينَ ۝ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ
اگر تم سچے ہو ۔ پھر اگر یہ تجھے جھٹلائیں تو تجھ سے پہلے بہت رسول جھٹلائے گئے
جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ
جونشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لائے ۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے اور
الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ
تمہیں قیامت کے دن پورے پورے بدلے ملیں گے پھر جو کوئی دوزخ سے دور رکھا گیا
النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ
اور بہشت میں داخل کیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کی
الْغُرُورِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ
پونجی کے اور کچھ نہیں ۔ البتہ تم اپنے مالوں اور جانوں میں آزمائے جاؤ گے اور البتہ پہلی
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى
کتاب والوں اور مشرکوں سے تم بہت بدگوئی سنو گے اور اگر تم نے
كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝
صبر کیا اور پرہیزگاری کی تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔
وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ
اور جب اللہ نے اہل کتاب سے یہ عہد لیا کہ اسے لوگوں سے ضرور بیان کرو گے

وَلَا تَكْتُمُونَهٗ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

اور نہ چھپاؤ گے انہوں نے وہ عہد اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے میں تھوڑا سا

قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ

مول خرید کیا سو کیا ہی برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔ مت گمان کر ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں

بِمَآ أَتَوْا وَّيُحِبُّونَ أَنْ يُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

جو کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس چیز کے ساتھ تعریف کئے جائیں جو انہوں نے نہیں کی

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

پس ہرگز تو انہیں عذاب سے خلاصی پانے والا خیال نہ کر اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور

ع ۱۹ / ۱۰ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۸۹﴾ إِنَّ فِي

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے واسطے ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بے شک

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

آسمان اور زمین کے بنانے اور رات اور دن کے آنے جانے میں البتہ عقل مندوں

لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا وَّ

کے لئے نشانیاں ہیں۔ وہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے یاد کرتے ہیں

عَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں (کہتے ہیں) اے ہمارے رب تو نے

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

یہ بے فائدہ نہیں بنایا تو سب عیبوں سے پاک ہے سو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ

اے رب ہمارے جسے تو نے دوزخ میں داخل کیا سو تو نے اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار

مِنْ أَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ

نہیں ہوگا۔ اے رب ہمارے ہم نے ایک پکارنے والے سے سنا جو ایمان لانے کو پکارتا تھا کہ اپنے رب پر

اٰمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے اے رب ہمارے اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۸۷)۔ اہل کتاب کے ذمہ داروں سے لیے گئے عہد (بسلسلۂ اظہار حق) اور احکام الٰہی میں کتمان حق نہ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے انکی (روایتی) بدعہدی اور دین فروشی کا مذمتی بیان۔

(۱۸۸)۔ بے جا چالاکیوں پر خوش فہمی کے شکار اور حبِ جاہ کے مریض اہل کتاب کا حال بظاہر کتنا ہی متاثر کن کیوں نہ ہو مگر انکی عاقبت برباد ہونے کا تنبیہی ذکر۔

(۱۸۹)۔ آسمان و زمین کے حقیقی بادشاہ کیلئے انکی احتسابی گرفت ذرا بھی مشکل نہیں کیونکہ وہ علی کل شئ قدیر کی صفت خاصہ پر فائز ہے۔

(۱۹۰)۔ صاحبان عقل و فراست کیلئے آسمان و زمین کی تخلیق اور شب و روز کے آفاقی مشاہداتی دلائل میں عقیدۂ توحید کے واضح اظہار کا بیان۔

(۱۹۱تا۱۹۴)۔ ایمان سے مزین عقلمندوں کی صفاتِ محمودہ کا تعریفی ذکر اور انکی بارگاہ الٰہی میں اظہار تضرع اور دعائیہ التجاؤں کا بیان۔

اسلام عقل اور سائنس

(زیر مطالعہ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۹۱)

عقل،اور سائنس کو نظام فطرت کی خشتِ اول قرار دینے والوں کا اصرار ہے کہ قرآن کریم میں بھی عقلیات اور سائنسی فکر مندی کو درجہ توصیف (تعریف) میں لایا گیا ہے ۔ انکا بزورِ عقل استدلال بھی کیا عجیب ہے کہ ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والأرض، ترجمہ :۔ اور غور وفکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں (آیت نمبر ۱۹۱،سورۃ آل عمران)۔میں خود باری تعالیٰ نے تفکر فی الخلق کو محمود (اچھا) قرار دیا ہے ،ان سے کوئی پوچھے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی کتنے سائنسدان موجودہ سائنسی ایجادات کو معرضِ وجود میں لا چکے تھے کہ انکی تعریف وتوصیف کو ضروری سمجھا گیا؟ اس دور میں تو آج کی مروجہ سائنسی افکار کا وجود تک نہ تھا پھر اسکو اس آیت کا مصداق کیسے سمجھ لیا گیا؟ حیرت ہے کہ انسان بعض اوقات استدلالی نظر سے کتنا منہ زور ہوجاتا ہے اور وہ اس بنیادی سوچ وفکر سے بھی محروم ہوجاتا ہے کہ قرآن مقدس خالقِ کائنات کی نازل کردہ کتابِ ہدایت ہے اسمیں عقلیات کے بے لگام گھوڑے دوڑانے کی کوئی گنجائش نہیں ۔ پوری آیت کو سیاق وسباق سے پڑھ لیا جائے تو اس مذکورہ مضحکہ خیز استدلال کا رد (تردید) خود سے موجود ہے ۔سورۃ آل عمران کی آیات نمبر ۱۹۰،۱۹۱ کا ترجمہ اس طرح ہے، بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے اختلاف میں البتہ نشانیاں ہیں عقل والوں کیلئے جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں اور بیٹھنے کی حالت میں اور اپنی کروٹوں پر لیٹنے کی حالت میں اور غور وفکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں (کہتے ہیں) اے ہمارے رب! آپ نے اس مخلوق کو بیکار پیدا نہیں کیا تو ہر قسم کے عیب سے پاک ہے پس بچا تو ہمیں جہنم کے عذاب سے ۔ ہم (بتوفیق اللہ) سمجھ سکتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے ان مومن بندوں کی صفاتِ محمودہ کو درجہ توصیف (تعریف) میں بیان کیا گیا ہے جو نہ صرف ایمان برحق رکھتے ہیں بلکہ تفکر فی الخلق کے ذریعہ فکرِ آخرت کو پیش نظر رکھتے ہیں ۔ دوسری طرف سائنسی تحقیقات اور اپنے خود ساختہ فطری اصولوں پر عمل پیرا اکثر سائنسدان خود ذاتِ باری تعالیٰ اور بقید

ایمانی حقائق پر بھی ایمان نہیں لاتے ایسے میں انکو ان آیات مبارکہ کا مصداق کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ ویسے بھی یہ اہم نظریاتی حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیے کہ انسانی عقل باوجود اپنی تمام تر تحقیقاتی پس منظر کے آخر کار ایک حد تک ہی سوچ وفکر کی حامل ہے۔ یہ کمی بیشی اور افراط وتفریط ونشیب وفراز کا شکار ہوتی رہتی ہے بڑے سے بڑا سائنس دان حادثاتی طور پر سر کے بل گر جائے یا ٹھوکر کھا بیٹھے تو عقل سلامت نہیں رہتی وہ اپنے ہی وضع کردہ قواعد کو بھلا کر انکار کر بیٹھے گا۔ انسان کو خود بقا نہیں تو اسکے وضع کردہ سائنسی افکار کو بقا کیسی؟ انسانوں کے قائم کردہ ریکارڈ دوسرے انسانوں کے ہاتھوں ٹوٹتے رہتے ہیں۔ نت نئی ایجادات سے جو مشاہداتی ٹیکنالوجی وجود میں آرہی ہے اسکا بظاہر پس منظر گو انسانی عقلی تحقیقات کو مانا جاتا ہے مگر پھر سوال یہ اٹھتا ہے کہ آخر اس عقل کا خالق کون ہے جو اس عقل میں یہ سب تحقیقات اور ریسرچ کے اصول وقواعد (فہم، سوجھ بوجھ) عطا کر رہا ہے۔ سب انسانوں کو اس اہم حقیقت پر اچھی طرح غور وفکر کرنا ضروری ہے کہ جتنے ایمانی حقائق ہیں انکی بنیاد وجود کائنات سے لاکھوں سال بعد کی سائنسی ایجادات پر نہیں رکھی گئی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیاء ﷺ تک (کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل) مبعوث ہوئے انکی اصل اساسی تبلیغِ حق (ایمانی حقائق) امورِ غیبیہ پر مشتمل تھی (عقل اور سائنسی افکار پر نہ تھی) ہم مسلمان ایمانِ مُفصّل پڑھ لیں۔ سات بنیادی ایمانی حقائق کا اقرار واعتراف مشاہداتی اشیاء پر نہیں بلکہ غیبی حقائق پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے کل ایمانی حقائق امورِ غیبیہ ہیں وہ ایک ہے، وہی کل جہاں کا خالق ومالک وحدہ لاشریک ہے وغیرہ فرشتوں پر ایمان لانا وہ بھی ہماری نظروں سے غیب اور اوجھل ہیں۔ اسکی ساری کتابوں پر ایمان لانا ظاہر ہے کہ وہ انسانوں کے سامنے تو نازل نہیں کی گئیں۔ سارے رسولوں پر ایمان لانا اور تصدیق کرنا، انبیاء ورسل پر وحی کا نزول بھی غیبی امر سے تعلق رکھتا ہے آخرت کا عقیدہ اور اسکے متعلقہ باقی ایمانی حقائق سب امورِ غیبیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقدیر تو ویسے بھی انسانی عقل کی عمومی فہم سے بالاتر ایمانی حقیقت ہے۔ او وہ بھی غیبی امر ہے کیا یہ بنیادی ایمانی حقائق جن پر ایمان لانا ہر انسان کیلئے ضروری ہے انکا تعلق سائنسی اصول یا خود ساختہ فطرتی حقائق سے ہے یا

ذاتِ برحق کے غیبی احکام سے ہے؟ سائنسی اصول وایجادات مشاہداتی حقائق سے تعلق رکھتے ہیں اور علمی تحقیقات سے متعلقہ امور ہیں۔ ان پر ایمان لانے کا کوئی شرعی امر (حقیقت) نہیں۔ سورج چاند ستاروں اور بقیہ مخلوقات پر ایمان لانے کا کوئی مفہوم شریعت میں زیر بحث نہیں رہتا ہاں البتہ شرعی امر (حقیقت) یہ ہے کہ ان سب ساری چیزوں (کل مخلوقات) کا خالق ومالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہ ایمانی معرفت ہے جس پر ایمان لانا ہر انسان کیلئے ضروری ہے اتنی بنیادی حقیقت کے تو گزشتہ دور کے کفار ومشرکین بھی قائل تھے (اعتراف کرتے تھے) خود باری تعالیٰ نے انکی اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے، ترجمہ:۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پوچھیں آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو یقیناً کہیں گے اللہ تعالیٰ نے (آیت نمبر ۹ سورۃ الزخرف)۔

افسوس جوں جوں عقلیاتی وسائنسی تحقیقات کا وجود بڑھتا گیا نئی شکل (سوچ وفکر) کا کفریہ عقیدہ وجود میں آتا گیا کہ یہ نظام فطرتی حقائق پر قائم ہے۔ اور سائنسی اصول وقواعد ہی اسکی پہچان ہیں۔ یہ درست ہے کہ گزشتہ دورِ جاہلیت میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو زمانہ کو باعثِ وُجود اور باعثِ ہلاکت قرار دیتے تھے۔ ترجمہ:۔ نہیں ہلاک کرتا ہمیں مگر زمانہ ہی آیت نمبر (۲۴ سورۃ الجاثیہ) مگر حیرت تو یہ ہے کہ آج جب عقلیات پر مبنی سائنس تحقیقات ومشاہدات اپنے نقطہ عروج کو چھو رہے ہیں۔ اتنے بڑے مشاہداتی حقائق وسائنسی عجائبات کی معرفت کے باوجود خود عقل کے پجاری اپنی ہی عقلی اصولوں کے منکر (کافر) نظر آتے ہیں کوئی چیز خود سے وجود میں نہیں آسکتی اسکے وجود کیلئے کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ یہ ایسا سائنسی وعقلی کلیہ ہے جس پر ساری سائنس وٹیکنالوجی کی عمارت کھڑی ہے۔ لیکن عجب امر ہے کہ کتنے سارے سائنس دان مذکورہ معرفت کے باوجود آسمان وزمین جیسی بڑی مخلوقات کے خالق (ذات باری تعالیٰ) پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ یہاں بھی اپنے مسلمہ اصول سے ہٹ کر نظامِ فطرت کا خود ساختہ (خلاف عقل) اصول وضع کرتے ہوئے اپنی عقل کھو بیٹھتے ہیں۔ اس امر پر کل عقلیات اور سائنسی حقائق متفق ہیں کہ ہر چیز کی ایک طبعی عمر ہے (گویا کوئی شے لامحدود نہیں ہوسکتی) اور ہر ایک پر فنا آتی ہے ہے اسکو نظامِ فطرت مانتے ہیں۔ مگر کل نظامِ فطرت کی ہلاکت (وقوعِ آخرت) پر عقیدہ نہیں رکھتے حالانکہ خالقِ

نظامِ فطرت نے اعلان کر رکھا ہے کہ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ اسلام کو عقل کے ذریعہ وُجود پذیر سائنس اور ٹیکنالوجی کے نتائج سے کوئی مسئلہ نہیں ۔ دنیا میں جو بھی وقوعی حقائق ہیں وہ مشاہدات ہیں کوئی بے عقل ہی انکا انکار کرسکتا ہے فقط قابل غور توجہ امر یہ ہے کہ عقلیات اور سائنسی کلیات کے ذریعہ ہی نظامِ فطرت کا وجود نیز اسی کو سب کچھ سمجھنے والے اپنے وضع کردہ کلیات پر ہی دھیان دینا شروع کردیں تو وہ اس حقیقت کے تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ دنیا میں اب بھی ان گنت ایسے حقائق ہیں جنکی فہم سے خود عقل عاری ہی نہیں بلکہ محوتماشا ہے کہ یہ سب کچھ کیسے رونما ہو رہا ہے آپ مخلوقات میں سے فقط فلکیاتی نظام پر ہی غور کر لیں بلکہ اس حوالہ سے خود باری تعالیٰ نے دعوتِ فکر دی اور مشاہداتی حقائق کی طرف متوجہ کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنائے تو رحمان کی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا تو پھر نگاہ دوڑا کیا تجھے کوئی شگاف دکھائی دیتا ہے پھر دوبارہ نگاہ کر تیری طرف نگاہ ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوگی (سورۃ الملک آیت نمبر ۳ تا ۴)۔

خالق کائنات ذات باری تعالیٰ نے فقط پہلے آسمان کی طرف متوجہ کرتے ہوئے لاجواب سوال کیا ہے کہ آیا تم نے کبھی آج تک اس مربوط منظم نظام میں کوئی خرابی پائی ہے؟ چیلنج ہے ساری زندگی تحقیقات کرتے ہوئے خالقِ کائنات کے وضع کردہ نظامِ فلکیات میں ادنیٰ سا عدمِ استحکام نہیں پاسکوگے ، دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ویمسک السماء أن تقع علی الأرض إلا بإذنہ، ترجمہ:۔ اور آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے مگر اس کے حکم سے (سورۃ الحج آیت نمبر ۶۵) سائنس و ٹیکنالوجی کی پہنچ پہلے آسمان تک بھی ہے ہرگز نہیں ۔ بس اندازے ہیں نچلے بعض چھوٹے سیاروں تک رسائی اپنی عقلی وسائنسی معراج سمجھنے والے ایک دن تھک ہار کر رہ جائیں گے (بلکہ اتنے میں وقوع قیامت کا سور پھونکا جاچکا ہوگا) یہ اللہ تعالیٰ کے چیلنج کو کبھی نہیں پہنچ سکتے ۔ جو حقیقت اصل سمجھنے کی ہے وہ یہ کہ عقل ہو یا اسکے ذریعہ سائنسی تھیوریاں ہوں اسلام کو انکے نظریہ استدلال پر اس وقت تک اعتراض نہیں جب تک کہ وہ خالق کائنات (ذات باری تعالیٰ) کے بیان کردہ عقائد وحقائق سے متصادم نہ ہو بس اور کچھ نہیں ۔ دوسری اہم حقیقت ، انتہائی

قابل توجہ یہ ہے کہ عقل اور سائنسی افکار سے عقائد واحکام کو ثابت نہیں یا جاسکتا، تیسری حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان کی عقل محدود ہے اور سائنس کے موضوعات بھی محدود ہیں۔ اور انکو شتر بے لگام بناتے ہوئے آزادی رائے کے نام پر اسلامی عقائد واحکام کے بالمقابل لانا نظریاتی بگاڑ کی جڑ ہے۔ گویا اسلامی عقائد واحکام کو سائنسی وعقلی افکار کے تابع کرنا (جس پر آج کے جدید طبقات کو اصرار ہے) فکری گمراہی ہے۔ آسان فہم امر ہے کہ ہر انسان جب اعتقاداتِ حقہ کو قبول کرتا ہے تو اجمالی درجہ میں وہ یوں اقرار کرتا ہے أمنت باللہ کما ھو بأسمائہ و صفاتہ وقبلت جمیع أحکامہ ترجمہ:۔ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے اسماء اور صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام احکامات کو قبول کیا۔ یہ غیر مشروط بنیادی ایمانی حقائق کا اعتراف وتصدیقی امر ہے۔ اسمیں کہیں یہ نہیں کہا جاتا کہ میں اپنے ایمان کو عقل یا سائنسی اصول سے پرکھنے کے بعد قبول کرونگا (ہر گز ایسا نہیں) جدید طبقات کو اصرار ہے کہ وہ اسلامی اعتقادات واحکام کو آج کے تقاضوں کے مطابق عقل اور سائنسی مشاہدات کے ذریعہ سچ ثابت کرتے ہوئے لوگوں کو دعوتِ حق دیں۔ حیرت ہے کہ قرآن کریم جو دعوت حق کی اصل اساس ہے اور خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات جن کے ذریعہ دین اسلام کے اعتقادی احکامات کا فروغ ہوا اور آج تک جو بھی دین اسلام کو قبول کرتا ہے وہ انہیں تعلیمات کے ذریعہ قبول حق کا اعتراف کرتا ہے اس تصدیقی نظریہ کو چھوڑ کر پہلے ساری انسانیت کو عقلیات اور سائنسی افکار کی پی ایچ ڈی کرائی جائے پھر اسکو عقل اور سائنس کے ذریعہ دعوت حق دینے کی کوشش کی جائے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ایسے میں کسی ان پڑھ یا کم عمر بچوں کا قبول اسلام غیر معتبر سمجھا جائے؟ اس سے زیادہ مضحکہ خیز گمراہ فکری کیا کہی جاسکتی ہے پھر گزشتہ تمام ادوار کے مسلمانوں کے غیر مشروط ایمان واسلام پر یہ عقل پرست مفکرین کیا کہیں گے؟ جن کے دور میں اسطرح کے عقلی وسائنسی اصول وجود میں نہ تھے، جی ہاں عقل کو درست فہم وبصیرت کے ساتھ استعمال کرنے کی ترغیب اور توجہ دینے کی دعوتِ فکر خود باری تعالیٰ نے دی ہے۔ کئی مقامات پر تنبیہی انداز سے فرمایا أفلا تعقلون مذکورہ آیات میں جن جن امور کی طرف تنبیہی طرز سے متوجہ کیا گیا ہے وہ سب عقلی امور میں (گویا ان حقائق کو تسلیم کرنے کیلئے

عقل کے درست استعمال کا حکم دیا گیا ہے) عقل اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وہ عظیم نعمت ہے جس کے ذریعہ کل کاروبار دنیا کو چلایا جارہا ہے۔ جس انسان کو عقل عطا نہیں کی گئی اس سے دنیوی واخروی احکامات کا سوال وجواب بھی اٹھالیا گیا ہے۔ عقل میں بہت سارے خدائی انعامات اور علوم وفنون القاء (ودیعت) کئے گئے ہیں۔ مگر عقل خدا نہیں جس کا ہر کہا مانا جائے البتہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا بہترین ذریعہ ہے۔ جو عقل اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قبولِ حق کا ذریعہ نہ بنے وہ عقلِ انسانی کہلانے کا مستحق نہیں بلکہ حیوانی عقل کہا جاسکتا ہے۔ (جیسے اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار شے کو اسکے متعلقہ بنیادی امور کی سمجھ بوجھ عطا کی ہے لیکن وہ ایمان لانے اوراحکامات الٰہی کا مکلف (پابند) نہیں کئے گئے) اور ہاں اللہ تعالیٰ نے ایمانی حقائق قبول نہ کرنے والے انسانوں کو جانوروں سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ یہ تو محض چوپائیوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۴۴) ۔ دوسرے مقام پر کفار ومشرکین کو أولئک هم شر البرية (یہی لوگ بدترین مخلوقات ہیں سورۃ البینہ آیت نمبر ۶) قرار دیا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے وقتوں میں عقل پرست تھے جو قبول حق سے انکار کی وجہ اپنی عقل وفہم کو بناتے تھے (دوسری وجہ انکار تکبر اور سرکشی بھی ہوتی تھی) اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذکورہ حقائق کی درست فہم عطا کرتے ہوئے احقاقِ حق (حق کو منوانے) اور ابطال باطل (ناحق کو جھوٹ کہنے) کی دائمی توفیق سے نوازے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین!

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَ

اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔ اے رب ہمارے اور ہمیں دے جو تو نے ہم سے اپنے رسولوں

لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ

کے ذریعے سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ پھر ان کے رب

لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ

نے ان کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو

أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن

یا عورت تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو پھر جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے

دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے البتہ میں ان سے ان کی برائیاں

سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

دور کروں گا اور انہیں باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

یہ اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے اور اللہ ہی کے ہاں اچھا بدلہ ہے

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ

آپ کو کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکہ نہ دے ۔ یہ تھوڑا سا فائدہ ہے

ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا

پھر ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے ۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرے

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

رہے ان کیلئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کے

النصف نُزُلًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ۝ وَإِنَّ

ہاں مہمانی ہے اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ نیک بندوں کیلئے بدرجہا بہتر ہے ۔ اور اہل

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ

کتاب میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو چیز تمہاری طرف نازل کی گئی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹۵)۔ جواب دعا میں باعمل مرد و خواتین کیلئے بھرپور تسلی اور حوصلہ افزائی سے لبریز خدائی وعدوں کا احسانی بیان۔

(۱۹۶تا۱۹۷)۔ وقتی متاع غرور پہ نازاں کفار کی ظاہری ترقی سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونے کی تلقین بعدازاں ان کے دائمی عبرتناک اور خوفناک انجام بد کا بیان۔

(۱۹۸)۔ کفار کے برعکس صاحب تقویٰ مؤمنین کیلئے غیر معمولی اعزاز واکرام کا ذکر خاص۔

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اور جو ان کی طرف نازل کی گئی اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے ہیں اللہ کی آیتوں
ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
پرتھوڑا مول نہیں لیتے یہی ہیں جن کے لئے ان کے رب کے ہاں مزدوری ہے بے شک اللہ جلد
الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟
حساب لینے والا ہے ۔ اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ کے وقت مضبوط رہو اور لگے رہو
ع وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾
اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

سُوْرَةُ النِّسَاءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ
اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلائیں اس اللہ
نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا
کو بگاڑنے سے بچو بے شک اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔ اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور
الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
ناپاک کو پاک سے نہ بدلو اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ یہ
حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا
بڑا گناہ ہے ۔ اور اگر تم یتیم لڑکیوں سے بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں
مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ
تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کر لو اگر تمہیں خطرہ ہو کہ

خلاصہ مفہوم آیات بر طابق آیت نمبر

(۱۹۹)۔ ہٹ دھرم اور باغیانہ مزاج کے حامل اہل کتاب کے برعکس بعض خوش نصیب اہل کتاب کی حق پرستی و صفاتِ حمیدہ کا توصیفی ذکر اور عنداللہ انکی قدر و منزلت کا بیان۔

(۲۰۰)۔ اہل ایمان کو دائمی اخروی سعادتمندی کیلئے خدائی ہدایات کا حسین گلدستہ ہر دم سامنے رکھنے کا تاکیدی بیان (بہر صورت صبر، باطل کے مقابلہ میں ثابت قدمی اور دفاعی ذرائع کو مستحکم رکھتے ہوئے تقویٰ کو شعارِ زندگی بنا دو تو کامیابی تمہارے قدم چومتی رہے گی (سبحان اللہ کتنا جامع ہدایت نامہ ہے)

سورۃ النساء

بعض بے سمجھ لوگ (خصوصاً اہل مغرب) پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اسلام نسوانی حقوق کا مخالف ہے جبکہ اسلام کی عورتوں کے حوالہ سے حساس پالیسی کی اہمیت اسی سے واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن کریم میں ایک طویل سورۃ کا نام عورتوں کے متعلق حقوق و مسائل سے منسوب ہے۔

(۱)۔ انسانی نظام تخلیق میں مرد و عورت کی مشترکہ اہمیت و ضرورت کے حوالہ سے خدائی احسان کا ذکر کرتے ہوئے ساری انسانیت کو خداخوفی سے باہمی حقوق کی ادائیگی پر توجہ دینے کا تاکیدی بیان نیز انسانی حقوق خاص طور پر قرابتی تعلقات میں پہلو تہی پر اخروی احتساب کی تنبیہ کا ذکر۔

(۲)۔ دور جاہلیت کے مظلوم طبقات میں بطور خاص یتیم بچوں کے مالی معاملات کو پوری ذمہ داری سے نبھانے اور انکے حوالہ سے بد دیانتی (کرپشن) سے بچنے کا تاکیدی حکم۔

أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا

انصاف نہ کرسکوگے تو پھر ایک ہی سے نکاح کرو یا جولونڈی تمہاری ملک میں ہو وہی سہی یہ

تَعُولُوا ۝٣ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ

طریقہ بے انصافی سے بچنے کے لئے زیادہ قریب ہے۔اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دو پھر

عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا ۝٤ وَلَا تُؤْتُوا

اگر وہ اس میں سے اپنی خوشی سے تمہیں کچھ معاف کردیں تو تم اسے مزہ دار خوش گوار سمجھ کر کھاؤ۔اور اپنے وہ

السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ

مال جنہیں اللہ نے تمہاری زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے بے سمجھوں کے حوالے نہ کرو البتہ انہیں ان مالوں سے

فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝٥ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ

کھلاتے اور پہناتے رہو اور انہیں نصیحت کی بات کہتے رہو۔اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا

یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جاویں پھر اگر ان میں سمجھداری دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کردو

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ

اور انصاف کی حد سے تجاوز کرکے یتیموں کا مال نہ کھاؤ اور انکے بڑے ہونے کے ڈر سے انکا مال

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ

جلدی نہ کھاؤ اور جسے ضرورت نہ ہو تو وہ یتیم کے مال سے بچے اور جو حاجت مند ہو تو مناسب مقدار

بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا

کھالے پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرو تو اس پر گواہ بنالو اور حساب لینے

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝٦ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ

کے لئے اللہ کافی ہے۔ مردوں کا اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ

الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ

اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ

وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝٧ وَإِذَا

اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو تھوڑا ہو یا بہت یہ حصہ مقرر ہے۔ اور جب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳)۔نظام جاہلیت کی رسومات قبیحہ کو بدلتے ہوئے خاص طور پر یتیم لڑکیوں کے حقوق انسانی کو قانونی تحفظ دینے کیلئے ان سے باعزت شرعی ازدواجی تعلقات (نکاح) قائم کرنے کا ترغیبی بیان (نیز فلسفۂ تعدد ازواج کی مشروط و محدود اجازت کا بھی ذکر خاص)۔

(۴)۔شرعی ازدواجی نظام میں عورتوں کے بنیادی حقوق کی ادائیگی (خاص طور پر حق مہر کی ادائیگی) کا تاکیدی حکم۔

(۵،۶)۔جاہلانہ طرز معاشرہ کی اصلاح کرتے ہوئے یتیم بچوں کے حوالہ سے خصوصی نصائح کے اہتمام اور حسن اخلاق سے لبریز محتاط معاملاتی ہدایت نامہ کا زوردار بیان۔

(۷)۔بگڑے ہوئے جاہلانہ نظام کی اصلاح کیلئے اسلام کے پاکیزہ وراثتی نظام کے اجراء کا ذکر خاص۔

حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ
تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال میں سے کچھ انہیں بھی دے دو
مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا
اور ان کو معقول بات کہہ دو ۔ اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے اگر اپنے بعد
مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ
چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جائیں جن کی انہیں فکر ہو ان لوگوں کو چاہیے کہ خدا سے ڈریں
وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى
اور سیدھی بات کہیں۔ بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں
ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ ع ۱۲
وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے ۔
يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْٓ اَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ
اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے حق میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے
فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ
پھر اگر دو سے زاید لڑکیاں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی اس مال میں سے ہے جو میت نے چھوڑا
كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے اور اگر میت کی اولاد ہے تو اس کے والدین میں
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ
سے ہر ایک کو کل مال کا چھٹا حصہ ملنا چاہئے اور اگر اس کی کوئی اولاد نہیں اور ماں باپ ہی اس
وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ
کے وارث ہیں تو اس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہے پھر اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو اس کی ماں
السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَ
کا چھٹا حصہ ہے (یہ حصہ اس) وصیت کے بعد ہوگا جو وہ کر گیا تھا اور بعد ادا کرنے قرض کے تم نہیں
اَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ
جانتے تمہارے باپوں اور تمہارے بیٹوں میں سے کون تمہیں زیادہ نفع پہنچانے والا ہے اللہ کی طرف سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸)۔ کسی انسان کی وفات پر قریبی رشتہ داروں کی آمد کے حوالہ سے اخلاقی معاشرتی حسن سلوک کا ذکر۔

(۹)۔ یتیموں کے اولیا اور وصی حضرات کو خدا خوفی سے جملہ معاملات حل کرنے کی خدائی نصیحت کا بیان۔

(۱۰)۔ یتیموں کے اموال پر بے رحمی سے ہاتھ صاف کرنے والوں (حرام طریقہ سے کھانے والے) کو سخت ترین انجام بد کی تنبیہ۔

(۱۱تا۱۲)۔ نابالغ بچوں، یتیم لڑکیوں اور خواتین و حضرات کے حوالہ سے دور جاہلیت کے ظالمانہ استیصالی نظام کا خاتمہ کرتے ہوئے اُنکے وراثتی اور معاشرتی حقوق کے تحفظ کیلئے قدرے تفصیل سے طویل (جزوی و اصولی قواعد پر مبنی مخصوص) ہدایت نامہ اور دیوانی قوانین کے نفاذ کا تاکیدی بیان نیز ادائیگی قرض / وصیت اور کلالہ کے مخصوص احکامات کے اجمالی حکمنامہ کا بیان۔

اسلام کا نظامِ عفت و پاکدامنی (نکاح وازدواجی نظام)

(زیر مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۳)

اسلام دین برحق ہے اور امور فطرت کا صحیح ترجمان ہے ۔افراد، معاشرے کو منظم رکھنا اور قانونی نظام کے عملی مؤثر نفاذ کے ذریعہ امن واصلاح کسی بھی قوم ملک کی اہم ضرورت ہوتی ہے ۔ دوسری طرف یہ بنیادی نکتہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ انسانیت اورحیوانیت فقط مخصوص شکل وصورت کے امتیازی فرق کا نام نہیں ہے بلکہ اصل مابہ الامتیاز چیز اطاعتِ عقائد واعمال نظریہ وقانون اور اس سے فکر وعمل میں آزادی ہے ۔ انسان ایک نظم ،قانون اوردستور العمل کا مکلف ہے رشتوں کا تقدس حلال وحرام نکاح وطلاق جیسے امور کا پابند جبکہ حیوانیت اس سے بالکل آزاد ہے ۔ جب کسی نے اسلام کو قبول کرلیا ہے تو وہ ایک ایسے قانونِ حیات کا غلام ٹھہرا ہے جس میں اس کے لئے ہر قدم پر حلال وحرام میں امتیاز کا واضح نظم العمل موجود ہوتا ہے ۔انسانی فطری تقاضوں میں اہم ترین ضرورت اس کی جنسی خواہش کی تسکین بھی ہے لیکن حیوانی طرز سے نہیں انسانی نظام کے تابع ہوکر ۔اس دستور العمل کا نام عقدِ نکاح (عہدِ وفا) ہے جو خاوند وبیوی کی باہمی رضا مندی سے گواہوں اور دیگر لوگوں کی موجودگی میں طے پاتا ہے اوراس کی عوامی سطح پر گویا معاشرتی اطلاع کا انتظام کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں مرد عورت باہمی طور پر رشتہ ازدواج سے منسلک ہوچکے ہیں تاکہ کوئی ان پر شک واعتراض کی انگلی نہ اٹھا سکے ۔شریعت مطہرہ نے نکاح کو بھی ایک عقد (باہمی معاہدہ) کے طور پر لیا ہے جویکطرفہ نہیں ہوتا بلکہ دوطرفہ رضا مندی سے عبارت ہے ۔ ہمارے ہاں معاشرتی رواج مختلف سطح کے رائج ہیں اسلام نے قوموں کے خود ساختہ فضول رواجوں کی جگہ ایک آفاقی قانون ودستور العمل نافذ کیا ہے جو ہر جگہ کے مسلمانوں کیلئے یکساں طرز سے رائج ہے نکاح شرعی کیلئے مختصر سا تقاضا رکھاہے ۔(۱)۔خاوند بیوی کی باہمی رضا مندی سے ایجاب وقبول ۔(۲)۔ دو گواہوں کی لازمی موجودگی (بقیہ جتنے زیادہ افراد موجود ہوں اتنا ہی بہتر ہے تاکہ معاشرے میں اس کی تشہیر ہوسکے) ۔(۳)۔کم سے کم شرعی حق مہر

(اور زیادہ کی کوئی حد نہیں) کا باہمی رضا مندی سے طے کرنا (ذکر کرنا) اور جلد یا بادیر ادا کرنا ۔اللہ اللہ خیر صلی۔ باقی شادی خانہ آبادی کے نام پر جو بربادی ہوتی ہے وہ سب اسراف وتبذیر جو شرعاً قابل مُواخذہ ہے ۔ ان فضولیات کی جتنی مرضی کوئی تاویلات کر لے وہ فقط دل بہلانے والی فضول چالاکی کہی جاسکتی ہے ورنہ پیغمبر صادق ﷺ کا واضح ارشاد ہے: کہ سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں کم خرچ کیا جائے (مسند احمد)۔ اس کے بعد کسی کی تاویل اور قیل قال کی گنجائش باقی نہیں رہتی ۔مگر رکئے ذرا سنبھل کر نکاح کے شرعی واخلاقی تقاضوں کا سنجیدہ نظری سے جائزہ لیجئے اور آج کے معاشرتی مفاسد کے اسباب کا اسی نظام فساد کے پس منظر سے فکری وعملی حقائق کا ادراک کیجئے ۔ پہلی حقیقت یہ ہے کہ انسان جونہی حدِ شعور کی سنجیدہ عمر (حد بلوغ) میں قدم رکھتا ہے اس کے جنسی تقاضے اور خواہشات بھی ساتھ ہی انگڑائیاں لینا شروع کردیتے ہیں ۔ جبکہ شیطان ان جذبات کو ابھارتا ہے وساوس کے ذریعے ذوقی شعلوں کو بھڑکاتا ہے ۔ اسلام نے انہی فطری تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور معاشرتی بے راہ روی کی روک تھام کیلئے ماں باپ(اگر موجود ہیں تو) کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کیلئے مناسب رشتے کے بروقت بندوبست کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے ۔آج کل یہ بحث تقریباً ختم ہوکر رہ گئی ہے کہ نکاح کب واجب ہے اور کب مستحب ہے؟ اب مستحب اور واجب ایک ہی حکم ہے کہ ہر حال میں جوان لڑکے اور لڑکی کا نکاح کردیا جائے اور ان کو حرام کاری کا موقع فراہم نہ کیا جائے ۔ اسلام نے عقدِ نکاح کو سنجیدہ لیا ہے ۔ وقتی جذبات اور جوش سے ہٹ کر پوری زندگی کے باہمی عہدِ وفا کے طور پر دیکھا ہے ۔ اسلام نے دونوں خاوند بیوی (ان کے خاندان) کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر خاندانی پس منظر مزاج اور طبائع کے حوالے سے رعایت کرنے کی فکری راہنمائی کی ہے ۔ نکاح میں جبر اکراہ کو ناپسند کیا گیا ہے اور ایسے عقد کو نکاح صحیح تسلیم نہیں کیا، البتہ مرد وعورت کو بھی جذباتی طرز کے اقدام سے منع کرتے ہوئے پوری ہوش مندی سے عقل وشعور کے استعمال اور خاندانی جائز اقتدار کی ممکنہ حد تک رعایت رکھنے کی ناصحانہ تلقین کی ہے ۔ کہ آج کے معاشرے میں نوے فیصد خاندانی نظام کے بگاڑ میں اسی جذباتی فکر وعمل کا دخل ہے ۔ یورپی اور مغربی معاشروں میں

جوانی کے دوران مادرپدر آزاد بے راہ روی کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے ۔گویا وہاں حیوانی تہذیب کا راج ہے ۔ حلال وحرام کا کوئی نظریہ وہاں متعارف نہیں ہے ۔جبکہ دیکھا دیکھی اس شیطانی جال میں ہمارے مسلمان نوجوان بھی پیچھے نہیں رہے ۔ وہی رہن سہن وضع قطع وہی فکر وعمل الغرض کہ اسلامی طرزِ حیات کو خیر آباد کہہ کر تہذیب اخلاق کا جنازہ نکال کر رکھ دیا گیا ہے ۔ اسلام نکاح کے بندھن کو ایک مقدس عقد ٹھہراتا ہے جس میں خاوند بیوی کے حقوق کی الگ الگ حدبندی اور تعین کی گئی ہے اوردونوں کے فرائض واخلاقی اقدار کو پابندنظام رکھا ہے ۔ گھریلومعاملات میں اخلاقیاتی قدریں ہی نظام زندگی کوسنوارنے کا باعث بنتی ہیں ۔ باہمی اعتماد کی اصل جڑ چادر اورچاردیواری کا اندرونی تقدس ہے جس کونظر انداز کر کے کوئی عورت اخلاقی برتری حاصل نہیں کرسکتی۔ نکاح کا مقصد باہمی ازدوازجی حقوق کا احترام کرتے ہوئے اولاد صالح کی نیک تمنا و وراثتی نسل کی بقاء اور پاکدامنی کا حصول ہے۔ بعد از نکاح ایک عورت کی اصل توجہ اپنی اورشوہر کی عزت کا تحفظ ہے ۔حسن اخلاق کا اہتمام، اُمورِ خانہ داری کا انتظام اور اولاد کی پیدائش کے بعد ان کی توجہ پرورش وتربیت پر ہونی چاہئے ۔ واقعی یہ بہت اہم اور بھاری ذمہ داریاں ہیں جن کو ایک گھریلو عورت سنبھالتی ہے ۔ تاہم مرد کی اندرونی ودوسری ذمہ داریوں کے باوجود اسے اپنی بیوی کے جملہ حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے کہا گیا ہے ۔حسن اخلاق ایساانسانی زیور ہے جو فقط عورت کے ماتھے کا جھومر ہی نہیں بلکہ مرد کے سر کا بھی تاج ہے ۔ سچ ہے "تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی" مرد وعورت میں سے کوئی ایک صبر وحلم سنجیدگی ومتانت جیسی صفت حسنہ سے مزین ہے تو گھریلونظام (معمولی اونچ نیچ کے باوجود) چلتا ہے ۔ دونوں اگر مزاج کے اعتبار سے جلد باز بد اخلاق وبد زبان ہوں تو یہ بندھن بہت جلد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجاتا ہے ۔ بہر حال اسلام نے نظام ازدواج کے لئے بہترین راہنما اصول وضع کئے ہیں جن میں اولین ترجیح عفت وپاکدامنی اورحسن اخلاق کو ہے ۔ اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال(اپنی چادر کے موافق پاؤں پھیلانا) شکر وقناعت کا اہتمام اورحسن انتظام بھی ایسی خوبیاں ہیں جن کو اپنانے سے گھریلوماحول اور کافی سارے معاشی امور خوشگوار بنتے دکھائی دیتے ہیں ۔ جہاں تک اس پہلو کا تعلق

ہے کہ مرد کو بیک وقت چار شادیوں کی اجازت ہے عورت کو نہیں ۔ پہلی بات یہ ہے کہ سائنس اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ مرد میں طاقت عام طور پر عورت سے زیادہ ہوتی ہے لیکن یہاں سوال فقط جنسی طاقت کا نہیں بلکہ سب سے زیادہ اہمیت عورت کی عزت وآبرو اور حفاظت کا ہے عورت کوئی (خدانخواستہ) بھیڑ بکری نہیں بلکہ مرد کی آبرو سے زیادہ اس کا تقدس واحترام ہے مرد کو کوئی ہاتھ لگا دے تو قابل مواخذہ نہیں عورت کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات فقط میلی نگاہ سے دیکھنا بھی قابل مواخذہ ہے ۔ یہ سب اس کی عزت آبرو کے تقدس کی وجہ سے ہے ۔عورت کو ایک وقت میں اگر دوسرا خاوند رکھنے کی اجازت دے دی جاتی تو سوال اٹھتا کہ اولاد کی نسبت کس خاوند کی طرف کی جائے اسلام نسب کے معاملے میں اس قدر حساس ہے کہ وہ طلاق یا خاوند کی وفات پر عدت کے دوران دوسرے نکاح کو اسی حکمت کی وجہ سے حرام قرار دیتا ہے کہ اگر پچھلے خاوند سے عورت کو حمل ٹھہر چکا ہے تو بچے کی پیدائش تک کوئی دوسرا فرد اس عورت سے نکاح نہیں کرسکتا کہ نسب محفوظ رہے ۔ پھر ایک وقت میں دو خاوندوں کے حقوق اور اس کے ساتھ ترجیحی سلوک پر لڑائی جھگڑے کا جو طوفان برپا ہوتا تھا وہ ہمارے تصور سے بھی ماورا تھا ۔ غیرت کے نام پر قتل جیسے واقعات عام ہوتے بہرحال اللہ پاک کے بنائے ہوئے قانون کو شرعاً اور عقلاً ہر دو لحاظ سے حکمت کے عین مطابق لاگو کیا گیا ہے ۔ اس کا انکار فقط حیوان نما وہ انسان کرسکتے یا کرسکتی ہیں جو انسان اور عام جانوروں تک کا فرق مٹا چکے ہیں اور گھوڑوں، کتوں اور بندروں تک سے (معاذاللہ) انسانوں کی طرح جنسی لذت کا حصول جائز سمجھتے ہیں ۔ ان کی عقل وفہم اور شعور پر انسانیت کا اطلاق خود انسان کیلئے شرمندگی کا باعث ہے ۔ اس سے زیادہ کچھ کہنا وقت کا ضیاع ہے ۔

اسلام کا نظامِ میراث اور وصیت

(زیر مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر۱۱)

اللہ تعالیٰ نے ہر شے کی اصل ملکیت اپنے پاس رکھی ہے اور فرمایا ﴿وَ لِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ ترجمہ: ''اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمینوں کی (حقیقی) میراث (ملکیت)'' (سورۃ ال عمران آیت نمبر ۱۸۹)۔ لیکن انسانی ضروریات اور تقاضوں کے پیشِ نظر اس میں عارضی میراث اور اس کی اگلی نسلوں تک منتقلی کا شرعی اور قانونی دستور العمل لاگو فرمایا ہے۔ جس کو واجب العمل قرار دیتے ہوئے تاکیدی انداز سے ﴿تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ﴾ سے تعبیر فرمایا گیا۔ اسلام نے جتنی تاکید سے نظامِ میراث کو اہمیت دی ہے ہمارے ہاں (معاذ اللہ) اتنی ہی سستی/کاہلی بلکہ بہت حد تک خلاف ورزی دیکھنے میں آتی ہے حالانکہ میراث کی تقسیم کا قانون اختیاری حیثیت کا نہیں اور نہ ہی کوئی مستحب امر ہے۔ بلکہ جبری حد تک واجب العمل فرضی قانون ہے۔ کوئی وارث رضا مند بھی ہو جائے کہ ہمیں عدمِ تقسیم پر کوئی اعتراض نہیں ہے تب بھی لازم ہے کہ میراث کو بہر حال شرعی حقائق سے فوری تقسیم کیا جائے۔ پھر تقسیم میراث کے بارے میں ہر مسلمان اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھے کہ اس کی تقسیم کا بنیادی فارمولا (قانون) تو خود خالق انسان کا بنایا ہوا ہے اس میں بندوں کے کسی مشورے کا عمل دخل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مرد وزن میں سے ہر ایک کی ضروریات/حاجات کو بہتر طریقے سے جانتا ہے۔ اس نے مرد کا حصہ اگر دوگنا رکھا ہے تو اس کے فطرتی اور زمینی حقائق ہیں (جو عقل وحکمت کے عین مطابق ہیں) جس نے کلمہ برحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اعتراف کر لیا ہے تو اس کے جملہِ احکامات کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اس لیے ایمانِ مجمل میں وہ یہ اعتقادی تسلیم و رضا کا اعترافی جملہ کہتا ہے وَ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ۔ ظاہری فطری اور زمینی حقائق یہ ہیں کہ عورت کے نان نفقہ (اور اگر اولاد ہے تو بلوغت تک ان کی ضروریات) کی ذمہ داری مرد (شوہر) کی ذمہ داری ہے۔ عقل وحکمت کا تقاضہ یہی ٹھہرتا ہے کہ بہ نسبت عورت کے مرد کا حصہ دوگنا ہونا چاہیے کہ مرد کی گھریلو اخراجات میں ذمہ داریاں بھی دوہری ہوتی ہیں۔ محنت و مشقت کے تمام امور کا بوجھ مرد (شوہر) پر ہوتا ہے۔ عورت چادر اور چار دیواری میں محفوظ رہتے ہوئے وراثت میں مرد کی نسبت اگر آدھا حصہ لیتی ہے تو وہ اپنے آپ پر اللہ کا خاص کرم سمجھے۔ انسان اپنے ناقص العقل ہونے کے باعث تقسیم میراث پر اعتراض اُٹھاتا ہے۔ تو اسی فکری بگاڑ کی تردید کے لیے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ﴿لَا تَدْرُوْنَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا﴾ ترجمہ: ''تم کو معلوم نہیں کون نفع پہنچائے تم کو زیادہ'' (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱)۔ بعض عقل اور فطرت (دونوں سے) آزاد لوگوں کا یہ نظریہ فاسد عام طور پر سننے کو ملتا ہے کہ عورت کی نصف میراث اور مرد کی بہ نسبت آدھی گواہی بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہے (گویا مساویانہ حقوق

ہی اصل انصاف ہے)۔ وہ انسانی حقوق کے ظاہری علمبردار جس پرکشش عنوان کا پروپیگنڈا کرتا دکھائی دیتے ہیں وہ خود عقل وشعور کے ہی خلاف ہے۔ نظامِ فطرت اور خدائی قانونِ برحق کے باغی جب اصل انسانیت سے سرکشی کر کے باغیانہ بے راہ روی کو اپنا حقِ انسانی سے تعبیر کرنے لگیں گے تو اُن غیر شعوری افکار کے باطل ہونے میں کیا گنجائش باقی رہے گی۔ بہرحال باطل فکر بے دین لوگوں کے خیالاتِ فاسد کیا ہیں ہمیں ان سے کوئی سروکار نہیں۔ حقیقت واقعیہ وہی ہے جس کا اظہار خدائی حکمت آمیز احکام میں بیان کیا گیا ہے۔ اسلام نے حقِ میراث کے حوالہ سے جس حساسیت کا مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال دوسرے مذاہب عالم میں نہیں ملتی۔ اسلام حقوق العباد (گویا انسانی حقوق) کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اسلامی تعلیمات میں کسی کی ادنیٰ حق تلفی بھی ظلم ہے اور فیصلہ ہے کہ ﴿اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ﴾ ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتے'' (سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۴۰)۔ بلکہ دوسرے مقام پر ظالموں کے حوالہ سے سخت تنبیہی انداز میں ارشاد فرمایا ﴿اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ﴾ ترجمہ: ''خوب سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے'' (سورۃ ہود آیت نمبر ۱۸)۔ آج مسلمان معاشروں میں دیگر حق تلفیوں کے ساتھ عورتوں کی میراث میں اکثر حق تلفی بلکہ سرے سے انکار خدائی تاکیدی حکم سے بغاوت کے زمرہ میں آتا ہے۔ بہنیں عام طور پر شرم وحیا کے باعث اپنے بھائیوں سے اپنا حقِ میراث مانگنے سے جھجک محسوس کرتی ہیں یا پھر معاشرتی رواج کے باعث دیکھا دیکھی معاف کر دیتی ہیں یاد رکھیے اس طرح کہہ دینے سے حقِ میراث معاف نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک دفعہ شرعی حصوں کے مطابق قانوناً انکا حق ان کے نام کر دیا جائے پھر دیکھیے کہ وہ آپکو اپنا حصہ خوشی سے دیتی ہیں کہ نہیں بعض قوموں میں ظالمانہ معاشرتی رواج قائم ہے کہ عورتوں کو سرے سے حق دیا ہی نہیں جاتا ایسا کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ بعض جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی بہنوں کو شادی کے موقع پر جو اس قدر جہیز دیا تھا وہ ان کے حصے میں سے دیا تھا۔ انکا یہ استدلال کس قدر احمقانہ ہے۔ جہیز دینا شرعاً کوئی حقیقت نہیں رکھتا جبکہ حقِ میراث دینا فرائض میں سے ہے۔ جہیز کا حقِ وراثت سے کیا جوڑ؟ بہرحال شریعت مطہرہ میں حقوق میراث کا تعین اور تقسیم کی اصل اساس و اصول خالق کائنات کی طرف سے فراہم کردہ ہیں۔ ان پر اعتراض کم از کم ایک کلمہ گو مسلمان نہیں کر سکتا ایسے ہی وصیت کے حق کو (ان کے لیے استعمال کرنے کی) شرعی اجازت سے مشروط کیا گیا ہے۔ جو پہلے سے ورثاء کی شرعی لسٹ میں شامل نہ ہوں وہ بھی فقط کل مال کے تیسرے حصے میں کسی کارِ خیر میں صدقہ جاریہ کی وصیت، خاندان یا غیر خاندان کے مستحقین، غرباء و مساکین کے لیے وصیت ترکہ کے کل تیسرے حصے سے زیادہ نہیں کر سکتا کہ اس سے قریبی شرعی ورثاء کی حق تلفی لازم آتی ہے۔ وصیت بھی واجب العمل ہے۔ اس میں کسی طرح کی ناجائز تبدیلی جُرم عظیم ہے۔ ترتیب یہ لاگو کی گئی ہے کہ پہلے کفن دفن کا خرچ، ۲۔ پھر قرض کی ادائیگی، ۳۔ پھر وصیت کا نفاذ، ۴۔ میراث کی شرعی حصوں کے مطابق تقسیم۔ بعض لوگ ختم رسم قُل پر میت کے مال میں سے جو خرچ کرتے ہیں وہ کبھی اپنے علماء سے پوچھ ہی لیا کریں کہ کیا ایسا کرنا جائز بھی ہے کہ نہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳تا۱۴) ۔ حقوقِ یتامیٰ، مطلق وراثتی احکامات، قرض اور وصیت کے تمام قوانین کوئی مشاورتی بیان نہیں (کہ مرضی آئے کوئی عمل کرے یا نہیں) بلکہ ماننے والوں کیلئے خدائی انعام واکرام اور نافرمانوں کیلئے سخت ترین (اُخروی) دائمی ذلت آمیز عذاب کا اعلان۔

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

یہ حصہ مقرر کیا ہوا ہے بے شک اللہ خبردار ہے حکمت والا ہے ۔ جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

مریں اس میں تمہارا آدھا حصہ ہے بشرطیکہ ان کی اولاد نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہو تو اس میں

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ

سے جو چھوڑ جائیں ایک چوتھائی تمہاری ہے اس وصیت کے بعد جو وہ کر جائیں یا قرض کے بعد

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

اور عورتوں کے لئے چوتھائی مال ہے جو تم چھوڑ کر مرو بشرطیکہ تمہاری اولاد نہ ہو پس اگر تمہاری

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

اولاد ہو تو جو تم نے چھوڑا اس میں سے ان کا آٹھواں حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو تم کر جاؤ

تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ

یا قرض کے بعد اور اگر وہ مرد یا عورت کی یہ میراث ہے باپ بیٹا کچھ نہیں رکھتا اور اس

امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

میت کا ایک بھائی یا بہن ہے تو دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے پس اگر

كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ

اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں وصیت کے بعد جو ہو چکی ہو

وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ

یا قرض کے بعد بشرطیکہ اوروں کا نقصان نہ ہو یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ جاننے والا تحمل کرنے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۱۲ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

والا ہے ۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلے

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ

اسے بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۳ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ

اور یہی ہے بڑی کامیابی ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور

ع ۲ ۱۴

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾

اس کی حدوں سے نکل جائے اسے آگ میں ڈالے گا اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ

اور تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کرے ان پر اپنوں میں سے چار مرد گواہ لاؤ پھر

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى

اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں

يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿١٥﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا

موت آجائے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔ اور تم میں سے جو دو مرد وہی بدکاری کریں تو

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ

ان کو تکلیف دو پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں تو انہیں چھوڑ دو بے شک اللہ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اللہ پر توبہ قبول کرنے کا حق انہیں لوگوں کے لئے ہے جو جہالت کی وجہ سے

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ

برے کام کرتے ہیں اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں ان لوگوں کو اللہ معاف کر دیتا ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ

اور اللہ سب کچھ جاننے والا دانا ہے۔ اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو برے کام کرتے رہتے ہیں

حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے اس وقت کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور اسی طرح

يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ يٰٓاَيُّهَا

ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہے جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

ایمان والو تمہیں یہ حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو میراث میں لے لو اور ان کو اس واسطے نہ روکے رکھو

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

کہ ان سے کچھ اپنا دیا ہوا مال واپس لے لو ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلنی کا ارتکاب کریں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵تا۱۶)۔ مطلق خواتین وحضرات کے حوالہ سے مخصوص مسائل کے ذکر کے بعد بطور خاص عورتوں کے (فحش ارتکاب جرم پر) تعزیراتی تادیب (جرم کی سزا دینے) کے ابتدائی حکمنامہ کا ذکر۔

(۱۷تا۱۸)۔ گناہوں سے توبہ کرکے اصلاحی زندگی اپنانے والے خوش نصیب یا خدانخواستہ اپنے جرم پر ڈٹ جانے والے بدنصیبوں کیلئے الگ الگ خدائی جزا وسزا کا ذکر خاص۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا
اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے زندگی بسر کرو اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تمہیں ایک چیز پسند
وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ
نہ آئے مگر اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھی ہو۔ اور اگر تم ایک عورت کی جگہ دوسری عورت کو بدلنا چاہو
زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ
اور ایک کو بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح ظلم
بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ
کر کے واپس لو گے۔ تم اسے کیونکر لے سکتے ہو جب کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے سے لطف اندوز
بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ
ہو چکا ہے اور وہ عورتیں تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔ ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے
مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ
باپ نکاح کر چکے ہیں مگر جو پہلے ہو چکا یہ بے حیائی ہے اور غضب کا کام ہے اور برا
سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ ع ۸ ۱۴
چلن ہے۔ تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں
وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ
اور بھانجیاں اور جن ماؤں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری
الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ
عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے ان بیویوں کی لڑکیاں
اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
جن سے تمہارا تعلق زن وشو ہو چکا ہے اور اگر تعلق زن وشو نہ ہوا ہو تو تم پر اس نکاح میں کچھ گناہ نہیں
وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ
اور تمہارے بیٹوں کی عورتیں جو تمہاری پشت سے ہیں (یہ سب عورتیں تم پر) حرام ہیں اور دو
الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٢٣﴾
بہنوں کو (ایک نکاح میں) اکٹھا کرنا حرام ہے مگر جو پہلے ہو چکا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹)۔ دورِ جاہلیت میں عورتوں سے اک اور ناروا سلوک وظالمانہ رسم کی اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے ان کے مخصوص ارتکاب جرم پر استثنائی حکم کا بیان نیز صنف نازک سے عمومی حُسنِ معاشرت کا سلوک رکھنے اور انکی روایتی ایذا رسانی پر صبر کی راہ اپنانے کا ترغیبی بیان۔

(۲۰تا۲۱)۔ عورت کو طلاق کی صورت میں اس سے بلاوجہ ادا شدہ مہر واپس لینے کی ممانعت خاص طور پر ناجائز تہمت کے ذریعہ اس سے مال ہتھیا لینے کی سخت ترین مذمت کرتے ہوئے مرد کو گزرے ایام کے حوالہ سے اخلاقی پہلو یاد رکھنے کا تنبیہی بیان۔

(۲۲)۔ دورِ جاہلیت کے بدترین غیر اخلاقی اور حرام جرم سے روکتے ہوئے سوتیلی ماؤں سے نکاح کی ابدی حرمت نیز اس کھلی بے حیائی کی پرزور مذمت کا ذکر۔

(۲۳)۔ سوتیلی ماں کے حکم کے بعد ایسی تمام قریبی رشتہ دار عورتوں سے حرمتِ نکاح کا ذکر (جنکا ذکر خدائی قانون کے مطابق لسٹ میں تفصیلی ذکر کر دیا گیا ہے)۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ
اور خاوند والی عورتیں مگر تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہوجائیں یہ اللہ کا قانون تم پر لازم ہے
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
اور ان کے سوا تم پر سب عورتیں حلال ہیں بشرطیکہ انہیں اپنے مال کے بدلے طلب کرو ایسے حال میں
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ
کہ نکاح کرنے والے ہو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو پھر ان عورتوں میں سے جسے تم کام میں لائے ہو تو
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ
ان کے حق جو مقرر ہوئے ہیں وہ انہیں دے دو البتہ مہر کے مقرر ہوجانے کے بعد آپس کی رضامندی سے
بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ
باہمی کوئی سمجھوتہ ہوجائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ خبردار حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی تم میں سے
لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ
اس بات کی طاقت نہ رکھے کہ خاندانی مسلمان عورتیں نکاح میں لائے تو تمہاری ان لونڈیوں میں سے
مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ
کسی سے نکاح کرلے جو تمہارے قبضہ میں ہوں اور ایماندار بھی ہوں اور اللہ تمہارے ایمانوں کا حال
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ
خوب جانتا ہے تم آپس میں ایک ہو لہذا ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور دستور کے
اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ
موافق ان کے مہر دے دو درآنحالیکہ نکاح میں آنے والیاں ہوں آزاد شہوت رانیاں کرنے والیاں
اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ
نہ ہوں اور نہ چھپی یاری کرنے والیاں پھر جب وہ قید نکاح میں آجائیں پھر اگر بے حیائی کا کام کریں تو
نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ
ان پر آدھی سزا ہے جو خاندانی عورتوں پر مقرر کی گئی ہے یہ سہولت اس کیلئے ہے جو کوئی تم میں سے تکلیف
الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾ ع ٤
میں پڑنے سے ڈرے اور صبر کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۴)۔ محرمات کی لسٹ بیان کرنے کے بعد ماسوا عورتوں سے نکاح کی حلت (مشروط احکامات شریعہ کے مطابق) اور غرض حسنہ کا ذکر نیز منکوحہ عورتوں سے مالی حسن سلوک (حق مہر وغیرہ کی ادائیگی) اور باہمی رضامندی سے کمی بیشی کی اجازت کا بیان۔

(۲۵)۔ آزاد عورتوں سے نکاح کی قدرت نہ رکھنے والوں کے لئے لونڈیوں سے نکاح کرلینے کا ترغیبی مشورہ (الف) اور انکے حقوق (حق مہر وغیرہ) کی احسن طریقے سے ادائیگی کا ذکر۔ (ب)۔ نیز پاکدامنی بذریعہ نکاح حاصل کرتے ہوئے مروجہ خفیہ تعلقات (محبت کے نام پر خواہش پرستی) سے لازمی دور رہنے کا حکم۔ (ج)۔ بعد از نکاح ارتکاب زنا کی صورت میں (لونڈیوں کیلئے) دنیوی سزا کا بیان۔ (د)۔ زنا کے خدشے سے بچنے کیلئے نکاح بہتر ورنہ پاکدامنی اور صبر اختیار کرنا بہتر۔

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے بیان کرے اور تمہیں پہلوں کی راہ پر چلائے اور

وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ

تمہاری توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُوا مَيْلًا

اپنی رحمت سے متوجہ ہو اور جولوگ اپنے مزوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں

عَظِيمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ

کہ تم راہ سے بہت دور ہٹ جاؤ۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کردے کیونکہ

ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم

انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے

بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَ

مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی خوشی سے تجارت ہو

لَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ وَمَن يَفْعَلْ

اور آپس میں کسی کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ اور جو شخص

ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ

تعدی اور ظلم سے یہ کام کرے گا تو ہم اسے آگ میں ڈالیں گے اور یہ اللہ

عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾ إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

پر آسان ہے۔ اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا تو ہم تم سے

عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا

تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردینگے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔ اور مت

مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ

ہوس کرو اس فضیلت میں جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے مردوں کیلئے اپنی کمائی سے

مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ

حصہ ہے اور عورتوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٦)۔منشاء الٰہی یہی ہے کہ تم لوگ خدائی ہدایات پر سلف صالحین جیسی اتباع کرو نتیجتاً علیم وحکیم ذات کی طرف سے مغفرت کی خوشخبری کا ذکر۔

(٢٧)۔منشاء خداوندی کے آگے سرنگوں ہونے والوں کیلئے رضائے الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے شیطان مزاج لوگوں کی صلحاء کو حق سے دور رکھنے کی ناحق خواہشات کا مذمتی ذکر۔

(٢٨)۔خدائی احکامات میں سہولیات کے باوجود انسان کی نفسانی خواہشات کیطرف جھکاؤ اور کمزوری کا بیان۔

(٢٩)۔خواہشاتی کمزوریوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے انسان کو ناحق ذرائع آمدنی سے لازمی اجتناب کرتے ہوئے حلال طریقہ تجارت کو اپنانے کا ذکر اور دوسروں کو جانی نقصان پہنچانا تو کجا خود اپنے لیے بھی خیر وبھلائی کی مثبت سوچ اپنانے کا بیان۔

(٣٠)۔اتنی واضح ہدایات کے باوجود (جانی یا مالی) ناجائز تصرفات کرنے والے نافرمان ظالم لوگوں کے انجام بد کا بیان۔

(٣١)۔خداخوفی کے جذبہ سے سرشار فرمانبردار لوگوں کیلئے اجتنابِ کبائر کی صورت میں عام لغزشوں پر معافی کی خوشخبری کا ذکر۔

(٣٢)۔جس طرح احکامات الٰہیہ کی اطاعت بے چوں چراں لازم اسی طرح فرق مراتب میں فطری تقسیم بھی گویا خدائی منشاء ہے بے جا احساس برتری اور ہوس وحرص سے بچنے کی تاکید البتہ اعمال صالحہ کے اُخروی نتائج میں صنفی تقسیم کا لحاظ کیے بغیر اجر وثواب کے قانون عدل کا ذکر۔

مِنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۝٣٢ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا

فضل مانگو بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ اور ہر شخص کے ہم نے وارث

مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَؕ وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ

مقرر کر دیے ہیں اس مال کے جو ماں باپ یا رشتہ دار چھوڑ کر مریں اور وہ لوگ جن سے

فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا۝٣٣ ع ٥ ٢

تمہارے عہد و پیمان ہوں تو انہیں ان کا حصہ دے دو بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس واسطے کہ اللہ نے ایک کو ایک پر فضیلت دی ہے اور اس واسطے

بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں پھر جو عورتیں نیک ہیں وہ تابعدار ہیں مردوں کی پیٹھ پیچھے اللہ کی

لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

نگرانی میں (انکے حقوق) کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا خطرہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور

وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا

سونے میں جدا کر دو اور مارو پھر اگر تمہارا کہا مان جائیں تو ان پر الزام لگانے کے لئے بہانے مت تلاش کرو

عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا۝٣٤ وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

بے شک اللہ سب سے اوپر بڑا ہے۔ اور اگر تمہیں کہیں میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا خطرہ ہو تو ایک

بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَاۚ اِنْ

منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں صلح

یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا۝٣٥

کرنا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں میں موافقت کر دے گا بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔

وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور

وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی

رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریبی ہمسایوں اور اجنبی ہمسایہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٣)۔ وراثتی حصص خدائی امر ہے اور وہ طے شدہ ہے البتہ مقرر شدہ فرائض سے ہٹ کر وصیت کے ذریعہ (وراثت کے فقط تیسرے حصے کی حد تک) مواخاۃ اور بھائی چارے کو نبھانے کی اجازت کا بیان۔

(٣٤)۔ مرد و عورت میں فطری اور تخلیقی تفاوت کو واضح کرتے ہوئے مردوں کو گھریلو حاکم نگران متعین (مع وجہ اور سبب) کرنے کا ذکر۔

(الف)۔ عزت کی محافظ، فرمانبردار اور خیر خواہ عورتوں کی ہر طرح دلجوئی کرنے کا ذکر

(ب) تاہم خاوند کی جائز اطاعت سے انکار کرنے والی عورتوں کیلئے حکمت پر مبنی تین اصلاحی اقدامات (مرحلہ وار) اختیار کرنے کی اجازت (نوٹ: واضح رہے کہ عورت کی اصلاح کا مطلب عورتوں پر بہانے سے ناجائز تشدد نہیں بلکہ ناگزیر حالات میں اصلاحی تنبیہ کیلئے آخری حربے کے طور پر مناسب حد تک مارنے کی اجازت ہے) مگر بعد از اصلاح فضول بہانہ سازی سے عورتوں کو طعنہ زنی یا زیادتی کرنے سے ممانعت کا بیان۔

(٣٥)۔ اصلاحی اقدامات کے باوجود اگر مزاج کی تیزی یا ضد بازی کا عنصر غالب نظر آ رہا ہو تو مشترکہ خاندانی نظام صلح کو متحرک کرنے کا (آخری حربہ استعمال کرنے کا) حکم (ممکن ہے اس اصلاحی اقدام سے دونوں میں صلح کی راہ نکل آئے)

(٣٦)۔ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہوئے درجہ بدرجہ قرابت کی صلہ رحمی اور معاشی کمزوریوں کے شکار افراد سے بطور خاص مالی طور پر حسن سلوک کے اہتمام کا تاکیدی ذکر کرتے ہوئے فخر و ریا جیسی ناپسندیدہ ذہنیت سے اجتناب کا حکم۔

اسلام کا نظام تجارت اور اس کے راہنما اصول

(زیر مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۲۹)

انسانی ضروریات اور حاجات بھی ایک وسیع عنوان ہے۔ جو جتنا پھیلاتے جائیں سمٹنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ تاہم کچھ ضروریات ناگزیر (لازمی) ہوتی ہیں۔ جنکا حصول ہر انسان کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات کا رزق ماتحت الاسباب طے فرمایا ہے رازق وہ خود ہے اسباب کی تلاش ومحنت انسان کو (اور دیگر مخلوقات کو) خود کرنی ہوتی ہے البتہ انسانوں اور جنات کو ایمان و اعتقاد سمیت حلال وحرام اور دیگر قوانین الٰہی کا پابند قرار دیا ہے (بقیہ ساری مخلوقات اس سے مستثنیٰ ہیں اور نہ ہی ان پر آخرت میں کوئی باقاعدہ احتسابی قانون لاگو ہوگا) حصولِ رزقِ حلال انسان کی بنیادی اور ناگزیر مجبوری ہے اس کے ذرائع مختلف چلے آرہے ہیں ان میں اہم ترین ذریعہ تجارت (کاروبار) ہے اسلام فقط عبادات اور وظائف کا مجموعہ دین نہیں ہے جامع وکامل نظامِ حیات ودستور العمل ہے دین کے جملہ حقائق ومعارف کے رمز شناس (بلکہ ترجمان) علماء وفقہاء اتنے فارغ الوقت نہیں تھے، انہوں نے زندگی کے شعبۂ حیات پر مسائل کے ہمہ جہتی عنوانات پر اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ لائبریریاں تنگ پڑ جاتی ہیں ان کتابوں میں کوئی عشقیہ شعروشاعری یا ناول نگاری نہیں ہوتی بلکہ حلال وحرام کی نشان دہی ہوتی ہے ان فقہاء کی کتابوں میں سب سے مشکل عنوان (مفہوم کی وضاحت کے اعتبار سے) کتاب البیع (تجارتی نظام) ہے۔ گویا اسلام آپکو زندگی کے کسی شعبہ میں بھی آزاد فکر (آزاد عمل) نہیں چھوڑتا۔ ہر قدم پر آپ کا ہاتھ تھام کر روکتا اور رہنمائی کرتا دکھائی دیتا ہے کہ ایسا کام / کاروبار یا اقدام ناجائز، اور اس طرح جائز ہے ہمارے فکر وعمل میں آزاد خیالی نے ہمیں اتنا بے باک بنا دیا ہے کہ عبادات کی ہمیں ویسے فرصت نہیں اور معاملات اور حقوق العباد کو نظریاتی اور عملی طور پر دین کے عنوان سے خارج سمجھتے ہیں تو راہنمائی کا حصول کب ہماری ضرورت بن سکے گا؟ گستاخی معاف! اسمیں بھی اہل علم کی (علماء، خطباء، واعظین ومشائخ کی اکثریت) اپنے فرضِ منصبی کے ادائیگی میں کسی

قدر لاپرواہی وغفلت کا عمل دخل ہے کہ وہ یا تو واقعات و عام قصوں سے قوم کا دل بہلاتے نظر آتے ہیں یا پھر معرفت کی باریکیاں (اور وہ بھی جاہل عوام کے سامنے) اور گتھیاں سلجھاتے نظر آتے ہیں بنیادی اعتقادات اور حلال حرام کی تعلیمات سے آگاہ کرنے (جو ان کی بنیادی ذمہ داری ہے) کیلئے ان کے پاس فرصت نہیں خدا کرے اس تن آسانی کوتاہی پر ہماری گرفت نہ ہو (یہ دعا تو کرنی چاہیئے) بہرحال اسلام نے ہر انسان کو اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق صوابدیدی چاہت کے مطابق کاروبار/تجارت (یا دیگر شعبوں میں کام کرنے) کا اختیار دیا ہے اب اس تجارت کو حرام وحلال سے آزاد نہیں بلکہ پابند اصول (شرعی قوانین کے مطابق) بنایا ہے تجارت کے ذریعہ حصول منافع شروع سے حلال قرار دیتے ہوئے اس کے کچھ راہنما اصول وہدایات مرتب کی ہیں جن کو پیش نظر رکھنا لازمی حکمِ شریعت ہے۔

(1)۔ کاروبار حلال ہو (حرام نہ ہو) سودی کاروبار/بیع باطل فاسد وغیرہ نہ ہو (تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں اہل علم سے رجوع کیا جائے)۔

(2)۔ جو چیزیں حرام (جنکا استعمال شرعاً حرام) ہیں انکا بھی کاروبار نہ کیا جائے خون/مردار جانور/خنزیر کا گوشت/شراب وغیرہ کی خرید وفروخت ناجائز وحرام ہے۔

(3)۔ اس طرح قمار/جوا/سٹہ بازی اور دیگر مبہم ویکطرفہ شرائط والے ایسے کاروبار (تفصیلات کیلئے اہل علم سے رجوع کریں) جن کی موجودہ صورتیں اکثر کاروباری حلقوں میں ناجائز رائج ہیں۔اسلام خرید وفروخت میں بنیادی شرعی شرائط کی پابندی کرتے ہوئے ہر جائز کاروبار کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتا ہے، بلکہ ترغیب دیتا ہے جبری خرید وفروخت، مارکیٹس ریٹ سے ہٹ کر ناجائز منافع خوری، ناجائز ذخیرہ اندوزی، غیر مملوک چیزوں پر ہوائی ہاتھ مارنے (جیسے آجکل لازمی ضروریات زندگی کی سٹاک مارکیٹس میں اکثر غلط وناجائز صورتیں رائج ہیں۔جیسے (غیر واضح) اقدامات کی ممانعت کرتا ہے۔جھوٹ، دجل وفریب، ملاوٹ، کھوٹ، ناپ تول میں کمی

،حرام قرار دیتا ہے خاص طور پر سونے کے کاروبار میں نئے اور پرانے سونے کی خرید وفروخت میں کاٹ، طے شدہ مروجہ اصول وقاعدہ سے ہٹ کر کھوٹ شامل کرنے کو قطعی حرام قرار دیتا ہے۔ اور اس کاروبار (سونا چاندی کے لین دین مین) میں نقد کی بجائے ادھار کی بیشی کو اصل ربوا (سود) قرار دیتا ہے (اس کے جائز منافع اور کاروباری صورتوں کی تفصیل کیلئے اہل علم سے لازمی رجوع کیا جائے) کسی بھی کاروبار مین جھوٹ اور دھوکا (دونمبری کرنا) حرام ہے افسوس کہ حرص وہوس کے باعث حلال نفع کو بھی حرام مین بدل دیا جاتا ہے عوام کو سہولیات فراہم کرنے کے بجائے الٹا ان کی زندگی کو اجیرن بناتے ہوئے کاروباری طبقوں کی باہمی مناپلی (ایک غلط ریٹ پر باہمی اتفاق کر لینا) باعث نفرت وقابل مذمت اقدام ہے اسلام اگرچہ آزاد تجارت (کنٹرول ریٹ کے بغیر) کی حمایت کرتا ہے (جسکا مقصد مقابلہ بازی کے رجحان سے چیزوں کو مہنگائی کے بجائے سستا بیچنا ہوتا ہے) مگر جب تاجر پیشہ افراد کے عوام پر سستی اشیاء کو ذخیرہ اندوزی یا مناپلی جیسے دیگر اقدامات کے ذریعہ مصنوعی مہنگائی پیدا کرنے کی کوشش پر حکومت وقت کو فوری مداخلت اور کنٹرول ریٹ متعین کرنے کا جواز فراہم کرتا ہے۔ اور تاجروں کے عوام دشمن اقدامات وناجائز اتحاد کو روکنے کا (سختی سے) حکم دیتا ہے۔ ایسے تاجر اللہ پاک کی مخلوق کو ناجائز تنگ کرنے کے عنداللہ مجرم ہوتے ہیں اور تجارت کے حلال کاروبار پر بدنما داغ کہلاتے ہیں۔ اسلام نے کاروبار میں امانت ودیانت، معاملات میں شفافیت اور سچائی کو فروغ دیا ہے۔ بددیانتی اور خیانت کو قابل مؤاخذہ ٹھہرایا ہے۔ صادق اور امین تاجروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا سچے امانت دار تاجر کو (اعزازی طور) انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت نصیب ہوگی۔ یاد رکھیئے تجارت کے حوالہ سے اسلام میں بہت وسعت ہے۔ آج تجارت کی جتنی اہم اقسام متعارف ورائج ہیں ان کا بنیادی نظریہ اسلام کا ہی وضع کردہ ہے۔ مثلاً مضاربت، کاروباری شراکت (کمپنیاں) کی اقسام سمیت جملہ راہنمائی وہدایات جدید دنیا نے اسلام ہی سے چرائی ہیں۔ اور عملدرآمد کر کے دنیا کی معیشت پر قبضہ حاصل کر لیا ہے۔ اور ہم نے اپنی مسلمان قوم کو تجارت

ومعیشت کی ایسی پستی کی طرف دھکیلنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے کہ خود بھی دنیاداروں کے دیئے ہوئے عطیات پر انحصار کرتے ہوئے آگے نہ بڑھ سکے اور بحیثیت مجموعی مسلمان اقوام کو بھی اسلامی نظام تجارت کے راہنما اصولوں سے آگاہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دنیا کی کل تجارت ومعیشت سودی نظام کے اژدھا کی لپیٹ میں جکڑی جاچکی اور مصلحین (واعظین، خطباء) قوم کو زیادہ تر واقعاتی قصوں سے لولی پاپ دیتے ہوئے اپنی فیسیں (تقریروں کے معاوضے) کھرے کرنے میں مصروف رہتے ہیں حلال وحرام کا امتیاز وفرق واضح کرنا ہمارے کسی وعظ وبیان کا سرے سے حصہ نہیں بنتا افسوس۔ واضح رہے کہ علماء کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمان قوم کو اسلام کے تمام تر شعبۂ حیات سے وابستہ احکامات دین لوگوں کے سامنے اظہار وبیان میں لازمی حصہ بناتے ہوئے آگاہ کرتے رہیں۔

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ
اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی نیکی کرو
اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝۳۶ الَّذِيْنَ
بے شک اللہ اترانے والے بڑائی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ۔ جو لوگ
يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ
بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل سکھاتے ہیں اور اللہ نے انہیں اپنے فضل سے جو
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۳۷
دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اور جو لوگ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھانے میں خرچ کرتے ہیں اور اللہ پر
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا
اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور جس کا شیطان ساتھی ہوا تو وہ بہت برا
فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۝۳۸ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
ساتھی ہے ۔ اور اگر یہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لے آتے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝۳۹ اِنَّ اللّٰهَ
میں سے خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان تھا اور اللہ انہیں خوب جانتا ہے ۔ بے شک اللہ
لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ
کسی کا ایک ذرہ برابر بھی حق نہیں رکھتا اور اگر نیکی ہو تو اس کو دگنا کر دیتا ہے اور اپنے ہاں
مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۴۰ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ
سے بڑا ثواب دیتا ہے ۔ پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے گواہ بلائیں گے
بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ۝۴۱ يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
اور تمہیں ان پر گواہ کر کے لائیں گے ۔ جن لوگوں نے کفر کیا تھا اور رسول کی نافرمانی
كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ
کی تھی وہ اس دن آرزو کریں گے کہ زمین کے برابر ہو جائیں اور اللہ سے

وقف النبی علیہ السلام

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۷)۔ خود کنجوسی میں مبتلا افراد کے دوسروں کو قولاً وفعلاً بخل کی ترغیب دینے اور خدائی فضل وعطا کے کتمان (چھپانے) کی غلط ذہنیت کے باعث اُن پر ذلت آمیز عذاب کا تہدیدی بیان۔

(۳۸)۔ اعتقادی کفر اور بدعملی کے شکار شیطان مزاج لوگوں کی سخت ترین مذمت۔

(۳۹)۔ کفر (نفاق) کی بجائے ایمان لانے اور انفاق فی سبیل اللہ کی نصیحت کا بیان۔

(۴۰)۔ ذرہ برابر ظلم سے بعید تر ذاتِ کریم کی طرف سے ادنیٰ نیکی کا بھی صلہ دینے بلکہ کئی گنا (بے حد) اضافی احسانات کے عطا کرنے کا انعامی بیان۔

(۴۱)۔ ہٹ دھرم کفار کے لیئے روزِ جزا کے واقعاتی کیفیتِ احوال کی تنبیہی یاد دہانی (ہر نبی کی اپنی امت کے متعلق شکایاتی گواہی اور خاتم الانبیاء ﷺ کی حتمی گواہی کا بطور خاص ذکر)

(۴۲)۔ روزِ محشر انجام کار ہلاکت و بربادی کے مشاہدہ پر اہل کفر کی لاحاصل بے جا تمنا اور اظہار حسرت کا افسوسناک ذکر۔

اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ ع ۴

کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔ اے ایمان والو جس وقت کہ تم نشہ میں ہو نماز کے نزدیک

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

نہ جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھ سکو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ جنبی ہونے کی حالت میں مگر راستہ گزرتے ہوئے

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ

یہاں تک کہ غسل کرلو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی شخص تم میں سے

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً

رفع حاجت کر کے آئے یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تمہیں پانی نہ ملے تو

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ

پاک مٹی سے کام لو اور اسے اپنے مونہوں پر اور ہاتھوں پر ملو

اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں

مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

کچھ حصہ کتاب سے ملا ہے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی

السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّ

راستہ گم کر دو۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور تمہاری حمایت اور

كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

مدد کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ یہودیوں میں بعض ایسے ہیں جو الفاظ کو ان کے محل سے

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ

پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور کہتے ہیں کہ سن نہ سنایا جائے تو

مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ

اور کہتے ہیں راعنا اپنی زبان کو مروڑ کر اور دین میں طعن کرنے کے خیال سے اور اگر

اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا

وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مانا اور سن تو اور ہم پر نظر کر تو ان کے حق میں بہتر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۳)۔خدا اور رسول کے باغی و نافرمان طبقات کے اُخروی اندوہناک انجام کا ذکر کرنے کے بعد اہل ایمان کیلئے اطاعت پر مبنی مختلف (نسبتاً تفصیلی) احکاماتی ہدایت نامہ کا ذکر خاص

(۴۴)۔(اہل ایمان کو اطاعاتی حکمنامہ کے بعد اہل کتاب کے روحانی امراض اور مختلف عاداتِ قبیحہ کا مذمتی ذکر) یہود کے کتمانِ علم حق، گمراہی کی سوداگری اور عزائم کا ذکر۔

(۴۵)۔اہل ایمان کیلئے کفار کے عداوتی شر سے بچنے کیلئے خدائی نُصرت وحمایت کے غیبی وعدہ کا ذکر۔

(۴۶)۔اہل کتاب کی تحریفی خباثت و لفظی ہیرا پھیری اور دینِ حق پر نکتہ چینی کے باعث خدائی لعنت کا مذمتی بیان۔

لَهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اور درست ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب سے اللہ نے ان پر لعنت کی سو ان میں سے بہت
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
کم لوگ ایمان لائیں گے۔ اے کتاب والو اُس پر ایمان لے آؤ جو ہم نے نازل کیا ہے اُس کتاب کی تصدیق
لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ
کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے کہ ہم بہت سے چہروں کو مٹا دیں پھر انہیں پیٹھ کی طرف اُلٹ دیں
اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾
یا ان پر لعنت کریں جس طرح ہم نے ہفتہ کے دن والوں پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم تو نافذ ہو کر ہی رہتا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
بے شک اللہ اُسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک کرے اور شرک کے ماسوا دوسرے گناہ جسے
يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ
چاہے بخشتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑا ہی گناہ کیا۔ کیا تم نے
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ
ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنی پاکیزگی کا دم بھرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے پاک کرتا ہے اور
لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ
ان پر تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ دیکھو یہ لوگ اللہ پر کیسا جھوٹ باندھتے ہیں
وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا ع ٧
یہی ایک صریح گناہ کافی ہے۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ
مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ
دیا گیا وہ بتوں اور شیطانوں کو مانتے ہیں اور کافروں سے یہ کہتے ہیں
كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ
کہ یہ لوگ مسلمانوں سے زیادہ راہ راست پر ہیں۔ یہی وہ لوگ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾
ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے تو اس کا کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۷)۔ اہل کتاب کو اپنی خبیث خصلتوں سے باز آتے ہوئے قرآنی احکامات (جو کتب سابقہ کا مُصدّق ہے) پر ایمان لانے کا حکم بصورت دیگر اصحٰب سبت کیطرح عبرتناک حشر کیلئے تیار رہنے کی سخت ترین وعید (عذاب کی تنبیہ)۔

(۴۸)۔ شرک جیسے بدترین کفر کو چھوڑ کر بقیہ معمولی جرائم کی (مشیّتِ الٰہیہ سے) معافی کی خوشخبری کا ذکر (تاہم شرک کو خدا پر جھوٹ گھڑنے جیسے گھناؤنے جرم کے باعث ناقابل معافی قرار دے دیا ہے)

(۴۹)۔ تمام تر اعتقادی اور عملی خباثتوں کے باوجود اہل کتاب کیلئے اپنے حوالہ سے تزکیۂ نفس کی بے جا خوش فہمی کی طنزیہ مذمت کرتے ہوئے درحقیقت اللہ پاک کے ہی تزکّی ہونے (امراض روحانیہ سے پاک کرنے والا) کا بیان۔

(۵۰)۔ اہل کتاب کے افتراء علی اللہ (خدا پاک پر جھوٹ گھڑنے کی جسارت) کا تعجب خیز سوالیہ طرز سے پرزور مذمت کا ذکر۔

(۵۱تا۵۲)۔ اہل کتاب کا اہل ایمان سے (انتہائی حسد و بغض کے باعث) مقابلہ کرنے کی غرض سے مشرکین سے ایمانی قرابت کے اظہار کی سخت ترین مذمت کرتے ہوئے انکے اس غیر نظریاتی اقدام پر خدائی لعنت و پھٹکار کا بیان۔

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿۵۳﴾

کیا سلطنت میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے پھر تو یہ لوگوں کا ایک تل بھر بھی نہیں دیں گے۔

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ

یا لوگوں پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے ہم نے

آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿۵۴﴾

تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ان کو ہم نے بڑی بادشاہی دی۔

فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ

پھر ان میں سے کوئی اس پر ایمان لایا اور کوئی اس سے ہٹ گیا اور دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ

سَعِيرًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا

کافی ہے۔ بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا انہیں ہم آگ میں ڈال دیں گے جس وقت

نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ

ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کو اور کھالیں بدل دیں گے تا کہ عذاب چکھتے رہیں

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

انہیں ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے

أَبَدًا ۖ لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿۵۷﴾

ہوں گے ان کے لئے وہاں ستھری عورتیں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو

بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ

تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک اللہ تمہیں نہایت اچھی نصیحت کرتا ہے

إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿۵۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ

بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اے ایمان والو اللہ کی فرمانبرداری کرو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۳)۔ یہود کا اپنے حوالے سے جنت کے وارث ہونے جیسے زعم باطل کی پرزور تردید اور انکے بخیلانہ ذہنیت کا لطیف طرز سے تعریضانہ (مذمتی طرز سے) ذکر۔

(۵۴)۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام پر خدائی فضل وکرم کے باعث بغض وحسد کی آگ میں جلنے والے اہل کتاب کو آل ابراہیم پر خدائی انعامات واحسانات کی یاددہانی کراتے ہوئے اصلاحی تنبیہ کا ذکر (کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو آل ابراہیم ہی کے گوہر نایاب ہیں انسے بغض و حسد کی کیا وجہ؟

(۵۵)۔ قرآن پر ایمان نہ لانے والے بدطینت لوگوں کیلئے پھر بھڑکتی آگ کا عذاب ہی بہتر ہونے کا طنزیہ ذکر

(۵۶تا۵۷)۔ کفار کیلئے ابدی سزا اور غیر معمولی طرز اظہار سے سخت ترین عذابِ جہنم کے ہولناک منظر کا ذکر کرتے ہوئے اہل ایمان کیلئے (انکے برعکس) غیر معمولی اعزاز و انعام اور اکرام خاص کا احسانی بیان۔

(۵۸)۔ اہل کتاب کی روایتی بددیانتی اور رشوت خوری کی خبیث عادات کے برعکس اہل ایمان کو دائمی طور پر ادائے امانت اور عدل کے موافق احکاماتی عملدرآمد کیلئے سمیع و بصیر ذات کیطرف سے پرزور تاکیدی اور بہترین نصیحت کا بیان۔

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي
اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں پھر اگر آپس میں کسی چیز
شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو اگر تم اللہ پر اور
ع ٨ ٥ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى
قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو یہی بات اچھی اور انجام کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔ کیا تم نے ان
الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن
لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس چیز پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں جو تجھ پر نازل کی گئی ہے اور جو چیز تم سے
قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا
پہلے نازل کی گئی ہے وہ چاہتے ہیں کہ اپنا فیصلہ شیطان سے کرائیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا
أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿٦٠﴾
ہے کہ اسے نہ مانیں اور شیطان تو چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دور جا ڈالے۔
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ
اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو چیز اللہ نے نازل کی ہے اس کی طرف آؤ اور رسول کی طرف آؤ
الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم
تو منافقوں کو دیکھے گا کہ تجھ سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے جب ان کے اپنے ہاتھوں
مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ
سے لائی ہوئی مصیبت ان پر آتی ہے پھر تیرے پاس آکر خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم کو تو
إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا
سوائے بھلائی اور باہمی موافقت کے اور کوئی غرض نہ تھی۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے
فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ
جو ان کے دلوں میں ہے تو ان سے منہ پھیر لے اور انہیں نصیحت کر اور ان سے ایسی بات کہو جو ان کے
قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ
دلوں میں اتر جائے۔ اور ہم نے کبھی کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اللہ کے حکم سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۹)۔ عمومی عدل وانصاف کے عمل درآمد کے ضمن میں بطور خاص اللہ ورسولؐ کی مطلق اطاعت جبکہ اولی الامر (قابل اطاعت حاکمان وقت) کی تقلیدی (اللہ ورسول کے حکم کے مطابق جو بھی فیصلے لاگو کریں) اطاعت کا ذکر خاص۔

بصورت باہمی تنازعات اہل ایمان کیلئے حتمی راہ اسکے رسول کی شریعت مطہرہ کی ہی مطلق اطاعت ہے۔

(۶۰)۔ تنازعات میں رشوت خوری کے پس منظر میں حق کی بجائے ناحق تحکیم کی (فیصلہ کرنے) قدیمی روش کی مذمت کرتے ہوئے ترک کرنے کا تاکیدی بیان۔

(۶۱)۔ اہل کتاب کے دوغلے پن اور بے جا چالاکیوں کا مذمتی ذکر۔

(۶۲)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کے برحق فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی بجائے متبادل فیصلے کی تلاش میں سرگرداں منافقین کو پیش آنے والے غیر متوقع نتیجہ پر انکی مذموم سرگرمیوں اور ردعمل کا طنزیہ ذکر۔

(۶۳)۔ حقیقی صورت حال سے باخبر ذات کریم کی جانب سے خاتم الانبیاء ﷺ کو اہل کتاب کے منافقانہ و تخریبی رویوں سے درگزر اور اعراض کی پالیسی اپنانے نیز انکو برابر وعظ ونصیحت کرتے رہنے کا ذکر۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ

اس کی تابعداری کی جائے اور جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آتے پھر اللہ سے معافی مانگتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا

اور رسول بھی ان کی معافی کی درخواست کرتا تو یقیناً یہ اللہ کو بخشنے والا رحم والا پاتے۔ سو تیرے

وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

رب کی قسم ہے یہ کبھی مومن نہیں ہوں گے جب تک کہ اپنے اختلافات میں تجھے منصف

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا

نہ مان لیں پھر تیرے فیصلے پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی سے قبول

تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ

کریں۔ اور اگر ہم ان پر حکم کرتے کہ اپنی جانوں کو ہلاک کر دو یا اپنے

اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ

گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے بہت ہی کم آدمی اس پر عمل کرتے اور اگر یہ لوگ کریں

فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾

جو ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہوتا اور دین میں زیادہ ثابت رکھنے والا ہوتا۔

وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا

اور اس وقت البتہ ہم انکو اپنے ہاں سے بڑا ثواب دیتے۔ اور البتہ انہیں سیدھا راستہ

مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ

دکھاتے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار ہو تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے

أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

جن پر اللہ نے انعام کیا وہ نبی اور صدیق اور شہید اور

وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ

صالح ہیں اور یہ رفیق کیسے اچھے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے احسان ہے

اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ ع

اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔ اے ایمان والو اپنے ہتھیار لے لو پھر جدا جدا فوج

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٤)۔ انبیاء کی بعثت مقدسہ کا مقصد انکی بے چوں چراں اطاعت ہوتی ہے وقوع جرم کے بعد اللہ تعالیٰ سے معافی اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں استغفار کی درخواست سے امید مغفرت ہونے کا اظہار خاص (مگر افسوس کہ ان منافقوں نے یہ موقع ضائع کر دیا جو کہ نہیں کرنا چاہیے تھا)

(٦٥)۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم (اور آپ کے پاکیزہ نظام شریعت) کے مطلق اطاعت کا (بلا چوں چرا قلبی رضا مندی سے) قبول ایمان کے لیے شرطیہ معیار ہونے کا تاکیدی قسم سے بیان (آدھا تیتر آدھا بٹیر کا فلسفہ ہرگز قبول نہیں)

(٦٦)۔ دور سابق میں نفس پر گراں بعض غیر معمولی احکامات کی اتباع کی یاد دہانی کراتے ہوئے اب بھی احکامات کو اسی جذبۂ اطاعت سے اپنانے کا ترغیبی مشورہ

(٦٧، ٦٨)۔ ساتھ ہی اکثریت کے عدم اطاعت کا شکوہ کرتے ہوئے فرمانبرداروں کو اجر عظیم دینے اور صراط مستقیم جیسی نعمت عظمیٰ عطا کرنے کے انعام خاص کا ذکر

(٦٩ تا ٧٠)۔ اللہ پاک اور اس کے رسول برحق کی مطلق اطاعت کرنے والوں کیلئے غیر معمولی مقام و منزلت کا (غیر معمولی ہستیوں کی معیت صالحہ کے ضمن میں) احسانی طرز خاص سے بیان۔

احکامِ دین کا عملی اور قانونی نفاذ

(زیرِ مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۶۵)

ہمارے مسلمانوں میں جو عملی غفلت رستی اور کوتاہی ہو رہی ہے وہ تو سب کے مشاہدے میں ہے مگر المیہ یہ ہے کہ دینی معلومات میں انتہائی جہالت کے باعث ہم نظریاتی طور پر بھی گمراہ فکری کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ گو مسلمانوں کی اکثریت کو اگر دینی اعتقادات و فرائض کا کچھ شعور ہے مگر معاملات، اخلاقیات، تجارت، لین دین اور دیگر حقوق العباد کے حوالہ سے تعلیمات اسلام سے اکثر بالکل ناواقف ہیں۔ دوسری طرف منبر و محراب سے وابستہ دین کے ترجمان علماء، واعظین، مشائخ نے عوام میں دین کا تعارف اس قدر مختصر کر رکھا ہے کہ ہماری اکثریت کو معلومات کی حد تک فقط فرائض اور چند وظائف و تسبیحات سے آگاہی ہے باقی دین کا اللہ حافظ ہے۔ حالانکہ خاتم النبیین ﷺ نے اور بعد میں خلفائے راشدینؓ و صحابہ کرامؓ نے اقتدار و حکومت کے ذریعہ (قوتِ نافذہ استعمال کرتے ہوئے) جملہ احکامات کو عملاً نافذ فرمایا کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ کسی خدائی حکم سے ادنیٰ درجہ کی سرکشی یا انکار کی جرأت کرتا، خدا اور رسول ﷺ کے جملہ احکامات قوانینِ شریعت (قوانینِ اسلام/دین) کہلاتے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ و حج کی طرح دیگر نظامِ زندگی سے وابستہ ہدایاتِ حق بھی شرعی حقائق کی درجہ بدرجہ اہمیت رکھتی ہیں مگر ہماری کم فہمی ہے کہ ہم اس حوالہ سے بہت حد تک جہالت کے روادار ہیں اور دینی حقائق میں جہالت و بے خبری قابلِ مواخذہ ہے۔ ایک کلمہ گو مسلمان کا یہ ایمان ہونا چاہیے کہ دین کے سارے احکامات برحق ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے بیان و نافذ کردہ جملہ قوانین (شریعت) واجب الاطاعت ہیں۔ کسی ایک کا نظریاتی انکار گمراہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ قرآنی احکام و رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض ہے اس کی اہمیت و نظریاتی حقیقت کے دوٹوک اظہار کے لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ

وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ ترجمہ: ”قسم ہے آپ ﷺ کے رب کی یہ کبھی مؤمن نہیں ہوں گے جب تک کہ اپنے اختلافات میں آپ کو منصف نہ مان لیں پھر آپ کے فیصلے پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی سے قبول کر لیں“ (سورۃ النساء آیت نمبر ۶۵)۔ شانِ نزول کے خصوصی پسِ منظر کے باوجود اس کا حکم اور قانون عام ہے جو سب مسلمانوں پر تا قیامت لاگو ہے۔ فکر و عمل ہر دو لحاظ سے قانون شریعت کو واجب التسلیم سمجھنا ایمانی تقاضہ ہے اس سے انحراف و انکار کم از کم ایک مسلمان نہیں کرتا لیکن ہماری عملی صورت بہت کمزور ہے اول تو معاملات رتجارت رلین دین کو دینی تقاضوں کے مطابق عمل میں لایا ہی نہیں جاتا بلکہ فکری غلطی یہ بھی ہے کہ عوام کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ معاملات اور لین دین سے اسلام یا مذہب کا کیا تعلق؟ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی جگہ پر تحکیم رپنچایت میں کوئی دینی حوالہ سے کہے کہ اسلام میں اس طرح لین دین ریا معاملہ کرنا غلط ہے تو ایک کلمہ گو مسلمان بڑی بے باکی سے کہہ جاتا ہے (معاذ اللہ) کہ آپ معاشرتی رواج کے مطابق فیصلہ دیں (نعوذ باللہ) دین کو درمیان میں مت لائیں۔ استغفر اللہ یہی وہ نظریاتی وفکری بگاڑ ہے جس کے سبب مسلمان نہ صرف آج نوے فیصد دینی معلومات و حقائق سے بے خبر اور جاہل ہے۔ بلکہ عملاً خلافِ شریعت رواج پر عمل پیرا ہے جو سخت قابل مواخذہ امر ہے۔ اسلام ایک جامع نظامِ حیات و دستور العمل ہے جو ہمارے لیے قدم قدم راہنما اصول فقط مشورے کی حد تک نہیں بلکہ نفاذِ قانون کا حکم دیتا ہے خلافِ شریعت فیصلوں پر سخت الفاظ میں وعید سناتا ہے، ترجمہ: ”اور جو کوئی اسکے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا ہے سو وہی لوگ نافرمان ہیں“ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۵، ۴۷)۔ قرآن پاک کو بطور نفاذِ قانون کے حوالہ سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ترجمہ: ”تحقیق نازل کی ہم نے آپ کی طرف کتابِ حق سچ کے ساتھ تا کہ فیصلہ کریں آپ لوگوں کے درمیان اُس سے جو کچھ سمجھا دیا اللہ نے آپ کو“ (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۵)۔

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ
ہو کر نکلو یا سب اکٹھے ہو کر نکلو۔ اور بے شک تم میں بعض ایسا بھی ہے جو لڑائی سے جی چراتا ہے
فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ
پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آجائے تو کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر فضل کیا کہ میں
اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ
ان لوگوں کے ساتھ نہ تھا۔ اور اگر اللہ کی طرف سے تم پر فضل ہو تو اس طرح
لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ
کہنے لگتا ہے کہ گویا تمہارے اور اس کے درمیان دوستی کا کوئی تعلق ہی نہیں کہ کاش میں
مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا۔ سو چاہیے کہ اللہ کی راہ میں وہ لوگ لڑئیں
يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ
جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچتے ہیں اور جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے
اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَ
پھر مارا جائے یا غالب رہے تو اسے ہم بڑا ثواب دیں گے۔ اور
مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں
الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
کی خاطر نہ لڑو جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ
جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے واسطے اپنے ہاں سے کوئی حمایتی کردے
وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ
اور ہمارے واسطے اپنے ہاں سے کوئی مددگار بنادے۔ جو ایمان والے ہیں وہ اللہ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٧١)۔ اہل ایمان کیلئے اطاعتِ خداوندی بہر حال ضروری ہے خواہ وہ حکم نفس پر کتنا ہی گراں ہو۔ بنیادی حکمتِ عملی میں اپنے آپکو دفاعی ہتھیاروں سے مسلح رکھتے ہوئے تدبیری مشاورت سے انفرادی یا اجتماعی طور پر (سہولت کے مطابق) اہل باطل کے خلاف آگے بڑھنے کا ذکر۔

(٧٢ تا ٧٣)۔ مسلمانوں کے روپ میں گھسے ہوئے منافقین کے جہادی مصائب (ظاہری ہزیمت) جبکہ رحمت الٰہی سے فتح و نصرت پر دو متضاد رویوں اور منافقانہ تبصروں کا مذمتی ذکر۔

(٧٤)۔ منافقین کے مقابلہ میں اہل حق کو ہر حال میں راہِ حق میں نتائج کی پرواہ کیئے بغیر جان لڑا دینے کا ترغیبی ذکر کرتے ہوئے اُن کیلئے اجر عظیم عطا کرنے کا احسانی بیان۔

(٧٥)۔ اہل حق کی غیرتِ ایمانی کو مزید جوشِ عزیمت دلاتے ہوئے کمزور محل وقوع میں رہنے والے مظلوم مسلمانوں کی فریاد اور طلب نصرت پر (زبانی جمع خرچ کی بجائے) عملی نصرت و مدد کے اقدام کی تنبیہی ترغیب کا زوردار بیان۔

(٧٦)۔ حق و باطل کی معرکہ آرائی میں اہل ایمان کو شیطانی سرپرستوں اور حمایتیوں کی جارحیت اور سازشوں کا خوب مقابلہ کرنے کی تاکید اور اہل باطل کی تمام تر قوت کے باوجود بالآخر انکی نظریاتی اور ظاہری شکست کے متعلق تسلی آمیز اظہار۔

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع

سوتم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو بے شک شیطان کا فریب کمزور ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

اور زکوٰۃ دو پھر جب انہیں لڑنے کا حکم دیا گیا اس وقت اُن میں سے ایک جماعت لوگوں

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا

سے ایسا ڈرنے لگی جیسا اللہ کا ڈر ہو یا اس سے بھی زیادہ ڈر اور کہنے لگے اے رب ہمارے

لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ

تو نے ہم پر لڑنا کیوں فرض کیا کیوں نہ ہمیں تھوڑی مدت اور مہلت دی

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَ

ان سے کہہ دو دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے

لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

اور ایک تاگے برابر بھی تم سے بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ تم جہاں کہیں ہو گے موت تمہیں آہی پکڑے گی

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ

اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہی ہو اور اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ

اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ

کہہ دے کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ان کی

يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ

سمجھ میں نہیں آتی۔ تجھے جو بھلائی بھی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو

اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ

تجھے برائی پہنچے وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے ہم نے تجھے لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۷)۔مکی دور میں ظلم وستم کے مقابلہ کیلئے اجازت مانگنے والے بعض مسلمانوں پر مدنی دور میں قتال و جہاد کے حکم پر (کمزوریٔ طبع یا کمزوریٔ ایمان کی وجہ سے) تحفظات کے اظہار کا سخت نوٹس لیتے ہوئے طنزیہ تنبیہ سے اصلاح کا ذکر اور متاع دنیا پر اخروی زندگی کو ترجیح دینے کا زوردار بیان

(۷۸)۔کب تک جینے کی تمنا کرو گے؟ موت سے فرار ناممکن، قضاوقدر کے فیصلوں کا مضبوط ترین قلعوں میں بھی نافذ ہوجانے کا تاکیدی واصلاحی بیان۔ (الف) منافقین کی ذہنی ساخت کا ماتم کرنا مناسب ہے) کہ میدان جہاد میں فتح پر متضاد طرز کا تجزیہ (ب) جبکہ اہل حق کی ظاہری اور وقتی ہزیمت پر منافقین کے منفی تبصروں پر گرفت کرتے ہوئے اصلاح عقیدہ پر زور اور انکی کم فہمی و کج روی پر تنقیدی تعجب کا اظہار

(۷۹)۔اصلاحی عقیدہ کے مزید ادبی پہلو کا حُسنِ اظہار۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ
اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔ جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا

وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ
اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ اور کہتے ہیں قبول کیا

فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ
پھر جب تیرے ہاں سے باہر گئے تو ان میں سے ایک گروہ رات کو جمع ہو کر تمہاری باتوں کے خلاف مشورہ کرتا ہے

تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى
اور اللہ لکھتا ہے جو وہ مشورے کرتے ہیں تو ان کی پرواہ نہ کر اور اللہ پر بھروسہ کر

اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ
اور اللہ کارساز کافی ہے۔ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ
قرآن سوائے اللہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت اختلاف پاتے۔ اور جب ان کے

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ
پاس کوئی خبر امن یا ڈر کی پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اسے رسول کی طرف

وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ
اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تو اس کی تحقیق کرتے جو ان میں تحقیق

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا
کرنے والے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو البتہ تم شیطان کے پیچھے ہو لیتے سوائے

قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
چند لوگوں کے۔ سو تو اللہ کی راہ میں لڑ تو سوائے اپنی جان کے کسی کا ذمہ دار نہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ
اور مسلمانوں کو تاکید کر قریب ہے کہ اللہ کافروں کی لڑائی بند کر دے اور اللہ لڑائی

اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ
میں بہت ہی سخت ہے اور سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے۔ جو کوئی اچھی بات میں سفارش کرے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۰)۔اطاعت خاتم الانبیاءؑ کو اطاعت الٰہی قرار دینے کا دو ٹوک اعلان۔

(۸۱)۔منافقین کی نفاق سے لبریز ایک اور خصلتِ خبیثہ کا مذمتی بیان (اُخروی گرفت کے حوالے سے ان کیخلاف ایف آئی آر (استغاثہ) تحریر کرنیکا اعلان کرتے ہوئے فی الحال اعراض اور توکل علی اللہ پر ہی اکتفا کرنے کا ذکر

(۸۲)۔کفر و نفاق جیسی مرض کے خاتمہ کا بہترین ذریعہ قرآن میں غور و فکر کر کے خدائی صداقتوں کو قبول کرنا ہے، اہل کفر و نفاق کو مطالعہ کے دوران قرآنی حقائق میں عدم اختلاف (صداقت سے لبریز اور حقائق میں اختلاف سے پاک کلام) کے مرکزی نکتہ پر بھرپور توجہ دینے کا ذکر۔

(۸۳)۔حاسدانہ مزاج کے مجسمہ اہلِ نفاق کی سازشی ذہنیت کی مذمت کے ضمن میں انکو مثبت اور درست راہ اپنانے کا ترغیبی مشورہ (الف) شاطر دماغ لوگوں کی خطرناک سازشوں سے بچاؤ اور حفاظت بفضل خدا ہی ممکن ہونے کا احسانی ذکر۔

(۸۴)۔ہر مومن خدائی احکام کا الگ الگ پابند ہے حتیٰ کہ امام الانبیاء ﷺ بھی۔ پس دوسروں کی بجائے اپنے آپ کو قتال فی سبیل اللہ میں ہمہ وقت تیار رکھتے ہوئے اوروں کو بھی ترغیب دینے کا عمل جاری رکھیں۔

لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ

اسے بھی اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی بری بات میں سفارش کرے اس میں سے ایک بوجھ

مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا

اس پر بھی ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو تم

النصف

بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾

اس سے بہتر دعا دو یا جواب میں ویسی ہی کہو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ

اللہ وہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں بے شک قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا اس میں کوئی شک نہیں

ع ١١ / ٨

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ

اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقوں کے

فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ

معاملہ میں دو گروہ ہو رہے ہو اور اللہ نے انکے اعمال کے سبب سے انہیں الٹ دیا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ جسے اللہ نے گمراہ

اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوْا

کیا ہوا سے راہ پر لاؤ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لئے ہرگز کوئی راہ نہیں پائے گا۔ وہ تو چاہتے ہیں

لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاۗءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ

کہ جیسے وہ کافر ہوئے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ پھر تم سب برابر ہو جاؤ لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ

اَوْلِيَاۗءَ حَتّٰي يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کر کے نہ آجائیں پھر اگر وہ اس بات کو قبول نہ کریں تو جہاں پاؤ

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ

انہیں پکڑو اور قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار

لَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

نہ بناؤ۔ البتہ وہ منافق اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جس کے ساتھ تمہارا

مِّيْثَاقٌ اَوْ جَاۗءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

معاہدہ ہو یا وہ جو تمہارے پاس آتے ہیں اور لڑائی سے دل برداشتہ ہیں نہ تم سے لڑتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٨٥)۔ جہاد کے خدائی حکم میں شرکت کی ترغیب اور ہر خیر و بھلائی کے عمل کی سفارش پر عند اللہ اجر اور برائی کی معاونت پر اخروی گرفت کا تنبیہی ذکر۔

(٨٦)۔ سلام کا احسن جواب بھی کیا خوب شفاعت ہے کوئی سلام کہے تو بہتر کلمات سے جواب سلام کا ترغیبی بیان۔

(٨٧)۔ عقیدۂ توحید کا تاکیدی ذکر کرتے ہوئے روز محشر سب کی اجتماعی پیشی اور کلام الٰہی کے برحق و صادق ہونے کا یقین۔

(٨٨)۔ اعتقادی منافقین کے متعلق اہل ایمان کو متفقہ رائے اپنانے کی تنبیہ کرتے ہوئے ان کے باطنی احوال کے سبب ہدایت کی راہیں مسدود (بند) ہو جانے کا بیان۔

(٨٩)۔ دین دشمن لوگوں کے خبث باطن اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے عملی ثبوت (دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت) کے بغیر ان کے ایمان قبول نہ کرنے کا بیان۔

(الف) اگر وہ اسلام کے نظام امن و آشتی سے انکار کریں تو ایسے دہشت گردوں کی طبیعت سیدھی کرنے کیلئے بلا رعایت پوری قوت سے آپریشن کرنے کا حکم۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۰)۔پہلے سے معاہدہ شدہ قوم یا اب جنگ سے تنگ لوگوں سے متعلق بعض شرائط کے ساتھ معاہدۂ امن قبول کرنے کی ترمیمی پالیسی کا بیان۔

(۹۱)۔منافقین کے بعض موقع پرستوں کے ساتھ ان کے اپنے وقتی مفاد کے حصول کیلئے کئے گئے امن معاہدوں پر پوری نظر رکھنے کا حکم دیتے ہوئے ان کی طرف سے خلاف ورزی کی صورت میں سخت (ایکشن لینے) ردعمل کا بیان۔

(۹۲)۔منافقین سے جہادی معاملات کے بعد مسلمانوں کے مابین غلط فہمی سے قتل خطاء جیسے جرم سرزد ہونے پر (بعض صورتوں سمیت) خدائی احکامات وہدایات کا قدرے تفصیل سے ذکر۔

قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ

اور نہ اپنی قوم سے اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ تم سے لڑتے

اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ

سو اگر وہ تم سے یکسو رہیں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے

اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ

تمہیں ان پر کوئی راہ نہیں دی۔ایک اور قسم کے منافق تم دیکھو گے جو چاہتے ہیں تم سے بھی

يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ

امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی جب کبھی وہ فساد کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تو اس میں کود

فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ

پڑتے ہیں پھر اگر وہ تم سے یکسو نہ رہیں اور تمہارے آگے صلح پیش نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں

فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ

تو انہیں جہاں پاؤ پکڑو اور مار ڈالو اور ان پر ہاتھ اٹھانے کے لیئے ہم نے تمہیں کھلی

ع عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ﴿٩١﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا

حجت دے دی ہے۔ اور مسلمان کا یہ کام نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر

خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ

غلطی سے اور جو مسلمان کو غلطی سے قتل کرے تو ایک مسلمان کی گردن آزاد کرے اور مقتول کے

مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ

وارثوں کو خون بہا دے مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں پھر اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے تھا

لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

جس سے تمہاری دشمنی ہے تو ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے اور اگر وہ مقتول مسلمان

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ

کسی ایسی قوم میں سے تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہے تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور

رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا پھر جو غلام نہ پائے وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا

اللہ سے گناہ بخشوانے کے لئے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان کر قتل کرے

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے

لَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ

اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے۔ اے ایمان والو جب اللہ کی راہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ

میں سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو اور جو تم پر سلام کہے اس کو مت کہو کہ تو

لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ

مسلمان نہیں تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو سو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں

كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ

تم بھی تو اس سے پہلے ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا لہذا تحقیق سے کام لیا کرو

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ

بے شک اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔ مسلمانوں میں سے جو لوگ

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کسی عذر کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ

دونوں برابر نہیں ہیں اللہ نے بیٹھنے والوں پر جان و مال سے جہاد کرنے

اَنْفُسِهِمْ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰي ۭ وَ

والوں کا درجہ بڑھا دیا ہے اگرچہ ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ

اللہ نے لڑنے والوں کو بیٹھنے والوں سے اجر عظیم میں زیادہ کیا ہے۔ ان کے لئے اللہ کی طرف

مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ع ١٣ ١٠

سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جو لوگ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۳)۔ قتل خطاء کا حکم بیان کرنے کے بعد خدانخواستہ کسی مؤمن کو دانستہ قتل (قتل عمد) کرنے جیسے سنگین جرم سرزد ہوجائے تو اس پر خدا پاک کی طرف سے انتہائی سخت غم وغصہ اور ناراضگی نیز ردعمل کے طور پر دنیوی واخروی غیر معمولی جزاوسزا کا غضب ناک بیان۔

(۹۴)۔ دوران جہاد مسلمان لشکر کو کسی جگہ علامات دین کے مشاہدہ پر قتال سے ہاتھ روک لینے کا تاکیدی حکم کرتے ہوئے کسی کے اسلامی اظہار تعلق کو بلاوجہ رد کرنے پر سخت برہمی اور تنبیہی ردعمل کا بیان۔

(۹۵تا۹۶)۔ احکاماتی بیان تسلسل میں فضیلت ومقبولیت عمل جہاد کے حوالہ سے مجاہدین اسلام کا عنداللہ مقام ومرتبہ کا ترغیبی اظہار اور ہر مخلص دینی کارکن کیلئے درجہ بدرجہ اکرام واعزاز کے خدائی وعدے کا ذکر۔

عزیمت اور رخصت کا حکیمانہ اسلوب خاص

(زیرِ مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۹۵)

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں طبائع ومزاج کا فرق رکھا ہے۔بعض طبائع ومزاجوں میں بزدلی و کمزوری، حالات سے جلد گھبرا جانا فوری شکستہ دلی اور کسی میں چھوٹی سی تکلیف بھی برداشت نہ کر سکنے کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔اس کے برعکس بعض لوگ بہادر مزاج سخت سے سخت حالات کو بھی عام طرح سے لینا (دیکھنا) اور مضبوط اعصاب کے مالک سمجھے جاتے ہیں۔جیسے رنگ ونسل کا فرق ہوتا ہے ایسے ہی طبائع ومزاج کا بھی۔یہ ایک انہونی حقیقت یا تعجب خیز امر نہیں ایک ہی ماں باپ کی اولاد میں اگر چھے بچے ہیں تو اکثر ہر ایک کا مزاج اور رویہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے (گویا مزاج اور طبیعت کوئی قیاسی حقیقت نہیں) الغرض امور دین ودنیا میں مصروف لوگوں کی سرگرمیوں / جدوجہد میں طبعی اور مزاجی فرق کے اثرات واضح دیکھے جاسکتے ہیں۔بعض اوقات ایک باہمت انسان ایک پورے (بڑے) ادارے کا کامیابی سے کنٹرول ونظام چلا رہا ہوتا ہے تو ایک شخص سے فقط اپنی نجی ڈیوٹی ہی نہیں سنبھالی جاتی کتنے سارے لوگ اداروں سے اپنی نااہلی / غفلت وسستی کے باعث اپنی ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور کئی افراد اپنی اولوالعزمی اور بہتر صلاحیتوں کی بنیاد پر ترقی کی ساری منزلیں طے کر جاتے ہیں۔دینی تحریکات اور جدوجہد میں بھی صلاحیتوں کے لحاظ سے یہی فرق نمایاں ہوتا ہے کہ بعض لوگ انتہائی باہمت اولوالعزم مستقل مزاج اور ثابت قدم واقع ہوتے ہیں۔سخت سے سخت حالات کا سامنا خوش اسلوبی سے کر جاتے ہیں اور بعض سے اپنی ذات اور گھر تک سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔کچھ چیزیں ابتداء ہی سے خداداد صلاحیتیں سمجھی جاسکتی ہیں اور بعض چیزوں کا تعلق تربیت، مزاج اور حالات سے ہوتا ہے۔عوام میں متعارف کامیابی وناکامی کا مفہوم کچھ اور ہوتا ہے جبکہ عنداللہ کامیابی وناکامی کا معیار بہت مختلف ہے۔ایک انسان اولوالعزمی اور ثابت قدمی سے پورے اخلاص کے ساتھ عزیمت کی راہوں پر سخت ترین مصائب سے الجھتا ہوا بعض اوقات اس راہ پر اپنی جان بھی ہار جاتا ہے اور بعض اوقات طویل جدوجہد کے باوجود اپنے اہداف ومقاصد

کا ایک فیصد بھی حاصل نہیں کر پاتا۔ظاہر ہے کہ لوگ تو اسے ناکام و نامراد سمجھیں گے لیکن بارگاہِ ربی میں اس کی ثابت قدمی اور عزیمتی جدوجہد کی بڑی قدر افزائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو اور غم نہ کرو اور جنت میں خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (سورۃ حم سجدہ آیت نمبر ۳۰)۔اتنا بڑا اعزاز اور خصوصی پروٹوکول انہی مشکلات و مصائب میں عزیمت و استقامت دکھلانے پہ دیا جاتا ہے۔ ایئرکنڈیشن کمروں مین گاؤ تکیوں پر مسند آراء ہوکر لذیز مرغن غذاؤں کے کھانے پر نہیں، دینی امور میں مصروفِ عمل حضرات کی زندگیاں بھی دو طرح سے ہی تقسیم ہیں صاحب عزیمت حضرات جن کی زندگیاں امورِ حق میں مشکلات و مصائب سے عبارت ہوتی ہیں فقر و فاقے، الجھنیں، مسائل، قدم قدم تکالیف کا سامنا، راحت و سکون نام کی کوئی چیز ان کے قریب سے نہیں گزرتی۔ وہ دینی حقائق کی جدوجہد میں اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کر کے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ”حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا“۔ ایسے خدا مست مساکین و فقراء صاحب عزیمت افراد کا مقدس گروہ جو شاید دنیا کے مختلف کونوں میں رہتے ہوں اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہتے ہوں ان کے باطنی مصائب و کیفیات کا خدا کے سوا کسی کو علم نہ ہو۔ میڈیا اور ظاہری پبلسٹی سے کوسوں دور وہ لوگ جنکا اوڑھنا بچھونا محض رضائے الٰہی میں جینا مرنا ہے ایسے نفوسِ قدسیہ کی تعداد چاہے انتہائی قلیل ہو مگر وہ خدا کی اس دھرتی کا خلاصہ و نچوڑ ہیں جنہیں اور کوئی نہیں تو ذات باری تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہی ہوتی ہے۔ ایسے پیکران رضا و تسلیم جن کے جسموں سے بعض اوقات چیتھڑے بھی چھین لئے جاتے ہیں وہ اس یقین کے ساتھ آگ اور خون کے تمام تر دریا اپنے جذبۂ عشق و مستی سے عبور کر جاتے ہیں کہ ﴿اللّٰھم لاعیش الا عیش الآخرۃ﴾ یہ ہیں وہ نفوس قدسیہ جن کو صاحبان عزیمت کے نام سے موسوم کرتے ہوئے بھی قلم تھرتھرانے لگتی ہے اور ان کی داستان عزیمت سننے کیلئے واقعی دل گردہ چاہیے۔ یہ خدا کے محبوب ترین وہ بندگان خدا ہیں جن کے مقام و قرب خاص کو خود خالق کائنات نے بیان فرمایا ہے، ترجمہ: اور فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدین (لڑنے والوں) کو بیٹھنے والوں سے اجرِ عظیم میں ان کیلئے اللہ کی

طرف سے بڑے درجے ہیں مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے رحم کرنے والے ہیں (سورۃ النساء آیت نمبر ۹۵، ۹۶)۔ واضح رہے کہ مجاہدین جن کو اس قدر اعزاز سے نوازا گیا ہے اصل تو وہی ہیں جن کا ذکر آیت کے سیاق وسباق میں ہے مگر چونکہ جہاد راہِ حق میں مشقت ومصائب کے سامنا کرنے کا دوسرا عنوان کہا جاسکتا ہے اس لئے دین کے کسی بھی شعبہ سے وابستہ افراد کو اگر ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑے تو اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے امید ہے کہ وہ ایسے افراد کی اس طرح قدر افزائی فرمائیں گے جیسے راہِ حق میں جہاد کرنے والوں کی فرماتے ہیں۔ راہِ حق میں ان (مجاہدین) کا یہ مقام ودرجہ ظنی نہیں قطعی ہے جبکہ بزرگوں/اولیاء/صلحاء کے جُملہ عُرفی القابات خاص ومقامات ظنی ہیں ان کے حوالے سے قطعیت اور حجت تامہ کسی کے پاس نہیں ہوتی۔ اب آیئے ان کے برعکس ایسے لوگ جو بے شک امور دینیہ یا پھر عمومی دُنیوی اموراوران کے مختلف شعبہ جات سے وابستہ ہیں مگران کی زندگی رخصت کے نام پر محض سہولیات، شہرت اور ظاہری عیش وعشرت سے عبارت ہے۔ اسباب دنیا کی وُسعت ہے، رزق کی فراوانی ہے، تعلقات اور عقیدت کے وسیع حلقے میسر ہیں بے پناہ عقیدت ومحبت میں لوگ ان کی ہر بات کو (مستند ہے میرے شیخ کا فرمایا ہوا) کلام برحق کی طرح مانتے ہیں۔ دین مقدس کے نام پر ذاتی مفادات کا بازار گرم کررکھا ہے، بڑے چرب لسان اور دوسروں سے اپنی بات منوانے کا فن خاص رکھتے ہیں۔ ایسے تیز طرار لوگ جو ہر بات کی کوئی نہ کوئی تاویل ڈھونڈ لاتے ہیں اعتراف حقیقت کی بجائے خود حقائق کے عنوان کو بدلنے پر آمادۂ فکر ہی نہیں بلکہ اصرار کرتے ہیں انکے متضاد فکروعمل پر لوگ مضحکہ خیز مسکراہٹ کے ساتھ حیرت زدہ ہوتے ہیں کہ یارب ایسے لوگوں کی اس ذہنی وفکری اور عملی عیش وعشرت کی کیا تاویل وتوجیہ کی جائے جن کو یہ بھی اصرار ہے کہ وہ اکابرین وسلف صالحین کے علمی وعملی ترجمان ہیں۔ اس تضاد عملی پر نئی نسل کے لوگوں کی طرف سے انگلیاں اٹھانے اوراعتراضی کیفیات کو گستاخئ فکر قرار دے کر اپنے دل کو بہلایا جاسکتا ہے مگر حقائق سے دامن نہیں چھڑایا جاسکتا۔ ہمیں اپنے معاملات کو شفاف بنانے (دکھانے) کی ہر ممکن کوشش اور اہتمام کرنا چاہیئے اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا عظیم انسان معمولی معاملاتی پہلو پر عوام کے سامنے جوابدہ ہوسکتا ہے تو

مالیاتی امور سے وابستہ اصحاب علم وانتظام لوگوں کو اس حوالہ سے زیادہ حساسیت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ خیر ضمنی پہلو درمیان میں آگیا ہے (جس کی طرف توجہ دلانا ضروری تھی) اصل موضوع یہ ہے کہ عزیمت کے بالمقابل رخصت کیا ہے اور اس کی حدود کیا ہیں؟ پہلے اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اس آیت میں قاعدین سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی بلاعذر بھی محاذِ جنگ پر ضرورت نہیں تاہم وہ خود سے ہمہ تن تیار رہتے ہیں۔ چونکہ ہر وقت جہاد فرض عین نہیں ہوتا جبکہ جسمانی معذورین کا استثناء خود اُولِی الضَّرَرِ میں پہلے سے ہی موجود ہے۔ رخصت کا یہاں مطلب اس معنی میں ہے کہ کسی بھی شعبۂ دین میں کام کرنے یا مصروف عمل رہتے ہوئے کہاں تک ہمارے لئے گنجائش ہوتی ہے کہ ہم ایک حد میں رہتے ہوئے (ضروریات کی حد تک) اپنی اپنی جائز سہولیات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، گو شریعت میں کسی کے لئے لازمی طور پر کوئی ایسی حد بندی نہیں کی گئی کہ اس سے آگے امورِ مباح کا استعمال نہ کیا جاسکے۔ البتہ ہر ایک کیلئے اسراف کو ناپسند اور تبذیر کو ناجائز قرار دیا ہے بس یہ قاعدہ اور قانون ہے۔ اب دینی خدمات سے وابستہ حضرات کیونکہ سلف صالحین کے مقلد بھی ہیں تو مکمل اسوۂ حسنہ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی عزیمت کی زندگی نہ سہی کم از کم سلف وصالحین سے کچھ مشابہتی مناسبت ہی سہی، ہم کمزور ایمان اور کمزور طبیعت والے کم از کم اپنے اس ضعف کا اعتراف کرتے ہوئے عزیمت پر عمل پیرا حضرات کو بوجہ نص قطعی افضل تو سمجھیں نہ یہ کہ اپنی پُرعیش زندگی کے تفرداتی حوالے دے کر طبعی کمزوریوں کو بھی خوبی قرار دینے کی سعی لاحاصل کرتے رہیں۔ اہلِ علم واصحابِ فہم، عزیمت اور رخصت کے واضح فرق کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے فضول اور لاحاصل بحث وتمحیص پر اصرار نہ کیا کریں۔ دنیا میں عام لوگوں کو تو ایسے خاص پس منظر میں چپ کرایا جاسکتا ہے۔ لیکن بارگاہِ ربی میں ہم کسی تاویل کے روادار نہیں ہوسکیں گے۔ بس اس سے زیادہ کچھ کہنا مناسب نہیں، اللہ پاک ہم سب کو توفیق فہم وعمل عطا کردے۔ آمین۔

تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا

اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے تھے ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ تم کس حال میں تھے

مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً

انہوں نے جواب دیا ہم اس ملک میں بے بس تھے فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں

فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿۹۷﴾

ہجرت کر جاتے سو ایسوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے واقعی کمزور ہیں جو نکلنے کا کوئی ذریعہ

حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ

اور راستہ نہیں پاتے۔ پس اُمید ہے کہ ایسوں کو اللہ معاف کردے اور

عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے

يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ

اس کے عوض جگہ بہت اور کشائش پائے گا اور جو کوئی اپنے گھر سے

مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ

اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر اس کو موت پالے تو اللہ کے ہاں اس کا ثواب ہو چکا

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ ع

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جب تم سفر کے لئے نکلو تو تم پر

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ

کوئی گناہ نہیں نماز میں سے کچھ کم کر دو اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ

اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

کافر تمہیں ستائیں گے بے شک کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔ اے نبی جب تو مسلمانوں میں موجود

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

ہو اور انہیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہو تو چاہیے ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٧)۔ نظام جبر و کفر پر دلی رضامندی اور قدرتِ ہجرت کے باوجود (بلا عذر) دارالکفر میں مقیم لوگوں سے عندالموت سخت خدائی ناراضگی اور سزا کا غضب ناک ذکر۔

(٩٨ تا ٩٩)۔ تاہم معذورین (دارالکفر میں مقیم ضعیف افراد، بچے، عورتیں اور تمام ایسے لوگ جو وہاں سے خروج کی کوئی راہ نہیں پاتے) کیلئے اظہارِ عفو و درگزر کا شفقت بھرا بیان۔

(١٠٠)۔ نظامِ جبر و کفر سے مجبور و مظلوم افراد کو دارالاسلام کی طرف ہجرت کی ترغیب دیتے ہوئے ان سے (غیر معمولی مشقت و تکالیف پر صبر کی وجہ سے) دنیوی و اُخروی خدائی حسنِ سلوک کا محبت بھرا اظہار۔

مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ

کھڑی ہو اور اپنے ہتھیار ساتھ لے لیں پھر جب یہ سجدہ کریں تو تیرے پیچھے سے ہٹ جائیں

وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا

اور دوسری جماعت آئے جس نے نماز نہیں پڑھی وہ تیرے ساتھ نماز پڑھے

حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ

اور وہ بھی اپنے بچاؤ اور ہتھیار ساتھ رکھیں کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں

أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً وَ

اور اسباب سے بے خبر ہو جاؤ تا کہ تم پر یک بارگی ٹوٹ پڑیں اور

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ

اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو یا بیمار ہو تو ہتھیار رکھ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں

أَن تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ

اور (تب بھی) اپنا بچاؤ ساتھ رکھو بے شک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت

عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا

کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے

وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ إِنَّ الصَّلَوٰةَ

اور لیٹے ہونے کی حالت میں یاد کرو پھر جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو پوری نماز پڑھو بے شک نماز

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ

اپنے مقررہ وقتوں میں مسلمانوں پر فرض ہے۔ اور ان لوگوں کا پیچھا کرنے سے ہمت نہ ہارو

إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ

اگر تم تکلیف اُٹھاتے ہو تو وہ بھی تمہاری طرح تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ تم اللہ سے جس چیز کے

اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ١٥ ع ١٢

امیدوار ہو وہ نہیں ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ بے شک ہم نے تیری طرف

الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُن

سچی کتاب اتاری ہے تا کہ تو لوگوں میں انصاف کرے جو کچھ تمہیں اللہ سجھا دے اور تو بددیانت

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۱ تا ۱۰۳)۔ دورانِ سفر جہاد دشمنانِ دین سے سخت جنگی حالات یا بعض ناگزیر اعذار میں ترمیمی احکاماتِ عبادت کا قدرے تفصیل سے ذکر۔ (صلوٰۃ الخوف وعذر کے باعث سہولت پر مبنی ترمیمی طریقہ کار، حالت خوف یا عذر سے ہٹ کر) عمومی حالات میں خدائی احکامات کے متعلق احکامات کا پوری طرح اہتمام کرنے بطورِ خاص نماز کا طے شدہ اوقات میں ہی ادا کرنے کا تاکیدی ذکر۔

(۱۰۴)۔ دورانِ جہاد تعاقبِ کفار میں پوری ہمت مردانہ سے آگے بڑھتے ہوئے خدائی امیدِ نصرت ورحمت سمیٹنے کا ترغیبی بیان۔

(۱۰۵)۔ آپ ﷺ کو تنازعات کے فیصلہ جات میں منافقین کے جھوٹ، دھوکہ بازی اور چرب لسانی سے کسی طرح متاثر ہوئے بغیر سخت میرٹ اپنانے کا تاکیدی حکم۔

وحی رسالت اور وحی بمعنیٰ الہام والقاء کے متعلق حقیقت پسندانہ تجزیہ

زیر مطالعہ بحوالہ آیاتِ وحی وسورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۶۳ وغیرہ۔

متکلمینِ اسلام (عقائد اسلامی کے ماہرین) کا اس حقیقت پر اجماع ہے کہ کسی بھی عقیدے کے ثبوت کیلئے نصِ قطعی (قطعی الثبوت لفظاً ومعناً) یا حدیث کی قسم خبر متواتر، خبر مشہور ہونا ضروری ہے۔ البتہ بعض مخصوص عقائد کے حوالے سے (جیسے عذابِ قبر وغیرہ) خبر واحد جو خبر مشہور کے حکم میں تسلیم کرلی گئی ہو وہ بھی معتبر مانی گئی ہے تاہم سنی سنائی باتوں، تاریخی واقعات واحوال (جو قرآن واحادیث مشہورہ سے ہٹ کر ہوں) یا کسی ایسی آیت سے جو متشابہ درجے میں (معنیٰ ومفہوم کے اعتبار سے ہو) اس سے بھی قطعی عقیدے کا ثبوت نہیں تسلیم کیا جاتا (اگرچہ اس آیت کو کلامِ الٰہی اور قرآن کریم کا حصہ ہی تسلیم کیا جانا عقیدۃً لازم ہے) نت نئے عقائد کے جنم کے پیچھے شیطانی ودجالی شہ دماغوں کا گمراہی پر مبنی جال ہمیشہ ایسے ہی غیر واضح (مفہوماً) الفاظ کے ذریعے بُنا گیا جو عوام الناس کی علمی دسترس ومعرفت سے باہر ہوتے ہیں (یاد رہے کہ مفہوم اور معنیٰ کی قطعیت کے اعتبار سے غیر واضح الفاظ قرآن کریم میں موجود ہیں مگر انتہائی قلیل تعداد میں ہیں) انہی بعض الفاظ میں سے لفظ وحی بھی ہے جو اپنے اصلی معنیٰ اور مفہوم کے اعتبار سے مبہم نہیں (عام فہم معنیٰ ومفہوم میں وحی رسالت ہی مراد لی جاتی ہے) مگر اس کا استعمال الہام اور القاء کے معنیٰ میں بھی کیا جاتا ہے اس لئے شیطانی ودجالی شہ دماغ افراد نے ہر دور میں اس حوالے سے نئے سے نئے مفہوم میں اس کو لیتے ہوئے کسی نئے مذہبی فتنے کو جنم دیا۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دور میں دو دجالوں نے دعویٰ نبوت کیا تھا جس کی عملی سرکوبی کی گئی اور اس فتنے کو جڑ سے اکھیڑ دیا گیا۔ بعد ازاں رہ رہ کے بعض دجال قسم کے لوگ ایسے باطل ہفوات کو اپنے مذہب کا حصہ بناتے رہے بنیادی طور پر ہر مسلمان کو وحی کے معنیٰ ومفہوم عام فہم لفظوں میں جان لینا چاہیے تاکہ جب بھی دجالی فتنے کے نمائندگان لفظ وحی کو اپنے مذہبی فکر کے فروغ میں بطورِ دلیل لانا چاہیں تو وہ اس کی نظریاتی سرکوبی (تعاقب) کرنے میں زیادہ دشواری محسوس نہ کرسکے۔ قرآن مقدس میں لفظ وحی کو زیادہ تر وحی رسالت کیلئے ہی استعمال کیا گیا ہے وہ فقط انبیاء ورسل کے ساتھ ہی مخصوص تھی مثلاً ایک جامع آیت میں وحیِ الٰہی (جو تسلسل کے ساتھ گزشتہ انبیاء ورسل کی طرف کی گئی) کا تذکرہ اس طرح فرمایا گیا،

ترجمہ:۔ ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسی نوح پر وحی بھیجی اوران نبیوں پر جو اس کے بعد آئے اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر وحی بھیجی اور ہم نے داؤد کو زبور دی (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۶۳)۔ جملہ انبیاء ورسل علیہم السلام کی طرف وحیِ الٰہی وحیِ رسالت کے معنیٰ میں ہی ہے جو قرآن مقدس میں کئی مقامات پر صراحت کے ساتھ مذکور ومنقول ہے (حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے لے کر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک) اس کی تفصیلات کیلئے تفصیلی مطالعہ ہی معلومات کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ البتہ قرآن مقدس ہی میں بعض مقامات پر وحی کو مطلق الہام اور القاء کے معنیٰ میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے شیطان دماغ لوگ اسے اپنے دجالی فتنے کے فروغ کیلئے سادہ لوح اور علم سے نابلد لوگوں میں اس معنیٰ کا سہارا لیتے رہتے ہیں۔ ہمارے محقق علماء نے صراحت کے ساتھ اس قطعی عقیدے کی وضاحت ہمیشہ سے کی ہے کہ وحی رسالت کا سلسلہ (دروازہ) قطعی طور پر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند کیا جاچکا ہے البتہ وحی جو الہام والقاء کے معنیٰ میں مستعمل ہوتی رہی ہے وہ انبیاء ورسل کے ساتھ ہی خاص نہ تھی بلکہ صلحاء مردوزن کے ساتھ بعض جاندار (جانور) کی طرف بھی کی گئی اور اب بھی اولیاء اللہ کو الہام والقاء کے درجے میں خیر کی راہنمائی کردی جاتی ہے جو وحی رسالت کے مفہوم میں ہرگز مراد نہیں لی جاتی۔ سب جانتے ہیں کہ کسی عورت کو کبھی بھی نبوت کیلئے منتخب نہیں کیا گیا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ اور حضرت مریم علیہا السلام کی طرف وحی کرنے کا ذکر خود قرآن مقدس میں ہے، ترجمہ:۔ ہم نے موسیٰ کی ماں کو حکم بھیجا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس کا خوف ہو تو اسے دریا میں ڈال دے اور کچھ خوف اور غم نہ کر بے شک ہم اسے تیرے پاس واپس پہنچادیں گے اور اسے رسولوں میں سے بنانے والے ہیں (سورۃ القصص آیت نمبر ۷)۔ دوسری جگہ میں ذکر ہے، ترجمہ:۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے پسند کیا ہے اور تجھے پاک کیا ہے اور تجھے سب جہان کی عورتوں پر پسند کیا (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۲)۔ تیسرے مقام پر ایک جانور شہد کی مکھی کی طرف وحی کرنے کا ذکر اس طرح موجود ہے، ترجمہ:۔ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں اور درختوں اور ان چھتوں میں گھر بنا جو اس کیلئے بناتے ہیں (سورۃ النحل آیت نمبر ۶۸)۔ یہ لفظ وحی اپنے لغوی معنیٰ کے اعتبار سے ہے ایک مقام پر شیاطین کے کلام پر بھی قرآن مقدس میں ہی استعمال ہوا جس کا مطلب وہاں اپنے سیاق وسباق کے حوالے سے بالکل جداگانہ ہے ارشاد ربانی ہے، ﴿وإن الشيطين

لیوحون الی اولیائھم﴾ ترجمہ:۔بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہوجاؤ گے (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۲۱)۔ یہاں یہ امر انتہائی لائق توجہ ہے کہ خود باری تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے (خبردار کیا ہے) کہ شیاطین کے اپنے ہم نواؤں، پیروکاروں کی طرف دجل وفریب اور گمراہی پر مبنی افکار کے انتقال بذریعہ وساوس اور خیالات باطلہ جس کا ذکر سورۃ الناس ﴿الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس﴾ میں موجود ہے کا سلسلہ تاہنوز جاری ہے (اور تاقیامت رہے گا) تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ پاک نے شیطان اور اس کے چیلوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہو اور اپنے متبعین صلحاء اور اولیاء اللہ پر الہام خیر کے دروازے بند کردیے گئے ہوں اولیاء اللہ وصلحاء کو الہام وراہنمائی بذریعہ خواب (مبشرات صالحہ) اور عین ضرورت کے وقت خیر کی راہنمائی دل میں ڈال دینے کی صورت میں ہوتی رہتی ہے جو اگرچہ اتنی عام بھی نہیں مگر دروازہ بھی بند نہیں کیا گیا۔ تاریخ کے بعض سچے واقعات میں ایسی مختلف صورتوں کا مشاہدہ مذکور ومنقول ہے جو کوئی انہونی صورت قرار نہیں دی جاسکتی۔ ہاں یہ سوال انتہائی قابل توجہ ہے کہ کیسے جانا جاسکتا ہے کہ صلحاء اور اولیاء اللہ پر ہونے والے الہام کو برحق تسلیم کرلیا جائے حالانکہ خواب کے ذریعے بھی کسی امر کو سمجھنے میں غلط فہمی واقع ہوسکتی ہے نیز یہ کیسے جانا جاسکتا ہے کہ یہ واقعی الہام تھا یا کوئی شیطانی وسوسہ اور اس کا دجالی وار (حملہ)۔ جی ہاں! اس کا ایک سادہ سا نسخہ امتیاز (بتوفیقہ تعالیٰ) استعمال میں لایا جاسکتا ہے کہ اگر وہ الہام سلسلہ خیر کی تائید یا پھر کسی نئے پیش آمدہ فتنے کے متعلق تنبیہ (نشاندہی) سے ہے اور جس انسان کو ایسی الہامی راہنمائی سے خبردار یا مطلع کیا گیا ہے وہ انسان واقعی ہی صالحیت کی صلاحیت واستعداد کا حامل ہے اس سے جھوٹ بولنے یا پھر ذاتی شہرت کے حصول کیلئے اس طرح کے خوابوں کا سہارا لینے کا ناخوشگوار تجربہ معروف نہیں ہے تو پھر امید رکھنی چاہیے یہ الہام ان شاء اللہ القاء الخیر (خیر کی راہنمائی) کے درجے میں ہے اور اس کو سادہ لفظوں میں کشف وکرامت کے معنیٰ میں بھی لے لیا جاتا ہے (جس کا دروازہ بند نہیں ہے)۔ بہرحال حق وباطل کے مابین (الہام کے ذریعے جاننا) امتیاز ایک حساس امر ہے جس کو ہر کس وناکس سے لینا بھی فتنے سے خالی نہیں اور کسی بھی صالح یا ولی کے لئے اپنے الہامات کو قطعی درجہ میں کشف وکرامات کے عنوان سے تشہیر کرنا انتہائی قابل گرفت امر ہوسکتا ہے۔ تاہم مخفی طریقے سے دیگر عقلمند صلحاء کو کسی الہام خیر سے مطلع کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اسے خیر کی راہنمائی ہی سمجھا جائے۔ دوسری

طرف کوئی بدعقیدہ ، بدکردار وبدعمل شخص دعویٰ کرے کہ مجھے اس طرح الہام ہوا ہے جو وقت کے ماہرین علم (فقہاء وعلمائے حق) کے ہاں شرعاً قابلِ گرفت ہو تو سمجھ لیا جائے کہ یہ الہامِ خیر نہیں بلکہ شیطانی وحی (راہنمائی شر) کی وہ قسم ہے جو قرآن میں مذکور ہے یعنی شیطانی شر کا بدعقیدہ لوگوں کے دلوں میں انتقال (جس کا دروازہ بند نہیں ہے)۔ یہ حدِ فاصل ہے الہامِ خیر اور شیطانی ودجالی القائے شر کے مابین جس کا فہم یا ادراک ہر نیک وصالح کیلئے ثابت کرنا بھی مشکل ہوتا ہے (کہ فتنوں کا ادراک وشعور ایسا مخفی امر ہے جس کا بعض اوقات اچھے بھلے صلحاء کو بھی وقتی طور پر نہیں ہوتا بلکہ دیر سے جا کر عُقدہ کھلتا ہے کہ یہ تو شر تھا)۔ جب ہم جان چکے بقول فرمانِ الٰہی ﴿وإن الشيطين ليوحون إلى أوليآئهم﴾ کہ شیاطین اپنے ہم نواؤں بدعقیدہ افراد کو وقتاً فوقتاً مزید شیطانی افکار واعمال کی تلقین کرتے رہتے ہیں تو سمجھنا مشکل نہیں کہ بدعقیدہ وبدکردار لوگوں کے وہ دعویٰ جات جو غیر شرعی عقائد وافکار کے حامل ہوتے ہیں وہ خالصتاً شیاطین کی کارستانی (راہنمائی) ہوتی ہے۔ ہر دور کے دعویٰ نبوت کرنے والے دجّال وکذّاب بدعقیدہ وگمراہ لوگوں کے پیچھے شیطانی وحی (جو القاء شر کے معنیٰ میں ہوتی ہے) کا عمل دخل ہوتا ہے۔ کبھی وہ ظلی بروزی نبوت کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں تو کبھی مجدد ہونے کا دعویٰ، سچ یہ ہے کہ آج تک صحیح العقیدہ صلحاء، اولیاء اللہ، فقہاء وعلماء حق نے اپنی بزرگی اور ولایت کا دعویٰ نہیں کیا ان کے حوالے سے دوسرے لوگوں کے دلوں میں ان کی قابلیت وصلاحیت کا جذبہ پیدا ہوتا رہتا ہے جو درست امر بھی ہوسکتا ہے (اور کسی غلط فہمی کا نتیجہ بھی ہوسکتا ہے)۔ یہ مقاماتِ ولایت قطعی حقیقت یا حجت (شرعاً) کے درجہ میں تسلیم نہیں کیے جاتے جبکہ بدعقیدہ لوگوں کے غیر شرعی دعوے تو سنتے ہی رد کردینا ضروری ہوتے ہیں الغرض کوئی بھی انسان خواہ وہ بظاہر جتنا بھی صالح یا بزرگ دکھائی دیتا ہو جب کسی خود ساختہ (خود بیان کردہ) الہام کا دعویٰ کرے تو اس کی حقانیت جاننے کیلئے وقت کے راسخ فی العلم فقیہ علماء سے اس کی شرعی حقیقت معلوم کی جائے۔ اگر وہ شرعی دلائل کی بناء پر اس کی تردید کردیں تو سب مسلمانوں پر اس کی تردید کردینا ضروری ہوجاتی ہے۔ امید ہے کہ مندرجہ بالا حقائق کی مختصر وضاحت سے وحی کے حوالہ سے کسی بھی غلط فہمی کا ازالہ ان شاء اللہ آسانی سے ممکن ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے شرور وفتن کا ادراک نصیب فرماتے ہوئے خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین!

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ ہو۔ اور اللہ سے بخشش مانگ بے شک اللہ بخشنے والا
رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ ۚ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
مہربان ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں جو شخص دغا باز
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِـيْمًا ﴿١٠٧﴾ ښ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ
گنہگار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ یہ لوگ انسانوں سے چھپتے ہیں اور
لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ رات کو چھپ کر اس کی مرضی
مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ ھٰٓاَنْتُمْ
کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور ان کے سارے اعمال پر اللہ احاطہ کرنے والا ہے۔ ہاں تم
ھٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْھُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ
لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کر لیا پھر قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ
عَنْھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ
سے کون جھگڑے گا؟ یا ان کا وکیل کون ہوگا؟ اور جو کوئی برا فعل کرے یا
سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾
اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اس کے بعد اللہ سے بخشوائے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔
وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا
اور جو کوئی گناہ کرے سو اپنے ہی حق میں کرتا ہے اور اللہ سب باتوں کا جاننے والا
حَكِـيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗــــــًٔا فَقَدِ
حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر کسی بے گناہ پر تہمت لگا دے تو اس نے بڑے بہتان
احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ۧ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ ع
اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا۔ اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک
لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْھُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ
گروہ نے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا حالانکہ وہ اپنے سوا کسی کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کر سکتے تھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۶)۔ قضا و تحکیم میں نادانستہ خلافِ اَولیٰ (خدانخواستہ) اگر کبھی ارتکاب کا خطرہ (بالغرض والمحال) ظاہر ہونے لگے تو غفورُ الرحیم ذات سے استغفار کا راستہ اپناتے رہنے کا حکم۔

(۱۰۷)۔ آپ ﷺ کے توسط سے ہر مسلمان کو کبھی بھی دغا باز لوگوں کا طرفدار نہ بننے کا تاکیدی حکم۔

(۱۰۸)۔ معاشرے کے ناپسندیدہ افراد (جو اپنی بقائے عزت کی خاطر دوسرے لوگوں کو ناکردہ گناہ میں ملوث کرنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں) کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اُنکو احتسابی کٹہرے میں لانے کا بیان۔

(۱۰۹)۔ معاشرہ کے (ظاہری) طاقتور طبقات کی طرفداری یا پرزور وکالت اُنکو اُخروی عذاب سے کبھی بھی نہ بچاسکے گی (خدائی تنبیہی بیان)۔

(۱۱۰)۔ ہاں دنیا میں اظہار ندامت سے استغفار کرنے والوں کیلئے خدائی مغفرت و بخشش کا وعدہ۔

(۱۱۱ تا ۱۱۲)۔ خود گناہ کر کے دوسروں کو ناکردہ جرم میں بذریعۂ تہمت بدنام کرنے والوں کیلئے سخت اظہار برہمی کا ذکر۔

وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ ۱۱۳ الثلثة

اور تجھے وہ باتیں سکھائی ہیں جو تو نہ جانتا تھا اور اللہ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ

اُن لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں مگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے یا کسی نیک کام

اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

کے کرنے یا لوگوں میں صلح کرانے میں کی جائے تو یہ بھلی بات ہے اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضا جوئی کے لئے

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۱۱۴ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ

کرے تو ہم اسے بڑا ثواب دیں گے۔ اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ

ع ۱۷ ۱۴ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ ۱۱۵ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ بے شک اللہ اس کو نہیں

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ

بخشا جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے۔ اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ ۱۱۶ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ

وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ یہ لوگ اللہ کے سوا

وقف لازم اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ ۱۱۷ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ

عورتوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان سرکش کی عبادت کرتے ہیں۔ جس پر اللہ کی لعنت ہے

لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ ۱۱۸ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ

اور شیطان نے کہا کہ اے اللہ میں تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر لوں گا۔ اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کروں گا

لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

اور البتہ ضرور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور البتہ ضرور انہیں حکم کروں گا کہ جانوروں کے کان چیریں اور البتہ ضرور انہیں حکم دوں گا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۳)۔ باتونی لوگوں کی ظاہری چرب لسانی کی بنا پر آپکو دھوکہ میں رکھنے کی سعی لاحاصل کی مذمت کرتے ہوئے آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء غیر معمولی احسانات کا تذکرہ خاص۔

(۱۱۴)۔ دوسروں کو اپنی شرپسندی کے ذریعہ نقصان پہنچانے کی غرض سے خفیہ اجلاس منعقد کرنے کو ناپسندیدہ فعل قرار دیتے ہوئے فقط خیر و بھلائی اور رضائے الٰہی کے حصول پر مبنی باہمی مشاورت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازنے کا ذکر۔

(۱۱۵)۔ واضح امور ہدایت کی سوجھ بوجھ کے باوجود امام الانبیاء ﷺ سے اظہار عداوت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اتباع کی مخالفت پر اُنکے بُرے انجام کی سخت تنبیہ کا بیان۔

(۱۱۶)۔ (دائمی اصول و قانون کا نفاذ) مشرکین کے سوا ہر ایک کو مشیتِ الٰہیہ کے مطابق معافی دینے کا اعلان۔

(۱۱۷)۔ مشرکین کے نظریہ شرک اور شیطانی فکر کی پرستش (عبادت) کی پرزور مذمت۔

(۱۱۸ تا ۱۱۹)۔ خدائی لعنت اور پھٹکار کے بدلے شیطان کے بغاوت و سرکشی پر مبنی مکروہ عزائم کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے اس کے نظریاتی حمائتیوں کیلئے اُخروی خسارے کی زوردار تنبیہ۔

وکالتِ باطلہ وصیحہ اور شہادتِ حق

(زیرِ مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۵)

اسلام جامع نظامِ حیات و دستور العمل ہے جس میں ہر ہر قدم ولحہ پر آپ کو واضح راہنما اصول اور ناصحانہ ہدایات ملتی نظر آتی ہیں ہر مسئلے کا جامع حل اور طریقہ کار موجود ہے۔ اگر فلسفۂ صبر وحلم اختیار کیا جائے تو اکثر تنازعات جنم ہی نہ لیں۔ لیکن انسان میں بے صبری، بے جا غضب وغصہ، ہوس رحرص اور لالچ جیسی صفات مذمومہ کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور پھر تھانہ کچہری تک معاملات پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں ہر شخص اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوتا کہ قانونی مراحل کے ساتھ اپنا مقدمہ خود لڑ سکے تو لامحالہ وکیل کی خدمت حاصل کرنا نظریۂ ضرورت قرار پاتا ہے، مدعی کی طرح مدّعیٰ علیہ (فریق ثانی) کو شرعی قانون کے تحت اپنے دفاع کا پورا حق حاصل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں فریق برحق مؤقف کے حامل نہیں ہوتے ایک فریق یقیناً جھوٹا ہوتا ہے مگر دونوں فریق کے وکلاء اپنے طور پر مقدمے کی قانونی جنگ سچ سمجھ کر لڑتے ہیں جیت تو ایک فریق کی ہی ہوتی ہے مگر فیس دونوں وکلاء کی کھری ہوتی ہے۔ ہر ایک فریق کے وکیل کو اپنے فریق کے مؤقف کے سچے جھوٹے ہونے کا اچھی طرح علم ہوتا ہے مگر وہ کسی کا مقدمہ اس کا مؤقف سنے بغیر آنکھیں بند کر کے لیتا ہے کہ جھوٹا سچا عدالت میں ثابت کر لیں گے بس آپ فیس کا بندوبست کرتے رہیں۔ جانیے اور خوب توجہ سے سمجھیے کہ وکالت شرعاً درست ہے ہر شخص اپنی بات پوری طرح سمجھانے کی قدرت نہیں رکھتا تو شریعت نے اس کو اپنی جگہ کسی دوسرے کو وکیل بنانے کا حق دیا ہے مگر جانتے بوجھتے شریعت نے جھوٹی وکالت کرنے کی ممانعت کی ہے اور قرآن کریم میں واضح طور پر ارشادِ ربانی ہے کہ ﴿وَ لَا تَكُنْ لِلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ ترجمہ: ''خیانت باز جھوٹے انسان کی طرف سے وکیل (بن کر) مت جھگڑا کریں'' (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۵)۔ پھر یہ وکالت مدعی کی طرف سے جھوٹی ہو سکتی ہے اور مدعیٰ علیہ کی طرف سے بھی الغرض خدائی حکم ہے کہ جھوٹ فریب اور کسی بھی ناحق مؤقف کی طرف داری کرنا ناجائز ہے۔ جب ایک مؤقف ہی غلط ٹھہرا تو اس کی وکالت بھی ناجائز، پھر ناجائز وکالت کی فیس لینا کیسے

جائز ہوگی؟ کوئی چرب لسانی یا فضول زورِ بیان سے کسی ناجائز حقیقت کو زبردستی جائز ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہے اس سے شرعی حکم بدل نہیں سکتا جھوٹی وکالت کے تین گناہ ہیں:۱۔جھوٹ کی وکالت کا گناہ،۲۔ایک غلط موقف یا گناہ کی معاونت کا جرم (اس کی مخالفت بھی خود قرآن کریم میں آئی ہے)﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَان﴾ (سورۃ المائدہ آیت نمبر۲)،۳۔جھوٹی گواہی (شہادت) کا بھی گناہ،ضمنی طور پر ہو رہا ہے کیونکہ وکیل اپنے مقدمے کو سچا ثابت کرنے کے لیے جھوٹی گواہیاں بھگتانے کا سبق بھی پڑھا رہا ہوتا ہے۔یہ سب بوجھ اس کے سر پر ہوتا ہے۔قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ گواہی عدل وانصاف کی دینی چاہیے۔چاہے اپنے آپ یا والدین کے خلاف ہی کیوں نہ پڑے،تو یہ وکلاء جھوٹی شہادتوں کے سبق پڑھاتے رہتے ہیں اور کبھی احساس تک نہیں کرتے۔بہرحال اسلام نے غلط وکالت رجھوٹی وکالت کو ناجائز قرار دیا ہے اسے اپنا پروفیشنل جاب رپریکٹس کہہ کر جواز کا بہانہ نہیں بنایا جاسکتا جیسے کوئی عورت (معاذ اللہ) حرام کاری راداکاری کو اپنا پروفیشن بنالیتی ہے اور شرعی حقیقت کا مذاق اُڑائے تو سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی بے باکی سے کسی حرام کام کو جائز قرار دینے کی سزا اور حکم اہلِ علم راصحاب فتاویٰ کیا بیان کرتے ہیں؟ کوئی جرم کو جرم ہی نہ سمجھے تو یہ نظریاتی گمراہی ہے اور توبہ کی توفیق ہی سلب ہو جاتی ہے۔آج کل کی وکالت کا طریقہ کار سرے سے غلط بنیادوں پر چل رہا ہے اکثر وکلاء خود تو غلط مقدمات رکیسز لڑتے ہی ہیں اپنے کلائنٹس سے بھاری فیسوں کی وصولی سمیت آگے عدالتوں تک رشوتوں کا ذریعہ بھی بنتے ہیں یوں وہ بلا دھڑک ڈبل ٹرپل گناہ اپنے سر پر لینے سے نہیں گھبراتے اور مقام افسوس یہ ہے کہ ایسا وہ سب جائز سمجھ کر کرتے ہیں یہ بہت خطرناک امر ہے جس کے حکم کی وضاحت پر یہ نام نہاد روشن خیال طبقہ علماء پر تنگ نظری اور انتہاپسندی کے ناجائز جملے بھی کستا ہے خدا پاک ہم سب پر رحم فرمائے اور ہدایت کی توفیق نصیب فرمائے، یہ ناجائز وکالت ہر سطح پر حرام ہے خواہ عدالتوں میں ہو یا پرے پنچایت رجرگہ وغیرہ میں ہو، جو امر غلط ہے وہ ہر جگہ ہر موقف میں غلط ہے۔

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ

کہ اللہ کی بنائی صورتیں بدلیں اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا

اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا

وہ صریح نقصان میں جا پڑا۔ شیطان ان سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے اور

يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۟ وَلَا

شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس سے

يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کہیں بچنے کے لیئے جگہ نہ پائیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

انہیں ہم باغوں میں داخل کرینگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں

اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ

ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے۔ نہ تمہاری

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ

امیدوں پر مدار ہے اور نہ اہل کتاب کی امیدوں پر جو کوئی برا کام کرے گا اس کی سزا دیا

لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

جائے گا اور اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں پائے گا۔ اور جو کوئی اچھے کام

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

کرے گا مرد ہے یا عورت درآنحالیکہ وہ ایمان دار ہو تو وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ

اور کھجور کے شگاف برابر بھی ظلم نہیں کیے جائیں گے۔ اس شخص سے بہتر دین میں کون ہے جس نے

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ

اللہ کے حکم پر پیشانی رکھی اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور ابراہیم حنیف کے دین کی پیروی کرے اور اللہ نے

اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

ابراہیم کو خالص دوست بنالیا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۰ تا ۱۲۱)۔ شیطانی وعدوں اور پرفریب دھوکہ میں آنے والے لوگوں کیلئے عذاب جہنم کا اعلان۔

(۱۲۲)۔ اس کے برعکس اللہ کے سچے وعدوں پر یقین کر کے ایمان اور اعمال صالحہ کی راہ اختیار کرنے والوں کیلئے غیر معمولی اکرام وانعام کا احسانی بیان۔

(۱۲۳ تا ۱۲۴)۔ خیالاتی تمناؤں اور خوش فہمی پر مبنی آرزؤں سے ہٹ کر حقیقت پر مبنی نیکی و بدی کی جزا و سزا کے متعلق خدائی قانون کا واضح اور اُصولی اعلان۔

(۱۲۵)۔ ملتِ ابراہیمی سے فقط جھوٹی اور زبانی نسبت کی بجائے حقیقی ملتِ حنفیہ کے پیروکاروں کو اتباع حق پر شاباش اور حوصلہ افزائی کا ذکر، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عنداللہ خصوصی مقام و مرتبہ کا شاندار تذکرہ۔

١٨ ع ١٥ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۭ قُلِ

اور اللہ سب چیزوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور تجھ سے عورتوں کے نکاح کی رخصت مانگتے ہیں کہہ دے

اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى

اللہ تمہیں ان کی اجازت دیتا ہے اور وہ جو تمہیں قرآن میں سنایا جاتا ہے سو ان یتیم

النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

عورتوں کا حکم ہے جنہیں تم نہیں دیتے جو ان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور چاہتے ہو کہ ان سے

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا

نکاح کرو اور کمزور لڑکوں کے بارے میں ہے اور یہ کہ یتیموں کے حق

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ

میں انصاف پر قائم رہو اور جو تم نیکی کرو گے پس تحقیق اللہ اسے جاننے

عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

والا ہے۔ اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے لڑنے یا منہ پھیرنے سے ڈرے تو دونوں

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ

پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی طرح صلح کر لیں اور یہ صلح بہتر ہے

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

اور دلوں میں حرص موجود ہے اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری کرو تو اللہ

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ

کو تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے۔ اور تم عورتوں کو ہرگز برابر نہیں رکھ سکو گے

النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

اگرچہ اس کی حرص کرو سو تم بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری عورت

كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو اور اگر اصلاح کرتے رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

اور اگر دونوں میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے پرواہ کر دیگا اور اللہ وسعت کرنے والا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۶)۔ تمام اختیارات اور ملکیت عامہ وتامہ کی مالک حقیقی ذات اور اس کے احاطۂ قدرت کا ذکر خاص۔

(۱۲۷)۔ قانون اور کل اختیارات کے حقیقی شہنشاہ کی طرف سے دورِ جاہلیت کی بعض رسومات فاسدہ کی اصلاح کرتے ہوئے کمزور اور محروم طبقات (بیوہ خواتین، یتیم بچوں) کے تحفظ حقوق کا تاکیدی اظہار کرتے ہوئے تمام امور میں خدائی نظام عدل وخیر کو اپنانے کا زوردار ذکر۔

(۱۲۸)۔ اصلاح احوال کے احکاماتی تسلسل میں عورتوں کے بعض معاملات کے متعلق خدائی نصائح اور خیر خواہانہ رویوں پر عمل کرنے کی ترغیب۔

(۱۲۹)۔ تعددِ ازواج (ایک شوہر کی دو سے چار تک بیویاں ہونے) میں معاملاتی اعتبار سے مکمل انصاف کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے (کسی کی طرف زیادہ قلبی میلان کا استثناء ہے) ان کے حوالہ سے اصلاحی اور پرہیزگاری رویہ اپنانے کی تاکیدی نصیحت۔

(۱۳۰)۔ تمام تر اصلاحی کوششوں کے باوجود خاوند بیوی کی ذہنی عدم موافقت کے باعث جدائی ناگزیر ہونے پر ہر ایک کو زندگی میں بھی خدائی مدد سے حاجات پوری ہونے کی تسلی کا ذکر۔

حَكِيمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا
حکمت والا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے اور ہم
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِن
نے پہلی کتاب والوں کو اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اگر
تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ
ناشکری کروگے تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ بے پروا
غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ
تعریف کیا ہوا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ کارساز
بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ
کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو اے لوگو تمہیں لے جائے اور اوروں کو لے آئے
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ﴿١٣٣﴾ مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا
اور اللہ اس پر قادر ہے۔ جو شخص دنیا کا ثواب چاہتا ہے
فَعِندَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٤﴾ ۱۹ ع ۸ ۱۴
تو اللہ کے ہاں دنیا اور آخرت کا ثواب ہے اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ
اے ایمان والوں انصاف پر قائم رہو اللہ کی طرف کی گواہی دو
وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا
اگرچہ اپنی جانوں پر ہو یا ماں باپ اور رشتہ داروں پر اگر کوئی مالدار ہے
أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ
یا فقیر تو اللہ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے سو تم انصاف کرنے میں دل کی خواہش کی پیروی نہ کرو
وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾
اور اگر تم کج بیانی کروگے یا پہلو تہی کروگے تو بلاشبہ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي
اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لاؤ اور اس کتاب پر جو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۱)۔ آسمان وزمین کے مالکِ حقیقی کی طرف سے سابقہ اُمم سمیت سب کو جملہ احکامات کی (خدا خوفی وتقویٰ) اطاعت کا پابند کرنے جبکہ نافرمانی پر اس کی شانِ بے نیازی کے اظہار میں بھی سخت تنبیہ کا ذکر خاص۔

(۱۳۲)۔ خدائی قدرت مطلقہ کا غیر معمولی طرزِ خاص سے پُرہیبت ذکر۔

(۱۳۳)۔ آسمانوں اور زمین کے شہنشاہ کا مخلوق کی جملہ حاجات کی مشکل کشائی میں اکیلے کارساز ہونے کا (اعتقادی) ذکر۔

(۱۳۴)۔ فقط دنیوی مفادات کو مطمحِ نظر نہ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے اپنے رب سے دنیا وآخرت کی بھلائیوں کے خزانے طلب کرنے کا ترغیبی اظہار۔

(۱۳۵)۔ اصلاحی تربیت کے ضمن میں خدائی نظامِ عدل وانصاف کو بلا رو رعایت نافذ کرنے اور اپنی قرابتوں سے بالا تر ہوکر اظہارِ حق میں ادنیٰ سا جھول کھائے بغیر سچ کا علم تھامنے کی نصیحت۔

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ
اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اوراس کتاب پر جو پہلے نازل کی تھی اور جو کوئی
يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
اللہ کا انکار کرے اوراس کے فرشتوں کا اوراس کی کتابوں کا اوراسکے رسولوں کا اور قیامت کے دن کا
ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝١٣٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
تو وہ شخص بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کفر کیا
اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر کفر میں بڑھتے رہے تو اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝١٣٧ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
انہیں راہ دکھائے گا۔ منافقوں کو تو خوشخبری سنا دے کہ ان کے واسطے دردناک
اَلِيْمَا ۝١٣٨ ۙالَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
عذاب ہے جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝١٣٩ؕ وَقَدْ نَزَّلَ
کیا ان کے ہاں سے عزت چاہتے ہیں سو ساری عزت اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔ اور اللہ نے تم پر
عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ
قرآن میں حکم اتارا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں پر انکار اور مذاق ہوتا سنو
بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ
تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ کسی دوسری بات میں مشغول ہوں
اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ
ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے اللہ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں ایک ہی جگہ اکٹھا کرنے
جَمِيْعَا ۝١٤٠ ۙالَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
والا ہے۔ وہ منافق جو تمہارے متعلق انتظار کرتے ہیں پھر اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح ہو
قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ
تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل جائے تو کہتے ہیں کیا ہم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۶) ۔ اہل ایمان کو اپنی اعتقادی بنیادوں کو مزید مستحکم کرنے کا حکم اور اہل کفر کے انکار حق پر اُنکی مزید نظریاتی گمراہی کی پختگی کے نتیجۂ بد کا ذکر۔

(۱۳۷ تا ۱۳۸)۔ منافقین کے ایمانی نظریات کا اتار چڑھاؤ اور بالآخر کفر پر ان کی موت کے باعث عدم مغفرت و عدم ہدایت کا اظہار کرتے ہوئے ایسے بدترین گروہ (منافقین) کیلئے دردناک عذاب دینے کا طنزآمیز اعلان۔

(۱۳۹)۔ منافقین کے اہل کفر سے اندرونی قریبی تعلقات (جس کا مقصد حصولِ عزت اور فخریہ اظہار ہوتا ہے) پر سخت تنبیہی گرفت اور اصلی عزت کے مالکِ حقیقی کا اظہار۔

(۱۴۰) ۔ کفار کی مجالس میں ضروری شرکت یا مجبوری کی صورت میں انتہائی احتیاطی پالیسی اپنانے کا تاکیدی خدائی حکم (کیونکہ کفار اور منافقین کا انجام کار ایک ہی ٹھکانہ ہونا ہے)۔

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچا نہیں لیا سو اللہ تمہارا اور ان کا قیامت

ع ۲۰ ۱۷ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿١٤١﴾

میں فیصلہ کرے گا اور (وہاں) اللہ کافروں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں ہرگز غالب نہیں کرے گا۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى

منافق اللہ کو فریب دیتے ہیں اور وہی انکو فریب دے گا اور جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے

الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

ہیں تو سست بن کر کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ

کفر اور ایمان کے درمیان ڈانواں ڈول ہیں نہ پورے اس طرف ہیں اور نہ پورے اس طرف

هَٰؤُلَاءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿١٤٣﴾ يَا أَيُّهَا

اور جسے اللہ گمراہ کردے تو اس کے واسطے ہرگز کہیں راہ نہ پائے گا۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

ایمان والو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ

أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿١٤٤﴾ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

کیا تم اپنے اُوپر اللہ کا صریح الزام لینا چاہتے ہو۔ بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے

فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ

درجہ میں ہوں گے اور تو ان کے واسطے کوئی مددگار ہرگز نہ پائے گا۔ مگر جنہوں نے توبہ کی

تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ

اور اپنی اصلاح کی اور اللہ کو مضبوط پکڑا اور اپنے دین کو خالص اللہ ہی کے لئے کیا

مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٤٦﴾ مَّا

تو وہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ ہیں اور اللہ جلدی ایمان والوں کو بہت بڑا ثواب دے گا۔

يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

(اے منافقو!) اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بنو اور ایمان لے آؤ اور اللہ قدر دان جاننے والا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۱) ۔ منافقین کے دوغلے رویے (اور اخلاقی پستی) کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے روزِ محشر ان کیلئے حتمی عذاب کے فیصلے کا یقینی اظہار کا بیان۔

(۱۴۲) ۔ منافقین کی نفاق بھری عبادت (صلوٰۃ) اور ان کی ریاکاری نیز نتیجتاً نفاق میں اُنکی دنیوی ذلت و بد سکونی جبکہ آخرت میں گمراہی کے انجام بد کا ذکر۔

(۱۴۳ تا ۱۴۴) ۔ اہل ایمان کو منافقین کے اُخروی سخت عذاب سے آگاہ کرتے ہوئے اُن سے ہر طرح کے قریبی تعلقات کی ممانعت اور خدائی ناراضگی سے بچنے کی تاکید۔

(۱۴۵ تا ۱۴۶) ۔ ہاں توبہ کا دروازہ کھلا رکھتے ہوئے ایمان اور اعمال صالحہ کی راہ اپنانے اور مخلصانہ توبہ کے ساتھ اپنے رب کو راضی کرنے والوں کیلئے خدائی انعام و اجر کا اعلان۔

(۱۴۷) ۔ ایمان اور فرمانبرداری اپنانے والوں کیلئے خدائی عذاب سے دوری کا وعدہ۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ
اللہ کو کسی کی بڑی بات کا ظاہر کرنا پسند نہیں مگر جس پر ظلم ہوا ہو اور
كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ
اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اگر تم نیک کام اعلانیہ کرو یا اسے خفیہ کرو یا کسی
تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
برائی کو معاف کردو تو اللہ بڑا معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔ بے شک جو لوگ
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ
اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان
رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ
فرق رکھیں اور کہتے ہیں ہم بعضوں پر ایمان لائے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں
اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
کہ کفر اور ایمان کے درمیان ایک راہ نکالیں۔ ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں
حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
اور ہم نے کافروں کے واسطے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائے
وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ
اور اس کے رسولوں پر اور ان میں سے کسی کو جدا نہ کیا ان لوگوں کو اللہ جلد ان کے ثواب دے گا
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ ع ۲۱/۱
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اہل کتاب تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ
اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ
تو ان پر آسمان سے لکھی ہوئی کتاب اتار لائے سو موسیٰ سے اس سے بڑی چیز مانگ چکے ہیں
مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ
اور کہا ہمیں اللہ کو بالکل سامنے لا کر دکھا دے ان کے اس ظلم کے باعث ان پر بجلی ٹوٹ پڑی
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
پھر بہت سی نشانیاں پہنچ چکنے کے بعد بچھڑے کو بنا لیا پھر ہم نے وہ بھی معاف کر دیا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۸)۔ غیبت پر سخت ناپسندیدگی (حرام ہونے) کا اظہار کرتے ہوئے مظلوم و مجبور الحال لوگوں کو بااختیار افراد کے سامنے اپنے جائز شکوہ شکایت کے اظہار کی اجازت کا ذکر۔

(۱۴۹)۔ خیر و بھلائی کے ترغیبی اظہار یا مخفی رکھنے (رضائے الٰہی کیلئے) اور کسی کی برائی پر درگزر کرنے جیسے مخلصانہ اعمال کی عنداللہ مقبولیت اور پسندیدگی کا ذکر۔

(۱۵۰ تا ۱۵۱)۔ یہود اور منافقین کے خدائی احکامات کے برعکس اپنے من پسند نئے تفریقی عقیدہ اختیار کرنے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے (ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے پکے مُطلق) کافروں والی سخت سزا دینے کا اعلان۔

(۱۵۲)۔ اس کے برعکس اہل ایمان کیلئے عقیدۂ حق کو من وعن خدائی احکامات کے مطابق تسلیم کرنے پر اجرِ الٰہی کا ذکر۔

(۱۵۳)۔ یہود مدینہ کے آپ ﷺ سے بے ہودہ سوالات کا سخت نوٹس لیتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اُن کے اکابر کے لغو ولچر اور بے جا مطالبات کا ناقدانہ ذکر اور اس غلط بے باکی پر خدائی گرفت وعذاب کا تنبیہی حوالہ، نیز بچھڑے کی پرستش جیسے جرم پر معافی کے احسان عظیم کی یاددہانی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بنی اسرائیل پر حاکمانہ غلبہ کا بیان۔

وَّ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ

اور ہم نے موسیٰ کو بڑا رعب دیا تھا۔ اور لوگوں پر طور اُٹھا کر ان سے عہد لیا

بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ

اور ہم نے کہا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ہم نے کہا کہ

لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ فَبِمَا

ہفتہ کے بارے میں زیادتی نہ کرو اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔ پھر ان کی عہد شکنی پر

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ

اور اللہ کی آیتوں سے منکر ہونے پر اور پیغمبروں کا ناحق خون کرنے پر اور اس کہنے پر کہ ہمارے

حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

دلوں پر پردے ہیں انہیں سزا ملی پردے نہیں بلکہ اللہ نے ان کے دلوں پر کفر کے سبب سے مہر کر دی ہے

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا

سو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے۔ اور ان کے کفر اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے کے

عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ

سبب سے۔ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو قتل کیا جو اللہ کا رسول تھا

اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ

حالانکہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جن لوگوں نے اس کے

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں ان کے پاس بھی اس معاملہ میں کوئی یقین نہیں ہے

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ

محض گمان ہی کی پیروی ہے انہوں نے یقیناً مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

اس پر ایمان نہ لا پائے گا اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۴ تا ۱۵۵)۔ یہود کے خدائی عہد و میثاق سے سرکشی و بغاوت کے مختلف واقعات، نیز صریح احکاماتِ خداوندی کے بالمقابل اُن کی حیلہ سازی اور انبیاء علیہ السلام کے ناحق قتل جیسے بھیانک جرائم کا طنزیہ و تنقیدی سلسلہ وار جائزہ۔

(۱۵۶ تا ۱۵۸)۔ عفیفۂ کائنات حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے یہود کی ناپاک ذہنیت کا مذمتی ذکر اور ان کی بدعقیدگی کی پُر زور تردید کے بعد اصل حقیقت واقعہ کا زور دار اظہار (کہ وہ یقیناً نہ سولی پہ لٹکائے گئے نہ قتل ہوئے بلکہ وہ زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے تھے)۔

(۱۵۹)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری پر تمام اہل کتاب کا ان پر موت سے قبل ایمان لانے اور آخرت میں بدعقیدہ اہل کتاب کے خلاف ان کی گواہی کا ذکر خاص۔

شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
سو یہود کے گناہوں کے سبب سے ہم نے ان پر بہت سی پاک چیزیں حرام کر دیں

طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾
جو ان پر حلال تھیں اور اس سبب سے کہ اللہ کی راہ سے بہت روکتے تھے۔

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ
اور ان کے سود لینے کے سبب سے حالانکہ اس سے منع کئے گئے تھے اور اس سبب سے کہ لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے

بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَّٰكِنِ
اور ان میں سے جو کافر ہیں ہم نے ان کے لئے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ لیکن

الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ
ان میں سے جو علم میں پختہ ہیں اور مسلمان ہیں سو مانتے ہیں اس کو جو تجھ پر نازل ہوا

إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۚ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ ۚ وَالْمُؤْتُونَ
اور جو تجھ سے پہلے نازل ہو چکا ہے اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے

الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ
اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم بڑا

أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٢﴾ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ ع ۲۲
ثواب عطا فرمائیں گے۔ ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسی نوح پر وحی بھیجی

وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَ
اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد آئے اور ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور

إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَ
اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور

هَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ
ہارونؑ اور سلیمانؑ پر وحی بھیجی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔ اور ایسے رسول بھیجے جن کا حال اس سے

عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ
پہلے ہم تمہیں سنا چکے ہیں اور ایسے رسول جن کا ہم نے تم سے بیان نہیں کیا اور اللہ نے موسیٰ سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۶۰ تا ۱۶۱)۔ یہود کے ظالمانہ رویہ کی وجہ سے احکامات الٰہی میں (بطور سزا) سختی کا ذکر کرتے ہوئے ان کی اگلی پچھلی بغاوت وسرکشی اور نافرمانیوں پر ندامت کی بجائے دیدہ دلیری، سود خوری وحرام خوری کا مذمتی ذکر۔

(۱۶۲)۔ اہل کتاب میں سے ہدایت یافتہ اہل علم اور بقیہ اہل ایمان کے جذبۂ اطاعت و اعمال صالحہ میں اُن کی بے پناہ رغبت پر اُن کیلئے اُخروی اجر عظیم کا اعلان۔

(۱۶۳)۔ یہود کے نزول وحی کے متعلق من گھڑت نظریہ (کہ اگر یہ نبی برحق ہے تو اس پر کتاب ایک ہی دفعہ کیوں نہیں نازل کی گئی) کی باحوالہ تردید (کہ مذکورہ انبیاء پر بھی تو نزول وحی کا طریقۂ وحی مختلف رہا ان پر کیوں اعتراض نہیں ہوا فقط اسی پیغمبر پر ہی اس حوالہ سے اعتراض کیوں؟)۔

(۱۶۴)۔ کچھ اولوالعزم انبیاء ورسل کا ان کے اسماء (ناموں) سمیت (دو چار سے دنیا واقف ہے گمنام نہ جانے کتنے ہیں) جبکہ بقیہ تمام انبیاء کا نام لئے بغیر نبوت ورسالت کا تصدیقی ذکر کرتے ہوئے بالخصوص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعزاز خاص (اللہ پاک سے ہم کلامی کے شرف) کا بیان۔

حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(زیرِ مطالعہ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷)

اللہ پاک کے مقرب و برگزیدہ بندوں میں سے سب سے اونچا و بلند مقام انبیاء ورسل کا ہے۔ ہمارا سب کی عظمت پر ایمان ہے۔ ان انبیاء میں پانچ نبی ایسے ہیں جنکی پیدائش کا تذکرہ قرآن مقدس میں غیر معمولی انداز سے منقول ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت اسماعیل، حضرت اسحاقؑ، حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ۔ پھر ان پانچوں میں سے حضرت عیسیٰؑ ایسے نبی ہیں جن کی پیدائش سے قبل اور مابعد کے ماحول کا قدرے تفصیلی ذکر خود قرآن کریم میں موجود ہے۔ سورۃ آل عمرانؑ میں بائیس آیات میں اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی اماں جان (حضرت عمرانؑ کی اہلیہ) کی دعا اور نذر ماننے سے لیکر انکے زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے کے غیر معمولی واقعہ تک اس انداز سے احوال و اقعات کا بیان کیا گیا ہے کہ بغور خاص مطالعہ سے پوری تفصیل واضح ہو جاتی ہے کہ کس طرح سے حضرت مریمؑ کی پیدائش ان کی والدہ محترمہ کی دعا اور خواہش کے برعکس ہوئی اور خدائی حکمت خاص کیا تھی؟ پھر حضرت مریمؑ کی تربیت خاص حضرت زکریاؑ کے گھر میں غیر معمولی انداز سے ہونا (ایسے ایسے غیر موسمی پھل، خوراک منجانب اللہ ملنا وغیرہ) پھر خلاف عادت غیر معمولی طور پر حضرت مریمؑ کا خدائی امرِ خاص سے حاملہ ہونا اور پھر حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا واقعہِ خاص، ماں کی گود میں غیر معمولی طریقہ سے کلام اپنی اور والدہ محترمہ (حضرت مریمؑ) کے متعلق حقیقت آمیز بیان کا اظہار، خدائی تعلیمات کی تبلیغ اور پھر ان پر دشمنئ حق کے نتیجہ میں اپنی ہی زمین کا تنگ کر دیا جانا اور قتل کا بھیانک منصوبہ بناتے ہوئے عملی اقدام کرنا مگر خدائی حکمِ خاص کے تحت حضرت عیسیٰؑ کا غیر معمولی انداز سے (خلاف عادت) زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا جانا اور دشمنانِ حق کا منہ تکتے رہ جانا (کہ ہمارا ہدف کہاں گیا؟) اور بعد میں حضرت عیسیٰؑ کے حوالہ سے قوم کا اختلاف اور گمراہی کا قدرے تفصیل سے ذکر خود باری تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآنِ کریم میں دو تین مقامات پر فرمایا ہے، آپ کو ان بیان کردہ قرآنی حقائق میں یہ امر اچھی طرح واضح نظر آئیگا کہ حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے تمام

تر گوشوں میں عمومیت سے ہٹ کر غیر معمولی طرزِ عمل اپنایا گیا اور خلافِ عادت معجزاتی حقائق نمایاں ہوتے رہے، یہ اشارہ تھا کہ مستقبل میں انکا زندہ آسمانوں سے دوبارہ آنا بھی پہلے کی طرح (خلافِ عادت) معجزاتی حقیقت سے ہو گا، اِسی پر سب مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے، اب یہ نکتہ انتہائی اہم اور بغور خاص قابل توجہ ہے۔ اور کبھی ایسا قبول نہیں کیا گیا کہ کوئی مسلمان معاذ اللہ قرآنی حقائق میں اپنی خود ساختہ تقسیم کے ذریعہ یہ کہنا شروع کر دے کہ میں ننانوے فیصد قرآنی آیات و احکامات کو تسلیم کرتا ہوں مگر ایک فیصد (معاذ اللہ) احکام یا آیات کی میں تصدیق نہیں کرتا تو یہ عام سا بدیہی سوال ہے کہ کون اِس کے مسلمان ہونے کو تسلیم کرے گا۔ اسی طرح وہ انسان جو امت کے اجماعی عقیدہ سے انحراف کرے اور اس کی کوئی ایسی تعبیر پیش کرے جو اجماعی اصول و حقائق کے برعکس ہو وہ سب کے نزدیک گمراہی ہے، سب متقدمین، مفسرین، محدثین، ائمہ فقہاء اور بقیہ ہر دور کے اہل علم حضرات نے صراحت و وضاحت کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کا قرآنی حقیقت کے مطابق آسمانوں پر زندہ اٹھائے جانے اور قرآن کے واضح اشارہ ﴿**انہ لعلم للساعة**﴾ جو صراحۃً کے درجہ میں ہے نیز احادیث صحیحہ کی بناء پر دوبارہ آسمانوں سے تشریف آوری کا اجماعی عقیدہ بیان فرمایا ہے، عقائد کے حوالہ سے وہ صراحت جو پہلی، دوسری صدی اور قریب کے زمانے کے اتنے بڑے اہل علم حضرات فرما رہے ہوں وہ زیادہ معتبر ہے یا آج کے کسی بدفکر و عمل انسان کی نئی اختراعی سوچ کا اعتبار کیا جائیگا؟ کوئی گمراہ شخص آج کسی نئے عقیدہ کے ساتھ کھڑے ہو کر دعویٰ کرنا شروع کر دے کہ مجھے خواب میں معاذ اللہ نبی ہونے، مسیح ہونے، مجدد ہونے کی اطلاع دی گئی ہے تو اس کی مخبوط الحواسی پر مبنی اس بدترین اعتقادی گمراہی کو نہ صرف فوری رد کرنا لازم ہے بلکہ اسکا عملی و علمی تعاقب سب مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے، جہاں تک علمی دلائل اور بعض ایسے الفاظ پر ہونے والے اشکالات کی جواباً توضیح وتفسیر کا تعلق ہے وہ فقط ایسے لوگوں کے لیے ہوتے ہیں جو کسی غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں جو لوگ کسی ایک بنیادی عقیدہ سے منحرف ہو کر کسی نئے مذہب کا جنم لے رہے ہوں وہ سراسر ایک گمراہ فتنہ ہوتا ہے۔ اُن کو اسلام کی طرف لانے کے لیے جُملہ عقائدِ صحیحہ پر ایمان لانے کی دعوت دینا ہوتی ہے کہ وہ مرتد ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور اسی نکتہ پر دعوت کا نظریہ

ہے کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ جیسے جمیع احکام میں ختم نبوت پر ایمان بنیادی عقیدہ ہے ایسے ہی حضرت عیسیٰؑ کا زندہ اٹھایا جانا اور دوبارہ تشریف آوری بھی، کسی ایک بنیادی عقیدہ سے انحراف کا مطلب کُل عقائد سے انکار ہے۔ الغرض حضرت عیسیٰؑ کا زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے اور دوبارہ واپس تشریف لانے کا عقیدہ مسلّماتی حقیقت ہے اس پر قائل کرنے کی دلیل کا زور اسی مرکزی نکتہ پر مرکوز رہنا چاہیے کہ آپ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ کا اگر اقرار کرتے ہیں تو یہ عقیدہ بھی اسی کا لازمی حصہ ہے اگر انکار کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ﴿نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ﴾ کا مصداق ہیں، اور اسلام میں ایسے ایمان کا اعتبار نہیں جو جزوی ہو کلی طور پر نہ ہو، یہ اصولی درجہ کی علمی حقیقت ہے جس پر سب علماء کا اتفاق ہے۔ سب اہل علم کے ہاں یہ اصولی حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ عقیدے کے ثبوت کے لیے نص قطعی یا اس کے درجہ کی حقیقت خبر متواتر، خبر مشہور اور اجماع امت مطلوب ہوتی ہے، نئے فتنوں کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے کہ وہ ہمیشہ ان حقائق کے برعکس جنم لیتے ہیں، اہل علم حضرات کو عوام الناس کے سامنے اس اصولی حقیقت کو ضرور بیان کرنا چاہیے۔ ایسے حوالوں سے تفصیلی مستدلات (جو دقیق موضوعات کے باعث عام لوگوں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں) کی بجائے گمراہ عقیدہ و بد فکر لوگوں کو اصولی حقائق سے گھیرا جائے جس کو توڑنا اُن کے لیے مشکل اور عوام الناس کے لیے سمجھنا بھی آسان، اب ﴿مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ﴾ کی تشریح و توضیح خود اہل علم کے لیے بھی باریک بینی کا موضوع ہے اور جو لوگ (بدعقیدہ) زبردستی الفاظ کی خود ساختہ توجیہات سے اپنے باطل گمراہ عقیدہ کو سچ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ ان کو پہلے مرحلہ میں اصولی حقیقت سے ہی لاجواب کیا جاسکتا ہے کہ قرآن و سنت کے مسلمہ اصول و حقائق کا انکار اہل کفر کریں تو ہمیں اُن سے اور انداز سے دعوتی اسلوب اختیار کرنا ہے مگر جن کو دعویٰ اور اصرار ہے کہ (باطل عقائد کے باوجود) ان کو مسلمان تسلیم کیا جائے اور ہماری نماز روزہ دیگر فرائض کی پابندی کو ایمان کا معیار سمجھ لیا جائے اور عوام الناس کو اس حوالہ سے سخت ترین دھوکہ میں ڈال دیتے ہیں تو اہل علم اس کے متعلق مشکل اور دقیق علمی دلائل کا راستہ مختصر کرتے ہوئے عام فہم اصولی حقائق سے ہر ایک کو آسانی سے آگاہ کر سکتے ہیں اور

ایسے میں عوام خود بھی گمراہ لوگوں کے غلط پروپیگنڈے اور فاسد دلائل سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور اُن گمراہ کرنے والے لوگوں کی بھی خبر لے سکتے ہیں کہ تم کیسے مسلمان کہلا سکتے ہو، حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب خوارج سے علمی بحث اور اصلاحی فکر کی غرض سے ان کی طرف جارہے تھے تو خلیفہ راشد حضرت علیؓ نے ان کو (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) کو تلقینی نصیحت کی تھی کہ خوارج سے قرآنی الفاظ سے بحث کی بجائے احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جرح کرنا۔ کیونکہ قرآن کریم کے ظاہر الفاظ سے وہ اپنے حق میں دھوکہ کا استدلال کر سکتے ہیں جبکہ احادیث وسنتِ رسول میں کوئی ابہام نہیں اسکا توڑ وہ نہیں کر سکیں گے اور ایسا ہی ہوا تو ہزاروں لوگ توبہ تائب ہوئے غلط فہمی دور ہوگئی، وقت کا ہر دور سے تقاضا رہا ہے کہ عوام الناس کے سامنے مشکل مضامین علمیہ بیان کرنا یا خود گمراہ فکر لوگوں سے بحث کرتے وقت عام فہم اصولی درجہ کے حقائق کو ذریعہ اصلاح بنایا جائے تو اس کے نتائج زیادہ مثبت پائے جاتے ہیں باقی علمی متدلات پر عمیق علمی تحقیقات سے ہمارے علماء و محققین نے کبھی دامن نہیں چھوڑا یا بلکہ اس حوالہ سے بھی اپنا فرض منصبی اپنے اپنے وقت میں بطریق احسن نبھایا جس کی لسٹ طویل ہے (گذشتہ دور میں حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری قدس سرہ کی تصنیف خاص عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ کی تصنیف حیات عیسیٰؑ، حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ کی تصنیف حیات مسیح علیہ السلام، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی مرتب کردہ کتاب "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" وغیرہ میں اہم تفصیلی، علمی دلائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ (جو اہل علم حضرات کیلئے علمی جہیز کے درجہ میں ہیں) اُن کو زیرِ مطالعہ لایا جائے۔

مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ
خاص طور پر کلام فرمایا۔ ہم نے پیغمبر بھیجے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے
لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾
تا کہ لوگوں کا اللہ پر پیغمبروں کے بعد الزام نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔
لَّٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ
لیکن اللہ اس پر شاہد ہے جو تم پر نازل کیا کہ اسے اپنے علم سے نازل کیا اور فرشتے
يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا
بھی گواہ ہیں اور اللہ گواہی دینے والا کافی ہے۔ بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کی راہ
عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
سے روکا وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑے۔ بے شک جو لوگ کافر ہوئے
وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾
اور ظلم کیا اللہ انہیں کبھی نہیں بخشے گا اور نہ ان کو سیدھی راہ دکھائے گا۔
إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
مگر دوزخ کی راہ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ پر یہ آسان
يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ
ہے۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک بات لے کر رسول آچکا
فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
سو مان لو تا کہ تمہارا بھلا ہو اور اگر انکار کرو گے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں
وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا
اور زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں
فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى
حد سے نہ نکلو اور اللہ کی شان میں سوائے پکی بات کے نہ کہو بے شک مسیح عیسیٰ
ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ
مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا ایک کلمہ جسے اللہ نے مریم تک پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٦٥)۔ جملہ انبیاء و رسل کی بعثت مقدسہ کے مقصد عظیم کا ذکر خاص۔

(١٦٦)۔ کوئی تسلیم کرے یا انکار مگر اس کی (نبوت اور وحی الٰہی کی صداقت) حقانیت کیلئے اللہ پاک اور فرشتوں کی مُسلّم شہادت کے بعد مزید کسی تصدیق کی ضرورت نہ ہونے کا ذکر۔

(١٦٧)۔ خود بھی ہٹ دھرمی میں مبتلا دوسروں کو بھی راہ حق سے روکنے والوں کی بدترین گمراہی کا ذکر۔

(١٦٨تا١٦٩)۔ کفر وظلم کے راہی لوگوں کیلئے ہدایت و مغفرت کی بجائے ابدی جہنم میں دخول کا غضبناک اعلان۔

(١٧٠)۔ اہل کتاب کے تکذیبی (جھٹلانے) رویہ کے برعکس ساری انسانیت کو خاتم الانبیاء ﷺ کے پیغام حق کی تصدیق کرنے کا حکم کرتے ہوئے انکار حق سے بچنے کی تاکید۔

مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا

ہے سو اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو خدا تین ہیں اس بات کو چھوڑ دو تمہارے

نصف لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا

لئے بہتر ہوگا بے شک اللہ اکیلا معبود ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو اسی کا ہے

ع ۲۳ ۲ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کارساز کافی ہے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

مسیح خدا کا بندہ بننے سے ہرگز عار نہیں کرے گا اور نہ مقرب فرشتے

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ

اور جو کوئی اس کی بندگی سے انکار کرے گا اور تکبر کرے گا پھر ان سب کو اپنی طرف اکٹھا

اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

کرے گا۔ پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور اچھے کام کیے ہوں گے انہیں تو ان کا پورا

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

ثواب دے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور جن لوگوں نے انکار کیا

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ

اور تکبر کیا انہیں درد دینے والا عذاب دے گا اور وہ اللہ کے سوا اپنے واسطے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ

کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف

بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک ظاہر روشنی اتاری ہے۔ سو جو لوگ

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِىْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ

اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اللہ کو مضبوط پکڑا انہیں اللہ اپنی رحمت

وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ

اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور اپنے تک ان کو سیدھا راستہ دکھائے گا۔ تجھ سے حکم دریافت کرتے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۷۱)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نظریۂ حق اور عقیدۂ توحید کی وضاحت کرتے ہوئے اہل کتاب کے افراط وتفریط (راہ اعتدال سے ہٹ کر غلط نظریہ پر چلنے) پر مبنی مختلف باطل عقائد کی مکمل نفی اور پرزور تردید کا بیان۔

(۱۷۲)۔ اہل کتاب (نصاریٰ) ومشرکین کی بدعقیدگی کے رد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام وملائکہ مقربین کے مقام عبدیت اور اظہار تواضع کا ذکر خاص نیز عبادت خدواندی سے استنکاف (عار محسوس کرتے ہوئے انکار کرنا) وتکبر کی صورت میں روز محشر خدائی گرفت کی تنبیہ۔

(۱۷۳)۔ فرمانبردار و اطاعت شعار اہل ایمان کیلئے اجر وانعام سمیت خدائی فضل وکرم کا اظہار جبکہ (تواضع کی بجائے) تکبر کی راہ اپنانے والوں کیلئے عبرتناک سزا کا اعلان۔

(۱۷۴)۔ (فضول حجت بازی کو ترک کرکے) ساری انسانیت کو خدائی حجت کاملہ اور (اظہر من الشمس) نور ہدایت کی طرف راغب ہونے کی تاکید۔

(۱۷۵)۔ خدائی ہدایات کو مضبوطی سے تھامنے والے خوش نصیبوں کیلئے رحمت الٰہیہ کا ذکر خاص۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۷۶)۔(من جملہ ہدایات واحکامات خداوندی کے پیروکاروں کے لئے ہدایت مزید کے طور پر) کلالہ (سے مراد ایسا شخص جس کے وارثوں میں باپ اور اولاد میں سے کوئی نہ ہو (مزید تفصیل کیلئے کتبِ تفسیر کا مطالعہ کیا جائے) کے متعلق استفسار (وضاحتی سوال)) پر قدرے تفصیلی وضاحتی احکامات کا ذکر خاص۔

سورۃ المائدہ

(تمہید وآغاز) اعتقادی احکام ہوں یا مُعاملاتی ، حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد، حرام ہو یا حلال ،انسان کی ناقص عقل اُنکے باطنی حقائق کے مکمل ادراک سے عاجز ہے اس لیئے خدائی احکامات کی بے چون و چرا اطاعت ہی تسلیم ورضا کا خوبصورت عنوان کہا جا سکتا ہے۔

(۱)۔احکاماتِ الٰہیہ کے آگے سرنگوں اہل ایماں کو جُملہ عُقود (ہر طرح کے شرعی عہدوپیمان) کی پاسداری کا حکم دیتے ہوئے بعض خصوصی احکام (بسلسلہ حلت وحرمت) کا آغاز

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۚ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ

ہیں کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو

وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے اس کے تمام ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ شخص اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کی کوئی

لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ

اولاد نہ ہو اور اگر دو بہنیں ہوں تو انہیں کل ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا اور اگر چند وارث

كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ

بھائی بہن ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ ع

اللہ تم سے اس لئے بیان کرتا ہے کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمَاۗىِٕدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... وَعِشْرُوْنَ ... عَشَرَ رُكُوْعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

المنزل الثانی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ

اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو تمہارے لئے چوپائے مویشی حلال

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ

ہیں سوائے انکے جو تمہیں آگے سنائے جائیں گے مگر شکار کو احرام کی حالت میں حلال نہ جانو

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ

تحقیق اللہ جو چاہے حکم دیتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کو حلال نہ سمجھو اور نہ حرمت

اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ

والے مہینے کو اور نہ حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو اور نہ ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوں

الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا

اور نہ حرمت والے گھر کی طرف آنے والوں کو جو اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی ڈھونڈتے ہیں اور جب تم

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

احرام کھول دو پھر شکار کرو اور تمہیں اس قوم کی دشمنی جو کہ تمہیں حرمت والی

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢)۔ اہل ایمان کو شعائر اللہ، شہرِ حرام، ہدی، قلائد، عازمین حج عمرہ کی عزت و تقدیس کا احترام برقرار رکھنے کا تاکیدی حکم۔ (الف) احرام سے فراغت کے بعد شکار کی اباحت (جائز ہونے) کا ذکر۔ (ب) جوشِ انتقام میں (بعد از اسلام) کسی کو مسجدِ حرام سے روکنے یا زیادتی سے ممانعت کا اظہار۔ (ج) تعاون و عدمِ تعاون کے متعلق سنہری قانونِ خداوندی کا بیان

(٣)۔ (حلت و حرمت کے) خالقِ قانون کی طرف سے حرام اشیاء و حرام جانوروں کی مُبَیَّنہ (واضح) لسٹ کا ذکرِ خاص (الف) بعد از استحکامِ اسلام آپ ﷺ کے زمانہ میں (بالخصوص قریبی بڑے عرب قبائل میں) اہلِ کفر کی (بعد از مشاہدۂ قوتِ اسلام) مایوسی کا ذکر کرتے ہوئے اہلِ ایمان کو مزید جوشِ شجاعت دینے کا بیان۔ (ج) آپ ﷺ کے ذریعے عالمگیر دین کی تکمیل اور اتمامِ نعمت کی عظیم خوشخبری نیز اسلام کو ہی تا ابد دینِ حق کے طور پر خدائی انتخابِ لاجواب کا احسانی بیان۔ (د) حرمت کے دائمی قانون میں (بحالتِ مجبوری) اضطراری ترمیم کا ذکرِ خاص۔

وقف لازم

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ

مسجد سے روکتی تھی اس بات کا باعث نہ بنے کہ زیادتی کرنے لگو اور آپس میں نیک کام اور

التَّقْوٰی ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ

پرہیزگاری پر مدد کرو اور گناہ اور ظلم پر مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ

الربع

اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٢ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَ

سخت عذاب دینے والا ہے۔ تم پر مردار اور لہو اور

لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ

سور کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو گلا گھوٹ کر یا چوٹ سے

وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ ۟ وَ

یا بلندی سے گر کر یا سینگ مارنے سے مر گیا ہو اور وہ جسے کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو مگر جسے تم نے ذبح کر لیا ہو

مَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ

۔اور وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو یہ سب گناہ ہیں

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ

آج تمہارے دین سے کافر نااُمید ہو گئے سو ان سے نہ ڈرو اور

اخْشَوْنِ ؕ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ

مجھ سے ڈرو آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا

وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ

اور میں نے تمہارے واسطے اسلام ہی کو دین پسند کیا ہے پھر جو کوئی بھوک سے بیتاب ہو جائے

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٣ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ

لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا

اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

چیز حلال ہے کہہ دو تمہارے واسطے سب پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور جو شکاری جانور جسے شکار پر دوڑنے کی تعلیم دو

مُكَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ

کہ انہیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے سو اس میں سے کھاؤ جو وہ تمہارے لئے پکڑ

تعظیم شعائر اللہ اور خطبہ حجۃ الوداع

(زیرِ مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲)

قرآن کریم میں شعائر اللہ کے حوالہ سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جو کوئی ادب رکھے اللہ کے نام لگی چیزوں کا، سو وہ دل کی پرہیزگاری کی بات ہے'' (سورۃ الحج آیت نمبر ۳۲)۔ اسی طرح فرمایا: '' بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۸)۔ مزید ارشادِ ربانی ہے: '' اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو بلکہ ان کی تعظیم کرو'' (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲)۔ اس کو شعیرہ اس لیے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی یاد کی علامت اور نشانی ہوتی ہے۔ اس کو دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شعائر اللہ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے مترادف ہے کیونکہ یہ چیزیں اللہ کی یادآوری کا ذریعہ ہیں۔ ان کو بت پرستی یا شرک اس لیے نہیں کہہ سکتے کہ ہم ان چیزوں کی تعظیم ان کی ذات کی وجہ سے نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کی ہی تعظیم ہے۔ جن کو دیکھ کر اسکی عظمت اور یاد دل میں آتی ہے۔ شعائر اللہ میں مکان کے علاوہ کئی قسم کے افعال بھی داخل ہیں۔ مثلاً امام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں {مِنْ اَعْظَمِ شَعَائِرِ اللّٰہِ} چار چیزیں اللہ کے شعائر میں سب سے بڑی ہیں اور ان میں خانہ کعبہ، حضورؐ کی ذاتِ مبارکہ نماز اور قرآن پاک شامل ہیں۔ اسی طرح شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ شعائر اللہ میں عرفات بھی داخل ہے جہاں نو ذوالحجہ کو لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہاں کا وقوف ہی حج کا رکنِ اعلیٰ ہے۔ لوگ غروبِ آفتاب تک وہاں قیام کرتے ہیں۔ اور خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگتے ہیں۔ اسی طرح مشعرِحرام جسے مزدلفہ کہا جاتا ہے۔ وہ بھی شعائر اللہ میں شامل ہے۔ منیٰ میں رمیِ جمار بھی شعائر اللہ میں داخل ہے۔ صفا اور مروہ کا ذکر تو خود قرآن پاک نے کر دیا۔ علاوہ ازیں تمام مساجد، رمضان کا مہینہ اور اشہرِ حرم (حرمت والے مہینے) یعنی رجب، ذی قعدہ، ذوالحجہ اور محرم الحرام یہ سب شعائر اللہ ہیں۔ یہ سب واجب الاحترام مہینے ہیں۔ ان میں گناہوں سے بچنا زیادہ ضروری ہے۔ ان میں عبادت کا اجروثواب بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور گناہ کا وزن بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ، عید الفطر، جمعہ، ایامِ تشریق، اقامت، ختنہ، نمازِ باجماعت، رمل، طواف، ہدی، قربانی اور صفا مروہ کی سعی سب شعائر اللہ میں داخل ہیں۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے: '' شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کے تقویٰ کی بناء پر ہے جس کے دل میں خدا کا تقویٰ ہوگا وہی شعائر اللہ کی تعظیم کرے گا''۔ واضح رہے شعائر اللہ کی تعظیم کو دلوں کے تقویٰ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو چیزیں شعائر اللہ کے ذیل میں آتی ہیں۔ وہ سب اپنی اپنی مخصوص نسبت کے باعث واجب

التعظیم قرار دی گئی ہیں۔تو جو جو چیزیں شعائر اللہ کی حفاظت کے ذریعہ کے طور پر نسبت کی حامل ہیں وہ بھی قابلِ تعظیم (قابلِ احترام) سمجھی جانی چاہییں۔جیسے قرآنِ کریم کا کوئی نسخہ واجب التعظیم ہے تو اس پر چڑھا ہوا غلاف، رحل (تپائی وغیرہ جس پر قرآن کریم رکھ کر پڑھا جاتا ہے) درسگاہِ قرآن بھی قابلِ احترام ہے۔ مدارس دینیہ،قرآن کریم (جو شعائر اللہ میں شامل ہے) کی حفاظت کا اہم ذریعہ ہیں ان کو بھی اس عظیم نسبت کی بناء پر انتہائی محبت اور عظمت سے دیکھنا چاہیے۔ ان کی خدمت، انکی بقا اور تحفظ کی ہر ممکن جدوجہد (ہر ذریعہ سے خواہ وہ مالی طور پر ہو یا کوئی دیگر طریقہ کار) کرنا ضروری ہے۔ یہ سب شعائر اللہ کی بالواسطہ تعظیم و احترام کے زمرہ میں آتا ہے۔اور یہ بات انتہائی قابلِ توجہ ہے کہ گذشتہ کئی صدیوں سے یہ مدارس دینیہ ہی ہیں۔ جو قرآن وسنت اور باقی دینی اقدار کے تحفظ کا اہم ذریعہ چلے آرہے ہیں۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ ایشیائی ریاستوں میں جب اسلامی حکومتوں کا اقتدار رہا تو یہ مدارس دینیہ ہی تھے جنہوں نے قرآن و اسلام کے بقا وتحفظ کے لیے(نامساعد حالات کے باوجود) ہر ممکن جدوجہد کر کے دینی علوم و اقدار کو باقی رکھنے کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ جن جن ممالک میں مدارس کا بالکل وجود بزور اقتدار ختم کر دیا گیا وہاں اسلامی علوم واقدار بھی باقی نہ رہے۔اور اب بھی باطل قوتوں کا سارا ہدف یہی دینی مدارس ہی ہیں۔ جن کو ممکنہ حد تک ختم کرنے یا کمزور کرنے کے لیے ہر باطل حربہ آزمایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مدارس دینیہ کو ہمیشہ ہر شر و فتنے سے محفوظ رکھے۔ شعائر اللہ کی مذکورہ وضاحت کے ضمن میں مناسب لگتا ہے کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے ان مقاماتِ مقدسہ عرفات، مزدلفہ ومنیٰ میں دیے گئے یادگار خطبہ کا تذکرہ ضروری ہے مزید یہ کہ اس کو توجہ سے پڑھا جائے جو خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے معروف ہے۔

اسلام کا آفاقی منشورِ رحمت: اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو راہِ راست اور ہدایت پر لانے کے لیے اہم ترین ذریعہ کے طور پر انبیاء و رسل کا انتخاب فرمایا یہاں تک کہ امام الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری پر سلسلۂ نبوت کی تکمیل فرما دی۔ آپ ﷺ کو خاتم النبیین قرار دے کر نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ حضورانور ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری سال حجۃ الوداع کے موقع پر تکمیلِ دین کی خبر عظیم سے آپکو آگاہ فرمایا گیا﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً﴾ ترجمہ: ”آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارے دین کو اور پورا کر دیا تم پر اپنے انعام کو اور پسند کر لیا تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر“ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳)۔ یہی وہ خاص موقع تھا۔ جس میں آپ ﷺ نے تین مختلف مقامات پر تین لازوال خطبے ارشاد فرمائے جن کو مجموعی طور پر خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔ (اسکی مختصر وضاحت سیرتِ النبی ﷺ از علامہ شبلیؒ و سید سلمان ندویؒ جلد نمبر ۲ صفحہ ۹۴/۹۵ میں موجود ہے)۔ خطبات کیا ہیں؟ لازوال و ابدی جامع نصیحت

نامہ / ہدایت نامہ ہے۔ جو اُصول و فُروع کا گویا ہمہ گیر سرچشمۂ تلخیص ہے (خلاصہ و نچوڑ) بعنوانِ دیگر سرورِ دو عالم ﷺ کا مشورِ رحمت ہے۔ آج کی اصطلاح میں بین الاقوامی (انٹرنیشنل) چارٹر آف ڈیمانڈ کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اقوامِ متحدہ کے اکثر اور اہم نکات اسی خطبۂ حجۃ الوداع کے متبادل کے طور پر لیے گئے (کاش اقرارِ حق کی اخلاقی جُرأت ان مرتبین میں ہوتی اور صاف لفظوں میں اعتراف کر لیتے کہ ہم نے یہ نکات عالمگیر خاتم النبیین ﷺ کے آخری خطباتِ ثلاثہ سے لیے ہیں) اگرچہ اعتقادات اور بطورِ خاص توحید پر آپ ﷺ ساری زندگی اصلاح فرماتے رہے مگر آخری خطبہ میں آپ ﷺ کا زور زیادہ تر معاملات اور حقوقِ انسانی پر رہا۔ تاہم آپ کے تینوں خطبات تقریباً ہمہ جہتی نصائح پر مشتمل ہیں۔ اعتقادات اور اہم فرائض کے حوالہ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے پرودگار کی عبادت کرو۔ پانچوں وقتوں کی نماز پڑھو۔ مہینہ بھر روزے رکھو اور میرے احکام کی اطاعت کرو، خدا کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے (مسندِ احمد ج ۵ صفحہ ۲۵۱ بحوالہ سیرت النبی صفحہ ۱۰۱)۔ جبکہ ایام حج میں آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زبان مبارک پر ٹھہر ٹھہر کر نغمۂ توحید لبیک اللّٰھم لبیک لا شریک لک لبیک جاری تھا۔ (جس کا مقصد نعرۂ توحید کا برملا اعلان تھا) معاملات کی اصلاح کے لیے آپ ﷺ نے دورِ جاہلیت کی تمام بے ہودہ مراسم کو مٹاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمِیَّ مَوْضُوْعٌ ترجمہ: ''خبردار جاہلیت کے تمام تر دستور (طور طریقے) میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں (ختم کر دیے گئے ہیں)'' (صحیح مسلم و ابوداؤد)۔ فخر و غرور کے ظاہری ذرائع (مُجملہ امتیازات اور خود ساختہ حد بندیوں) کا خاتمہ کرتے ہوئے سارے انسانوں کو ان کی اصل اوقات کی تنبیہی یا د دہانی کے طور پر واضح فرمایا: لوگو! بے شک تمھارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے خبردار کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، سرخ رنگ والے کو سیاہ پر اور سیاہ رنگ والے کو کوئی فضیلت نہیں مگر (فقط) تقویٰ کے سبب۔ مسلمانوں کو بھی باہمی اخوت اور نظریاتی وحدت کی ایک لڑی میں پروتے ہوئے ارشاد فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ غلاموں کے انسانی حقوق کی عظمت کو اُجاگر کرتے ہوئے خبردار کیا، تمہارے غلام، تمہارے غلام جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

قبائلی عداوت پر مبنی رسمِ جاہلیت کا خاتمہ: خاتم النبیین ﷺ نے عرب قبائل کی دیرینہ عداوتی رسمِ جاہلیت جو (پشت در پشت کُشت و خون سے عبارت چلی آ رہی تھی) کو ہمیشہ کیلئے قانوناً و حکماً ختم کرتے ہوئے عملی نمونہ کے طور پر اپنے ہی خاندان سے آغاز فرمایا اور ارشاد ہوا۔ جاہلیت کے تمام خون (انتقامی قتل و غارت) باطل کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے (اپنے خاندان کا خون) ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون باطل کر رہا ہوں۔ سودی نظام کو جڑ سے اکھارتے ہوئے عملی نمونہ کے طور پر اپنے ہی خاندان سے آغاز کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: '' جاہلیت کے تمام

سود بھی باطل کر دیے گئے اور سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود (عباس بن عبد المطلب کا سود) باطل قرار دے رہا ہوں"۔

عورتوں کی عظمت و حقوق : آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :"عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو" (مسلم)۔ ایک روایت میں ہے" تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے"(مسند احمد)۔ عرب کے معاشرے میں کمزور وضعیف سمجھے جانے والے صنفِ نازک طبقے عورتوں کو قدر دانی کا تاج پہناتے ہوئے مردوں کو خبر دار کیا۔

جان و مال کی سلامتی : عرب قبائل میں جان و مال کی کچھ قیمت نہ تھی جو شخص چاہتا تھا۔ دوسرے کو قتل کر دیتا تھا اور جس کا مال چاہتا چھین لیتا، امن و سلامتی کے داعی امام الانبیاء ﷺ نے قیامت تک پوری انسانیت کو پیغام صلح سناتے ہوئے فرمایا تمہارا خون اور تمہارا مال اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے۔

گمراہی سے بچنے کا دائمی نسخۂ کیمیا: اقوامِ سابقہ کے بڑوں نے اپنے اپنے مذاہب کو اپنی ہوس پرستیوں میں تعلیماتِ حق کو مسخ کر دیا تھا۔لیکن ابدی مذہب برحق کے آخری نبی اعظم ﷺ نے اپنی امت کو اپنے حال پر چھوڑنے کی بجائے ہدایاتِ ربانی کا ایسا مجموعہ اگلی آنے والی نسلوں کے سپرد کیا جو لازوال نظریاتی عملی حقائق کا کمال عکاس ہے۔ زبانِ رسالت سے نکلے ہوئے ایک ایک جُملے میں حدِ درجہ محبت، نصیحت اور ہدایت کے وہ سدا بہار پھول ہیں۔ جن کی خوشبو تا قیامت مہکتی رہے گی۔

ارشاد فرمایا: میں تم میں ایک چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ کیا چیز ہے؟ کتاب اللہ۔ اس کے بعد آخری پیغمبر برحق نے مزید چند اصولی احکام کا اعلان فرمایا:۱۔ خدا نے ہر حق دار کو (از روئے وراثت) اس کا حق دیدیا۔ اب کسی کو وراثت کے حق میں وصیت جائز نہیں۔ ۲۔ لڑکا اُس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا، زنا کار کیلئے پتھر ہیں اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔ ۳۔ جو لڑکا اس باپ کے علاوہ کسی اور کے نسب سے ہونے کا دعویٰ کرے اور جو غلام اپنے مولیٰ کے سوا کسی اور طرف اپنی نسبت کرے اس پر خدا کی لعنت ہے۔ قرض ادا کیا جائے۔ عاریت واپس کی جائے۔ عطیہ لوٹایا جائے، ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو: کیونکہ تم سے پہلے قومیں اسی سے برباد ہوئیں یہ فرما کر آپ ﷺ نے مجمع عام کی طرف خطاب کیا: تم سے خدا کے ہاں میری نسبت پوچھا جائے گا تم کیا جواب دو گے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا ہم کہیں گے کہ آپ ﷺ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا ور اپنا فرض ادا کر دیا۔ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا: اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ترجمہ: اے خدا! تو گواہ رہنا (صحیح مسلم وابو داؤد)۔

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ
کر رکھیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ جلد
سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤﴾ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ
حساب لینے والا ہے۔ آج تمہارے واسطے سب پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور
أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنٰتُ
اہل کتاب کا کھانا تمہیں حلال ہے اور تمہارا کھانا انہیں حلال ہے اور تمہارے لئے پاک دامن
مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
مسلمان عورتیں حلال ہیں اور اُن میں سے پاک دامن عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب
قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسٰفِحِينَ
دی گئی ہے جب ان کے مہر انہیں دے دو ایسے حال میں نکاح میں لانے والے ہوں نہ بدکاری کرنے
وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ
والے اور نہ خفیہ آشنائی کرنے والے اور جو ایمان سے منکر ہوا تو اس کی محنت ضائع ہوئی
ع ٥ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٥﴾ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ اے ایمان والو!
إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى
جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھ کہنیوں تک
الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ
اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو اور اگر تم
كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ
ناپاک ہو تو نہالو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں
جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا
سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم
مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ
پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرلو اور اسے اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مل لو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴)۔حرام اشیاء کی لسٹ بیان کرنے کے بعد حلال چیزوں کے حوالہ سے اصولی قاعدہ کا ذکر کرتے ہوئے شکار کے متعلق سوال پر حِلّت کے مشروط حکم کا جوابی ذکر

(۵)۔نزولِ حکم کے دن سے روز ابد تک پاکیزہ اشیاء کی حلت کا قانون نافذ کرتے ہوئے (بعض)۔(الف) اہل کتاب (جو اپنی کُتب کے بُنیادی اصول پر قائم چلے آرہے ہیں) کا ذبیحہ مسلمانوں کیلئے مباح قرار۔(ب) اہل کتاب اور مسلمانوں کے مابین مُناکحت (ایک دوسرے سے نکاح کرنا) کو بھی مشروط طور پر مباح کرنے کا ذکر خاص۔(ج) خدائی قانون پر ایمان نہ لانے والوں کیلئے دُنیوی واُخروی نقصان کا بیان۔

(۶)۔اہل ایمان کیلئے اطاعت الٰہی سے بڑھ کر کیا کوئی شے محبوب ہوسکتی ہے؟ تو قرب الٰہی کی عبادت خاص نماز کے متعلقہ مختلف مسائل و احکام اور اسمیں حکمت و سہولت کے حوالے سے احسان الٰہی کا بیان۔

مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ

اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾ وَ

پاک کرنا چاہتا ہے اور تا کہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تا کہ تم شکر کرو۔ اور

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ

اللہ کا انعام جو تم پر ہوا ہے اسے یاد کرو اور اس کا عہد جس کا تم سے معاہدہ کیا ہے

إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور مان لیا اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ دلوں کی بات خوب

الصُّدُورِ ﴿٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ

جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ

بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ

اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو انصاف کرو

اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

یہی بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جو کچھ تم کرتے ہو بے شک اللہ اس

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ

سے خبردار ہے۔ اللہ نے ایمان والوں سے اور جو نیک کام کرتے ہیں بخشش

لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ

وہ دوزخی ہیں۔ اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو

اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ

جب لوگوں نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کریں پھر اللہ نے ان کے ہاتھ تم پر اٹھنے سے

أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ ع ۲

روک دیے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷)۔ (ہر حکم الٰہی کی اطاعت عبادۃ ہے، نماز ہو یا شکر گزاری)۔ غیر محدود احسانات خداوندی کی یاد دہانی کراتے ہوئے بطور خاص اپنے رب سے کیے ہوئے سمع وطاعت (حکم الٰہی کے آگے سرنگوں ہوتے ہوئے فرمانبرداری کرنا) کا عہد پیش نظر رکھنے اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم۔

(۸)۔ (اہل ایمان کیلئے حقوق اللہ وحقوق العباد ہر دو کی اطاعت لازم ہے) معاشرے میں عدل وانصاف کے قیام کیلئے نظام شہادت کو ہر قسم کے باہمی تعصبات سے بالاتر ہو کر نبھانے کا تاکیدی خدائی حکم۔

(۹)۔ خدائی احکامات کی بجا آوری (اطاعت) کرنے والے اہل ایمان کیلئے خدائی اجر عظیم وبخشش کی خوشخبری۔

(۱۰)۔ خدائی احکامات کی تکذیب (جھٹلانے) اور نافرمانی کے مرتکب مجرموں کیلئے سخت عذاب کا اعلان۔

(۱۱)۔ اہل ایمان (صحابۂ کرام) پر عمومی احسانات کے ذکر کے بعد خصوصی احسان کی واقعاتی یاد دہانی کا ذکر۔

اسلام کا نظام نظافت

(پاکیزگی اور صفائی کے متعلق جامع ہدایات)

(زیر مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶، سورۃ المدثر آیت نمبر ۴ وغیرہ)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے جس آخری کتاب ہدایت کو منتخب فرما کر نازل فرمایا ہے وہ اس قدر جامع واکمل ہے کہ اسمیں دینی ودنیوی ہر بنیادی حقیقت کے راہنما اصول واضح کیے گئے ہیں۔ (سورۃ النحل آیت نمبر ۸۹)۔(ہر مسلمان کیلئے) اعتقادات کے بعد فرائض اسلام کی باری آتی ہے جس میں فرض اولین نماز کا قیام ہے۔ جس کا اہتمام حصول طہارت کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ اسلام نے طہارت قلبی کیلئے اعتقاداتِ صالحہ قبول کرنے اور ذکر اللہ کا اہتمام کرنے پر زور دیا ہے تو طہارت بدنی (جسمانی صفائی) کی اہمیت کو بھی تاکیدی احکام کے ساتھ واضح فرمایا ہے فرائض اور نفلی عبادت میں بدنی طہارت کو شرط قرار دیتے ہوئے اس کو دو صورتوں میں تقسیم فرمادیا ہے۔عوامی طرز تفہیم میں اسے آپ یوں کہہ سکتے ہیں چھوٹی طہارت اور بڑی طہارت۔ اگر انسان کو طبعی تقاضوں کے تحت چھوٹی جسمانی نجاست پیش آجائے (جسکو اصلاح شریعت میں حدثِ اصغر کہتے ہیں اور اسکی مختلف صورتیں ہیں)۔تو اس کیلئے حصولِ طہارت کا حکم بھی معمولی (چھوٹا) رکھا گیا ہے۔ جو ہمارے ہاں وضو کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جسکے فرائض تو فقط چار ہیں۔ مگر سنتیں تیرہ اور مستحبات پانچ ہدایات پر مشتمل ہیں جس سے ہر مسلمان کو آگہی ضروری ہے) اور اگر انسانی طبعی تقاضے کے تحت بڑی جسمانی نجاست (احتلام یا اپنی بیوی سے صحبت کے نتیجہ وغیرہ میں) پیش آجائے تو اسکی جسمانی طہارت کا حکم بھی بڑے درجہ میں (پورے بدن کو غسل کے ذریعہ پاک کرنے کا) لاگو کیا گیا ہے۔ویسے تو اللہ تعالیٰ کے تمام تر احکامات، مصلحتوں اور حکمتوں پر مشتمل ہیں تاہم تمام مسلمانوں کیلئے اسکی عقلی مصلحتوں کا جاننا ضروری نہیں۔ اس کی کھود کرید میں پڑے بغیر ہم پر احکاماتِ الٰہی کی بہر حال اطاعت لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز (خواہ فرض ہو یا نفل) کیلئے طہارت لازم فرمائی ہے۔ اسی طرح بعض دیگر عبادات (جیسے قرآنِ کریم کو ہاتھ میں لیتے ہوئے دیکھ کر تلاوت کرنا) میں بھی بعض صورتوں میں طہارت کو فرض لازم اور بعض صورتوں میں مستحب قرار دیا ہے۔

فرض حکم تو بہر حال فرض ہے (اسکی اطاعت لازم ہے) لیکن بعض نفلی عبادات میں طہارت کو مستحب قرار دینے میں بھی نظافتِ جسمانی (حصول طہارت) کا اہتمام کئی مصلحتوں اور حکمتوں کا آئینہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نماز جیسی عبادت کے ذریعہ حاضری ہو اور انسان جسمانی طور پر ناپاک ہو کس قدر بے ادبی اور اخلاقی رذالت ہے۔ اس لئے ظاہری طور پر بھی ہر مسلمان کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ جسمانی طہارت کے بغیر بارگاہ الٰہی میں (نماز میں) حاضر نہ ہو۔ جسمانی پاکیزگی کے ساتھ کپڑوں کے پاک ہونے اور جگہ کے پاک ہونے کا حکم بھی اسی نظامِ نظافت (حصول طہارت) کا لازمی حصہ ہے۔ کپڑوں کے صاف ہونے کے متعلق خود باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وثیابک فطھر﴾ (سورۃ المدثر آیت نمبر ۴)، مقامِ عبادت کی صفائی کے حوالہ سے ارشاد فرمایا: ترجمہ:۔ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک رکھو۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۵)۔ کیونکہ شریعت چاہتی یہ ہے کہ بارگاہ الٰہی میں حاضری کے وقت طہارتِ قلبی (توحید باری تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے شرک سے پاک حاضری) کے ساتھ ہر طرح کی ظاہری طہارت کا بھی اہتمام کیا جائے (جسکے بغیر عبادت قبول نہیں) یہی وجہ ہے کہ خود باری تعالیٰ نے قرآن مقدس میں حکم ارشاد فرمایا ہے کہ اے آدم کی اولاد تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۱)۔ اس سے جانا جاسکتا ہے کہ عبادت (نماز) میں کس طرح کا لباس پہن کر حاضر ہونا چاہیے۔ مقام افسوس ہے کہ لوگ افسران اور بڑے لوگوں کے ہاں جاتے وقت (حاضری کے دوران) اچھے لباس اور صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتے ہیں مگر بارگاہِ الٰہی میں (نماز میں) حاضری کے وقت عامیانہ لباس بلکہ بعض اوقات ورزش اور سیر کرنے والا مخصوص لباس پہن کر مسجد میں آجاتے ہیں جو سراسر خلافِ ادب ہے اور بے تہذیبی کا رویہ ہے جسکو علمائے کرام نے مکروہ تحریمی تک قرار دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ علماء اس پر مہذب طرز سے عوام کو توجہ دلائیں اور سمجھائیں کہ اگر کوئی وکیل کسی عدالت میں (یا کوئی ملزم) کھیلنے کے دوران استعمال ہونے والے مخصوص لباس کے ساتھ حاضر ہوجائے تو (لاپرواہی کی وجہ سے) اسے توہین عدالت سمجھا جاتا ہے۔ تو کیا خیال ہے کہ بارگاہ الٰہی میں حاضری کے لمحات کیا کم عظمت کے حامل ہیں؟ عبادت الٰہی کوئی کھیل تماشا نہیں کہ وہاں ایسے لباس کے ساتھ حاضر ہوا جائے ایسا کرنا عملاً

توہین عبادت کے زمرہ میں شمار ہوتا ہے۔ اس لیئے اس اہم نکتہ کیطرف تنبیہی توجہ دلانا بہت ضروری ہے۔ اسلام نے دیگر عمومی احوال میں بھی جس قدر نظافت (صفائی ستھرائی) پر زور دیا ہے۔وہ اسی کا طرہ امتیاز ہے۔ جیسے اجتماعی عبادات، جمعہ،عیدین وغیرہ میں بھی اسلام نے نظافت (اہتمام غسل) اپنانے کو تاکیدی درجہ میں مستحب قرار دیا ہے(بعض ائمہ کے نزدیک غسل واجب ہے) تاکہ کسی کو دوسروں سے طبعی کراہت یا جسمانی حفظانِ صحت کے اصولوں کونظر انداز کرنے سے اذیت محسوس نہ ہو۔عورتوں کیلئے حیض ونفاس سے فراغت کے بعد جسمانی نجاست کو دور کرنے کیلئے غسل کوفرض قرار دینا مزید قضائے حاجت کے وقت خوب صفائی وپاکیزگی بدن کے اہتمام کا حکم، ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنے کی تاکید اور سنن وضو میں مستحبات تک اہتمام اسی نظامِ نظافت کے پس منظر میں دیکھ جاسکتے ہیں۔سب سے بڑھ کر قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ طہارت کی اہمیت وعظمت کے اظہار کیلئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الطهور شطر الإيمان(مسلم) طہارت ایمان کا معتبر ترین حصہ ہے۔ اس فرمان نبوی ﷺ میں اتنی جامعیت ہے کہ اسمیں نہ صرف بدنی طہارت شامل ہوگئی ہے بلکہ ایک قاعدہ وکلی درجے میں صفائی وستھرائی کا واضح اشارہ اور ترغیب کی راہنمائی کردی گئی۔ گھر کی صفائی، برتنوں کی صفائی وغیرہ اعضائے وضو کی طہارت پر باطنی گناہوں کی نجاست دھلنے کی بشارت بھی غالباً اسی امر کی ترغیب کے پس منظر میں سنائی گئی ہے تاکہ طبعی طور پر سست آدمی بھی اہتمام طہارت میں خوشی سے راغب ہوتا رہے نیز جسم سے ناپسندیدہ بالوں (بغل اور زیر ناف بالوں) کی صفائی، بڑھے ہوئے ناخن کاٹنے کی تعلیم اسی نظام نظافت کا حصہ ہے پیشاب کے چھینٹوں اور قطروں سے پرہیز نہ کرنے پر عذابِ قبر کی تنبیہ اسلامی نظامِ نفاست اور اہتمام طہارت کو مزید مؤکد بناتی ہے۔ اس حد تک صفائی وستھرائی پر مبنی طہارت کی تعلیم فقط اسلام کی سنہری اصولِ نظافت کی خوبی کہی جاسکتی ہے۔ آپ بقیہ مذاہب باطلہ میں اسقدر اہتمام نظامِ نظافت نہیں دیکھیں گے اگر کسی مذہب میں اسکی کوئی نظیر (مثال) ملتی بھی ہے تو وہ بھی اسلامی احکامات کی نقل مانی جاتی ہے۔آج کی جدید سائنس موقع بموقع نظافت جسمانی (حصولِ طہارت) کے حوالہ سے اسلامی احکامات (مثلاً کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھوں کا دھونا وغیرہ) پر ریسرچ کرکے اس حقیقت کو برملا تسلیم کرچکی ہے کہ ان احکامات پر عمل درآمد کے نتیجہ میں کئی ساری جسمانی بیماریوں سے نجات ملتی ہے (اسکی تفصیلات

تحقیقاتی مضامین، کتب ورسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں) تاہم ایک مسلمان کیلئے احکاماتِ خداوندی کی بلاچون وچرا اطاعت وبجا آوری ہی لازم ہے (خواہ سائنسی تحقیقات اورفوائد کا علم ہو یا نہ ہو) اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے احکامات ہیں وہ انسانیت کیلئے ہر لحاظ سے فائدہ مند ہیں اگرچہ ہر انسان اسکے باطنی فوائد (حکمتوں اور مصلحتوں) سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔ تاہم بعض اصحابِ بصیرت اہل علم نے اس حوالہ سے گراں قدر علمی تصانیف تحریر فرمائیں ہیں۔ (بطورِ خاص حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ امام الحکمۃ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ) صاحب مطالعہ حضرات اپنے اپنے ذوق کے باوصف ان کتب سے انکی تفصیلات جان سکتے ہیں۔ عوام الناس کیلئے مختصر مذکورہ حقائق سے آگہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم دین اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
اور اللہ نے بنی اسرائیلؑ سے عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں سے
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
بارہ سردار مقرر کئے اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کی پابندی کرو گے
وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ
اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو اچھے
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ
طور پر قرض دیتے رہو تو میں ضرور تمہارے گناہ تم سے دور کردوں گا اور تمہیں باغوں میں داخل کروں گا
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں پھر جو کوئی تم میں سے اس کے بعد کافر ہوا وہ بے شک
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
سیدھے راستہ سے گمراہ ہوا۔ پھر ان کی عہد شکنی کے باعث ہم نے اُن
لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
پر لعنت کی اور اُن کے دلوں کو سخت کردیا وہ لوگ کلام کو اس کے ٹھکانے سے
مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ
بدلتے ہیں اور اس نصیحت سے نفع اٹھانا بھول گئے جو انہیں کی گئی تھی اور تو ہمیشہ ان کی
عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ
کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتا رہے گا مگر تھوڑے ان میں سے سو انہیں معاف کر اور درگزر کر
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى
بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں
اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ
ان سے بھی ہم نے عہد لیا تھا پھر وہ اس نصیحت سے نفع اٹھانا بھول گئے جو انہیں کی گئی تھی پھر ہم نے ان
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ
کے درمیان ایک دوسرے کی دشمنی اور بغض قیامت تک کے لئے ڈال دیا اور اللہ ان کا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٢)۔(اہلِ ایمان سے اطاعتِ خداوندی کے عہد و میثاق کا سلسلہ قدیمی ہے) گذشتہ دور میں بنی اسرائیل سے لیے گئے عہد اور ان میں خاندانی تقسیم (بارہ نقیبوں کی تعیناتی) نیز (احکاماتِ خداوندی کی اطاعت سے) نُصرتِ خداوندی اور اُخروی انعامات سے نوازنے کے وعدے کی یاد دہانی۔

(١٣)۔ بنی اسرائیل کی نقضِ عہد (وعدے توڑنے) کے سبب ان پر خدائی لعنت اور قساوتِ قلبی (دلی نافرمانی) کا عذاب، اُنکی تحریفی تخریب کاری، نصائحِ خداوندی کو نظر انداز کرنے جیسے جرائم کا بیان نیز اُنکی تمام خباثتوں کے باوجود (فی الحال) آپ ﷺ کو عفو و درگزر سے کام لینے کی نصیحت۔

(١٤)۔ بنی اسرائیل کی طرح نصاریٰ (عیسائیوں) کے نقضِ عہد کا مذمتی ذکر اور نافرمانی کے نتیجہ میں ان پر دائمی باہمی بغض و عداوۃ کی سُلگتی آگ مسلط کرنے کا بیان۔

اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ
کیا ہوا انہیں جتلادے گا۔ اے اہل کتاب تحقیق تمہارے پاس ہمارا
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ
رسول آیا ہے جو بہت سی چیزیں تم پر ظاہر کرتا ہے جنہیں تم کتاب سے چھپاتے تھے اور بہت سی
وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾
چیزوں سے درگزر کرتا ہے بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آئی ہے۔
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ
اللہ سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اسے جو اس کی رضا کا تابع ہو اور انہیں اپنے حکم
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ
سے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اور انہیں سیدھی راہ پر
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ
چلاتا ہے۔ بے شک وہ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تو وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے
مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
کہہ دے پھر اللہ کے سامنے کس کا بس چل سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ
مسیح مریم کے بیٹے اور اس کی ماں اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کردے اور
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی سلطنت اللہ ہی کے واسطے ہے جو چاہے پیدا کرتا ہے
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ
اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے
اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ
بیٹے اور اس کے پیارے ہیں کہہ دو پھر تمہارے گناہوں کے باعث وہ تمہیں کیوں عذاب دیتا ہے بلکہ تم بھی
بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ
مخلوقات کی طرح ایک آدمی ہو جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے سزا دے اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٥)۔ اہل کتاب کو خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری اور احسانِ الٰہی کی قدر کرنے کی ترغیب نیز احکاماتِ خداوندی پر مبنی مستقل کتاب (جو سراپا نور ہدایت ہے) نازل کرنے کا احسانی ذکر۔

(١٦)۔ خاتم الانبیاء ﷺ اور نور مبین (قرآن) کی برکت سے اطاعت گذار لوگوں کیلئے کفر کی تاریکیوں سے نور ایمان کی طرف سفر اور صراطِ مستقیم قبول کرنے کی خدائی توفیق واحسان کا بیان۔

(١٧)۔ عیسائیوں کی حضرت عیسیٰؑ کے حوالہ سے (کافرانہ) بدعقیدگی کی مذمت کرتے ہوئے تمام خواص وعوام نیز جملہ مخلوقات پر خدائی اختیار وسلطنت کا جابرانہ بیان (کہ کوئی بھی اُسکے حکم واختیار کے آگے پر نہیں مار سکتا)۔

(١٨)۔ یہود ونصاریٰ کی اپنے حوالہ سے خوش فہمی کو سختی سے رد کرتے ہوئے ان پر وقتاً فوقتاً خدائی گرفت وعذاب کا تنبیہی ذکر اور حقیقتِ اصلیہ کا واضح اظہار۔

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

آسمانوں اور زمین اور ان کے دونوں کے درمیان کی سلطنت اللّٰہ ہی کے لئے ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ

اے اہل کتاب تحقیق تمہارے پاس ہمارا پیغمبر آیا جو تمہیں صاف صاف بتلاتا ہے ایسے وقت میں

مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ

کہ رسولوں کا سلسلہ موقوف تھا تا کہ تم یوں نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ

سو تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آگیا ہے اور اللّٰہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ ع

قادر ہے۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اللّٰہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو

عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ

جب کہ تم میں نبی پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ دیا جو جہان

مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

میں کسی کو نہ دیا تھا۔ اے میری قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِىْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ

جو اللّٰہ نے تمہارے لئے مقرر کردی اور پیچھے نہ ہٹو ورنہ نقصان

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ

میں جا پڑو گے۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ بے شک وہاں ایک زبردست قوم ہے

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

اور ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ وہاں سے نکل جائیں پھر اگر وہ وہاں سے نکل جائیں

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

تو ہم ضرور داخل ہوں گے۔ اللّٰہ سے ڈرنے والوں میں سے دو مردوں نے کہا جن پر اللّٰہ کا فضل

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

تھا کہ ان پر حملہ کر کے دروازہ میں گھس جاؤ پھر جب تم اس میں گھس جاؤ گے تو تم ہی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹)۔اہل کتاب کو ایک طویل وقفہ کے بعد خاتم الانبیاء ﷺ کی بعثت مقدسہ کی خبر دیتے ہوئے تنبیہ مزید کے طور پر (کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا) آخری بشیر و نذیر کے ذریعہ ہر طرح کی حُجت بازی ختم ہوجانے کی اطلاع خاص کا ذکر۔

(۲۰تا۲۱)۔بغاوت و ہٹ دھرمی کی قدیمی مریض قوم بنی اسرائیل کو حضرۃ موسیٰؑ کے ناصحانہ خطاب اور اطاعتِ احکام خداوندی کی واقعاتی یاددہانی۔

(۲۲)۔اکابر یہود کی حضرت موسیٰؑ کے آگے ٹال مٹول اور حُجت بازی کا مذمتی ذکر اور یاددہانی۔

(۲۳)۔بنی اسرائیل میں دو مقرب بزرگوں کی اطاعت شعار کلام کا ذکر خاص۔

غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا

غالب ہوگے اور اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم ایمان دار ہو۔ انہوں نے کہا

يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ

اے موسیٰ ہم کبھی بھی وہاں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ اس میں ہیں سوتو اور تیرا رب جائے

وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ

اورتم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب میرے اختیار میں تو

اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

سوائے میری جان اور میرے بھائی کے اور کوئی نہیں سو ہمارے درمیان اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى

فرمایا تحقیق وہ زمین ان پر چالیس برس حرام کی گئی ہے اس ملک

ع ۷ / ۸ الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

میں سرگرداں پھریں گے سو تو نافرمان قوم پر افسوس نہ کر۔ تو اہل کتاب کو آدم کے دو بیٹوں

وقف لازم نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا

کا قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنادے جب ان دونوں نے قربانی کی ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ

اور دوسرے کی نہ ہوئی اس نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا اس نے جواب دیا اللہ پرہیزگاروں

النصف اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ

ہی سے قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو میں

اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ

تجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا میں اللہ رب العالمین سے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِىْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ

ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور

اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ

دوزخی بن جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ پھر اسے اس کے نفس نے اپنے

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(۲۴)۔بنی اسرائیل کی اکثریت کے گستاخانہ طرز جواب کا ذکر۔

(۲۵)۔جواب میں حضرت موسیٰ کی اطاعت الٰہی میں ڈوبی ہوئی کلام کا بیان۔

(۲۶)۔گستاخ قوم یہود پر انکی بغاوت کے سبب خدائی فیصلے کا بیان۔

(۲۷تا۳۱)۔بغض وحسد میں فنا قوم یہود کی گستاخیوں کے مذمتی ذکر کے بعد دور اول میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں میں سے ایک کے دوسرے بھائی کیساتھ بغض و حسد کی وجہ سے پیش آنے والے حادثہ (وقوع قتل) کا قدرے تفصیلی واقعاتی ذکر۔

قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ

بھائی کے خون پر راضی کر لیا پھر اسے مار ڈالا پس وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ پھر اللہ نے ایک

[illegible]

غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ

کوا بھیجا جو زمین کریدتا تھا تا کہ اسے دکھلائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپاتا ہے

قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ

اس نے کہا افسوس مجھ پر میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپانے

معانقة ٥

سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ۛۚ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ

کی تدبیر کرتا پھر پچھتانے لگا۔ اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھا کہ

وقف النبي صلى الله عليه وسلم

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ

جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے

اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا

کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کو زندگی

فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ

بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخشی اور ہمارے رسول اُن کے پاس کھلے حکم لا چکے ہیں

ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّمَا

پھر بھی ان میں سے بہت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔ ان کی

جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ

بھی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کو

فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

دوڑتے ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا وہ سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا

مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا وہ جلا وطن کر دیے جائیں یہ ذلت ان کے لئے دنیا میں ہے

وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ

اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ مگر جنہوں نے تمہارے قابو پانے سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۲)۔(انسانی قتل کے بھیانک معاشرتی اثرات کے سد باب کیلئے دائمی قانون کے طور پر) بنی اسرائیل پر قتلِ انسانی کے حوالہ سے خدائی فیصلے کا نفاذ اور اس کے نتائج و اثرات پر حقیقت بھرا (خدائی) تجزیاتی بیان۔

(۳۳)۔ معاشرے میں جاری باہمی فساد (ڈاکہ زنی) ظلم و تعدی کے خاتمہ کیلئے سخت خدائی قانون (فوجداری) کے تحت دُنیوی سزا کا اجمالی ذکر نیز اُخروی سزا کا بھی اعلان۔

أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ع

پہلے توبہ کرلی توجان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو!

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

اللہ سے ڈرو اور اللہ کا قرب تلاش کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب

تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

ہو جاؤ۔ بے شک جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس دنیا بھر کی چیزیں ہوں

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ

اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہوتا کہ قیامت کے عذاب سے بچنے کے لئے بدلہ میں دیں تو بھی

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

ان سے قبول نہ ہوگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ

حالانکہ وہ اس سے نکلنے والے نہیں اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ اور چور کے

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ

خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے

اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ

اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ پھر جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کی اور اصلاح کرلی

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے واسطے ہے وہ جسے چاہے عذاب دے اور جسے

لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ

چاہے بخش دے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے۔ اے رسول ان کا غم نہ کرجو

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا

دوڑ کر کفر میں گرتے ہیں وہ لوگ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۴)۔ قانونی کاروائی کے آغاز سے قبل توبہ کرنے والوں (حقوق العباد) کیلئے عدالتی سزا سے استثنا کا مشروط ذکر۔

(۳۵)۔ (ہر خدائی نافرمانی سے بچتے ہوئے) اہل ایمان کو تقویٰ اختیار کرنے اور قرب الٰہی کے شرعی ذرائع کو عملاً اپنانے نیز راہ خدا میں جان مال قربان کرنے کا ترغیبی بیان۔

(۳۶)۔ (ورنہ روز محشر) منکرین حق کیلئے عذاب الٰہی سے بچنے کا کوئی بھی حیلہ یا پیش کش کام نہ آسکنے کا تنبیہی بیان۔

(۳۷)۔ خدائی غضب کے باعث ذلت آمیز دائمی عذاب کا المناک ذکر۔

(۳۸)۔ اطاعت خداوندی کی بجائے فساد فی الارض کے مرتکب باغی طبقات کو لگام ڈالنے کیلئے سخت فوجداری خدائی قوانین کے نفاذ کا بیان۔

(۳۹)۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے بعد خدائی بغاوت سے توبہ واصلاح کا راستہ اختیار کرنے والوں کیلئے نرمی و تخفیف کی خوشخبری۔

(۴۰)۔ جزا دے یا سزا دے آسمان وزمین کے شہنشاہ حقیقی کے دائرہ اختیار سے کوئی چیز باہر نہ ہونے کا بیان۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۱)۔ یہود کی منافقانہ سرگرمیوں اور خبثِ باطن پر مبنی رویہ سے خاتم الانبیاء کو ذہنی ایذا پہنچنے پر آپ ﷺ کیلئے خدائی تسلی کا ذکر کرتے ہوئے یہود کے بقیہ دین دشمن حرکات وتحریفی اقدامات کی پُرزور مذمت کا بیان۔

(الف) (فتنہ پرور اپنی قسمت کو روئیں) مسلسل خدائی نافرمانی کے باعث بد باطن گروہ کی ازلی بدنصیبی اور خدائی عتاب کا غضبناک اظہار۔

(۴۲)۔ یہود (منافقین) کی حرام خوری، جاسوسی سرگرمیوں، مقدمات میں غیر ضروری چالاکیوں کے باوجود آپ ﷺ کو صبر وحلم کی پالیسی اپناتے ہوئے قضاء وتحکیم میں بہر صورت عدل وانصاف (میرٹ) کے نفاذ کا حکم۔

(۴۳)۔ تورات میں موجود احکام کے مطابق آپ ﷺ کے تصدیقی فیصلوں سے منحرف منافقین کے پکے کافر ہونے کا خدائی اعلان۔

مع آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ

ہم مومن ہیں حالانکہ ان کے دل مومن نہیں ہیں اور وہ جو یہودی ہیں جھوٹ

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ

الوقف على الأول — الجزء ١٢

بولنے کے لئے جاسوسی کرتے ہیں وہ دوسری جماعت کے جاسوس ہیں جو تجھ تک نہیں آئی

الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ

بات کو اس کے ٹھکانے سے بدل دیتے ہیں کہتے ہیں کہ تمہیں یہ حکم ملے تو قبول کر لینا

وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَن يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَن

اور اگر یہ نہ ملے تو بچتے رہنا اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے سو تو اللہ کے ہاں اس کے لئے

تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَن يُطَهِّرَ

کچھ نہیں کر سکتا یہ وہی لوگ ہیں جن کے دل پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں کیا

قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ

ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب

عَظِيمٌ ﴿٤١﴾ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَاءُوكَ

ہے۔ جھوٹ بولنے کے لئے جاسوسی کرنے والے ہیں اور بہت حرام کھانیوالے ہیں سو اگر وہ تیرے پاس آئیں

فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن

تو ان میں فیصلہ کر دے یا ان سے منہ پھیر لے اور اگر تو ان سے منہ پھیر لے گا تو وہ

يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ

تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان میں انصاف سے فیصلہ کر بے شک

اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ

اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ تجھے کس طرح منصف بنائیں گے حالانکہ ان کے پاس تو

التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا

تورات ہے جس میں اللہ کا حکم ہے پھر اس کے بعد ہٹ جاتے ہیں اور

ع أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ

یہ مومن نہیں ہیں۔ ہم نے تورات نازل کی کہ اس میں ہدایت اور روشنی ہے

يَحۡكُمُ بِهَا النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ اَسۡلَمُوۡا لِلَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالرَّبّٰنِيُّوۡنَ
اس پر پیغمبر جو اللہ کے فرمانبردار تھے یہود کو حکم کرتے تھے اور اہل اللہ

وَالۡاَحۡبَارُ بِمَا اسۡتُحۡفِظُوۡا مِنۡ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوۡا عَلَيۡهِ شُهَدَآءَ‌ ۚ
اور علماء بھی اس لئے کہ وہ اللہ کی کتاب کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور اس کی خبر گیری پر مقرر تھے

فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَاخۡشَوۡنِ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا
سو تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے میں تھوڑا مول مت لو

قَلِيۡلًا ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ
اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ

الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِيۡهَاۤ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ ۙ وَ
کافر ہیں۔ اور ہم نے ان پر اس کتاب میں لکھا تھا کہ جان بدلے جان کے

الۡعَيۡنَ بِالۡعَيۡنِ وَالۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ وَالۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَ
اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے

السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالۡجُرُوۡحَ قِصَاصٌ‌ ؕ فَمَنۡ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ
اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ان کے برابر ہے پھر جس نے معاف کر دیا

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ‌ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ
تو وہ گناہ سے پاک ہو گیا اور جو کوئی اس کے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا

الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيۡنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ
سو وہی لوگ ظالم ہیں۔ اور ہم نے اس کے پیچھے انہیں کے قدموں پر عیسیٰ مریم کے بیٹے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ‌ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ
کو بھیجا جو اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا تھا اور ہم نے اسے انجیل دی

فِيۡهِ هُدًى وَّنُوۡرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ
جس میں ہدایت اور روشنی تھی اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا تھا

وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۶﴾ وَلۡيَحۡكُمۡ اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ
اور راہ بتانے والی اور ڈرنے والوں کے لئے نصیحت تھی۔ اور چاہیے کہ انجیل والے اس کے موافق حکم کریں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۴)۔(اصلی) تورات کے برحق ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے اس میں موجود خدائی نوری ہدایات پر بنی اسرائیلی انبیاء اور اہل علم وسلف صالحین کی اقتدا اور اپنے اپنے دور میں فریضہ حفاظت کتاب پر ان کی خدمات کو تحسینی انداز سے خراج تحسین (مگر افسوس کہ بعد میں آنے والے نااہلوں نے ان کی دینی خدمات اور محافظانہ کردار کو تحریفانہ سرگرمیوں میں بدل کر رکھ دیا)۔

(الف) (بعد میں آنے والے بدعمل لیڈران یہود کو تورات میں موجود محفوظ خدائی احکام کے مطابق (جو کہ قرآنی احکام کی تائید و تصدیق کرتے ہیں) بلا خوف اطاعت کرنے اور دین فروشی جیسی مذموم سرگرمیوں کو ترک کرنے کا حکم۔(ب) انحراف کی صورت میں پکے کافروں کی لسٹ میں شامل کرنے کا اعلان۔

(۴۵)۔(فساد فی الارض) معاشرتی فسادات کے روک تھام کیلئے نافذ کئے گئے (دور سابق میں) خدائی قوانین کا قدرے تفصیل سے (باحوالہ تورات وغیرہ) تذکرہ اور خدائی احکام سے نظریاتی وعملی انحراف کے مجرمین کو ظالمین کی لسٹ میں شامل کرنے کا اعلان۔ (نصاریٰ کی یہود کے ساتھ تکذیبی مشابہت اور نافرمانی کی تقلید مذموم کا تنقیدی ذکر)

(۴۶)۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اصلاح احوال کیلئے جاری جہد مسلسل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور انجیل میں موجود ہدایات واحکامات کا توصیفی ذکر۔

صرف آج کا ہی نہیں ہمیشہ کا تقاضا (دین کو نظریاتی تحریف سے محفوظ رکھنا ہے)

(زیرِ مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۱)

ہمارے ہاں یہ جملہ سُننے سنانے اور بولنے میں اکثر استعمال ہوتا ہے کہ اس امر، معاملہ، پہلو کیطرف توجہ کرنا وقت کا تقاضا ہے، دینی معاملات میں بھی وقت کے مدبّر لوگ درجہ بدرجہ حقائق کا ادراک کرتے ہوئے کسی پہلو کو ترجیحاتی تقاضا قرار دے کر اُسکی اہمیت کو اُجاگر کرتے رہتے ہیں ہر دور کے فتنے جدا جدا ہیں تو اُنکا تعاقب کرنا اپنے وقت کا تقاضا ٹھہرتا ہے۔ یا پھر مخصوص حالات کے کچھ وقتی تقاضے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اُسپر بھی صاحب بصیرت اہلِ علم کی تجزیاتی تشویش قابلِ توجہ ہوتی ہے گویا جس پہلو پر وقت کے اہل دانش صاحبان علم کو زیادہ فکرمند پایا جائے تو اس پر اصلاحی توجہ وقت کا تقاضا ہوتا ہے۔ الغرض تقاضائے وقت ایک کلی درجہ کی حقیقت ہے جسکے جزوی پہلو مختلف ہوسکتے ہیں اور اس وقتی تقاضوں کی تعیین بھی ایک اجتہادی رائے کہی جاسکتی ہے (جو مختلف الفکر لوگوں کے افکار کا نتیجہ سمجھی جاتی ہے) تاہم یہ امر متفقہ حقیقت کا حامل ہے کہ دینی حقائق کا تحفظ و بقا، خدمت قرآن و اسلام ہر دور کا تقاضا ہے۔ (یہ وقتی نہیں ہمہ وقتی تقاضا ہے) اسلام کے نظریاتی و فکری تشخص کو اگلی نسلوں تک بحفاظت و با سلامت (طرز اسلاف پر عمل کرتے ہوئے) پہنچانا ہر دور کے مدبّرین و دانشمندوں کی مساعی جمیلہ کا لازمی حصہ چلا آرہا ہے۔ اس طرز عمل سے جب بھی غفلت یا کوتاہی برتی گئی اُسکے نتائج خطرناک حد تک دیر پا محسوس کیے گئے۔ اسلام و قرآن کے اُس نظریاتی فکر کو پوری ذمہ داری سے محفوظ رکھنا جو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (بالخصوص خلفائے راشدین) اور بعد کے مجتہدین کے اجماعی حقائق کی روشنی میں چلا آرہا ہے۔ جسمیں اجتماعی امورِ اُمت مسلمہ کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا گیا۔ کسی شخصی تفرد یا کسی بھی درجہ میں نظریاتی انحراف کو قبول نہیں کیا گیا۔ طریقہ کار کا اختلاف نظریاتی اختلاف شمار نہیں کیا جاتا گویا طریقہ کار کا مختلف ہونا ہر دور کا جداگانہ تقاضا کہا جاسکتا ہے۔ مگر نظریہ اپنی جگہ برقرار رہتا ہے۔ بعنوان دیگر نظریاتی حقیقت کی مثال کلمہ طیبہ جیسی ہے۔ جسکو قرآن مقدس میں شجرۂ طیبہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ گویا جیسے شجرۂ طیبہ کی اساس اسکی

فرع سمیت ثابت الحقیقت ہے ایسے ہی اسلام کی نظریاتی اساس اپنے فکری حقائق سمیت محفوظ رکھنا دینی گلشن کے باغبانوں کی ذمہ داری ہے، یاد رکھئے !اللہ پاک کا یہ وعدہ ہے ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ ترجمہ:''ہم نے آپ اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں''(سورۃ الحجر آیت نمبر۹)۔ الفاظ قرآن کی حفاظت (ہر قسم کی لفظی تحریف سے پاک) اسکا وعدہ ہے لیکن قرآن تو صرف الفاظ کا ہی نام نہیں بلکہ معنیٰ بھی اُسکا جزو ہے تو اسکی حفاظت بھی اسمیں شامل ہے۔ الفاظ قرآن کی حفاظت قراء وحفاظ کے ذریعہ پوری کرائی جارہی ہے تو صحیح معنیٰ ومفہوم کی حفاظت کا فریضہ ہر دور کے علماء حق سرانجام دے رہے ہیں۔ اس حوالے سے یہ سمجھنا از حد ضروری ہے کہ تحریف لفظی ومعنوی کے ساتھ نظریاتی تحریف کا مفہوم کیا ہے؟ یہود کے حوالے سے قرآن کریم میں انکی لفظی اور معنوی (نظریاتی) تحریف کا مذمتی ذکر موجود ہے، ترجمہ: ''پھیرتے ہیں کلام کو اس کے ٹھکانے سے''(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۱)۔ قرآنی صداقت کا یہ دائمی معجزہ ہے کہ کوئی مائی کا لال قرآن کریم میں اس طرح کی تحریف نہیں کرسکتا، کاش کہ ہم مسلمان اس دائمی زندہ معجزاتی حقیقت کو ساری دنیا میں اپنی صداقت کے منہ بولتے ثبوت کو نہ صرف بر ملا پیش کرتے بلکہ بطور چیلنج مناظرتی پسِ منظر میں اُس کو دہراتے رہتے تو ہمیشہ کی طرح ساری باطل قوت اِس ابدی چیلنج کا مقابلہ کرنے سے عاجز اور لاجواب دکھائی دیتی۔ تاہم ہمیں بھی ایک روحانی مرض لاحق (اللہ نہ کرے) رہی ہے کہ ہم شخصی کرامات اور اولیاء اللہ کی بعض ظاہری خوبیوں پر مبنی واقعات کو خوب اجاگر کرتے رہتے ہیں۔ لیکن قرآن واسلام کی لازوال ابدی صداقتوں کو غیروں کے سامنے تو کیا متعارف کرواتے خود بھی آشنا نہیں (کچھ اسمیں تمسخر نہیں واللہ نہیں ہے) یہود کی بعض روحانی بیماریوں کے اثرات اس امت میں بھی سرایت کرجانے کی اطلاع احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اس میں اعمال فاسد کیساتھ نظریاتی فساد بھی شامل ہے وہ اگر بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے تو ہم خدانخواستہ ایک قدم آگے بڑھتے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ وہ نظریاتی فساد وتحریف ہی کی بناء پر ہے۔ ہماری کم علمی ہے کہ ہم اسی پر ہی بھروسہ کرتے نظر آتے ہیں کہ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ براہ راست ذات باری تعالیٰ نے لیا ہے۔ ہم نظریاتی تحریف کو سمجھتے ہی نہیں کہ وہ کیا ہے؟ اور کس طرح سے وہ امت مُسلمہ میں چلی آرہی

ہے۔ اور ہم اسکی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ کے ہی ذمہ لگا دیتے ہیں۔ عقیدہ تو ہر عمل کے پس منظر میں توفیقِ الٰہی کا ہی نظریۂ حق ہے تاہم جن امور کا مکلف ایک مسلمان کو بنایا گیا ہے اسمیں اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور اسلامی تشخص کی بھی اہل حق کی ذمہ داری ہے۔ محقق مفسر صاحب معارف القرآن مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے اس حوالے سے خبردار کرتے ہوئے وضاحت فرمائی ہے کہ مسلمانوں کیلئے اس میں تنبیہ ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے اس میں لفظی تحریف کی تو کوئی جرأت نہیں کرسکتا، کہ لکھے ہوئے صحیفوں کے علاوہ لاکھوں انسانوں کے سینوں میں محفوظ کلام میں ایک زیر و زبر کی غلطی کوئی کرتا ہے تو فوراً پکڑا جاتا ہے۔ معنوی تحریف بظاہر کی جاسکتی ہے اور کرنے والوں نے کی بھی ہے مگر اُسکی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرمادیا ہے کہ اس اُمت میں قیامت تک ایک ایسی جماعت قائم رہے گی جو قرآن وسنت کے صحیح مفہوم کی حامل ہوگی اور تحریف کرنے والوں کی قلعی کھول دے گی، علماءِ حق کی ہر دور میں یہ ذمہ داری رہی ہے کہ وہ نظریاتی تحریف پر مبنی فکری اعتدال (نظریاتی فساد/امت کے متفقہ نقطۂ نظر سے انحراف) کو رد کرتے رہیں اور امت میں اہلسنت والجماعت کے نظریات برحق کی اشاعت کریں۔ کیونکہ شیطان کو متشابہات کے ذریعہ نظریاتی تحریف کا راستہ ملا ہوا ہے۔ جسکو مختلف زاویۂ فکر سے اعتقادی بگاڑ میں بدل بدل کرنت نئے گروہوں کو جنم دیتا چلا آرہا ہے۔ یہ دراصل نظریاتی تحریف کا لطیف پیرایہ ہے۔ جسکا ادراک اُمت کے بیدار مغز صاحبِ علم دانشمند لوگ ہی کرسکتے ہیں آپ تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیں کہ ہر دور کے معتزلہ (باطل الفکر طبقہ) کی ابتدائی نظریاتی اُٹھان قرآن وسنت کے مقدس نام سے معرض وجود میں لائی گئی مگر بعد ازاں شفاف نظریۂ برحق میں ایسی میٹھی فکری زہر ملائی گئی جسکا اثرِ فاسد دیر میں جاکر ظاہر ہوا تب تک وہ اپنا کام دِکھا چکی ہوتی، تاہم وقت کے علمائے سلف نے ایسے نظریاتی تحریفات کے فتنوں کا تعاقب ہمیشہ سے کیا اور آج بھی حساس فکر اہل علم اسپر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اور کچھ احقاق حق میں ذرا دبنگ آواز اور عزیمت مزاج ہوتے ہیں تو کچھ حالات کی بنا پر مصلحت پر مبنی مؤقف اختیار کرنے کو وقت کا تقاضا سمجھتے ہیں۔ لیکن اسلام کی متفقہ نظریاتی افکار وتعلیمات سے انحراف خواہ کسی خوبصورت دینی عنوان سے ہی کیوں نہ سامنے آئے

اُسکی علمی و تحقیقی خبر لینا اور درست نظریاتی حقیقت سے نئی نسل کو آگاہ کرنا بہت ضروری ہوتا ہے مثلاً کسی وقت کسی بھی طبقہ کی جانب سے اگر قرآن وسنت کے حوالہ سے کلی اسلامی تعلیمات کو جزوی طور پر اسلام کے آفاقی نظریات سے جدا کرکے خود ساختہ طریقہ کار یا فکر وعمل پر اس طرح اصرار شروع کردیا جائے۔ جس سے قرآن واسلام کے متفقہ دینی حقائق پر نظریاتی زد پڑ رہی ہو وہ بھی نظریاتی تحریف ہی کے زمرے میں ہی آتا ہے۔ اس کا شعور وادراک اصحاب بصیرت اور راسخ فی العلم اصحاب فتاویٰ کو بہتر انداز سے ہونا چاہیے۔ کسی انفرادی فکرو نظر کو اسلام کے اجتماعی حقائق ونظریات کا متبادل قرار دینا بھی ایک طرح سے نظریاتی بگاڑ ہے۔ دین کی ہمہ جہتی کو اپنے مخصوص فکرو ذوق کے پس منظر میں اسطرح بڑھا چڑھا کر پیش کرنا کہ جس سے بقیہ سارے دینی حقائق کی اہمیت ہی ختم کردی جائے خطرناک فکری رجحان ہے۔ ایسے ماحول کے تدارک کیلئے اہل علم کو ہمیشہ حساس فکری کیساتھ آگے بڑھنا چاہیے تاکہ مستقبل میں اس طرح کے نظریات کسی مستقل فکر یا مسلک کا روپ نہ دھار لیں۔ جب حالات کے جبر و استبداد کا فتنہ اتنا غالب آنے لگے کہ احقاق حق کا اعلانیہ اظہار مشکل نظر آنے لگے۔ تب بھی اصحاب فتاویٰ کی ذمہ داری ہے کہ وہ کم ازکم انفرادی سطح پر علمی و تحقیقی فتاوی کے ذریعہ حق واضح کرتے رہیں اور نظریاتی انحراف کی کسی شکل کو پنپنے کا (بقدار استطاعت) موقع نہ دیں، یہ امر انتہائی قابل توجہ ہے کہ قران کریم کی لفظی تحریف تو ناممکن ہے۔ معنوی تحریف (ترجمہ وغیرہ) بھی قریب قریب ناممکن ہے کہ بہت جلد (ایسی ناپاک کوشش) اپنے انجام کو پہنچ جاتی ہے۔ تاہم نظریاتی تحریف ایسی باریک بینی پر مبنی شیطانی کاوش ہوتی ہے جو اول تو سمجھ دیر سے آتی ہے اور اگر علم میں آبھی جائے تو کوئی نہ کوئی منفی نتیجہ سامنے لاچکی ہوتی ہے۔ اسلئے ہر دور کا یہ ہمہ وقتی تقاضا رہا ہے کہ اسلام کے ٹھوس عقائد ونظریات کے حوالہ سے کسی درجہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ فکری تحریف کو کسی مصلحت کی نذر نہ ہونے دیا جائے اور اس حوالہ سے اپنے اکابر واسلاف کے فکری وعملی اقدامات کی تقلید کو ہی واجب الاتباع سمجھا جائے۔

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

جواللہ نے اس میں اتارا ہے اور جو چیز اللہ نے اتاری ہے جو شخص اس کے موافق حکم نہ کرے سو

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٤٧ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

وہی لوگ نافرمان ہیں۔ ہم نے تجھ پر سچی کتاب اتاری جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

کرنے والی ہے اور ان کے مضامین پر نگرانی کرنے والی ہے سو تو ان میں اس کے موافق حکم کر

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ

جو اللہ نے اتارا ہے اور جو حق تیرے پاس آیا ہے اس سے منہ موڑ کر انکی خواہشات کی پیروی نہ کر

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک واضح راہ مقرر کردی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

سب کو ایک ہی امت کردیتا لیکن وہ تمہیں اپنے دیے ہوئے حکموں میں آزمانا چاہتا ہے لہٰذا نیکیوں میں ایک دوسرے

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٤٨

سے بڑھنے کی کوشش کرو تم سب کو اللہ کے پاس پہنچنا ہے پھر تمہیں جتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ

اور فرمایا کہ تو ان میں اس کے موافق حکم کر جو اللہ نے اتارا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر

احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ

اور ان سے بچتا رہ کہ تجھے کسی ایسے حکم سے بہکا نہ دیں جو اللہ نے تجھ پر اتارا ہے پھر اگر

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ

یہ منہ موڑیں تو جان لو کہ اللہ کا ارادہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی پاداش میں مصیبت میں مبتلا کرنے کا ہے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝٤٩ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ

اور لوگوں میں بہت سے نافرمان ہیں۔ تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں حالانکہ جو لوگ یقین رکھنے

ع ٧/٧ ١١ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝٥٠ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

والے ہیں ان کے ہاں اللہ سے بہتر کوئی اور فیصلہ کرنے والا نہیں۔ اے ایمان والو!

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٤٧)۔ لیڈران نصاریٰ کو انجیل مقدس کی تعلیمات پیشِ نظر رکھتے ہوئے قبولِ حق اور فیصلوں میں خدائی اطاعت تسلیم کرنے کا حکم۔ (الف) خدائی احکام سے انحراف کی صورت میں نافرمانوں کی لسٹ میں شامل کرنے کا اعلان۔

(٤٨)۔ آپ ﷺ کے توسط سے ہر مومن کو (یہود ونصاریٰ کی انحرافی بدعملی کے برعکس) قرآن جیسی محمود صفات والی (صفات محمودہ کا ذکر آیت میں موجود ہے) عظیم کتاب (اسکے عطا کردہ نظام وتحکیم وغیرہ) پر عمل کرتے ہوئے باطل طبقات کی من پسند خواہشات کو رد کرنے کا تاکیدی حکم ۔ (الف) اصول دین میں اشتراک کے باوجود احکامات میں شرعی جزوی تبدیلی کے پس منظر میں حکمت الٰہیہ شامل ہونے کا ذکر۔ (ب)۔ خدائی حکمت ومشیت پر یقین لاتے ہوئے جذبہ اطاعت میں مسابقت (مقابلہ میں آگے بڑھنا) کرنے کی تاکید (ج) روز محشر جملہ اختلافی حقائق کے انکشاف (کھولنے) کا بیان۔

(٤٩)۔ یہود کی چالبازیوں سے ہوشیار رہنے اور تمام تر سازشوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے خدائی احکام کو بہر صورت نافذ کرنے کا زور دار ذکر ۔ (الف) یہود (منافقین) کے انحرافی اقدامات پر خدائی گرفت کا تنبیہی ذکر۔

(٥٠)۔ دور سابق کی جاہلانہ روش (بغاوت وسرکشی) کو خیر آباد کہتے ہوئے خدائی احسن نظام (خدا پاک کی طرف سے عطاء کردہ بہترین جامع نظام حیات) کو اپنانے کا ترغیبی بیان۔

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں

بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى
اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرلے تو وہ انہیں میں سے ہے اللہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۱ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ
ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پھر تو ان لوگوں کو دیکھے گا کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے ان میں دوڑ کر

فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ
جا ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر زمانہ کی گردش نہ آجائے سو قریب ہے کہ اللہ

بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ
جلدی فتح ظاہر فرمادے یا کوئی اور حکم اپنے ہاں سے ظاہر کرے، پھر یہ اپنے دل کی چھپی ہوئی بات پر شرمندہ

نٰدِمِيْنَ ۝۵۲ؕ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا
ہوں گے۔ اور مسلمان کہتے ہیں کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام کی پکی قسمیں کھاتے تھے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا
کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کے اعمال برباد ہوگئے پھر وہ نقصان اٹھانے

خٰسِرِيْنَ ۝۵۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ
والے ہوگئے۔ اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا

فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
تو عنقریب اللہ ایسی قوم لائے گا کہ اللہ ان کو چاہتا ہے اور وہ اللہ کو چاہتے ہیں مسلمانوں پر نرم دل ہوں گے

اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ
اور کافروں پر زبردست اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی کی ملامت سے نہیں

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔

عَلِيْمٌ ۝۵۴ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور ایمان دار لوگ ہیں جو نماز قائم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۱) ۔ اہل ایمان کو یہود و نصاریٰ (جملہ کفار) سے (ناگزیر معاملات اور تجارت کے علاوہ) دوستی پر مبنی تعلقات سے بچنے کی تاکید، خدائی حکم کی مخالفت پر خطرناک نتیجہ کی تنبیہ۔

(۵۲) ۔ بغض و حسد کے باعث مسلمانوں کے حوالہ سے منافقین کے خبث باطن کا پردہ چاک کرتے ہوئے اُن کی دوہری توقعات اور حسرت آمیز نتائج کا ذکر۔

(۵۳) ۔ منافقین کی موقع پرستی اور جھوٹی قسموں کے باوجود بے وفائی کے مشاہدہ پر اہل ایمان کے تعجب خیز ردِعمل کا اظہار اور ان (منافقین) کے اُخروی خسارے کا مذمتی ذکر۔

(۵۴) ۔ دینِ حق پر استقامت کی بجائے ارتدادی راہوں (دوبارہ کفر) پر لوٹنے والوں کے برعکس مستقبل میں نئے عُشاقِ حق کے ذریعہ اسلام کی سربلندی ہونے کی خدائی پیش گوئی اور مستقبل کے نئے مجاہدین کی صفات محمودہ کا ذکر خاص۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۵)۔ دنیوی دوستیوں سے بے نیاز ہوکر اپنے خدا اور رسول ﷺ سے ایمانی رشتہ نیز مؤمنین صالحین کے باہمی تعلق و دوستی کو سرمایۂ افتخار سمجھنے کی ترغیب۔

(۵۶)۔ اللہ اور رسول ﷺ سے مضبوط تعلق اور اہل ایمان سے قلبی محبت رکھنے والوں کو خدائی جماعت قرار دیتے ہوئے انجام کار فتح سے نوازنے کا خدائی وعدہ۔

(۵۷)۔ جذبۂ غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ اہل ایمان یہود و نصاریٰ اور جملہ دین دشمن عناصر (جو دین حق کا مذاق اُڑاتے ہیں) سے کسی درجہ کی دوستی کا کبھی تصور بھی نہ کریں بلکہ ایمان کی حفاظت کیلئے تقویٰ اختیار کریں۔

(۵۸)۔ منافقین کی حرکات خبیثہ کا مذمتی ذکر۔

(۵۹)۔ مجسمۂ بغض و نفاق اہل کتاب کا مؤمنین کے ساتھ ان کے انتقامی رویہ پر وجہ عداوت کا طنزیہ سوال۔

(۶۰)۔ اہل ایمان کو انتقامی نظروں سے دیکھنے والے اہل کتاب کو خدائی غضب و لعنت کا شکار اپنے بد باطن اکابر کے انجام بد سے سبق حاصل کرنے اور عنداللہ ان کے درجہ خبیثہ کا مذمتی ذکر۔

(۶۱)۔ دنیوی تحفظ کی خاطر منافقانہ ایمان ظاہر کرنے والے پکے کافروں کی حقیقت اصلیہ کا بیان۔

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝٥٥ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ

کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے

وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝٥٦ ع ۱۲

رسول اور ایمانداروں کو دوست رکھے تو اللہ کی جماعت وہی غالب ہونے والی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ

اے ایمان والو! ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل

لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ

بنا رکھا ہے ان لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کافروں کو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٥٧ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔ اور جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو تو

اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝٥٨ قُلْ

وہ لوگ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں یہ اس واسطے کہ وہ لوگ بے عقل ہیں۔ کہہ دو

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

اے اہل کتاب تم ہم میں کون سا عیب پاتے ہو بجز اس کے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر جو ہمارے

اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٥٩ قُلْ هَلْ

پاس بھیجی گئی ہے اور اس پر جو پہلے بھیجی جا چکی ہے باوجود اس کے کہ تم میں اکثر لوگ نافرمان ہیں۔

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ

کہہ دو میں تم کو بتلاؤں اللہ کے ہاں ان میں سے کس کی بُری جزا ہے وہی جس پر اللہ نے لعنت کی

غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ

اور اس پر غضب نازل کیا اور بعضوں کو ان میں سے بندر بنایا اور بعضوں کو سؤر اور جنہوں نے شیطان کی بندگی کی

اُولٰۤئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝٦٠ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ

وہی لوگ درجہ میں بدتر ہیں اور راہ راست سے بھی بہت دور ہیں۔ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کافر ہی آئے تھے اور کافر ہی گئے اور اللہ خوب جانتا ہے

بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ
جو کچھ وہ چھپاتے تھے۔ اور تو اُن میں سے اکثر کو دیکھے گا کہ گناہ پر اور ظلم پر اور
وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا
حرام کھانے پر دوڑتے ہیں بہت بُرا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔
يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ
ان کے فقراء اور علماء گناہ کی بات کہنے اور حرام مال کھانے سے انہیں کیوں منع نہیں کرتے البتہ
السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ
بری ہے وہ چیز جو وہ کرتے ہیں۔ اور یہود کہتے ہیں اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے اُنہیں کے ہاتھ
مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ
بند ہوں اور انہیں اس کہنے پر لعنت ہے بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
جس طرح چاہے خرچ کرتا ہے جو کلام تیرے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ ان
مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ
میں اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں زیادتی کا باعث بن گیا اور ہم نے ان کے درمیان
إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ
قیامت تک عداوت اور دشمنی ڈال دی ہے جب کبھی لڑائی کے لئے آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے
وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾
یہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم ان میں سے ان کی بُرائیاں دور کر دیتے اور
وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ
ضرور انہیں نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔ اور اگر وہ تورات اور انجیل کو قائم رکھتے
وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ
اور اس کو جو اُن پر اُن کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے تو اپنے اوپر سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٢)۔ اہل کتاب منافقین کی اخلاقی پستی اور بالخصوص حرام خوری کا مذمتی ذکر۔

(٦٣)۔ (اصلاحی کردار ادا نہ کرنے پر) وقت کے اکابر و مشائخ یہود کی مجرمانہ خاموشی اور تماشائی کردار کی پرزور مذمت۔

(٦٤)۔ یہود کے گستاخانہ قول کا ذکر اور سخت لب و لہجہ سے جوابی بیان۔
(الف) نیز قبول حق کی بجائے اہل کتاب کی باغیانہ روش میں اضافے کا مذمتی اظہار۔ (ب) نتیجتاً اہل کتاب پر باہمی بغض و عداوت کا دائمی عذاب مسلط کرنے کا بیان۔ (ج) اہل کتاب کی تخریبی اور فسادی سرگرمیوں کا مذمتی ذکر۔

(٦٥ تا ٦٦)۔ تمام تر جرائم کے باوجود اہل کتاب کو راہ حق کی دعوت دیتے ہوئے خدائی انعامی پیکج کا اظہار۔

عالمی امن کا علمبردار آفاقی مذہب اسلام

(بحوالہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۴)

یہ اہم ترین حقیقت قرآن کریم کی نصِ قطعی سے واضح ہے کہ اسلام کی دائمی پالیسی انفرادی واجتماعی امن کی رہی ہے۔اسلام نے انفرادی اور اجتماعی فساد (فساد فی الارض) کو ہمیشہ نہ صرف نفرت کی نظر سے دیکھا ہے بلکہ فسادی لوگوں کی پرزور مذمت کی ہے۔آپ سورۃ المائدہ آیت ۶۴ کا مکمل ترجمہ سیاق وسباق سمیت مطالعہ میں لائیں تو یہ حقیقت کھل کر آشکارا ہوجائے گی کہ دنیا میں فساد فی الارض کا ساعی (کوشش کرنے والا) گروہ کون رہا ہے۔قرآن کریم میں بہت سارے مقامات پر اس باطل گروہ کی فسادی سرگرمیوں اورانسانی امن کے حوالے سے منفی سوچ وفکر (اقدامات سمیت) کو اچھی طرح واضح کیا ہے۔خالقِ فطرت ونفسیات ذاتِ برحق (اللہ عزوجل) نے باطل گروہوں کے خبثِ باطن،نفسیات ومزاج کے متعلق انسانیت کے سامنے (انکے منفی اثرات سمیت) بیان فرماتے ہوئے نہ صرف ہمیں خبردار کیا ہے بلکہ ان کے انسانیت سوز اقدامات (فکر وعملاً) کو بھی طشت ازبام کیا ہے۔اگر مستند ومحقق تاریخ اسلام کا سنجیدہ فکری سے مطالعہ کرلیا جائے تو کسی دور میں بھی آپ کو مذہب حق (اسلام) کے علمبرداروں کی طرف سے اجتماعی طور پر فسادی فکر وعمل کی تائید وتصویب نہیں ملے گی۔اگر انفرادی طور پر کسی گروہ کی طرف سے اس کے منافی فکر وعمل کا تذکرہ ملتا ہے تو اسے اسلام کی دائمی پالیسی کے منافی سمجھا گیا ہے (جیسے تاریخ میں مسلمان حکمرانوں کی باہمی تنازعات پر مبنی ذاتی جنگوں مین جو کچھ رونما ہوتا رہا)۔دین برحق کے اصل شارحین ونمائندگان (مفسرین،محدثین، فقہاء اورعلماءِ حق) نے ہر دور میں قرآن وسنت کی روشنی مین کسی باطل سوچ وفکر یا اقدامات کو کبھی جائز قرار نہیں دیا (اور یہی دائمی پالیسی کے طور پر راہنمائی قرآن وسنت سے ملتی ہے) کسی کے انفرادی یا ذاتی افکار واعمال (اقدامات) کو اسلامی نقطہ نظر سے کبھی نہیں لیا گیا۔امت مسلمہ کا نظام ہر دور میں اجتماعی حقائق سے دیکھا جاتا رہا ہے۔تفردات (اجتماعی حقائق کے برعکس ذاتی آراء یا اقدامات) کو عملی طور پر اپنانے کی نظائر (مثالیں) القلیل کالمعدوم۔(بہت ہی کم) کے درجے میں ملیں گی۔اسلام کی اجتماعی پالیسی فساد فی الارض کا خاتمہ رہا ہے (اور تاقیامت یہی پالیسی نافذ العمل ہے)۔ارشاد ربانی ہے۔ترجمہ:۔اور اللہ پسند نہیں کرتا فساد کرنے والوں کو (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۴)۔یہ ذاتِ برحق کی طرف سے پالیسی بیان ہے کہ فتنہ وفساد دائمی طور پر ناپسندیدہ اور حرام فعل ہے (خواہ کوئی بھی کرے)۔ تاہم آیت کا سیاق وسباق باطل گروہوں سے اظہارِ نفرت اور یہود کی سخت ترین مذمت کا ہے۔اہل باطل کی فتنہ انگیزی کے حوالے سے قرآن کریم میں ہے،ترجمہ:۔البتہ یہ پہلے بھی فساد کے طالب رہے ہیں اور بہت سی باتوں میں تمہارے

لئے الٹ پھیر کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ کا حکم غالب ہوا اور وہ ناخوش ہی رہے (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۴۸) گویا اہلِ باطل (یہود) کی دن رات کوشش باطل افکار واقدامات کے اردگرد گھومتی رہتی ہے اور وہ فساد فی الارض کا کوئی موقع ضائع نہیں ہونے دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں فساد فی الارض کے متلاشی لوگوں (دہشت گردوں) کے خلاف عملی اقدامات (جہاد فی سبیل اللہ) کا قطعی حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ترجمہ:۔ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا دین قائم ہوجائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی پر سختی جائز نہیں (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۹۳)۔ اس میں بھی امت مسلمہ کو دائمی پالیسی کے طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ فسادی اور شرپسند لوگوں کی سرکوبی کرتے ہوئے فتنے کو ختم اور امن کو بہر حال قائم وبحال کیا جائے۔ اہلِ باطل کی سوچ وفکر کوئی وقتی درجے کی پالیسی نہیں کہی جاسکتی بلکہ ان کے دائمی فکروعمل کی غماز ہے۔ اسی واسطے قرآن کریم نے ان کے دائمی خبث باطن کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ترجمہ:۔ اور تم سے یہود ونصاریٰ ہرگز راضی نہ ہونگے جب تک کہ تم ان کے دین کی پیروی نہیں کروگے کہہ دو بے شک ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے اور اگر تم نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی اس کے بعد جو تمہارے پاس علم آچکا تو تمہارے لئے اللہ کے ہاں کوئی دوست اور کوئی مددگار نہیں ہوگا (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۰) یاد رکھیے کہ فساد فی الارض کی مختلف صورتیں ہیں قرآن کریم نے اہل باطل (یہود ونصاریٰ) کی باطل سرگرمیوں سے اہم ترین فسادی فکر کو بڑے اہتمام سے بیان کیا ہے کہ ان (باطل گروہوں) کی ہر لحہ کوشش رہی ہے کہ وہ حق پرستوں کو اپنے زورِ بازو (دہشت گردانہ قوت وحکومت) کی بناء پر ان کے نظریہ حق سے ہٹا کر اپنے من پسندانہ افکار و نظریات کی طرف لانے میں کامیاب ہوجائیں۔ ظاہر ہے کہ حق پرستوں نے ہمیشہ ایسے باطل افکار ونظریات کی فکراً و عملاً مزاحمت کی ہے۔ ایسے میں جب کوئی کسی کے مذہبی افکار کو جابرانہ اقدامات (بزورِ قوت) بدلنے کی کوشش کرے گا تو فساد فی الارض کی راہیں تو کھلیں گی۔ سوال یہ اُٹھتا ہے کہ اسلام تو ایسے اقدامات کا مخالف ہے جس میں کسی کے مذہبی افکار واعمال کو بزور طاقت بدلنے کی کوشش کی جائے (ارشاد ربانی ہے، ترجمہ:۔ دین کے معاملے میں زبردستی نہیں ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۶)۔ تو پھر کون ہے جو ایسے ظالمانہ اقدامات کے ذریعے حق پرستوں کو ان کے نظریات (مذہبی اعتقادات، شعائر، تہذیب وتمدن، معاشرت، اخلاقیات ومعیشت وغیرہ) سے جبری طور پر ہٹانے کی راہ اپناتے ہیں۔ قرآن مقدس نے ان گروہوں کو مخفی نہیں رکھا بلکہ ان کا نام لے کر کہا ہے کہ فساد فی الارض کے حامی وبانی یہ گروہ ہیں۔ عالمی مرکزِ امن (جس سے حق کا سورج طلوع ہوا) مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح جائے امن بنایا کہ تاقیامت اس کو ہمیشہ کیلئے البلد الأمین قرار دے دیا۔ اور پھر اس کی قسم کھا کر انسانیت کو اس کی اہمیت وعظمت کی طرف متوجہ کیا، ملاحظہ ہو، ترجمہ:۔ انجیر اور زیتون کی قسم ہے اور طور سینا کی اور اس شہر (مکہ) کی جو امن والا ہے (سورۃ التین آیت نمبر

۱ تا ۳)۔سورۃ قریش میں باری تعالیٰ نے اہلِ مکہ کو(بطورِ خاص) اپنے عظیم احسان کی یاددہانی کراتے ہوئے ارشاد فرمایا،ترجمہ:۔اوران کوخوف سے امن دیا (سورۃ قریش آیت نمبر ۴)۔حرمِ کعبہ کے بانی حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر کعبہ شریف کے وقت ہی اپنے ربِ عظیم سے مکہ مکرمہ کو عالمی مرکزِ امن بنانے کی دعا مانگی تھی کیا پوچھتے ہو خود خالق ارض وسماء (اللہ تعالیٰ نے) دنیا کے سب سے پہلے گھر (کعبہ مقدس) کے حوالے سے ارشادفرمایا ہے کہ،ترجمہ:۔اور جب ہم نے کعبہ لوگوں کیلئے عبادت گاہ اورامن کی جگہ بنایا (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۵)۔مزید فرمایا،ترجمہ:۔اور جو اس میں داخل ہوجائے وہ امن والا ہو جاتا ہے (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۷)۔گویا حرمِ کعبہ کو بے سکون اور غیر مطمئن انسانیت (مسلمانوں) کیلئے جائے امن بنا دیا گیا ہے۔حد ہے کہ انسان تو انسان ہیں جانوروں تک کو حدودِحرم میں امن حاصل ہے (یہی وجہ ہے کہ حلال شکار بھی حدودِ حرم میں ممنوع ہے)بلکہ غیر جاندار درختوں،گھاس تک کاٹنے کے ممانعت بھی اسی پس منظر میں ہے۔(اسی طرح مدینہ منورہ کو بھی خاتم الانبیاء ﷺ کی نسبت سے شہرِامن قرار دے دیا گیا ہے)۔

تمام تر قرآنی حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی زندگی میں امن وامان قائم دیکھنا چاہتے ہیں۔امن نجی زندگی میں ہو یا قومی سطح پر (بلکہ عالمی دنیا کا امن بھی) اس کے قیام کے چند قانونی واخلاقی اسباب کی راہنمائی بھی اسلام (قانونِ الٰہی) کے ذریعے ہمیں دی گئی ہے۔☆ گھریلو زندگی میں امن ، رزق حلال ، خاوند وبیوی کے باہمی حقوق ، ماں باپ کے حقوق اور صلہ رحمی کے اصولوں پر عمل درآمد سے وابستہ ہے۔اسی سے خاندانی امن (بذریعہ معاشرتی واخلاقی شرعی قوانین پر عمل درآمد سے وابستہ ہے۔☆اجتماعی معاشرے میں قیام امن کے کئی اسباب ہیں۔ معاشی ذرائع وسائل کی منصفانہ تقسیم (حصولِ رزق حلال کے وسائل کی فراہمی) ☆قوانین عدل وانصاف کا بلاامتیاز نفاذ ، اخلاقیات اور تہذیبی اصولوں کی اجتماعی تربیت کا اہتمام (اجتماعی انسانی حقوق کا بلا امتیاز نفاذ وقیام)۔☆غریب وامیر کے مابین غیر ضروری اور غیر منصفانہ خلیج (فرق) کو کم سے کم رکھتے ہوئے ان کی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کی ممکنہ حد تک کوشش۔☆ کمزور اقوام کو بزورِ قوت محکوم وغلام بنانے جیسے فکر وعمل کو ترک کرنا۔☆یہ درست ہے کہ انفرادی واجتماعی زندگی کی اصلاح میں اخلاقی تربیت کا اہتمام بہت ضروری اوراہم عنصر ہے مگر بھوک وافلاس کے ڈیرے تہذیبی آداب واصول کے اخلاقی فاصلے مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔اسی پس منظر میں ارشاد نبوی ہے، کاد الفقر أن یکون کفرا۔ترجمہ:۔قریب ہے کہ محتاجی کفر کا سبب بن جائے۔(شعب الایمان)۔☆اخلاقیات کی بلند وبالا عمارت معاشی اصطلاحات کے مضبوط ستونوں پر ہی کھڑی کی جاسکتی ہے۔☆نجی زندگی،قومی زندگی سے آگے عالمی دنیا کی پر امن زندگی ، قیام عدل وانصاف ، معاشی اصطلاحات ، اخلاقی تربیت اور اصل یہ کہ درست اعتقادی نظام اورفکرآخرت سے وابستہ ہے۔ان تمام اصولوں کی راہنمائی اسلام کے پاکیزہ اعتقادی واخلاقی نظام سے حاصل ہوتی ہے۔☆اسلام

ہی وہ سچا مذہب ہے جو امن عالم کا داعی ہے انفرادی واجتماعی امن کے قیام کیلئے اعتقادی معاشی اور اخلاقی اصول کی آسان فہم راہنمائی اسی خدائی نظام سے حاصل ہوسکتی ہے۔شرط یہ ہے کہ ہم اسلام کے پاکیزہ نظامِ حیات کے مہذب اصولوں کا مطالعہ قرآن وسنت کے ذریعے مثبت اور سنجیدہ فکری کے ساتھ کریں۔ ☆ ہمیں مطالعاتی ومعلوماتی حقائق کے ذریعے سلسلہ وار جائزہ لینا ہے کہ اسلام نے انفرادی واجتماعی قیام امن اور شروفساد کے خاتمے کیلئے جو آپریشن ردالفساد عملاً تجویز کیا ہے وہ کیا ہے؟ ☆ دنیا میں شروفتنہ (بدامنی) کا سب سے بڑا ذریعہ کفروشرک (جو ظلم عظیم) ہے۔خدائی تعلیمات برحق کی بجائے خودساختہ مذاہبِ باطلہ کو اختیار کرنا گویا مذہب حق (اسلام) کو چھوڑ کر شیطانی مذاہب باطلہ کو قبول کرنا۔ اسلام نے اس ظلم عظیم (کفروشرک) کے خاتمے کیلئے توحیدی حقائق (خدائی تعلیمات) کو تبلیغِ حق کے ذریعے پھیلانے کا حکم دیا ہے۔جس سے سب سے بڑے شروفتنے کا بہت حدتک تدارک کیا جاسکتا ہے۔ ☆ نجی گھریلو زندگی میں بدامنی کا ذریعہ خاوند بیوی کا باہمی حقوق کے حوالے سے باہمی احترام کی حدود کو پامال کرنا ہے۔ اسلام نے اس کا علاج وتدارک اس طرح کیا ہے کہ خاوند بیوی کے باہمی حقوق کی متوازن حدود قائم کی ہیں اور ہر ایک کو ان شرعی واخلاقی اقدامات کے لازمی احترام کی تلقین وتاکید کی ہے نیز تربیت اولاد کے حوالے سے بھی فکری وعملی اقدامات کا بہترین فارمولا تجویز کیا ہے (تفصیلات متعلقہ کتب میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں)۔☆ قومی واجتماعی معاشرے میں بدامنی کے ذرائع کے خاتمے کیلئے فکری عملی اقدامات کی تفصیلات اس قدر وسیع ہیں کہ اس حوالے سے مستقلاً الگ الگ کتب مرتب کی جاچکی ہیں۔ ☆ مال کی چوری، ڈاکہ زنی، عورتوں کی عزت پر ڈاکہ، خاندانی طور پر باہمی مالی حقوق کی حق تلفی، شراب نوشی، کسی کی ناموس وعزت پر ناجائز بہتان بازی، عدمِ استحکام وبدامنی اور فساد کے خطرناک ذرائع ہیں۔ اسلام نے ایسے ناسور جرائم کے خاتمے کیلئے اپنے نظامِ حدود وتعزیرات کا ایسا منظم نیٹ ورک (عملاً عبرتناک سرعام سزاؤں کا قیام) نافذ کیا ہے اگر ان سزاؤں کا حقیقی معنوں میں نفاذ کیا جائے تو معاشرے میں بے راہ روی کے خاتمہ سمیت عمومی امن وامان کا مثالی قیام یقینی امر ہے (گویا اسلامی قوانین کا بلا امتیاز نفاذ معاشرے میں ہر طرح قیام امن کا ضامن ہے)۔چوری بدامنی کا ذریعہ ہے اسلام میں اس کی سزا وہ ہاتھ ہی کاٹ دیا جائے جس کے ذریعے چوری کی۔ ☆ ڈاکہ زنی وقتل کو فساد فی الارض (دہشت گردی) جو بدامنی کا خوفناک ذریعہ ہے اسلام نے اس کی عبرتناک سزا تجویز کرکے بدامنی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑنے کا اہتمام کیا ہے۔ جیسے ارشاد ربانی ہے: جولوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کردیا جائے یا سولی پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا انہیں زمین سے دور کردیا جائے یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے زبردست عذاب ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳۳)۔☆ ذاتی دشمنی کی بناء پر

قتل انسانی بدامنی کا بہت بڑا ذریعہ ہے اسلام نے انسانی قتل پر دنیا میں قصاص کی عملی سزا تجویز کرتے ہوئے مزید پانچ سخت ترین اُخروی سزاؤں کا خدائی اعلان کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ: جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب نازل کرے گا اور لعنت بھیجے گا اور اللہ نے اس کیلئے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (سورۃ النسآء آیت نمبر ۹۳)۔ ☆عورتوں کی عصمت دری (زنا وغیرہ) بدامنی کا بہت بڑا ذریعہ ہے اسلام میں درجہ بدرجہ اس کی مختلف سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ چنانچہ غیر شادی شدہ جوڑے کو سو دُرّے جبکہ شادی شدہ کو سنگسار کر کے معاشرے کو پُر امن اور پاکیزہ بنانے کا اقدام لاگو کیا گیا ہے۔ فحاشی وعریانی کے جملہ ذرائع سے جہاں معاشرتی بے راہ روی پیدا ہوتی ہے وہیں یہ بدامنی وفساد کا بھی خطرناک سبب ہیں اسلام نے ان کی روک تھام کیلئے پردہ داری کے ہر ممکن اقدامات کے بنیادی احکامات نافذ کیئے ہیں جو کہ قیام امن کو یقینی بنانے میں معاون بنتے ہیں۔ اسی طرح جوا، سٹا بازی، پرچی سسٹم اور ناجائز تجارتی ذرائع اختیار کرنا بھی جہاں دھوکہ بازی دجل وفریب کو فروغ دیتے ہیں وہیں ان کے نتائج بد میں بدامنی وفساد بھی پیدا ہونا یقینی ہوتا ہے۔ اسلام نے ان تمام مذکورہ اقدامات کو حرام قرار دے کر ہمیشہ کیلئے اس بدامنی کا راستہ روکا ہے۔☆کسی کی جائیداد کو ناجائز طور پر ہتھیا لینا بھی باہمی بدامنی کا ذریعہ ہے اسلام نے دیوانی قوانین کے ذریعے اس مالیاتی حق کو اصل حق دار تک پہنچا کر بدامنی کا راستہ روکنے کیلئے بہترین اقدامات تجویز (لاگو) کیئے ہیں۔ ☆قوموں میں معاشی طور پر عدم استحکام کی وجہ امتیازی ناجائز قوانین بھی معاشرے میں بدامنی کا عمومی ذریعہ ہیں جو عالمی سطح پر رائج العمل ہیں جن میں اہم ترین مسئلہ ربوٰ (سود) ہے جس کے نتیجے میں اقوام عالم پریشان اور مفلوک الحال بنتے جارہے ہیں۔ اسلام نے سود کو حرام اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اعلان جنگ قرار دیتے ہوئے اس کے ترک (چھوڑ دینے) کا تاکیدی حکم روزِ اول سے دے رکھا ہے۔ اسلام کے اس عمل پر عملدرآمد سے انفرادی واجتماعی ہر دونوں سطح پر امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں معاشرتی امن کا قیام بھی ان شاء اللہ ممکن ہوجاتا ہے۔ ☆دوسروں پر باطل معاشی پالیسیوں کے تسلط کے ساتھ باطل تہذیبی ومذہبی اقدامات کو دیگر اقوام پر زبردستی مسلط کرنا بھی بدامنی کا خطرناک ذریعہ ہے۔ اسلام نے اس حوالے سے صاف ستھری پالیسی اپناتے ہوئے کسی بھی مذہبی، تہذیبی معاشرتی اقدامات کے زبردستی نفاذ کو مسترد کرتے ہوئے ﴿لا اکراہ فی الدین﴾ کی دائمی پالیسی اپنا کر بدامنی کا راستہ روکا ہے (تاہم حق وباطل کے امتیاز کیلئے تبلیغی اقدامات پر مبنی ترغیبی راستہ کھلا رکھا ہے تاکہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل جاری رہے اور دنیا میں اتمام حجت کا فریضہ قائم کیا جاتا رہے)۔ ☆کمزور اقوام پر دہشت گردانہ اقدامات کے تحت جبری حاکمیت اور تسلط عالمی بدامنی کا خطرناک ذریعہ ہے اسلام نے ایسے ظالمانہ ودہشت گردانہ ذرائع کی نہ صرف سخت ترین مذمت کی ہے بلکہ ایسی بدامنی کا راستہ

روکنے کیلئے دفاعی وجہادی اقدامات کی دائمی پالیسی نافذ کر رکھی ہے جس کے نتائج قومی اور بین الاقوامی سطح پر امن کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اسلام ظالموں کی بجائے (خواہ کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوں) ہمیشہ مظلوم اقوام کے ساتھ کھڑے ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ☆ جو امر بھی بدامنی اور فتنہ فساد کا ذریعہ ہو اسلام حکومتِ وقت کو تاکیدی حکم دیتا ہے کہ وہ بزورِ قوت بدامنی، شروفساد کا راستہ روک کر افراد، قوم اور اجتماعی معاشرے میں قیام امن کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش بروئے کار لائے۔ ☆ قبائلی وقومی عصبیت بھی بدامنی، فساد بلکہ باہمی قتال وجدال کا خطرناک ذریعہ ہے اسلام نے قبائلی وقومی تعصبات کو نہ صرف حرام قرار دیا بلکہ اسے فکری غلاظت سے تعبیر کیا ہے کوئی بھی مسلمان اگر قبائلی تفاخر کے عنوان کو نمایاں کرنے کی کوشش کرے تو اسلام ایسے افراد کی سرکوبی کرتا ہے۔ قرآن مقدس میں اس حوالے سے باقاعدہ طور پر اس کی مذمت کے بعد اصلاح احوال کیلئے راہنما ہدایات جاری فرمائی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے، ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ نے جو تم پر انعام کیا ہے اسے یاد رکھو کہ ایک وقت تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اللہ نے تمہیں اس سے نجات عطا فرمائی اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں کھول کھول کر واضح کرتا ہے تاکہ تم راہِ راست پر آجاؤ۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳)۔ ان تمام ذکر کردہ اسبابِ فساد بیخ کنی اور اصلاحِ احوال کے حوالے سے اسلام کی فکری وعملی حساسیت کا مطالعہ کر لینے کے بعد کیا سوچا جا سکتا ہے کہ اسلام میں کسی طرح بھی ادنیٰ شروفساد کی سرپرستی یا شبہ کا کوئی عنصر پایا جاتا ہے؟ اسلام تو نیچے سے لے کر اوپر تک سراپا امن اقدامات تجویز کرتا ہے اور ہر طرح کی دہشت گردی کا فکراً وعملاً مخالف ہے۔ اسلام ہی ہر لحاظ سے قومی، بین الاقوامی (عالمی) امن کا علمبردار واحد مذہب ہے جس کا ہر اقدام امن کی طرف لے جاتا ہے ان مذکورہ مستدل حقائق کی روشنی میں ساری انسانیت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام کا نظامِ امن ہی عالمی امن کا علمبردار ہے۔

ساری دنیا کی بے سکونی وبے اطمینانی کا پس منظر بداعتقادی، بداخلاقی، ظالمانہ معاشی وفوجی نظام اور عدل وانصاف کی راہوں سے ہٹنا ہے۔ عالمی دنیا کو اگر امن کا گہوارہ بنانا مقصود ہے تو اسلامی نظامِ امن کی چھتری تلے آنا ہوگا ورنہ گھر گھر، قوم اور عالمی سطح کی ساری انسانیت ظلم ودجل اور شیطانی نظام کے ظالمانہ افکار واقدامات کے نتیجے میں آئے روز مزید بدحالی وبدامنی کی آگ میں جلتی رہے گی اور کفر ودجل پر مبنی باطل قوتوں کا پھیلا ہوا شروفساد نیچے سے اوپر تک خدانخواستہ مزید پھیلتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ظاہری وباطنی بدامنی، شروفساد سے دائمی عافیت وامن نصیب فرمائے۔ آمین!

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ
اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے کچھ لوگ ان میں سیدھی راہ پر ہیں اور اکثر ان
مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ع ۹ / ۱۴
میں سے بُرے کام کررہے ہیں۔ اے رسول جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اُترا ہے
مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
اُسے پہنچادے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا اور اللہ تجھے
مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ
لوگوں سے بچائے گا بے شک اللہ کافروں کی قوم کو راستہ نہیں دکھاتا۔ کہہ دو
الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَ
اے اہل کتاب تم کسی راہ پر نہیں ہو جب تک کہ تم تورات اور انجیل اور جو چیز تمہارے رب
مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
کی طرف سے نازل کی گئی ہے قائم نہ کرو اور ضرور ہے کہ یہ فرمان جو تم پر نازل ہوا ہے ان میں سے اکثر
مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ
کی سرکشی اور انکار کو اور زیادہ بڑھائے گا مگر انکار کرنے والوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو۔
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ
بے شک جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ جو کوئی
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ
اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور نیک کام کئے تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ
لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَاۤ
غمگین ہوں گے۔ ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا تھا اور ان کی طرف کئی رسول
اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا
بھیجے تھے جب کبھی کوئی رسول ان کے پاس وہ حکم لایا جو ان کے نفس نہیں چاہتے تھے تو ایک جماعت
كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا
کو جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کر ڈالا۔ اور یہی گمان کیا کہ کوئی فتنہ نہیں ہوگا پھر اندھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٧)۔ کوئی تسلیم کرے یا انکار آپ ﷺ کو من جملہ خدائی ہدایات واحکامات امت تک (بہر صورت) پہنچانے کا حکم نیز دشمنان حق کی قتل کے ذریعہ نقصان پہنچانے سے آپ کو محفوظ رکھنے کے خدائی وعدہ اور تسلی کا بیان۔

(٦٨) اہل کتاب کے باطل دعوں کے برعکس معیار حق وصداقت کے حوالہ سے حقیقت اصلیہ کا اظہار (الف) نیز پہلے کی طرح اس اظہار حق پر بھی یہود کی بڑھتی سرکشی وبغاوت کے باعث آپ کو درد آمیز ردعمل اور غیر معمولی اظہار تأسف سے ممانعت کا ذکر۔

(٦٩)۔ فضول نسبتی خوش فہمی کی بجائے ایمان کے بنیادی حقائق کو تسلیم اور اعمال صالحہ کی اطاعت سے ہی خوفناک اُخروی انجام سے محفوظ رہنے کا ذکر خاص۔

(٧٠)۔ اہل کتاب کی دور سابق میں میثاق خداوندی کے باوجود انبیاء ورسل سے باغیانہ اور تکذیبی روش کا ذکر۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۱)۔ باربار خدائی احسانات و راہنمائی کے باوجود اہل کتاب کی مسلسل بڑھتی اندھیر نگری کا مذمتی ذکر۔

(۷۲)۔ یہود کے بعد نصاریٰ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے بدعقیدگی اور کفر کا ذکر کرتے ہوئے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی زبانی عقیدۂ توحید کی تبلیغ اور اظہار حقیقت کا بیان۔

(۷۳)۔ عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کی تردید اور عقیدۂ توحید کا مکرر اظہار کرتے ہوئے باغیوں کیلئے اُخروی دردناک عذاب کا ذکر۔

(۷۴)۔ وقت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کفریہ عقائد سے توبہ کرنے کی زوردار ترغیب۔

(۷۵)۔ نصاریٰ کی بدعقیدگی رد کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ مکرمہ کے حوالہ سے اظہار حقیقت کا عملی و مشاہداتی ذکر نیز گمراہی سے باز آنے کی زوردار تنبیہ۔

(۷۶)۔ حقیقی الٰہ کو چھوڑ کر غیر اللہ (بے بس مخلوق) کی پرستش (پوجا) کرنے پر اہل کتاب کو سرزنش۔

وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

اور بہرے ہوئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے اکثر اندھے اور بہرے ہوگئے

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٧١ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ دیکھتا ہے۔ البتہ تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا

بے شک اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہی ہے حالانکہ مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل اس اللہ کی بندگی

اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے بے شک جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا سو اللہ نے اس

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٧٢

پر جنت حرام کی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

وقف لازم

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ

جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے بے شک وہ کافر ہوئے حالانکہ سوائے ایک معبود

اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ

کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور اگر وہ اس بات سے باز نہ آئیں گے جو وہ کہتے ہیں تو ان میں

كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٣ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ

سے کفر پر قائم رہنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔ اللہ کے آگے کیوں توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہ نہیں بخشواتے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٧٤ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مسیح مریم کا بیٹا تو صرف ایک پیغمبر ہی ہے جس سے

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ

پہلے اور بھی پیغمبر گزر چکے ہیں اور اس کی ماں ولی ہے دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھ

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٧٥ قُلْ

ہم انہیں کیسی دلیلیں بتلاتے ہیں پھر دیکھ وہ کہاں اُلٹے جاتے ہیں۔ کہہ دو

اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ

تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو جو تمہارے نقصان اور نفع کے مالک نہیں اور اللہ

پورے دین کو امت تک پہنچانے اور محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کا اہم فریضہ

(زیر مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

ہر دور کے انبیاء ورسلؑ کی طرح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی انسانوں کی اعتقادی وفکری اصلاح کے لیے مبعوث فرمایا گیا۔ لیکن یہ اہم نکتہ بہر حال پیش نظر رکھا جائے کہ جب بھی کسی نبی یا رسول کی بعثت ہوئی تھی وہ کسی خوشگوار یا بنے ہوئے ماحول میں نہیں ، بلکہ سخت بگاڑ و فساد کے اس گھٹن زدہ ماحول میں ہوئی جب انسانیت ، جہالت ، کفروشرک ظلم و بربریت، بے انصافی اور معاشرتی بے راہ روی کے ساتھ اخلاقی اقدار تک سے عاری ہوچکی ہوتیں تھیں۔ ایسے تاریک زدہ اور ناخوشگوار ماحول میں غیر معمولی دل گردہ رکھنے والے کسی پیکرِ صبر وحلم انسان کو تاج نبوت سے نوازا جاتا اور پھر اسے انسان نما خونخوار درندوں کوراہ راست پر لانے کی ذمہ داری سونپی جاتی ، کیا ہم سوچ سکتے ہیں شرم وحیا نیز اخلاقیات سے عاری سخت ترین جاہلوں کے (ریوڑ) میں کسی نبی و رسول کو قدم قدم، لمحہ لمحہ کس قدر ناخوشگوار ماحول کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا، کیا انکادوران تبلیغ و اصلاح پھولوں کی پتیوں سے استقبال کیا جاتا تھا؟ کیا ان کی راہوں میں اعزازاً سرخ قالین بچھائے جاتے تھے؟ کسی نبی و رسول کی ہمدردانہ ومشفقانہ وعظ ونصیحت کوآغاز تبلیغ میں ٹھنڈے پیٹوں برداشت کیا گیا؟ یا سنجیدگی سے لیا گیا؟ الغرض اس نفرت انگیز (بلکہ سیاہ ترین) ماحول کی فقط لفظی تصویر کھینچتے ہوئے دانتوں کو پسینہ چھوٹنے لگتا ہے ، یارب کیسے تھے وہ تیرے منتخب عظیم بندے جنہوں نے نہ دن دیکھا نہ رات رِستے زخموں میں بھی مسکراتے مسکراتے تیری توحید کے نغمے اور نعرے مردانہ وار لگاتے رہے۔ تیرے دین کی سربلندی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کسی سخت سے سخت ترین مخالفت اور دشمنی کے ماحول کو رکاوٹ نہیں سمجھا بلکہ ایسے ناموافق حالات میں ان کے جذبۂ شجاعت واستقامت میں مزید عزم و ہمت کا اضافہ دیکھنے میں آتا رہا، یوں یہ سلسلۂ جُنونِ حق کی باگ دوڑ آگے سے آگے سنبھالی جاتی رہی یہاں تک خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کادور مبارک ظہور پذیر ہوا تو مصائب اور حوادثات کی وہ کونسی قسم ہے جس کا سامنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کونہیں کرنا پڑا۔ ظلم و بربریت کا کونسا حربہ ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے نام لیواؤں پر آزمایا نہ گیا ہو۔ بہر حال یہ ایسی داستان عزم و ہمت ہے جس کی ابتدا تاانتہا قدم قدم اور لمحہ لمحہ غم حیات کی لڑکھڑا دینے والی (بلکہ دل دہلا دینے والی) صداقت آمیز داستان درد

سے عبارت ہے۔قصہ مختصر یہ ہے کہ سلسلۂ نبوت کے آخری تاجدار امام الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حکم دیا گیا ﴿یاایھا الرسول بلغ الخ﴾ ترجمہ:''اے رسول پہنچادیں وہ چیز جو نازل کی گئی ہے آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی طرف سے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا''(سورۃ المائدہ آیت نمبر ٦٧)۔کسی ایک لمحے میں سوچا نہیں جاسکتا کہ کسی نبی نے فریضۂ رسالت کے ادا کرنے میں ادنی سے ادنی درجہ کی کوئی سستی یا غفلت کا تصور کیا ہوگا چہ جائیکہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم جیسی عظیم المرتبت شخصیت کو بظاہر ایسی تنبیہ آمیز حکم کی یاد دہانی کی ضرورت پیش آگئی ہو۔ہرگز ایسا نہیں اسی آیت کے اگلے حصے ﴿واللہ یعصمک من الناس﴾ سے اس حکم کی اصل حقیقت بلکہ وضاحت آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ وہ اپنا فریضہ تبلیغ دین انجام دیتے رہیں اور مخالفین کی پرواہ نہ کریں اللہ تعالیٰ خود دشمنوں سے آپ کی حفاظت کرے گا۔سمجھنے کی بات یہ بھی ہے(جس پر زور دار تنبیہ و توجہ پیش نظر رہے) کہ ارشاد باری تعالیٰ ﴿بلغ ما انزل الیک من ربک﴾ کا مفہوم کیا ہے۔ اور ہم اس حکم کے حوالہ سے فکرًا وعملاً کس قدر کوتاہ نظر واقع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی عام فہم وضاحت کو سنجیدہ فکری سے سمجھنے کی کوشش کی جائے، بقول صاحب معالم العرفان رحمۃ اللہ علیہ وہ چیز جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کی گئی ہے وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا قول و عمل ہے وضاحت مزید کے طور پر انہوں نے امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ کا تشریحی قول بھی نقل فرمایا ہے کہ اس چیز سے مراد تمام احکام ہیں جو انسانوں کی مصلحت اور بہتری سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تمام چیزیں جن کا تعلق انسان کے عقیدے اور عمل کے ساتھ ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے بیان کردیں البتہ بعض بہت باریک نکات جو اسرار الٰہیہ کہلاتے ہیں، انہیں ظاہر کرنے کا حکم نہیں کیونکہ ایسی چیزوں کا بندوں کی مصلحت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے رموز و نکات کو خواص تو سمجھ لیتے ہیں مگر ان کا سمجھنا عوام کے بس میں نہیں ہوتا الخ۔ (اس سے معلوم ہوا کہ تصوف کے نتائج اور اس کی باریکیوں کو عوام الناس کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ ان کی علمی دسترس اور سمجھ سے بالاتر ہیں اور اس سے غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے،از راقم محمد زاہد انور)۔ اس مقام پر امام بیہقی رحمہ اللہ کے حوالہ سے حدیث مبارک

منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور کرنے والی کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے تمہیں نہ بتائی ہو میں نے ہر چیز تمہیں ٹھیک ٹھاک پہنچادی ہے (شعب الایمان)'' گویا ﴿ماانزل الیک﴾ کے فرمان کی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود ہی وضاحت فرمادی ہے۔ اس مذکورہ حدیث مبارک سے صاف طور پر اس نظریہ کی تردید ہوجاتی ہے کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ساری باتیں امت کو نہیں بتلائیں، بلکہ بعض باتیں مخفی رکھیں اس آیت سے امت مسلمہ میں تبلیغ حق اور دینی حقائق بیان کرنے والے اگلے جانشینوں (علماء، مبلغین، صلحاء و مشائخ) کی ذمہ داری اور فرض منصبی کی نشاندہی واضح طور پر موجود ہے کہ سلسلۂ حق میں دینی حقائق (مکمل عقائد و اعمال فرائض و بقیہ احکامات) میں ادنی کتمان (چھپانا) جرم کے زمرے میں آتا ہے۔ اس حوالہ سے مایہ ناز مفسر امام بیضاویؒ نے وضاحت فرمائی ہے کہ احکام الٰہی میں سے اگر کسی ایک چیز کو بھی آگے نہیں پہنچایا تو گویا سب باتوں کو ترک کردیا کسی ایک حکم کو چھپانا تمام احکام کو چھپانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے سمجھانے کے لیے ایک عام فہم انداز سے اچھی مثال کا حوالہ دیا ہے کہ جیسے کوئی شخص نماز میں سے کوئی ایک رکن ترک (چھوڑ) دے تو پوری نماز ترک کرنے کے برابر ہے۔ ''تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی'' ہمارے معاشرے میں وعظ و تبلیغ کے دمیان بہت ساری افراط وتفریط کی باتیں سننے میں آتی ہیں۔ اس کے متعلق قرآن کی آیت کے مفہوم کے ضمن میں اس تشریح کو نقل کرنے کا مقصد اسی امر کی طرف توجہ دلانا ہے کہ دین کی جامعیت اور اس کے جملہ حقائق کو انظر انداز کرکے ہر کوئی اپنے فکر ونظر سے دین کو مختلف من پسند نمبروں یا شعبوں میں بند کرکے اصرار کرنا شروع کردے کہ بس یہی دین ہے یا اس کی روح ہے یا بقیہ دینی حقائق کو کم درجہ میں رکھنے یا نظر انداز کرنے کی روش اختیار کرلی جائے تو یہ نظریاتی تحریف کے زمرے میں ہے جس کی طرف تنبیہی سرزنش سے ہمارے لیے صاف پیغام (قرآن مقدس کے ذریعہ) دیا گیا ہے کہ اس کے کسی حکم پہچانے میں کوتاہی کا مطلب پورے دینی حقائق سے روگردانی کے مترادف ہے۔ دینی حقائق کی حفاظت کے حوالہ سے اسی جذبہ حساسیت کی ضرورت ہمیشہ رہے گی جو حضرات خلفائے راشدین وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاں پایا جاتا تھا جیسے تاریخی کتب میں مذکور ہے کہ خلیفہ اول سیدنا صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ کوئی سنت رسول مٹنے لگے اور ابوبکر بھی زندہ ہو؟

(مشکوۃ نقلاعن رزین) یہ کیسے ممکن ہے وہ ایک سنت رسول اللہ کے حوالہ سے اتنے حساس تھے اور ہم دین کے اتنے سارے ابواب کے پس پشت ڈالنے پر بھی (بلکہ خود نظریاتی طور پر ان کے مٹنے کا سبب بننے لگے ہیں) اتنے غیر حساس ہورہے ہیں ؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل علم وصاحب بصیرت حضرات اس فکری افراط وتفریط پر مبنی غیر معتدل وغیر حقیقی پالیسی یا بیانات، وعظ وغیرہ کا اصلاحی نوٹس لیتے رہا کریں۔ جہاں کوئی بھی شخص (خواہ وہ کتنا ہی معروف ومشہور کیوں نہ ہو) دین کے مسلمہ حقائق اور قرآنی تعلیمات سے نظریاتی انحراف کا مرتکب ہورہا ہو اور اس پر اعلانیہ اصرار کرتے ہوئے نظر آنے لگے تو اجتماعی طور پر اس کی اصلاحی تردید ضرور ہونی چاہیے۔ مصلحت کے نام پر غفلت کی آنکھیں بند کر لینے سے اگلے وقتوں میں اس کے منفی اثرات سامنے آنے لگتے ہیں (کہ اس انحرافی نظریہ کو مستقل مسلک کی شناخت ملنا شروع ہوجاتی ہے) علماء وصلحاء مشائخ و واعظین کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن وسنت کے حقائق میں کسی طرح کے انحراف پر پوری نگاہ رکھتے ہوئے اس کی (حکمت پر مبنی پالیسی سے) اصلاح کے لیے اپنے فرض منصبی کو ذمہ داری سے بروقت نبھاتے رہیں اور دین کے جامع حقائق کو سمجھنے کے لیے مفسرین، محدثین اور فقہاء کے جمع کردہ ابواب وعنوانات کا مطالعہ پوری باریک بینی سے کیا کریں کہ دین اگر چند اعمال کا نام ہوتا تو محدثین وفقہاء کو کیا پڑی تھی کہ دینی حقائق کی وضاحت کے لیے احادیث شریف کی کتب میں سینکڑوں ابواب قائم فرمادیے کیا وہ غیر ضروری حقائق تھے جن پر انہوں نے اپنی زندگیاں کھپادیں؟ یہ نکتہ ہی ہماری اصلاح کے لیے بہت کچھ پیغام کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ صالح وفہم صالح اور اعمال صالحہ کی دائمی توفیق سے نوازے۔ اللّٰھم ارنا الحق حقاوارزقنااتباعہ آمین۔

هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ
وہی ہے سننے والا جاننے والا۔ کہہ دے اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی مت کرو
غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَ
اوران لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جواس سے پہلے گمراہ ہو چکے اورانہوں نے بہتوں کو گمراہ
أَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ ع لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
کیااورسیدھی راہ سے دور ہو گئے۔ بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے ان پر
مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا
داؤدؑ اور عیسیٰؑ بیٹے مریم کی زبان پر لعنت کی گئی یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور
عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ
حد سے گزر گئے تھے۔ آپس میں بُرے کام سے منع نہ کرتے تھے جو وہ کر رہے تھے کیسا
لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾ تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ
ہی بُرا کام ہے جو وہ کرتے تھے۔ تو دیکھے گا کہ ان میں سے بہت سے لوگ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي
انہوں نے کیسا ہی براسامان اپنے نفسوں کے لئے آگے بھیجا اور وہ یہ کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور وہ ہمیشہ
الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا
عذاب میں رہنے والے ہیں۔ اور اگر وہ اللہ اور نبی پر اور اس چیز پر جو اس کی طرف سے نازل کی گئی ہے
أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨١﴾
ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔
لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ
تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا
وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ
اور تو سب سے نزدیک محبت میں مسلمانوں سے ان لوگوں کو پائے گا جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں
ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٢﴾
یہ اس لئے کہ ان میں علماء اور فقراء ہیں اور اس لئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۷)۔ اہل کتاب کو دینِ حق میں بے جا غلو (حد سے بڑھی ناحق عقیدت) سے باز آنے کی تلقین کرتے ہوئے اصل انجیلی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھنے کا ناصحانہ حکم۔

(۷۸)۔ یہود کی حد سے بڑھی بغاوت وسرکشی کے نتیجہ میں حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی خدائی لعنت کا حوالہ جاتی ذکر۔

(۷۹)۔ یہود پر خدائی لعنت کے پس منظر کا مذمتی ذکر۔

(۸۰)۔ اہل کتاب کی اہل ایمان سے قربی تعلق کی بجائے مشرکین سے سازشی دوستی پر خدائی ناراضگی اور دائمی عذاب کا ذکر۔

(۸۱)۔ اگر یہود تورات میں موجود خدائی ہدایات پر ایمان لاتے تو خاتم الانبیاء ﷺ کی مخالفت میں مشرکین سے دوستی کی کبھی بھی حماقت نہ کرتے۔

(۸۲)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کے دور کے یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمنی کے ضمن میں واقعاتی تجزیہ کا ذکر، یہود اور مشرکین کی بدترین اسلام دشمنی کا مذمتی ذکر (اور اس دور کے بعض خاص) نصاریٰ کے اہل ایمان سے قربی حسنِ سلوک کا توصیفی اظہار اوران کی نرم دلی کے پس منظر کا بیان۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ

اور جب اس چیز کو سنتے ہیں جو رسُول پر اُتری تُو ان کی آنکھوں کو دیکھے گا کہ آنسوؤں سے

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا

بہتی ہیں اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں تو ہمیں ماننے

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ

والوں کے ساتھ لکھ لے۔ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں اور اس چیز پر جو ہمیں

الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾

حق سے پہنچی ہے اور اس کی طمع رکھتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیکوں میں داخل کرے گا۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

پھر اللہ نے انہیں اس کہنے کے بدلے ایسے باغ دیئے کہ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ کے رہنے والے ہیں۔ اے ایمان والو ان

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

ستھری چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠

حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ کے رزق میں سے جو چیز حلال ستھری ہو کھاؤ

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ اللہ تمہیں تمہاری بے ہودہ قسموں پر نہیں پکڑتا

بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ

لیکن ان قسموں پر پکڑتا ہے جنہیں تم مستحکم کر دو سو اس کا

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو دیتے ہو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٨٣)۔ بعض مخصوص نصاریٰ کی بارگاہ رسالت میں حاضری اور تلاوت قرآن کریم کی سماعت پر اعترافِ حق کا آبدیدہ آنکھوں سے استقبال کرتے ہوئے خاتم الانبیاء ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی التجاء کا ذکر خاص۔

(٨٤تا٨٥)۔ قبول ایمان اور دینِ حق کی تصدیق کے بعد انکی بارگاہ خداوندی میں اپنے صالح بندوں میں شامل کرنے کی استدعا اور جواب دعا میں اُن کیلئے شرف قبولیت اور عطائے جنت کا اعلان۔

(٨٦)۔ اس کے برعکس مکذبین (حق کو جھٹلانے والوں) کیلئے عذاب جہنم کا اعلان۔

(٨٧)۔ دین میں رہبانیت (سہولیات شریعت کو اپنے اوپر حرام کرنے) کو رد کرتے ہوئے شرعی راہِ اعتدال پر عمل کرنے کا زوردار حکم اور شرعی حدود سے تجاوز پر اظہار برہمی۔

(٨٨)۔ اللہ پاک کی طرف سے حلال کردہ پاکیزہ اشیاء کو استعمال کرنے اور تقویٰ اپنانے کا حکم۔

أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا گردن آزاد کرنی پھر جو شخص یہ نہ پائے تو تین دن کے روزے

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا

رکھنے ہیں اسی طرح تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو

أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾

اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے حکم بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر

رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا

سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہنا کہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو

يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ

یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال

وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿٩١﴾

دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے سو اب بھی باز آجاؤ۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا

اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اور بچتے رہو پھر اگر تم پھر جاؤ گے تو جان لو کہ ہمارے

أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَ

رسول کے ذمہ صرف کھول کر پہنچا دینا ہی ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَ

اس میں کوئی گناہ نہیں جو پہلے کھا چکے جبکہ آئندہ کو پرہیزگار رہوئے اور ایمان لائے

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ

اور عمل نیک کئے پھر پرہیزگار رہوئے اور ایمان لائے پھر پرہیزگار رہوئے اور نیکی کی اور اللہ نیکی کرنے

ع الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ

والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اے ایمان والو البتہ اللہ ایک بات سے تمہیں آزمائے گا اس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۹)۔ بلاضرورت (وبلاارادہ) لغو قسموں پر عدم مواخذہ (کوئی حکم لاگو نہ ہونا) اور دانستہ (ارادہ کے ساتھ) قسموں پر مواخذہ (شرعی حکم لاگو ہوگا) کی تین صورتوں (کفارہ وعدم کفارہ) کا بیان نیز بلاوجہ نقضِ قسم (قسم توڑنے) سے بچنے کی نصیحت۔

(۹۰)۔ حلال وحرام کی امتیازی تہذیب کے ذکر میں دورِ جاہلیت کے بعض معاشرتی افعال قبیحہ (ناپسندیدہ اعمال) کی دائمی حرمت کا بیان۔

(۹۱)۔ افعالِ مذکورہ کے ذریعہ معاشرتی فساد وتخریبی اقدامات کے منفی اثرات کا حقیقی تجزیہ اور تمام منکرات سے باز آنے کا تنبیہی بیان۔

(۹۲)۔ منکرات کی بجائے ہر حال میں اللہ و رسول (کے احکامات) کی اطاعت کا حکم نیز نافرمانی اور اعراض سے دور رہنے کی تنبیہی نصیحت۔

(۹۳)۔ دورِ گزشتہ کے افعالِ قبیحہ پر معافی کا ذکر کرتے ہوئے اگلی زندگی میں ایمان اعمال صالحہ اور تقویٰ اختیار کرکے خدا کے محبوب بندے بن جانے کا ناصحانہ بیان۔

الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ

شکار سے جس پر تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچیں گے تاکہ اللہ معلوم کرے کہ بن دیکھے اس سے کون ڈرتا ہے

فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پھر جس نے اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ اے ایمان والو

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

جس وقت تم احرام میں ہو تو شکار کو نہ قتل کرو اور جو کوئی تم میں سے اسے جان بوجھ کر مارے

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

تو اس مارے ہوئے کے برابر مویشی میں سے اس پر بدلہ لازم ہے جو تم میں سے دو معتبر آدمی تجویز کریں

هَدْيًاۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا

بشرطیکہ قربانی کعبہ تک پہنچنے والی ہو یا کفارہ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہو یا اس کے برابر روزے

لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

تاکہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے اس چیز کو معاف کیا جو گزر چکی اور جو کوئی پھر کرے گا اللہ اس سے

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ

بدلہ لے گا اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے۔ تمہارے لئے دریا کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

تمہارے واسطے اور مسافروں کے لئے فائدہ ہے اور تم پر جنگل کا شکار کرنا حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم احرام میں ہو

حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ

اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔ اللہ نے کعبہ کو جو کہ بزرگی والا گھر ہے لوگوں کے لئے قیام کا باعث کر دیا ہے

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ

اور عزت والے مہینے کو اور حرم میں قربانی والے جانور کو بھی اور جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر کعبہ کو لے جائیں

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ

یہ اس لئے ہے کہ تم جان لو کہ بے شک اللہ کو معلوم ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ

بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ جان لو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے اور بے شک

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۴)۔ دائمی حرام افعال کے بعد بعض مُؤقّت (محدود وقت تک) حُرمتِ خاص (دورانِ احرام شکار حرام کرنے) کا بیان۔

(۹۵)۔ ممنوعہ شکار کی خلاف ورزی پر شرعی جزاء (جرمانہ و کفارہ) کا ذکر کرتے ہوئے آئندہ حدود شرعی کی پابندی کی تلقین و نصیحت۔

(۹۶)۔ (حالت احرام میں) دریائی و سمندری شکار کی حلت اور زمینی شکار کی حرمت کا بیان۔

(۹۷)۔ (احرام اور بیت اللہ کی باہمی حکمی مناسبت کے باعث) بطور خاص خانہ کعبہ کے شرفِ عظیم اور شہرِ حرام، ہدی و قلائد کے احترام کا ذکر خاص کرتے ہوئے خدائی احاطۂ علم کا بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۸)۔ خدائی صفات عقاب (سزا دینے کی قدرت) اور صفت غفران (بخشش و رحمت) کا ذکر خاص۔

(۹۹)۔ خدائی احکام کی تبلیغ کے حوالہ سے فریضۂ رسالت اور خدائی صفت علم کی باریک بینی کا بیان۔

(۱۰۰)۔ خبیث (ناپاک و حرام) اور طیب (پاکیزہ و حلال) میں واضح امتیاز (فرق) کا ذکر نیز خبیث چیز کی ظاہری کشش کے باوجود اس کے باطنی مضر اثرات کو پیش نظر رکھنے کی تنبیہ۔

(۱۰۱تا۱۰۲)۔ غیر ضروری سوالات کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے دورِ سابق کے لوگوں کے (کثرتِ سوالات کی فضول عادات کے نتیجۂ بد) سے سبق حاصل کرنے کی تنبیہ۔

(۱۰۳)۔ (خدا پاک کی حرام کردہ اشیاء کے علاوہ) دورِ جاہلیت کی خود ساختہ (اپنی طرف سے من گھڑت) حرام اشیاء کی حقیقت اور افتراء کا بیان۔

(۱۰۴)۔ مشرکین کے خدا و رسول کی اطاعت کی بجائے اپنے گمراہ آباؤ اجداد کی جاہلانہ تقلید مذموم کا ذکر۔

(۱۰۵)۔ تبلیغ ہدایت اور اصلاح کی تمام مساعیٔ جمیلہ کے باوجود کفار کا اپنے کفر پر قائم رہنے کی وجہ سے اہل حق سے تنبیہی بازپرس نہ کرنے کی خدائی تسلی کا اظہار۔

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ رسول کے ذمہ سوائے پہنچانے کے اور کچھ نہیں اور اللہ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو
وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ
اور جو چھپ کر کرتے ہو۔ کہہ دو کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں اگرچہ تمہیں ناپاک کی کثرت بھلی معلوم ہو
ع ١٣ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ يٰۤاَيُّهَا
سو اے عقل مندو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہاری نجات ہو۔ اے ایمان والو
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ
ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر یہ باتیں ایسے وقت میں پوچھو گے
تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ
جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی گزشتہ سوالات اللہ نے معاف کر دیئے ہیں اور اللہ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا
بخشنے والا بردبار ہے۔ ایسی باتیں تم سے پہلے ایک جماعت پوچھ چکی ہے پھر ان باتوں کے وہ
كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّ
مخالف ہو گئے۔ اللہ نے بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام مقرر نہیں کئے
لَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ
لیکن کافر اللہ پر بہتان باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر بے وقوف ہیں۔
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ
اور جب انہیں کہا جاتا ہے اس کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کیا اور رسول کی طرف تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہ کافی ہے
قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ علم رکھتے ہوں نہ انہوں نے ہدایت پائی
شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ
ہو تو بھی ایسا ہی کریں گے۔ اے ایمان والو تم پر اپنی جان کی فکر لازم ہے تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی گمراہ
مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
ہو جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں بتلا دے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ

جو کچھ تم کرتے تھے۔ اے ایمان والو جبکہ تم میں سے کسی کو موت آپہنچے تو وصیت کے

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ

وقت تمہارے درمیان تم میں سے معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں یا تمہارے سوا دو (۲) گواہ

مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ

اور ہوں اگر تم نے زمین میں سفر کیا ہو پھر تمہیں موت کی مصیبت آپہنچے ان دونوں کو

الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ

نماز کے بعد کھڑا کرو وہ دونوں اللہ کی قسمیں کھائیں اگر تمہیں کہیں شبہ ہو کہ ہم قسم کے بدلے مال

ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ

نہیں لیتے اگرچہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور ہم اللہ کی گواہی نہیں چھپاتے ورنہ ہم بے شک

اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ﴿١٠٦﴾ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا

گناہ گار ہوں گے۔ پھر اگر اس بات کی اطلاع ہو جائے کہ وہ دونوں گناہ کے مستحق ہوئے ہیں تو ان کی

فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ

جگہ اور دو گواہ کھڑے ہوں ان میں سے جن کا حق دبا گیا ہے جو سب سے زیادہ میت کے قریب ہوں پھر اللہ کی

فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا

قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی ورنہ ہم

إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٧﴾ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ

بے شک ظالموں میں سے ہوں گے۔ یہ اس امر کا قریب ذریعہ ہے کہ وہ لوگ واقع کو ٹھیک طور پر ظاہر کر دیں

وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ

یا اس بات سے ڈر جائیں کہ قسمیں ان کی قسموں کے بعد رد کی جائیں گی اور اللہ سے ڈرتے

وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٠٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ ع ١٤

رہو اور سنو اور اللہ نافرمانوں کو سیدھی راہ پر نہیں چلاتا۔ جس دن اللہ سب پیغمبروں کو جمع کرے گا

الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ

پھر کہے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا وہ کہیں گے ہمیں کچھ خبر نہیں تو ہی چھپی باتوں کو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۶تا۱۰۸) ۔ اعتقادی اصلاح کے بعد باہمی معاملات کے حوالہ سے ناصحانہ خدائی احکام کا قدرے تفصیلی بیان ۔ (دورانِ سفر مجبوراً وصیت اور عندالضرورۃ شہادت کے حوالہ سے معاملاتی تفصیلی نصائح کا اظہار۔

(۱۰۹) ۔ (اطاعتِ احکام کے حوالہ سے عمومی بازپرس کی تنبیہ کرنے کیلئے) روزِ محشر بارگاہِ خداوندی میں انبیاء ورسل کی اجتماعی حاضری اور اپنی امتوں کے حوالہ سے اطاعتِ خداوندی کے متعلق اجتماعی سوال خاص اور جواب کا سبق آموز بیان۔

نظامِ عدل و انصاف بمعہ نظام شہادت

(زیرِ مطالعہ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۰۶)

اللہ تعالیٰ نے انسانی جبلّت و فطرت میں جن عناصر اربعہ کی آمیزش رکھی اس میں ایک جُز آگ بھی تھی پھر ہر شے کے فطری اثرات بھی رکھے گئے۔ آگ کی تاثیر جلانا، تپش، گرمی ہے۔ وہ گرمی اور تپش انسان میں اپنا رنگ دکھاتی ہے جو لوگ مزاجاً اور طبعاً صبر و حلم والے ہوتے ہیں وہ لوگ تو اس باطنی گرمی کو برداشت اور دبا جاتے ہیں اور جو سخت اور گرم مزاج کے حامل ہوتے ہیں وہ اکثر اسکا اظہار کرتے کرتے جھگڑا اور تکرار پر اُتر آتے ہیں اور پھر بالآخر کوئی نہ کوئی غلط اقدام کر جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں انفرادی اور اجتماعی تنازعات سر اُٹھاتے ہیں۔ نوبت مقدمات تک جا پہنچتی ہے اور پھر عدالتی دروازوں پر دستک دیتے دیتے عمر بیت جاتی ہے اور انصاف پھر بھی مُنہ تک رہا ہوتا ہے (اللہ کی پناہ)۔ اسلام نے عدل و انصاف پر بہت تاکیدی انداز سے عدالتی نظام کو بہت موثر انداز میں تشکیل دیا ہے جس کی اساس (بنیاد) صرف اور صرف عدل و انصاف ہے۔ اسلام کے اس ابتدائی دور میں آج کی طرح ظاہراً منظم نظام نہ سہی مگر انصاف کے تمام تر تقاضے لاگو کیے گئے تھے مثلاً کوئی بھی دعویٰ بلاتحقیق کبھی قابلِ سماعت نہیں ہوا۔ دعویٰ بلا دلیل کا تصور ہی باطل ٹھہرایا گیا ہے۔ فقط یکطرفہ مؤقف سننے کا نظریہ رد کر کے فریقِ ثانی (مدعیٰ علیہ) کو دفاع کا لازمی حق دیا گیا ہے۔ انصاف کی سربلندی کا یہ عالم کہ اپنے وقت کے دبنگ خلیفہ برحق حضرت عمر فاروقؓ کو وقت کی عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر بلاامتیاز عدالتی تقاضوں کے مطابق جواب دہ ہونا پڑا۔ آج دنیا میں جو جدید ذرائع تفتیش اور عدالتی نظام کے اہم انتظام امور نافذ ہیں۔ ان کی اصل اساس امام الانبیاء ﷺ اور خلفائے راشدین کے نافذ کردہ نظام عدل سے لی گئی ہے۔ اسلام کا نظامِ عدل و انصاف نہ تو خرگوش کی طرح چھلانگیں لگاتا ہے اور نہ ہی اس قدر سست ہے کہ کچھوا بھی شرما جائے، اسلام سنجیدگی سے

مقدمات کی تحقیق وتفتیش کو ٹھوس اور مستحکم شہادتی نظام کے ساتھ پیش کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ یہ درست ہے کہ آج معاشرتی احوال انتہائی دِگر گوں اور ناگفتہ بہ ہیں۔ نظامِ شہادت اور تفتیشی نظام ناقابل اعتماد ہو کر رہ گیا ہے اور بقیہ انصاف کا قتل عدالتی طریقہ ہائے بحث اور دیگر غیر ضروری تکنیکی رکاوٹوں کے باعث ہوتا رہتا ہے۔ تفتیش اور عدالتی فیصلے اگر تحقیقی مواد کی بجائے خارجی حقائق کے اردگرد گھومنے لگ جائیں تو عدل و انصاف کی آہیں۔ کوئی سنے نہ سنے وہ سمیع و بصیر ذات تو سب مخفی حقائق کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ کوئی باریک سے باریک شے بھی اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتی۔ اسلام نے مقدمات کی تحقیق وتفتیش میں شہادت کو بنیادی اہمیت دی ہے اور اہم ترین مقدمات میں تزکیۃ الشہود (گواہوں کی چھان بین اور جرح) کا عدالتی قانون رائج کیا ہے۔ مگر انتہائی لمحہ فکریہ یہ ہے کہ انصاف اگر خریدا جا رہا ہے تو شہادتی گواہوں کا یہ عالم ہے کہ خود لوگوں سے پوچھتے پھرتے ہیں کہ ''کسی کو شہادت (گواہی) کی ضرورت تو نہیں؟'' اس منڈی میں بہت سے وپاری اور دلّال سر عام منادی کرتے دیکھے جاسکتے ہیں جب شہادت سر عام بکنے لگ جائے اور انصاف کے بھی بازاری مقابلہ شروع ہو جائیں تو ایسے معاشروں کی تباہی کا انتظار کیا جائے۔ کیونکہ حضرت علیؓ کا فرمان مشہور ہے کہ کفر کی حکومت قائم رہ سکتی ہے۔ مگر ظلم (بے انصافی) کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی پھر اسی بے انصافی کے نتائج میں معاشرے میں بغاوت و سرکشی عام ہو گئی ہے، لوگوں میں ظلم، دجل و فریب کی جرأت بڑھ گئی ہے، عدالتی خوف اُٹھ گیا ہے، معاشرتی بے راہ روی دندنا رہی ہے، ظالم ننگا ناچ رہا ہے اور مظلوم اپنا سر چھپاتا پھر رہا ہے۔ اسلام نے مقدمہ کی الف (FIR) سے لے کر عدالتی فیصلہ کی ی تک (انتہا تک) جملہ امور میں درست تفتیش / درست شہادت، درست عدالتی طریقہ کار اور درست فیصلے کو یقینی بنانے پر زور دیا ہے آج کی تین چار مراحل پر مبنی عدالتی فیصلوں کی درجہ بندی اور پھر اس کی سست رفتاری سے حصول انصاف کی تمام تر جدو جہد وکلا کی بد نیتی کی نذر ہوتے دیکھی جا سکتی ہے۔ آج ضرورت ہے کہ منبر و محراب سے جھوٹی شہادتوں کے عمومی راج اور

ظلم کی حمایت میں مظلوموں سے بے انصافی کے خلاف (قرآن و حدیث سے مستدلات حقائق کی روشنی میں) مؤثر آواز اُٹھائی جائے اور لوگوں میں اس حوالے سے خدا خوفی کی تاکیدی ترغیب کا ماحول بنایا جائے۔ دوسری طرف جن لوگوں کے کندھوں پر نظامِ عدل کے عملی نفاذ کی ذمہ داری کا بوجھ ہے وہ عدلیہ کے قابلِ احترام ججز ہیں (جوڈیشری)۔ یہ درست ہے کہ شک کا فائدہ مُلزم کو ملتا ہے مگر قلم اور قانون کا استعمال موم کی ناک نہ بنا دیا جائے۔ شرعی (قانونی) اور اخلاقی طور پر عدلیہ کا فرض ہے کہ قانون کے مؤثر عملی نفاذ میں اپنے فرضِ منصبی کو بطریقِ احسن ادا کرنے میں اپنا وزنی حصہ ڈالنے میں کسی غفلت کا مظاہرہ نہ کرے۔ اسلام کے فوجداری قانون میں یہ شق بھی ملتی ہے کہ جج کو اگر اپنے ذرائع یا ٹھوس معلومات کی بناء پر یہ یقین ہو جائے (گو ظاہراً قانونی تقاضے اِس کی شہادت میں دستیاب نہ ہوں) ملزم نے یہ جرم کیا ہے تو ایسے میں وہ حد تو لاگو نہیں کر سکتا (کیونکہ حدود شبہات سے گر جاتی ہیں) مگر تعزیراً اُس کو اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت سزا دے سکتا ہے۔ کسی بھی معاشرے کی اصلاح کیلئے (خارجی ذرائعِ اصلاح سمیت) قانونی طریقہ سے عدلیہ کے ذریعہ نظامِ جزا و سزا کا مؤثر نفاذ ضروری ہے۔ کسی بھی ملک میں اگر افراد کی بجائے قانون کی مؤثر حکمرانی رائج ہو جائے تو بہت ساری معاشرتی و اخلاقی بے راہ روی نیز جرائم کا گراف نیچے آ جاتا ہے۔ بیشک آج ہم خلفاء راشدین و عادل حکمرانوں کے صالح دور میں نہیں جی رہے مگر اسلام کے عادلانہ قوانین تو قیامت تک نافذ العمل ہیں۔ اگر ہر جج یہ ٹھان لے کہ اپنے طور پر اسلام اور ملکی قوانین کے مطابق حاصل شدہ اختیارات کے تحت مجرم کو اُس کے جرم کے مطابق سزا دیتا رہے تو قانون کا اپنا فطری خوف اور رعب ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے احکامات و اطاعت کا الگ الگ مکلّف (پابندِ عمل) بنایا ہے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے تو اکیلے کسی اَمر کی اصلاح کیسے کر سکتا ہے؟ یہ عُذرِ لنگ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ قبول نہیں ہو گا۔ جس شخص کو جس حد تک اختیار حاصل ہے وہ اپنے طور پر اِس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ اپنی قوتِ نافذہ کو بروئے کار

لا کر قانونِ الٰہی (قانونِ سلطنتِ اسلامی) پر بہر حال عمل کرے اور کرائے۔ جیسے ایک عادل حکمران کو اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت کا سایہ نصیب ہو گا ایسے ہی (اُمید یکہ ان شاء اللہ) ایک منصف جج کو بھی شاباش اور رحمتِ خداوندی نصیب ہو گی۔ یہ نکتہ بھی انتہائی قابلِ توجہ ہے کہ کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت چھوٹا بڑا جج (منصف) یہ حقیقت ذہن میں رکھے کہ وہ اللہ ورسول ﷺ کے بنائے ہوئے قانون (احکام) کے نافذ کرنے کا اختیار و قدرت کا امین بنایا گیا ہے۔ گویا اُس کے پاس حاصل شدہ اختیار کے تحت قوتِ نافذہ ہے، قوتِ حاکمہ نہیں ہے(قوتِ حاکمہ فقط اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے)۔ ارشادِ باری تعالیٰ :﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ﴾ ترجمہ: حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہے۔ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۴۰)۔ دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ﴾ ترجمہ: پہلے اور پچھلے سب کام اللہ کے حکم سے ہیں۔ (سورۃ الروم آیت نمبر ۴)

الْغُيُوبِ ﴿١٠٩﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَ

جاننے والا ہے۔ جب اللہ کہے گا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے میرا احسان یاد کر جو تجھ

عَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي (وقف لازم)

پر اور تیری ماں پر ہوا ہے جب میں نے رُوح پاک سے تیری مدد کی تو لوگوں سے

الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ

گود میں اور ادھیڑ عمر میں بات کرتا تھا اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات

وَالْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ

اور انجیل سکھائی اور جب تو مٹی سے جانور کی صورت میرے حکم سے بناتا تھا پھر تو اس میں پھونک

فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ

مارتا تھا تب وہ میرے حکم سے اڑنے والا ہو جاتا تھا اور مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ

کرتا تھا اور جب مُردوں کو میرے حکم سے نکال کھڑا کرتا تھا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا

جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا

جب تو ان کے پاس نشانیاں لے کر آیا تو جو ان میں سے کافر تھے وہ کہنے لگے اور کچھ نہیں یہ تو

سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٠﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَ

صریح جادو ہے۔ اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈال دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ

بِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾ إِذْ قَالَ

تو کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ جب حواریوں

الْحَوَارِيُّونَ يَٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ

نے کہا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تیرا رب کر سکتا ہے کہ ہم پر (دستر) خوان بھرا

عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾

ہوا آسمان سے اتارے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔

قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ

انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۰)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ محترمہ پر غیر معمولی خدائی احسانات، معجزات کی تفصیلی یاددہانی اور (اس دور کے) کفار کے مشاہدۂ حق کے باوجود منفی ردِعمل کا اظہار۔

(۱۱۱)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریّین (حمایتی اور مددگار) پر خدائی احسان خاص اور انکے مثبت ردِعمل کا توصیفی بیان۔

(۱۱۲)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریّین کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے غیر معمولی خواہش (نزولِ مائدہ) کا اظہار اور جواباً تنبیہی نصیحت کا ذکر۔

(۱۱۳)۔ ناصحانہ تنبیہ کے بعد حواریّین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وضاحتی درخواست کا بیان۔

صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لازم

کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس پر گواہ رہیں۔ عیسیٰ مریم کے بیٹے نے کہا

اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا

اے اللہ رب ہمارے ہم پر بھرا ہوا (دستر) خوان آسمان سے اُتار جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو

لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾

اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں رزق دے اور تو ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ

اللہ نے فرمایا بے شک میں وہ دستر خوان تم پر اُتاروں گا پھر اس کے بعد کوئی تم میں سے ناشکری کریگا تو

ع ١٥ ٥ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

میں اسے ایسی سزا دوں گا کہ جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہوگی۔ اور جب اللہ فرمائے گا اے عیسیٰ مریم کے

مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ وَاُمِّىَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ

بیٹے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی دو خدا بنالو وہ عرض

اللّٰهِ ۗ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِىْ بِحَقٍّ ۗ اِنْ كُنْتُ

کرے گا تو پاک ہے مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں کہ جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے یہ کہا ہوگا

وقف النبي صلى الله عليه وسلم قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۗ تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِكَ ۚ

تو تجھے ضرور معلوم ہوگا جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے اور جو تیرے دل میں ہے وہ میں نہیں جانتا

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِىْ بِهٖٓ اَنِ

بے شک تو ہی چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے۔ میں نے ان سے اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا تو نے

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ

مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور میں اس وقت تک ان کا نگران تھا

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ

جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے

شَىْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١١٧﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

خبردار ہے۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کردے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۴)۔ بعد از اطمینان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں عاجزانہ التجاء کا ذکر خاص۔

(۱۱۵)۔ جواب دعا میں مشروط قبولیت جب کہ کفرانِ نعمت پر بے مثال عذاب کی غضبناک تنبیہ کا بیان۔

(۱۱۶ تا ۱۱۸)۔ روزِ محشر (برسرِ عام وخاص) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (نصاریٰ کی بدعقیدگی کے متعلق) خدائی سوالِ خاص کا پر رعب ذکر اور جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقت پر مبنی عقیدۂ حق کا اعترافی اظہار، بعد ازاں نصاریٰ کی بدعقیدگی کے حوالہ سے لاتعلقی کا کھل کر اظہار کرتے ہوئے جزاء وسزا سے متعلق خدائی اختیار کامل کا اعترافی بیان۔

فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ
تو تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ فرمائے گا یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو
صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
ان کا سچ کام آئے گا ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ
أَبَدًا ۚ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾ لِلَّهِ
رہنے والے ہوں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہی بڑی کامیابی ہے۔
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾ ع ١٦
آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب اللہ ہی کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ١٦٥ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ٢٠

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ
سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور اندھیرا اور اجالا بنایا
وَالنُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم
پھر بھی یہ کافر اوروں کو اپنے رب کے ساتھ برابر ٹھہراتے ہیں۔ اللہ وہی ہے جس نے
مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ۖ ثُمَّ أَنتُمْ
تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک وقت مقرر کر دیا اور اس کے ہاں ایک مدت مقرر ہے تم پھر
تَمْتَرُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ
بھی شک کرتے ہو۔ اور وہی ایک اللہ آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی تمہارے ظاہر اور چھپے سب حال
جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿٣﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ
جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں جو ان کے سامنے
رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ
آئی ہو اور انہوں نے منہ نہ موڑا ہو۔ اب جو حق ان کے پاس آیا تو اسے بھی انہوں نے جھٹلا دیا جس چیز کا وہ اب
فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ
تک مذاق اڑاتے رہے ہیں عنقریب اس کے متعلق کچھ خبریں ان کو پہنچیں گی۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١١٩)۔ جوابا (روز محشر) اللہ پاک کی طرف سے اطاعت الٰہی پر عمل پیرا سابقین کے لئے عظیم خوشخبری اور انعامات مخصوصہ کا اعلان۔

(١٢٠)۔ ہر شے پر قادر ذات کی ملکیت تامہ وعامہ کا بیان (کہ کوئی بھی چیز اس کی قدرت اور ملکیت سے باہر نہیں)۔

سورۃ الانعام

(١)۔ (آغاز سورت میں) حمد باری تعالٰی بذریعہ صفات عظیمہ کا ذکر اور ساتھ ہی کفار کے انکار حق پر اظہار افسوس کا بیان۔

(٢)۔ خالق کائنات کے تخلیقی شاہکار (انسانی وجود کی حیران کن مادہ سے تخلیق) اور اس کے تکوینی فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے شک گزار لوگوں پر اظہار تعجب۔

(٣)۔ آفاقی خدائی قدرت اور احاطۂ علم کا بیان۔

(٤)۔ خدائی آیات سے اعراض کرنے والوں کا مذمتی ذکر۔

(٥)۔ مشاہدہ حق کے باوجود تکذیبی (جھٹلانے) اور استہزائی (خدائی حکم کا مذاق اڑانے کی) راہ اپنانے والوں کیلئے وبال جرم کی سخت تنبیہ کا بیان۔

اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مَا لَمۡ نُمَكِّنۡ

ان سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کر دیں ہم نے انہیں زمین میں وہ اقتدار بخشا تھا

لَّكُمۡ وَاَرۡسَلۡنَا السَّمَآءَ عَلَيۡهِمۡ مِّدۡرَارًا وَّجَعَلۡنَا الۡاَنۡهٰرَ تَجۡرِىۡ

جو تمہیں نہیں بخشا۔ اور ہم نے ان پر آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ان کے نیچے نہریں بہا

مِنۡ تَحۡتِهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا

دیں پھر ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کر دیا اور ہم نے ان کے بعد اور امتوں کو

اٰخَرِيۡنَ ۝٦ وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ كِتٰبًا فِىۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡهُ بِاَيۡدِيۡهِمۡ

پیدا کیا۔ اور اگر ہم تم پر کوئی کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی اتار دیتے اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو

لَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٧ وَقَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ

کر بھی دیکھ لیتے تب بھی کافر یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور کہتے ہیں اس پر کوئی فرشتہ کیوں

عَلَيۡهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوۡ اَنۡزَلۡنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ الۡاَمۡرُ ثُمَّ لَا يُنۡظَرُوۡنَ ۝٨ وَ

نہیں اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو اب تک فیصلہ ہو چکا ہوتا پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔

لَوۡ جَعَلۡنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلۡنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّا يَلۡبِسُوۡنَ ۝٩

اور اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو وہ بھی آدمی ہی کی صورت میں ہوتا اور ہم انہیں اسی شبہ میں ڈالتے جس میں اب مبتلا ہیں۔

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ

اور تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اُڑایا جا چکا ہے پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا انہیں اسی عذاب

مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝١٠ قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ انۡظُرُوۡا ع

نے آگھیرا جس کا مذاق اُڑاتے تھے۔ کہہ دو کہ ملک میں سیر کرو پھر دیکھو جھٹلانے

كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝١١ قُلۡ لِّمَنۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

والوں کا کیا انجام ہوا۔ ان سے پوچھو آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے کہہ دو سب

قُلۡ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ

کچھ اللہ ہی کا ہے اس نے اپنے اوپر رحم لازم کر لیا ہے وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور اکٹھا

لَا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ اَلَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝١٢ وَلَهٗ

کرے گا جس میں کچھ شک نہیں جو لوگ اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال چکے ہیں وہ ایمان نہیں لاتے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶)۔ دورِ سابق کے غیر معمولی طاقت ور طبقات (جن پر ظاہری خدائی انعامات بے حساب تھے) کی اپنے جرائم کے باعث (خدائی گرفت سے) ہلاکت اور ان کی جگہ دوسروں کو لانے کے عبرتی واقعات سے سبق حاصل کرنے کا تنبیہی ذکر۔

(۷)۔ کفار کی فرمائش پر (بالفرض) معجزاتی اظہار کے باوجود ان کے نتیجتاً منفی ردِ عمل (کفر پر ہٹ دھرمی) کا مذمتی ذکر۔

(۸)۔ کفار کی بے جا فرمائش اور اس کے بالفرض وقوع (اگر فرمائش پوری بھی کر دی جائے) کے نتیجۂ بد پر خصوصی تنبیہ کا بیان۔

(۹)۔ فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجنے کے صورت میں بھی کفار کے اشکالات (شکوک و شبہات) ختم نہ ہونے کا ذکر۔

(۱۰)۔ انبیاء و رُسل سے استہزائی سلسلہ پر (دورِ سابق میں) خدائی عذاب و گرفت کا حوالہ جاتی ذکر و تنبیہ۔

(۱۱)۔ مکذبین کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے مقامات عبرت کی مشاہداتی دعوت کا ذکر۔

(۱۲)۔ آسمان و زمین کے مالکِ حقیقی کی طرف سے رحمت بھری مہلت کا ذکر خاص اور روزِ محشر میں اجتماعی حاضری کے متعلق کفار کے ایمان نہ لانے پر اظہار افسوس کا بیان۔

مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۗ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣ قُلْ اَغَيْرَ

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ رات اور دن میں پایا جاتا ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ کہہ دو

اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ

جو اللہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے کیا اس کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بناؤں اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

اسے کوئی نہیں کھلاتا کہہ دو مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اس کا فرمانبردار ہو جاؤں اور تو ہرگز مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٤ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ

میں شامل نہ ہو۔ کہہ دو اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے

عَظِيْمٍ ۝١٥ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

ڈرتا ہوں۔ جس سے اس دن عذاب ٹل گیا تو اس پر اللہ نے رحم کر دیا اور یہی بڑی

الْمُبِيْنُ ۝١٦ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۗ وَ

کامیابی ہے۔ اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اور کوئی دور کرنے والا نہیں

اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٧ وَهُوَ الْقَاهِرُ

اور اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اپنے بندوں پر اسی کا زور ہے اور

فَوْقَ عِبَادِهٖ ۗ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝١٨ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۗ

وہی حکمت والا خبردار ہے۔ تو پوچھ سب سے بڑا گواہ کون ہے کہہ دو اللہ میرے اور

قُلِ اللّٰهُ ۣ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ

تمہارے درمیان گواہ ہے اور مجھ پر یہ قرآن اُتارا گیا ہے تاکہ تمہیں اس کے ذریعہ سے ڈراؤں

بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ۭ قُلْ

اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی معبود ہے

لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝١٩ م

کہہ دو میں تو گواہی نہیں دیتا کہہ دو وہی ایک معبود ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور جو لوگ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳ تا ۱۴)۔ خدائی صفات کے پس منظر میں اس کے احاطۂ قدرت کا ذکر کرتے ہوئے پیغمبر برحق کو اطاعت خداوندی اور شرک سے بے زاری کے واضح اظہار و اعلان کا حکم۔

(۱۵ تا ۱۸)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کے توسط سے خدائی قدرت کاملہ کے متعلق عقیدۂ حق و صفات کا مکمل کر اظہار و بیان۔

(۱۹)۔ توحید و رسالت کے متعلق خدائی شہادت پر اکتفاء کرتے ہوئے (کافی سمجھتے ہوئے) خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف سے توحید اور شرک کی حقیقت پر اپنے ٹھوس عقیدے کا اعلانیہ اظہار۔

(۲۰)۔ اہلِ کتاب کی خاص معرفتِ رسول کے باوجود ایمانی حقیقت قبول نہ کرنے پر سخت اظہار افسوس۔

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى ع ۸

اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال چکے ہیں وہی ایمان نہیں لاتے۔ جو شخص اللہ پر بہتان باندھے یا اس کی

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ

آیتوں کو جھٹلائے اس سے زیادہ ظالم کون ہے بے شک ظالم نجات نہیں پائیں گے۔ اور جس دن ہم ان

نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ

سب کو جمع کریں گے پھر ان لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے شرک کیا تھا تمہارے شریک کہاں ہیں جن

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا

کا تمہیں دعویٰ تھا۔ پھر سوائے اس کے ان کا اور کوئی بہانہ نہ ہوگا کہیں گے ہمیں اللہ اپنے پروردگار کی قسم ہے کہ

مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

ہم تو مشرک نہیں تھے۔ دیکھو اپنے اوپر انہوں نے کیسا جھوٹ بولا اور جو باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ سب

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى

غائب ہو گئیں۔ اور بعض اُن میں سے تیری طرف کان لگائے رہتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے

قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

ڈال رکھے ہیں جن کی وجہ سے وہ کچھ نہیں سمجھتے اور ان کے کانوں میں گرانی ہے اور اگر یہ تمام نشانیاں

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لاویں گے جب وہ تمہارے پاس آکر تم سے جھگڑتے ہیں تو کافر کہتے

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ

ہیں کہ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہی ہیں۔ اور یہ لوگ اس سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دُور بھاگتے ہیں اور

يَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ

نہیں ہلاک کرتے مگر اپنے آپ کو اور سمجھتے نہیں۔ کاش تم اس وقت کی حالت دیکھ سکتے جب وہ دوزخ کے کنارے

تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

کھڑے کئے جائیں گے اس وقت کہیں گے کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم واپس بھیج دیے جائیں اور اپنے رب

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ

کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔ بلکہ جس چیز کو اس سے پہلے چھپاتے تھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۱)۔ خدائی احکامات کے حوالہ سے افتراء (جھوٹ گھڑنے) اور تکذیب (جھٹلانے) روش اپنانے والوں کا مذمتی ذکر۔

(۲۲ تا ۲۳)۔ روزِ قیامت (مشرکین کے باطل خداؤں کے متعلق) کفار سے سخت (طنزیہ) سوال کا ذکر اور جواب میں لاجواب ہو کر شرک سے بیزاری کے (جھوٹے) دعوے کا بیان۔

(۲۴)۔ روزِ محشر کفار کے کذب وافتراء کے نتیجہ بد اور بے بسی کا حسرتی ذکر۔

(۲۵ تا ۲۶)۔ کفار کی بارگاہِ رسالت میں حاضری کے باوجود قبولِ حق سے ازلی محرومی اور ان کے منفی تبصرے و رویے کا ذکر نیز ان کے دوسروں کو حق سے دور رکھنے کی مذموم کوششوں کا مذمتی بیان۔

(۲۷)۔ دنیا میں تکذیبِ حق پر اترانے والوں (فخر وناز کرنے والوں) کی روزِ محشر بے موقع تمنا و حسرت کا ذکر۔

مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾
وہ ظاہر ہوگئی اور اگر یہ واپس بھیج دیے جائیں تب بھی وہی کام کریں گے جن سے انہیں منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں۔

وَقَالُوْا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ
اور کہتے ہیں اس دنیا کی زندگی کے سوا ہمارے لئے اور کوئی زندگی نہیں اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔ اور کاش

تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۗ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۗ قَالُوْا بَلٰى وَ
کر تو دیکھے جس وقت وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے وہ فرمائے گا کیا یہ سچ نہیں کہیں گے ہاں

ع رَبِّنَا ۗ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
ہمیں اپنے رب کی قسم ہے فرمائے گا تو اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو۔ وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے اپنے رب کی ملاقات

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا
کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آ پہنچے گی تو کہیں گے اے افسوس ہم نے اس میں کیسی

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ۗ اَلَا
کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائیں گے خبردار وہ برا بوجھ ہے جسے وہ

سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۗ وَلَلدَّارُ
اٹھائیں گے۔ اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشہ ہے اور البتہ آخرت کا گھر

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ
ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو پرہیزگار ہوئے کیا تم نہیں سمجھتے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان کی

الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
باتیں تمہیں غم میں ڈالتی ہیں سو وہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار

يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا
کرتے ہیں۔ اور بہت سے رسول تم سے پہلے جھٹلائے گئے پھر انہوں نے جھٹلائے جانے پر

كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ
صبر کیا اور ایذا دیے گئے یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچی اور اللہ کے فیصلے کوئی بدل نہیں سکتا

وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ
اور تمہیں پیغمبروں کے حالات کچھ پہنچ چکے ہیں۔ اور اگر ان کا منہ پھیرنا تم پر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸)۔ کفار کے روزِ محشر اظہار تمنا کو جھٹلاتے ہوئے ان کی ازلی بدنصیبی کا ذمتی ذکر۔

(۲۹)۔ کفار کے آخرت کے متعلق بدعقیدگی کا بیان۔

(۳۰)۔ روزِ قیامت کفار کے مشاہدۂ حق پر خدائی سوال وجواب کا تنبیہی ذکر۔

(۳۱)۔ آخرت کے منکرین کو قبل از وقت اطاعتِ حق کی تنبیہ، بصورت دیگر روزِ محشر نری حسرت اور گناہوں کے ناقابل برداشت وبال کا سامنا کرنے کا المیہ۔

(۳۲)۔ دنیا کے عارضی لہو ولعب کی بجائے دائمی حیاتِ جاوداں (ہمیشہ کی زندگی) کو پیش نظر رکھنے کا ناصحانہ بیان۔

(۳۳)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو تکذیبی ایذا رسانی (جھٹلانے کی وجہ سے آپکو فطری غم) پر خدائی تسلی کا ذکر۔

(۳۴)۔ دورِ گزشتہ میں انبیاء سابقین سے کفار کے تکذیبی رویہ اور ایذا رسانی کا حوالہ جاتی ذکر کرتے ہوئے خدائی فیصلوں کی اٹل حقیقت اور احوال رُسل کے متعلق خبر صادق کا بیان۔

إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا

گراں ہو رہا ہے پھر اگر تم سے ہو سکے تو کوئی سرنگ زمین میں تلاش کر یا آسمان پر سیڑھی لگا

فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ

پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لا اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو سیدھی راہ پر جمع کر دیتا سو

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ

تو نادانوں میں سے نہ ہو۔ وہی مانتے ہیں جو سنتے ہیں اور اللہ مُردوں کو زندہ کرے گا پھر

وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ

اس کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور کہتے ہیں اس کے رب کی طرف سے

عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً وَ

اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کہہ دو اللہ اس بات پر قادر ہے کہ نشانی اتارے اور لیکن ان میں

لَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ

سے اکثر نہیں جانتے۔ اور کوئی چلنے والا زمین میں نہیں اور نہ کوئی پرندہ کہ اپنے دو بازوؤں سے اُڑتا

يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ

ہے مگر یہ تمہاری ہی طرح کی جماعتیں ہیں ہم نے ان کی تقدیر کے لکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ

پھر سب اپنے رب کی طرف جمع کئے جائیں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے

فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ

اور گونگے ہیں اندھیروں میں ہیں اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے سیدھی

مُسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ

راہ پر ڈال دے۔ کہہ دو دیکھو تو سہی اگر تم پر خدا کا عذاب آئے یا تم پر قیامت ہی آجائے تو کیا خدا کے

أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ

سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو۔ بلکہ اسی کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو دور کر

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ ع ۱۰

دیتا ہے جس کیلئے اسے پکارتے ہو اور جنہیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو انہیں بھول جاتے ہو۔ اور ہم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۵)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی اپنی امت کے متعلق حد سے بڑھی مخفی ایمانی خواہش پر خدائی مشفقانہ تنبیہ کا تمثیلی (فرضی مثال کے ذریعہ) ذکر اور اجتماعی ہدایت کے حوالہ سے خدائی مشیت کا اظہار خاص۔

(۳۶)۔ قبولِ حق کے لئے باہوش وحواس سننا و سمجھنا قرار دیتے ہوئے انکارِ حق پر روزِ قیامت مکذبین کی پوری خبر لینے کا سخت تنبیہی بیان۔

(۳۷)۔ کفار کے فرمائشی مطالبات کے جواب میں سخت ردِ عمل کا ذکر خاص، آسمانی معجزات کے فرمائشی مطالبات کی بجائے خدائی مخلوقات کے منظم مشاہداتی نظام میں غور و فکر نیز باطنی مرتب نظام احتساب اور روزِ محشر سب کی اجتماعی پیشی کا ذکر۔

(۳۹)۔ مکذبین نے جب ذرائع ہدایت کا درست استعمال نہیں کیا تو پھر گمراہی کی تاریکیاں ہی مقدر ٹھہرنے کا تنبیہی ذکر اور کفر وہدایت کے حوالہ سے مشیت الٰہی کے تکوینی فیصلے کا بیان۔

(۴۰)۔ کسی بھی مشاہدۂ عذاب کے وقت خدا کے سوا کس کو پکارو گے؟ ذرا بتاؤ تو! کفار سے لاجواب سوال کا ذکر۔

(۴۱)۔ مشکلات میں حقیقی اللہ سے مدد مانگنے اور اس کی طرف سے حاجات پوری ہونے کے باوجود اس کو فراموش کرنے کا شکایتی ذکر۔

أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَٰهُم بِٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

نے تجھ سے پہلے بہت سی امتوں کے ہاں رسول بھیجے تھے پھر ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں پکڑا

يَتَضَرَّعُونَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ إِذْ جَآءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا۟ وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ

تاکہ وہ عاجزی کریں۔ پھر کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو عاجزی کرتے لیکن ان کے

وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوا۟ مَا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦ

دل سخت ہوگئے اور شیطان نے انہیں وہ کام آراستہ کر دکھائے جو وہ کرتے تھے۔ پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَٰبَ كُلِّ شَىْءٍ حَتَّىٰٓ إِذَا فَرِحُوا۟ بِمَآ أُوتُوٓا۟

جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر خوش ہوگئے

أَخَذْنَٰهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ

جو انہیں دی گئی تھیں ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا پس وہ اس وقت ناامید ہوکر رہ گئے۔ پھر ان ظالموں کی جڑ کاٹ دی

ظَلَمُوا۟ ۚ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٤٥﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ ٱللَّهُ

گئی اور اللہ ہی کیلئے سب تعریف ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ ان سے کہہ دو دیکھو تو سہی اگر اللہ تمہارے

سَمْعَكُمْ وَأَبْصَٰرَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ

کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کوئی ایسا رب ہے جو تمہیں

يَأْتِيكُم بِهِ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿٤٦﴾

یہ چیزیں لا دے دیکھ ہم کیونکر طرح طرح کی نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ منہ موڑتے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ

کہہ دو اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا ظاہر آجائے تو ظالموں کے سوا اور کون

يُهْلَكُ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّا

ہلاک ہوگا۔ اور ہم پیغمبروں کو صرف اسی لئے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں

مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ ءَامَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور ڈرا دیں پھر جو شخص ایمان لے آوے اور اپنی اصلاح کر لے سو ان پر کوئی ڈر نہ ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٨﴾ وَٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا يَمَسُّهُمُ ٱلْعَذَابُ

اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں عذاب پہنچے گا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۲)۔ بغاوت و سرکشی میں مست مکذبین کو اقوام سابقہ سے سبق حاصل کرنے کا حوالہ جاتی اور تنبیہی ذکر (تاکہ نافرمانی کی بجائے تضرع و عاجزی کا راستہ اپنائیں)۔

(۴۳)۔ خدائی گرفت پر آہ و زاری (توبہ کرنے) کی بجائے سرکشی کا بازار گرم کرنے، نرم دلی کی بجائے اُلٹا سخت دلی دکھانے، اطاعتِ رحمان کی بجائے اطاعتِ شیطان کو ترجیح دینے پر سخت ترین نوٹس کا تنبیہی بیان۔

(۴۴ تا ۴۵)۔ خدائی اطاعت سے ناآشنا اور لذت دنیا کی دلدادہ اقوام کے فلسفۂ ہلاکت و بربادی کا حیران کن واقعاتی تجزیہ (معاشرتی و معاشی ترقی کی معراج دراصل ہلاکت و بربادی کا پیش خیمہ چلی آرہی ہے یہ صداقت بھرا خدائی تجزیہ ہے "ولکن اکثر الناس لا یعقلون")۔

(۴۶)۔ تنبیہات الٰہیہ کے تسلسل میں اضافہ مزید کا سوالیہ ذکر (کہ تمہارے اہم حواس ظاہرہ سلب کرلے تو دنیا کی کونسی طاقت ان کو واپس لاسکتی ہے؟)۔

(۴۷)۔ تنبیہ مکرر کے طور پر لاجواب سوال کا ذکر مزید۔

(۴۸)۔ انبیاء و رسل کی بعثت مقدسہ کے اہم مقصد کا ذکر نیز قبول ایمان اور اصلاح نفس والے خوش نصیبوں کے لئے خدائی انعام کا بیان۔

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللّٰہ کے خزانے ہیں اور
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓی
نہ میں غائب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا
ع۵ ۱۱ اِلَیَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ
ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے کہہ دو کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔
اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ
اور اس قرآن کے ذریعے سے اُن لوگوں کو ڈرا جنہیں اس کا ڈر ہے کہ وہ اپنے رب کے سامنے جمع کئے جائیں گے
مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ
اس طرح پر کہ اللّٰہ کے سوا ان کا کوئی مددگار اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا تا کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں۔ اور جو لوگ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ
اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں انہیں اپنے سے دور نہ کر جو اللّٰہ کی رضا چاہتے ہیں تیرے ذمہ ان کا کوئی
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ
حساب نہیں ہے اور نہ تیرا کوئی حساب ان کے ذمہ اگر تو نے انہیں دور ہٹایا پس تو بے انصافوں
فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
میں سے ہوگا۔ اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعہ سے آزمایا ہے تا کہ یہ لوگ
لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ
کہیں کیا یہی ہیں ہم میں سے جن پر اللّٰہ نے فضل کیا ہے کیا اللّٰہ شکر گزاروں کو جاننے والا نہیں ہے۔
بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ
اور ہماری آیتوں کے ماننے والے جب تیرے پاس آئیں تو کہہ دو کہ تم پر سلام ہے تمہارے
عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ
رب نے اپنے ذمہ رحمت لازم کی ہے جو کوئی تم میں سے ناواقفیت سے برائی کرے
سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾
پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیک ہو جائے تو بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۹)۔ اس کے برعکس نافرمانوں کیلئے خدائی عذاب کا ذکر۔

(۵۰)۔ نبوت خدائی ہدایت کے تابع محض تھی، صفائی کے ساتھ عقیدۂ صالحہ کا نبوت کی زبانی اظہار، نیز اندھے اور بینا (بصارت والے) کے مابین واضح فرق کا پس منظر کے اعتبار سے تنبیہی سوالیہ ذکر۔

(۵۱)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو برابر اِنذار (ڈراتے رہنے) کا حکم (جن میں آخرت کا خوف ہوگا وہ قبول حق کی طرف مائل ہوتے رہیں گے) نیز آخرت میں دنیوی ذرائع اور حمایتی کام نہ آنے کا بیان۔

(۵۲)۔ بڑے لوگوں کی ہدایت کے طمع میں اپنے جانثار مخلصین کو کبھی بھی نظر انداز نہ کرنے کی (دائمی پالیسی کے طور پر) ہدایت۔

(۵۳)۔ امیر وغریب کے فرق پر مبنی خدائی فلسفۂ معیشت کا اجمالی ذکر نیز سرمایہ داروں کی پست ذہنیت کے مذمتی تجزیے کے بعد ان خدامست صلحاء کی عنداللّٰہ قدردانی کا بیان۔

(۵۴)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو اپنے جانباز پروانوں کیلئے دعائیہ کلمات سے حوصلہ افزائی کا حکم نیز بدعملی کے بعد توبہ کا دروازہ کھٹکھٹانے والوں کیلئے رحمت الٰہیہ کے پرجوش استقبال کی زوردار یقین دہانی کا بیان۔

حیران کن یکدم سائنسی ترقی پر اٹھتا ہوا سوال

(زیر مطالعہ سورۃ انعام آیت نمبر ۴۴ تا ۴۵)

ہر انسان حیران ہے کہ انسان کو واقعی پر لگ گئے ہیں کہ وہ فضا میں اڑتا نظر آرہا ہے۔ جہازوں اور راکٹوں کی ٹیکنالوجی کا عرصہ وجود صدی سے زیادہ ہونے کو ہے۔ وہ فضائی تسخیر کا محیرالعقول سائنسی معجزہ (عام محاورہ کے اعتبار سے نہ کہ شرعی نکتہ نگاہ سے) دکھا چکی ہے اس کرۂ ارض پر انسانی تاریخ کتنی قدیم ہے اس کے متعلق خود سائنسی آراء مختلف ہیں۔ یہ لاکھوں سال پرانی ہے یا کروڑوں سال یہ ہمارا موضوع نہیں ہمیں تو فقط اس سوال کا جواب ڈھونڈنے میں دلچسپی ہے کہ اس حیران کن ومحیرالعقول سائنسی ترقی کا قصہ ایک ڈیڑھ صدی سے زیادہ نہیں جب سے انسانی وجود کا آغاز ہوا ہے اس سے آج تک اگر ایک لاکھ سال کا عرصہ بھی فرض کرلیں اور سائنسی ترقی کی عمر ایک سو سال فرض کرلیں تو کل عمر کا فقط 0.10 فیصد (اشاریہ دس فیصد) بنتی ہے۔ اب سوال انتہائی سادہ اور عام فہم یہ کہ سائنس ٹیکنالوجی نے اپنا ترقی کا سفر جس تیزی سے فقط ایک صدی میں طے کیا ہے وہ پہلے کیوں نہیں؟ اب ہی کیوں ہوا؟ اس چبھتے سوال کا جواب فقط ان الفاظ سے دے کر دامن نہیں چھڑایا جاسکتا کہ اس تیز ترین ترقی کا راز سائنس ٹیکنالوجی کا وجود ہے اور یہ سب کچھ اسی کا کرشمہ ہے بس اللہ اللہ خیر صلی۔ یہ کامن سنس (عام فہم) جواب ہمارے اُٹھتے اور چبھتے سوال کا ہرگز قابلِ اطمینان جواب قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ ہمارا مختصر سا فکری سوال یہ ہے ذہن، سوچ، دماغ اور بصیرت کے لحاظ سے قدیم لوگ ہم سے کہیں زیادہ آگے تھے۔ قوت اور طاقت میں موجود انسان کے قد کاٹھ کا گراف ان سے 18 گنا نیچے آچکا ہے وہ ہم سے صحت اور طاقت میں کم ازکم 18 گنا آگے ہونے کے باوجود ایک لاکھ سال میں اس کا ہزارواں حصہ بھی نہ کرسکے جو ہم فقط ایک صدی میں کرچکے ہیں۔ کوئی اس سوال کو فضول سمجھے یا حقیقت آمیز (مگر مشکل) لیکن سوال ضرور اہمیت کا حامل ہے کہ یہ ترقی کا فیصلہ سائنس دانوں کے شہ دماغوں کا اپنا طے کردہ تھا کہ ہر دور کے عالی دماغ سائنس دان اس ترقی کو بیسویں صدی کے لوگوں پر چھوڑتے گئے کہ جدید سائنس وٹیکنالوجی کی بنیاد بھی خود رکھتا اور سالوں کے سفر گھنٹوں میں طے کرنے کے کلیے بھی تمہیں ہی ایجاد کرنے کے اہل ہوگے۔ اس تیزی سے سائنسی انکشافات وعملی حقائق کا وجود زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو صدی پرانا ہوتو پھر بھی سوال اپنی جگہ اٹل حقیقت سمیت ہمارے دامن کو تھامے ہوا ہے کہ یہ ترقی اب ہی کیوں ہوئی؟ پہلے کیوں نہ ہوسکی تھی؟ چاند اور ستاروں پر آبادی کے منصوبے ساز سائنسدانوں سے اس چھوٹے سے عام فہم کا سوال مل جائے تو ہمیں بہت خوشی ہوگی کہ سائنس وٹیکنالوجی لاینحل سوالوں کا فی البدیہ سوالوں کا جواب دینے میں کتنی مہارت رکھتی ہے۔ انسانیت فقط یہی نہیں بلکہ بہت سارے دیگر سوالات کا جواب دینے سے بھی عاجز ہے۔ ہم یہ

اعتقاد رکھتے ہیں کہ جملہ مخلوقات (زمین وآسمان ، شجر وحجر ، جن وانس سمیت ذرہ ذرہ) کا خالق فقط ایک اللہ کی ذات ہے کسی چیز کے وجود اور فنا میں اسی ذات کے فیصلوں کا عمل دخل ہوتا ہے۔ وہ جب چاہتا ہے تو کوئی شے وجود میں آجاتی ہے یعنی اس کے اسباب پیدا فرما دیئے جاتے ہیں ۔ جب وہ چاہتا ہے تو فنا (ختم) ہوجاتی ہے ۔ سائنس اسباب پر بحث کرتی ہے اس کی ساری توجہ فطرتی اسباب وحقائق پر ہے وہ کسی چیز کے ظاہری وجود وفنا میں اعتقادی حقائق سے ہٹ کر اپنے وضع کردہ کلیات پر نتائج مرتب کرتی ہے جب کہ ایک مسلمان کا اعتقاد یہ ہے کہ فطرت اور اسباب کا خالق بھی وہی ہے جو زمین وآسمان کے سارے حقائق کا خالق ہے ۔ فطرت کے ظاہری و باطنی کلیات و انکشافات اسی ذات عظیم کے القاء (فراہم) کردہ ہیں ۔ ساری ترقی کے اس تیزی سے سفر کا فیصلہ اسی ذات کے تکوینی امور کا طے شدہ ہے ۔ جس کا ظہور وقت بوقت ہورہا ہے اور ہوتا رہے گا ۔ اب آیئے اس سوال کی طرف جس کا جواب انسانی عقل دینے سے عاجز ہے ۔ اس راہنمائی بھی اسی کی نازل کردہ کتاب برحق (قرآن مجید) سے واضح اشاراتی طرز سے مل رہی ہے ۔ اگر ہم ذرہ گہرائی سے اس کتاب برحق کا مطالعہ کریں تو (آیت نمبر ۱۶ سورۃ بنی اسرائیل پارہ نمبر ۱۵) جب ہم کسی بستی (قوم) کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے دولتمندوں کو (تکوینی) حکم دیتے ہیں پھر وہ نافرمانی کرتے ہیں تب ان پر حجت تمام ہوجاتی ہے اور ہم اسے برباد کردیتے ہیں (صفحہ ہستی سے مٹا دیتے ہیں)۔ یہ ہے وہ حقیقت آمیز تجزیۂ برحق جس میں ہمارے آج کے سوال کا پیشگی جواب موجود ہے ۔ کسی قوم کو دنیوی ومادی ترقی اور بعد ازاں اس کی عبرت آمیز تباہی و ہلاکت کے حوالہ سے قانون خداوندی کا واضح پیغام اور ہمارے سوال کا جواب مہیا ہوجاتا ہے کہ تباہی سے قبل مادی ترقی کا عروج اور اس کے نتیجہ میں عیش وعشرت / اسباب کی فراوانی یہ خطرے کی گھنٹی ہوتی ہے ۔ اس واسطے کہ اسباب عیش کی کثرت کا دوسرا مفہوم فسق وفجور / خدائی نافرمانی کا عام ہونا بلکہ اعلانیہ ہونے لگنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حالات دگرگوں (خطرناک) ہیں ۔ اور کسی وقت گرفت خداوندی کا کوڑا برسایا جاسکتا ہے ہاں ایک اہم بات یاد رکھنے کی ہے جس کی طرف ہماری توجہ شاید ہی کبھی جاتی ہو (مگر اصحاب فہم وبصیرت پر مخفی نہ ہے) کہ دنیا میں گو ہمیں کثرت سے فحاشی وعریانی اور خدائی نافرمانی کے واضح مناظر دیکھنے ، سننے کو ملتے رہتے ہیں مگر باطنی طور پر عند اللہ نیکی وبدی کا توازن قائم رہنے کے باعث عذاب خداوندی موقوف رہتا ہے ۔ ایک دفعہ سبحان اللہ ، الحمداللہ آسمان وزمین کے درمیانی خلاء کو خدائی رحمت وکرم سے لبریز کرسکتا ہے (مسند احمد) تو مدارس میں سارا سارا دن معصوم بچوں کی تلاوت قرآن، مساجد اور خانقاہوں میں عبادات وذکر اللہ کا اجتماعی اہتمام نیک صالح افراد کی انفرادی صالحانہ سرگرمیاں خدائی ناراضگی وغضب میں کمی اور عذاب میں رکاوٹ کا باعث بنتی رہتی ہیں ۔ یوں ہمیں نظر نہ آنے والا نیکی وبدی کا مخفی وباطنی توازن عنداللہ قائم ہوتا ہے ۔ جب کسی قوم کی سرکشی وبغاوت حد سے کراس کر جائے اور نیکی وبدی کا توازن تو کیا امتیاز ہی سرے سے

اٹھ جائے اصحابِ شعور وفہم اور اہلِ علم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے کی بجائے خود اس باطل نظام کا حصہ بن کر خاموشی کا راستہ اختیار کرنا (عافیت پسندی) شروع کر دیں تو پھر یہ سخت ترین الارم (خطرے کی گھنٹی) سمجھی جاتی ہے۔ یہ حقیقت اس لئے بیان کرنا ضروری تھی کہ مذکورہ آیت کی فہم اور تفہیم میں اس فکر ونظر کی مخفی توضیح اور تشریح کی راہنمائی ملتی ہے۔ سورۃ انعام میں بھی اسی طرح کے مضمون کو رب کریم نے سخت تنبیہی انداز سے بیان فرمایا ہے۔ ترجمہ: پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئیں ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا پس وہ اس وقت ناامید ہو کر رہ گئے پھر ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور اللہ ہی کیلئے سب تعریف ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے (سورۃ انعام آیت نمبر ۴۴ اور ۴۵)۔ مذکورہ آیت میں کسی قوم/علاقہ مخصوص کی ہلاکت اور بربادی کے اسباب ظاہرہ کا تجزیہ برحق کا بیان اور قانونِ خداوندی کا واضح پیغام دیا گیا ہے تو اس آیت مبارکہ سے حاصل شدہ راہنمائی کی روشنی میں دنیا کی تیز رفتار و محیر العقول ترقی کا فلسفہ اور مخفی راز سمجھنے میں اب کوئی دشواری محسوس نہ ہوگی۔ ہم سائنسی تھیوری کو ایک طرف رکھیں (کہ وہ تو اسباب ظاہرہ کو موضوع بناتی اور اسی پر تجربات کرتی ہے)۔ ہم خالق سائنس اور ساری مخلوقات کے نظام (کائنات) کے اصل محافظ ونگران ذات اقدس کے بیان کردہ فلسفۂ ہلاکت وبربادی کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ اب چھوٹی چھوٹی انفرادی ہلاکتوں (زلزلوں اور سمندری طوفان، دریاؤں کے پھیلاؤں کی صورتوں میں) سمیت اجتماعی ہلاکت وبربادی کے تکوینی اسباب نہایت تیزی سے اپنا سفر طے کر رہے ہیں۔ دُنیا جسے ترقی کی معراج سمجھ رہی ہے وہ تباہی کا پیغام ہے آسمان کے ستاروں پر کمند ڈالتے انسانوں کی خواہشات عملی صورتوں میں ڈھل رہی ہیں۔ تصورات کی دنیا مشاہدات کی شاہراہ پر گامزن ہو چکی، گھنٹوں منٹوں میں آئے روز نئی نئی ایجادات دیکھنے میں آرہی ہیں۔ کیا اس کا فقط یہی تجزیہ کیا جائے گا کہ یہ سائنسی کمالات ہیں جس کے کرشمے دنیا دیکھ رہی ہے (آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں/محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی)۔ سوال تو اپنی جگہ جواب مانگ رہا ہے کہ سب ترقی کی معراج کا وقت کس نے طے کیا؟ کس نے سائنسی ترقی کی یہ ساری شاہرائیں یکدم کھول دی ہیں؟ کس نے دماغوں میں اس قدر ذہانت بھر دی کہ جو کچھ انسان سوچ نہیں سکتا وہ کچھ وجود میں آچکا ہے (اور آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا)۔ سائنس اس مشکل سوال کا جواب دینے سے عاجز ہے لیکن خالق سائنس نے ہمارے آج کے اس سوال کا جواب نزول قرآن کے وقت خود ہی اپنے قاعدہ خاص وقانون سے آگاہ کر دیا تھا کہ جب غیر معمولی طور پر اسباب عیش وعشرت کی فراوانی دیکھو، لوگوں کو فسق وفجور میں فناء ہوتا دیکھو اور مقابلے میں قوت مدافعت (نیکی کی اشاعت اور اس کی سربلندی) کو کمزور پڑتا دیکھو، اصحاب عزیمت کو رخصت کی حدیں کراس کرتے ہوئے اور باطل قوتوں کی مزاحمت کرنے کی بجائے مصلحت پسندی کی آڑ میں ان سے شکستہ فکری کے

ساتھ سمجھوتے کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ حالات کسی بڑے طوفان وہلاکت کا پیش خیمہ بن رہے ہیں ۔ اب اجتماعی ہلاکت (وقوع قیامت) کے راستے ہموار ہور ہے تو زمین اپنے تمام تر خزانے اگل دے گی محدود تسخیر کائنات کے خواب مزید شرمندہ ہوتے دکھائی دیں گے ۔ آسانی وسہولیات کا دروازہ مزید وسیع ہوتا جائے گا ۔ قُربِ قیامت میں یہ ترقی کی معراج اجتماعی ہلاکت کا واضح پیغام دے رہی ہے ۔ ایسے فکری ونظریاتی سوالوں کے جواب دینا تو کجا سوچنے کا وقت بھی اب کم ہورہا بلکہ وقت کا ضیاع سمجھا جائے گا۔ سال ، مہینوں اور مہینے دنوں میں بدل رہے ہیں ہاں مگر قیامت سے قبل کچھ روحانی معجزات کا ظہور بھی لازمی ہونا ہے اوراس کی خبر خود مخبر صادق خاتم النبیین ﷺ نے دی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے تھے) کی دوبارہ آمد اس سے قبل اصل مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری اور دُنیا میں غلبہ حق کی بہار، فتنہ دجال کا ظہور اور پھر اس کا خاتمہ جیسے اعتقادی واقعات کا مشاہدہ دنیا میں ہوکر رہنا ہے ۔ الغرض کہ اس تیزی سے ہونے والی ترقی کے نتائج میں اجتماعی ہلاکت وبربادی کے زہر آلودہ دھواں اصحاب فہم وبصیرت کو اُٹھتا چُبھتا محسوس ہورہا ہے کہ وہ خدائی فلسفہ ہلاکت وقانون کو کیسے نظر انداز کرنے کی جسارت کرسکتے ہیں ۔ ؎

ڈرتا ہوں عدم پھر آج کوئی شعلہ نہ اٹھے بجلی نہ گرے
موسم کا ارادہ بدلا ہے حالات کی نیت ٹھیک نہیں

یارب! تیری اس مقدس کتاب میں میں جہاں قوموں کی اجتماعی فلاح وہدایت کا عالمی اعتقادی وعملی دستور العمل اور منشور حیات کا واضح پیغام (قانونی نفاذ کی صورت میں) موجود ہے وہیں آنے والے حالات کے کیسے کیسے راہنما اصول اور سمجھنے والوں کیلئے واضح اشارے ملتے ہیں ۔ اب (خدا نہ کرے) کہ ہم خود ہی اپنی آنکھ کان اوردل ودماغ کا مصرف اورروح باطنی ہدایات کو دیکھنے کی بجائے ظاہری ترقی کے غلط مناظر کے مشاہدات (وڈیوز وغیرہ) اوراسباب عیش وعشرت فراوانی کی طرف لگانے میں محو تماشا بنتے رہیں تو ایسے میں رونا اور چلانا کیسا؟ جواب واضح طور پر مل چکا ہے کہ ترقی کی الیکٹرک وائرنگ میں چھپے خطرناک وولٹیج کے کرنٹ کا اچانک دھماکہ ہمارے سارے خواب چکنا چور اورخوبصورت ودلکش عمارت کو دھڑام گرا دے گا ۔ یہ ترقی نہیں نتیجۃً تباہی کا خطرناک الارم (خطرے کی گھنٹی) ہے ۔ خدا کرے ہمارے کان اس کو سن سکیں اور دل ودماغ اس حقیقت وتنبیہ آمیز خدائی قانون کا ادراک کرسکیں (آمین)۔ وماذلک علی اللہ بعزیز.

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۵) ۔ خدائی ہدایت کی تفصیلی وضاحت کے ساتھ نافرمانوں کیلئے ہر طرح کا راستہ واضح کردینے کا بیان۔

(۵۶) ۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی زبانی شرک اور اہل کفر کی بے ہودہ خواہشات کی پرزور تردید کا ذکر۔

(۵۷ تا ۵۸) ۔ امام الانبیاء ﷺ کی حق سے وابستگی کے کھلے اظہار کے بعد اہل باطل کی بے جا فرمائش پوری کرنے سے آپ ﷺ کی معذرت نیز گرفت، جزا و سزا کے فیصلے کے حوالے سے خدائی اختیار مطلق کا اعتقادی اظہار۔

(۵۹) ۔ خزانۂ غیب کے کلی اختیارات، علم محیط اور قدرت عامہ و تامہ کے متعلق عقیدۂ حق کا (برملا) اظہار و بیان۔

(۶۰) ۔ قدرت کاملہ و تامہ کا مزید مشاہداتی (اور حقیقت واقعیہ کا) ذکر۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع ۶ ۱۲

اور اسی طرح ہم آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور تا کہ گنہگاروں کا راستہ واضح ہو جائے۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

کہہ دو مجھے منع کیا گیا ہے اس سے کہ میں بندگی کروں ان کی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کہہ دو میں تمہاری

لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾

خواہشات کے پیچھے نہیں چلتا کیونکہ میں اس وقت گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ رہوں گا۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا

کہہ دو میرے پاس تو میرے رب کی طرف سے ایک دلیل ہے اور تم اس کو جھٹلاتے ہو جس چیز کو تم جلدی چاہتے ہو

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ

وہ میرے پاس نہیں ہے اللہ کے سوا اور کسی کا حکم نہیں وہ حق بیان کرتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے

الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ

والا ہے۔ کہہ دو اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو اس معاملہ میں فیصلہ ہو گیا ہوتا جو

بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ

میرے اور تمہارے درمیان ہے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں

لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے وہ سب جانتا ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ

اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ

اسے بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ

كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

کتاب روشن میں ہے۔ اور وہی ہے جو تمہیں رات کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو

بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ

وہ جانتا ہے پھر تمہیں دن میں اٹھا دیتا ہے تا کہ وہ وعدہ پورا ہو جو مقرر ہو چکا ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے

ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ ع ۷ ۱۳

جاؤ گے پھر تمہیں خبر دے گا اس کی جو کچھ تم کرتے تھے۔ اور وہی اپنے بندوں پر غالب اور

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے
رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا
فرشتے اسے قبضہ میں لے لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے ۔ پھر اللہ کی طرف پہنچائے جائیں گے
لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ
جو ان کا سچا مالک ہے خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور وہ بہت جلدی حساب لینے والا ہے ۔ کہہ دو تمہیں
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ
جنگل اور دریا کے اندھیروں سے کون بچالاتا ہے جب اسے عاجزی سے اور چھپا کر پکارتے
هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ
ہو کہ اگر ہمیں اس آفت سے بچالے تو البتہ ہم ضرور شکر کرنے والوں سے ہونگے ۔ کہہ دو اللہ تمہیں
كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ
اس سے اور ہر سختی سے بچاتا ہے تم پھر بھی شرک کرتے ہو ۔ کہہ دو وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ
اوپر سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمہیں مختلف فرقے کر کے ٹکرا دے اور ایک
شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے دیکھو ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ
تاکہ وہ سمجھ جائیں ۔ اور تیری قوم نے اسے جھٹلایا ہے حالانکہ وہ حق ہے کہہ دو میں تمہارا
لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾
ذمہ دار نہیں بنایا گیا ۔ ہر خبر کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب جان لوگے ۔
وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى
اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں تو ان سے الگ ہو جا یہاں تک
يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ
کہ کسی اور بات میں بحث کرنے لگیں اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۱)۔ انسانوں، فرشتوں پر خدائی غلبہ واختیارات نیز ان فرشتوں کی بے چوں چراں اطاعتی ذمہ داریوں کا ذکر۔

(۶۲)۔ سب کی بارگاہ الٰہی میں حاضری اور سرعت (جلدی) سے جملہ حساب نمٹانے کی قدرت کا ذکر۔

(۶۳ تا ۶۴)۔ جملہ مصائب ومشکلات میں (اپنے رب سے آہ وزاری کے جواب میں) ہر ایک کیلئے ایک ہی قاضی الحاجات ہونے (مراد پوری کرنے والے) کا اظہار حق۔

(۶۵)۔ قادر مطلق کی طرف سے عذاب کی مختلف (تین) صورتیں بھیجنے کی سخت تنبیہ (تاکہ اطاعت کے حوالہ سے نافرمانوں کی عقل ٹھکانے لگ سکے)۔

(۶۶ تا ۶۷)۔ اظہار حق کے باوجود تکذیب پر خدائی سزا کیلئے تیار رہنے کی تنبیہ (کہ ہر ایک کیلئے حتمی وقت کا تعین طے شدہ امر الٰہی ہے مجرموں کو جلد حقیقت کا پتہ چل جائے گا)۔

(۶۸)۔ دین دشمن عناصر کی مجالس میں (وعظ ونصیحت یا دنیوی مصالح کی وجہ سے) شرکت کی مشروط ومحتاط اجازت لیکن ان کے معاندانہ رویہ (دین دشمنی کے خبیث ذہنی اظہار کی صورت) میں شرکت سے ممانعت کا تاکیدی ذکر۔

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ
ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور جھگڑنے والوں کے حساب میں سے پرہیزگاروں کے ذمہ کوئی
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ
چیز نہیں لیکن نصیحت کرنی ہے شاید کہ وہ ڈر جائیں۔ اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل
الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ
اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا ہے اور انہیں قرآن سے نصیحت کر تا کہ کوئی
ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اپنے کئے میں گرفتار نہ ہو جائے کہ اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا
وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ
اور اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے گا تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کئے
الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ
میں گرفتار ہوئے ان کے لئے گرم پانی ہوگا اور ان کے کفر کے بدلہ میں دردناک
ع ١٤ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَ
عذاب ہوگا۔ انہیں کہہ دو کہ کیا ہم اللہ کے سوا انہیں پکاریں جو ہمیں نہ نفع پہنچا سکیں اور نہ نقصان دے سکیں
لَا یَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ
اور کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں۔ اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں سیدھی راہ دکھائی ہے اس شخص کی طرح جسے
الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ ۪ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى
جنگل میں جنوں نے راستہ بھلا دیا ہو جبکہ وہ حیران ہو اس کے ساتھی اسے راستہ کی طرف بلاتے ہوں کہ
الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
ہمارے پاس چلا آ کہہ دو کہ اللہ نے جو راہ بتلائی وہی سیدھی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم
لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ
کے تابع رہیں۔ اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور وہی ہے جس کے سامنے اکٹھے
تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَیَوْمَ
کئے جاؤ گے۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا ہے اور جس دن

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٩)۔ نتائج کی ذمہ داری لاگو کئے بغیر اہل تقوی کو وعظ و نصیحت کی اباحت (اجازت) کا اظہار۔

(٧٠)۔ دین حق کو مذاق بنا کر دنیوی مستی میں حد سے زیادہ فنا لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑنے کے باوجود کبھی کبھار ترس کھاتے ہوئے نصیحت کرتے رہنے کی ترغیب (ممکن ہے "شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات" کا فلسفہ اثر انداز ہو جائے)۔

(الف) ہٹ دھرمی میں مست لوگوں کیلئے اُخروی سزا کا بیان۔

(٧١)۔ توحیدی عقیدہ سے ہٹ کر شرک کی راہ اپنانے کو رد کرتے ہوئے مثال کے ذریعہ حقیقتِ حال کا اظہار نیز ہدایت الٰہی کے آگے ہی سر تسلیم خم کرنے کا تاکیدی بیان۔

(٧٢)۔ خدائی حکم اقامتِ صلوٰۃ اور تقویٰ پر عمل کرنے کا ذکر۔

الربع

يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ

کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو اسی کی بادشاہی ہوگی

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٧٣﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

چھپی اور ظاہر باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا اور خبردار ہے۔ اور یاد کرو جب ابراہیم نے

لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ

اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو خدا جانتا ہے میں تجھے اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا

مُّبِينٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ

ہوں۔ اور ہم نے اسی طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھائے اور تاکہ وہ یقین کرنے والوں

مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ

میں سے ہو جائے۔ پھر جب رات نے اس پر اندھیرا کیا اس نے ایک ستارہ دیکھا کہا یہ میرا رب ہے پھر وہ جب

فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا

وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ میں غائب ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرا

رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ

رب ہے پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا اگر میرا رب ہدایت نہ کرے گا تو میں ضرور گمراہوں میں سے ہو

الضَّالِّينَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا

جاؤں گا۔ پھر جب آفتاب کو چمکتا ہوا دیکھا کہا یہی میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ غائب ہو گیا

أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٧٨﴾ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

کہا اے میری قوم میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو۔ سب سے یکسو ہو کر

لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٧٩﴾ وَ

میں نے اپنے منہ کو اسی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین بنائی اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔

حَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ ۚ وَلَا أَخَافُ

اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے ایک ہونے میں جھگڑتے ہو اور اس نے میری

مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَن يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ

رہنمائی کی ہے اور جنہیں تم شریک کرتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے میرے رب نے علم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٧٣)۔ خدائی صفات کے پس منظر میں اس کی قدرت کاملہ کے وقوعی اظہار (جو بھی چاہے فوری واقع ہو جائے) اس کی اس صداقت اور روزِ محشر اس کی حقیقی بادشاہت کا پر ہیبت بیان۔

(٧٤)۔ تردیدِ شرک کے تسلسل میں داعیٔ توحید حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ سمیت قوم کو دعوت توحید کا ذکر۔

(٧٥)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غیر معمولی مقامِ عین الیقین کا واقعاتی بیان۔

(٧٦ تا ٧٩)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا غیر معمولی مشاہداتی مراحل کے ذریعہ عقیدۂ توحید کے اثبات نیز شرک سے بیزاری اور برأت پر مبنی تفصیلی حقائق کا اظہار و بیان۔

(٨٠ تا ٨١)۔ عقیدۂ توحید کے اعلانیہ بیان پر قوم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مجادلہ (جھگڑا) اور جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بے باکی سے مزید اظہارِ حق کا مستدل بیان۔

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ
کے لحاظ سے سب چیزوں پر احاطہ کیا ہوا ہے کیا تم سوچتے نہیں۔ اور میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں

أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ
حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو اس چیز کو جس کی اللہ نے تم پر کوئی دلیل نہیں

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا
اتاری اگر تم کو کچھ سمجھ ہے تو (بتاؤ) دونوں جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے۔ جو لوگ ایمان لائے

إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ ع ١٥
اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک نہیں ملایا امن انہیں کیلئے ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔ اور یہ ہماری دلیل

حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ
ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں بے شک

رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ
تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب بخشا ہم نے سب کو ہدایت دی

وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ
اور اس سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے اور سلیمان اور ایوب

وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا
اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون ہیں اور اسی طرح ہم نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریا

وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ
اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس سب نیکوکاروں سے ہیں۔ اور اسماعیل اور الیسع اور

وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَ
یونس اور لوط اور ہم نے سب کو سارے جہان والوں پر بزرگی دی۔ اور ان کے باپ دادوں

ذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾
اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بعضوں کو ہدایت دی اور ہم نے انہیں پسند کیا اور سیدھی راہ پر چلایا۔

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا
یہ اللہ کی ہدایت ہے اپنے بندوں کو جسے چاہے اس پر چلاتا ہے اور اگر یہ لوگ شرک کرتے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۲)۔ دنیوی ہدایت اور اُخروی کامیابی کیلئے (شرک سے مکمل پاک) ایمان کی شرط خاص کا اہم بیان۔

(۸۳)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم پر غلبہ اور بلندیٔ درجات کا ذکر۔

(۸۴تا۸۷)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سمیت اصول وفروع میں خاص انبیاء ورسل کا توصیفی وتعریفی ذکر نیز ان پر خدائی فضل واحسانات کا بیان۔

(۸۸)۔ ہدایت الٰہی کو نظر انداز کر کے شرک جیسا جرم عظیم کسی سے بھی سرزد ہو اس کا سب کچھ برباد ہونے کا تنبیہی بیان۔

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

تو جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کچھ ضائع ہو جاتا۔ یہی لوگ تھے جنہیں ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

دی تھی پھر اگر مکہ والے ان باتوں کو نہ مانیں تو ہم نے ان باتوں کے ماننے کیلئے ایسے لوگ مقرر کر دیے

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ

ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت دی سو تو ان کے طریقہ پر چل

ع ٨ ١٠ ١٦ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾

کہہ دو میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا یہ تو جہان والوں کے لئے محض نصیحت ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ

اور انہوں نے اللہ کو صحیح طور پر نہیں پہچانا جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری

شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ

ان سے کہہ دو وہ کتاب جو موسیٰ لے کر آئے تھے وہ کس نے اتاری تھی جو لوگوں کے واسطے روشنی اور ہدایت

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ

تھی جسے تم نے ورق ورق کر کے لوگوں کو دکھلایا اور بہت سی باتوں کو چھپا رکھا، اور تمہیں وہ چیزیں

وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۗ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ

سکھائیں جنہیں تم اور تمہارے باپ دادا نہیں جانتے تھے تو کہہ دو اللہ ہی نے اتاری تھی پھر انہیں چھوڑ دو

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩١﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ

کہ اپنی بحث میں کھیلتے رہیں۔ اور یہ کتاب جسے ہم نے اتارا ہے برکت والی ہے ان کی تصدیق کرنے

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

والی ہے جو اس سے پہلے تھیں اور تاکہ تو مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائے اور جو لوگ آخرت

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَمَنْ

پر یقین رکھتے ہیں وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ

زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ اس پر وحی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٨٩) ۔ انبیاء و رُسل (جن کو شریعت و نبوت سے نوازا گیا) کی تعلیمات سے انکار پر اہل مکہ کو تنبیہِ خاص کا ذکر ۔ (کہ اہل مکہ کی جگہ دوسرے خوش نصیب انصار مدینہ وغیرہ ہدایت و بھلائی کا میلہ لوٹ کر لے جائیں گے اور تم منہ تکتے رہ جاؤ گے)۔

(٩٠) ۔ اُصولِ عقائد میں تمام انبیاء و رُسل کی مشترکہ حقیقت کے باعث آپ ﷺ کو انہی حقائق اصلیہ کی اتباع کا خدائی حکم نیز خاتم الانبیاء ﷺ کی بے لوث تبلیغ کا اظہار اور خدائی نصیحت کا بیان۔

(٩١) ۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو عطائے نبوت پر اہل کفر کے بے جا اعتراض کے متعلق اظہارِ افسوس کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نزول تورات (اور ان سے قوم کے ناروا رویہ کی مذمت کرتے ہوئے) حوالہ جاتی بیان نیز کفار کو اپنے حال پر چھوڑ دینے کی نصیحت۔

(٩٢) ۔ تورات کی طرح قرآن کو بھی اُسی خدا نے کتاب ہدایت (جو کتب سابقہ کے پیغامات حق کی تصدیق کرتا ہے) بنا کر نازل فرمایا ہے ۔ اہل مکہ سمیت سب کو اس پر یقین لانے نیز اعتقادی اصول اپنا کر بنیادی عبادت (صلوٰۃ) کے اہتمام کا تاکیدی بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٣)۔ کفار کے افتراء علی اللہ (خدا پر جھوٹ گھڑنے) کی مذمت کرتے ہوئے خود ساختہ باطل دعویٰ کا سخت نوٹس لینے کا ذکر اور غیر معمولی ناحق بے باکی کی وجہ سے موت کے وقت فرشتوں کے سخت رویہ پر مبنی زجر وتوبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) کا المناک بیان۔

(٩٤)۔ بعد از وفات کفار کے سامنے حقیقت واقعہ کا حسرتی اور تفصیلی تنبیہ کا اظہار۔

(٩٥ تا ٩٩)۔ اثبات حق وتوحید کیلئے آفاقی وعملی دلائل اور احسانات خداوندی کا مشاہداتی تفصیلی ذکر وبیان۔

إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ
نہ اُتری ہو اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی کہ اللہ نے اتاری ہے اور اگر تو دیکھے جس وقت
الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا
ظالم موت کی سختیوں میں ہونگے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھانے والے ہوں گے کہ اپنی جانوں کو نکالو
أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى
آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹی باتیں کہتے تھے اور اس کی آیتوں کے
اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا
ماننے سے تکبر کرتے تھے۔ اور البتہ تم ہمارے پاس ایک ایک ہو کر آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں
فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ۖ
پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے دیا تھا وہ اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ
وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ۚ
ان سفارش کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں
لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٩٤﴾ إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ ع ١١ ١٧
تمہارا آپس میں قطع تعلق ہو گیا ہے اور جو تم خیال کرتے تھے وہ سب جاتا رہا۔ بے شک اللہ دانے اور
الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ
گٹھلی کا پھاڑ دینے والا ہے مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالنے والا ہے اللہ یہی ہے پھر
ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا
کدھر اُلٹے پھرے جا رہے ہو۔ وہ صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے آرام کیلئے رات بنائی اسی نے چاند اور
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ
سورج کا حساب مقرر کیا ہے یہ غالب جاننے والے کا اندازہ ہے۔ اور اسی نے تمہارے لئے ستارے بنائے
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ
ہیں تا کہ انکے ذریعے سے جنگل اور دریا کے اندھیروں میں راستہ معلوم کر سکو تحقیق ہم نے کھول کر
قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُم مِّن
نشانیاں بیان کر دی ہیں ان لوگوں کیلئے جو جانتے ہیں۔ اور اللہ وہی ہے جس نے ایک شخص سے تم سب کو

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

پیدا کیا پھر ایک تو تمہارا ٹھکانا ہے اور ایک امانت رکھے جانے کی جگہ تحقیق ہم نے کھول کر نشانیاں بیان

يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ

کر دی ہیں جو ان کے لئے سوچتے ہیں۔ اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ

اُگنے والی نکالی پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی جس سے ہم ایک دوسرے پر چڑھتے ہوئے دانے نکالتے

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ

ہیں اور کھجور کے شگوفوں میں سے پھل کے جھکے ہوئے گچھے اور انگور اور زیتون اور انار کے باغ آپس میں

وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ

ملتے جلتے اور جدا جدا بھی ہر ایک درخت کے پھل کو دیکھو جب وہ پھل لاتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو

اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا

ان چیزوں میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ اور اللہ کے شریک جنوں کو ٹھہراتے ہیں حالانکہ اس

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

نے انہیں پیدا کیا اور جہالت سے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تجویز کرتے ہیں وہ پاک ہے اور ان

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى ع ١٢ ١٨

باتوں سے بہت بلند ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ آسمان اور زمین کو از سر نو پیدا کرنے والا ہے

يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ

اس کا بیٹا کیوں کر ہو سکتا ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی نہیں اور اس نے ہر چیز کو بنایا ہے اور وہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ

ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا

شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ

ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔ اسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور

الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ

وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے اور وہ نہایت باریک بین خبردار ہے۔ تحقیق تمہارے ہاں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٠٠) ۔ تمام تر مشاہدۂ حقائق کے باوجود کفار کی پست فکری اور بدعقیدگی کا مذمتی ذکر اور خدائی صفت عالیہ کا اظہار۔

(١٠١)۔ اثبات توحید کیلئے مزید تخلیق عظیم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اولاد کی نفی کا مستدل بیان۔

(١٠٢تا١٠٣)۔ صفات خاصہ کی مستحق ذات خدا ہی عبادت کی لائق ہونے اور اس کی (اللہ پاک کی) بعض مزید صفات عظیمہ کا زوردار بیان۔

جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ

تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں آچکیں پھر جس نے دیکھ لیا تو خود ہی نفع اُٹھایا اور جو اندھا رہا

فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَ

سو اپنا نقصان کیا اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ اور اسی طرح ہم مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے

لِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ

ہیں تاکہ وہ کہیں کہ تم نے کسی سے پڑھا ہے اور تاکہ ہم سمجھداروں کے لئے واضح کردیں۔ تو اس کی تابع داری

إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَ

کر جو تیرے رب کی طرف سے تجھے دی گئی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لے۔

لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنتَ

اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے ہم نے تجھے ان پر نگہبان نہیں بنایا اور تو ان کا

عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ

ذمہ دار نہیں ہے۔ اور جن کی یہ اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں انہیں برا نہ کہو ورنہ وہ

اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ

بے سمجھی سے زیادتی کرکے اللہ کو برا کہیں گے اسی طرح ہر ایک جماعت کی نظر میں ان کے اعمال کو ہم

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَ

نے آراستہ کردیا ہے پھر ان سب کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر آنا ہے تب وہ انہیں بتلائے گا جو کچھ کیا کرتے تھے۔

أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ

اور وہ اللہ کے نام کی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو اس پر ضرور ایمان لاویں گے

بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ

ان سے کہہ دو کہ نشانیاں تو اللہ کے ہاں ہیں اور تمہیں اے مسلمانوں کیا خبر کہ جب نشانیاں آئیں گی تو یہ لوگ

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ

ایمان لے ہی آئیں گے۔ اور ہم بھی ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے جس طرح

ع ۱۳/۱۴ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝

یہ اس پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لاتے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں حیران رہنے دیں گے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۴)۔ دلائل قدرت کے اظہار کے بعد انسان کو اپنے اگلے اُخروی مفادات کیلئے اپنی عقل و فہم درست استعمال کرنے کی تنبیہ اور خاتم الانبیاء ﷺ کے حوالے سے فریضہ تبلیغ کا حقیقت آمیز اظہار۔

(۱۰۵)۔ دلائل حق کے واضح اظہار کے بعد لوگوں کے مثبت یا منفی ردعمل کا طرز خاص سے بیان۔

(۱۰۶)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو وحی حق (لاالٰہ الاہو) کی اتباع کرتے ہوئے کفار کے اعراض (خاطر میں نہ لانے) کا حکم۔

(۱۰۷)۔ (دلائل دینے کی کیا ضرورت تھی) اگر مشیت الٰہی میں جبری ہدایت کا فیصلہ کردیا جاتا تو شرک کی کون جرأت کرسکتا (نصیحت کیجئے باقی آپ کی ذمہ داری نہیں)۔

(۱۰۸)۔ فریضہ تبلیغ کے دوران اخلاقیات کی اعلیٰ اقدار اپنانے کی خدائی نصیحت کا حکمت بھرا بیان۔

(۱۰۹)۔ کفار کے فرمائشی معجزات پر خاتم الانبیاء ﷺ کو ان کی بد باطنی کی حقیقت پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے زیادہ امیدیں وابستہ نہ رکھنے کا ناصحانہ ذکر۔

(۱۱۰)۔ حد سے زیادہ بغاوت و سرکشی کے باعث باطنی صلاحیتوں کے سلب ہوجانے اور حق و باطل کی تمیز باقی نہ رہنے کی تنبیہ خاص۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان پر فرشتے بھی اتار دیں اور ان سے مُردے باتیں بھی کریں اور ان کے سامنے ہم

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

ہر چیز کو زندہ بھی کر دیں۔ تو بھی یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ اللہ چاہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝١١١ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

اور اکثر ان میں سے جاہل ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کیلئے شریر آدمیوں اور

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

جنوں کو دشمن بنا دیا جو کہ ایک دوسرے کو ملمع کی ہوئی باتیں فریب دینے کے لئے

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

سکھاتے ہیں اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے سو تو انہیں اور جو جھوٹ بناتے ہیں اسے چھوڑ

يَفْتَرُوْنَ ۝١١٢ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

دے۔ اور تا کہ ان ملمع کی ہوئی باتوں کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جنہیں آخرت پر یقین

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝١١٣ اَفَغَيْرَ

نہیں اور تا کہ وہ لوگ ان باتوں کو پسند کریں اور تا کہ وہ کریں جو برے کام وہ کر رہے ہیں۔ کیا میں

اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ

اللہ کے سوا اور کسی کو منصف بناؤں حالانکہ اسی نے تمہاری طرف ایک واضح کتاب اتاری ہے اور

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ ٹھیک تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے پس

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝١١٤ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا

شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف کی انتہائی حد

وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١١٥ وَاِنْ

تک پہنچی ہوئی ہیں اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اگر تو

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ

کہا مانے گا اکثر اُن لوگوں کا جو دنیا میں ہیں تو تجھے اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١١١)۔ بالفرض اُن کے غیر معمولی فرمائشی مطالبات پورے بھی کر دیے جائیں تو بغاوت کی آخری سرحدوں کو چھونے والے کفار کے پھر بھی ایمان قبول نہ کرنے کا ذکر (خدائی حکمت و مصلحت اکثر عوام کی سمجھ سے باہر ہی ہوتی ہے)۔

(١١٢)۔ انبیائے سابقین کے خلاف ہر دور میں شیطانی گروہوں کی مخالفت وعداوت نیز ان کی سازشی تدبیروں کے حوالہ جاتی ذکر سے خاتم الانبیاء ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے کفار کی ایذا رسانی کو خاطر میں نہ لانے کا ناصحانہ بیان۔

(١١٣)۔ خدائی ناراضگی کے باعث کفار کو اپنے حال پر چھوڑنے کا ذکر (تا کہ وہ دنیا میں اپنی آخری حد تک من مانی کرنے کی حسرت پوری کر سکیں)۔

(١١٤)۔ صداقتِ نبوت کے متعلق کسی بڑے کی تصدیقی تجویز کو رد کرتے ہوئے خدائی تفصیلی کتاب پر ہی یقین رکھنے کا پُراعتماد ذکر۔ نیز اہل کتاب کی علمی تصدیق کے باوجود اُن کے عدم ایمان پر کسی شک میں نہ پڑنے کی خدائی تاکید۔

(١١٥)۔ خدائی کلام برحق کی تکمیل اور نا قابلِ تبدیل (نا قابل تحریف) اٹل حقیقت کا اعلانیہ اظہار۔

(١١٦)۔ دنیا کی جمہوریت جہالتِ عقیدہ و حقیقت نا آشنا (بے خبری) کی شکار ہے۔ اس لئے اکثریت کے افکار باطلہ (غیر حقیقی و غیر یقینی فکر) کو خاطر میں نہ لانے کی حقیقت کشا نصیحت۔

يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

وہ تو اپنے خیال پر چلتے ہیں اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے

أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوا

اسے جو اسکے راہ سے ہٹ جاتا ہے اور وہ سیدھے راستہ چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ سو تم

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ وَمَا

اس جانور میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کے حکموں پر ایمان لانے والے ہو۔ کیا وجہ

لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

ہے کہ تم وہ چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ وہ واضح کر چکا ہے جو کچھ اس نے

مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ

تم پر حرام کیا ہے ہاں مگر وہ چیز جس کی طرف تم مجبور ہو جاؤ اور بہت سے لوگ بے علمی کے باعث

بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾

اپنے خیالات کی بنا پر لوگوں کو بہکاتے ہیں بیشک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ

تم ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے

سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ

کیے کی سزا پائیں گے۔ اور جس چیز پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس میں سے نہ کھاؤ اور

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ

بے شک یہ کھانا گناہ ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے

أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾ ع

ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي

بھلا وہ شخص جو مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اسے روشنی دی کہ اسے لوگوں میں لیے

النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ

پھرتا ہے وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہو وہاں سے نکل نہیں سکتا اسی طرح

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۷)۔ ہدایت و ضلالت سے باخبر ذات کے تکوینی فیصلوں پر اعتماد رکھنے کا بیان خاص۔

(۱۱۸تا۱۱۹)۔ حلت وحرمت کے حوالہ سے مشرکین کے بے جا اعتراض کا رد اور من جملہ احکام الٰہی کو من وعن تسلیم کرنے کی پرزور نصیحت۔

(۱۲۰)۔ خدائی نافرمانی کو ظاہراً و باطناً (واضح و پوشیدہ) ترک کرنے کا حکم۔ ارتکاب کی صورت میں جلد اُخروی گرفت کی سخت تنبیہ کا ذکر۔

(۱۲۱)۔ حلال وحرام کے امتیازی حکم کی مزید وضاحت۔ نیز شیطانی پروپیگنڈے سے متاثر ہوئے بغیر شرکیہ اقدامات سے لازماً اجتناب کا تاکیدی بیان۔

(۱۲۲)۔ نور (زندہ) وظلمت (مردہ) کے مابین واضح امتیاز اور فرق بیان کرتے ہوئے کافرانہ روش کی مثال کے ذریعہ عقلی تنبیہ کا اظہار۔

زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢٢ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ
کافروں کی نظر میں ان کے کام آراستہ کر دیے گئے ہیں۔ اور اسی طرح ہر بستی میں ہم نے گنہگاروں کے
قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ
سردار بنا دیے تا کہ وہاں اپنے مکر و فریب کا جال پھیلائیں حالانکہ وہ اپنے فریب کے جال میں آپ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٢٣ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى
پھنستے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں۔ جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نہیں مانیں گے جب
نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ
تک کہ وہ چیز خود ہمیں نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغمبری کا
رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ
کام کس سے لے وہ وقت قریب ہے جب یہ مجرم اپنی مکاریوں کی پاداش میں اللہ کے ہاں ذلت اور سخت
شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝١٢٤ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ
عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ سو جسے اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت دے تو اس کے سینہ کو اسلام کے قبول
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا
کرنے کے لئے کھول دیتا ہے اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کے سینہ کو بے حد تنگ
حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ
کر دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں
عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢٥ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ
پر پھٹکار ڈالتا ہے۔ اور یہ تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٢٦ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ ان کیلئے اپنے رب کے ہاں سلامتی کا گھر
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢٧ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ
ہے اور وہ ان کے اعمال کے سبب سے ان کا مددگار ہے۔ اور جس دن ان سب کو جمع کریگا
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰۗؤُهُمْ
تو جنوں کی جماعت سے فرمائے گا تم نے آدمیوں میں سے بہت سے اپنے تابع (بنا لیے) اور آدمیوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۳)۔ ہر دور میں جاری علاقائی چودھراہٹ (وڈیرے پن) کی ظالمانہ ذہنیت کی کمزور طبقات (عموماً اہل حق کا تعلق کمزور طبقات سے ہی چلا آرہا ہے) کے خلاف حیلہ سازیوں وسازشوں کا مذمتی ذکر۔

(۱۲۴)۔ رسالت میں بھی حق شراکت طلب کرنے والے سرداروں کے منہ پر اصلاحی طمانچہ کا بیان۔ (کہ تاج نبوت کس کے سر پر جچتا ہے یہ خدائی مشیت کا فیصلہ ہے کوئی فرمائشی عہدہ نہیں جو دے دیا جائے) نیز ان کی حیلہ سازی اور اظہار تکبر پر خدائی گرفت اور اُخروی رسوائی کا غضبیہ (غصے کا) اظہار۔

(۱۲۵)۔ نور ہدایت کوئی بازاری تجارت نہیں جو سرمایہ داروں کے ہی ہاتھ میں آئے بلکہ خدائی شرح صدر (ہدایت کی قلبی صلاحیت موجود ہونے) سے ہی عطا ہوا کرتی ہے اس کے برعکس گمراہی کے سلسلے حد سے بڑھی خدائی نافرمانی کے نتیجہ میں ان سنگدلی زنگ کے غیر معمولی اثرات ہوتے ہیں، قبول حق سے سینہ تنگ ہونے لگتا ہے اور صلاحیت ہی سلب کرلی جاتی ہے (خدانخواستہ) (مثلاً جیسے کوئی حالات سے تنگ آسمان کی طرف جانا چاہے مگر نہ جا سکے ایسے ہی خدائی ناراضگی کے باعث قبول حق سے دل انکار کرنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ دماغ میں سچائی کا اعتراف موجود ہوتا ہے یہ صورتحال باطنی عذاب کہلاتی جو انتہائی خطرناک ہوتی ہے (اعاذنا اللہ جمیعاً من المسلمین)۔

(۱۲۶)۔ خدائی احکام پر ایمان واطاعت کی توفیق الٰہی صراط مستقیم کی خوبصورت تعبیر ہے۔ (خدا ہمیں نصیب کرے) تفصیلی ہدایات الٰہیہ سے فائدہ اٹھانے والے خوش نصیبوں کا توصیفی ذکر۔

(۱۲۷)۔ صراط مستقیم کے سعادت مندوں کیلئے خدائی اعزاز واکرام کی خوشخبری۔

مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ

میں سے جو جنوں کے دوست تھے کہیں گے اے رب ہمارے ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے سے کام نکالا

اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ

اور ہم اپنی اس میعاد کو آپہنچے جو تو نے ہمارے واسطے مقرر کی تھی فرمائے گا تم سب کا ٹھکانا آگ ہے اس میں ہمیشہ رہو گے

اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ

اس سے صرف وہی بچیں گے جنہیں اللہ بچائے گا بے شک تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔ اور اسی طرح ہم

ع ۱۵ ۸ ۲ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ

گنہگاروں کو ایک دوسرے کے ساتھ ان کے اعمال کے سبب سے ملا دیں گے۔ اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا

یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ

تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میرے احکام سناتے تھے اور اس دن کی ملاقات

لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ

سے تمہیں ڈراتے تھے کہیں گے ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکا

الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ

دیا ہے۔ اور اپنے اوپر ہی گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ

اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

تیرا رب بستیوں کو ظلم کرنے کے باوجود ہلاک نہیں کیا کرتا اس حال میں کہ وہ بے خبر ہوں۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

اور ہر ایک کے لئے ان کے عمل کے لحاظ سے درجے ہیں اور تیرا رب ان کے کاموں سے بے خبر نہیں۔

وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْۢ

اور تیرا رب بے پرواہ رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تم سب کو اٹھا لے اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہاری جگہ آباد

بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا

کر دے جس طرح تمہیں ایک دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔ جس چیز کا تمہیں وعدہ دیا

تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔ کہہ دو اے لوگو تم اپنی جگہ پر کام

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۸)۔ روزِ محشر جن وانس سے خدائی محاسبہ اور گرفت کا بیان۔ نیز جن وانس کے باہمی الزامات واعترافات کے ذکر اور نتیجتاً خدائی دائمی عذاب کا تنبیہی عتاب (اظہارِ ناراضگی)

(۱۲۹)۔ دوزخ میں ظالمین ومجرمین کے باہمی ملاپ (اور اجتماعی آہ وزاری) کا غضبیہ ذکر۔

(۱۳۰)۔ روزِ قیامت جن وانس سے خدائی مکالمہ، دونوں (جن وانس) کے اعترافِ جرم پر خدائی عتاب کا ذکر و بیان۔

(۱۳۱)۔ حجت قائم کئے بغیر کسی قوم کی ہلاکت کے حوالہ سے عادت (قانون) الٰہیہ کا بیان۔

(۱۳۲)۔ درجۂ اعمال کے مطابق جزاء کے قانونِ الٰہی کا اظہار۔

(۱۳۳ تا ۱۳۴)۔ اقوام کے فناء وعدم بقاء (ختم ہو جانے) کا اصولی ذکر اور آخرت کے یقینی وقوع کا اعتقادی بیان۔

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ
کرتے رہو اور میں بھی کرتا ہوں عنقریب معلوم کرلوگے کہ آخرت کا گھر کس کے لئے ہوتا ہے
عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ
بے شک ظالم نجات نہیں پاتے۔ اور اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک حصہ اس
مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ
کے لئے مقرر کرتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق کہتے کہ یہ اللہ کا حصہ ہے اور
هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَ
یہ ہمارے شریکوں کا ہے سو جو حصہ ان کے شریکوں کا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جا سکتا
مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾
اور جو اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف جا سکتا ہے کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں۔
وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ
اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے خیال میں ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو خوشنما
لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا
بنا دیا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں مبتلا کردیں اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ بنا دیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا
فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَّ
تو یہ ایسا نہ کرتے سو انہیں چھوڑ دو اور جو وہ افترا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ جانور اور کھیت محفوظ ہیں
حَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
انہیں صرف وہی لوگ کھا سکتے ہیں جنہیں ہم چاہیں اور کچھ جانور ہیں جن پر سواری حرام کردی گئی ہے
ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ
اور کچھ جانور ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیتے یہ سب اللہ پر افترا ہے عنقریب اللہ
سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِىْ بُطُوْنِ هٰذِهِ
انہیں اس افترا کی سزا دے گا۔ اور کہتے ہیں جو کچھ ان جانوروں کے پیٹ میں ہے
الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ يَّكُنْ
یہ ہمارے مردوں کے لئے خاص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور جو بچہ مردہ ہو تو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۵)۔ مشاہدۂ حقائق کے باوجود کفار کی ہٹ دھرمی پر خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف سے اتمام حجت کا تنبیہی بیان۔

(۱۳۶)۔ کفار کی بدعقیدگی اور بعض رسومات فاسدہ وجاہلیہ کا مذمتی ذکر۔

(۱۳۷)۔ کفار کی بے رحمانہ و سنگ دلانہ قتل اولاد کے پیچھے شیطانی کاہنوں کی خبیثانہ تربیت کا مذمتی ذکر اور خدائی مخفی مصلحت وحکمت کا اصلاحی اظہار۔

(۱۳۸ تا ۱۴۰)۔ کفار و مشرکین کی بدعقیدگی سے لبریز مزید رسومات قبیحہ کا مذمتی ذکر۔

مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

دونوں اس کے کھانے میں برابر ہیں اللہ انہیں ان باتوں کی سزا دیگا بے شک وہ حکمت والا

عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

جاننے والا ہے۔ تحقیق خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت اور نادانی کی بنا

وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا

پر قتل کیا اور اللہ پر بہتان باندھ کر اس رزق کو حرام کرلیا جو اللہ نے انہیں دیا تھا بے شک وہ گمراہ ہوئے

ع مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ

اور سیدھی راہ پر نہ آئے۔ اور اسی نے وہ باغ پیدا کئے ہیں جو چھتوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور جو نہیں

وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہیں اور زیتون اور انار پیدا کئے جو ایک

وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ

دوسرے سے مشابہ اور جدا جدا بھی ہیں ان کے پھل کھاؤ جب وہ پھل لائیں اور جس دن اسے کاٹو اس کا

حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْأَنْعَامِ

حق ادا کرو اور بے جا خرچ نہ کرو بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور بوجھ اٹھانے

حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

والے مویشی پیدا کئے اور زمین سے لگے ہوئے اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور شیطان

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ

کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ آٹھ قسمیں پیدا کیں بھیڑ میں

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ

سے دو اور بکری میں سے دو تو پوچھ کہ دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ

أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ

یا وہ بچہ جو دونوں مادہ رحم میں ہے مجھے اس کی سند بتلاؤ

صَادِقِينَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ

اگر سچے ہو۔ اور اونٹ اور گائے سے دونوں قسمیں پیدا کیں تو پوچھ دونوں نر حرام کئے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٤١)۔ کفار کی فکری گندگی بیان کرنے کے بعد مخلوق پر خدائی انعامات واحسانات کا بیان۔ نیز اناج و پیداوار میں سے خدائی حق (عشر) کا ذکر اور بہر حال اسراف (فضول خرچی) سے اجتناب کا حکم۔

(١٤٢)۔ کھیتی اور پھلوں کے بعد بعض جانوروں کے فوائد کا احسانی ذکر اور شیطانی نقش قدم سے لازمی اجتناب کا حکم۔

(١٤٣ تا ١٤٤)۔ جانوروں کی آٹھ حلال اقسام کا ذکر کرتے ہوئے ان کے حوالہ سے مشرکین کے خود ساختہ حلت وحرمت کے قوانین کا مذمتی ذکر وبیان۔ نیز افتراء علی اللہ (خدا پر جھوٹ گھڑنے) کی غلیظ حرکت پر اظہار برہمی کا تنبیہی تذکرہ۔

آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ
ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچہ جو دونوں مادہ کے رحم میں ہے کیا تم موجود تھے جس وقت
الْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ
اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا تھا پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان
مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ
باندھے تاکہ لوگوں کو بلا تحقیق گمراہ کرے بے شک اللہ ظالموں کو
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٤﴾ قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ ع ۱۷
ہدایت نہیں کرتا۔ کہہ دو کہ میں اس وحی میں جو مجھے پہنچی کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اُسے کھائے مگر
مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا
یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے یا وہ ناجائز ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا
أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ
کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو شخص بھوک سے بے اختیار ہو جائے ایسے حال میں کہ نہ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى
بغاوت کرنے والا اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ یہود پر
الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
ہم نے ہر ایک ناخن والا جانور حرام کیا تھا اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا
چربی حرام کی تھی مگر جو پشت پر یا انتڑیوں پر لگی ہوئی ہو یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو ہم نے
أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾
ان کی شرارت کے باعث انہیں یہ سزا دی تھی اور بے شک ہم سچے ہیں۔
فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ
پھر اگر تجھے جھٹلائیں تو کہہ دو تمہارا رب بہت وسیع رحمت والا ہے اور گنہگار لوگوں سے
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ
اس کا عذاب نہیں ٹلے گا۔ اب مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۵)۔ کفار کی خود ساختہ حرمت کے ذکر کے بعد خدائی قطعی حرام کردہ معینہ چار اشیاء کا پیغمبر برحق کی زبانی بیان اور (مجبوری و اضطراری) کیفیت میں استثنائی قانونی شق کا ذکر۔

(۱۴۶)۔ درمیان میں یہود پر ان کی سرکشی کے باعث وقتی حرام کردہ بعض جانوروں کی مخصوص اشیاء کی حرمت کا اظہار۔

(۱۴۷)۔ بیان کردہ حقائق کے باوجود اگر کفار آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو فوری عدم گرفت کی وجہ اور بعد میں یقینی سزا نافذ کرنے کا تنبیہی بیان۔

زکوٰۃ وعشر، صدقات وعطیات

(زیر مطالعہ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۴۱)

(غربت کے کم کرنے اور غریب لوگوں کی ضروریات پوری کرنیکا بہترین خدائی نظام)

آج ہر طرف چیخ وپکار ہے کہ غربت بڑھ گئی، غریب مر گیا، لوگ گھریلو ومعاشی تنگ دستی کے باعث خودکشی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ عالمی معیشت کے خود ساختہ دانشمند ماہرین میں سے کوئی اس کی وجوہات واسباب معلوم کرنا چاہے تو سودی معیشت کے یہ باج گزار جادوگر فلسفۂ معیشت پر ایسا دقیق اور نہ سمجھ آنے والا لیکچر جھاڑتے نظر آئیں گے جو سوائے ان کے اپنے کسی کے پلے نہ پڑ سکے۔ عالمی کساد بازاری اور مقامی معیشت کے موازنہ میں اعداد وشمار کا وہ گورکھ دھندا شروع کردیں گے جس کی ابتدا وانتہا دونوں غیر معلوم اور غیر واضح گویا ''کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی''۔ عالمی معیشت کے ان ٹھیکیداروں کے پاس غربت کم کرنے کا ایک ہی جادوئی نسخہ ہاتھ آیا ہوا ہے کہ مرض جنوں کا علاج مزید نشہ اور قرض کے خاتمہ کیلئے مزید قرض اٹھاتے رہو۔ ان ذہنی بیماروں کے پاس علاج معکوس کے سوا کچھ نہیں۔ یا پھر اپنی بیمار معیشت کے استحکام کیلئے اپنی ہی عوام پر ظالمانہ ٹیکسوں کا ایسا بوجھ ڈال دو کہ وہ کبھی اپنے پاؤں پر کھڑے نہ ہوسکیں۔ تاکہ غربت کا علاج کرتے ہوئے غریب کا ہی سرکاٹ دو (کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری)۔ غربت کو کم کرنے کے آسان فہم اور نفاذ عمل کے لحاظ سے سہل ترین فارمولا وہ نظام زکوٰۃ وعشر اور نفلی صدقات وعطیات کا قابل قبول وترغیبی نسخۂ برحق ہے۔ جس سے ان شاء اللہ یقینی غربت کم ہوتی دکھائی دے گی۔ اور فقراء ومساکین لوگوں کے دروازوں اور سڑکوں پر یوں کثرت سے بھیک مانگتے نظر نہیں آئیں گے۔ واضح رہے کہ آج کے دور میں غربت بالکلیہ ختم نہیں ہوسکتی نہ ہی اسلام نے اپنے نظام معیشت میں اس کا کبھی وعدہ کیا ہے۔ البتہ غریب مارو کی بجائے غربت کے کم کرنے کا بہترین عملی نظام حیات مرتب کیا ہے۔ کہ بظاہر سفید پوش مگر اندر سے غریب وحاجت مندوں سمیت جملہ فقراء ومساکین کے گھروں کی دہلیز پر پورے عزت نفس

کیساتھ ان کے اہم مسائل کا حل پیش کیا جائے۔ یہ درست ہے کہ دنیا کی کوئی امیر ترین ریاست بھی اپنے کاروبارحکومت چلانے کیلئے عوام سے ٹیکس وصول کرتی ہے۔ البتہ اس کی شرح وصولی ہر ملک کے اپنے معروضی حالات کے پس منظر میں طے ہوتی ہے۔خودخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دورمبارک میں زکوٰۃ وعشر کے علاوہ ذمیوں و دیگر لوگوں سے مناسب ٹیکسوں کی وصولی کا منظم نُظام نافذ العمل تھا۔ البتہ اسلامی حکومت عوام پرناجائز اور ظالمانہ ٹیکسوں کے جابرانہ نظام کی سخت حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ٹیکسوں کی وصولی تو دراصل عوام کی جان ومال کا تحفظ اور انہیں ترقی وسہولیات کے مواقع فراہم کرنے کیلئے ضروری قراردی جاتی ہے۔ جبکہ اسلامی حکومت زکوٰۃ وصدقات کے نظام سے حاجتمندوں اور غرباء کے انفرادی مسائل اور غربت کم کرنے پر توجہ دیتی ہے۔ زکوٰۃ وعشر (جوفرض ہے) سے ہسپتالوں اور سڑکوں کی تعمیر نہیں کی جاتی بلکہ غرباء وحاجت مندوں کو بلاواسطہ امداد دینی ضروری ہوتی ہے۔ یا پھر ان کی اجازت سے بالواسطہ خرچ کی جاسکتی ہے۔ تاہم غریب ممالک کے امیر لوگ زکوٰۃ وعشر کے علاوہ نفلی صدقات وعطیات(Donations) کے ذریعہ امداد باہمی کے تحت اجتماعی فلاحی کاموں پر پیسہ لگاسکتے ہیں جیسا کہ آج کل بعض ممالک میں اس طرح ہوتا ہے۔ بہر حال چیلنج ہے کہ اگر اسلامی ممالک اپنے ہاں اجتماعی یا ہر ملک کے مسلمان اپنے طور پر انفرادی سطح پر اسلامی نظام زکوٰۃ کو پورے امانت ودیانت سے نافذ کردیں۔ اور مسلمان اپنے اموال ظاہرہ (مال مویشی وغیرہ) اور اموال باطنہ (سونا / چاندی /کرنسی) کی پوری زکوٰۃ دینا شروع کردیں۔ اور ان کی تقسیم کا دیانت دارانہ نظام مرتب کردیا جائے تو اس ملک سے غربت بالکل محدود ہوکر خاتمہ کے قریب پہنچ سکتی ہے۔ غربت کوکم کرنے کے دو بہترین راستے ہیں۔ ایک یہ نظام زکوٰۃ وعشر (جوفرض ہے)اور خدا ترسی کے پس منظر میں غرباء پر نفلی خیرات وعطیات دینا۔ دوسرا بہترین راستہ اپنے اخراجات کو کنٹرول کرنا ہے، اسراف (فضول خرچی) اور تبذیر (بے جااور حرام خرچ کرنا) سے بچ جانا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں :﴿إن اللہ لایحب المسرفین﴾ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۳۱)۔ترجمہ:۔

اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: ترجمہ:۔ بے شک جولوگ بے ہودہ کاموں میں مال اڑاتے ہیں وہ شیطانوں کے بھائی ہیں (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۷)۔ تیسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے: ترجمہ:۔ اور نہ تو (ایسے کنجوس بنو) کہ اپنے ہاتھوں کو گردن سے باندھ کر رکھو اور نہ (ایسے فضول خرچ کہ) ہاتھ کو بالکل کھلا چھوڑ دو (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۹)۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کی راہنمائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: **الإقتصاد فی النفقة نصف المعیشة** (معجم اوسط) ترجمہ:۔ زندگی گزارنے میں میانہ روی اختیار کرنا آدھے بوجھ کو کم کرنے کے مترادف ہے۔ ایک روایت میں ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی کامیاب ہے جو اسلام لے آیا اور بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر قناعت کی دولت سے نوازا (ترمذی) کہ جتنا کچھ مقدر میں ملا ہے اس میں رہتے ہوئے اپنے اخراجات کو کنٹرول کرے گویا چادر کے مطابق پاؤں پھیلانا سیکھیں۔ یہ گُر اور نسخہ کیمیاء جو غربت کے باوجود انسان کو اس کی پریشانیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ ایسی بصیرت خاص وراہنمائی وحی الٰہی سے ہی ممکن ہوسکتی ہے گویا خالق کائنات نے انسانیت کو اپنے پیغمبر خاص خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے غربت کم کرنے اور اپنی اوقات وحدود میں رہتے ہوئے اخراجات کنٹرول کرنے کا مشورہ خاص الہام فرمایا۔ جو بھی اس نسخہ اکسیر کو اپنائے گا ان شاء اللہ غربت کے سائیڈ ایفکٹ (باطنی نقصانات) سے محفوظ رہے گا۔ انسانی عقل زور لگا کر بھی اس جیسا جامع حل تلاش نہیں کرسکی جو اسلام نے چودہ صدیاں قبل پیش کردیا تھا۔ اب کوئی اسراف وتبذیر کی زہر بھی کھاتا رہے اور کہے کہ دیکھا دیکھی ایسا کرنا میری مجبوری ہے اور ساتھ ہی قرض کے شراب کی لت میں پڑ جائے تو ایسے لوگوں کی فاقہ ستی ایک دن رنگ لاکر چھوڑتی ہے۔ (أعاذنا اللہ)۔ آپ دنیا سے بھکاری پن کو بھی اسی راہ حق (نظام زکوٰۃ وصدقات) اور اخراجات کے کنٹرول والے نسخہ سے ختم کرسکتے ہیں کہ اسلام نے بھکاری پن (لوگوں سے سوال اور بھیک مانگنے) کو نفرت سے دیکھتے ہوئے حوصلہ شکنی کی ہے۔ اس کی بجائے عزت نفس کے ساتھ محنت

ومزدوری کرنے کی ترغیب دی ہے۔ جہاں تک مصارف زکوٰۃ (زکوٰۃ وصدقات کے مستحقین) کا تعلق ہے وہ بھی متعین ہیں جس کی صراحتا نشاندہی خود باری تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ ''زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اوراس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دلجوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھڑوانے میں اور قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو'' یہ آٹھ مصارف منجانب اللہ متعین کردیے گئے ہیں۔ جن میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں بعض نام نہاد دانشوروں کی طرف سے بظاہر عوامی فلاح کے جذبے سے کہا جاتا ہے کہ زکوٰۃ سے ہسپتالوں، سڑکیں، سکول اوردیگر فلاحی کام کروانے کی اجازت ہونی چاہیے مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ زکوٰۃ کے مصارف کا بہتر استعمال کیا جائے۔ اس کی حکمت وبصیرت کا علم خالق کائنات ہی کو ہے کوئی کتنا بھی عقل وشعور میں آگے بڑھ جائے مگر وہ حکمت وفہم میں ایک حد تک ہی کچھ کہہ سکتا ہے۔ لامحدود مدبر فقط ذات خدا ہے اس لئے خدائی احکام کے نفاذ میں کسی کی ذاتی رائے یا مشورہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔ قربانی کے جانور ذبح کرنے کے خدائی حکم پر بھی اسی طرح کی خام خیالیاں سنی جاسکتی ہیں۔ کہ بیک وقت تین دنوں (عیدالاضحیٰ کے موقع پر) کروڑوں جانوروں کو ذبح کرکے گوشت ضائع کرنے کی بجائے (معاذاللہ) ان کے پیسوں سے کوئی ہسپتال یا دوسرا عوامی فلاح کا بڑا منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔ ان پڑھے لکھے جاہلوں کو کون سمجھائے کہ قربانی کا جانور تو حکم الٰہی کی وجہ سے ذبح کیا جاتا ہے جو جذبہ اطاعت کا دوسرا نام ہے۔ فقط گوشت کھانا مقصد نہیں ہوتا ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ:۔ کہ اللہ تعالیٰ کو نہ ان کا گوشت اور نہ خون پہنچتا ہے بلکہ تمہاری پرہیز گاری (جذبہ اطاعت) پہنچتی ہے (سورۃ الحج آیت نمبر ۳۷)۔ افسوس کہ بعضے کلمہ گو مسلمان بھی اس فاسد پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر اسی طرح کے فضول تبصرے میں مبتلا نظر آتے ہیں اور وہ سوچتے بھی نہیں کہ احکام شریعت اطاعت خداوندی کا دوسرا نام ہے۔ عقلی گھوڑے دوڑانے کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔ احکامات الٰہیہ کو بلا چوں چراں تسلیم کرنے کا مہذب عنوان دین اسلام ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۸)۔ من گھڑت اشیاء کی حرمت پر اپنے آباء کی مذموم تقلید اور جاہلانہ استدلال کی پرزور مذمتی تردید نیز خدائی گرفت کا ذکر۔

(۱۴۹)۔ خدائی حجت کاملہ کا ذکر اور اجتماعی ہدایت کے متعلق حکیمانہ طرزِ فکر کا اظہار۔

(۱۵۰)۔ کفار کو اپنی من گھڑت حرمت پر دلیلِ صادق لانے کا چیلنج اور باطل لوگوں کی کسی طرح سے تقلیدی اتباع سے اجتناب کا حکمی بیان نیز کفار کی بدعقیدگی کا مذمتی ذکر۔

(۱۵۱تا۱۵۲)۔ اشیاء کی حرمت کے ضمن میں اعتقادی حرمت سمیت دیگر خدائی ہدایات کا (قدرے تفصیلی) خاتم الانبیاء ﷺ کی زبانی بیان۔

مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

اور ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ

جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب چکھا کہہ دو تمہارے ہاں کوئی

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

ثبوت ہے تو اسے ہمارے سامنے لاؤ تم فقط خالی باتوں پر چلتے ہو اور صرف تخمینہ ہی

تَخْرُصُوْنَ ۝۱۴۸ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۴۹

کرتے ہو۔ کہہ دو پس اللہ کا الزام پورا ہو چکا پس اگر وہ چاہتا۔ تو تم سب کو ہدایت کر دیتا۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ

ان سے کہہ دو اپنے گواہ لاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام

فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کیا ہے پھر اگر وہ ایسی گواہی دیں تو تُو ان کا اعتبار نہ کر اور جنہوں نے ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝۱۵۰ ع ۱۸ ۵

کو جھٹلایا ہے اور جو آخرت پر یقین نہیں کرتے اور وہ اوروں کو اپنے رب کے برابر کرتے ہیں۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ

کہہ دو آؤ میں تمہیں سنا دوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور تنگ دستی کے سبب اپنی اولاد کو

نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے

بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ

قریب نہ جاؤ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے تمہیں

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۵۱ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا

یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔ اور سوائے کسی بہتر طریقہ کے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ
یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور ماپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو ہم
بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ
کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب بات کہو تو
لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
انصاف سے کہو اگر چہ رشتہ دار ہی ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو تمہیں یہ حکم دیا ہے تاکہ تم
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا
نصیحت حاصل کرو۔ اور بے شک یہی میرا سیدھا راستہ ہے سو اسی کی اتباع کرو اور
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
دوسرے راستوں پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گے تمہیں اسی کا حکم دیا ہے
تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ
تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ پھر ہم نے نیکوں پر نعمت پوری کرنے کیلئے موسیٰ کو کتاب دی
وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ
جس میں ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات
ع ١٩ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ
پر ایمان لائیں۔ یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری ہے سو اس کی اتباع کرو اور ڈرو
تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ
تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو فرقوں پر کتاب نازل ہوئی تھی
قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ
اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے۔ یا یہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی
اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ
جاتی تو ہم ان سے بہتر راہ پر چلتے سو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ
واضح کتاب اور ہدایت اور رحمت آچکی ہے اب اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۳) مختلف گمراہی کے راستوں پر چلنے کی بجائے خدائی ہدایات وصراط مستقیم کو ہی اپنانے کا تاکیدی زوردار اظہار۔

(۱۵۴)۔ دورِ سابق میں صراط مستقیم (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کے ذریعہ خدائی ہدایت وتفصیلی احکامات کا حوالہ جاتی ذکر۔

(۱۵۵)۔ صراطِ مستقیم کے تسلسل میں حتمی ہدایاتی کتاب (قرآن پاک) عطا کرنے کے خدائی احسان اور اسی کی اتباع کا تاکیدی بیان۔

(۱۵۶تا۱۵۷)۔ مشرکین کی ممکنہ حجت بازی کو رد کرتے ہوئے آخری کتاب کی آمد اور صفاتِ حمیدہ کا ذکر نیز آیاتِ خداوندی کے تکذیبی جرم کا سخت ترین نوٹس لینے کا تنبیہی بیان۔

اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا
کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں
سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ١٥٧ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ
ہم انہیں ان کے منہ موڑنے کے باعث بُرے عذاب کی سزا دیں گے۔ یہ لوگ اس کے
تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ
منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آویں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی نشانی آئے
يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان کام نہ آئے گا جو پہلے
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ
ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک کام نہ کیا ہو کہہ دو انتظار
انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ١٥٨ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ
کرو ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى
اور کئی جماعتیں بن گئے تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا کام اللہ ہی کے حوالے ہے
اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ١٥٩ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ
پھر وہی انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔ جو کوئی ایک نیکی کرے گا اس
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا
کے لئے دس گنا اجر ہے اور جو بدی کرے گا سوا سے اسی کے برابر سزا دی جائے
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ١٦٠ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى
گی اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ کہہ دو میرے رب نے مجھے ایک سیدھا راستہ
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَ
بتلا دیا ہے ایک صحیح دین ابراہیم کی ملت جو ایک ہی طرف کا تھا اور مشرکوں
مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ١٦١ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
میں سے نہیں تھا۔ کہہ دو بے شک میری نماز میری قربانی اور

خلاصہ مضمون آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۸)۔ اتمام حجت کے باوجود کفار کے تکذیبی رویہ پر سخت ترین گرفت کا انتہائی بیان۔

(۱۵۹)۔ اظہار حق کے بعد دینی عقائد میں تفریقی افکار اختیار کرنے والے مختلف ناحق گروہوں کی مذمت اور آپ ﷺ کا ان سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے آخرت میں ان سے (بدعقیدہ گروہوں سے) نمٹنے کا انتہائی ذکر۔

(۱۶۰)۔ روزِ قیامت نیکی و بدی کے حوالہ سے خدائی قانونِ جزا و سزا کا پیشگی اعلان۔

(۱۶۱)۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی زبانی اللہ پاک کی آپ ﷺ پر خصوصی ہدایت و صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور ملتِ ابراہیمی سے حقیقی نسبت (جو ہر طرح کے شرک سے پاک ہے) کا احسانی بیان۔

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ

میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں

بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ

اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔ کہہ دو کیا اب میں اللہ کے سوا

اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

اور کوئی رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے اور جو شخص کوئی گناہ کرے گا تو وہ اسی کے

اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

ذمہ ہے اور ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہارے رب کے ہاں ہی سب کو لوٹ

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ

کر جانا ہے سو جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے وہ تمہیں بتلادے گا۔ اس نے تمہیں زمین

الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

میں نائب بنایا ہے اور بعض کے بعض پر درجے بلند کردیے ہیں تاکہ تمہیں اپنے

دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۡ

دیے ہوئے حکموں میں آزمائے بے شک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے

وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع ۲۰ / ۷

اور بے شک البتہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۰۶ رُكُوْعَاتُهَا ۲۴

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ

یہ کتاب تیری طرف بھیجی گئی ہے تاکہ تو اس کے ذریعہ سے ڈرائے اور اس سے تیرے دل میں تنگی

مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ

نہ ہونی چاہیے اور یہ ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے۔ جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تم پر

اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا

اتری ہے اس کا اتباع کرو اور اللہ کو چھوڑ کر دوسرے دوستوں کی تابعداری نہ کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۶۲ تا ۱۶۳)۔ آپ ﷺ کی زبانی توحیدِ خالص سے لبریز عباداتی اعتقاد کا زوردار ذکر۔

(۱۶۴)۔ ربوبیت کے حقیقی اعتقاد کا اظہار کرتے ہوئے آخر میں نجاتِ عذاب کے متعلق نظریۂ کفار کی پرزور تردید اور اظہارِ حقیقت کا بیان۔

(۱۶۵)۔ انسان پر خدائی اکرامِ خاص اور حکمتی فرق مراتب کا ذکر کرتے ہوئے الغفور الرحیم ذات کی طرف سے جلد نظامِ احتساب قائم کرنے بیان۔

سورۃ الاعراف

(۱)۔ خدائی علم خاص سے آغاز۔

(۲)۔ نزولِ کتاب کے ذریعہ تصدیق نبوت کے بعد کفار کے تکذیبی رویہ اور ایذا رسانی پر آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے قرآنی ناصحانہ پیغام امت تک پہنچانے کی شفقت بھری نصیحت کا ذکر۔

(۳)۔ خدائی ہدایات کی ہی اتباع کا تاکیدی اظہار اور اس نصیحت کو سمجھنے کیلئے بہت قلیل افراد کی توجہ کا شکوہ۔

تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ

مانتے ہو۔ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردی ہیں جن پر ہمارا عذاب رات کو آیا یا ایسی حالت میں

هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ

کہ وہ دوپہر کو سونے والے تھے۔ جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا پھر ان کی یہی پکار تھی کہتے تھے بے شک

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ

ہم ہی ظالم تھے۔ پھر ہم ان لوگوں سے ضرور سوال کریں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور

لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا

ان پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے۔ پھر اپنے علم کی بناء پر ان کے سامنے بیان کردیں گے اور ہم کہیں

غَآئِبِيْنَ ۝٧ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

غیر حاضر نہ تھے۔ اور واقعی اس دن وزن بھی ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

لوگ کامیاب ہوں گے۔ اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنا نقصان کیا

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩ وَ

اس لئے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے تمہیں زمین میں

لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا

جگہ دی اور اس میں تمہاری زندگی کا سامان بنادیا تم بہت کم شکر

مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا ع ١

کرتے ہو۔ اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ

آدم کو سجدہ کرو پھر سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرنے والوں میں

السّٰجِدِيْنَ ۝١١ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ

سے نہ تھا۔ فرمایا تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے منع کیا ہے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا کہا

مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝١٢ قَالَ فَاهْبِطْ

میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔ کہا تو یہاں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴)۔ اقوام سابقہ پر اچانک خدائی گرفت و عذاب کا واعظانہ ذکر۔

(۵)۔ مشاہدہ عذاب پر نافرمانوں کے بے موقع و بے محل اعترافِ جرم کا شکایاتی تذکرہ۔

(۶)۔ انبیاء و رسل ؑ سے اپنی اپنی امت کے حوالہ سے پیغام حق پر ردِ عمل کا سوال جبکہ اُمم سابقہ سے تنبیہی بازپُرس کا پُرہیبت ذکر۔

(۷)۔ روزِ قیامت جملہ احوال کے متعلق عالم الغیب ذات کا چشم کشا حقائق کے اظہار کا واضح اعلان۔

(۸تا۹) روزِ محشر خدائی عدل و انصاف کے برحق ترازو کا قیام اور وزنِ اعمال کے خدائی قاعدہ و قانون کا پیشگی اعلان نیز مثبت و منفی نتائج کا تجزیاتی اظہار۔

(۱۰)۔ انسانیت پر خدائی احسان عظیم کے ساتھ ساتھ اس کے (انسان کے) بے قدر رویہ اور ناشکری کے شکوہ کا ذکر۔

(۱۱)۔ حضرت انسان کی تخلیقِ خاص، اور اس کی شرف و عظمت کا احسانی (کہ فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے احترام خاص کا حکم دیا) ذکر کرتے ہوئے ابلیس کی ازلی بدبختی اور نافرمانی کے واقعۂ خاص کا بیان۔

مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ
سے اُتر جا تجھے یہ لائق نہیں کہ یہاں تکبر کرے پس نکل جا بے شک تو ذلیلوں
الصّٰغِرِينَ ﴿١٣﴾ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ
میں سے ہے۔ کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔
مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
فرمایا تجھے مہلت دی گئی ہے۔ کہا جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ضرور ان کی تاک میں تیری
الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔ پھر ان کے پاس ان کے آگے ان کے پیچھے ان کے دائیں
وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾
اور ان کے بائیں سے آؤں گا اور تو اکثر کو ان میں سے شکر گزار نہیں پائے گا۔
قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا ۖ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ
فرمایا یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا جو شخص ان میں سے تیرا کہا مانے گا میں تم سب کو
جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
جہنم میں بھر دوں گا۔ اور اے آدم تو اور تیری عورت جنت میں رہو پھر جہاں
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا
سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جاؤ ورنہ بے انصافوں میں سے ہو
مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا
جاؤ گے۔ پھر انہیں شیطان نے بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے
وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ
چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے اور کہا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے
الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَ
نہیں روکا مگر اس لئے کہ کہیں تم فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ۔ اور ان کے
قَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا
روبرو قسم کھائی کہ البتہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر انہیں دھوکا سے مائل کر لیا پھر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲ تا ۱۸)۔ ابلیس کا خدا پاک سے باغیانہ مکالمہ، حکم عدولی و نافرمانی پر خدائی گرفت، شیطان کی استدعائے مہلت (مہلت کی درخواست) جواباً عطائے مہلت (مہلت کا دے دینا) شیطانی عزائم و سرکشی کا برملا باغیانہ اظہار، جواباً عتاب خداوندی کا بیان۔

(۱۹)۔ حضرت آدم علیہ السلام واماں حوا سلام اللہ علیہا کو قیام جنت کی اجازت اور نصیحت خاص کا ذکر۔

(۲۰ تا ۲۱)۔ شیطانی دشمنی کی پہلی واردات اور حضرت آدم علیہ السلام کو دلیل سے قائل کرنے کی حلفیہ فریبی کوشش (خدائی تکوینی فیصلے کا پیش خیمہ) حضرت آدم علیہ السلام کے شیطانی حلفیہ بیان پر اجتہادی اعتماد کا ذکر۔

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
جب ان دونوں نے درخت کو چکھا تو ان پر ان کی شرمگاہیں کھل گئیں اور اپنے اُوپر بہشت کے
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
پتے جوڑنے لگے اور انہیں ان کے رب نے پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا
الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا
اور تمہیں کہہ نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ان دونوں نے کہا اے رب ہمارے ہم
رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور تباہ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
ہو جائیں گے۔ فرمایا یہاں سے اُترو تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے زمین
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ
میں ٹھکانا ہے اور ایک وقت تک نفع اٹھانا ہے۔ فرمایا تم اسی میں زندہ رہو گے اور اسی میں
فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ ع ۱۵
مرو گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے۔ اے آدم کی اولاد ہم نے تم پر پوشاک اتاری جو تمہاری
لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ
شرمگاہیں ڈھانکتی ہے اور آرائش کے کپڑے بھی اتارے اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ
بہتر ہے یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان
الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا
نہ بہکائے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکال دکھایا ان سے ان کے کپڑے اتروائے
لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ
تاکہ انہیں ان کی شرمگاہیں دکھائے وہ اور اس کی قوم تمہیں دیکھتی ہے جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا
ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ اور جب کوئی برا کام کرتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۲)۔ نسیان کے باعث ممنوعہ شجر کا ذائقہ چکھتے ہی ردعمل کے طور پر بے لباسی کے اثرات کا ظہور اور حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا سلام اللّٰہ علیہا کی طرف سے شرم وحیاء کے فطری اقدامات کا آغاز، ایسے میں خدائی تنبیہی وناصحانہ خطاب۔

(۲۳)۔ حضرت آدم علیہ السلام واماں حوا سلام اللّٰہ علیہا کی طرف سے اعترافِ حقیقت کرتے ہوئے عفو و درگزر و رحمت کی فریادی درخواست کا بیان۔

(۲۴ تا ۲۵)۔ جواب میں مستقبل کے آمدہ احوال کی پیشگی نشاندہی کرتے ہوئے خدائی تکوینی فیصلے کا اظہارِ خاص۔

(۲۶ تا ۲۷)۔ انسانی معاشرہ اور نظامِ فطرت کے حوالہ سے خدائی نصیحت نامہ اور مستقبل میں شیطان کے بنی آدم کے خلاف تخریبی وعداوتی اور مخفی اقدامات سے پیشگی آگاہی کا ذکر۔

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ

تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طرح اپنے باپ دادا کو کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہمیں یہ حکم دیا ہے کہہ دو

اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

بےشک اللہ بےحیائی کا حکم نہیں کرتا اللہ کے ذمہ وہ باتیں کیوں لگاتے ہو جو تمہیں معلوم نہیں۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

کہہ دو میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر نماز کے وقت اپنے منہ سیدھے کرو اور اس کے خالص

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ﴿۲۹﴾

فرمانبردار ہو کر اسے پکارو جس طرح تمہیں پہلے پیدا کیا ہے اسی طرح دوبارہ پیدا ہو گے۔

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

ایک جماعت کو ہدایت دی اور ایک جماعت پر گمراہی ثابت ہو چکی انہوں نے

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا ہے اور خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

اے آدم کی اولاد تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ ۳ ع ۱۰

بےشک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ کہہ دو اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس

الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ

نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہے اور کس نے کھانے کی ستھری چیزیں (حرام کیں) کہہ دو دنیا کی

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

زندگی میں یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے لئے ہیں قیامت کے دن خالص انہیں کے لئے ہو جائیں گی

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا

اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں ان کے لئے جو سمجھتے ہیں۔ کہہ دو میرے رب نے صرف بےحیائی کی

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا

باتوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ اور ہر گناہ کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو بھی اور یہ کہ اللہ کا ایسی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸)۔ لباس کے متعلق خدائی ہدایت کو نظر انداز کرنے والے مشرکین کے فعل قبیح اور جاہلانہ استدلال کا مذمتی ذکر۔ اور جواباً امر الٰہی کی حقیقت کا بیان۔

(۲۹)۔ افتراء علی اللہ کے پس منظر میں اصل احکام و ہدایات خداوندی کا ذکر۔

(۳۰)۔ ہدایات الٰہیہ پر عمل کے اعتبار سے دو گروہوں کا وجودی ذکر نیز اہل باطل کی شیطانی پیروی کے باوجود ناحق خوش فہمی کا مذمتی اظہار۔

(۳۱)۔ بنی آدم کو لباس کے استعمال کا تاکیدی حکم (بطورِ خاص عبادت و طواف کے وقت) اور خدائی حکم کے مطابق اکل و شرب (کھانے پینے) کی اجازت دیتے ہوئے اسراف سے اجتناب کا حکم۔

(۳۲)۔ من پسند اور خود ساختہ حِلّت و حرمت کے قواعد مرتب کرنے والے انتہاء پسندوں کی مذمت کے ضمن میں حلت و حرمت کے اعتبار سے خدائی احکام سے ہٹ کر جاہلانہ تنگ نظری کو ترک کرنے کا تنبیہی بیان۔ اور انعامات خداوندی کے اصل مستحقین کا توصیفی ذکر خاص۔

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا

چیز کو شریک کرو جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی اور یہ کہ اللہ پر وہ باتیں کہو جو تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

نہیں جانتے۔ اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک میعاد معین ہے پھر جب وہ میعاد ختم ہو گی اس وقت نہ ایک گھڑی

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

پیچھے ہٹیں گے اور نہ آگے بڑھیں گے۔ اے آدم کی اولاد اگر تم میں سے تمہارے پاس رسول آئیں

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

جو تمہیں میری آیات سنائیں پھر جو شخص ڈرے گا اور اصلاح کرے گا ایسوں پر کوئی خوف نہ ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ

اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

وہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

بہتان باندھے یا اس کے حکموں کو جھٹلائے ان لوگوں کا جو کچھ نصیب ہے وہ ان کو مل جائے گا

الْكِتٰبِ ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

یہاں تک کہ جب ان کے ہاں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لئے

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى

آئیں گے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے اللہ کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے کہیں گے ہم سے

اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

سب غائب ہو گئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کرنے لگیں گے۔ فرمائے گا جنوں اور آدمیوں میں

مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۗ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

سے جو امتیں تم سے پہلے ہو چکی ہیں ان کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ جب ایک امت

اُخْتَهَا ۗ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

داخل ہوگی تو دوسری پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب گر جائیں گے تو ان کے پچھلے پہلوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۳)۔ خود ساختہ حرمت کی بجائے اصل حرام افعال ونظریات کے حوالہ سے (جن کو خدا پاک نے حرام قرار دیا ہے) خدائی تنبیہی بیان۔

(۳۴)۔ اقوام ہوں یا افراد (عروج ہو یا زوال) ہر ایک کیلئے ایک حد اور وقت کا تعین ہو چکا خدائی فیصلے کے نفاذ میں ایک لمحے کی تاخیر وتقدیم کی بالکلیہ نفی کا اعتقادی ذکر۔

(۳۵تا۳۶)۔ بنی آدم سے اجتماعی یا الگ الگ (دونوں طرح کے اقوال میں) خدائی تعلیمات اور تاکیدی خطاب کا ذکر خاص (فرمانبرداروں کیلئے خصوصی اکرام جبکہ مکذبین اور متکبرین کیلئے اُخروی دائمی عذاب کا بیان۔

(۳۷)۔ افتراء علی اللہ کے مجرمین ومکذبین کو سب سے بڑا ظالم قرار دیتے ہوئے ان کیلئے طے شدہ (تقدیری) نصیب دنیوی (مال ومتاع کے استعمال) کے بعد خدائی گرفت (موت کے وقت فرشتوں کا ان سے ہتک آمیز رویہ وسخت کلامی) اور کفار کے جواباً اعتراف حقیقت کا تنبیہی ذکر۔

هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوۡنَا فَاٰتِهِمۡ عَذَابًا ضِعۡفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ
سے کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں انہوں نے گمراہ کیا سو تو انہیں آگ کا دوگنا عذاب
ضِعۡفٌ وَّلٰكِنۡ لَّا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتۡ اُوۡلٰىهُمۡ لِاُخۡرٰىهُمۡ فَمَا كَانَ
دے، فرمائے گا کہ دونوں کو دوگنا ہے لیکن تم نہیں جانتے۔ اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے
لَـكُمۡ عَلَيۡنَا مِنۡ فَضۡلٍ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۳۹﴾ ع ۴
پس تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں پس بسبب اپنی کمائی کے عذاب چکھو۔
اِنَّ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا عَنۡهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمۡ اَبۡوَابُ
بے شک جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں تکبر کیا ان کے لئے آسمان
السَّمَآءِ وَلَا يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الۡجَمَلُ فِىۡ سَمِّ الۡخِيَاطِ ؕ
کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی
وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمۡ مِّنۡ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنۡ
کے ناکے میں گھس جائے اور ہم گنہگاروں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ ان کے لئے
فَوۡقِهِمۡ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
دوزخ بچھونا اور اوپر سے اوڑھنا ہے اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ اور جو
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَاۤ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ
ایمان لائے اور نیکیاں کیں ہم کسی پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت کے موافق وہی بہشتی
الۡجَـنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعۡنَا مَا فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ
ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں خفگی ہوگی ہم اسے دور
غِلٍّ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ ۚ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ
کردیں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں
هَدٰٮنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِىَ لَوۡلَاۤ اَنۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدۡ جَآءَتۡ
یہاں تک پہنچایا اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ فرماتا بے شک ہمارے رب کے
رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَـقِّ ؕ وَنُوۡدُوۡۤا اَنۡ تِلۡكُمُ الۡجَـنَّةُ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا
رسول سچی بات لائے تھے اور آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۸ تا ۳۹)۔ موت کے وقت سخت گرفت کے بعد دخول جہنم کے موقع پر خدائی زجر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) کا ذکر اور مجرمین کی ان لمحات میں باہمی لعنت و ملامت نیز ان پر خدائی غضبیہ طنز کا بیان۔

(۴۰)۔ مکذبین و متکبرین کے خطرناک انجام بد اور جنت سے دائمی محرومی کا برہمی (ناراضگی کا) اظہار۔

(۴۱)۔ مزید سخت طرزِ عذاب کا غضبیہ (غصے سے بھرپور) ذکر۔

(۴۲ تا ۴۳)۔ مجرمین کے برعکس مؤمنین صالحین کے اُخروی انجام خیر کا ذکر کرتے ہوئے خاص انعامات خداوندی کے مشاہدہ پر ان کے حمد و شکر کا توصیفی بیان جواباً (اکرام مزید کے طور پر) جنت کی دائمی وراثت خاص کے عطیہ (انعام) کا خدائی اعلان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۴ تا ۵۰)۔ اصحاب جنت (مؤمنین) اور اصحاب جہنم (کفار) کے مابین نیز اصحاب اعراف واصحاب جنت کے مابین اور اصحاب اعراف اور اصحاب جہنم کے مابین آخرت میں مکالمہ کا خاص طرز فکر سے طویل اور تفصیلی اظہار و بیان۔

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

وارث ہو گئے ہو۔ اور بہشت والے دوزخیوں کو پکاریں گے کہ ہم نے وعدہ سچا پایا

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ

جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا آیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا وہ کہیں گے

حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

ہاں، پھر ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ ان ظالموں پر اللہ کی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

لعنت ہے۔ جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور وہ آخرت

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ

کے منکر تھے۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک دیوار ہوگی اور اعراف کے اوپر ایسے مرد

رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

ہونگے کہ ہر ایک کو اس کی نشانی سے پہچان لیں گے اور جنت والوں کو پکار کر کہیں گے تم

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ

پر سلام ہو وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے اور امیدوار ہیں۔ اور جب ان کی نگاہ

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

دوزخ والوں کی طرف پھرے گی تو کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں ظالموں کے ساتھ

ع ۱۲ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ

نہ ملا۔ اور اعراف والے پکاریں گے جنہیں وہ ان کی نشانی سے پہچانتے ہوں گے کہیں

قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ اَهٰٓؤُلَاۗءِ

گے تمہاری جماعت تمہارے کسی کام نہ آئی اور نہ وہ جو تم تکبّر کیا کرتے تھے۔ یہ وہی ہیں

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

جن کے متعلق تم قسم کھاتے تھے کہ انہیں اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی (انہیں کہا گیا ہے) جنت

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ

میں چلے جاؤ تم پر نہ ڈر ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ اور دوزخ والے بہشت والوں کو پکاریں گے

الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا

کہ ہم پر تھوڑا سا پانی بہادو یا کچھ اس چیز میں سے دو جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے کہیں گے بے شک اللہ

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا

نے ان دونوں چیزوں کو کافروں پر حرام کیا ہے۔ جنہوں نے اپنا دین تماشا اور کھیل بنایا اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے

وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ

میں ڈال دیا ہے سو آج ہم انہیں بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور جیسا وہ ہماری

يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ

آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچادی ہے جسے ہم نے اپنے علم کامل سے

بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

بہت ہی واضح کر کے بیان کر دیا ہے وہ ہدایت ہے اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آئے ہیں۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

انہیں اور کسی بات کا انتظار نہیں صرف آخری نتیجہ کا انتظار ہے جس دن اس کا آخری نتیجہ سامنے

نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ

آئے گا اس دن جو اسے پہلے بھولے ہوئے تھے کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول سچی باتیں

شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ

لائے تھے سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے جو ہماری سفارش کرے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں تا کہ

ع ١٤ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ

ہم ان اعمال کے خلاف جنہیں کیا کرتے تھے دوسرے اعمال کریں بیشک انہوں نے اپنے آپکو خسارے

رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

میں ڈال دیا اور جو باتیں بناتے تھے وہ سب گم ہو گئیں۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ

زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر قرار پکڑا رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا ہوا آتا ہے

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ

اور سورج اور چاند اور ستارے اپنے حکم کے تابعدار بنا کر پیدا کئے اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۱)۔ کفار کی دنیا میں خرمستیوں (لہو ولعب میں فنائیت) کے باعث آخرت میں خدائی رویہ کا غضبیہ طرز سے اظہار۔

(۵۲)۔ ساری انسانیت پر اتمام حجت (آخری حد تک سمجھانے کی غرض سے) کے لئے کتاب مفصل (جس میں تمام بنیادی اصولی ہدایات اور رحمت کا ذخیرہ موجود) کی آمدِ خاص کا ذکر (مگر اس سے حقیقی فائدہ ونفع مؤمنین کے ہاتھ ہی آیا)۔

(۵۳)۔ آخرت میں مشاہدہ عذاب الٰہی پر اس سے نجات کیلئے لاحاصل سفارشیں ڈھونڈنے کی بجائے دنیا میں ہی پیغام حق کو تسلیم کر لینے کی ناصحانہ تنبیہ۔

(۵۴)۔ روزِ قیامت کے تنبیہاتی ذکر کے پس منظر میں آغازِ کائنات کے حوالہ سے خدائی شاہکار، تخلیقات (آسمان وزمین وغیرہ) کا معجزاتی ذکر اور عرش پر استوا (جو اس کی شانِ عظمت کے لائق ومناسب ہے ہم حقیقت جانے بغیر ایمان رکھنے کے پابند ہیں) سمیت باقی صفات الٰہیہ کا بیان۔

الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۞۵۴ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ
حکم فرمانا اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ اپنے رب کو عاجزی
خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۞۵۵ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ
اور چپکے سے پکارو اسے حد سے بڑھنے والے پسند نہیں آتے۔ اور زمین میں اس کی اصلاح
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ
کے بعد فساد مت کرو اور اسے ڈر اور طمع سے پکارو بے شک اللہ کی رحمت نیکوکاروں
قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۞۵۶ وَ هُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ
سے قریب ہے۔اور وہی ہے جو مینہ سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے یہاں تک
بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ
کہ جب ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم اس بادل کو مردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں
لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ
پھر ہم اس بادل سے پانی اتارتے ہیں پھر اس سے سب طرح کے پھل نکالتے ہیں اسی طرح ہم
كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞۵۷ وَ الْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ
مُردوں کو نکالیں گے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔اور جو شہر پاکیزہ ہے اس کا سبزہ اس کے رب کے
نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ
حکم سے نکلتا ہے اور جو اس میں خراب ہے جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے ناقص ہی ہوتا ہے اسی طرح
ع ۱۴ ۷ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ۞۵۸ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ
ہم شکرگزاروں کے لئے مختلف طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں۔بے شک ہم نے نوح کو اس
فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ
کی قوم کی طرف بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں
عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۞۵۹ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ
میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تجھے صریح
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۞۶۰ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ
گمراہی میں دیکھتے ہیں۔فرمایا اے میری قوم میں ہرگز گمراہ نہیں ہوں لیکن میں جہان کے پروردگار کی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۵)۔خالق کائنات کے سامنے الحاح والتجاء (دعا) کے ادبی طریقۂ خاص کا ذکر۔

(۵۶) ۔ خدائی ہدایات کے مطابق اصلاحی زندگی اپناتے ہوئے اپنے رب سے ہی (توحیدی اعتقاد کے مطابق) خوف وامید کے زاویۂ فکر کو پیش نظر رکھ کر (اعتدال کے ساتھ) استدعا والتجاء جاری رکھنے کا ترغیبی حکم۔(اور یہ یقین رکھو کہ اللہ کی رحمت نیکوکاروں کے بہت قریب ہے)

(۵۷ تا ۵۸) ۔ انسانوں پر خدائی انعامات و احسانات کا واقعاتی ومشاہداتی (صفاتِ عظیمہ کے ساتھ) بیان۔

(ضمناً دوبارہ حیاتِ اُخروی کا عقلی اثبات)

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَ

طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوا کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہی میں سے

رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾

ایک مرد کی زبانی تمہارے پاس نصیحت آئی ہے تا کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ اور تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

پھر انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں بچالیا اور جو ہماری آیتوں

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ ع ۸ ۱۵

کو جھٹلاتے تھے انکو غرق کر دیا۔ بے شک وہ لوگ اندھے تھے۔ اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی

هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

ہود کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں سو کیا

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ

تم ڈرتے نہیں؟ اس کی قوم کے کافر سردار بولے ہم تو تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں اور ہم

فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ فرمایا اے میری قوم میں بے وقوف نہیں ہوں لیکن میں پروردگار عالم

بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾ اُبَلِّغُكُمْ

کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ

امانت دار خیر خواہ ہوں۔ کیا تمہیں تعجب ہوا کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہی

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا

میں سے ایک مرد کی زبانی تمہارے پاس نصیحت آئی تا کہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

جب کہ تمہیں قوم نوح کے بعد جانشین بنایا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۹ تا ۶۴)۔ ظاہری احسانات کے بعد باطنی انعام خاص کی یاددہانیاں (دورِ سابق میں وحی الٰہی کا انبیاء کے ذریعہ بھیجنے کا سلسلہ وار ذکر) اور حضرت نوحؑ کی اپنی قوم کی طرف آمد اور اصلاح عقائد کے حوالہ سے اُنکی مساعی جمیلہ اور درد آمیز تبلیغ حق کا ذکر نیز قوم کا حضرت نوحؑ سے تکذیبی رویہ اور نتیجتاً عبرتناک اور غیر معمولی خدائی عذاب کا بیان۔

(۶۵ تا ۷۲)۔ قوم عاد کی طرف حضرت ہودؑ کی بعثت اور ان کی اپنی قوم کے لئے اصلاحی جدوجہد جبکہ قوم کا حضرت ہودؑ سے باغیانہ مکالمہ نیز حوصلہ شکنی اور بدعقیدگی کا مذمتی ذکر اور انجاماً خدائی گرفت وعذاب کا عصبیہ ذکر۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٧٣ تا ٧٩)۔ قوم ثمود کی طرف حضرت صالحؑ کی تشریف آوری، اصلاحی وتبلیغی نصائح ، دنیوی ترقی وخوشحالی میں بدمست قوم کی باغیانہ روش اوراحکام الٰہی کی نافرمانی کا مذمتی ذکر ، نتیجتاً عبرتناک خدائی عذاب کا بیان۔

بَصْطَةً ۚ فَاذْكُرُوٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا

اورڈیل ڈول میں تمہیں پھیلاؤزیادہ دیاسو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔ انہوں نے کہا

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ

کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم ایک اللہ کی بندگی کریں اور ہمارے باپ دادا جنہیں پوجتے رہے

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ

انہیں چھوڑ دیں پس جس چیز سے تو ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ اگر تو سچا ہے۔ فرمایا تمہارے رب کی طرف

عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ

سے تم پر عذاب اور غصہ واقع ہو چکا مجھ سے ان ناموں پر کیوں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ

دادوں نے مقرر کئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری سو انتظار کرو میں بھی تمہارے

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا

سے بچا لیا اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ مومن

ع ١٦ مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

نہیں تھے۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہیں تمہارے رب کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے یہ اللہ کی

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری طرح

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

سے ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑے گا۔ اور یاد کرو جب کہ تمہیں عاد کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۰ تا ۸۴) ۔ قوم لوط کی طرف حضرت لوطؑ کی بعثت، انکی فکر انگیز اصلاحی و تحریکی جدوجہد، صبر و حوصلہ سے حالات کا سامنا، قوم کی فعل خبیث میں بدمستی اور باغیانہ روش کا مذمتی ذکر نیز نتیجتاً خدائی عذاب کا کوڑا برسنے کا عبرتناک ذکر۔

قُصُورًا وَّتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۚ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا
اور پہاڑوں میں گھر تراشتے ہو سو اللہ کے احسان یاد کرو اور زمین میں فساد مت
فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن
مچاتے پھرو۔ اس قوم کے متکبر سرداروں نے غریبوں سے کہا جو ایمان لا چکے تھے
قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ
کیا تمہیں یقین ہے کہ صالح کو اس کے رب نے بھیجا ہے انہوں نے کہا
أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٧٥﴾
جو وہ لے کر آیا ہے ہم اس پر ایمان لانے والے ہیں۔
قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٧٦﴾
متکبروں نے کہا جس پر تمہیں یقین ہے ہم اسے نہیں مانتے۔
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا
پھر اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہا اے صالح
بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٧﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
لے آ ہم پر جس سے تو ہمیں ڈراتا تھا اگر تو رسول ہے۔ پس انہیں زلزلہ نے آ پکڑا پھر صبح
فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ
کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔ پھر صالحؑ اُن سے منہ موڑ کر چلے اور
لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُحِبُّونَ
فرمایا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں
النَّاصِحِينَ ﴿٧٩﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم
کو پسند نہیں کرتے۔ اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم کو کہا کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو کہ تم
بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً
سے پہلے اسے جہان میں کسی نے نہیں کیا۔ بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی
مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ
کرتے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔ اور اس کی قوم نے کوئی جواب نہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۵تا۹۳)۔ قوم مدین کی طرف حضرت شعیبؑ کی آمد، اصلاح عقیدہ سمیت معاشرتی مظالم کے خلاف انکی انتھک جدوجہد کا توصیفی ذکر، قوم کے باغیانہ اقدامات اور بدمعاشی کا پرزور مذمتی ذکر۔ باطل کے خلاف للکارحق اور انجام سے بے خوف انکی وعظ وتبلیغ کا زوردار بیان، دوسروں کی طرح قوم شعیب کا بھی خطرناک اختتامی ذکر نیز حضرت شعیب کا اپنی قوم کی ہلاکت پر اظہارِ حسرت وافسوس کا غمناک بیان۔

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

دیا مگر یہی کہا کہ انہیں اپنے شہر سے نکال دو یہ لوگ بہت ہی پاک بنا

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

چاہتے ہیں۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے بچالیا کہ وہ وہاں رہنے والوں میں رہ گئی۔

ع ۱۰ ۱۲ ۱۷ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے ان پر مینہ برسایا پھر دیکھیے گناہ گاروں کا کیا انجام ہوا۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ

کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل پہنچ چکی ہے

وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

سو ماپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

کے بعد فساد مت کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو۔ اور سڑکوں

لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو اور

اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا

اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم تھوڑے تھے پھر اللہ نے تمہیں زیادہ

فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ

کر دیا اور دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا ہے۔ اور اگر تم میں سے ایک جماعت اس پر ایمان

طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَاۗىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

لے آئی ہے جو میرے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی پس صبر کرو جب

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

تک اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ

اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ہم تجھے اور انہیں جو تجھ پر ایمان لائے

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ

ہیں اپنے شہر سے ضرور نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ فرمایا کیا اگرچہ

أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي

ہم اس دین کو ناپسند کرنے والے ہوں۔ ہم تو اللہ پر بہتان باندھنے والے ہو جائیں اگر ہم

مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ

تمہارے مذہب میں واپس آئیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے اور ہمیں یہ

فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ

حق نہیں کہ تمہارے دین میں لوٹ کر آئیں مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم

عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ

ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اے رب ہمارے، ہمارے اور ہماری

أَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ

قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس کی قوم میں سے جو کافر سردار تھے

اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

انہوں نے کہا اگر تم شعیب کی تابعداری کرو گے تو بے شک نقصان اٹھاؤ گے۔ پھر انہیں زلزلہ نے آپکڑا پھر

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن

وہ صبح تک اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا کہ وہ وہاں

لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾ مع

کبھی بسے ہی نہیں تھے جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان اٹھانے والے ہوئے۔

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ

پھر ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم تحقیق میں نے تمہیں اپنے رب کے احکام پہنچا دیے اور میں

لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ ع

نے تمہارے لئے خیر خواہی کی پھر کافروں کی قوم پر میں کیونکر غم کھاؤں۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا

خلاصہ مضمون آیات مطابق آیت نمبر

(۹۴ تا ۹۵)۔ سلسلہ وار پانچ انبیاء اور ان کی قوموں کے حالات کا تفصیلی ذکر ہوا۔ آگے انبیاء کے مساعی جمیلہ کے پس منظر میں قوموں کی ہلاکت کے حوالہ سے عادت الٰہیہ کا (بطور قانون) بیانِ خاص۔ (کیوں اور کن حالات ومراحل پر پہنچ کر (عموماً) خدائی گرفت کا کوڑا برسایا جاتا ہے)۔ (قوموں کی بذریعہ عذاب ہلاکت کوئی شوقیہ کھیل نہیں بلکہ آپریشن برائے اصلاح کی ہی ایک کڑی چلی آرہی ہے)۔

مِّن نَّبِيٍّ إِلَّآ أَخَذْنَآ أَهْلَهَا بِالْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
مگر وہاں کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا تا کہ وہ عاجزی
يَضَّرَّعُونَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا
کریں۔ پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی یہاں تک کہ وہ زیادہ ہوگئے اور کہنے لگے کہ
قَدْ مَسَّ آبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ
ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشی کا وقت آیا تھا پھر ہم نے انہیں اچانک پکڑا اور انکو
لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰٓ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم
خبر ہی نہ ہوئی۔ اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور ڈرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے
بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا
نعمتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا پھر ہم نے انہیں ان کے اعمال کے
يَكْسِبُونَ ﴿٩٦﴾ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰٓ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ
سبب سے گرفت کی۔ کیا بستیوں والے نڈر ہو چکے ہیں کہ ہماری طرف سے ان پر رات کو عذاب
نَآئِمُونَ ﴿٩٧﴾ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰٓ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ
آئے جب وہ سو رہے ہوں۔ یا بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو چکے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب
يَلْعَبُونَ ﴿٩٨﴾ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ
دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں۔ کیا وہ اللہ کی اچانک پکڑ سے بے فکر ہو گئے ہیں پس اللہ
الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ ع ١٢ ٢
کی اچانک پکڑ سے بے فکر نہیں ہوتے مگر نقصان اٹھانے والے۔ کیا ان لوگوں پر جو زمین کے وارث ہوئے ہیں
أَهْلِهَآ أَن لَّوْ نَشَآءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
وہاں کے لوگوں کے ہلاک ہونے کے بعد یہ ظاہر نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں ان کے گناہوں کے سبب
فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآئِهَا
سے پکڑ لیں اور ہم نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے پس وہ نہیں سنتے۔ یہ بستیاں ہیں جن کے کچھ حالات
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۚ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا
ہم تمہیں سناتے ہیں بے شک ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے تھے پھر اس بات پر ہرگز

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٦)۔ اگر نافرمانی کی بجائے ایمان وتقویٰ کا راستہ اپنا لیا جائے تو ضروریات و حاجات کے جملہ ذرائع آسان بنائے جاسکتے ہیں۔ لیکن لوگوں کی اکثریت کے تکذیبی رویے عموماً خدائی گرفت کا باعث بن جانے کا شکایاتی ذکر۔

(٩٧ تا ٩٩)۔ خدائی عذاب کے کسی بھی وقت آنے کی تنبیہ خاص اور خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کا واعظانہ اظہار۔

(١٠٠)۔ اقوام سابقہ کی مختلف معاصی پر خدائی گرفت سے تنبیہی عبرت حاصل کرنے کے حوالے سے وعظ ونصیحت کے بعد عصر حاضر کے موجودہ لوگوں کو بھی اسبابِ گرفت (گناہ میں آخری حد تک فنا ہونا، دلوں پر مہر لگ جانا، کہ سمجھنے کی صلاحیت ہی سلب کرلی جائے) کی سخت وارننگ (تنبیہ) کا ذکر۔

(١٠١)۔ اقوام سابقہ کے تباہ شدہ بعض علاقوں (جہاں کے مقیم باشندے آخر وقت تک کفر وبغاوت پر ڈٹے رہے تھے) پر نگاہ عبرت ڈالنے کا واعظانہ بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۲)۔عہدِ گزشتہ (گزرے ہوئے دور) کے لوگوں کی اکثریت کے متعلق خدائی عہد نہ نبھانے اور نافرمانی کے شکوہ کا اظہار۔

(۱۰۳)۔اصلاحی اقدامات کے تسلسل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون اور اس کی کابینہ (درباری وزراء) کی طرف تبلیغی آمد جواباً فرعونیوں کے ظالمانہ رویہ کا شکایاتی ذکر۔اورانجام کاران کے نشان عبرت بن جانے کا تنبیہی تذکرہ۔

(۱۰۴تا ۱۰۵)۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعونیوں کو تبلیغِ حق اور بنی اسرائیلوں کی غلامی ختم کرنے کے متعلق احتجاجی آواز بلند کرنے کا ذکر۔

(۱۰۶تا ۱۰۸)۔فرعون کا تصدیق رسالت کیلئے خدائی نشانی کا مطالبہ جواباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اظہار معجزات کا بیان۔

مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا

ایمان نہ لائے جسے پہلے جھٹلا چلے تھے کافروں کے دلوں پر اللہ اسی طرح مہر لگادیتا ہے۔اور ہم نے

لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ

ان کے اکثر لوگوں میں عہد کا نباہ نہیں پایا اور ان میں سے اکثر کو نافرمان پایا۔ اس کے بعد ہم

بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا

نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا پھر انہوں نے نشانیوں سے

بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

بے انصافی کی پھر دیکھ مفسدوں کا انجام کیا ہوا۔ اور موسیٰ نے کہا اے فرعون بے شک میں

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى

رب العالمین کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔ میرے لئے یہی مناسب ہے کہ سوائے سچ کے کوئی

اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۗ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ

بات خدا کی طرف منسوب نہ کروں میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک بڑی دلیل لایا

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ

ہوں پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔ کہا اگر تو کوئی نشانی لے کر آیا ہے تو

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾

وہ لا اگر تو سچا ہے۔ پھر اس نے اپنا عصا ڈال دیا وہ اسی وقت صریح اژدھا ہو گیا۔

ع ۱۳ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ

اور اپنا ہاتھ نکالا تو اسی وقت دیکھنے والوں کیلئے سفید نظر آنے لگا۔فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا

فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ

بے شک یہ بڑا ماہر جادوگر ہے۔ تمہیں تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے پس تم کیا

اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي

مشورہ دیتے ہو۔انہوں نے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں جمع کرنے

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ

والے بھیج دے۔تاکہ تیرے پاس ہر ماہر جادوگر کو لے آئیں۔ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے

فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ

اور کہا اگر ہم غالب آئے تو ہمیں کچھ صلہ بھی ملے گا؟ کہا ہاں اور

وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ

بے شک تم مقرب ہو جاؤ گے۔ کہا اے موسیٰ یا تو تو ڈال

اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ

یا ہم ڈالتے ہیں۔ کہا تم ڈالو پس جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کر دی

النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى

اور انہیں ڈرا دیا اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھایا۔ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کے ذریعے

مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ

سے حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دے سو وہ اسی وقت اسے نگلنے لگا جو کھیل انہوں نے بنا رکھا تھا۔ پھر حق ظاہر ہو گیا

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

اور جو انہوں نے بنایا تھا وہ غلط ہو گیا۔ پھر اس جگہ ہار گئے اور ذلیل ہو کر

صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

لوٹے۔ اور جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔ کہا ہم رب العالمین پر ایمان لائے۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ فرعون نے کہا تم اس پر میری اجازت سے پہلے ہی ایمان

اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ

لے آئے یہ تو مکر ہے جو تم سب نے اس شہر میں بنایا ہے تاکہ اس شہر کے رہنے والوں

اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

کو نکال دو سو اب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ میں ضرور تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

سے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ انہوں نے کہا ہمیں تو اپنے رب

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا

کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے۔ اور تمہیں ہم سے یہی دشمنی ہے کہ ہم نے اپنے رب کی نشانیوں کو مان لیا

خلاصہ مضمون آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۹ تا ۱۲۲) ۔ فرعون کا درباریوں کے سامنے (بعد از مشاہدہ معجزات منفی تبصرہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف مقابلہ بازی کا ماحول بنانے کے حکومتی اقدامات کا قدرے تفصیلی ذکر نیز رزم حق (حضرت موسیٰ علیہ السلام) و باطل (فرعون) کے مابین اظہار حق و باطل کی مشاہداتی معرکہ آرائی نیز نتیجتاً غلبۂ حق و ہزیمتِ باطل کا تفصیلی ذکر۔

(۱۲۳ تا ۱۲۴) ۔ غلبۂ حق کے مشاہدہ پر ایمانی تحریک کے ردعمل میں روایتی اقتداری حربہ سازی (دھمکی آمیز بڑھکیں مارتے) کا ذکر۔

(۱۲۵ تا ۱۲۶) ۔ فرعون کے دھمکی آمیز رویہ کے جواب میں اہل حق کی حرارت ایمانی کا توصیفی تذکرہ اور بارگاہ الٰہی میں استقامتِ حق کی التجاء۔

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ ع ۱۴

جب وہ ہمارے پاس آ گئیں اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر ڈال اور ہمیں مسلمان کر کے موت دے۔

قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ مُوۡسٰى وَقَوۡمَهٗ لِيُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَ

اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑتا ہے تاکہ وہ ملک میں فساد کریں اور

يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ‌ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَنَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ‌ۚ

تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دے کہا ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں

وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اسۡتَعِيۡنُوۡا بِاللّٰهِ وَ

گے اور بے شک ہم ان پر غالب ہیں۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو

اصۡبِرُوۡا‌ ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ ۙ يُوۡرِثُهَا مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ ؕ وَ

بے شک زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنا دے اور انجام بخیر

الۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوۡۤا اُوۡذِيۡنَا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَاۡتِيَنَا وَمِنۡ

پرہیزگاروں کا ہی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا تیرے آنے سے پہلے بھی ہمیں تکلیفیں دی گئیں اور

بَعۡدِ مَا جِئۡتَنَا‌ ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يُّهۡلِكَ عَدُوَّكُمۡ

تیرے آنے کے بعد بھی فرمایا تمہارا رب بہت جلد تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا

وَيَسۡتَخۡلِفَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدۡ ع ۱۵

اور اس کی بجائے تمہیں اس سرزمین کا مالک بنا دے گے پھر دیکھے گا تم کیا کرتے ہو۔ اور ہم نے

اَخَذۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ بِالسِّنِيۡنَ وَنَقۡصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ

فرعون والوں کو قحط میں اور میووں کی کمی میں پکڑ لیا تاکہ وہ نصیحت

يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ‌ ۚ وَاِنۡ

مانیں۔ جب ان پر خوشحالی آتی تو کہتے یہ تو ہمارے لئے ہونا ہی چاہیے اور اگر انہیں کوئی بدحالی

تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰۤـئِرُهُمۡ

پیش آتی تو موسیٰ اور انکے ساتھیوں کو نحوست بتلاتے یاد رکھو ان کی نحوست اللہ کے

عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوۡا مَهۡمَا تَاۡتِنَا

علم میں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور کہا جو کوئی نشانی تو ہمارے پاس لائے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۷)۔ فرعونی درباریوں کا اہل ایمان کے خلاف حکومتی جبر آزمانے کا مشورہ جواباً فرعون کا سخت ترین اقدام کرنے کا دھمکی آمیز اعلان۔

(۱۲۸)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اہل ایمان کو خدائی توفیق سے پیکر صبر واستقامت بن جانے کی تلقین اور اقتدار حق کے متعلق اعتقادی نظریہ کا جرأت مندانہ بیان۔

(۱۲۹)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے قوم موسیٰ علیہ السلام کا ماضی کے فرعونی مظالم اور جاری جبر و استبداد کا شکایاتی ذکر۔ جواباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم کو روشن مستقبل کی نوید سنانے کا تسلی آمیز بیان۔

(۱۳۰)۔ فرعونیوں پر خدائی گرفت کے آغاز کا ذکر۔

(۱۳۱)۔ فرعونیوں کا مشاہدۂ مصائب پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ وغیرہ کا مذمتی ذکر جواباً حقیقت صداقت کا خدائی اظہار۔

بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾
تاکہ ہم پر اس کے ذریعہ سے جادو کرے سو ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ
پھر ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون یہ سب کھلے کھلے
وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾
معجزے بھیجے پھر بھی انہوں نے تکبر ہی کیا اور لوگ گنہگار تھے۔
وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا
اور جب ان پر کوئی عذاب آتا تو کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر جس کا اس نے
عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ
تجھ سے عہد کر رکھا ہے اگر تو نے ہم سے یہ عذاب دور کر دیا تو بے شک ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے
مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى
اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم نے ان سے ایک مدت تک عذاب اٹھا لیا
اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
کہ انہیں اس مدت تک پہنچنا تھا اس وقت وہ عہد توڑ ڈالتے۔ پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا پھر ہم
فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾
نے انہیں دریا میں ڈبو دیا اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل تھے۔
وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
اور ہم نے ان لوگوں کو وارث کر دیا جو زمین کے مشرق و مغرب میں کمزور سمجھے جاتے
وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى
تھے کہ جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور تیرے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے
عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ
حق میں ان کے صبر کے باعث پورا ہو گیا اور فرعون اور اس کی قوم نے جو کچھ بنایا تھا
فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
ہم نے اسے تباہ کر دیا اور جو وہ اونچی عمارتیں بناتے تھے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٣٢)۔ فرعونیوں کا معجزات کو جادو سے تعبیر کرنے اور ان کے باغیانہ فکر کا ذکر۔

(١٣٣)۔ فرعونیوں کی سرکشی پر مختلف خدائی عذاب کے مشاہدات اور ان کے تکبر و غرور کی مجرمانہ ذہنیت کا ذکر۔

(١٣٤ تا ١٣٥)۔ خدائی گرفت پر فرعونیوں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے توبہ تائب ہونے (تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں سے مختلف عذابوں سے نجات مل سکے) اور ایمان لانے کی یقین دہانی جبکہ بعد از نجات منحرف ہو جانے کا مذمتی ذکر۔

(١٣٦)۔ مسلسل سرکشی اور بغاوت کے نتیجہ میں قوم فرعون پر خدائی انتقام کا المناک بیان۔

(١٣٧)۔ بنی اسرائیلوں پر خدائی احسانات اور فرعونیوں کی ہلاکت و بربادی کا عبرت آمیز ذکر۔

الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَهُمْ ۚ قَالُوا

دریا سے پار اتارا تو ایک ایسی قوم پر پہنچے جو اپنے بتوں کو پوجنے میں لگے ہوئے تھے

يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ

کہا اے موسیٰ ہمیں بھی ایک ایسا معبود بنادے جیسے ان کے معبود ہیں فرمایا بے شک تم لوگ

تَجْهَلُونَ ﴿١٣٨﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾

جاہل ہو۔ یہ لوگ جس چیز میں لگے ہوئے ہیں وہ تباہ ہونے والی ہے اور جو وہ کر رہے ہیں وہ غلط ہے۔

قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٤٠﴾

کہا کیا اللہ کے سوا تمہارے لئے اور معبود بنادوں؟ حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے۔

وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۚ

اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی جو تمہیں برا عذاب دیتے تھے تمہارے

يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ

بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب

رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٤١﴾ وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا ع

کا بڑا احسان تھا۔ اور موسیٰ سے ہم نے تیس رات کا وعدہ کیا اور انہیں اور دس سے پورا کیا

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ

پھر تیرے رب کی مدت چالیس راتیں پوری ہوگئیں اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا

هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤٢﴾

کہ میری قوم میں میرا جانشین رہ اور اصلاح کرتے رہو اور مفسدوں کی راہ پر مت چل۔

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ

اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کردہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو عرض کیا اے میرے

إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ

رب مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا کہ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا لیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھتا رہ اگر وہ

مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا

اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو مجھے دیکھ سکے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلّی کی تو اس کو ریزہ ریزہ

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۳۸ تا ۱۴۰) ۔ فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد قوم موسیٰ علیہ السلام کی فسادی ذہنیت کے حیران کن آغاز اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ان کے فکری بگاڑ پر اظہارِ مذمت نیز اصلاحِ فساد کی کوشش کا ذکر۔

(۱۴۱) ۔ قوم موسیٰؑ پر خدائی انعامات واحسانات کی یاددہانی۔

(۱۴۲) ۔ (مختلف پریشانیوں سے نجات کے بعد قوم موسیٰ علیہ السلام کی مستقل شریعت لانے کی خواہش کے جواب میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خدائی ہدایت پر چالیس روزہ اعتکاف اور حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنی قوم میں بطور نیابت اصلاحی ذمہ داریوں کی سپردگی کا بیان۔

(۱۴۳) ۔ تکمیل اعتکاف کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنے رب سے ہمکلامی کے موقع پر رؤیت باری تعالیٰ (اپنی آنکھ سے خدا پاک کی زیارت) کی غیر معمولی خواہش کا اظہار۔ جواباً (غیر ممکن ومحال ہونے کے باوجود) مشروط طور پر تکمیلِ خواہش کی فرضی صورت کا ذکر اور حیران کن مشاہداتی نتیجہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں معذرتی التجاء کا بیان۔

وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ
کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے عرض کی تیری ذات پاک ہے میں تیری
وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى
جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا یقین لانے والا ہوں۔ فرمایا اے موسیٰ میں نے پیغمبری اور
النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ
ہمکلامی سے دوسرے لوگوں پر تجھے امتیاز دیا جو کچھ میں نے تجھے عطا کیا ہے اسے لے لو اور شکر کرنے
الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً
والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور ہم نے اسے تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھی سو انہیں مضبوطی
وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا
سے پکڑ لے اور اپنی قوم کو حکم کر کہ اس کی بہتر باتوں پر عمل کریں عنقریب میں تمہیں
بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٤٥﴾ سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ
نافرمانوں کا ٹھکانا دکھاؤں گا۔ پھر میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں
الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْا كُلَّ
ناحق تکبر کرتے ہیں اور اگر وہ ساری نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی ایمان نہیں لائیں گے اور اگر
آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ
ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اسے اپنی راہ نہیں بنائیں گے اور اگر گمراہی کی راہ
سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ
دیکھیں تو اسے اپنا راستہ بنائیں گے یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو
بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِينَ
جھٹلایا اور ان سے بے خبر رہے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ
ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال ضائع ہو گئے انہیں وہی سزا دی جائے گی جو کچھ
ع ۱۷/۷ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ
وہ کیا کرتے تھے۔ اور موسیٰ کی قوم نے اس کے بعد اپنے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۴)۔ مذکورہ واقعۂ خاص کے بعد خدا پاک کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خصوصی اکرام و احسان کا ذکر خاص۔

(۱۴۵)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات جیسا تحفۂ عظیم کا ملنا اور اس کے متعلق خدائی ہدایات کا بیان۔

(۱۴۶ تا ۱۴۷)۔ خدائی ہدایات (آیات) سے اعراض (انکار) کرنے والے متکبرین کی عادت قبیحہ کا ضمنی ذکر کرتے ہوئے ان کی تکذیبی روش اور آخرت پر عدم یقین کے نتائج بد کا مذمتی بیان۔

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

زیوروں سے بچھڑا بنالیا ایک جسم تھا جس میں گائے کی آواز تھی کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤٨ وَلَمَّا

بات بھی نہیں کرتا اور نہ ہی انہیں راہ بتاتا ہے اسے معبود بنالیا اور وہ ظالم تھے۔ اور جب نادم ہوئے اور

سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ

معلوم کیا کہ بے شک وہ گمراہ ہو گئے تھے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ

يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝١٤٩ وَلَمَّا رَجَعَ

بخشا تو بے شک ہم نقصان پانے والوں میں سے ہوں گے۔ اور جب موسیٰ اپنی

مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

قوم کی طرف غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے واپس آئے تو فرمایا تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ

حرکت کی کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی جلد بازی کر لی تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑا اسے اپنی

بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ

طرف کھینچنے لگا اس نے کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھے کہ مجھے

وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ

مار ڈالیں سو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا اور مجھے گنہگار لوگوں

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٥٠ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ

میں نہ ملا۔ کہا اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر

رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝١٥١ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ ع ۱۸/۸

اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جنہوں نے بچھڑے کو معبود بنایا انہیں ان کے

سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ

رب کی طرف سے غضب اور دنیا کی زندگی میں ذلت پہنچے گی اور ہم بہتان باندھنے والوں

نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝١٥٢ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ

کو یہی سزا دیتے ہیں۔ اور جنہوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۴۸ تا ۱۴۹)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں قوم موسیٰ کے فکری بگاڑ پر مبنی مذموم کوشش (بچھڑا بنا کر اس کو معبود قرار دینے) اور بعدازاں پچھتاوے کے اظہار کا بیان۔

(۱۵۰)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (کوہ طور سے) واپسی پر اپنی قوم کے خلاف سخت ترین ردِعمل اور اپنے بھائی سے برہمی کے سخت رویہ کا اظہار۔ جواباً حضرت ہارون علیہ السلام کا اصلاحی مساعی کے متعلق اظہارِ حقیقت سمیت صورتحال کا قدرے تفصیلی ذکر۔

(۱۵۱)۔ صورتحال کے حقیقی اظہار کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں التجائے خاص کا بیان۔

(۱۵۲ تا ۱۵۳)۔ قوم موسیٰ علیہ السلام کے مجرمین کیلئے خدائی ذلت وعذاب کا غضبناک اظہار اور توبہ کے بعد اعمال صالحہ کرنے والے مصلحین کے لئے اظہار مغفرت وبخشش کا ذکر۔

بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا
لے آئے تو بے شک تیرا رب توبہ کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا
سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا
تو اس نے تختیوں کو اٹھایا اور جو ان میں لکھا ہوا تھا اس میں ان کے واسطے ہدایت اور رحمت تھی
هُدًى وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوسَى
جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر مرد ہمارے وعدہ گاہ پر لانے
قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ
کیلئے چن لئے پھر جب انہیں زلزلہ نے پکڑا تو کہا کہ اے میرے رب اگر تو چاہتا تو پہلے
رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے
السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَ
بیوقوفوں نے کیا یہ سب تیری آزمائش ہے جسے تو چاہے اسے گمراہ کر دے اور جسے
تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ ۖ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنْتَ خَيْرُ
چاہے سیدھا رکھے تو ہی ہمارا کارساز ہے سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے
الْغَافِرِينَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
بہتر بخشنے والا ہے۔ اور ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ ہم نے
إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي
تیری طرف رجوع کیا فرمایا میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں کرتا ہوں اور میری رحمت
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
سب چیزوں سے وسیع ہے پس وہ رحمت ان کے لئے لکھوں گا جو ڈرتے
وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۵۶﴾ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ
ہیں اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو اس
النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ
رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امی ہے جسے اپنے ہاں تورات

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۴) ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اظہار برہمی کے بعد تورات کی تختیوں کو احترام سے اٹھانے اور اس میں خدائی ہدایات ورحمت جیسی صفات عالیہ کا بیان۔

(۱۵۵ تا ۱۵۶) ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ستر منتخب افراد سمیت خدائی وعدہ کے مطابق حاضری، وہاں بھی قوم موسیٰ علیہ السلام کی بے جا قیل وقال پر خدائی عذاب وگرفت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں التجائے خاص اور خدائی آزمائش کا حوالہ نیز اجتماعی مغفرت ورحمت کی پرزور دعا، جوابِ دعا میں مشروط صفات کے حامل لوگوں کیلئے خدائی وعدۂ خاص کا بیان۔

وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برے کام سے روکتا ہے اور ان کیلئے

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ

سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے ان کے بوجھ

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ

اور وہ قیدیں اتارتا ہے جو ان پر تھیں سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی حمایت کی اور اسے مدد

وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع ۱۹

دی اور اس کے نور کے تابع ہوئے جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨ الَّذِيْ لَهٗ

کہہ دو اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کی حکومت آسمانوں اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا

زمین میں ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے پس اللہ پر ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

اور اس کے رسول نبی اُمّی پر جو کہ اللہ پر اور اس کے سب کلاموں پر یقین رکھتا ہے

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم راہ پاؤ۔ اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک جماعت ہے جو حق کی راہ بتاتے

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ

ہیں اور اسی کے موافق انصاف کرتے ہیں۔ اور ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا بارہ دادوں کی

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

اولاد جو بڑی بڑی جماعتیں تھیں اور موسیٰ کو ہم نے حکم بھیجا جب اس کی قوم نے اس سے

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

پانی مانگا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مار تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر قبیلہ نے اپنا اپنا

مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ

گھاٹ پہچان لیا اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ہم نے ان پر من اور سلویٰ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵۷)۔ اہل کتاب میں سے بعض اہل ایمان کی صفات حسنہ کا توصیفی ذکر، خاتم الانبیاء ﷺ کی تصدیق نبوت کے متعلق کتابی (تورات کا) حوالہ اور نبیٔ برحق کی تعلیماتِ خاصہ کا صفاتی بیان۔ نیز آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی نصرتِ حق اور اتباعِ وحی الٰہی پر ان کی اُخروی سعادت مندی کا ذکر۔

(۱۵۸) اللہ العالمین کی طرف سے خاتم الانبیاء ﷺ کو آفاقی نبوتِ عامہ (قیامت تک ساری انسانیت کیلئے) کے اظہار کا حکم اور سب کو آپ ﷺ کی آفاقی نبوت پر ایمان و اتباع کا خدائی حکم۔

(۱۵۹)۔ اہل کتاب میں سے بعض سعادت مند اور خوش نصیبوں کا تعریفی ذکر۔

(۱۶۰)۔ قومِ موسیٰ علیہ السلام کے بارہ (۱۲) قبائل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ (ان کی حاجت مندی اور ضروریات کے تقاضا پر) معجزاتی طور پر بارہ چشموں کا اجراء اور مزید بقیہ احسانات مخصوصہ کا بیان۔

حلال وحرام اور نظریۂ شریعت

(زیرِ مطالعہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۷)

انسان خود اپنے حوالے سے خواہ جتنا بھی عالی فکر بنتے ہوئے کوئی فیصلہ کرے یا رائے قائم کرے وہ غلط اور قابلِ اصلاح ہوسکتی ہے۔ مگر خالقِ کائنات کے نافذ کردہ احکامات اور حقائق میں ایک مسلمان کے لیے کوئی دوسری رائے یا تبصرہ کرنا گمراہ فکری ہے۔ آپ کسی بھی مذہب یا نظریہ کے معتقد ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کو درست اور سچ سمجھ کر قبول کرتے ہیں پھر اس کی تعلیمات پر کتنے عمل پیرا ہیں۔ یہ الگ موضوع ہے۔ مگر اعتقادات اور نظریات پر آپ کی وابستگی قائم رہتی ہے۔ اسلام ایک عالمگیر و آفاقی دینِ برحق ہے جس کے اعتقادات ونظریات کو کلّی طور پر قبول کرنے والا انسان مسلمان کہلاتا ہے۔ کلمہ کے دو جز ہیں۔ پہلا جز لاالہ الا اللہ ٹھوس عقیدۂ توحید پر مشتمل ہے جبکہ دوسرا جز محمد رسول اللہ فقط اقرارِ رسالت ہی نہیں بلکہ اعترافِ ختم نبوت کے ساتھ امام الانبیاء ﷺ پر نازل شدہ کل شریعت مطہرہ کا بھی واضح اقرار ہے۔ اسلام میں یہود و نصاریٰ کی طرح ﴿نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ﴾ (معاذ اللہ) دین کے کچھ حصوں کا اقرار اور بعض کا انکار قبول نہیں کیا جاتا۔ بلکہ یہاں قَبِلْتُ جَمِيعَ اَحْكَامِهِ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ کا (گویا) حلف نامہ بھی داخل کروانا پڑتا ہے۔ الغرض ایک مسلمان کی عملی کوتاہیوں سے کسی حد تک صرفِ نظر کی جاسکتی ہے۔ مگر کسی طرح کے نظریاتی انحراف کو بغاوتِ حق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ دیگر قوانین کی طرح اسلام نے حلال وحرام کے حوالہ سے واضح اور اصولی قوانین و راہنما اصول وضع کیے ہیں۔ جن میں کسی اتھارٹی یا فرد کو کسی طرح کی ترمیم کا اختیار نہیں۔ ہمارے ہاں مسلمانوں کا ایک ایسا قلیل مگر ذرائع ابلاغ پر حاوی طبقہ دیکھنے، سننے کو ملتا ہے۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کلمہ گو بھی کہتا ہے مگر ساتھ ہی اپنے آپ کو لبرل کہتے ہوئے بھی فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ وہ نظریاتی دوغلا پن ہے جس کا نام اسلام میں واضح طور پر منافقتِ اعتقادی ہے۔ اور اب سب علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ آج کے دور میں کسی کی (نظریاتی) منافقت کا مطلب کفر کی اعلانیہ تائید ہے۔ جو کسی بھی مسلمان کے حوالہ سے ناقابلِ برداشت ہے۔ خالقِ کائنات نے قرآن مقدس میں حلال وحرام کے حوالہ سے ایک قانون طے فرما دیا ہے ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ الخ﴾ ترجمہ: ''حرام کیا گیا ہے ان

پر ناپاک چیزوں کو'' (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۷) خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لوگوں پر خبائث کو حرام قرار دیتے ہیں۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ﴿مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ ترجمہ: اور جو بھی کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا فرمائیں اسے لے لیا کرو اور جس سے وہ تمہیں روکیں اس سے رُک جایا کرو'' (سورۃ الحشر آیت نمبر ۷)۔ یہ دونوں آیات گویا حلال وحرام کے حوالہ سے ایک قاعدہ و قانون کا درجہ رکھتی ہیں۔ خود قرآن مقدس میں بعض حرام اشیاء کی مع اسماء مختلف صورتوں کے ساتھ وضاحت کر دی گئی ہے۔ بعض کی وضاحت فقہاء نے قرآن مقدس کی واضح ہدایت ﴿مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ کے قاعدہ کی روشنی میں کر دی ہے (جو کتب فقہ میں موجود ہے) اب ایک کلمہ گو مسلمان جب خدانخواستہ حلال وحرام کے حوالہ سے اپنی خود ساختہ نظریاتی رائے یا منفی تبصرہ کی ناجائز جرأت کرتا ہے تو وہ قابل نفرت و قابل گرفت کہلاتی ہے۔ حرام کردہ خبائث کی وضاحت میں بعض چیزیں یا بعض صورتیں خود قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں۔ جن پر ایک کلمہ گو مسلمان کو ایمان رکھنا ضروری ہے۔ جبکہ ﴿مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ کے قانون کے تحت اہلِ علم خبائث کی فہرست جب بیان فرماتے ہیں۔ تو بعض پڑھے لکھے (دُنیوی تعلیم کے اعتبار سے) مگر جاہل (دینی علم کے لحاظ سے) جو اپنے آپ کو لبرل کہتے ہیں (جبکہ اصلاً وہ لوگ دین بیزار ہوتے ہیں)، پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ اگر ہم علماء رمولویوں کے پیچھے لگے رہے تو یہ اکثر استعمال کی چیزوں کو حرام کہتے جائیں گے۔ یا ان کی (علماء) کی تنگ نظری کی وجہ سے ہم بقیہ دنیا سے پیچھے رہ جائیں گے (استغفر اللہ)۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ حلال وحرام کا قانون خود خالقِ کائنات ہی کا طے کردہ ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ تعلیمات کو دل و جان سے قبول کرتا ہے۔ اس میں چون و چرا کوئی معنی نہیں رکھتی۔ وہ یہ اعتقاد رکھے کہ ہمارا خالق و مالک حلال وحرام کے حوالہ سے جو ہمیں حکم دے چکا ہے وہ یقینا ہمارے لیے بہتر ہے کوئی اتھارٹی اس کے قانون کو منسوخ یا ترمیم نہیں کرسکتی۔ حلال وحرام کی فہرست خواہ جانوروں کی ہو یا دیگر اشیاء وصورتوں کی۔ اس میں فقہاء وعلماء کے ہاں یہی اصول کارفرما ہے کہ منشاء فرمانِ خداوندی کے مطابق قرآن وسنت سے ماخوذ اشیاء وصورتیں۔ ہر دور کی حلال وحرام اشیاء کے ساتھ کس طرح مشابہت رکھتی ہیں۔ مثلاً ہر طرح کے بزنس (کاروبار) بینکنگ وغیرہ میں۔ ہر دور کی نئی صورتوں کے

متعلق وقت کے علماء اس کے جواز یا عدم جواز (ناجائز ہونا) بیان کرتے ہیں۔ (فتویٰ دیتے ہیں) تو وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے طے کردہ اصول وقانون پر حالات اور پیش آمدہ صورتوں کو پرکھتے ہوئے راہنمائی کا فرضِ منصبی ادا کرتے ہیں۔ جسے دین بیزار طبقہ علماءِ کی تنگ نظری سے تعبیر کر کے عوام میں منفی اور غلط تاثر پیدا کرتا رہتا ہے۔ تاکہ عوام شرعی حقائق سے ہٹ کر آزادفکری سے کاروبار وغیرہ کریں (معاذ اللہ) ہماری فکری خرابی کی اصل جڑ اپنے بنیادی نظریۂ اعتقاد سے انحراف کو اپنی آزادیٔ رائے کے نکتہ نگاہ سے دیکھنا ہے۔ جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات میں ایمانی اعتقادات اور احکامات کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کی تاکید ملتی ہے۔ ہر شخص نہ مجتہد بننے کی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ شرعی اصول وقواعد کی روشنی میں اس میں استثناء کر سکے اور نہ یہ (حلال وحرام) ایسا نظریہ ہے جس پر رائے زنی (منفی تبصرے) کسی آزادی رائے کے پہلو سے تعلق رکھتے ہیں۔ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "حلال ظاہر ہے، حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے"۔ لہٰذا جو شخص مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوا وہ حرام میں مبتلا ہو گیا۔ اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ چراگاہ کی منڈیر پر چراتا ہے اور ہر وقت اس کا امکان رہتا ہے کہ اس کے جانور اس ممنوعہ چراگاہ میں گھس کر چرنے لگیں۔ جان لو ہر بادشاہ کی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے اور یاد رکھو اللہ کی ممنوعہ چراگاہ حرام چیزیں ہیں (متفق علیہ)۔ اس واضح راہنما اصول میں امام الانبیاء ﷺ نے حلال وحرام کے متعلق حقیقت سے باخبر کر دیا ہے تاہم جو امور حلال وحرام کے مابین ہیں انکی وضاحت اس مثال سے سمجھی جا سکتی ہے کہ کسی بھی ملک کی آئینی شق جو ذو معنیین ہو (جس کے دو یا تین مفہوم سمجھے جا سکتے ہوں) اس کی تشریح کا سوال جب آتا ہے تو سب کی نگاہیں اس ملک کے قانون ساز اداروں، پارلیمنٹ وغیرہ پر اٹھتی ہیں یا پھر اعلیٰ عدلیہ کے ججز اس آئینی نقطہ نظر پر تشریح، رائے یا فیصلہ کرنے کے مجاز ہوتے ہیں۔ ہر کس و ناکس کو یہ اختیار نہیں دیا جاتا۔ جیسے کسی ملک کا آئین جو فقط اصول وقواعد پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی جزیات کی تشریح وتوضیح کا حق فقط قانونی اتھارٹی (اعلیٰ عدلیہ) کو ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر دور کے نئے تقاضوں میں جب حلال وحرام کی نئی صورتوں کا سوال اٹھتا ہے تو پھر علماء وفقہاء جو (اپنے اپنے دور کے ماہرین علم مانے جاتے ہیں) تحقیقی اتھارٹی کے درجے پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ قرآن وسنت سے حاصل شدہ

فقہی بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے احکام کی وضاحت کرنے کے مجاز مانے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ علماء وفقہاء کوئی مسئلہ اپنی طرف سے نہیں بناتے بلکہ قرآن وسنت کی روشنی اور اصولِ فقہ کے منظم قواعد کے تحت پیش آمدہ مسائل کی تحقیقی صورتِ حال کے حوالے سے وضاحت کرتے ہیں۔ اس کی راہنمائی بھی خود خاتم النبیین ﷺ نے فرمائی ہے جیسا کہ حضرت معاذ بن جبلؓ روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اُن کو قاضی بنا کر یمن کے لیے روانہ فرمایا تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہوگا تو تم اس کا فیصلہ کس طرح کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں اللہ کی کتاب (قرآن مجید کی ہدایت) کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں تمہیں (اس کے بارے میں کوئی حکم اور ہدایت نہ ملے تو کیا کرو گے؟) انہوں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ کے رسول ﷺ کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں تمہیں (اس بارے میں) حکم اور ہدایت نہ ملے (تو کیا کرو گے؟) تو انہوں نے عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے اور قیاس سے کام لوں گا اور اجتہاد کروں گا اور صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھوں گا۔ یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے ان کا سینہ ٹھونکتے ہوئے شاباش دی اور فرمایا حمد وشکر ہے اس اللہ کے لیے جس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس بات کی توفیق دی جو اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے (ترمذی وابوداؤد)۔ جبکہ عوام الناس کو علمی مسائل کی تحقیق کرنے کے لیے علماء سے رجوع کرنے کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ: سوتم لوگ پوچھ لو اہلِ علم سے اگر تم خودنہیں جانتے (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۷)۔ مفسرین نے اہل الذکر سے مراد دینِ حق سے آگاہ و باخبر علماء کو لیا ہے۔ دین کے حوالے سے کسی بھی سوال کا جواب دینی علوم پر دسترس رکھنے والے ماہرین ہی دے سکتے ہیں جیسے دیگر مضامین کے متعلقہ سوالات کا جواب اُس فیلڈ کے ماہرین سے ہی پوچھا جاتا ہے دوسروں سے نہیں۔

السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

اتارا ہم نے جو ستھری چیزیں تمہیں دی ہیں وہ کھاؤ اور انہوں نے ہمارا نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

نقصان کرتے تھے۔ اور جب انہیں حکم دیا گیا کہ تم اس بستی میں جا کر رہو اور وہاں جہاں سے تم چاہو

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ

کھاؤ اور زبان سے یہ کہتے جاؤ توبہ ہے اور دروازہ میں جھک کر داخل ہو ہم تمہاری غلطیاں معاف

لَكُمْ خَطِيْٓئٰتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ

کر دیں گے اور نیکوکاروں کو اور زیادہ اجر دیں گے۔ سو ان میں سے ظالموں نے دوسرا لفظ اس کے

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

سوا بدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا   پھر ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا   اس لئے کہ

ع ٢٠ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ

وہ ظلم کرتے تھے۔   اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو دریا کے کنارے پر تھی   جب ہفتہ کے

النصف الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ

معاملہ میں حد سے بڑھنے لگے   جب ان کے پاس مچھلیاں ہفتہ کے دن   پانی کے اوپر

معانقة ٧ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا

آنے لگیں   اور جس دن ہفتہ نہ ہو تو نہ آتی تھیں، ہم نے انہیں   اس طرح آزمایا اس لئے کہ

وقف لازم يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ

وہ نافرمان تھے۔   اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا   ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو

مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ

جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے   یا انہیں سخت عذاب دینے والا ہے انہوں نے کہا   تمہارے رب

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ

کے روبرو عذر کرنے کے لئے اور شاید کہ یہ ڈر جائیں۔ پھر جب وہ بھول گئے اس چیز کو جو انہیں سمجھائی

عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَـِٔيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا

گئی تھی تو ہم نے انہیں نجات دی جو برے کام سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے باعث

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٦١)۔ ایک اور واقعۂ خاص میں بنی اسرائیل کو خدائی انعام و سہولیات سے استفادہ (فائدہ اٹھانے) کا ذکر کرتے ہوئے دیگر خدائی ہدایات کے تاکیدی حکم کا بیان۔

(١٦٢)۔ دیگر احکامات کی طرح اس حکم کی بھی نافرمانی کا مذمتی ذکر اور نتیجہ میں خدائی عذاب کا کوڑا برسانے کا غضبیہ اظہار۔

(١٦٣)۔ بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کے تسلسل میں ایک اور نافرمانی اور ناجائز حیلہ سازی کا واقعاتی مذمتی ذکر۔

(١٦٤ تا ١٦٦)۔ مذکورہ واقعہ کے پس منظر میں تین طبقات کا وجود میں آنا، بعض اصحاب فہم (صراحتاً روکنے والے) کی فہمائش (سمجھانے) پر دوسرے (خاموش طبقہ) کی رائے کا ذکر، اور تیسرے طبقہ (نافرمان باغی) کی عبرتناک ہلاکت کا بیان۔

يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

برے عذاب میں پکڑا۔ پھر جب وہ اس کام میں حد سے آگے بڑھ گئے جس سے روکے گئے تھے تو ہم نے حکم

خٰسِـِٕيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

دیا کہ ذلیل ہونے والے بندر ہو جاؤ۔ اور یاد کر جب تیرے رب نے خبر دی تھی کہ یہود پر قیامت کے دن تک

مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ښ وَ

ایسے شخص کو ضرور بھیجتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیتا رہے بے شک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے اور

اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ

تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم نے انہیں ملک میں مختلف جماعتوں میں متفرق کر دیا بعض ان میں

الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۡ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ

سے نیک ہیں اور بعضے اور طرح کے اور ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا تا کہ وہ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ

لوٹ کر آئیں۔ پھر ان کے بعد ان کے ایسے جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنے اس ادنیٰ

يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ

زندگی کا مال و متاع لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر ایسا ہی مال ان کے

يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ

سامنے پھر آئے تو اسے لے لیتے ہیں کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ پر سوائے سچ کے

الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَ

اور کچھ نہ کہیں اور انہوں نے جو کچھ اس میں لکھا ہے پڑھا ہے اور آخرت کا گھر ڈرنے

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِيْنَ

والوں کے لئے بہتر ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟ اور جو لوگ کتاب

يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ

کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں بے شک ہم نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع

الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا

نہیں کریں گے۔ اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا کہ وہ سائبان ہے اور وہ ڈرے کہ ان پر

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(١٦٧ تا ١٦٨) ۔ بنی اسرائیلوں کی مسلسل بغاوت و سرکشی کے نتیجہ میں ان کے حوالہ سے مستقبل میں خدائی فیصلوں کی پیشگی اطلاع کا ذکر کرتے ہوئے ان پر (بنی اسرائیل پر) فرقہ بندی کا باطنی عذاب مسلط ہونے، پھر ایک قلیل تعداد کی قبول حق کا توصیفی ذکر اور بقیہ کے روایتی کردار نیز خدائی نظم امتحان (خیر و شر کے اعتبار سے) کا بیان۔

(١٦٩)۔ ناخلف (نااہل) جانشینوں کی اپنے دنیوی مفادات کی خاطر تحریفی کارستانیاں (تخریبی سرگرمیاں)۔ اور حرام خوری کیلئے مضحکہ خیز باطل استدلال کا مذمتی ذکر اور ان سے (ناخلف جانشینوں سے) گزشتہ دور میں لئے گئے خدائی میثاق کی یاددہانی و تنبیہی نصیحت کا ذکر۔

(١٧٠)۔ کتاب (تورات) کے خدائی احکام کو بجا لانے والے لوگوں کی قدر دانی کا بیان۔

اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

گرے گا ہم نے کہا جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور جو اس میں ہے

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اسے یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے

وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ

ان کی اولاد کو نکالا اور انسے ان کی جانوں پر اقرار کرایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟، انہوں

اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

نے کہا ہاں ہے، ہم اقرار کرتے ہیں کبھی قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں تو اس کی خبر نہ تھی۔

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ

یا کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے شرک کیا تھا اور ہم ان کے بعد ان کی اولاد تھے

بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک کرتا ہے جو گمراہوں نے کیا۔ اور اسی طرح ہم کھول کر آیتیں

الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ

بیان کرتے ہیں تا کہ وہ لوٹ آئیں۔ اور انہیں اس شخص کا حال سنا دے جسے ہم نے اپنی

اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

آیتیں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا پھر اس کے پیچھے شیطان لگا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ

اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں کی برکت سے اس کا رتبہ بلند کرتے لیکن وہ دنیا کی طرف مائل

هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ

ہو گیا اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا اس کا تو ایسا حال ہے جیسے کتا اس پر تو سختی کرے

تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

تو بھی ہانپے اور اگر اسے چھوڑ دے تو بھی ہانپے یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَاۗءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ

آیتوں کو جھٹلایا سو یہ حالات بیان کر دے شاید کہ وہ فکر کریں۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۷۱)۔ بنی اسرائیلیوں کو ہدایات الٰہی پر قائم رکھنے کیلئے خاص واقعہ کے ذریعہ تنبیہاتی نصیحت کا ذکر۔

(۱۷۲تا۱۷۳)۔ بنی اسرائیلیوں سے لئے گئے عہد کے بعد پوری انسانیت کو عہد الست کی یاد دہانی اور عہد لینے کی وجہ و حکمت کا ضروری بیان۔

(۱۷۴)۔ جملہ خدائی ہدایات کی تفصیلی وضاحت کے مقصد خاص کا ذکر۔

(۱۷۵تا۱۷۶)۔ ایک ایسے شخص کا ذکر جس پر خدائی انعامات کی بارش تھی مگر اس نے دنیوی مفادات کو ترجیح دی اور اتباع نفس میں انعامات الٰہیہ کو نظر انداز کرتے ہوئے گمراہی کے طوق کو گلے میں ڈال لیا، جو گویا آسمان کی بلندیوں سے زمین کی پستیوں کی طرف آگرا تھا اس کا مثالیاتی ذکر (کتے کے ساتھ تشبیہی ذکر)۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ

ان کی بری مثال ہے اور وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔ جسے اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

ہدایت دے وہی راہ پاتا ہے اور جسے گمراہ کردے پس وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور ہم نے دوزخ کے لئے بہت سے جن اور آدمی پیدا کئے ہیں ان کے دل ہیں کہ ان سے

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ

سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ ایسے

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ

ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی گمراہی میں زیادہ ہیں یہی لوگ

الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا

غافل ہیں۔ اور سب اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سو اسے انہیں ناموں سے پکارو اور چھوڑ

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

دو ان کو جو اللہ کے ناموں میں کجروی اختیار کرتے ہیں وہ اپنے کئے کی سزا پا کر رہیں گے۔ اور ان لوگوں

ع ۲۲ ۱۰ ۱۲ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ

میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایک جماعت ہے جو سچی راہ بتاتی ہے اور اسی کے موافق انصاف کرتے ہیں۔ اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَاُمْلِيْ

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں آہستہ آہستہ پکڑیں گے ایسی جگہ سے جہاں انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ اور میں انہیں

لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِهِمْ

مہلت دوں گا بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی

مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ

کو جنون تو نہیں ہے وہ تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہے۔ اور کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی سلطنت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى

کو نہیں دیکھا اور دوسری چیزوں کو جو اللہ نے پیدا کی ہیں اور یہ کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۷۷)۔ تکذیب حق اور ظلم کی وادیوں میں بھٹکنے والوں کیلئے بری مثال کے انتخاب (کتے کے ساتھ تشبیہ) کا مذمتی طرز سے ذکر۔

(۱۷۸)۔ گمراہی اور ہدایات کے سلسلوں کا اصل منبع (چشمہ) اللہ پاک کے پاس ہونے کا اعتقادی بیان۔

(۱۷۹)۔ اکثر جن و انس کے تخلیقی انجام کا مذمتی ذکر۔ (مقصد تخلیق تو اطاعت الٰہی تھا مگر شیطانی اتباع کے باعث اور ظاہری ذرائع ہدایت (دل، آنکھیں اور کان) کا درست استعمال نہ کرنے کی وجہ سے وہ جانوروں کی صف میں جا بیٹھے بلکہ ان سے بھی بدتر، افسوس کہ خواب غفلت سے آخرت تک بیدار نہ ہوسکے)۔

(۱۸۰)۔ ہدایت الٰہی کا منبع (چشمہ) چونکہ توحیدی عقیدے سے پھوٹتا ہے اس لئے اس کے اسمائے حسنیٰ (خدا پاک کے صفاتی نام جو سب کے سب ترجمان توحید ہیں) کے ذریعہ اپنے خالق کو پکارنے کا اعتقادی بیان نیز اسمائے الٰہی کا غلط استعمال (اعتقادی یا عملی) کرنے والوں کو خاطر میں نہ لانے کی ہدایت کا ذکر۔

(۱۸۱)۔ سب لوگ ایک جیسے نہیں کچھ انصاف پسند اور کچھ حق پرست موجود ہونے کا ذکر۔

(۱۸۲ تا ۱۸۳)۔ تکذیب حق سے باز نہ آنے والوں کیلئے تدریجی (مہلت دینے کے بعد) گرفت اور خدائی مخفی تدبیر کے انجام کار غالب ہونے کا تنبیہی بیان۔

(۱۸۴)۔ پیغام حق پہنچانے والے (امام الانبیاءؐ) معاذ اللہ کوئی مجذوب نہیں (کہ جن کو نظر انداز کیا جاسکے) بلکہ وہ خدائی نافرمانوں کو ڈرانے والے (برحق رسول) ہیں۔

صفاتِ باری تعالیٰ کے متعلق ایک اہم انکشافی حقیقت کا اظہار

(زیرِ مطالعہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۰)

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ (صفاتی نام) جو قرآن کریم کے اوّل و آخر میں عموماً لکھے جاتے ہیں۔ کیا ہم نے غور کیا کہ یہ کیا پیغام دیتے ہیں؟ عموماً ہمارے ذہن میں ان کے حوالے سے مختصر سا برکتی نظریہ (وہ بھی اگر وقت پر ذہن میں آجائے) سامنے آتا ہے کہ یہ صفاتی اسماء برکاتی ثمرات کے حامل ہیں۔ (ظاہر ہے کہ یہ نظریہ رکھنا بھی مثبت فکر سے لبریز ہے) تاہم ذرا سا غور و فکر سے کام لیں (نظریاتی حقیقت سے) تو آپ پر انکشاف ہوگا کہ یہ ایسی صفاتِ باری تعالیٰ نہیں جو فقط برکات کا باعث ہیں بلکہ اللہ رب العزت کی ذات کے متعلق ایک مسلمان جو عقائد رکھتا ہے۔ یہ اس کی مختصر لسٹ ہے۔ ویسے تو کلماتِ ربی (صفاتِ باری تعالیٰ) کے اظہار کے لیے سات سمندر کی سیاہی بھی ناکافی ہے (بحوالہ سورۃ لقمان آیت نمبر ۲۷)۔ تاہم ان میں سے یہ ننانوے صفاتی اسماء (نام) بطورِ خاص لکھے اور بیان کیے جاتے ہیں جو ہمیں یہ اعتقادی پیغام دے رہے ہوتے ہیں کہ یہ صفاتِ باری تعالیٰ فقط اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہی مختص (مخصوص) ہیں ان صفات میں جو معنی بیان کیے گئے ہیں وہ اعتقادی حقیقت واضح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات کسی دوسری مخلوق کے لیے (عقیدۃً) استعمال نہیں کی گئیں (سوائے اِن تین صفات کے: عزیز، رؤوف، رحیم) جو قرآن کریم میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک ہی جگہ ذکر ہوئی ہیں (بحوالہ سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۲۸)۔ یاد رکھنا چاہیے کہ وہاں الفاظ و صفات کا اشتراک امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دوسرے معنی میں ہے جبکہ صفاتِ باری تعالیٰ میں اُسکا غیر محدود مفہوم ایک اعتقادی حقیقت کا حامل ہے (اسکی اصلاح اور وضاحت فکراً و ذہناً ضروری ہے)۔ دیگر اہم حقائق کی طرح اس اہم ترین نظریاتی حقیقت کی طرف ہماری توجہ بہت کم ہی اعتقادی عنوان سے جاتی ہے لیکن اگر خوش قسمتی سے ہمارے عقل و دماغ پر یہ اہم ترین اعتقادی نقطۂ نظر منکشف ہے تو اس اعتقادی حقیقت کی عوام و خواص میں اشاعت بھی ضروری ہے کہ ہم سب مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق کیا کیا عقیدہ رکھنا لازم ہے۔ افسوس کہ آج ہمارے اصلاحی بیانات اور وعظ میں عموماً عقائد کی وضاحت و اشاعت کم ہی سننے کو ملتی ہے۔ اعمال صالحہ میں عقائد (صالحہ) روح کی حقیقت رکھتے ہیں۔ جیسے جسم میں جان نہیں تو جسم بے کار ایسے اعمال

صالحہ میں عقائد صالحہ کی روح نہیں تو اعمال بھی نتیجتاً بے کار (اُخروی اعتبار سے غیر مفید) اس لیے ضروری ہے کہ قرآن و حدیث میں ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق جو صفاتی اسماء مذکور ہیں۔ ساتھ ہی یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم یہ بھی وضاحت کریں کہ فقط یہ صفت ہی نہیں۔ عقیدہ بھی ہے (اعتقادی حقیقت ہے) یہ صفت فقط اور فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ کسی دوسرے کے ساتھ ان صفاتِ عالیہ کو خاص کرنا صفاتی شرک کہلاتا ہے۔ عام طور پر قرآن کریم کی ابتداء میں جو اسماء حُسنیٰ بمع ترجمہ لکھے جاتے ہیں۔ وہ عوام الناس میں (بلکہ خواص میں بھی) وظائف و برکت کے عنوان سے معروف ہیں۔ اس مضمون میں اس امر پر اعتقادی فکر سے اسے پڑھنے سمجھنے کے لیے زور دینا مقصود ہے۔ اب ذرا تمام صفاتی اسماء کو کامل اعتقادی نظر و فکر سے لیں۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حوالہ سے ارشاد فرمایا ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ﴾ (یہ صفاتِ عالیہ مختص ہیں فقط ذاتِ اللہ کے ساتھ)۔ اب ہم ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ اعتقاداً اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے ہر صفتِ الٰہی اور اسم باری تعالیٰ کے ساتھ {هُوَ} ملا کر پڑھا کریں تو عجیب روحانی سرور و سکون نصیب ہوگا، ساتھ عقیدہ بھی مستحکم ہوتا نظر آئے گا۔ آیئے تمام اسماءِ حُسنیٰ کو اصل الفاظ اور ترجمہ کے ساتھ عقیدہ کے طور پر پڑھیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

هُوَ الرَّحْمٰنُ	هُوَ الرَّحِیْمُ	هُوَ الْمَلِکُ	هُوَ الْقُدُّوْسُ	هُوَ السَّلَامُ
وہی نہایت مہربان ہے	وہی رحم والا ہے	وہی بادشاہ ہے	وہی نہایت پاک ہے	وہی سلامتی دینے والا ہے
هُوَ الْمُؤْمِنُ	هُوَ الْمُهَیْمِنُ	هُوَ الْعَزِیْزُ	هُوَ الْجَبَّارُ	هُوَ الْمُتَکَبِّرُ
وہی امن بخشنے والا ہے	وہی حفاظت فرمانے والا ہے	وہی عزت والا ہے	وہی عظمت والا ہے	وہی تکبر والا ہے
هُوَ الْخَالِقُ	هُوَ الْبَارِئُ	هُوَ الْمُصَوِّرُ	هُوَ الْغَفَّارُ	هُوَ الْقَهَّارُ
وہی پیدا کرنے والا ہے	وہی عالم کا بنانے والا ہے	وہی صورت دینا والا ہے	وہی بڑا معاف کرنیوالا ہے	وہی سب پر غالب ہے
هُوَ الْوَهَّابُ	هُوَ الرَّزَّاقُ	هُوَ الْفَتَّاحُ	هُوَ الْعَلِیْمُ	هُوَ الْقَابِضُ
وہی عطا کرنے والا ہے	وہی رزق دینے والا ہے	وہی فیصلے دینے والا ہے	وہی جاننے والا ہے	وہی سمیٹنے والا ہے

هُوَالْبَاسِطُ	هُوَالْخَافِضُ	هُوَالرَّافِعُ	هُوَالْمُعِزُّ	هُوَالْمُذِلُّ
وہی پھیلانے والا ہے	وہی پست کرنے والا ہے	وہی بلند کرنے والا ہے	وہی عزت دینے والا ہے	وہی ذلت دینے والا ہے
هُوَالسَّمِيْعُ	هُوَالْبَصِيْرُ	هُوَالْحَكَمُ	هُوَالْعَدْلُ	هُوَاللَّطِيْفُ
وہی سننے والا ہے	وہی دیکھنے والا ہے	وہی حاکم ہے	وہی عدل کرنیوالا ہے	وہی باریک بین ہے
هُوَالْخَبِيْرُ	هُوَالْحَلِيْمُ	هُوَالْعَظِيْمُ	هُوَالْغَفُوْرُ	هُوَالشَّكُوْرُ
وہی خبردار ہے	وہی تحمل والا ہے	وہی بڑائی والا ہے	وہی بخشنے والا ہے	وہی قدر فرمانے والا ہے
هُوَالْعَلِيُّ	هُوَالْكَبِيْرُ	هُوَالْحَفِيْظُ	هُوَالْمُقِيْتُ	هُوَالْحَسِيْبُ
وہی بلند ہے	وہی عظیم ہے	وہی نگہبان ہے	وہی قوت دینے والا ہے	وہی حساب لینے والا ہے
هُوَالْجَلِيْلُ	هُوَالْكَرِيْمُ	هُوَالرَّقِيْبُ	هُوَالْمُجِيْبُ	هُوَالْوَاسِعُ
وہی بڑی شان والا ہے	وہی کرم کرنے والا ہے	وہی نگہبان ہے	وہی دعا قبول کرنے والا ہے	وہی کشادہ رحمت ہے
هُوَالْحَكِيْمُ	هُوَالْوَدُوْدُ	هُوَالْمَجِيْدُ	هُوَالْبَاعِثُ	هُوَالشَّهِيْدُ
وہی حکمت والا ہے	وہی محبت کرنے والا ہے	وہی بزرگی والا ہے	وہی اُٹھانے والا ہے	وہی گواہ ہے
هُوَالْحَقُّ	هُوَالْوَكِيْلُ	هُوَالْقَوِيُّ	هُوَالْمَتِيْنُ	هُوَالْوَلِيُّ
وہی سچا ہے	وہی کارساز ہے	وہی طاقت والا ہے	وہی مضبوط ہے	وہی کام بنانے والا ہے
هُوَالْحَمِيْدُ	هُوَالْمُحْصِيْ	هُوَالْمُبْدِئُ	هُوَالْمُعِيْدُ	هُوَالْمُحْيِ
وہی خوبیوں والا ہے	وہی گھیرنے والا ہے	وہی پیدا کرنے والا ہے	وہی دوبارہ پیدا کرنے والا ہے	وہی زندہ کرنے والا ہے
هُوَالْمُمِيْتُ	هُوَالْحَيُّ	هُوَالْقَيُّوْمُ	هُوَالْوَاجِدُ	هُوَالْمَاجِدُ
وہی مارنے والا ہے	وہی زندہ ہے	وہی قائم رکھنے والا ہے	وہی موجود کرنے والا ہے	وہی بزرگی والا ہے
هُوَالْوَاحِدُ	هُوَالْأَحَدُ	هُوَالصَّمَدُ	هُوَالْقَادِرُ	هُوَالْمُقْتَدِرُ
وہی ایک ہے	وہی تنہا ہے	وہی بے نیاز ہے	وہی قدرت والا ہے	وہی عظیم قدرت والا ہے
هُوَالْمُقَدِّمُ	هُوَالْمُؤَخِّرُ	هُوَالْأَوَّلُ	هُوَالْآخِرُ	هُوَالظَّاهِرُ
وہی سب سے پہلے ہے	وہی سب سے پیچھے ہے	وہی سب سے پہلے ہے	وہی سب سے آخر ہے	وہی ظاہر ہے

هُوَ الْبَاطِنُ	هُوَ الْوَالِیُ	هُوَ الْمُتَعَالِیُ	هُوَ الْبَرُّ	هُوَ التَّوَّابُ
وہی پوشیدہ ہے	وہی وارث ہے	وہی بلندی والا ہے	وہی احسان کرنے والا ہے	وہی توبہ قبول کرنے والا ہے
هُوَ الْمُنْتَقِمُ	هُوَ الْعَفُوُّ	هُوَ الرَّؤُوفُ	هُوَ مَالِکُ الْمُلْکِ	هُوَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
وہی بدلہ لینے والا ہے	وہی معاف کرنیوالا ہے	وہی نہایت مہربان ہے	وہی سب ملکوں کا مالک ہے	وہی عظمت اور بزرگی والا ہے
هُوَ الْمُقْسِطُ	هُوَ الْجَامِعُ	هُوَ الْغَنِیُّ	هُوَ الْمُغْنِیُ	هُوَ الْمَانِعُ
وہی انصاف کرنیوالا ہے	وہی جمع کرنے والا ہے	وہی بے پرواہ ہے	وہی دولت مند کرنیوالا ہے	وہی روکنے والا ہے
هُوَ الضَّارُّ	هُوَ النَّافِعُ	هُوَ النُّوْرُ	هُوَ الْهَادِیُ	هُوَ الْبَدِیْعُ
وہی ضرر دینے والا ہے	وہی نفع دینے والا ہے	وہی روشنی والا ہے	وہی راہ دکھانے والا ہے	وہی نیا پیدا کرنے والا ہے

هُوَ الْبَاقِیُ	هُوَ الْوَارِثُ	هُوَ الرَّشِیْدُ	هُوَ الصَّبُوْرُ
وہی ہمیشہ رہنے والا ہے	وہی وارث ہے	وہی نیک راہ بتلانے والا ہے	وہی صبر والا ہے

أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾

ہی ہو پھر قرآن کے بعد کس بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور انہیں اللہ چھوڑ دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں

يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا

حیران پھریں۔ قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کونسا وقت ہے کہہ دو کہ اس کی

وقف لازم وقف منزل عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ

خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا وہ آسمانوں اور

وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا

زمین میں بھاری بات ہے وہ تم پر محض اچانک آئے گی تجھ سے پوچھتے ہیں گویا کہ تو اس کی تلاش

قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ

میں لگا ہوا ہے کہہ دو اس کی خبر خاص اللہ ہی کے ہاں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ کہہ دو میں

لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ

اپنی ذات کے نفع ونقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غائب کی بات جان سکتا

معانقة ۸ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ

تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی تکلیف نہ پہنچتی میں تو محض ڈرانے والا اور خوشخبری

ع ۲۳ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِي

دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان دار ہیں۔ وہ وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ

اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ اس سے آرام پائے پھر جب میاں نے بیوی سے ہم بستری کی تو اس کو

إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا

ہلکا سا حمل رہ گیا پھر اسے لیے پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تب دونوں میاں بیوی نے اللہ

أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ

سے جو ان کا مالک ہے دعا کی اگر آپ نے ہمیں صحیح سالم اولاد دے دی تو ہم ضرور شکر گزار

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۸۵)۔ خدائی کارخانہ قدرت میں غور وفکر کی دعوت اور کسی بھی وقت گرفت خداوندی ہونے کا تنبیہی ذکر نیز خدائی اتمام حجت قائم ہو جانے کا بیان (کہ اس کے بعد مزید کوئی نیا ہدایاتی سلسلہ نہیں آئے گا جس پر یہ کفار ایمان لاسکیں گے)۔

(۱۸۶)۔ گمراہی کی آخری حد سے بھی آگے گزرنے والے ازلی بدبختوں پر مزید لاحاصل محنت نہ کرنے کا ذکر۔

(۱۸۷)۔ منکرین قیامت کے وقوع قیامت کے متعلق سوال و جواب کا ذکر (کہ اس کا حتمی اور یقینی وقت کی تعیین کا علم خدا پاک کے پاس ہی ہے) اور وقوع قیامت کے اثرات وتباہی کا اجمالی ذکر کرتے ہوئے اس کے اچانک وقوع کی تنبیہی خبر نیز کفار کی سوالاتی پُر اسرار حرکت کو ناپسند قرار دے کر اس کا (قیامت کا) علم خاص خدا پاک کے پاس ہی ہونے کا مکرر اعتقادی بیان۔

(۱۸۸)۔ وقوع قیامت تو عظیم خبر ہے عمومی حالات میں امام الانبیاء ﷺ کو اپنے حوالے سے نفع نقصان کے متعلق اعتقادی نظریہ کے اظہار کا تاکیدی حکم (ایک تو میں اپنے نفع نقصان کے حوالہ سے کوئی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے وہی ہوتا ہے) دوسرا یہ کہ اگر میرے علمی دائرہ میں براہ راست امور غیبیہ کا اختیار ہوتا تو جملہ خیر وبھلائی کا حصول بھی میرے ذاتی دسترس میں ہوتا اور ان مصائب وتکالیف کا مجھے سامنا نہ کرنا پڑتا جس کے مشاہداتی واقعات کی داستانیں سب کو معلوم ہیں۔ میری اصل حقیقت یہ ہے کہ میں نبی برحق ہوں اور مجھے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا گیا ہے مگر افسوس کہ تم لوگ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو اور مجھ سے ادھر اُدھر کے سوالات میں اپنا وقت برباد کرتے رہتے ہو البتہ ایمان والے لوگ میری ہر بات پر یقین لاکر سعادت مندی وخوش نصیبی کا گوہر مقصود حاصل کرنے میں کامیاب رہیں گے۔

الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا

ہو گئے۔ پھر جب اللہ نے انکو صحیح سالم اولاد دی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کا

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ

شریک بنانے لگے سو اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ کیا ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی نہیں

يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ

بنا سکتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں۔ اور نہ وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد

يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ

کر سکتے ہیں۔ اور اگر تم انہیں راستہ کی طرف بلاؤ تو تمہاری تابعداری نہ کریں برابر ہے

سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کہ تم انہیں پکارو یا چپکے رہو۔ بے شک جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا

طرح بندے ہیں پھر انہیں پکار کر دیکھو پھر چاہیے کہ وہ تمہاری پکار کو قبول

لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ

کریں اگر تم سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن

لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ

سے وہ پکڑیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے

اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ

وہ سنیں کہہ تو اپنے شریکوں کو پکارو پھر میری برائی کی تدبیر کرو پھر مجھے ذرا

فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٥﴾ اِنَّ وَلِيِّـۧ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ

مہلت نہ دو۔ بے شک میرا حمایتی اللہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہ نیکوکاروں

يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

کی حمایت کرتا ہے۔ اور جنہیں تم پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے

نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى

اور نہ اپنی جان کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر تم انہیں راستہ کی طرف پکارو تو وہ

خلاصہ مفہوم آیات بہ مطابق آیت نمبر

(۱۸۹ تا ۱۹۰) ۔ (سابق پیغمبران بھی دنیا میں اعتقادی و معاشرتی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔ اس لئے امام الانبیاء ﷺ کے توسط سے) اعتقادی اصلاح (اثبات توحید) اور تردید شرک کا بیان خاص نیز خدائی عطیات (اولاد وغیرہ دینا) میں شیطانی توہمات اور شرکیہ نظریات کا مذمتی ذکر۔

(۱۹۱ تا ۱۹۵)۔ اثبات توحید اور تردید شرک کے متعلق ٹھوس مشاہداتی حقائق کا لاجواب وضاحتی ذکر۔

(۱۹۶ تا ۱۹۸) ۔ امام الانبیاء ﷺ کا اپنے متعلق خدائی نصرت وحمایت کا اعتقادی بیان اور معبودان باطلہ کے متعلق باطل لوگوں کے اعتقادی فساد کی پرزور تردید کا اظہار۔

علمِ غیب خاصۂ خداوندی ہے

(زیرِ مطالعہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۸)

ہر جگہ حاضر و ناظر فقط ذاتِ باری تعالیٰ ہے/سب مشکلات کا حل فقط اللہ کے پاس ہے۔ہم مسلمانوں نے کلمہ پڑھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور پھر شہادت أشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ترجمہ:''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں''، پھر ہم ایمانِ مجمل بھی پڑھتے پڑھاتے ہیں،ترجمہ:''میں ایمان لایا اللہ پر جیسے اس کی ذات اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے، اور میں نے قبول کیے اس کے تمام احکام زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق کے ساتھ''۔اس سے آگے پھر ایمانِ مفصل (تفصیلی) پڑھتے پڑھاتے ہیں،ترجمہ:'' میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور دن آخرت پر اور اچھی بُری تقدیر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور جی اُٹھنے پر مرنے کے بعد''۔ اس حد تک اختصار کے ساتھ بچپن/لڑکپن میں پڑھایا اور رٹایا جاتا ہے البتہ ایمان کے حوالے سے دیگر تفصیلی جزئیات و اعتقادات کا عوام الناس کو علم (معلومات) نہیں بلکہ فقط اہل علم کو ہوتا ہے حالانکہ اگر وہ اعتقادات کا لازمی حصہ ہیں تو ایمان سب کا مشترکہ بنیادی اثاثہ ہے اس لئے سب کے علم میں لانا چاہیے اور اگر یہ اختیاری حقیقت ہے(کہ کوئی قبول کرلے یا جان لے تو بہتر ہے ورنہ کوئی ضروری نہیں) تو پھر اس پر بحث وتمحیص کی بھی ضرورت نہیں، لیکن جو حقائق (عقائد) قرآن کی نصوصِ قطعیہ (لاریب فیہ) سے ثابت شدہ ہیں ان پر ایمان لانا بہر حال ضروری و لازمی امر ہے، اور اس میں کسی طرح کی غیر ضروری تاویل (بلکہ آج کے دور میں تحریفِ معنوی کا عنوان کہنا زیادہ مناسب ہے) ناجائز ہے اور یہ علماء اصولین کے ہاں طے شدہ ضابطہ و قانون ہے کہ جو لفظ اپنے معنی میں صریح ہو (واضح ہو) اس میں کوئی مجازی معنی (تاویل کرنا) مراد نہیں لیا جاتا۔ اب یہ آیات جو قرآن کریم کا لاریب حصہ ہیں وہ

اپنے حقیقی مفہوم ومعنی میں روزِ روشن کی طرح صریح اور واضح ہیں۔ ان کو چھوڑ کر ایسا معنی ومفہوم مراد لینا جو متقدمین مفسرین اور اہل علم کے اجماعی اصول وعقائد کے خلاف ہو اس کا رد کر دینا (تسلیم نہ کرنا) سب پر لازم ہے۔ علم غیب خاصۂ خداوندی ہے۔ اس پر باری تعالیٰ خود قرآن مقدس میں ارشاد فرماتے ہیں، ترجمہ: ''آپ فرما دیجیے کہ آسمان وزمین کی تمام تر چیزوں کا علم غیب فقط اللہ کے پاس ہے'' (سورۃ النمل آیت نمبر ۶۵)۔ یہ آیت اپنے معنی ومفہوم پر بالکل واضح (غیر مبہم) ہے۔ اس سے آگے بڑھ کر مزید اسکی تفصیلی وضاحت دوسری آیت میں فرما دی گئی ہے، ترجمہ: ''اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ جنگل (خشکی) اور سمندر میں ہے وہ سب جانتا ہے اور پتہ نہیں گرتا مگر وہی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں گرتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ کتاب روشن میں (موجود) ہیں'' (سورۃ انعام آیت نمبر ۵۹)۔ اس سے زیادہ وضاحت احاطہ علم خداوندی کی اور کیا ہوگی؟ اور یہ عقیدہ ہر نبی سے بیان کروایا گیا ہے، جیسے سورۃ ہود آیت نمبر ۳۱ میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے وضاحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا، ترجمہ: ''میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے (تمام) خزانے ہیں اور نہ میں غیب کو جانتا ہوں اور نہ میں (یہ) کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں''۔ خود امام الانبیاء و خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے اعلان کروایا گیا کہ، ترجمہ: ''آپ ﷺ فرما دیجیے کہ میں اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے، اگر میں غیب کی بات جان سکتا تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو محض ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان دار ہیں'' (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۸)۔ اسی طرح ہر طرح کے غیبی امور سے براہِ راست آگہی وعلم خدائی صفتِ خاص ہے۔ ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ: ''وہ اللہ جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں وہی جانتا ہے غیب اور حاضر کو'' (سورۃ الحشر آیت نمبر ۲۲)۔ نفع ونقصان کے حوالے سے ٹھوس اعتقادی حقیقت کے اظہار کے لیے ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ: ''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں۔ اپنے بندوں میں سے

جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے" (سورۃ یونس آیت نمبر ۱۰۷)۔ اس میں مختار کل فقط ذاتِ باری تعالیٰ ہی کا ہونا بیان کیا گیا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر قرآن کریم میں فرمایا کیا گیا ہے ﴿وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ یہ صفت فقط ذاتِ باری تعالیٰ کی ہے اور کسی کی نہیں، ہم سب کو سمجھنا چاہیے کہ انبیاء ورسل نے بھی اپنی حاجات اپنے خالق و مالک کے سامنے ہی رکھیں کسی غیر کے سامنے کبھی فریاد نہیں کی۔ حضرت زکریاؑ نے بڑھاپے میں اولاد کے عطا کرنے کی فریاد اس طرح کی ،ترجمہ:" یہ اس وقت کی بات ہے جب انہوں نے اپنے پروردگار کو آہستہ آہستہ آواز سے پکارا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ میرے پروردگار! میری ہڈیاں تک کمزور پڑ گئی ہیں اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے بھڑک اٹھا ہے اور میرے پروردگار! میں آپ سے دعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں ہوا اور مجھے اپنے بعد اپنے چچا زاد بھائیوں کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے ،لہٰذا آپ خاص اپنے پاس سے مجھے ایک ایسا وارث عطا کر دیجئے جو میرا وارث ہو اور یعقوبؑ کی اولاد سے بھی میراث پائے اور یارب! اُسے ایسا بنائیے جو (خود آپ کو) پسندیدہ ہو" (سورۃ مریم آیت نمبر ۳ تا ۴)۔ حضرت ایوبؑ نے اپنی بیماری اور پریشانی وغم کے دور کرنے کے لیے اپنے ربِ حقیقی کے سامنے جھولی پھیلائے ہوئے فریاد کی ،ترجمہ: "اور ایوبؑ کہ جس وقت پکارا اس نے اپنے رب کو کہ مجھ پر پڑی ہے تکلیف اور تو ہے سب رحم والوں سے رحم والا" (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۸۳)۔ حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے رب کو اس طرح پکارا، ترجمہ:" پھر پکارا اُن اندھیروں میں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ہی قصورواروں میں سے ہوں" (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۸۷)۔اعتقادی حوالوں سے قرآن کی تمام تر آیات مفہوم و مطلب کے لحاظ سے بڑی واضح ہیں۔ ان میں کوئی ابہام نہیں (سوائے متشابہات کے ان کے متعلق یہ اجمالی ایمان لانا ضروری ہے کہ ان سے جو مراد و مفہوم اللہ پاک کے نزدیک ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ (بس فقط اتنا ہی کافی ہے) باقی خدا پاک ہی مختار کل ہے وہی حاضر ناظر ہے وہی سب علم غیب رکھتا ہے۔ سب کا خالق وہی ہے ،وہی اولاد دینے والا ہے، وہی سب کی مشکلات کا حل کرنیوالا ہے۔ آیات مذکورہ میں انہی عقائد کی مکمل وضاحت کر دی گئی ہے یہ حقیقت یاد رکھیے کہ اعتقادات (عقائد) کسی واقعہ

یا خواب کے ذریعے ثابت نہیں ہوتے ۔ المیہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو فقط ہم تلاوت و برکت کی کتاب سمجھتے ہیں ،آیات کو باترجمہ پڑھتے نہیں، آیات کا مفہوم علماء سے سمجھتے نہیں، تو جاہل لوگوں کے بیان کردہ واقعات کو عقائد کے درجہ میں لے لیتے ہیں۔ اور قرآن و احادیث صحیحہ سے ثابت شدہ اعتقادات کو نظر انداز کر کے گمراہی کی دلدل میں پھنستے رہتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے واعظین اور علماء ومشائخ اپنے بیانات میں جاہل لوگوں کے پھیلائے ہوئے غلط اعتقادات کو رد کرنے کے لیے قرآن و احادیث صحیحہ کے حوالہ سے وضاحت کیا کریں۔ اور عوام کی بھی ذمہ داری ہے کہ کسی سے اگر کوئی عقیدہ کی بات سنیں تو ان سے ثبوت قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے طلب کریں تاکہ ان کو غلط بات کرنے کی جرأت نہ ہو۔

لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

کچھ نہیں سنیں گے اور تو دیکھے گا کہ وہ تیری طرف دیکھتے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا

درگزر کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے الگ رہ۔ اور اگر تجھے کوئی

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ

وسوسہ شیطان کی طرف سے آئے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر بے شک وہ سننے والا

عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

جاننے والا ہے۔ بے شک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب انہیں کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آتا ہے

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي

تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں پھر اچانک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور جو شیاطین کے تابع ہیں وہ انہیں گمراہی

الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا

میں کھینچے چلے جاتے ہیں پھر وہ باز نہیں آتے۔ اور جب تو ان کے پاس کوئی معجزہ نہیں لاتا تو کہتے ہیں کہ تو فلاں

اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ

معجزہ کیوں نہیں لایا کہہ دو میں اس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا جاتا ہے یہ تمہارے

مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ اِذَا

رب کی طرف سے بہت سی دلیلیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایماندار ہیں۔ اور جب

قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ

اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا یاد کرتا رہ اور صبح اور شام

الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ

بلند آواز کی نسبت ہلکی آواز سے اور غافلوں سے نہ ہو۔ بے شک جو تیرے رب کے ہاں ہیں وہ اس

الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ

کی بندگی سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاک ذات کو یاد کرتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹۹)۔ باطل لوگوں کے حوالہ سے فی الحال عفو و درگزر کی پالیسی اپنانے کا ذکر۔

(۲۰۰)۔ شیطانی وساوس اور اس کی مخفی وارداتوں سے حفاظت کے خدائی نسخہ کا بیان خاص۔

(۲۰۱)۔ اہل تقویٰ کے شیطانی واردات کے ردعمل میں بہترین علاج کا توصیفی ذکر (کہ وہ فوری اپنے رب کی یاد میں مصروف ہو جاتے ہیں)۔

(۲۰۲)۔ شیطانی حمایتوں کی فسادی کاوشوں کا مذمتی ذکر۔

(۲۰۳)۔ مشرکین کے شیطانی ذہنیت پر مبنی مضحکہ خیز تقاضے کا مذمتی ذکر جواباً خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف سے اظہار حقیقت کا زوردار بیان۔

(۲۰۴)۔ حصول ہدایت کے لئے منبع حق (قرآن کریم) کو پورے غور و فکر سے سماعت کا ادبی حکم۔

(۲۰۵)۔ آدابِ ذکر الٰہی کا حسن بیان۔

(۲۰۶)۔ عام و خاص ملائکہ کے اظہار عجز اور بے چوں چراں عبادت و اطاعت الٰہی کا تحسینی بیان۔

وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۩ ۲۰۶

اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

ع ۲۴ السجدۃ

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشَرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

تجھ سے غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں کہہ دے غنیمت کا مال اللہ اور رسول کا ہے

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ

سو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

ایماندار ہو۔ ایمان والے وہی ہیں جب اللہ کا نام آئے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب اس

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي رَبِّهِمْ

کی آیتیں ان پر پڑھی جائیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ۲ ښ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ۳

رکھتے ہیں۔ وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

یہی سچے ایمان والے ہیں ان کے رب کے ہاں ان کے لئے درجے ہیں اور بخشش ہے اور

مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۴ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠

عزت کا رزق ہے۔ جیسے تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے سچائی کے ساتھ نکالا

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ ۵ ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ

اور بے شک ایک جماعت مسلمانوں میں سے ناپسند کرنے والی تھی۔ وہ تجھ سے حق بات میں اس کے

بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ ۶ ۭ

ظاہر ہو چکنے کے بعد جھگڑتے تھے گویا وہ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّاۗىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

اور جس وقت دو جماعتوں میں سے ایک کا اللہ تم سے وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ لگے گی اور تم چاہتے تھے

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

سورۃ الانفال

قرآن کی تلاوت ہو یا حکمِ خداوندی کی اطاعت، عبادات ہوں یا دعاؤں کا اہتمام، جملہ امور میں اطاعت الٰہیہ ہی کامیابی کا اصل راستہ ہے۔ خدا کے ہر حکم کی طرح جہاد میں بھی ہر پہلو پر حکم خداوندی کے آگے سرنگوں ہونے کے سلسلہ وار بیان کا آغاز۔

(۱)۔ انفال (مالِ غنیمت کی ملکیت) کے متعلق سوال پر حکمی وضاحت کا جوابی ذکر اور باہمی اصلاحی معاملات میں تقویٰ اختیار کرتے ہوئے مومنین کو ہر حال اطاعتِ خدا و رسول کا حکم۔

(۲تا۴)۔ مومنین کی صفات حسنہ و اعمال صالحہ کا توصیفی ذکر اور عند اللہ ان کے درجہ و اکرام کا بیان۔

(۵تا۱۰)۔ ہر حکم خداوندی میں اہل ایمان کی اطاعت کے حوالے سے تحسینی بیان کے بعد غزوہ بدر (حکم جہاد کی پہلی بڑی تاریخی معرکہ آرائی) کے کچھ احوال واقعی کا مشاہداتی نیز نصرت خداوندی کے وعدۂ خاص کا حکمی بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱) غزوہ بدر کے موقع پر اہل ایمان کے ساتھ نصرت الٰہیہ کے بعض خاص اسباب کا مشاہداتی اظہار واحسان الٰہی کا بیان نیز اس موقع پر اہل ایمان کو شیطانی اثرات سے بچانے اور ثابت قدمی سے نوازنے کی یاددہانی کا بیان۔

(۱۲)۔غزوہ بدر میں اہل ایمان کی ثابت قدمی اور تسلی کیلئے غیر معمولی نصرتی اقدام واہتمام نیز مسلمانوں کو کفار کے خلاف فیصلہ کن آپریشن (سخت قتال) کے خدائی حکم کا ذکر۔

(۱۳ تا ۱۴)۔کفار کے خلاف سخت جہادی حکم کے پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے ان پر دُنیوی واُخروی خدائی عتاب وانتقام کا بیان۔

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ

جس میں کانٹا نہ ہو وہ تمہیں ملے اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے حکم سے حق کو ثابت کردے اور

بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ

کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ حق کو ثابت کردے اور باطل کو مٹادے

الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

اگرچہ گنہگار ناراض ہوں۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کررہے تھے اس نے جواب میں فرمایا کہ

لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَمَا جَعَلَهُ

میں تمہاری مدد کے لئے پے درپے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔ اور یہ تو اللہ نے فقط خوشخبری

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ

دی تھی اور تاکہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہوجائیں اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف

عِنْدِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً ع ۱۵

سے ہے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ جس وقت اس نے تم پر اپنی طرف سے تسکین

مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ

کے لئے اونگھ ڈال دی اور تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس سے تمہیں پاک کردے

يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

اور شیطان کی نجاست تم سے دور کردے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے

بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

تمہارے قدم جمادے۔ جب تیرے رب نے فرشتوں کو حکم بھیجا کہ میں تمہارے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

ساتھ ہوں تم مسلمانوں کے دل ثابت رکھو میں کافروں کے دل میں دہشت ڈال

فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾

دوں گا سو گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ

یہ اس لئے ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول

رَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ

کا مخالف ہو تو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ تو چکھ لو اور جان لو کہ بیشک کافروں

لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ

کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ اے ایمان والو جب تم کافروں سے میدان جنگ میں

الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ

ملو تو ان سے پیٹھیں نہ پھیرو۔ اور جو کوئی اس دن اُن

يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ

سے پیٹھ پھیرے گا مگر یہ کہ لڑائی کا ہنر کرتا ہو یا فوج میں جا ملتا ہو

بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾

سو وہ اللہ کا غضب لے کر پھرا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ

سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا ہے اور تو نے مٹھی نہیں پھینکی جبکہ پھینکی تھی

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ

بلکہ اللہ نے پھینکی تھی اور تا کہ ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان کرے بے شک

اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾

اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ یہ تو ہو چکا اور بے شک اللہ کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے۔

إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ

اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو تمہارا فیصلہ آ چکا اور اگر باز آؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر پھر یہی

وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ

کرو گے تو ہم بھی پھر یہی کریں گے اور تمہاری جمعیت تمہارے ذرا بھی کام نہ آئے گی اگر چہ

وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ

وہ بہت ہوں اور بے شک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔ اے ایمان والو اللہ اور اس کے

وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا

رسول کا حکم مانو اور سن کر اس سے مت پھرو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۵)۔ اہل ایمان کو رزم حق و باطل میں خوب ثابت قدمی کے مظاہرے کا حکم۔

(۱۶)۔ (جنگی حکمت عملی اور کسی وقتی مصلحت کے بغیر) دوران جہاد وقتال مسلمانوں کو پشت دکھانے کے نتیجہ میں سخت خدائی ناراضگی اور اُخروی عذاب کا تنبیہی بیان۔

(۱۷تا۱۸)۔ دوران جہاد خدائی اظہار نصرت کا زوردار ذکر۔

(۱۹)۔ غزوہ بدر میں کفار کی تاریخی ہزیمت پر اہل باطل کو خوب سناتے ہوئے آئندہ دہشت گردی کے ارتکاب کی صورت میں پھر ان سے نمٹنے کا تنبیہی بیان نیز کفار کی اکثریتی فوجی قوت کا حق کے مقابل کچھ کام نہ آنے کا طنزیہ ذکر۔

(۲۰)۔ اہل ایمان کو بہر صورت خدا اور رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کا تاکیدی حکم۔

ع ۲

كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝٢١ إِنَّ شَرَّ

جنہوں نے کہا ہم نے سن لیا اور وہ سنتے نہیں۔ بے شک سب

الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝٢٢ وَ

جانوروں میں سے بدتر اللہ کے نزدیک وہی ہے بہرے گونگے ہیں جو نہیں سمجھتے۔ اور اگر

لَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر انہیں اب سنا دے تو منہ پھیر

وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝٢٣ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَ

کر بھاگیں۔ اے ایمان والو اللہ اور رسول کا حکم مانو جس وقت تمہیں اس کام

لِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ

کی طرف بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝٢٤ وَاتَّقُوا فِتْنَةً

آڑ بن جاتا ہے اور بے شک تم اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔ اور تم اس فتنہ سے بچتے رہو

لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

جو تم میں سے خاص ظالموں پر ہی نہ پڑے گا اور جان لو کہ بے شک اللہ سخت عذاب

شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٢٥ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ

کرنے والا ہے۔ اور یاد کرو جس وقت تم تھوڑے تھے ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے

فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَ

تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک لیں پھر اس نے تمہیں ٹھکانا دیا اور اپنی مدد سے

أَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝٢٦

تمہیں قوت دی اور تمہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا تاکہ تم شکر کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور آپس کی امانتوں میں بھی خیانت

أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝٢٧ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَ

نہ کرو حالانکہ تم جانتے ہو۔ اور جان لو کہ تمہارے مال

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۱)۔ مومنین کو منافقین کی نفاقی روش سے اجتناب کرتے ہوئے پختہ ایمانی سے اظہار اطاعت کا حکم۔

(۲۲)۔ اللہ کے نزدیک جانوروں کی غیر عقلی صفات مذمومہ (بہرا گونگا ہونا) کے باعث ان کے بدتر ہونے کا ذکر (کفار کو عطا کی گئی انسانی عقلی صفات کے درست استعمال نہ کرنے پر ان کی بدترین جانوروں سے مشابہت کا لطیف پیرائے سے مذمتی ذکر)۔

(۲۳)۔ کفار کی فکری صلاحیتوں کے سلب ہونے کا ذکر (اگر کچھ سوجھ بوجھ کی صلاحیت باقی رکھتے تو ضرور فائدہ اٹھاتے اب تو جتنا سمجھاؤ اتنا ہی حق سے پھرتے نظر آئیں گے)۔

(۲۴)۔ اہل ایمان کو اللہ اور اس کے رسول کے ہر حکم پر لبیک کہنے کا حکم (بطور خاص حکم جہاد کی اطاعت کیونکہ وہ تمہارے تحفظ و بقاء کیلئے بہت ضروری ہے)۔ نیز اطاعت خداوندی میں ٹال مٹول پر قلبی کیفیات میں تبدیلی کی سخت تنبیہ کا لطیف طرز سے ذکر۔

(۲۵)۔ اطاعت الٰہیہ سے منہ موڑنے یا اصلاح احوال کیطرف توجہ نہ کرنے کی صورت میں خدائی ناراضگی اور گرفت کا خمیازہ غیر محدود اور عام ہوجانے کی وارننگ (تنبیہ) کا ذکر۔

(۲۶)۔ اہل ایمان کو ابتدائی حالات میں سخت حالات کے سامنے کے بعد استحکامی قوت عطا کرنے کے حوالے سے خدائی احسانات کی یاددہانی کا بیان۔

اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا ٣ ع ١٧

اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے اور بے شک اللہ کے ہاں بڑا اجر ہے۔ اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں ایک فیصلہ کن چیز دے گا اور تم سے تمہارے

سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ وَ

گناہ دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور جب کافر تیرے متعلق

اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ

تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تمہیں قید کر دیں یا تمہیں قتل کر دیں یا تمہیں دیس بدر کر دیں وہ اپنی

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا تُتْلٰى

تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ اور جب

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۗ ۙ

ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو اس کے برابر ہم

اِنْ هٰذَاۗ اِلَّاۗ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ

بھی کہہ دیں اس میں پہلوں کے قصوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور جب انہوں نے کہا کہ

هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ

اے اللہ اگر یہ دین تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ

یا ہم پر دردناک عذاب لا۔ اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں تیرے ہوتے ہوئے عذاب دے

فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ

اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں درآنحالیکہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔ اور اللہ

اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

انہیں عذاب کیوں نہ دے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں

وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَاۗءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

اور وہ اس کے اہل نہیں ہیں اس کے اہل تو پرہیزگار ہی ہیں لیکن ان میں سے اکثر

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٧ تا ٢٨)۔ اہل ایمان کو ہر حال میں امانت و دیانت کے اختیار کرنے اور مال و اولاد کو اپنے لئے فتنہ سمجھنے کی ضرورت پر زور نیز اصل اجر وانعام خداپاک کے پاس ہونے کا اعتقادی ذکر۔

(٢٩)۔ اہل ایمان کو بہرحال تقویٰ اپنانے کی صورت میں فیصلہ کن خدائی نصرت اور کفارہ سیئات (گناہوں کے مٹانے) سمیت مغفرت عطاء کرنے کے خدائی وعدہ کا بیان۔

(٣٠)۔ مکی زندگی میں کفار کی آپ ﷺ کے خلاف سازشی مشاورت کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو ان سے محفوظ رکھنے کا احسانی ذکر۔

(٣١)۔ کفار کی انکارِ حق کے متعلق گھسی پٹی فکری گمراہی کا مذمتی ذکر۔

(٣٢)۔ معرکہ حق و باطل کے وقت (بطورِ خاص واقعہ بدر میں) کفار کی عداوتِ رسول ﷺ میں اپنے ہی خلاف بددعا کا ذکر۔

(٣٣)۔ جواب میں فوری عدم گرفت کی دو (٢) وجوہات کا ذکر۔

(٣٤)۔ (مستقبل میں) کفار پر گرفت اور انتقام کی وجہ اور سبب کا مذمتی اظہار۔

فتنوں سے دور رہنے کی کوشش کریں

(زیرِ مطالعہ سورۃ الانفال آیت نمبر ۲۵)

نوٹ: ذیل میں فتنوں کے حوالہ سے تفسیری اور علمی پس منظر میں تشریح مقصود نہیں، بلکہ مطلق فتنوں کے بعضے حقائق سے عام فہم آگہی مطلوب ہے۔

ہمارے محاورات میں ایک پریشان کن لفظ (فتنہ) عام طور پر سننے میں ملتا ہے۔ جو اپنے معنی ومطلب میں بذات خود آزمائش، مصیبت اور سخت پریشانی کے مفہوم سے عبارت ہے۔ یہ لفظ بھی اپنی ہلاکت خیزی کے پس منظر میں بہت سارے مفہوم میں استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔ فتنوں کی کئی اقسام ہیں کچھ انفرادی (ذاتی) زندگی سے تعلق رکھتی ہیں تو بہت ساری اجتماعی زندگی سے وابستہ ہیں۔ نجی نوعیت کے فتنوں میں انسان اپنی ذاتی گھریلو زندگی یا خاندانی لحاظ سے مختلف الجھنوں، پریشانیوں کا شکار ہوجاتا ہے۔ جو اس کے لیے بہر حال مختلف نتائج کی حامل ہوتی ہیں۔ بعض کمزور مزاج (حساس طبیعت کے) لوگ ان ذاتی الجھنوں کو زندگی کا روگ بنالیتے ہیں۔ ایسے میں وہ جلد شکستہ دل ہوکر منفی اقدام کے ذریعہ (جذباتی انداز سے) اپنی زندگی کا ہی خاتمہ (خودکشی کے ذریعہ معاذاللہ) کربیٹھتے ہیں (یا بعض لوگوں میں ایسے مسائل ومصائب کے برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تو وہ طبعی حوالوں سے مختلف بیماریوں کا شکار ہوکر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھیے! بعض ذاتی نجی نوعیت کے فتنوں کی عمومیت کے متعلق قرآن مقدس میں بھی نشاندہی فرمائی گئی ارشاد ربانی ہے، ترجمہ: تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے (سورۃ التغابن: آیت نمبر ۱۵)۔ یہ تجزیہ برحق سبب فتنہ کی نشاندہی کے حوالہ سے ہے کہ عام طور پر مال واولاد کی محبت میں انسان معاشرتی، اخلاقی اور شرعی حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے ان دو مذکورہ (مال واولاد) سے محبت میں اتنا آگے بڑھ جاتا ہے کہ گویا یہ اس کے لیے انجام کار فتنہ اور آزمائش ومصیبت بن جاتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ ایک عجیب واقعاتی حقیقت ہے کہ کسی شئی کی (حد سے زیادہ) کثرت بالآخر تباہ کن نتائج لاتی ہے آپ دیکھیں کہ بارش رحمت بھی ہے اور حد سے زیادہ تباہی کا ذریعہ بھی (فصلیں بھی تباہ، بڑے سیلاب کا ذریعہ اور کچے مکانات گرنے کا ذریعہ بھی) ہوائیں موافقِ ماحول ہوں تو رحمت، حد سے بڑھ جائیں تو سخت طوفان اور ہلاکت وبربادی کا ذریعہ۔ کھانا ایک ضرورت (مگر ایک حد ہے) لیکن بسیار خوری انسان کو ہلاکت تک پہنچادیتی ہے۔ ادویات کا استعمال بیماریوں سے شفا کا ذریعہ ہے، مگر مقررہ خوراک سے زائد لی جائے تو اکثر علاج کی بجائے اپنا ردعمل

(Reaction) دکھا جاتی ہیں۔ اسی طرح ماں باپ اور اولاد وغیرہ کی محبت شرعی حقوق کے تحت جائز ہی نہیں مستحسن ہے تاہم جب حد سے بڑھ جائے اور حقوق اللہ وحقوق العباد کو پس پشت ڈالنے کا سبب بننے لگے تو یہ بھی قابل مؤاخذہ، یہی حال مال ودولت کا ہے، رزق حلال کی ترغیب بھی ہے بلکہ ایک حد تک فرض ہے۔ طلب کسب الحلال فریضة (شعب الایمان) تاہم کوئی اگر اس میں منہمک ہوکر اسے اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے تو ان کے لیے ﴿الھکم التکاثر حتی زرتم المقابر﴾ اور ﴿الذی جمع مالا و عددہ﴾ کے ذریعہ سخت تنبیہی سرزنش بھی موجود ہے۔ گویا ہر شئی کی ایک حد ہے کوئی چیز جب اپنے حدود کراس کر جاتی ہے تو اس کے نقصانات ظاہر ہوتے ہیں خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی۔ اسلام کی تعلیمات میں ہر طرح کے فتنوں سے بچنے کی تلقین ہے جسمانی فتنوں (مصائب، بیماریوں، پریشانیوں) کے علاج کے لیے لوگ متعلقہ ماہرین سے خود رابطہ کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں کہ ان کو ایسی بیماریوں کی سنگینی اور اس کے ممکنہ نتائج کا خود سے احساس ہوتا ہے۔ لیکن روحانی فتنوں کا اول تو احساس ہی نہیں ہوتا ہے اگر بالفرض احساس دلانے سے کسی کو فتنہ کا ہونا سمجھ بھی آجائے تو اس سے بچنے کے لیے احساس زیاں (نقصان) بہت کمزور دکھائی دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں گمراہی وضلالت جیسے فتنوں کے تعاقب کا حکم بھی تاکیدی انداز سے موجود ہے، جبکہ فتنوں سے بچنے، دور رہنے کی تعلیم وتلقین بھی جداگانہ مفہوم سے پائی جاتی ہے۔ الغرض انفرادی واجتماعی فتنوں کی نوعیت جدا جدا ہے۔ دوسری طرف انسانی مزاج و طبائع میں بھی عجیب طرح کا تفاوت (بلکہ تضاد) دیکھنے سننے کو ملتا ہے۔ بعض لوگ فتنہ پسند (بلکہ فتنہ پرور) ہوتے ہیں، ایسے لوگ خود مجسمہ فتنہ بن کر منفی کردار ادا کرتے دکھائی دیں گے۔ اسلام میں فتنہ پروری (شرپسندی) کو سخت ترین نفرت کی نظروں سے دیکھا گیا ہے، بلکہ ایسے شرپسندوں (فتنہ پرور لوگوں) جو معاشرہ میں نفاق وانتشار کے گھٹیا کردار بن کر مسلسل فتنہ انگیزی میں مصروف العمل رہتے ہیں، باز آنے کی بجائے ڈھٹائی کے ساتھ منفی فکر وعمل کی اشاعت میں برابر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ کسی اصلاح کو قبول کرنے کے روادار نہیں ہوتے ان کو قرآن میں ملعون قرار دے کر ان کے خلاف سخت ترین اقدام اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶۰) امت میں نفاق اور شرپسندی کے بیج بونے والے فتنہ پروروں کا گناہ سخت ہے تو سزا بھی سخت تجویز کی گئی ہے۔ اس کے برعکس معاشرہ میں بعض لوگ صلح پسند، مزاجاً حلیم وبردبار فکر کے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ فتنوں (افتراق وانتشار) سے دور رہنے کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہ لیا جائے کہ معاشرتی بگاڑ، شرپسندی اور فتنہ انگیزی کے خاتمہ کے لیے کسی کردار (بقدر ہمت واستعداد) ادا کرنے کے حوالے سے ایسے لوگوں کے انکار

کردینے پر کوئی مؤاخذہ نہ ہوگا۔ حدیث مبارکہ میں اس کے متعلق واضح طور پر حکم ارشادفرمایا کہ ''تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے رہو''۔ مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو۔ تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں (رواہ ابن ماجہ وابن احبان) درمنثور میں بروایت ترمذی وغیرہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ورنہ اللہ جل جلالہ اپنا عذاب تم پر مسلط کردیں گے پھر تم دعا بھی مانگو گے تو قبول نہ ہوگی۔ فتنوں کی لسٹ دو چار سے عبارت نہیں، بلکہ انفرادی یا اجتماعی فتنوں کی نوعیت مختلف ہونے کے باعث اس کو مختصر طور پر (شارٹ لسٹ) بیان کرنا مشکل ہے۔ اور ویسے بھی ہر دور کے فتنے نئے نئے نام اور نئی نئی شکلوں سے جنم لیتے رہتے ہیں۔ اس لیے یہ کیسے یقین کرلیا جائے کہ فلاں چیز ہی فتنہ ہے البتہ بعض حقائق ایسے ہیں جن کا انکار گمراہی کے زمرے میں آتا ہے۔ قرآن مقدس میں مال واولاد کو فتنہ کہا گیا ہے۔ یہ عمومی نتیجے اور تجربے کے قانون کے اعتبار سے نشاندہی وتنبیہ کے طور پر چشم کشا حقیقت کا بیان ہے۔ ورنہ بعض اوقات کچھ خوش نصیب انسان دونوں (اسباب فتنہ) کے مضر اثرات سے محفوظ بھی دکھائی دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے النساء حبائل الشیطان (رواہ رزین) ترجمہ: ''عورتیں شیطان کے جال ہیں''۔ عورتیں شیطان کے مضبوط ہتھیار کے طور پر سخت ترین فتنہ کا باعث تسلیم کی گئی ہیں۔ معاشرتی بے راہ روی کا عمومی ذریعہ (فحاشی وعریانی بذریعہ عورت) ہے۔ ہرگناہ انسان کے لیے فتنہ کا باعث بن سکتا ہے، جو جس گناہ کے ابتلاء میں پھنس کررہ جاتا ہے وہ اس کے لیے فتنہ ہی کہلائیگا۔ معاشرتی بگاڑ میں دیکھا دیکھی رسم ورواج کا فتنہ نمود ونمائش اور ریاکاری کا فتنہ، عُجب وفخر کا فتنہ، اِعجَابُ کُلِّ ذِی رَایٍ بِرَأیِہٖ کا فتنہ (ہر شخص کا اپنی رائے کو قطعی طور پر حق قرار دے کر اس پر ہٹ دھرمی دکھانا اور دوسروں کی رائے کو مسترد کردینا) امت کی وحدت، اجتماعیت سے ہٹ کر انفرادی افکار اور ذاتی وشخصی وجاہت کی اشاعت کی غرض سے بنائی جانے والی نئی سے نئی جماعتوں کا وجود بھی خطرناک فتنہ ہے ان میں براہ راست فریق بننے کی بجائے امور خیر پر تعاون (اور غلط امور پر عدم تعاون) کا جو قاعدہ کلیہ قران مقدس میں بیان کیا گیا ہے اسی پر عمل کرتے ہوئے نظریاتی اشتراک کی حد تک نصرت وحمایت جاری رکھی جائے لیکن ایسی فرقہ ورانہ مہمات میں حصہ لینے سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے تاہم جس چیز کا فتنہ ہونا واضح ہو جائے اور وقت کے اہل حق علماء وصلحاء اجتماعی سطح پر اس کا تعاقب کررہے ہوں تو وہاں بقدرِ استطاعت نصرت ضرور کی جائے لیکن خود سے کوئی انفرادی اقدام اٹھانا خطرناک ہوسکتا ہے یاد رکھیے، فتنوں کے

اس دور میں گوشہ نشین رہتے ہوئے (جو کہ بہت مشکل ہے) دینی خدمات میں خاموش مصروفیت کی (فکری وعملی) پالیسی اپنا کر ریا کاری، شہرت پسندی اور عجب وغیرہ جیسے (باطنی اور روحانی امراض) سے دور رہنا ایک کارگر قیمتی نسخہ سمجھا جاتا ہے (مگر فتنوں کے دور میں بھی وقت کے اکابر وصلحاء سے اصلاحی و نظریاتی تعلق منقطع کرنا مزید فتنوں کا راستہ کھول سکتا ہے) گویا نجی و ذاتی زندگی میں ہمارے جیسے کمزور مزاج لوگ گوشہ نشینی کو اختیار تو کر سکتے ہیں لیکن نظریہ و اصلاح میں تفرد (تنہائی) یا اہل حق علماء وصلحاء سے انقطاع (دوری) بھی فتنہ بن سکتی ہے آگے بڑھیے مزید فتنوں میں سب سے خطرناک فتنہ قرب قیامت میں دجال کی آمد کا فتنہ ہے جس کی نشاندہی خاتم الانبیاء ﷺ نے بڑے اہتمام سے فرمائی تھی حُبِّ جاہ کا فتنہ جس میں عوام تو کجا خواص بھی زیادہ مبتلا ہوتے دیکھے جاسکتے ہیں۔ قرآن وحدیث کے مسلمہ حقائق سے ہٹ کر نئے مذہبی فتنے، قرب قیامت کے فتنے، گویا ہر وہ فکر وعمل جو کسی بھی انسان کے لیے اپنے رب کریم اور راہ حق سے دوری کا ذریعہ بن رہا ہو اسے فتنہ ہی سمجھنا چاہیے اور ہر دم اس سے پناہ مانگنی چاہیے۔ یاد رہے کہ کسی نئے اجتماعی فتنے کے حوالہ سے ہر دور کے اصحاب علم وبصیرت بہتر رائے قائم کرسکتے ہیں۔ اوران کی نشاندہی کو معتبر سمجھتے ہوئے اس فتنے سے دور رہا جائے، ہم عوام الناس اتنی فہم وعلم کے حامل نہیں ہوتے کہ کسی شئی کو انفرادی یا اجتماعی سطح پر اس نظر سے دیکھ سکیں، جو اہل علم اپنے تجربے اور علم کی بنا پر سمجھ سکتے ہیں، اس لئے ہر دور میں فتنوں سے بچنے کا بہترین راستہ یہ بھی ہے کہ مستند اہل علم و صاحب بصیرت اور باعمل علماء وصلحاء کی صحبت میں بیٹھ کر ان سے علمی و روحانی استفادے کا رابطہ منظم رکھا جائے، آنے والا وقت (قرب قیامت کے باعث) مزید فتنوں کی گھٹائیں ساتھ لانے کی خبر دے رہا ہے۔ اس لیے ہر دور کے عوام الناس وخواص اپنے آپ کو مذہبی، معاشرتی اور اخلاقی فتنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے قرآن وسنت سے باخبر اہل علم وباعمل علماء وصلحاء کی ہم نشینی و صحبت کو غنیمت سمجھ کر قدردانی کے ساتھ ان سے استفادہ کی کوشش کرتے رہیں اور قرآنی تعلیمات کو حرز جان بنائیں ان شاء اللہ فتنوں سے محفوظ رہیں گے، اس حوالہ سے لاپرواہی، بےفکری ایمان و اعمال صالحہ کے لیے سخت نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ ہرلحظہ فکر مندی کے ساتھ یہ دعا جاری رہنی چاہیے ﴿اهدنا الصراط المستقيم﴾، ﴿صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين﴾، اور ﴿ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك أنت الوهاب﴾ امید رکھنی چاہیے کہ رب کریم ہمارے اس دعائیہ کاسۂ گدائی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا اور حسن خاتمہ کی عظیم نعمت سے سرفراز فرما کر ہم پر اپنے کرم ورحم کی بارش برسائے گا، آمین یاارحم الراحمین!

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٤ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ
نہیں سمجھتے ۔ اور کعبہ کے پاس ان کی نماز سوائے سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے اور کچھ نہیں
تَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٥ اِنَّ
تھی سوعذاب چکھو سبب اس کے کہ تم کفر کرتے تھے۔ بے شک جولوگ کافر ہیں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے روکیں سو ابھی اور بھی خرچ کریں گے
فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ
پھر وہ ان کے لئے حسرت ہوگا پھر مغلوب کیے جائیں گے اور جو کافر ہیں وہ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝٣٦ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ
دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے۔ تا کہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کردے
مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ
اور ایک ناپاک کو دوسرے پر دھر کر ڈھیر بنائے پھر اسے دوزخ میں
ع ٩ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٣٧ قُلْ
١٨
ڈال دے وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ کافروں سے کہہ دو
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ
کہ اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ گزر چکا وہ انہیں معاف کردیا جائے گا اور اگر
وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٣٨ وَقَاتِلُوْهُمْ
لوٹیں گے تو پہلے کافروں کے حق میں قانون نافذ ہو چکا ہے۔ اور تم ان سے اس حد تک لڑو
حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ
کہ شرک کا غلبہ نہ رہنے پائے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر یہ باز آجائیں
انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٣٩ وَاِنْ تَوَلَّوْا
تو اللہ ان کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝٤٠
دوست ہے اور وہ بہت اچھا دوست ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٥)۔ دورِ جاہلیت سے جاری کفار کے خودساختہ طریقہ عبادت کا مذمتی ذکر۔

(٣٦)۔ حق کا راستہ روکنے کیلئے کفار کی مالیاتی اور تخریبی سرگرمیوں کا مذمتی اظہار۔ اور نتیجتاً ان کیلئے سامان حسرت بن جانے اور مغلوبیت کا مزہ چکھنے کا بیان۔

(٣٧)۔ حق و باطل کے امتیاز کیلئے (اور کھوٹے اور کھرے کو واضح کرنے کیلئے) جہادی اقدام کے ضروری ہونے کا ذکر اور کفار کیلئے اُخروی نتائج کا تنبیہی بیان۔

(٣٨)۔ کفار کو اہل حق کے خلاف تخریبی اقدامات سے باز آنے کی صورت میں دورِ گزشتہ کے جرائم پر عام معافی دینے کا مشروط ذکر، دوبارہ دہشت گردی کی صورت میں پہلے لوگوں کی طرح نشانِ عبرت بنادینے کی سخت وارننگ کا ذکر۔

(٣٩)۔ مشرکین اور کفار کے خلاف (دہشت گردی اور فتنہ کے خاتمہ تک) نیز دین کی سربلندی کیلئے جہاد کرتے رہنے کا حکم۔

(٤٠)۔ کفار کے باز نہ آنے کی صورت میں مسلمانوں کو خدائی نصرت وحمایت پر بھروسہ رکھنے کا تسلی بھرا بیان۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

اور جان لو کہ جو کچھ تمہیں بطورِ غنیمت ملے خواہ کوئی چیز ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللّٰہ

وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ

اور اس کے رسول کا ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ

ہے اگر تمہیں اللّٰہ پر یقین ہے اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ

یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ

کے دن اتاری جس دن دونوں جماعتیں ملیں اور اللّٰہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس وقت تم

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ

اِدھر والے کنارے پر تھے اور وہ پرلے کنارے پر اور قافلہ تم سے نیچے اتر گیا تھا اور اگر تم

مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ

آپس میں وعدہ کرتے تو ایک ساتھ وعدہ پر نہ پہنچتے لیکن اللّٰہ کو ایک کام کرنا تھا جو مقرر

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّ

ہو چکا تھا تاکہ جو ہلاک ہو وہ اتمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ

یَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ اِذْ

اتمام حجت کے بعد زندہ رہے اور بے شک اللّٰہ سننے والا جاننے والا ہے۔ جب کہ اللّٰہ

یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ

نے وہ کافر تجھے تیرے خواب میں تھوڑے کر کے دکھلائے اور اگر تجھے بہت دکھلا دیتا تو تم

لَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ

لوگ نامردی کرتے اور کام میں جھگڑا ڈالتے لیکن اللّٰہ نے بچا لیا جو بات دلوں میں ہے وہ اسے

الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْٓ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا

خوب معلوم ہے۔ اور جب تمہیں وہ فوج مقابلہ کے وقت تمہاری آنکھوں میں تھوڑی کر کے دکھائی

وَّیُقَلِّلُكُمْ فِیْٓ اَعْیُنِهِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ

اور تمہیں ان کی آنکھوں میں تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ اللّٰہ ایک کام پورا کر دے جو مقرر ہو چکا تھا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۱)۔ جہاد کی تعلیمات کے ضمن میں مالِ غنیمت کے متعلقہ احکام الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے غزوہ بدر کے دن خدائی نصرت کی یاددہانی کا تذکرہ خاص۔

(۴۲)۔ غزوہ بدر کے دن مسلمانوں اور کفار کی معرکہ آرائی کے محل وقوع ابتدائی ماحول اور مشکلات و صورتحال نیز خدائی امر جہاد کا حکمت سے لبریز بیان۔

(۴۳ تا ۴۴)۔ حق و باطل کی معرکہ آرائی کیلئے دونوں لشکروں کو لازمی میدان میں رکھنے کیلئے خدائی ظاہری تدبیر کا حکیمانہ ذکر۔

إِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ﴿٤٤﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً
اور ہر کام اللہ تک ہی پہنچتا ہے ۔ اے ایمان والو جب کسی فوج سے ملو تو
فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ
ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا
آپس میں نہ جھگڑو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ
إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ
صبر والوں کے ساتھ ہے ۔ اور ان لوگوں جیسا نہ ہونا جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو
دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور جو کچھ یہ
وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
کرتے ہیں اللہ اس پر احاطہ کرنے والا ہے ۔ اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال
أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّيْ
کو اُن کی نظروں میں خوشنما کر دیا اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب
جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ
نہ ہوگا اور میں تمہارا حمایتی ہوں پھر جب دونوں فوجیں سامنے ہوئیں تو وہ اپنی ایڑیوں پر الٹا
إِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ إِنِّيْٓ أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّيْٓ أَخَافُ اللّٰهَ
پھرا اور کہا میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں میں ایسی چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا
وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ ع
ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۔ اس وقت منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
تھے کہ انہیں ان کے دین نے مغلوب کر رکھا ہے اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ
عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرٰٓى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ
کرے تو اللہ زبردست حکمت والا ہے ۔ اور اگر تو دیکھے جس وقت فرشتے کافروں کی

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۵ تا ۴۶) ۔ رزم حق و باطل میں حصول نصرت اور کامیابی کیلئے خدائی ہدایت (ثابت قدمی، ہر مرحلہ پر ذکر الٰہی کا تسلسل، جملہ امور میں خدا و رسول کی اطاعت، اتفاق و اتحاد اور صبر سے حالات کا سامنا) اور سنہری اصول کا بیان خاص۔

(۴۷) ۔ اطاعت خداوندی میں (مطلقاً اور خاص طور پر جہاد میں) فخر و غرور، ریاکاری اور راہ حق سے روکنے جیسے باغیانہ اعمال سے بہت دور رہنے کی خدائی تلقین۔

(۴۸) ۔ غزوہ بدر کے موقع پر کفار کی مدد کیلئے شیطان کی ظاہری چال بازی اور بعد ازاں بے وفائی کے واقعہ خاص کا ذکر۔

(۴۹) ۔ منافقین کے مسلمانوں پر (جذبۂ جہاد کے مشاہدہ کے باعث) منفی جملے اور جواباً اہل ایمان کی باطنی قوت (توکل علی اللہ) کا تذکرہ خاص۔

كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا
جان قبض کرتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں جلنے
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
کا عذاب چکھو۔ یہ اسی کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بے شک اللہ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا اُنہوں نے اللہ کی
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
آیتوں سے انکار کیا تو اللہ نے ان کے گناہوں کی سزا میں انہیں پکڑ لیا بے شک اللہ زبردست
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٥٢ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً
اور سخت عذاب کرنے والا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ ہرگز اس نعمت کو نہیں بدلتا جو اس
اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰي يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
نے کسی قوم کو دی تھی جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدلیں اور اس لئے کہ اللہ سننے والا
عَلِيْمٌ ۝٥٣ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا
جاننے والا ہے۔ جیسے فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا اُنہوں نے اپنے رب
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ
کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا
وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝٥٤ اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
اور سب ظالم تھے۔ اور اللہ کے ہاں سب جانداروں میں سے بدتر وہ ہیں جنہوں
كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٥ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
نے کفر کیا پھر وہ ایمان نہیں لاتے۔ جن لوگوں سے تو نے عہد لیا ہے پھر وہ ہر
عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝٥٦ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ
دفعہ اپنے عہد کو توڑتے ہیں اور وہ نہیں ڈرتے۔ سو اگر کبھی تو انہیں لڑائی میں پائے تو
فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝٥٧
انہیں ایسی سزا دے کہ ان کے پچھلے دیکھ کر بھاگ جائیں تاکہ انہیں عبرت ہو۔

خلاصہ مفہوم آیات مطابق آیت نمبر

(٥٠تا٥١)۔ کفار ومنافقین کے ساتھ (دین دشمنی و پست فکری کے نتیجہ بد کے طور پر مراحل موت میں) فرشتوں کے سخت رویہ اور طنزیہ کلام کا غضبناک بیان۔

(٥٢)۔ کفار کو آلِ فرعون کے (اقتداری فخر وغرور کے باعث) انکار آیات جیسے جرم کے نتیجہ میں خدائی گرفت وانتقام کی مشابہتی یاددہانی (کہ تم بھی آلِ فرعون کی طرح اپنے خطرناک انجام کیلئے تیار رہو)۔

(٥٣)۔ کسی قوم کو عطائے انعام کے بعد سلبِ نعمت (نعمتوں کے چھین لینے) کے لازوال خدائی اصول وقوانین کا تنبیہی بیان۔

(٥٤)۔ آلِ فرعون اور دیگر اقوام کی ہلاکت وبربادی کے پیچھے بھی اسی مذکورہ خدائی اصول کے لاگو ہونے کا تنبیہی ذکر۔

(٥٥)۔ خدائی ہدایات کے منکرین کا (اللہ کے نزدیک) روئے زمین کے بدترین جانور ہونے کا مذمتی ذکر۔

(٥٦تا٥٧)۔ کفار کے نقضِ عہد (عہد شکنی) کی مذمت اور ان پر قابو پانے کی صورت میں (دورانِ جہاد) سخت ضرب کاری لگانے (سخت ترین سزا دینے) کا انتقامی بیان۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى

اور اگر تمہیں کسی قوم سے دغا بازی کا ڈر ہو تو ان کا عہد اُن کی طرف پھینک دو ایسی طرح پر کہ تم

سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ع

اور وہ برابر ہو جاؤ بیشک اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ

كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ

نکلے ہیں بے شک وہ ہمیں ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے۔ اور ان سے لڑنے کے لئے جو کچھ (سپاہیانہ)

مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ

قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو سو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے

وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا

دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے ہیبت پڑے اور

تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ

اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے تمہیں (اس کا ثواب) پورا ملے گا اور تم سے بے انصافی

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى

نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ صلح کے لئے مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ

بے شک وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اگر وہ چاہیں کہ تمہیں دھوکا دیں تو تجھے

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

اللہ کافی ہے جس نے تمہیں اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے قوت بخشی۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی جو کچھ زمین میں ہے اگر سارا تو خرچ کر دیتا ان کے

مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ

دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا لیکن اللہ نے ان میں الفت ڈال دی بے شک اللہ غالب

حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

حکمت والا ہے۔ اے نبی تجھے اور مومنوں کو جو تیرے تابعدار ہیں اللہ کافی ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۸)۔ کسی قوم کی معاہداتی خیانت کے جواب میں مسلمانوں کو معاہدہ منسوخ کر دینے کے اعلان کا ذکر۔

(۵۹)۔ کفار کی مسلمانوں کے متعلق سازشی اقدامات میں برتری اور کامیابی کی پست فکری کا خدائی نوٹس۔ (ان کی خام خیالی پر سخت تنبیہ)

(۶۰)۔ مسلمانوں کو کفار کے خلاف ہمہ وقتی چوکس رہنے اور مضبوط فوجی قوت تیار رکھنے کی (دائمی) پالیسی اپنانے کا تاکیدی حکم۔ (تاکہ اہل کفر مسلمانوں سے مرعوب رہیں اور اہل ایمان کے خلاف ان کی جارحانہ سوچ کا مسلسل علاج ہوتا رہے)(الف)۔ نیز دیگر مخفی دشمنان دین کو بھی باز رکھنے کیلئے مضبوط فوجی قوت کا پیغام دینا ضروری ہے(ب) فوجی قوت کو مستحکم رکھنے کیلئے مسلمانوں کو کھل کر دفاعی بجٹ میں پیسہ لگاتے ہوئے خدائی اجر و جزاء پر یقین رکھنے کا زوردار بیان۔

(۶۱)۔ باطل قوتوں کے اہل ایمان کو معاہدۂ صلح کی پیشکش کے جواب میں (اگر مسلمان وقتی تقاضوں کے تحت مناسب سمجھیں اور کسی کمزوری کا اظہار بھی نہ ہوتا ہو تو) معاہدۂ صلح کرنے کی خدائی اجازت اور توکل اللہ علی اللہ کا بیان۔

(۶۲)۔ کفار کی طرف سے کسی بدنیتی کے اظہار کی صورت میں مسلمانوں کے لئے خدائی نصرت کا حوالہ جاتی ذکر (کہ وہ پہلے بھی کئی مواقع پر کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مدد کر چکا ہے آئندہ بھی کرے گا)۔

(۶۳)۔ دیرینہ قبائلی عداوتوں کو مسلمانوں کے مابین باہمی الفت میں بدلنے کی قیمتی ترین نعمت عظمیٰ کے خدائی احسان خاص کا بیان۔

(۶۴)۔ خاتم الانبیاء ﷺ اور جملہ مومنین کو خدائی نصرت و حمایت پر یقین رکھنے کا اعتقادی ذکر۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

اے نبی مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

والے ہوں گے تو دوسو پر غالب آئیں گے ۔ اور اگر تم میں سو ہونگے تو ہزار

مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝۶۵

کافروں پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ لوگ کچھ نہیں سمجھتے ۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ

اب اللہ نے تم سے بوجھ ہلکا کردیا اور معلوم کرلیا کہ تم میں کسی قدر کمزوری ہے پس

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

اگر تم میں سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر ہزار ہونگے

اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۶۶

تو اللہ کے حکم سے دوہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ

نبی کو نہیں چاہیے کہ اپنے ہاں قیدیوں کو رکھے یہاں تک کہ ملک میں خوب خونریزی

تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ

کرلے تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو اور اللہ آخرت کا ارادہ کرتا ہے اور اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۶۷ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ

غالب حکمت والا ہے ۔ اگر اللہ کا حکم پہلے نہ ہوچکا ہوتا تو جو تم نے لیا اس کے بدلے

اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۶۸ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ

تم پر بڑا عذاب ہوتا ۔ پس جو مال تمہیں غنیمت میں حلال اور طیب ملا ہے اسے کھاؤ اور

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۹ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ ع

اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اے نبی جو قیدی تمہارے ہاتھ میں

لِّمَنْ فِىْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ

ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۵)۔ امام المجاہدین خاتم الانبیاء ﷺ کو ترغیب جہاد کا زوردار حکم اور ابتدائی جہادی احکامات کے اجراء کے وقت مسلمانوں کو تسلی دیتے ہوئے کفار کی دس گنا طاقت سے ٹکرا جانے کا شجاعانہ (بہادری کا) ترغیبی بیان۔

(۶۶)۔ بعد ازاں (تبدیلئ حالات کے بعد) جہادی احکام کے حوالہ سے ترمیمی وتخفیفی خدائی حکم کا ذکر۔

(۶۷ تا ۶۹)۔ غزوہ بدر میں فتح مبین کے بعد قیدیوں کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اختلاف رائے پر سخت خدائی ردِعمل کے باوجود عفو ودرگزر اور خدائی تکوینی فیصلے کا برملا اظہار نیز مالِ غنیمت کو (مجاہدین کیلئے) رزقِ حلال قرار دینے کا احسانی بیان۔

خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے اور تمہیں بخشے گا اور اللہ بخشنے والا
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ
مہربان ہے۔ اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے یہ تو پہلے ہی اللہ سے دغا کر
مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
چکے ہیں پھر اللہ نے انہیں گرفتار کرا دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ بے شک
اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ
جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ گئے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں لڑے
اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ
اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ
اور جو ایمان لائے اور گھر نہیں چھوڑا تمہیں ان کی وراثت سے کوئی تعلق نہیں یہاں
شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ
تک کہ وہ ہجرت کریں اور اگر وہ دین کے معاملہ میں مدد چاہیں تو تمہیں ان کی مدد
النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
کرنی لازم ہے مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ ان میں اور تم میں عہد ہو اور جو تم کرتے
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ
ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں اگر
اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ وَ
تم یوں نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا۔ اور جو لوگ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ
ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے انہیں
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے بخشش اور عزت

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٧٠ تا ٧١)۔ غزوہ بدر کے موقع پر قیدیوں کے متعلق بعض خصوصی ہدایات خداوندی کا ذکر خاص اور کفار کی مسلمانوں کے ساتھ سابقہ خیانت کے پس منظر میں نتیجتاً مغلوبیت کا احسانی بیان۔

(٧٢)۔ مہاجرین وانصار کی باہمی مؤاخات کے جذبہ صالحہ کا توصیفی اظہار۔ (الف)۔ تاحال ہجرت نہ کرنے والوں کے متعلق مشروط حکم کا ذکر (جو مسلمان ہونے کے باوجود ابھی تک مکہ مکرمہ میں کسی وجہ سے مقیم تھے)۔ (ب)۔ غیر مہاجرین مسلمانوں کی طلب نصرت پر ان کی مدد کرنے کے مشروط حکم کا بیان۔

(٧٣)۔ کفار کی باہمی دوستی کے پس منظر میں مسلمانوں کے باہمی تعاون و نصرت کی اہمیت وضرورت کا ذکر کرتے ہوئے حکم عدولی کی صورت میں فساد عظیم کے واقع ہونے کی خدائی تنبیہ کا اظہار۔

(٧٤)۔ مہاجرین کی اسلام کی خاطر وطنی اور مالی مفادات کی قربانی جبکہ انصار کے جذبۂ ایثار و نصرت کے باعث ان کے پختہ ایمانی کی خدائی شہادت کا توصیفی بیان۔

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

کی روزی ہے۔ اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

ہوکر لڑے سو وہ لوگ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتہ دار آپس میں اللہ کے حکم کے مطابق

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٥﴾ ع

ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں بے شک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١﴾

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں سے بیزاری ہے جن سے تم نے عہد کیا تھا۔

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ

سو اس ملک میں چار مہینے پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے اور

مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢﴾ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

بے شک اللہ کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے

وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ

بڑے حج کے دن لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

بیزار ہیں پس اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر نہ مانو تو جان

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز کرنے والے نہیں اور کافروں کو درد ناک

كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ مگر جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا

تمہارے ساتھ کوئی قصور نہیں کیا اور تمہارے مقابلہ میں کسی کی مدد نہیں کی سو ان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۵)۔ دین کی خاطر ہجرت کرنے والے اول و آخر مسلمانوں کی باہمی قرابت اور نظریاتی تعلق داری کا شرعی حکم کے موافق اظہار و بیان۔

سورۃ التوبہ

(مسلمانوں کے باہمی تعلقات و دینی اخوت کے پس منظر میں کفار سے لاتعلقی اور معاہداتی اصول کے متعلق خدائی ہدایاتی سلسلہ کا آغاز)۔

(۱)۔ کفار کی معاہداتی خلاف ورزی کے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے منسوخی معاہدہ کا اعلان و اظہار۔ (صلح حدیبیہ کے بعد کفار و مشرکین کی معاہداتی خلاف ورزی کے واقعات کا نوٹس لیتے ہوئے خصوصی اعلانِ لاتعلقی اور استثنائی احکام کا بیان)۔

(۲)۔ محدود مدت تک مہلتِ خاص کا ذکر اور خدائی طاقت کے مقابلہ میں کفار کی بے بسی اور رسوائی کا زوردار بیان۔

(۳)۔ حج اکبر کے دن کفار سے معاہداتی بیزاری (لاتعلقی) کے اعلان کا حکم دیتے ہوئے کفار کو مستقبل کے حوالہ سے تنبیہی نصیحت اور بالآخران کی اُخروی گرفت و سزا کا غضبناک ذکر۔

(۴)۔ معاہدہ کی پاسداری کرنے والوں سے اتمام عہد کا تاکیدی ذکر۔

مشروط امن معاہدے (اسلام کی دفاعی و خارجہ پالیسی)

(زیرِ مطالعہ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱ تا ۲)

اسلام سراپا امن مذہب ہے، انسانیت پر رحمت و شفقت کا رویّہ اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ بلاوجہ کسی سے غیر ضروری چھیڑ چھاڑ کرنے کو ناپسند سمجھتا ہے، بلاتفریق سب کو اپنی سلطنت و اقتدار میں (ہر ایک کو) ان کے مذہبی حقوق دیتا ہے، جو بھی اسلامی سلطنت کا وفادار شہری بن کر رہے اسے پورا پورا قانونی و اخلاقی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ امن و صلح پسند پڑوسی ریاستوں (ملکوں) سے اسی لہجہ اور اُسی روّیہ سے حسنِ سلوک کا مظاہرہ کرتا ہے جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔ اسلام عالمی امن کا خواہاں مذہب ہے مگر امن کو اپنی کمزوری یا مجبوری قرار نہیں دیتا، بلاوجہ کسی کو چھیڑنے سے جیسے نفرت کرتا ہے ایسے ہی جارحیت کرنے والوں کے جبڑے توڑنے اور پنجے کاٹنے کو اپنا لازمی حق سمجھتا ہے۔ اسلام جارحیت کرنے والوں کو ان کی سرکشی اور غرور کا منہ توڑ جواب دینے کے بعد طاقتور قوموں کی طرف سے اعترافِ زیادتی کی صورت میں یا ویسے تھک ہار کر صلح کی طرف مخلصانہ میلان ظاہر کرنے یا امن معاہدہ کی پیش کش کرنے والوں کو حقیقت پسندانہ اور بامقصد مذاکرات کے ذریعہ مشروط امن معاہدے کی نہ صرف اجازت دیتا ہے۔ بلکہ پھر اس عہد کی پاسداری کی بہر صورت تاکید کرتا ہے (تاوقتیکہ فریق دوم عہد شکنی کا مرتکب نہ ہو) اسلام جس طرح بعض ناگزیر حقائق اور حصولِ مقصد کے لیے جنگ (جہاد) کو ضروری سمجھتا ہے۔ اسی طرح خاص مصلحت کے تحت صلح کو بھی فائدہ مند قرار دیتا ہے۔ کیونکہ قتل و قتال کوئی مقصود بالذات نہیں (بلکہ یہ فتنہ و فساد کے خاتمہ اور ظالم و جارح قوتوں کا دماغ ٹھکانے لگاتے ہوئے پھر سے حقیقی قیام امن قائم کرنے کے لیے کی جاتی ہے) اور اسلام بین الاقوامی جائز معاہدوں کا احترام کرتا ہے جو مشترکہ عالمی ضرورت کے تحت کئے جائیں مگر اسلام کسی بھی طاقت کی غیر متوازن برتری (سپر پاوری) کبھی تسلیم نہیں کرتا، اسلام تمام ادیان باطلہ کے مقابلہ میں واحد سچا مذہب ہے۔ جس کا اپنا تشخص رہن سہن، تہذیب و ثقافت، معیشت اور ممتاز درجے کی معاشرت ہے وہ اس لحاظ سے کسی کی حاکمیت اور کسی طرح کی برتری ہرگز برداشت نہیں کرتا، اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء بنانے کے ساتھ اقتدار و حکومت سے بھی نوازا۔ آپ ﷺ نے قوموں کے مابین امن و صلح معاہدے کیے اور نبھائے بھی۔ آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے بھی دنیا کے طویل و عریض کرۂ ارض پر حکومت قائم کی اور اقوام عالم سے کئی معاہدے بھی کیے۔ (جنگی تفصیلات یہاں جمع نہیں کی جاسکتیں)۔ یاد رکھیے دنیا میں امن معاہدے، معاشی و تجارتی معاہدے، دفاعی و خارجہ پالیسی، ان سب کے پیچھے آج کی صداقت یہ ہے کہ جو قوم جتنی بڑی معاشی قوت ہے اتنی ہی بڑی دفاعی قوت ہے، جبکہ خارجہ پالیسی کی قوت کا انحصار دفاعی استحکام و مضبوطی پر ہے۔ اسلام ان فطرتی حقائق سے بے خبر مذہب نہیں نہ ہی فقط وظائف و تسبیحات کا ایسا مذہب ہے جس نے اتنی بڑی حقیقت کو نظر انداز کر دیا ہو، بنیادی طور پر ہم یہ نکتہ سمجھنے میں غلطی کھا جاتے ہیں، یاد رکھیے اسلام کی مرکزی تعلیمات وحیِ الٰہی سے ماخوذ ہیں، قرآن کا ایک ایک

لفظ وحی الٰہی (لاریب فیہ) ہے احادیث صحیحہ بھی وحی غیر متلو کہلاتی ہیں (مفہوم کا القا منجانب اللہ اور الفاظ مبارک امام الانبیاء ﷺ کی طرف سے ہوتے ہیں) اسلام کی تعلیمات (خدائی تعلیمات) میں تیقظ (بیداری) معاملہ فہمی اور آفاقی فکر ونظر کا درس ملتا ہے، اسلام نے معاشی حقائق کو پیش نظر رکھ کر دفاعی اور خارجہ پالیسی کے راہنما اصول وضع کیے ہیں، معیشت کی مضبوطی کا دوسرا مطلب مضبوط دفاع ہے آپ کسی قوم سے مذاکرات کرتے وقت ان حقائق واقعیہ کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ مقروض قوم معاشی غلام قوم کہلاتی ہے، کمزور معیشت جارحیت کو دعوت دیتی ہے۔ یا پھر دوسروں کے رحم وکرم پر رہتی ہے۔ اسلام کی خارجہ پالیسی میں نظریاتی برتری سمیت خودداری، غیرتمندی، مظلوموں کی نصرت اور ظلم کے خلاف موثر آواز بلند کرنا ہی نہیں، بلکہ آگے بڑھ کر ظالموں کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روک کر ان کو سرکشی کی عبرتناک سزا دینا بھی ہے، اسلام کی خارجہ پالیسی مسلمانوں کی باہمی اخوت کے مضبوط رشتہ پر ہے۔ اسلام ساری اُمتِ مسلمہ کو جسدِ واحد (یک جان) قرار دیتا ہے لیکن باقی غیر مسلم اقوام کو امن سے جینے کا حق دیتا ہے، طاقت کے غرور اور گھمنڈ میں کمزور اقوام (ممالک) پر بلاوجہ چڑھائی کو نہ صرف جارحیت قرار دیتا ہے بلکہ متحد ہو کر مزاحمت کا حکم دیتا ہے، اسلام کی خارجہ پالیسی میں ایسے پڑوسی ممالک جو امن پسندی کی بجائے توسیع پسندانہ یا جارحانہ عزائم رکھتے ہوں کو مضبوط دفاعی پالیسی کے ذریعے واضح (غیر مبہم) سخت پیغام دینے کی تلقین کرتا ہے تاکہ دشمن کی سوچ وفکر میں شر کی بجائے اصلاح پیدا ہو، تاہم امن پسند قوموں (ممالک) کے ساتھ برابری کی سطح پر امن معاہدوں کی حمایت کرتا ہے ﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾ (سورۃ الانفال) اگر وہ صلح کی طرف میلان کریں تو آپ بھی صلح کی طرف میلان کر سکتے ہیں۔ اور (پھر) اللہ پر بھروسہ رکھیے، اسلام دفاع کے گھوڑوں کو ہمیشہ تیار رکھنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے، دفاع کے استحکام کے لیے جتنا پیسہ خرچ کیا جائے اُسے انفاق فی سبیل اللہ قرار دیتا ہے اور اس میں غفلت یا کمزوری کو ہلاکت سے تعبیر کرتا ہے، ترجمہ: ''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے'' (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۵)۔ اسلام بین الاقوامی معاہدات کے احترام کی پالیسی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے، کفر اور اسلام جب متضاد فکر ونظر کا نام ہے تو ان کے مفادات مشترکہ کیسے ہو سکتے ہیں، جب مفادات میں تضاد اور ٹکراؤ ہو تو ہر ایک کی پالیسی بھی جداگانہ حیثیت کی حامل ہوگی۔ اسلام معمولی مالیاتی مفادات کی وجہ سے اپنے نظریاتی تشخص کے قربان کرنے کے فکر ونظر کا سخت مخالف ہے، اسلام ہر پہلو، ہر نقطہ نظر پر بیدار مغزی، تدبیر اور مضبوط تجرباتی حکمت عملی اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ حقائق سے آنکھیں چرانے یا خواب غفلت میں رہنے کی اجازت نہیں دیتا لہٰذا ہر دور کے پالیسی سازوں کو قرآن وسنت اور مصدقہ تاریخ اسلام کے ثابت شدہ حقائق سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہی نئی حکمت عملی اپنانی چاہیے۔ ان راہنما اصولوں کو لازماً پیش نظر رکھنا چاہیے ان کو نظر انداز کر کے ہم مسلمان کبھی سر بلند نہیں ہو سکتے حالانکہ اسلام دنیا میں غالب ہونے کے لیے آیا ہے مغلوب ہونے کے لیے نہیں۔

إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾
سے ان کا عہد ان کی مدت تک پورا کردو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔
فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ
پھر جب عزت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کردو اور
وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن
پکڑو اور انہیں گھیر لو اور ان کی تاک میں ہر جگہ بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور
تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ
نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو بے شک اللہ بخشنے والا
اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ
مہربان ہے۔ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو یہاں
فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
تک کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو یہ اس لئے ہے کہ وہ
قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ ع ٧
لوگ بے سمجھ ہیں۔ بھلا مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے ہاں عہد
اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ الْمَسْجِدِ
کیوں کر ہوسکتا ہے ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد
الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
کیا ہے اگر وہ قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند
الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ
کرتا ہے۔ کیوں کر صلح ہو اور اگر وہ تم پر غلبہ پائیں تو نہ تمہاری قرابت کا لحاظ کریں
إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَ
اور نہ عہد کا تمہیں اپنے منہ کی باتوں سے راضی کرتے ہیں اور ان کے دل نہیں مانتے
أَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨﴾ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا
اور ان میں سے اکثر بدعہد ہیں۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالا پھر اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵)۔ معاہداتی خلاف ورزی کے مرتکب جنگی مجرمین (حرمت والے مہینوں کے اختتام پر) کے خلاف سخت ترین ایکشن لینے (پوری قوت کے ساتھ حملہ کرنے) کا زوردار خدائی حکم۔ تاہم اگر وہ بدعقیدگی سے توبہ کرتے ہوئے اطاعت احکام الٰہی شروع کردیں تو ان سے ہاتھ اٹھا لینے کا استثنائی حکم۔

(۶)۔ دورانِ مہلت اگر کوئی اصلاحی اقدام کے تحت امن و پناہ کی درخواست کرتا ہے تو اس سے حسن سلوک اختیار کرنے کا ترغیبی حکم۔

(۷)۔ عہد شکن لوگوں سے عہد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں تاہم معاہدہ کی پاسداری کرنے والوں سے مشروط طور پر عہد نبھانے کی تاکید۔ (جب تک وہ عہد کا پاس رکھیں تم بھی خلاف ورزی نہ کرو)۔

(۸)۔ عہد شکن لوگوں کے خبثِ باطن اور منافقانہ چال بازیوں کا مذمتی ذکر۔

(۹)۔ چند روزہ دنیوی مفادات کے بالمقابل آخرت کو برباد کرنے کی فکری گمراہی کا مذمتی اظہار۔

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ٩ لَا يَرْقُبُوْنَ
کے راستے سے روکتے ہیں بے شک وہ برا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ۔ یہ لوگ کسی مومن کے
فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ ١٠ فَاِنْ
حق میں نہ رشتہ داری کا خیال کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور یہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں ۔ اگر
تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ
یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور ہم
وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ١١ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
سمجھ داروں کیلئے کھول کھول کر احکام بیان کرتے ہیں ۔ اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد
مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو کفر کے سرداروں سے لڑو ان کی
اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ ١٢ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا
قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آئیں ۔ خبردار تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے
نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ
اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے پہلے تم سے عہد شکنی کی
مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ١٣
کیا تم ان سے ڈرتے ہو اللہ زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو ۔
قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ
ان سے لڑو تاکہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اور انہیں ذلیل کرے اور تمہیں
يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ١٤ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ
ان پر غلبہ دے اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے ۔ اور ان کے دلوں سے غصہ دور کرے
وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ١٥ اَمْ
اور اللہ جسے چاہے توبہ نصیب کرے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۔ کیا تم یہ خیال کرتے
حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ
ہو کہ چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے ایسے لوگوں کو جدا نہیں کیا جنہوں نے تم میں سے جہاد

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٠) ۔ کفار کے حد سے بڑھے بے رحمانہ اور بگڑے مزاج کا مذمتی ذکر ۔

(١١) ۔ تاہم توبہ کا دروازہ کھلا ہے اگر کوئی اصلاح عقیدہ اور اعمال صالحہ کی طرف آتا ہے تو اس سے فراخ دلی کے ساتھ دینی اخوت کا رشتہ قائم کرنے کی ترغیب ۔

(١٢) ۔ حدود حرم میں کئے گئے معاہدہ کی پاسداری نہ کرنے والے بگڑے سرداروں (ائمہ کفر) کی طبیعت اور دماغ سیدھا کرنے کا زوردار حکم (جب انہیں اپنی قسموں کا پاس نہیں تو ایسوں سے نرمی کا کیا مطلب؟ یہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانیں گے) ۔

(١٣) ۔ مشرکین مکہ کے عداوت پر مبنی سابقہ دور کے ظالمانہ اقدامات کا حوالہ دیتے ہوئے ان سے بے خوف ہوکر قتال کرنے کا زوردار تنبیہی بیان ۔

(١۴ تا ١۵) ۔ مسلمانوں کے ہاتھوں کفار کی ذلت ورسوائی پر مؤمنین کی قلبی مسرت اور غصہ ٹھنڈا کرنے کیلئے جہاد وقتال ہی بہترین آپشن (ذریعہ) ہونے کا ترغیبی دحکمی اظہار ۔

وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ
کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا
ع ۲ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ
اور اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے۔ مشرکوں کا کام نہیں کہ اللہ کی
اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ
مسجدیں آباد کریں جب کہ وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہوں ان
اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا
لوگوں کے سب اعمال بے کار ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ اللہ کی
يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ
مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور نماز
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ
قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا سو وہ لوگ امید وار ہیں
اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ
کہ ہدایت والوں میں سے ہوں۔ کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ
حرام کا آباد کرنا اس کے برابر کر دیا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
لایا اور اللہ کی راہ میں لڑا اللہ کے ہاں یہ برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ
کو راستہ نہیں دکھاتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ
سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ
میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اللہ کے ہاں ان کے لئے بڑا درجہ ہے
اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ
اور وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں ان کا رب اپنی طرف سے مہربانی اور

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۶)۔ پختگیِ ایمان اور دینِ الٰہی سے عشقیہ تعلق کے اظہار کے لئے خدائی فلسفہ امتحان کا لطیف پیرائے سے ذکر۔

(۱۷)۔ کعبہ کی خدمت ہی کو وجہ عظمت قرار دینے والے مشرکین مکہ کے متعلق حقیقتِ حال کا تنبیہی اظہار۔

(۱۸)۔ کعبہ شریف اور مساجد کی تعمیر وآبادی کے اصل حقداروں کی صفات حسنہ کا توضیحی بیان۔

(۱۹)۔ شرک سے لبریز اور ایمان سے خالی فقط خدمتِ حرم پر خوش فہمی کے شکار مشرکین مکہ کا اہل ایمان کی عملی مساعی جمیلہ کے ساتھ حقیقت بھرے موازنے کا تنبیہی ذکر۔

(۲۰ تا ۲۲)۔ اہل ایمان کی دینی خدمات اور قربانیوں کا تعریفی ذکر اور عنداللہ ان کی عظمت واکرام کا بیان۔

مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝۲۱ خٰلِدِيْنَ
رضامندی اور باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں انہیں ہمیشہ کا آرام ہوگا۔ اس میں
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۲۲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ کے ہاں بڑا ثواب ہے۔ اے ایمان والو
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا
اپنے باپوں اور بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں
الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
اور تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا وہی لوگ
الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۳ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ
ظالم ہیں۔ کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری
اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ
اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
ہو اور مکانات جنہیں پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
میں لڑنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۴ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ ع
اللہ نافرمانوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔ اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد
مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ
کر چکا ہے اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر خوش ہوئے پھر وہ
تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ
تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ
وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝۲۵ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ
پھیر کر ہٹ گئے۔ پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول پر اور ایمان والوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۳)۔ اہل ایمان کو نسبی قرابتوں کی بجائے نظریاتی وابستگی کو ترجیح دینے کی تاکید اور حکم عدولی پر سخت خدائی ناراضگی کا اظہار۔

(۲۴)۔ اہل ایمان کو قرابتی تعلقات اور مرغوبہ ذرائع کو ایک طرف رکھتے ہوئے خدا و رسول ﷺ اور حکم جہاد سے اظہار محبت و عمل کی زوردار خدائی تنبیہی نصیحت۔

(۲۵ تا ۲۷)۔ نصرتِ الٰہیہ کے تسلسل میں غزوہ بدر و حنین کا واقعاتی اور مشاہداتی ذکر و بیان۔

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ
پر تسکین نازل فرمائی اور وہ فوجیں اُتاریں کہ جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں
كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ
کو عذاب دیا اور کافروں کو یہی سزا ہے۔ پھر اس کے بعد جسے اللہ چاہے توبہ
ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
نصیب کرے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو مشرک تو پلید ہیں
إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
سو اس برس کے بعد مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں اور اگر تم تنگدستی سے
عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ
ڈرتے ہو تو آئندہ اللہ اگر چاہے تو تمہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا
فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِينَ
بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور
لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ
آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ اُسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور اس
اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا
کے رسول نے حرام کیا ہے اور سچا دین قبول نہیں کرتے ان لوگوں میں سے جو
الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٢٩﴾ ع ۱۰
اہل کتاب ہیں یہاں تک کہ ذلیل ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔
وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ
اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے
ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ
یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں وہ کافروں کی سی باتیں بنانے لگے ہیں جو ان سے
كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ اتَّخَذُوا
پہلے گزرے ہیں اللہ انہیں ہلاک کرے یہ کدھر اُلٹے جارہے ہیں۔ انہوں نے اپنے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۸)۔ احکاماتی تسلسل میں مشرکین کی باطنی نجاست کے باعث تا ابد ان کے حدود حرم میں داخلے کی ممانعت کا حکمی اعلان نیز مسلمانوں کو ممکنہ اقتصادی ومعاشی نقصان کے ازالے کیلئے خدائی فضل وکرم پر یقین رکھنے کا احسانی بیان۔

(۲۹)۔ (مشرکین کی طرح) اہل کتاب سے بھی (جن کی مذموم اعتقادی وعملی صفاتِ قبیحہ کا ذکر کیا گیا ہے) جہاد کا خدائی حکم۔ (جب تک کہ وہ اہل ایمان کے آگے ذلت آمیز سرنگدر (سرنگوں) نہ کردیں اور ذمی بن کر رہنا قبول نہ کرلیں اس وقت تک ان سے مصروف جہاد رہو۔

(۳۰ تا ۳۳)۔ یہود ونصاریٰ کی بد عقیدگی اور مشرکانہ فکری بگاڑ نیز ان کی دین دشمنی کا مذمتی ذکر طویل (کفر وضلالت کی بیخ کنی اور جڑ سے خاتمہ کے لئے) خاتم الانبیاء ﷺ کی بعثت مقدسہ کے مقصد عظیم کا زور دار بیان (تمام ادیان باطلہ پر دین حق کا زور دار غلبہ)۔

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ

عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا ہے اور مسیح مریم کے بیٹے کو بھی حالانکہ انہیں حکم یہی

مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ہوا تھا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ان لوگوں کے

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ

شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنے مونہوں سے بجھادیں

بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

اور اللہ اپنی روشنی کو پورا کئے بغیر نہیں رہے گا اور اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا النصف

پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔ اے ایمان والو بہت

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ

سے عالم اور فقیر لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ

روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى

سنا دیجئے۔ جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو اس

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا

کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔ بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۴ تا ۳۵) ۔ یہود کے علماء و مشائخ کی حرام خوری کا شدید مذمتی ذکر اور ناجائز ذخیرہ اندوزی نیز مال و دولت کی ہوس و حرص کے باعث دولت جمع کرتے رہنے اور راہ خدا میں خرچ نہ کرنے کے باعث (خطرناک اُخروی نتائج کا المناک بیان) نیز یہود کی طرح مشرکین کی اشہر حرم کے حوالہ سے عملی خیانت کا مذمتی ذکر۔

اولیاء اللہ کو خدا کا درجہ دینے کی ممانعت

(زیر مطالعہ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۱)

شیطان نے بارگاہِ الٰہی سے تاقیامت مہلت ملنے کے بعد بڑی بے باکی سے قسم اُٹھا کر کہا تھا کہ،ترجمہ:" تیری عزت کی قسم میں تیرے سارے مخلص بندوں کو بہکاؤں گا ہاں مگر تیرے مخلص بندے" (میرے بہکاوے میں نہ آئیں گے تو یہ الگ بات ہے)(سورۃ ص آیت نمبر ۸۲، ۸۳)۔ وہ ازلی لعین ہر بچے کی پیدائش پر اُسے پہلا چونکا مار کر اسے اپنا ہم نوا بنانے کا آغاز کر دیتا ہے اور مرتے دم تک اُسے بے راہ روی پر اُکساتا رہتا ہے اور یوں وہ اپنی قسم کو پورا کر رہا ہے۔اب نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے تو دینِ حق کے داعی اور نمائندگان (علماء، صلحاء، مصلحین واعظین وغیرہ) سب پر وہ اپنا داؤ پیچ چلاتا رہتا ہے جبکہ اللہ کے نیک بندے اِن کے مکروفریب سے پناہ مانگنے کیلئے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ کی فریاد نماز کی ہر رکعت میں (خدائی تعلیم کے مطابق) کرتے ہیں کہ اس شیطان مردود کی اتباع کی بجائے (اے اللہ) ہمیں راہِ حق پر استقامت عطا فرما۔اب اولیاء اللہ کون لوگ ہوتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ ختم نبوت کے بعد اب صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین کے مقام پر اب کوئی فائز نہیں ہوسکتا۔کیا یہ کوئی مخصوص عہدہ ہوتا ہے؟نہیں، یہ تو اللہ کے وہ مقرب بندے ہوتے ہیں جو پابندِ شریعت ہوتے ہیں، اتباعِ سنت ان کا اوڑھنا بچھونا اور یہ لوگ جملہ امور (اعتقادات/عبادات/معاملات/اخلاقیات غرض ہر پہلو میں) احکامِ الٰہی کی اطاعت بجالاتے ہیں، وہ عام لوگوں سے زیادہ خوفِ خدا رکھتے ہیں، انکا رہن سہن، وضع قطع (شکل وصورت) نشست و برخاست، الغرض ہر لمحہ میں وہ شرعی حقائق کی اتباع پر کاربند رہنے کی ممکنہ حد تک کوشش کرتے ہیں۔ ولی بننے کے لیے کوئی مخصوص لباس پہننا ضروری نہیں اور نہ ہی ترک تعلقات (رہبانیت) اور دنیوی معاملات

سے دور رہنا شرط ہے،آپ کسی شعبہ سے وابستہ ہیں، رزقِ حلال کا اہتمام کرتے ہیں، اپنے معاملات (کاروبار/لین دین وغیرہ) میں اتباعِ شریعت وسنت کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں، حقوق العباد کا اہتمام کرتے ہیں،تقویٰ کا مفہوم سمجھتے ہیں۔ پھر اس پر عمل بھی کرتے ہیں اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ ایسے انسان کو خدائی قرب حاصل ہو سکے گا اور وہ اتباعِ شریعت سے ہی ولایت (نیکی) کے بلند درجات پا سکے گا ان مذکورہ حقائق سے ہٹ کر کوئی انسان ظاہری طور پر کتنا ہی جادو کے ذریعے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتا رہے۔لیکن نہ اس کا عقیدہ درست ہو، نہ شکل وصورت اور نہ بقیہ اعمالِ شرعی اِتباعِ سنت کے موافق ہوں تو وہ انسانی شکل میں شیطان پھر رہا ہے، آج جہالت کی وجہ سے عوام الناس پر زیادہ تر ایسے جاہل پیروں کا راج ہے جن کی مجموعی عملی زندگی شرعی عقائد اور اعمال کے برعکس ہے۔ ان پر لفظ ولی اللہ/پیر یا شیخ کا اطلاق کرنا توہینِ اولیاء اللہ کے زمرہ میں آتا ہے۔ایسے ہی خرافات اور فکروعمل کی گمراہیاں گذشتہ ادوار میں یہودی احبار و رھبان (پیرو مشائخ) نے کی تھیں اور عوام کو اپنا معتقد بنانے کے لیے ان کی مرضی وخواہشات کے مطابق اس وقت کے احکامِ دین کو بدل دیتے تھے اور دوسری طرف عوام کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے علماء و مشائخ کی ہر کہی ہوئی بات کو واجب العمل سمجھتے تھے۔قرآن کریم نے اس نظریاتی گمراہی کی پُر زور مذمت کی ہے ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ:''کہ انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب ٹھہرا لیا''(سورۃ التوبہ آیت نمبر۳۱)۔مسند احمد کی روایت میں ہے کہ عدیؓ بن حاتم کے دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کے وقت اسی آیت مذکورہ کے بارے میں حضرت عدیؓ نے عرض کیا تھا کہ حضور! ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے نہ ان کو رب مانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''کیا تم ان عالموں اور پیروں کے حلال کردہ چیزوں کے حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے ہو۔تو انہوں نے فرمایا کہ جی ایسا تو ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔''یہی تو رب بنانا ہے۔''بالکل آج یہی حال ہے عوام الناس کا کہ وہ

اپنے پیروں رمشائخ کو وہی درجہ دیتے ہیں جس کی نشاندہی آپ ﷺ نے فرمائی، اس امر کی ضروری اصلاح کے لیے منبر ومحراب کی مسند پر فائز علماء ومشائخ سمیت سب اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس کو بتائیں کہ اولیاء اللہ بھی اللہ پاک کے محتاج بندے ہیں۔ سب کا داتا و مشکل کشا اللہ پاک ہی ہے، ولی اللہ ہونے کے لیے نہ کسی کی خلافت شرط ہے نہ مخصوص پسِ منظر، یاد رکھیے ولی اللہ صرف وہی نہیں ہوتا جو لوگوں کی نظروں میں معروف و مشہور یا پھر اشتہاروں پر خود ساختہ القاب کے ساتھ بڑے نام سے موجود ہو۔ بس اتباعِ شریعت (سنت) لازمی حقیقت ہے۔ واضح رہے کہ کوئی پیر یا شیخ اگر خلافِ شریعت و سنت (کوئی) حکم دے تو اس پر عمل کرنا گناہ ہے بلکہ علماء سے اس کی حقیقت جان کر اصل حکمِ شریعت پر عمل کرنا ضروری اور خلافِ شریعت حکم دینے والے پیر کی بیعت توڑ دینی ضروری ہوتی ہے ورنہ آخرت میں مواخذہ ہو گا۔ اللہ کے ولی فوج، پولیس سمیت دیگر شعبہ جات اور کاروبار سے وابستہ ہر جگہ میں چھپے ہوئے ایسے غیر معروف لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ جن کی مخفی زندگی میں اتباعِ سنت ہی انکا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اور مشکل ترین ماحول میں حلال وحرام کا امتیاز برقرار رکھتے ہوئے فرائض و واجبات کا اہتمام جاری رہتا ہے۔ دینِ حق کے ہر تقاضے پر لبیک کہنا ان کا شعار رہا۔ نہ جانے کتنے مقربین بندگانِ خدا ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ حالانکہ وہ دنیوی امور میں مشغول ہونے یا بڑے عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود تقویٰ اور خوفِ خدا کی وہ عملی زندگی اپناتے ہیں کہ بڑے بڑے صوفیاء و مشائخ سن کر شرما جائیں۔ شہرت پر مبنی ولایت و بزرگی اُخروی لحاظ سے زیادہ پُر خطر امر ہے کہ نہ جانے کس کس پہلو اور کوتاہی پر گرفت ہو گی۔ جو لوگ گمنامی میں رہ کر اتباعِ شریعت کرتے ہیں وہ مشہور بزرگوں سے زیادہ محفوظ راستہ پر گامزن سمجھے جا سکتے ہیں۔ اللہ کا ولی فقط اللہ تعالیٰ کی ہی رضا پیشِ نظر رکھتا ہے وہ بلاخوف و خطر کلمہ حق کہتا ہے وہ حالات کے قدموں پر نہیں جھکتا، وہ رضائے الٰہی کے لیے ہر تکلیف و مصیبت برداشت

کرتا ہے، پُر عیش زندگی سے دور رہتا ہے، شہرت اور ریا کاری سے نفرت کرتا ہے۔ پیری مُریدی کے عُرفی دھندے (کاروبار) کی بجائے اپنے پاس بیٹھنے والوں کی اعتقادی و عملی اصلاح کرتا ہے، لوگوں سے نذرانے وصول کرنے کی بجائے اپنے جائز ذرائع سے حصول رزق حلال کا اہتمام کرتا ہے، تزکیہ نفس کو ضروری حقیقت کے طور پر خود بھی لیتا ہے۔ دوسروں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتا ہے اپنے دنیوی اور دینی معاملات میں صفائی اور شفافیت نیز اخلاقیات کو سنوارنے کا اہتمام کرتا ہے۔ ہر پہلو اور ہر عمل میں سُنّت طریقہ سے محبت اور بدعت سے نفرت کرتا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی اہمیت سے آگاہ اور اس پر عمل کو ممکنہ حد تک یقینی بناتا ہے۔ اہلِ علم، مشائخ، صوفیاء، اولیاء اللہ، مجاہدین برحق سے محبت رکھتا ہے اور ان کی نصرت کا اقدام کرتا ہے۔ ظالم کی بجائے مظلوم کی نصرت کرتا ہے۔ اور وہ اولیاء اللہ کی صف میں داخل ہو کر آخرت میں خدائی کرم خاص کا مستحق قرار پائے گا۔ اللّٰھمَ اجعلنا منھم!

عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ
اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین وآسمان پیدا کئے ہیں ان میں
اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ
سے چار عزت والے ہیں یہی سیدھا دین ہے سو ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو
اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً
اور تم سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي
پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ۔ یہ مہینوں کا ہٹا دینا کفر میں زیادہ ترقی ہے اس سے کافر
الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ
گمراہی میں پڑتے ہیں اس مہینے کو ایک برس تو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام
عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ
رکھتے ہیں تاکہ ان مہینوں کی گنتی پوری کرلیں جنہیں اللہ نے عزت دی ہے پھر حلال کر لیتے ہیں
ع لَهُمْ سُوْۗءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
جو اللہ نے حرام کیا ہے ان کے برے اعمال انہیں بھلے دکھائی دیئے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اے ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوچ
اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ
کرو تو زمین پر گرے جاتے ہو کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا
ہو دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے ۔ اگر تم نہ نکلو گے تو
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ
اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کرے گا اور تم اسے کوئی
شَيْـــًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ
نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو اس کی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۶)۔ روز ازل سے جاری خدائی نظام کا حکمی ذکر کرتے ہوئے اشہر حرم کے احترام خاص کے حوالے سے خدائی قانون پر عملدرآمد کا تاکیدی ذکر، خلاف ورزی کی صورت میں کفار کے خلاف سخت اجتماعی ایکشن (اقدام) کا حکم اور اس پر خدائی نصرت کی یقین دہانی کا بیان۔

(۳۷)۔ اشہر حرم کے متعلق مشرکین کی خود ساختہ اور من پسند حیلہ سازی کا مذمتی ذکر۔

(۳۸)۔ کفار کی اسلام دشمنی کے عملی مشاہدہ کے پس منظر میں بعض مسلمانوں کے کفر کے خلاف (غزوہ تبوک کے موقع خاص پر) جہادی اقدام میں نادانستہ ادنیٰ غفلت وسستی کا سخت ترین نوٹس اور تنبیہی طرز خاص سے نظریاتی واصلاحی ذکر۔

(۳۹)۔ کسی دانستہ حکم عدولی کی صورت میں سخت خدائی گرفت وانتقام کا برہمی اظہار۔

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

اللہ نے مدد کی ہے جس وقت اسے کافروں نے نکالا تھا کہ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ

پھر اللہ نے اپنی طرف سے اُس پر تسکین اتاری اور اس کی مدد کو وہ فوجیں بھیجیں جنہیں تم نے نہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

دیکھا اور کافروں کی بات کو پست کر دیا اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے اور اللہ زبردست (اور)

حَكِيْمٌ ۝۴۰ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ

حکمت والا ہے۔ تم ہلکے ہو یا بوجھل نکلو اور اپنے مالوں اور جانوں سے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ لَوْ كَانَ

اللہ کی راہ میں لڑو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو۔ اگر مال

عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ

نزدیک ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تیرے ساتھ ہوتے لیکن انہیں مسافت لمبی نظر

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

آئی اور اب اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہوسکتا تو ہم تمہارے ساتھ ضرور

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۴۲ ع ۱۲

چلتے اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ

اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تم نے انہیں کیوں رخصت دی یہاں تک کہ تیرے لئے

صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۴۳ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

سچے ظاہر ہو جاتے اور تو جھوٹوں کو جان لیتا۔ جو لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ

ہیں وہ تم سے رخصت نہیں مانگتے اس سے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۰)۔نصرتِ الٰہیہ کے حوالہ سے ایک تاریخی یادگار واقعہ خاص (ہجرت مدینہ) کا غیر معمولی طرزِ بیان سے تنبیہی اظہار اور (منظر کشی کے ساتھ) یاددہانی۔

(۴۱)۔ راہِ خدا میں اپنی جان و مال لگاتے ہوئے بہرصورت جہادی اقدام کا ترغیبی حکم۔

(۴۲)۔(مسلمانوں کے روپ میں) منافقین کی جہادی اقدام پر دوغلی پالیسی اور حلفیہ چالبازی کا پردہ چاک کرتے ہوئے مذمتی ذکر۔

(۴۳ تا ۴۵)۔منافقین کی حیلہ سازی قبول کرنے پر آپ ﷺ کی مشفقانہ اصلاحی تربیت نیز اہل ایمان کے جذبہ اطاعت کا توصیفی ذکر (اور منافقین کے اعتقادی خبث باطن کا مذمتی ذکر)۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔تم سے رخصت وہی مانگتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ

دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں سو وہ اپنے شک میں

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ

بھٹک رہے ہیں۔ اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اس کے لئے کوئی سامان ضرور تیار کرتے لیکن اللہ

كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

نے ان کا اُٹھنا پسند نہ کیا سو انہیں روک دیا اور حکم ہوا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

اگر وہ تم میں نکلتے تو سوائے فساد کے اور کچھ نہ بڑھاتے اور تم میں فساد ڈلوانے

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

کی غرض سے دوڑے دوڑے پھرتے اور تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ

جانتا ہے۔یہ پہلے بھی فساد کے طالب رہے ہیں اور بہت سی باتوں میں تمہارے لئے اُلٹ پھیر

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ

کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ کا حکم غالب ہوا اور وہ ناخوش ہی رہے۔اور ان

مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ

میں سے بعض کہتے ہیں کہ مجھے تو اجازت ہی دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے خبردار! وہ فتنہ میں پڑ چکے

اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ

ہیں اور بے شک دوزخ کافروں پر احاطہ کرنے والی ہے۔اگر تمہیں آسائش حاصل ہوتی

وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ

ہے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر کوئی مشکل پڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی سنبھال

وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

لیا تھا اور خوشیاں مناتے لوٹ جاتے ہیں۔کہہ دو ہمیں ہرگز نہ پہنچے گا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا

خلاصہ مفہوم آیات مع مطابق آیت نمبر

(۴۶)۔منافقین کے نفاق کو مزید واضح کرتے ہوئے ان سے خدائی ناراضگی کے عملی اظہار کا بیان۔

(۴۷)۔منافقین کی (اسلام دشمنی میں) نفاق پر مبنی سازشی ذہنیت، بدنیتی اور تخریبی وفسادی اقدامات کا مذمتی اظہار۔

(۴۸ تا ۵۰)۔ابتداء سے انتہاء تک ان کے خبث باطن پر مبنی فکری وعملی بگاڑ کا سلسلہ وار پردہ چاک اور مذمتی اظہار۔

لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ

ہے وہی ہمارا کارساز ہے اور اللہ ہی پر چاہئے کہ مومن بھروسہ کریں۔ کہہ دو تم ہمارے حق میں دو

تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ

بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ اپنے

اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا

ہاں سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے، تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے

اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ

ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ کہہ دو تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے ہرگز قبول نہیں

مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ

کیا جائے گا بے شک تم نافرمان لوگ ہو۔ اور ان کے خرچ کے قبول ہونے سے

مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ

کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر

الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾

کیا اور نماز میں سست ہو کر آتے ہیں اور ناخوش ہو کر خرچ کرتے ہیں۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

سو تو ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کر اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں

لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

کی وجہ دنیا کی زندگی میں انہیں عذاب دے اور کفر کی حالت میں ان کی جانیں

كٰفِرُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ

نکلیں۔ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ بے شک تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں

وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ

سے نہیں لیکن وہ ڈرتے ہیں۔ اگر وہ کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا گھسنے کی جگہ

اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

پائیں تو دوڑتے ہوئے اُدھر جائیں۔ اور بعضے ان میں سے وہ ہیں جو خیرات

خلاصۂ مفہوم آیات برطابق آیت نمبر

(۵۱)۔مصائب وتکالیف کے متعلق اہل ایمان کے اعتقادی نظریہ کا برملا اظہار۔

(۵۲)۔کفار کی مسلمانوں کے متعلق باہمی تمنا وانتظارِ نتائج کا ذکر۔

(۵۳تا۵۴)۔اسلام سے نمائشی اظہارِ تعلق کی خاطر مالی تعاون کی پیشکش کا برہمی جواب اور منافقین کے صدقات وانفاق کی عنداللہ عدم قبولیت کی وجوہ کا بیان۔

(۵۵)۔منافقین کے ظاہری مالی استحکام کی باطنی وجوہ کا حکمتی طرز سے اظہار۔

(۵۶تا۵۷)۔منافقین کے تعلق ایمان کے حوالے سے حلفیہ اظہار کا پردہ چاک اور ان کی باطنی کیفیت کے متعلق اظہارِ حقیقت کا مذمتی ذکر۔

يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ
بانٹنے میں تجھے طعن دیتے ہیں سو اگر انہیں اس میں سے مل جائے تو راضی ہوتے ہیں
يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ
اور اگر نہ ملے تو فوراً ناراض ہوجاتے ہیں۔ اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اسی پر راضی ہوجاتے جو انہیں
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہے اور کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے وہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا
وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ ع ۷ ۱۳
اور اس کا رسول ہم اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔ زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دلجوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھوڑانے میں
وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ
اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے
اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ
اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور بعضے ان میں سے پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ
يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ
شخص نرا کان ہے کہہ دے وہ کان تمہاری بھلائی کے لئے ہے اللہ پر یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے ایمان والوں کے حق میں رحمت ہے اور جو لوگ رسول اللہ
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ
کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے
لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا
ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں اور اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا بہت ضروری ہے اگر وہ
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ الثلثة
ایمان رکھتے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو اس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۸)۔ منافقین کے مفاداتی خبثِ باطن کا مذمتی اظہار۔

(۵۹)۔ منافقین اہل ایمان کی طرح تقسیم صدقات پر تسلیم و رضا کی پالیسی اپناتے تو حصول رضائے الٰہی کیلئے کتنا اچھا ہوتا، فکر صالح کا تمنائی (خواہشاتی) اظہار۔

(۶۰)۔ تقسیم صدقات کے حوالہ سے اصل حقداروں (مصارف زکوٰۃ) کا اظہار و بیان۔

(۶۱)۔ منافقین کی آپ ﷺ کے متعلق فکری غلطی اور خوش فہمی کا اصل اور واقعی اظہارِ حقیقت سے شاندار جواب نیز ایذا رسانی کے مرتکب گستاخانِ رسول ﷺ کیلئے سخت ترین عذاب کا برملا اعلان۔

(۶۲)۔ منافقین اگر مسلمانوں کی ظاہری خوشنودی کی بجائے حقیقتاً اللہ و رسول ﷺ کی رضا کیلئے ایمانی راہ اپنا لیتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۳)۔ منافقین کو خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت کے اُخروی انجام بد پر نظر رکھنے کی زوردار تنبیہ۔

(۶۴)۔ منافقین کا اپنے متعلق (اصل حقائق کا پردہ فاش ہونے کے) باطنی خوف کا ذکر اور جواباً اظہارِ حقیقت کا بیان۔

(۶۵)۔ منافقین کے اپنے نفاق کے حوالے سے عذر لنگ (غلط طریقہ) اور جواباً سخت گرفت کا اظہار۔

(۶۶)۔ کفار کے عذر کو مسترد کرتے ہوئے مستقبل کے حوالہ سے ان کے متعلق پالیسی کا بیان۔

(۶۷ تا ۶۸)۔ منافقین کی صفات مذمومہ کا مذمتی ذکر اور اُخروی خدائی لعنت وعذاب کا غضبیہ اظہار۔

لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ

کے واسطے دوزخ کی آگ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا یہ بڑی ذلت ہے۔ منافق اس بات

الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي

سے ڈرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی ایسی سورۃ نازل ہو کہ انہیں بتا دے جو منافقوں کے

قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾

دل میں ہے کہہ دو ہنسی کیے جاؤ جس بات سے تم ڈرتے ہو اللہ اسے ضرور ظاہر کردے گا۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ

اور اگر تم ان سے دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے

أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ

کہہ دو کیا اللہ سے اور اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے تم ہنسی کرتے تھے۔ بہانے مت

كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ

بناؤ ایمان لانے کے بعد تم کافر ہو گئے اگر ہم تم میں سے بعض کو معاف کردیں گے تو بعض کو

ع ۱۵

نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنَافِقُونَ وَ

عذاب بھی دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔ منافق مرد اور منافق عورتیں

وقف لازم

الْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَ

ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں برے کاموں کا حکم کرتے ہیں اور نیک کاموں سے

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ

منع کرتے ہیں اور ہاتھ بند کئے رہتے ہیں وہ اللہ کو بھول گئے سو اللہ نے انہیں

فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ

بھلا دیا بے شک منافق وہی نافرمان ہیں۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

اور کافروں کو دوزخ کی آگ کا وعدہ دیا ہے پڑے رہیں گے اس میں وہی انہیں کافی ہے اور

وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگ تم سے

كَانُوٓا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَٰلًا وَأَوْلَٰدًا فَٱسْتَمْتَعُوا۟
طاقت میں زیادہ تھے اور مال اور اولاد میں بھی زیادہ تھے پھر وہ اپنے حصہ
بِخَلَٰقِهِمْ فَٱسْتَمْتَعْتُم بِخَلَٰقِكُمْ كَمَا ٱسْتَمْتَعَ ٱلَّذِينَ
سے فائدہ اٹھا گئے اور تم نے اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا جیسے تم سے پہلے لوگ
مِن قَبْلِكُم بِخَلَٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَٱلَّذِى خَاضُوٓا۟ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ
اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا گئے اور تم بھی انہیں کی سی چال چلتے ہو یہ وہ لوگ
حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ
ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوگئے اور وہی نقصان اٹھانے
ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ
والے ہیں ۔ کیا انہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے نوح کی
وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَٰهِيمَ وَأَصْحَٰبِ مَدْيَنَ
قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین والوں کی اور ان بستیوں کی خبر
وَٱلْمُؤْتَفِكَٰتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ ۖ فَمَا كَانَ ٱللَّهُ
جو الٹ دی گئی تھیں ان کے پاس ان کے رسول صاف احکام لے کر پہنچے سو اللہ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٧٠﴾ وَٱلْمُؤْمِنُونَ
ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ اور ایمان والے
وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ
مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور
وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ
برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے
ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ ٱللَّهُ ۗ
رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ
إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ
زبردست حکمت والا ہے ۔ اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۹)۔منافقین کی صورتحال کا سابق طاقتور قوموں کے بغاوتی فکر سے مشابہتی موازنہ اور انجام کار تباہی اعمال واخروی خسارہ کا مذمتی اظہار وبیان۔

(۷۰)۔تنبیہ مزید کیلئے مشہور اقوام سابقہ کی (انبیاء ورسل سے بغاوتی رویہ کے باعث) ہلاکت وبربادی کا عبرتی ذکر۔

(۷۱تا۷۲)۔کفار ومنافقین کے برعکس اہل ایمان کی باہمی نصرت، اصلاحی مساعی جمیلہ اوراحکام الٰہی کی اطاعت کا توصیفی ذکر مزید ان سے خدائی انعام واکرام کے وعدہ خاص کا احسانی بیان۔

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ
کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں ہمیشہ رہنے
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ
والے ہوں گے اور عمدہ مکانوں اور ہیشگی کے باغوں میں اور اللہ کی رضا ان سب
ع ٩ ١٥ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۷۲ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
سے بڑی ہے یہی وہ بڑی کامیابی ہے۔ اے نبی کافروں اور منافقوں
وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
سے لڑائی کر اور ان پر سختی کر اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری
الْمَصِيْرُ ۝۷۳ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ
جگہ ہے۔ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا اور بے شک انہوں نے کفر کا
الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ
کلمہ کہا ہے اور مسلمان ہونے کے بعد کافر ہوگئے اور انہوں نے قصد کیا تھا ایسی چیز کا
وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
جونہیں پاسکے اور یہ سب کچھ اسی کا بدلہ تھا کہ انہیں اللہ نے اور اس کے رسول نے اپنے
فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ
فضل سے دولت مند کردیا ہے سو اگر وہ توبہ کریں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اگر وہ منہ پھیر
عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
لیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور انہیں روئے زمین پر کوئی
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۷۴ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ
دوست اور کوئی مددگار نہیں ملے گا۔ اور بعضے ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ
اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۷۵
اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے دے تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور نیکوں میں سے ہوجائیں گے۔
فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ موڑ کر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۳)۔(خاتم النبیین ﷺ کے توسط سے) اہل ایمان کو کفار سے عملاً جہاد وقتال جبکہ منافقین سے لسانی جہاد اور سخت رویہ اپنانے کا حکم اور ان کے اُخروی انجام بد کا بیان۔

(۷۴)۔غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران موقع خاص پر منافقین کی (بوقت تفتیش حقیقتِ حال) حلفیہ کذب بیانی اور امرِ واقعی کا پردہ چاک کرتے ہوئے مزید ان کی دوسری سازش کا مذمتی ذکر۔ (الف)۔منافقین کی مسلمانوں سے دشمنی وبغض کی وجہ کا اظہار۔ (ب)۔منافقین کو اصلاح احوال کا ناصحانہ مشورہ بصورت دیگر دنیوی واُخروی گرفت وانتقام کی سخت وارننگ (سخت تنبیہ)۔

(۷۵تا۷۷)۔بعضے منافقین (بطور خاص ثعلبہ بن حاطب انصاری) کے بارگاہ رسالت میں حصول دعا کے وقت صدقہ وخیرات کے پختہ وعدوں کے باوجود اظہار بخل وانحراف وعدہ کا مذمتی ذکر اور نتیجتاً سخت خدائی ناراضگی کا سامنا کرنے کا اظہار وبیان۔

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ
پھر بیٹھے ۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ اس دن تک کہ اللہ سے ملیں اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا اس
بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ
لئے کہ انہوں نے جو اللہ سے وعدہ کیا تھا اسے پورا نہ کیا اور اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے ۔ کیا وہ نہیں
يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ
جانتے کہ اللہ ان کا بھید اور ان کا مشورہ جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتیں جاننے
الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
والا ہے ۔ وہ لوگ جو ان مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں
فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
اور جو لوگ اپنی محنت کے سوا طاقت نہیں رکھتے پھر ان پر ٹھٹھا کرتے ہیں اللہ ان سے
مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ
ٹھٹھا کرتا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ تو ان کے لئے بخشش مانگ
اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ
یا نہ مانگ اگر تو ان کیلئے ستر دفعہ بھی بخشش مانگے تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا
يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ
یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور اللہ نافرمانوں
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ ع ۱۰ ۱۶
کو راستہ نہیں دکھاتا ۔ جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ رسول اللہ کی مرضی کے خلاف بیٹھ
خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
رہنے سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور جانوں
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ
سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا گرمی میں مت نکلو کہہ دو کہ دوزخ کی آگ
اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا
کہیں زیادہ گرم ہے کاش یہ سمجھ سکتے ۔ سو وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۸)۔ نفاق کی اعلانیہ ومخفی تمام اقسام کے حوالہ سے خدائی علم محیط کا اعتقادی ذکر۔

(۷۹)۔ محنت ومشقت سے حاصل شدہ مال کو راہِ خدا میں لٹانے والوں پر منافقین کے بے جا طنز کا سخت خدائی نوٹس (گرفت) اور سزا کا عصبیہ ذکر۔

(۸۰)۔ (کفر ونفاق پر مرنے والے) منافقین (بطور خاص رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی) سے خدائی سخت ناراضگی کا غضبناک اظہار۔

(۸۱تا۸۲)۔ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے منافقین کے پس پشت منفی تبصروں کا سخت نوٹس اور اظہارِ ناراضگی سمیت اُخروی انجام کا برہمی بیان۔

كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ

ان اعمال کے بدلے جو کرتے رہے ہیں۔ سو اگر تجھے اللہ ان میں سے کسی

طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَنْ تَخْرُجُوا

فرقہ کی طرف پھر لے جائے پھر تجھ سے نکلنے کی اجازت چاہیں تو کہہ دو کہ تم

مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ

میرے ساتھ کبھی بھی ہرگز نہ نکلو گے اور میرے ساتھ ہوکر کسی دشمن سے نہ لڑو گے

بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ

تمہیں پہلی مرتبہ بیٹھنا پسند آیا سو پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ اور ان میں

أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا

سے جو مرجائے کسی پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھ اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو بے شک انہوں نے

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ

اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرگئے۔ اور ان کے مالوں اور

وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا

اولاد سے تعجب نہ کر اللہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کے باعث دنیا میں عذاب

وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ

دے اور ان کی جانیں نکلیں ایسے حال میں کہ وہ کافر ہی ہوں۔ اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے

آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ

کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہوکر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند بھی تجھ سے

مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا

رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دے کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ ہوجائیں۔ وہ خوش ہیں

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

کہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہ جائیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے سو وہ نہیں سمجھتے۔

لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

لیکن رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان والے ہیں وہ اپنے مالوں اور جانوں سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۳)۔غزوہ تبوک سے واپسی پر آئندہ کیلئے جہاد میں شرکت کی پیشکش کرنے والے منافقین کو سخت سرزنش کرنے کا حکمی ذکر۔

(۸۴)۔کفر ونفاق پر مرنے والے (بطور خاص رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی) کے نماز جنازہ میں عدم شرکت کا (ممانعتی) حکم اور وجہ ممانعت (روکنے کی وجہ) کا بیان۔

(۸۵)۔ منافقین پر ظاہری مالی وسعت کی باطنی مصلحت وحکمت کا لطیف پیرائے میں ذکر خاص۔

(۸۶تا۸۷)۔جہادی حکم کے نزول پر مالدار منافقین کے منافقانہ ردعمل کا مذمتی ذکر اور جواب میں خدائی مخفی انتقام کا بیان (قبول حق کی صلاحیت بالکلیہ سلب کرلی گئی)۔

(۸۸تا۸۹)۔منافقین کے برعکس امام الانبیاء ﷺ اور اہل ایمان کے احکام الٰہی کی اطاعت وتسلیم ورضا کے توصیفی رویہ کی وجہ سے خدائی رضا مندی اور اُخروی انعام واکرام کا احسانی اظہار وبیان۔

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾

جہاد کرتے ہیں اور انہیں لوگوں کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اللہ نے ان کے لئے باغ تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں

ع ۱۱ ۱۷ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

گے یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور بہانے کرنے والے گنوار آئے تاکہ انہیں رخصت مل جائے

لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ

اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا جو ان میں سے کافر ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ

عنقریب انہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔ ضعیفوں پر اور مریضوں پر اور ان لوگوں

وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ

پر جونہیں پاتے جو خرچ کریں کوئی گناہ نہیں ہے جب اللہ اور اس کے رسول

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ

کے ساتھ خیر خواہی کریں نیکو کاروں پر کوئی الزام نہیں ہے اور اللہ بخشنے والا

سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ

مہربان ہے۔ اور ان لوگوں پر بھی کوئی گناہ نہیں کہ جب وہ تیرے پاس آئیں کہ تو انہیں

لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ

سواری دے تو نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ تمہیں اس پر سوار کردوں تو وہ لوٹ گئے

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ ؕ اِنَّمَا

اور اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ موجود نہیں تھا ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ الزام ان

السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ

لوگوں پر ہے جو دولت مند ہیں اور تم سے اجازت طلب کرتے ہیں اس بات سے وہ خوش ہیں کہ

يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

پیچھے رہنے والیوں کے ساتھ رہ جائیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے پس وہ نہیں سمجھتے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۰)۔ غزوہ تبوک میں عدمِ شرکت کے بہانہ ساز دیہاتی منافقین کے اظہار معذرت پر خدائی ردِ عمل کا اظہار۔

(۹۱)۔ جہاد سے حقیقی معذور (ضعیف، مریض اور مالی طور پر نادار) لوگوں کے لئے مشروط خدائی رخصت اور عدمِ گرفت کا اظہار و بیان۔

(۹۲)۔ بعض مفلوک الحال معذور و مخلص مجاہدین کے جذبہ جہاد کا توصیفی تذکرہ۔

(۹۳)۔ قابل مواخذہ (اور بہانہ ساز) لوگوں کا مذمتی ذکر اور ان کی باطنی سزا کا بھی اظہار۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تم سے عذر کریں گے کہہ دو عذر مت کرو
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ
ہم تمہاری بات ہرگز نہیں مانیں گے تمہارے سب حالات اللہ ہمیں بتا چکا ہے اور ابھی اللہ اور
عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
اس کا رسول تمہارے کام کو دیکھے گا پھر تم غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا
جاؤ گے سو وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کر رہے تھے ۔ جب تم ان کی طرف پھر جاؤ گے تو
انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ
تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو سو تم ان سے درگزر کرو
رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ
بے شک وہ پلید ہیں اور جو کام کرتے رہے ہیں ان کے بدلے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہ لوگ تمہارے
لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى
سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے خوش ہو جاؤ اگر تم ان سے خوش بھی ہو جاؤ تو بھی اللہ
عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ
نافرمانوں سے خوش نہیں ہوتا۔ گنوار کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں اور اس قابل ہیں کہ جو احکام
اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں ان سے واقف نہ ہو اور اللہ جاننے والا
حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
حکمت والا ہے۔ اور بعض گنوار ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر
بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾
زمانہ کی گردشوں کا انتظار کرتے ہیں انہیں پر بری گردش آئے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔
وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا
اور بعضے گنوار ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۴)۔غزوہ تبوک سے واپسی پر بے جا معذرت کرنے والوں کی معذرت رد کرنے اور مستقبل میں ان کے عملی رویے کا جائزہ لینے نیز اُخروی معاملات سپرد خدا کرنے کا ذکر خاص۔

(۹۵تا۹۶) ۔ مؤمنین کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے منافقین کی حلفیہ کذب بیانی کا سخت نوٹس اور مستقل خدائی ناراضگی کا برملا اظہار۔

(۹۷)۔(زمانۂ رسالت کے) بعض دیہاتی منافقین کی (نفاق میں) شدت پسندی جواباً ان کے حوالہ سے خدائی تکوینی فیصلے کا اظہارِ خاص۔

(۹۸) ۔ دیہاتی منافقین کی مزید خصلتِ قبیحہ اور عداوتِ حق پر مبنی بے جا تمنا کا مذمتی ذکر۔

يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ

اسے اللہ کے نزدیک ہونے اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں خبردار بے شک وہ ان کے لئے نزدیکی

ع ١٢ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ

کا سبب ہے عنقریب انہیں اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ

الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ

قدیم ہیں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

کرنے والے ہیں اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے

تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَ

ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے ۔ اور تمہارے

مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛؔ

گرد ونواح کے بعضے گنوار منافق ہیں اور بعض مدینہ والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ

ہیں تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں ہم انہیں دوہری سزا دیں گے پھر وہ

مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا

بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور کچھ اور بھی ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار

بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ

کیا ہے انہوں نے اپنے نیک اور بد کاموں کو ملا دیا ہے قریب ہے کہ اللہ انہیں معاف کردے

يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے کہ اس سے ان کے ظاہر کو

تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ

پاک اور باطن کو صاف کردے اور انہیں دعا دے بے شک تیری دعا ان کے لئے تسکین

لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بہ مطابق آیت نمبر

(٩٩) ۔ اس کے برعکس بعضے دیہاتی اہل ایمان کے جذبہ ایمان و اعمال خیر سے وابستگی پر انکا توصیفی ذکر اور عنداللہ اکرام واعزاز کا اظہار و بیان۔

(١٠٠)۔ مہاجرین و انصار میں سے السابقون الاولون خوش نصیب مومنین (و پیروکاروں) کیلئے دائمی خدائی رضامندی اور خصوصی انعامی پیکج کا اعلان۔

(١٠١)۔ مدینہ منورہ اور ارد گرد کے بعض دیہاتی منافقین (جن کی باطنی عداوت کی خبر اہل ایمان کو بھی نہ تھی) پر سخت خدائی ناراضگی اور اُخروی عذاب کا بیان۔

(١٠٢)۔ منافقین کے برعکس یعنے مخلص (مگر جذبۂ جہاد میں عملی کمزوری کے باعث) مسلمانوں کے اعتراف کوتاہی پر خدائی عتاب کی بجائے ان سے قبولیت توبہ اور مغفرت کے وعدے کا اظہار۔

(١٠٣)۔ مخلصین تائبین (توبہ کرنے والے) کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اُنسے صدقات قبول کرنے ، پاک کرنے اور دعا سے نوازنے کے حکم خاص کا (دعا سے نوازنے کی حکمت سمیت) بیان۔

عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

اور صدقات لیتا ہے اور بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَ

اور کہہ دے کہ کام کئے جاؤ پھر عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے کام کو دیکھ لیں گے اور

سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾

عنقریب تم غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ

کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام اللہ کے حکم پر موقوف ہے خواہ انہیں عذاب دے یا انہیں معاف کر دے اور

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جنہوں نے نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے

وَّتَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

کے لئے مسجد بنائی ہے اور واسطے گھات لگانے ان لوگوں کے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے لڑ چکے

مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

ہیں اور البتہ قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی تھی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک وہ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ

جھوٹے ہیں۔ تو اس میں کبھی کھڑا نہ ہو البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس

اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ

قابل ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى

اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ بھلا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے اور اس کی

مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي شَفَا

رضامندی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے یا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے

جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

والی ہے پھر وہ اسے دوزخ کی آگ میں لے گری اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۴)۔ اظہار عجز کرنے والے مخلصین کی قبولیت توبہ، قبولیت صدقہ اور عطائے رحمت کے تسلی آمیز وعدے کا احسانی اظہار۔

(۱۰۵)۔ مستقبل کے حوالے سے ان کے عملی اخلاص کا جائزہ لیتے رہنے اور اُخروی انجام کیلئے سارے معاملات عالم الغیب والشہادۃ کے سپرد ہونے کا تنبیہی ذکر۔

(۱۰۶)۔ بعض خاص مقربین (تین کبار صحابہ) پر عارضی عتاب کے تحت ''انتظار کرو'' کا امید افزا بیان۔

(۱۰۷تا۱۰۸)۔ (منافقین کی قائم کردہ) مسجد ضرار کے معماروں کے منافقانہ مقاصد کا پردہ چاک کرتے ہوئے اس کی افتتاحی تقریب میں شرکت سے ممانعت کا بیان۔ (الف)۔ اس کے بالمقابل حقیقی مسجد تقویٰ (مسجد نبوی / مسجد قبا) کے توصیفی ذکر کے ساتھ اس میں عباداتی قیام کا ترغیبی اظہار۔ (ب) ۔ نیز مسجد قباء کے باسیوں کے اہتمام طہارت خاص کا بھی تعریفی ذکر۔

(۱۰۹)۔ مسجد قباء اور مسجد ضرار کے بنیادی موازنہ خاص کا اظہار۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١١٠)۔ مسجد ضرار کی بعد از تعمیر (اس کی حقیقت کا پردہ چاک ہونے پر) منافقین کی مرتے دم تک حسرتی آہ وزاری کا مذمتی بیان۔

(١١١)۔ کفر ونفاق کی مذمت کے بعد پھر سے مومنین کے جذبۂ اطاعتِ خداوندی میں سرفروشی کی لازوال تجارت اور محبت الٰہیہ کی سرمستی میں بے دریغ جان ومال کی قربانی پر ان مجنونانِ حق کا رضائے الٰہی کے حصول کے لئے مجذوبانہ اقدام جہاد کے ذریعہ سعادت مندی اور سرفرازی کا باحوالہ تحسینی بیان، نیز پیکران عہد ووفا کیلئے براہ راست خدائی بشارت عظمیٰ کا ذکر خاص۔

(١١٢)۔ مجاہدین کی مزید صفات حسنہ کا توصیفی وتحسینی اظہار۔

(١١٣)۔ خدائی احکام کے تابع محض امام الانبیاء ﷺ اور فرمانبردار مومنین کیلئے کفر وشرک پر مرنے والے قریبی رشتہ داروں پر دعائے استغفار کی پابندی کا حکمیہ بیان۔

(١١٤)۔ کافر باپ کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیہ حوالے کے متعلق وضاحتی اظہارِ حقیقت۔

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ
دکھاتا۔ جو عمارت انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر جب ان کے دل
ع ١٣ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰي
کے ٹکڑے ہوجائیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ بے شک اللہ نے مسلمانوں
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ
سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر خرید لئے ہیں کہ ان کے لئے جنت ہے
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ
اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کیے بھی جاتے ہیں یہ توریت اور
حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ
انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضروری ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ
اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
پورا کرنے والا کون ہے سو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہ بڑی
الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
کامیابی ہے۔ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے شکر کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
والے سجدہ کرنے والے اچھے کاموں کا حکم کرنے والے بری باتوں سے روکنے والے اللہ
الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ
کی حدوں کی حفاظت کرنے والے اور ایسے مومنوں کو خوش خبری سنا دے۔ پیغمبر اور مسلمانوں
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى
کو یہ بات مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لئے بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں
مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ
جب کہ ان پر یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا
اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ
کرنا ایک وعدہ کے سبب سے تھا جو وہ اسے کر چکے تھے پھر جب انہیں معلوم ہوا

أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے بے شک ابراہیم بڑے نرم دل تحمل والے تھے۔ اور اللہ ایسا

اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ

نہیں کہ کسی قوم کو صحیح راستہ بتلانے کے بعد گمراہ کر دے جب تک ان پر واضح نہ کر دے وہ چیز جس سے

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

انہیں بچنا چاہیئے بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی سلطنت

يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾

ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

لَّقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ

اللہ نے نبی کے حال پر رحمت سے توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی

اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ

تنگی کے وقت میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ ان میں سے بعض کے دل پھر جانے کے قریب تھے

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ

پھر اپنی رحمت سے ان پر توجہ فرمائی بے شک وہ ان پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اور ان تینوں پر

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے تنگ ہو گئی اور ان

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا

کی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کوئی پناہ نہیں سوا اسی کی طرف آنے

ع ۱۴ ۲ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾

کے پھر اپنی رحمت سے ان پر متوجہ ہوا تاکہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ مدینہ والوں اور ان کے

لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا

آس پاس دیہات کے رہنے والوں کو یہ مناسب نہیں تھا کہ اللہ کے رسول سے پیچھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۵)۔ گمراہی کے متعلق خدائی اتمام حجت اور اظہارِ حق کا لطیف پیرائے سے بیان۔

(۱۱۶)۔ ہر ظاہری و باطنی قدرت و سلطنت (موت و حیات سمیت) کی شہنشاہی اللہ پاک کے قبضہ میں ہی ہونے کا اعتقادی ذکر۔

(۱۱۷)۔ شہنشاہ قدرت کی طرف سے امام الانبیاء ﷺ پر خصوصی توجہ و رحمت اور فرمانبرداران حکم الٰہی (مہاجرین و انصار) پر رحمت عمومی کا بیان۔ (جنہوں نے مشکل ترین وقت (غزوہ تبوک میں) حکم الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے اطاعت و فرمانبرداری کی لازوال داستان رقم کی)۔

(۱۱۸)۔ تین نامزد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (کعب بن مالکؓ، مرارہ بن ربیعؓ، ہلال بن امیہؓ) پر بھی رحمت خاصہ کرتے ہوئے عارضی عتاب کے خاتمہ کا احسانی اعلان۔ (جو دوران عتاب آزمائشی بھٹی میں کندن بننے کے مراحل میں اپنا دل ہار بیٹھے تھے)۔

(۱۱۹)۔ دائمی ضابطہ اطاعت و اصول صدق و وفا کے نسخہ کیمیاء کا ناصحانہ بیان۔

ہمیشہ سچائی کا ساتھ دو

(زیرِ مطالعہ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۱۹)

اسلام نے ہر انسان کو خیر وبھلائی کی زندگی اپنانے کی نصیحت کی ہے۔ سب سے پہلے اعتقاد کی اصلاح پھر اعمال کی اصلاح کا حکم دیا (اعمال میں) عبادات، معاملات/اخلاقیات الغرض ہر شعبہ میں خیر وبھلائی کی راہ اپنانے کی تاکیدی تعلیم وترغیب دی گئی۔ ہر معاملہ میں نہ صرف خود سے صداقت/سچائی اختیار کا حکم دیا ہے بلکہ دوسروں کو بھی سچائی ہی کا ساتھ دینے کی واضح تلقین فرمائی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ“ (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۱۹)۔ گویا جھوٹے لوگوں اور جھوٹ کا ساتھ دینے کی بجائے ہمیشہ ہر فکر وعمل میں سچائی کا دامن مضبوطی سے پکڑ کر رکھو۔ ”چلو تم اُدھر کو جدھر کی ہوا ہو“ اسلام اس طرح کے مفاداتی فکر کو نگاہِ نفرت سے دیکھتا ہے۔ وہ خود حق وصداقت کی خدائی تعلیمات کا ترجمان ہے اور انسانیت کو ہر پہلو میں سچائی سے وابستہ دیکھنا پسند کرتا ہے۔ جھوٹ اور اسلام کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ آج اگر ہر طرف جھوٹ، دجل، فریب، خیانت اور بدعہدی کا دور دورہ ہے تو کیا مطلب ہے کہ حق پرست دنیا میں صداقت/امانت/دیانت/شرافت کا پرچار اس واسطے ترک کر دیں کہ ماحول اس کا مخالف ہے یا حق وصداقت کی آواز کوئی نہیں سنتا۔ ہرگز نہیں حق پرستوں نے ہمیشہ آوازِ حق بلند کی ہے خواہ جواب میں تصدیق آئے یا تکذیب/کوئی اقرار کرے یا انکار:

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لا الٰہ الا اللہ

مانا کہ دنیا میں اکثریت شیطانی پیروکاروں کی ہے۔ خدا کا نام لینے والے اور اہلِ حق، اہلِ باطل کے ہاتھوں زخم کھاتے ہیں اور مصائب کا سامنا کرتے چلے آرہے ہیں۔ مگر عزیمت پر عمل پیرا حق پرستوں نے حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے ہمیشہ علمِ حق تھامے رکھا ہے خواہ وہ اس جدوجہد میں اپنے ہاتھ کٹواتے اور آخر میں اپنی جان بھی قربان کر بیٹھتے ہیں مگر ہمت نہیں ہارتے۔ یہی وہ جذبہ صداقت ہے جس کا حکم خود ذاتِ باری تعالیٰ نے دیا ہے کہ ﴿كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾۔ بات اکثریت

اقلیت کے موازنہ کی نہیں یا کوئی جمہوری اقتدار کا فارمولا نہیں کہ اکیاون(۵۱) فیصد اکثریت والا تاج اقتدار کا مستحق قرار پائے۔ یہاں بات نظریات اور موقف کی ہے نظریہ اور سچائی کا موقف اکثریت کا محتاج نہیں ہوتا۔ اسلام نے صداقت رسچائی کے ساتھ دینے کے لیے اکثریتی ماحول کے انتظار کی بجائے ہر دم حق وصداقت کا ساتھ دینے کا واضح حکم دے کر پیغام دیا ہے کہ دنیا کے نقار خانے میں طوطی کی صدا بھی بننا پڑے تو بن جاؤ مگر ناحق رظلم رسرکشی کے ماحول کا حصہ ہرگز مت بنو۔ آج اسلام کی ابدی تعلیمات کے برعکس ہم اکثریتی رجحان ر ماحول کی طرف جھکتے دکھائی دیتے ہیں۔حق سچ کی بجائے قوم ربرادری رلسانیت کا آنکھیں بند کر کے ساتھ دیتے ہیں۔ ظالم اور مظلوم کا امتیاز کھو رہے ہیں تعاون کا معیار اپنا مفاد یا قوم و برادری رہ گیا ہے حالانکہ خدائی تعلیم یہ ہے کہ ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ: ''کہ تمہارے تعاون کا معیار نیکی اور تقویٰ ہونا (ضروری) ہے گناہ اور سرکشی کے (موقف) کے مدد گار مت بنو'' (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲)۔ اس خدائی ہدایت میں واضح طور پر قومیت رلسانیت اور برادری ازم کے ناجائز موقف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کسی بھی جگہ کسی بھی حق پرست قوم کے جذبۂ خیر اور تقویٰ کے معاملات میں تعاون کا ہاتھ بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات علاقائی یا قومی سطح کی نہیں ہوتیں بلکہ آفاقی و ہمہ جہتی حیثیت کی حامل ہوتی ہیں۔ ہمیں اپنی جماعتی پسِ منظر کو بھی اس اصول پر لینا چاہیے اور دوسری جماعتوں کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے اسی اصولوں کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ زندگی کے جملہ معاملات خواہ وہ سیاسی ہوں یا اخلاقی، گواہی وغیرہ ہو یا انفرادی و اجتماعی امور ہر موڑ پر اسلام کی اس بنیادی تربیت و تعلیم کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہر کلمہ گو مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ
رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں یہ اس لئے ہے
بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ
کہ انہیں اللہ کی راہ میں جو تکلیف پہنچتی ہے پیاس کی یا ماندگی کی یا بھوک کی یا
اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ
وہ ایسی جگہ چلتے ہیں جو کافروں کے غصہ کو بھڑکائے اور یا کافروں سے کوئی چیز چھین لیتے
نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
ہیں ہر بات پر ان کے لئے عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً
ضائع نہیں کرتا۔ اور جو وہ تھوڑا یا بہت خرچ کرتے ہیں یا کوئی میدان طے کرتے
وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا
ہیں تو یہ سب کچھ ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا
بدلہ دے۔ اور ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ مسلمان سب کے سب کوچ کریں سو کیوں نہ
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ
نکلا ہر فرقے میں سے ایک حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم
لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا ع ۱۵
کی طرف واپس آئیں تو ان کو ڈرائیں تاکہ وہ بچتے رہیں۔ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ
ایمان والو اپنے نزدیک کے کافروں سے لڑو اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی
غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
پائیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا ہے سو جو لوگ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۰ تا ۱۲۱)۔ اہل مدینہ اور مضافات مدینہ کے دیہاتیوں کو بطور خاص تنبیہی نصیحت کرتے ہوئے شرکت جہاد میں جانی ومالی تکالیف برداشت کرنے پر خصوصی اجر وثواب کا احسانی ذکر۔

(۱۲۲)۔ ماحول علم وجہاد میں پروان چڑھنے والوں کو تقسیم کار کی تنبیہی نصیحت اور مقصد حصول علم کا حکمتی اظہار وبیان۔

(۱۲۳)۔ (درجہ بدرجہ علاقائی صورتحال کے مطابق فریضہ کے ناصحانہ اظہار کے بعد دوبارہ فریضہ جہاد کے خدائی حکم کا ذکر) فریضہ جہاد جاری رکھنے اور کفار پر (جہادی تربیت پیش نظر رکھتے ہوئے) رعب کا رویہ اپنانے کا اظہار۔

(۱۲۴ تا ۱۲۵)۔ اعتقادی منافقین کے اہل ایمان پر طنز خاص کا ذکر، جواب میں حقیقی احوال واقعی کا صداقت بھرا ذکر۔ (کہ نزول سورۃ/حکم پر اہل ایمان کے یقین حق میں زبردست اضافہ جبکہ منافقین کے مرض نفاق و بغاوت میں مزید سرکشی دیکھی جا سکتی ہے)۔

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

ایمان والے ہیں اس سورت نے ان کے ایمان کو بڑھایا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں۔اور جن

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا

کے دلوں میں مرض ہے سو ان کے حق میں نجاست پر نجاست بڑھا دی اور وہ مرتے دم تک

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً

کافر ہی رہے۔کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ آزمائے جاتے ہیں

اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ

پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ

تو ان میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ کیا تمہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے پھر چل

انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

نکلتے ہیں اللہ نے ان کے دل پھیر دیے ہیں اس لئے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

البتہ تحقیق تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آیا ہے اسے تمہاری تکلیف گراں معلوم ہوتی ہے

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

تمہاری بھلائی پر وہ حریص ہے مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔پھر اگر یہ لوگ

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ڶ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

پھر جائیں تو کہہ دو مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں

ع ۱۶ ۵ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔کیا اس بات سے لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲۶)۔منافقین کو بار بار (سال میں ایک دو تو کئی سالوں میں کتنی بار؟) آزمائشی تنبیہ کے باوجود سبق عبرت حاصل نہ کرنے پر ناصحانہ زجر و توبیخ (تنبیہ)۔

(۱۲۷)۔وحی الٰہی کے نزول کے موقع پر منافقین کی منفی حرکت قبیحہ کا مذمتی ذکر۔

(۱۲۸)۔اصلاح احوال (عقائد و اعمال) کے لئے خاتم الانبیاء ﷺ کی آمد خاص (جن کی خیر خواہی، ہمدردی، شفقت و رحمت امت کیلئے مسلّم حقیقت ہے) کا احسانی ذکر و بیان۔

(۱۲۹)۔عظیم و شفیق پیغمبر سے بے قدری کے اظہار پر دل شکستگی کی بجائے معاملات سپرد خدا کرنے کا ناصحانہ ذکر۔

سورۃ یونس

(۱)۔رموز کلام الٰہی سے آغاز نیز قرآنی آیات کے محکم محفوظ اور غیر مبدل ہونے کا تذکرہ۔

فہم دین کیلئے علمی بصیرت کا خوبصورت عنوان ''فقہ'' (یا تفقہ فی الدین)

زیر مطالعہ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۲

ایک طے شدہ (مسلمہ) عالمی سچائی اور فطرتی حقیقت ہے کہ حصول علم وفن کا ذریعہ معلّم (استاد) ہوتا ہے اس پر دوسری رائے یا بحث وقت کا ضیاع ہے۔ یہ ایسی صداقت ہے جس کیلئے نہ کسی مذہبی حوالے کی ضرورت ہے نہ ہی کوئی سائنسی تحقیق درکار۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بلاضرورت فطرتی حقائق پر ایسی لاحاصل طویل بحث وتمحیص کرتے رہتے ہیں جن کا آخر کار نتیجہ سوائے فکری پسپائی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ مگر وہ تھک ہار کر بھی تسلیم حقیقت کی راہ اپنانا اپنی توہین سمجھتے ہیں (ظاہر ہے کہ ایسی روش کبھی مستحسن قرار نہیں دی جاسکتی حق یہ ہے کہ سچ کو بہر حال تسلیم کر لینا چاہیے) ہم علم وفن کی الف، ب سے ی، تک اسی لازمی حقیقت وضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے بچوں کو اس علم وفن کے اساتذہ کے سامنے سپرد کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہم سب سمجھتے ہیں کہ علوم نبوت (قرآن وسنت اور فقہ) کی فہم کیلئے بھی اسی مسلمہ فطری حقیقت کی راہ اپنانا ہماری ناگزیر مجبوری ہے (اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں) جب یہ امر متفقہ انسانی فطرت ہے جس پر کسی کیلئے اختلاف کی گنجائش ہی نہیں تو ہمیں یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ تفقہ فی الدین کسی اختراعی فکر (خودساختہ سوچ) کا نام نہیں بلکہ مسلمہ انسانی فطرت کے پس منظر میں بقیہ علمی وفنی تحقیقات کی مانند ایک تحقیقی جدوجہد کا خوبصورت عنوان ہے جس کے ذریعے قرآن وسنت کے ماہرین اپنی علمی بصیرت کے پس منظر میں تحقیقی مہارت بروئے کار لاتے ہوئے عوام الناس کے لئے آسان فہم طرز سے دینی وعلمی حقائق کی تعبیرات واصطلاحات متعارف کراتے چلے آرہے ہیں ظاہر ہے کہ ایسی خالص علمی اصطلاحات وتعبیرات کی توضیح وتشریح کیلئے متعلقہ علوم میں مہارت اور گہری دسترس ایک ناگزیر علمی تقاضا ہے۔ (جسکے سمجھنے کیلئے کسی افلاطونی دماغ کی ضرورت نہیں بلکہ یہ کامن سنس حقیقت ہے) یہاں بعض لوگوں کو غلط فہمی ہونے لگتی ہے کہ قرآن وسنت کے ہوتے ہوئے فقہ جیسی خودساختہ اصطلاح کی کیا ضرورت؟ براہ راست قرآن وسنت سے فہم حاصل کرنا چاہیے۔ پہلی سچائی یہ ہے کہ فقہ کی اصطلاح خودساختہ نہیں بلکہ خود قرآن وسنت میں اس کا ذکر موجود ہے جس کی طرف توجہ ضروری ہے فقہ دراصل

تفقہ فی الدین کا دوسرا نام ہے۔ تفقہ فی الدین کی طلب، ضرورت واہمیت کا مطالعہ قرآن کریم کی اس آیت کے ذیل میں کرنا چاہیے فرمان باری تعالیٰ ہے ترجمہ:۔ پس کیوں نہ نکلا ہر جماعت میں سے ایک حصہ (گروہ) تا کہ دین میں سمجھ پیدا کرے۔ الخ۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۲)۔ اسی طرح ارشاد ربانی ہے وہ قرآن کریم میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے۔ الخ۔ (سورۃ محمدؐ آیت نمبر ۲۴)۔ مذکورہ آیات میں صاف اور شفاف پیغام باری تعالیٰ تنبیہی طرز سے دیا گیا ہے کہ علمی بصیرت اور تفقہ فی الدین (جو قرآن میں تدبر کے بغیر ناممکن ہے) کا حصول یقینی بنانے کا اہتمام کرنا کس قدر ضروری ہے۔ دین کی بنیادی سوجھ بوجھ (علمی فہم) کا حصول تو ہر مسلمان پر فرض ہے ہاں تفصیلی علم دین کا حصول فرضِ کفایہ ہے۔ جب کوئی تفصیلاً علوم نبویہ میں مہارت کاملہ اور تحقیقی راہوں میں اپنا دن رات ایک کرتے ہوئے علمی دسترس مستحکم ومضبوط کر لیتا ہے تو اہل علم فہم دین کے حوالے سے اس کی رائے کو معتبر مانتے ہیں (تسلیم کرتے ہیں) گویا قرآن وسنت کے علمی مآخذ (حوالہ جات) پر اس کی گہری علمی نظر کو فقہ یا تفقہ فی الدین کا عنوان دے دیا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت بھی خود اس حدیث مبارک سے ہے جو حدیث معاذؓ کے نام سے مشہور ہے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)۔ امام نووی رحمہ اللہ نے ریاض الصالحین میں کتاب العلم بحوالہ شیخینؒ (بخاری ومسلم) روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس ہدایت اور علم کے ساتھ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کی مثال بارش کی ہے جو زمین پر برسی چنانچہ زمین کے عمدہ ٹکڑے نے بارش کو قبول کیا خوب گھاس اور چارہ کو اگایا اور بعض ٹکڑے نیچی سطح والے جنہوں نے بارش کے پانی کو محفوظ کر لیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ لوگوں کو فائدہ بخشا انہوں نے اس سے پیا اور (جانوروں کو) پلایا اور زراعت کی بعض ٹکڑے جہاں بارش ہوئی چٹیل میدان ہے جو نہ تو بارش کو جمع کرتا ہے اور نہ ہی گھاس وغیرہ اگاتا ہے پس یہ اس آدمی کی مثال ہے جو دین میں سمجھ رکھتا ہے (فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ) اور جس علم کے ساتھ اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے اس کو فائدہ دیتا ہے وہ سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے اور اس شخص کی مثال جو اس کی طرف سر کو نہیں بلند کرتا یعنی توجہ نہیں کرتا اور اس کی ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔ یہاں واضح طور پر آپ نے مشاہدہ کیا کہ آپ ﷺ نے خاص طور پر فقیہ انسان کی تعریف فرمائی

ہے۔ مذکورہ حدیث سے ان اہل علم کے اس موقف کی خوب تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ فقہ کی کھیتی قرآن وسنت کے صافی چشموں سے سیراب ہوتی ہے۔ خود خاتم الانبیا علیہ نے بعض مخصوص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تفقہ فی الدین کے حوالے سے دعائیہ کلمات سے نوازا مثلاً حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حق میں دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ (اے اللہ اس کو دین کی گہری سمجھ عطا فرما)۔ ان دعائیہ کلمات میں فہم دین کی امتیازی سوجھ بوجھ (جس کو تفقہ فی الدین کہا جاتا ہے) مراد ہے۔ اسی طرح فرمان نبوی علیہ ہے:۔ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی گہری سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)۔ اس پس منظر میں ہمیں سمجھنا چاہیے کہ جو شخص بھی جس شعبہ میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہوئے اسے اپنا تحقیقی میدان بنا لیتا ہے تو وہ اس کے لئے جان لڑاتا ہے ہر طرح سے جدوجہد و کوشش کرتا ہے آنے والے وقتوں میں ایسا شخص اس مضمون کا سپیشلسٹ (ماہر ترین) سمجھا جاتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ محنت و کوشش سے کوئی بھی آئندہ ماہر علم بن کر فقہ کا امام کہلا سکتا ہے؟ گویا اس حوالے سے کوئی پابندی نہیں؟ تو اس حوالے سے یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ جو بھی جس شعبہ علم وفن کا ماہر ہوتا ہے وہ اپنے تحقیقی مقالہ جات میں قدیم وجدید ماہرین علم وفن کے مستند حوالہ جات نقل کرتا ہے تو وہ (قدیم) ماہر علم اس مضمون کے تحقیقی ماخذ ومصدرِ علم (بنیادی علمی تحقیقی حوالہ) سمجھا جاتا ہے۔ ائمہ فقہاء (ائمہ اربعہ رحمہم اللہ) اپنے اپنے سکول آف تھاٹ (علمی نظریہ تحقیق) کے وہ ماخذ ومصدر ہیں جن کی علمی فقاہت (علمی بصیرت وعلمی وجاہت) سند کا درجہ رکھتی ہے جیسا کہ دیگر علوم وفنون کے ابتدائی ماہرین کو (مثلاً افلاطون، سقراط، آئن سٹائن وغیرہ) کو علمی دانشگاہوں اور تحقیقی کتب میں سند کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ہم اچھی طرح جان سکتے ہیں کہ آج کی جدید علمی وفنی تحقیقات میں ہر شعبہ کے وضع کردہ قواعد، اصول وضوابط (کلّیات) پر پہلا حوالہ کوئی نہ کوئی ابتدائی ماہر ومحقق قرار پاتا ہے۔ ایسے ہی فقہ (اور تفقہ فی الدین) کے حوالے سے وضع کردہ کلّی درجے کے اُصول، ضوابط وقواعد کے محققین وماہرین کے طور پر ائمہ فقہاء (ائمہ اربعہ رحمہم اللہ) کو لیا جاتا ہے۔ ہاں جیسے دیگر علوم وفنون کے ابتدائی ماہرین کے بعد ان کے بعد میں آنے والے شاگردوں اور محققین کی مزید تحقیقات کو بھی قبول کیا جاتا ہے ایسے ہی ائمہ فقہاء (ائمہ اربعہ رحمہم اللہ)

کے وضع کردہ قواعد وضوابط کی روشنی میں ناگزیر اجتہادی حقائق کا دروازہ کھلا ہے اور کسی بھی فقہی مسلک میں مذکورہ قواعد کی روشنی میں اجتہادی تحقیقات پر پابندی یا قدغن جیسی تنگ نظری کا کوئی پہلو اہل علم وبصیرت کے ہاں نہیں ملتا۔ ہمارے جدید ماہرین فقہ آج بھی اپنے اپنے ائمہ فقہاء کی علمی تحقیقات کو آگے بڑھاتے ہوئے پیش آمدہ مسائل پر (بنیادی اجتہادی قواعد واُصول کی روشنی میں) ان کے حل میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتے یہ ہے فقہ یا تفقہ فی الدین کی مختصر آسان فہم حقیقت (پس منظر)۔ یہاں اس خوش فہمی پر مبنی نظریہ کی اصلاح بھی ضروری ہے کہ بعض اپنے آپ کو زبردستی علمی دانشور قرار دینے والے حضرات یہ کہتے ہوئے بھی سنے جاتے ہیں کہ تحقیق تو تحقیق ہے وہ ہم بھی کر سکتے ہیں (ھم رجال ونحن رجال۔ وہ فقہاء بھی ہماری طرح کے ہی انسان تھے) یہ کہنا ایسے ہی مضحکہ خیز ہے جیسا کہ ایوان صدر کا کوئی ادنیٰ درجہ کا ملازم یہ کہے کہ مملکت کا سربراہ بھی میری طرح کا ہی انسان ہے اس کی بھی دو آنکھیں، دو کان وغیرہ ہیں، میرے اور سربراہ مملکت میں کیا فرق ہے؟ اسی طرح ایک بالکل ان پڑھ انسان کہے افلاطون، سقراط وبقراط آئن سٹائن وغیرہ بھی ہماری طرح کے انسان تھے ان کی سوچ اور ہماری سوچ میں کیا فرق ہے؟ تو اس خام خیالی کو کس نقطہ فکر سے لیں گے؟ (جواب واضح ہے) اس مختصر تحقیقی فکر کے سمجھ لینے کے بعد پھر بھی غیر ضروری تنگ نظری یا معروف علمی استدلال سے ہٹ کر فقط اپنے نظریاتی فکر پر اصرار نامناسب روش ہے جو سنجیدہ فکر ونظر کے حاملین اہل علم وبصیرت کے ہاں اچھی نظروں سے نہیں دیکھی جاتی۔ ان مختصر مگر مدلل حقائق سے یہ غلط فہمی دور ہو جانی چاہیے کہ فقہ قرآن وسنت سے ہٹ کر (معاذ اللہ) کوئی اختراعی فکر کا نام ہے (ہرگز نہیں) بلکہ یہ قرآن وسنت کی علمی تعبیر وتشریح کا نام ہے (جو قرآن وسنت سے ثابت شدہ حقیقت ہے)۔ دعا ہے کہ اس عام فہم حقیقت پر مبنی علمی استدلال کو سمجھنے کی ہمیں توفیق نصیب ہو جائے اور اللہ پاک ہماری نسلوں (عوام وخواص ہر دو) کو ذوق سلیم اور فہم صالح عطا فرمائے۔ آمین۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲) ۔ کفار کے بے جا تعجب کا رد (تردید) کرتے ہوئے اہل ایمان کو انکے مقام و درجہ خاص کی خوشخبری سنا دینے کا حکم اور کفار کی قرآنی آیات کے متعلق بدعقیدگی کا مذمتی ذکر۔

(۳) ۔ وحی کے بھیجنے والے، خالق کائنات کی صفاتِ عظیمہ کا اعتقادی بیان۔

(۴) ۔ آخرت کے متعلق پختہ اعتقادی ذکر کے بعد اہل حق و باطل کے الگ الگ انجام خیر و بد کا اظہار۔

(۵) ۔ خدائی تخلیقی صفات عظیم کا احسانی بیان۔

أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ ٱلنَّاسَ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ

سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ سب آدمیوں کو ڈرائے اور جو ایمان لائیں

ءَامَنُوٓا۟ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ

انہیں یہ خوشخبری سنائے کہ انہیں اپنے رب کے ہاں پہنچ کر پورا مرتبہ ملے گا کافر کہتے ہیں کہ

إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ مُّبِينٌ ۝٢ إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ

یہ شخص صریح جادوگر ہے۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین

وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ

چھ دن میں بنائے پھر عرش پر قائم ہوا وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے اس کی اجازت کے

ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ

سوا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے سو اسی کی عبادت

فَٱعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝٣ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ ٱللَّهِ

کرو کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے ۔ تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے وہی

حَقًّا ۚ إِنَّهُۥ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ لِيَجْزِىَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَ

پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے

عَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ

انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے واسطے کھولتا ہوا پانی پینے

حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ ۝٤ هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ

کو ہوگا اور ان کے کفر کے سبب سے دردناک عذاب ہوگا۔ وہی ہے جس نے سورج کو روشن

ٱلشَّمْسَ ضِيَآءً وَٱلْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُۥ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا۟ عَدَدَ

بنایا اور چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر

ٱلسِّنِينَ وَٱلْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ

سکو یہ سب کچھ اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے وہ اپنی آیتیں سمجھ داروں کے لئے کھول

ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝٥ إِنَّ فِى ٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَمَا

کھول کر بیان فرماتا ہے۔ رات اور دن کے آنے جانے میں اور جو چیزیں اللہ نے آسمانوں

خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝۶ اِنَّ
اور زمین میں پیدا کی ہیں ان میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ڈرتے ہیں۔ البتہ جو
الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا
لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر خوش ہوئے اور اسی پر مطمئن
بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝۷ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ
ہوگئے اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ ان کا ٹھکانا آگ ہے بسبب
بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۸ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اس کے جو کرتے تھے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انہیں ان
یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ
کا رب ان کے ایمان کے سبب ہدایت کرے گا ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں
جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝۹ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ
بہتی ہوں گی۔ اس جگہ ان کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور وہاں ان کا باہمی تحفہ سلام
فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۰ ع
ہوگا اور ان کی دعا کا خاتمہ اس پر ہوگا کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔
وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ
اور اگر اللہ لوگوں کو برائی جلد پہنچادے جس طرح وہ بھلائی جلد مانگتے ہیں تو ان کی عمر ختم کردی جائے
اَجَلُهُمْ ۗ فَنَذَرُ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝۱۱
سو ہم چھوڑے رکھتے ہیں ان لوگوں کو جنہیں ہماری ملاقات کی امید نہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔
وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ
اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ہونے کی حالت میں ہمیں پکارتا ہے
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۗ كَذٰلِكَ
پھر جب ہم اس سے اس تکلیف کو دور کردیتے ہیں تو اس طرح گزر جاتا ہے گویا کہ ہمیں کسی تکلیف پہنچنے
زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۱۲ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ
پر پکارا ہی نہیں تھا اسی طرح بے باکوں کو پسند آیا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ اور البتہ ہم تم سے پہلے کئی امتوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶)۔ گردش لیل ونہار (رات دن کا بدلنا) اور ارض وسما جیسی عظیم نشانیوں پر متقی لوگوں کے اعتقادی وصف کا تحسینی ذکر۔

(۷تا۸)۔ اہل ایمان کے برعکس منکرین آخرت کے دنیوی آسائشات میں فنا ہونے اور اطاعت حق کے بارے غافلانہ روش پر انکے خطرناک انجام کا تنبیہی ذکر۔

(۹تا۱۰)۔ اہل ایمان کی اطاعت شعار زندگی پر ان کیلئے اُخروی (خدائی) اکرام واعزاز کا بیان۔

(۱۱)۔ انسان کی عموماً جلد باز (منفی فطرت) پر اظہار افسوس کرتے ہوئے منکرین آخرت کی باغیانہ روش پر سخت اظہار برہمی۔

(۱۲)۔ انسان کی عمومی روش اور بے قدری کا شکایاتی ومذمتی ذکر۔

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا
کو ہلاک کر چکے ہیں جب انہوں نے ظلم اختیار کیا حالانکہ پیغمبران کے پاس کھلی نشانیاں لائے
لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۱۳ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ
تھے اور وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے ہم گنہگاروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے
خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۱۴ وَاِذَا
تمہیں ان کے بعد زمین میں نائب بنایا تاکہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو۔ اور جب ان
تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ
کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں وہ لوگ کہتے ہیں جنہیں ہم سے ملاقات کی امید
بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ
نہیں کہ اس کے سوا کوئی قرآن لے آیا اسے بدل دے تو کہہ دے میرا کام نہیں کہ اپنی طرف
تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ
سے اسے بدل دوں میں اسی کی تابعداری کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جائے اگر میں اپنے
عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۱۵ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ
رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کہہ دو اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تمہارے
عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ
سامنے نہ پڑھتا اور نہ وہ تمہیں اس سے خبردار کرتا کیونکہ میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۱۶ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
کیا پھر تم نہیں سمجھتے۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کی
كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۱۷ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
آیتوں کو جھٹلائے بے شک گنہگاروں کا بھلا نہیں ہوتا۔ اور اللہ کے سوا اس چیز کی پرستش کرتے
اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا
ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکے اور نہ انہیں نفع دے سکے اور کہتے ہیں اللہ کے ہاں یہ ہمارے
عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي
سفارشی ہیں کہہ دو کیا تم اللہ کو بتلاتے ہو جو اسے آسمانوں اور زمین میں معلوم نہیں

[illegible]ہوم آیات بمطابق آیت نمبر

([illegible])۔ اقوام سابقہ کی ہلاکت [illegible] کا پس منظر سمیت مذمتی ذکر۔

([illegible])۔ بعدازاں انکی جگہ لینے والوں کو [illegible]ماس۔

([illegible])۔ نزول قرآن (اظہار حق) پر [illegible] کی بے جا خواہش کا مذمتی ذکر [illegible] امام الانبیاء ﷺ کو وحی الٰہی [illegible]تعلق اعتقادی حقیقت واضح [illegible] کا زوردار حکم۔

([illegible])۔ وضاحت مزید کے ساتھ خاتم [illegible] ﷺ کی حیات سابقہ سے ہی [illegible] حق کا سبق حاصل کرنے کا ذکر۔

([illegible])۔ افترا علی اللہ (خدا پر جھوٹ [illegible]) اور تکذیب آیات کا مجرم دنیا کا [illegible] سے بڑا ظالم قرار (اور خدائی [illegible] کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا)۔

([illegible])۔ مشرکین کے (شرکیہ عقائد پر [illegible]) اقوال قبیحہ کا مذمتی ذکر، جواباً [illegible] اظہار کیلئے خدائی صفت عالیہ [illegible]۔

الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ

وہ پاک ہے اور ان لوگوں کے شرک سے بلند ہے ۔ اور لوگ ایک ہی امت تھے پھر جدا جدا

اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

ہوگئے اور اگر ایک بات تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے نہ ہوچکی ہوتی تو جن باتوں

لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کردیا جاتا۔ اور کہتے ہیں اس پر اس کے رب

عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ

سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری سو تو کہہ دے کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے سو تم انتظار کرو میں

مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ ع

بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں اس تکلیف کے

مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ

بعد جو انہیں پہنچی تھی تو وہ ہماری آیتوں کے متعلق حیلے کرنے لگتے ہیں کہہ دو کہ اللہ بہت جلد حیلہ کرنے والا

رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ

ہے بے شک ہمارے فرشتے تمہارے سب حیلوں کو لکھ رہے ہیں۔وہ وہی ہے جو تمہیں جنگل اور دریا میں سیر کرنے کی

حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا

توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں بیٹھتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے لے کر چلتی

جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا

ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں تیز ہوا چلتی ہے اور ہر طرف سے ان پر لہریں چھانے لگتی ہیں اور وہ

اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا

خیال کرتے ہیں کہ بے شک وہ لہروں میں گھر گئے ہیں تو سب خالص اعتقاد سے اللہ ہی کو پکارنے

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ

لگتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس مصیبت سے بچادے تو ہم ضرور شکر گزار رہیں گے ۔ پھر جب اللہ انہیں

فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ

نجات دے دیتا ہے تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں اے لوگو تمہاری شرارت کا وبال تمہاری جانوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹)۔ابتداء میں وحدتِ عقائد مگر بعد ازاں اختلافِ عقائد کا پس منظر ذکر کرتے ہوئے منکرینِ حق پر فوری عدم گرفت (گرفت نہ کرنے) کا حکمتی اظہار و بیان۔

(۲۰)۔اظہارِ معجزات کا مطالبہ کرنے والوں کے سامنے امام الانبیاء ﷺ کو اعتقادی اظہارِ حقیقت کا حکم۔

(۲۱)۔تنگ دستی کے بعد خوشحالی پر کفار کی بے قدری و حیلہ سازی کا مذمتی ذکر نیز خاتم الانبیاء ﷺ کو اظہارِ حقیقت کے بیان کا حکم۔

(۲۲تا۲۳)۔دورانِ سفر آمدہ پریشان کن صورتِ حال پر کفار کی توحید پر مبنی فریادی پکار اور وعدۂ شکر جبکہ بعد از نجات دوبارہ شرکیہ بغاوت کا مذمتی اظہار مزید انسان کو انجام کار منفی نتائج کے سامنا کرنے کی سخت وارننگ (تنبیہ)۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٤)۔ انسانی غفلت، نیکی و بدی کے انجام سے آگاہی کیلئے انسانی زندگی کی مثال خاص کا مشاہداتی اظہار و بیان۔

(٢٥ تا ٢٦)۔ احسان بھری دعوت خاص اور فرمانبرداروں کیلئے انعام مزید نیز آخرت میں ان کے لئے خصوصی اعزاز و اکرام کا احسانی ذکر و بیان۔

(٢٧)۔ نافرمانوں کیلئے خدائی قانونِ جزاء اور اُخروی ہولناک سزا کا غضبناک اظہار۔

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

پڑ رہی پڑے گا دنیا کی زندگی کا نفع اٹھالو پھر ہمارے ہاں ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے پھر ہم تمہیں بتلا دیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ اسے ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ سبزہ مل کر

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤى اِذَآ اَخَذَتِ

نکلا جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین سبزے سے خوبصورت اور آراستہ ہوگئی

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ

اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر بالکل قابض ہو چکے ہیں تو اس پر ہماری طرف سے دن

اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

یا رات میں کوئی حادثہ آپڑا سو ہم نے اسے ایسا صاف کر دیا کہ گویا کل وہاں کچھ بھی نہ تھا اسی طرح ہم

بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا

نشانیوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے سامنے جو غور کرتے ہیں۔ اور اللہ سلامتی

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ

کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ جنہوں نے بھلائی

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ

کی ان کے لئے بھلائی ہے اور زیادتی بھی اور ان کے منہ پر سیاہی اور رسوائی

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ

نہیں چڑھے گی وہ بہشتی ہیں وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جنہوں نے برے کام

جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

کیے تو برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور ان پر ذلت چھائے گی اور انہیں اللہ سے بچانے

عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ

والا کوئی نہ ہوگا گویا کہ ان کے موہنوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اوڑھا دیے گئے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

ہیں یہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ
مشرکوں سے کہیں گے تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو تو ہم ان میں پھوٹ ڈال دیں گے
وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا
اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ سو اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُو
گواہ کافی ہے کہ ہمیں تمہاری عبادت کی خبر ہی نہ تھی۔ اس جگہ ہر شخص اپنے پہلے کئے ہوئے کاموں
كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم
کو جانچ لے گا اور یہ لوگ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مالک ہے اور جو وہ جھوٹ باندھا
مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن ع ۳ ۱۰ ۸ النصف
کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا۔ کہو تمہیں آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے یا
يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
کانوں اور آنکھوں کا کون مالک ہے اور زندہ کو مردے سے کون نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے کون
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ
نکالتا ہے اور سب کاموں کا کون انتظام کرتا ہے سو کہیں گے کہ اللہ تو کہو کہ پھر اللہ سے کیوں
أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا
نہیں ڈرتے۔ یہی (اللہ) تمہارا سچا رب ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور ہے کیا سو تم کدھر
الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
پھرے جاتے ہو۔ اسی طرح ان نافرمانوں کے حق میں تیرے رب کا فیصلہ ثابت ہو کر
الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم
رہا کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ کہہ دو آیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو خلوقات کو پیدا
مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ
کرے پھر اسے دوبارہ زندہ کرے کہہ دو اللہ پہلے پیدا کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا سو تم کہاں پھیر
فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ
لے جاتے ہو۔ کہہ دو آیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو صحیح راہ بتلائے کہہ دو اللہ ہی صحیح راستہ بتلاتا ہے

(۲۸ تا ۲۹)۔ مشرکین سے روز محشر خدائی احتساب وگرفت کا پرہیبت ذکر اور کفار کے متعلق معبودان باطل کے روز قیامت اُن سے اظہار لاتعلقی اور اس پر خدائی شہادت کا اعلانیہ اظہار و بیان۔

(۳۰)۔ ہر شخص کو مثبت یا منفی نتیجہ کا سامنا کرنے اور خدائی بارگاہ میں جھوٹ سچ کھل جانے کا تنبیہانہ طرز بیان۔

(۳۱)۔ خالق کائنات کی طرف سے آفاقی (آسمان وزمین) ونفسی تخلیقات (کان، آنکھیں وغیرہ) اور دیگر مشاہدۂ قدرت (مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ اشیاء کے پیدا ہونے) کے حوالے سے اظہار حقیقت پر مبنی لاجواب سوالوں کا (تنبیہی طرز سے) ذکر۔

(۳۲)۔ اتنی بڑی صفات کا مالک ہی تمہارا معبود حقیقی ہے، اس حقیقت سے انحراف کا دوسرا مطلب گمراہی ہے سے کام لینے کا تنبیہی اظہار۔

(۳۳)۔ نافرمانیوں کے تسلسل پر خدائی گرفت کا برہمی اظہار و بیان (کہ قبولیت حق کی صلاحیت سلب ہوگئی ہے یہ کہ ایمان ہی نہ لاسکیں گے)۔

(۳۴)۔ اثبات توحید وتردید شرک کے متعلق لاجواب حقائق کا سوالیہ طرز سے تنبیہی ذکر۔

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ

تو اب جو صحیح راستہ بتلائے اس کی بات ماننی چاہئے یا اس کی جو خود راہ نہ پائے

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۳۵

مگر جب کوئی اور اسے راہ بتلائے سو تمہیں کیا ہوگیا کیا انصاف کرتے ہو۔

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُھُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَـيْـــًٔا ۭ

اور وہ اکثر اٹکل پر چلتے ہیں بے شک حق بات کے سمجھنے میں اٹکل ذرا بھی کام نہیں دیتی بے شک

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۳۶ وَمَا كَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ

اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا اسے کوئی اپنی طرف سے

يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

بنالائے اور لیکن اپنے سے پہلے کلام کی تصدیق کرتا ہے اور ان چیزوں کو بیان کرتا ہے جو تم پر لکھی

وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۳۷ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

گئیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے

افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ

ہیں کہ اس نے اسے خود بنایا ہے کہہ دو تم ایک ہی ایسی سورت لے آؤ اور اللہ کے

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۳۸ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا

سوا جسے بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جسے وہ سمجھ نہ سکے

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی نہیں اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۳۹ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ

جھٹلایا تھا سو دیکھ لو کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اس پر ایمان لے آتے

ع وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۴۰ وَاِنْ

ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے اور تمہارا رب شریروں سے خوب واقف ہے۔ اور اگر تجھے

كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ

جھٹلائیں تو کہہ دے میرے لئے میرا کام اور تمہارے لئے تمہارا کام تم میرے کام کے جواب دہ نہیں اور میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۵ تا ۳۶)۔ ہدایت حق کے متعلق لاجواب صداقت کا حقیت سے لبریز اظہار و بیان۔

(۳۷)۔ صداقت قرآن اور اس کی کتب سابقہ کے متعلق تصدیقی حیثیت کا زوردار بیان۔

(۳۸)۔ صداقتِ کتاب اللہ کے حوالہ سے لاجواب معجزاتی چیلنج کا زوردار اعلان (افسوس کہ مسلمانوں کا اس آفاقی چیلنج کی طرف دھیان کیوں نہیں جاتا کہ دنیائے کفر کو اپنی صداقت کے حوالہ سے فقط یہی چیلنج دہراتے رہیں تو سارا کفر لاجواب ٹھہرے)۔

(۳۹)۔ کفار کی بلاوجہ (بلا دلیل) تکذیبِ حق کا مذمتی ذکر اور مستقبل کے متعلق مخفی قرآنی حقائق کے عدم اظہار کی وجہ سے اہل کفر کے دھوکہ میں رہنے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان کو ماضی کے نافرمانوں کے انجام سے سبق حاصل کرنے کی تنبیہی نصیحت۔

(۴۰)۔ قرآنی حقائق کی قبولیت و عدم قبولیت کے حوالہ سے لوگوں کے مثبت و منفی ردعمل کا جداگانہ تذکرہ۔

(۴۱)۔ تکذیب رسالت کے متعلق کفار کی مسلسل باغیانہ روش پر آپ ﷺ کو اتمام حجت کے اظہار کا خدائی حکم۔

وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٤١ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

تمہارے کام کا جواب دہ نہیں ہوں ۔ اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف کان لگاتے

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٤٢ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ

ہیں کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو اگر چہ وہ نا سمجھیں ۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف

اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٤٣ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

دیکھتے ہیں کیا تم اندھوں کو راہ دکھا دو گے اگر چہ کچھ بھی نہ دیکھتے ہوں ۔ بے شک اللہ لوگوں

النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٤٤ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۔ اور جس دن انہیں جمع

كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ

کرے گا گویا وہ نہیں رہے تھے مگر ایک گھڑی دن کی ایک دوسرے کو پہچانیں گے بے شک

خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝٤٥ وَاِمَّا

خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور راہ پانے والے نہ ہوئے ۔ اور اگر ہم تمہیں

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

ان وعدوں میں سے کوئی چیز دکھا دیں جو ہم نے ان سے کئے ہیں یا تمہیں وفات دیں پھر انہیں ہماری

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ۝٤٦ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا

ہی طرف لوٹنا ہے پھر اللہ شاہد ہے ان کاموں پر جو کرتے ہیں ۔ اور ہر امت کا ایک رسول ہے پھر جب

جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٤٧ وَ

ان کے پاس ان کا رسول آیا تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا گیا اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا ۔ اور

يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٨ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ

کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو ۔ کہہ دو میں اپنی ذات کے برے

لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ

اور بھلے کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے ہر امت کا ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت

اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٤٩ قُلْ

آتا ہے تو ایک گھڑی بھی دیر نہیں کر سکتے اور نہ جلدی کر سکتے ہیں ۔ کہہ دو بھلا دیکھو تو اگر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۲ تا ۴۳) ۔ مکذبین حق کی قوتِ سماعت اور قوتِ بصارت باطنی طور پر سلب ہو جانے کا لطیف پیرائے میں مذمتی ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو ان کے حوالہ سے مزید امید وابستہ نہ کرنے کا فکر انگیز اظہار و بیان ۔

(۴۴) ۔ انسان کے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے اور بعد میں چیخنے کی احمقانہ روش پر اظہارِ افسوس کا طرزِ خاص سے ذکر ۔

(۴۵) ۔ تکذیب حق کے ہٹ دھرم مجرمین کو اُخروی حقائق کے مشاہدہ پر کفِ افسوس ملتے رہنے کی پیشگی خبر دینے کا واعظانہ اظہار ۔

(۴۶) ۔ مستقبل کے حوالہ سے بعض خدائی وعدوں کے متعلق آپ ﷺ کو ان کی وقوعی صورتحال سے مطلع کرنے کی خبرِ خاص ۔

(۴۷) ۔ (دورِ سابق میں) ہر بڑی قوم میں رسول بھیجنے کا ذکر اور بعد از اتمامِ حجت فیصلہ حق لاگو کرنے کے قدیمی قانونِ الٰہی کا بیان ۔

(۴۸ تا ۴۹) ۔ جلد (عذاب آنے کے) فیصلے کے طلب گاروں کو آپ ﷺ کی طرف سے حقیقت پر مبنی جواب کا اعتقادی اظہار و بیان ۔

أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ
تم پر اس کا عذاب رات یا دن کو آجائے تو عذاب میں سے کون سی ایسی چیز ہے کہ مجرم اس کو
الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُم بِهِۦٓ ۚ ءَآلْـَٰٔنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِۦ
جلدی مانگتے ہیں۔ کیا پھر جب وہ آچکے گا تب اس پر ایمان لاؤ گے اب مانتے ہو اور تم اس
تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْخُلْدِ
کی جلدی کرتے تھے۔ پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشگی کا عذاب چکھتے رہو تمہیں نہیں
هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ
بدلہ دیا جاتا مگر اس چیز کا جو تم کرتے تھے۔ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا یہ بات سچ ہے کہہ دو
قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ
ہاں میرے رب کی قسم بے شک یہ سچ ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ اور اگر ہر ایک نافرمان
لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى ٱلْأَرْضِ لَٱفْتَدَتْ بِهِۦ ۗ وَأَسَرُّوا۟
کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں البتہ اپنے بدلہ میں دے ڈالے اور جب وہ عذاب دیکھیں
ٱلنَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ وَهُمْ
گے تو دل میں نادم ہوں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہوگا اور ان پر ظلم نہیں
لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾ أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ
کیا جائے گا۔ خبردار بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ
خبردار بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن
اور پھر اسی کی طرف پھر کر جاؤ گے۔ اے لوگو تمہارے رب سے نصیحت اور دلوں کے روگ
رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾
کی شفاء تمہارے پاس آئی ہے اور ایمان داروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔
قُلْ بِفَضْلِ ٱللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا
کہہ دو (قرآن) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے سو اسی پر انہیں خوش ہونا چاہئے یہ ان چیزوں سے بہتر ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۰ تا ۵۲)۔ کفار کی عذاب کے متعلق جلد بازی کے جواب میں سخت سرزنش کا اظہار و بیان۔

(۵۳)۔ وقوع عذاب کے حوالہ سے کفار کے استہزائی (مذاقیہ) سوال کا سخت لہجے سے جوابی اظہار۔

(۵۴)۔ دنیا میں خدائی وعدہ عذاب کا مذاق اڑانے والوں کیلیے روز محشر ان کی پریشان کن صورتحال کی المناک منظر کشی کا بیان۔

(۵۵ تا ۵۶)۔ خدائی سلطنت عامہ و قدرت کاملہ کے پس منظر میں وقوع وعدہ کے برحق ہونے کا اعتقادی اظہار نیز خدائی صفات برحق کا اعتقادی ذکر۔

(۵۷)۔ انسانوں کی ہدایت کیلیے (محبت کاملہ کے طور پر) خدائی نصیحت اور دلوں کی تاریکیاں دور کرنے کی غرض سے شفائی نسخہ خاص کی آمد کا احسانی اظہار و بیان۔

(۵۸)۔ ظاہری مال و دولت سمیٹنے کی بجائے باطنی نعمت خاص (قرآنی ہدایات) سے سینوں کو منور کرنے کی سنہری نصیحت۔

يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ أَرَءَيْتُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم
جو جمع کرتے ہیں۔ کہہ دو بھلا دیکھو تو اللہ نے تمہارے لئے جو رزق نازل فرمایا ہے تم نے اس میں سے
مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَٰلًا قُلْ ءَآللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى ٱللَّهِ تَفْتَرُونَ ﴿٥٩﴾ وَ
بعض کو حرام اور بعض کو حلال کر دیا کہہ دو کیا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے یا اللہ پر افتراء کرتے ہو۔ اور
مَا ظَنُّ ٱلَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّ
جو لوگ اللہ پر افتراء کرتے ہیں قیامت کے دن کی نسبت ان کا کیا خیال ہے
ٱللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٠﴾ وَمَا
بے شک اللہ لوگوں پر مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اور تم جس حال
تَكُونُ فِى شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا۟ مِنْهُ مِن قُرْءَانٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ
میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی کام کرتے ہو تو ہم
عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ
وہاں موجود ہوتے ہیں جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو اور تمہارے رب سے
عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَآ
ذرہ بھر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی
أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦١﴾ أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ
چیز اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر کتاب روشن میں ہے۔ خبردار بے شک جو اللہ کے
ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟
دوست ہیں نہ ان پر ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جو لوگ ایمان لائے اور
يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ ۚ لَا
ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے اللہ کی
تَبْدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنكَ
باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور ان کی بات سے غم نہ کر بے شک
قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾ أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ
عزت سب اللہ ہی کے لئے ہے وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ خبردار جو کوئی آسمانوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٥٩)۔ خدائی عطیہ "رزق حلال" میں کفار کی خود ساختہ حلت وحرمت پر تنبیہی سرزنش کا بیان۔

(٦٠)۔ افتراء علی اللہ (خدا پر جھوٹ گھڑنے) پر خدائی گرفت کی سختی اور دنیا میں مہلت دینے کے حوالے سے احسانِ الٰہی کا ذکر۔

(٦١)۔ آپ ﷺ پر خصوصاً اور لوگوں کے عمومی حالات پر براہ راست خدائی نظر وتوجہ، نیز ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کا خدائی احاطہ علم و مشاہدہ سے باہر نہ ہونے کا اعتقادی اظہار (کہ ہر حرکت وعمل خدائی رجسٹر (لوح محفوظ) میں درج ہو رہی ہے)۔

(٦٢ تا ٦٤)۔ پیکرانِ اطاعت (اولیاء اللہ) کے مقام وعظمت کا ایمانی ذکر وبیان۔

(٦٥)۔ کفار کی ایذا رسانی کو خاطر میں نہ لانے اور خدائی حقیقی عزت کو پیش نظر رکھنے کا اعتقادی اظہار۔

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اور یہ جو اللہ کے سوا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا
شریکوں کو پکارتے ہیں وہ نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور نہیں ہیں وہ مگر اٹکل
يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ
کرتے ہیں۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور دن
مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
دکھلانے والا بنایا بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں۔ کہتے ہیں اللہ
وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ
نے بیٹا بنا لیا وہ پاک ہے بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب
عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾
اسی کا ہے تمہارے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے تم اللہ پر ایسی بات کیوں کہتے ہو جو جانتے نہیں۔
قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾
کہہ دو جو لوگ اللہ پر افتراء کرتے ہیں نجات نہیں پائیں گے
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ
دنیا میں تھوڑا سا نفع اٹھا لینا ہے پھر ہماری ہی طرف انہیں لوٹنا ہے پھر ہم انہیں سخت عذاب چکھائیں
الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ
گے بسبب اس کے کہ کفر کرتے تھے۔ اور انہیں نوح کا حال سنا جب اس نے اپنی قوم
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ
سے کہا اے قوم اگر تمہیں میرا تم میں رہنا اور اللہ کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو
اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اب تم سب مل کر اپنا کام مقرر کرو اور اپنے شریکوں کو جمع کرو پھر
اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
تمہیں اپنے کام میں شبہ نہ رہے پھر وہ کام میرے ساتھ کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ پھر اگر منہ پھیر دو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٦)۔ خدائی احاطہ ملکیت وقدرت ہی برحق سمجھنے اور معبودان باطلہ کے متعلق کفار کے نظریہ ناحق کو رد کرنے کا اعتقادی بیان۔

(٦٧)۔ اثبات توحید کے عقلی ومشاہداتی دلائل واحسانات کا برملا اظہار۔

(٦٨)۔ کفار کے شرکیہ وکفریہ عقیدہ باطل کی مذمت وتردید کے بعد اظہارِ حق کا بیان نیز کفار کے خبثِ فکر پر انکی سرزنش۔

(٦٩)۔ اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے مجرمین کی دائمی ناکامی کا ذکر۔

(٧٠)۔ چار دن کی زندگی سے فائدہ اٹھا لینے کے بعد اُخروی خدائی گرفت کا غضبیہ اظہار وبیان۔ (ہر دور کے اکثر عیش پرست لوگ دنیوی زندگی کی بدمستی میں غرور وتکبر کے شکار اور اعراضِ حق کے مجرم چلے آرہے ہیں۔ اس فلسفہ ناحق کی سلسلہ وار کڑی کا آغاز)

(٧١ تا ٧٣)۔ حضرت نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے تبلیغ حق کے متعلق مکالمہ کے کچھ واقعاتی احوال اور قوم لوط کے تکذیبی رویہ کے باعث نتیجتاً عبرتناک ہلاکت جبکہ حضرت نوح علیہ السلام وفرمانبردارانِ حق کی مسلسل نجات کا سبق آموز ذکر وبیان۔

فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ

تو میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا میرا معاوضہ اللہ پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي

فرمانبرداروں میں سے رہوں۔ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں

الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ

کو کشتی میں بچالیا اور انہیں خلیفہ بنادیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں غرق کردیا سو دیکھ

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ

لو کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے ان کا انجام کیسا ہوا۔ پھر ہم نے نوح کے بعد اور پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف

رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا

بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے پھر بھی ان سے یہ نہ ہوا کہ اس بات پر ایمان لے آئیں

كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾

جسے پہلے سے جھٹلا چکے تھے اسی طرح ہم حد سے نکل جانے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ

پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی نشانیاں

بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ

دے کر بھیجا پھر انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ گنہگار تھے۔ پھر جب انہیں ہمارے ہاں

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ

سے سچی بات پہنچی کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا کیا تم حق بات کو یہ کہتے ہو جب وہ

لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا

تمہارے پاس آئی کیا یہ جادو ہے اور جادو کرنے والے نجات نہیں پاتے۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے

أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ

ہاں آیا ہے کہ ہمیں اس راستہ سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اور تم دونوں کو

فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي

اس ملک میں سرداری مل جائے اور ہم تو تمہیں ماننے والے نہیں۔ اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر دانا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۴)۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام تک (درمیان عرصہ میں بھی) فریضہ تبلیغ حق کی ادائیگی کیلئے یکے بعد دیگرے انبیاء ورسل کی آمد اور قوموں کی روائتی تکذیبی روش پر خدائی باطنی عذاب (کہ ان سے قبول حق کی صلاحیت سلب کی جاتی رہی) کا تنبیہاتی وعبرتی ذکر۔

(۷۵)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وحضرت ہارون علیہ السلام کی فرعون (اور قوم فرعون) کی طرف تبلیغ دین کیلئے بعثت (آمد) پر فرعونیوں کے اعراض حق (متکبرانہ اور مجرمانہ روش) کا شکایاتی ذکر۔

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا
جادوگر کو لے آؤ۔ پھر جب جادوگر آئے انہیں موسیٰ نے کہا ڈالو جو تم
مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ
ڈالتے ہو۔ پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا کہ جو تم لائے ہو وہ جادو ہے
السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾
اللہ اسے ابھی درہم برہم کردے گا بے شک اللہ شریروں کے کام نہیں سنوارتا۔
وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى ع ۱۲
اور اللہ اپنے حکم سے حق بات کو سچا کرتا ہے اگرچہ گنہگار برا ہی مانیں۔ پھر کوئی بھی موسیٰ پر ایمان
اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهِمْ
نہ لایا مگر اس کی قوم کے چند لڑکے اور وہ بھی فرعون کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں وہ انہیں
اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ
مصیبت میں نہ ڈال دے اور بے شک فرعون زمین میں سرکشی کرنے والا تھا اور بے شک وہ حد سے
الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
گزرنے والوں میں سے تھا۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے
فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم فرمانبردار ہو۔ تب وہ بولے ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ
اے رب ہمارے ہم پر اس ظالم قوم کا زور نہ آزما۔ اور ہمیں مہربانی فرما کر ان
مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ
کافروں سے چھڑا دے۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو حکم بھیجا کہ اپنی قوم
لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ
کے واسطے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو مسجدیں سمجھو اور نماز قائم کرو اور ایمان
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ
والوں کو خوش خبری دو۔ اور موسیٰ نے کہا اے رب ہمارے تو نے فرعون اور اس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۶ تا ۸۲)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے مابین (اظہار حق و باطل کا) تفصیلی مکالمہ اور احقاق حق (حق کو واضح کردینے) کے متعلق خدائی فیصلے کا زوردار بیان۔

(۸۳ تا ۸۶)۔ اظہار حق اور مسلسل مساعی جمیلہ کے باوجود فقط کچھ نوجوانوں پر ایمانی اثرات کے اظہار کا ذکر (کہ وہ بھی مشکل ماحول میں کس طرح ایمان لائے تھے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے نوجوانوں سے استقامت حق کے حوالہ سے مکالمہ و جوابِ مکالمہ کا واقعاتی بیان۔

(۸۷ تا ۸۸)۔ فرعونیوں کے مسلسل مظالم پر قوم موسیٰ علیہ السلام کے لئے خدائی ہدایاتی نصیحت نامہ کے نفاذ کا ذکر، بارگاہ خداوندی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعونیوں کو مال و دولت کی فراوانی اور اسباب دنیا کی فراہمی کا شکوہ اور ان (فرعونیوں) کے خلاف اظہار بد دعا۔

مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ

کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں آرائش اور ہر طرح کا مال دیا ہے اے رب ہمارے یہاں تک کہ انہوں

سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

نے تیرے راستہ سے گمراہ کر دیا اے رب ہمارے ان کے مالوں کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ

پس یہ ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھیں۔ فرمایا تمہاری دعا قبول ہو چکی

دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

سو تم دونوں ثابت قدم رہو اور بے عقلوں کی راہ پر مت چلو۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم اور زیادتی سے

بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ

ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا کہا میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر

اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾

بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ

اب یہ کہتا ہے اور تو اس سے پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا۔ سو آج

نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

ہم تیرے بدن کو نکال لیں گے تاکہ تو پچھلوں کے لئے عبرت ہو اور بے شک بہت سے لوگ

النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ ع

ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔ اور البتہ تحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کی عمدہ جگہ دی

صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَهُمُ

اور کھانے کو ستھری چیزیں دیں وہ باوجود علم ہونے کے اختلاف کرتے رہے بے شک

الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا

تیرا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا جس بات میں کہ وہ اختلاف

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۹)۔ جواباً بددعا کی قبولیت اور استقامت حق (جلد بازی کئے بغیر) کی تلقین کا اظہار (فرعونیوں کے طویل مظالم اور ناحق اقتدار کے خاتمہ کا آغاز)

(۹۰ تا ۹۲)۔ قوم موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کا حکم، فرعونیوں کے قوم موسیٰ کا تعاقب اور دریائے نیل میں فرعونیوں کی غرقابی کا عبرتی ذکر، نیز غرقابی کے وقت فرعون سے اظہارِ برہمی کا سبق آموز بیان۔

(۹۳)۔ فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد قوم موسیٰ علیہ السلام پر خدائی احسانات، نیز بنی اسرائیلیوں کی علمی واخلاقی پستی کا شکایاتی ذکر، نتیجتاً روزِ محشر ان کے مابین اظہارِ حقیقت واضح کر دینے کا ذکر وبیان۔

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾ فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْـَٔلِ
کرتے تھے۔ سو اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے تیری طرف اتاری تو ان سے پوچھ
الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَـٰبَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِن
لے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں بے شک تیرے پاس تیرے رب سے حق بات آئی ہے
رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ
سو تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہو۔ اور ان میں سے بھی نہ ہو جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو
كَذَّبُوا بِـَٔايَـٰتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَـٰسِرِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ
جھٹلایا پھر تو بھی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ جن پر تیرے رب کی بات ثابت
عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ ءَايَةٍ
ہوچکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اگرچہ انہیں ساری نشانیاں پہنچ جائیں جب
حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ ءَامَنَتْ
تک کہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ سو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی جو ایمان لاتی تو اس کا
فَنَفَعَهَآ إِيمَـٰنُهَآ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّآ ءَامَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ
ایمان اسے نفع دیتا سوائے یونس کی قوم کے کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَـٰهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٩٨﴾
میں ان سے ذلت کا عذاب دور کردیا اور ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔
وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَءَامَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنتَ
اور اگر تیرا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے پھر کیا تو
تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن
لوگوں پر زبردستی کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور کسی کے بھی بس میں نہیں کہ اللہ
تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ
کے حکم کے سوا ایمان لے آئے اور اللہ ان کے لئے کفر کا فیصلہ کرتا ہے جو
لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَـٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا
نہیں سوچتے۔ کہہ دو دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے اور بے ایمان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٤) ۔ (آپکے توسط سے) صداقت حق [میں ش]ک کرنے والوں کیلئے اہل کتاب [سے تص]دیقی رجوع کرنے کا ترغیبی مشورہ، [اظہار ح]قانیت کے بعد کسی طرح کے تردد (شک) کو خاطر میں نہ لانے کی زوردار نصیحت کا اظہار۔

(٩٥) ۔ تکذیبی رویوں اور خسارے کے [راستوں] سے ہمیشہ اجتناب (دور رہنے) کی تلقین و نصیحت۔

(٩٦-٩٧) ۔ ازلی بدبختوں کے عدم ایمان پر پریشان نہ ہونے کا لطیف پیرائے سے اظہار (یہ لاتوں کے بھوت ہیں جب تک مشاہدہ عذاب نہ ہوجائے یہ سیدھے نہیں ہونگے)۔ (مشاہدہ عذاب کے وقت کسی کی معذرت اور ایمانی اظہار قبول نہیں کیا گیا سوائے قومِ یونس کے۔

(٩٨) ۔ قومِ یونس کی مشاہدہ عذاب پر معذرتی اظہار قبول کرنے کی مخصوص استثنائی صورتحال کا واقعاتی اشارہ و تنبیہ۔

(٩٩) ۔ لوگوں کے ایمان قبول کرنے کے متعلق اہل ایمان کی حد سے بڑھی تمنا و خواہش کے جواب میں خدائی تکوینی حکمت کا لطیف پیرائے سے تنبیہی اظہار۔

(١٠٠) ۔ ایمان عطا کرنے کے حوالہ سے خدائی قانون کا حکیمانہ اسلوب سے بیان۔

تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ
قوم کو معجزے اور ڈرانے والے کچھ فائدہ نہیں دیتے۔ پھر کیا وہ انہیں لوگوں
يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ
کے دنوں کا سا انتظار کرتے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں کہہ دو اچھا انتظار کرو
فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا
میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور ان لوگوں کو جو ایمان لاتے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا ع ۱۰ ۱۵
ہیں بچالیتے ہیں اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ ایمان والوں کو بچالیں۔ کہہ دو اے لوگو
النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ
اگر تمہیں میرے دین میں شک ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚۖ
کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے
وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ
حکم ہوا ہے کہ ایمان داروں میں رہوں۔ اور یہ بھی کہ یکسو ہو کر دین کی طرف
لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ
رخ کئے رہو اور مشرکوں میں نہ ہو۔ اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو نہ پکار جو نہ
دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ
تیرا بھلا کرے اور نہ برا پھر اگر تو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ
جائے گا۔ اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں
يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ
فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دو اے لوگو تمہیں تمہارے رب سے حق پہنچ چکا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۱) ۔ اتمام حجت کیلئے مشاہدات قدرت کو پیش نظر رکھنے کا حکم دیتے ہوئے ضدی اور ہٹ دھرم کفار پر ذرائع ہدایت استعمال نہ کرنے کے باعث برہمی اظہار۔

(۱۰۲) ۔ تمام تر ذرائع ہدایت کے باوجود سرکشی وبغاوت کے مجرمین کو نشانِ عبرت بنا دینے کے حوالہ سے انتظار کی تنبیہ۔

(۱۰۳)۔ فریضہ حق ادا کرنے والوں کے متعلق عادت الٰہیہ کا تسلی آمیز اظہار۔

(۱۰۴)۔ دینی حقائق میں شک کرنے والوں کے آگے دوٹوک پیغام حق کا اظہار واعلان۔

(۱۰۵)۔ دین حنیف کے واضح اظہار اور شرک سے بیزاری کا ناصحانہ ذکر۔

(۱۰۶ تا ۱۰۷)۔ نفع ونقصان کے متعلق پختہ عقیدہ کے دوٹوک اظہار کا ذکر وبیان۔

رَبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

پس جو کوئی راہ پر آئے سو وہ اپنے بھلے کے لئے راہ پاتا ہے اور جو گمراہ رہے گا اس کا وبال

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۞ ١٠٨ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى

بھی اسی پر پڑے گا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں ۔ اور جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے

ع ۱۱ اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۞ ١٠٩

اس پر چل اور صبر کر یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کردے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [illegible]

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۞ ١

یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی آیتیں حکیم خبردار کی طرف سے مستحکم کردی گئی ہیں پھر مفصل بیان کی گئی ہیں۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۞ ٢ وَّاَنِ

یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ اور

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا

یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو تاکہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھا

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ

فائدہ پہنچائے اور جس نے بڑھ کر نیکی کی ہو اس کو بڑھ کر بدلہ دے اور اگر تم پھر جاؤگے تو میں

تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۞ ٣ اِلَى اللّٰهِ

تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ تمہیں اللہ کی طرف لوٹ

مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ ٤ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ

کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ خبردار بے شک وہ اپنے سینے دوہرے کررہے ہیں تاکہ اس

صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ

سے چھپ جائیں خبردار جس وقت وہ کپڑے ڈھانکتے ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاکر اور

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ ٥

ظاہر کرکے کرتے ہیں بے شک وہ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۸)۔لوگوں کے سامنے اتمام حجت ہوجانے کے بعد نظام جبر سے ہٹ کر اپنے اختیار سے قبول ہدایت یا ضلالت (گمراہی) کے فیصلہ کرنے کا (آزمائشی) اظہار۔

(۱۰۹)۔خاتم الانبیاء ﷺ کو وحی الٰہی کی اتباع اور استقامت سے اپنا فریضہ حق ادا کرتے رہنے کی نصیحت (حتیٰ کہ اللہ پاک حق و باطل کے مابین امتیاز واضح کردے)۔

سورۃ ہود

(۱)۔رموز کلام الٰہیہ سے آغاز کرتے ہوئے محکم (مضبوط/اٹل) آیات اور تفصیلات (واضح عقائد واحکام) کے قطعی ہونے کی (حکیم وخبیر ذات کی طرف سے) تصدیق کا ذکر۔

(۲)۔توحید و رسالت (آپ ﷺ کے نذیر وبشیر ہونے) کا برملا اظہار۔

(۳)۔اظہارِ استغفار اور توبہ کے نتائج حسنہ کا اظہار و بیان نیز حکم عدولی کی صورت میں عذاب و گرفتِ خداوندی کا تنبیہی ذکر۔

(۴)۔ہر چیز پر قادر ذات کی طرف سے آخرت کو پیش نظر رکھنے کا تنبیہی اظہار۔

(۵)۔علیم بذات الصدور سے کچھ بھی مخفی نہ ہونے کا تنبیہاتی اظہار و بیان۔ (شرم وحیاء کے ہزار پردے ہوں یا مخفی و پوشیدہ مشورے اس ذات سے کوئی حقیقت مخفی نہیں رہ سکتی)۔

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ پر ہے اور جانتا ہے جہاں وہ

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ

ٹھہرتا ہے اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے سب کچھ واضح کتاب میں ہے ۔ اور وہی ہے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے اور اس کا تخت پانی پر تھا تاکہ

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن

تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا کام کرتا ہے۔ اور اگر تو کہے کہ تم

بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾

مرنے کے بعد اٹھو گے تو منکرین یہ کہیں گے کہ یہ تو صریح جادو ہے ۔

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا

اور اگر ہم ایک مدت معلوم تک ان سے عذاب کو روک رکھیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے

يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم

عذاب کو روک دیا خبردار جس دن اُن پر عذاب آئے گا ان سے نہ پھیرا جائے گا اور انہیں وہ

مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ ع

چیز گھیرے گی جس پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے ۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھا کر پھر

نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ

اس سے چھین لیتے ہیں تو وہ ناامید ناشکرا ہو جاتا ہے۔ اور اگر مصیبت پہنچنے کے بعد نعمتوں کا

مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِينَ

مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میری سختیاں جاتی رہیں کیونکہ وہ اترانے والا شیخی خورا ہے۔ مگر جو

صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١١﴾

لوگ صابر ہیں اور نیکیاں کرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن

پھر شاید آپ اس میں سے کچھ چھوڑ بیٹھیں گے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اور ان کے اس کہنے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶)۔ خدائی صفت (رزاق) کا بطور خاص اور صفتِ علم کا بطور عموم اظہار و بیان۔

(۷)۔ خدائی صفتِ تخلیق اور قدرتِ عظیم (استویٰ علی العرش) کا ذکر کرتے ہوئے نظام ابتلاء و آزمائش کا حکیمانہ اظہار و بیان نیز عقیدہ آخرت کے متعلق منکرین کے منفی نظریۂ ناحق کا مذمتی ذکر۔

(۸) منکرین حق سے تاخیر عذاب پر ان کے منفی ذہن جواباً خدائی اٹل گرفت کا تنبیہی و برہمی اظہار و بیان۔

(۹ تا ۱۰)۔ انسان کی فطرتی کمزوریوں کے ضمن میں بعضے آزمائشی احوال کے دوران اس کے منفی ردِعمل کا تجزیاتی ذکر۔

(۱۱)۔ فرمانبرداروں کے مثبت رویہ اور اطاعت شعاری کے نتیجہ خیز انعام کا بیان۔

يَقُولُوا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهُۥ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَآ أَنتَ نَذِيرٌ
سے آپ کا دل تنگ ہوگا کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتر آیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ
وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟
کیوں نہ آیا آپ تو محض ڈرانے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔ کیا کہتے ہیں کہ تو نے
بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِۦ مُفْتَرَيَٰتٍ وَٱدْعُوا۟ مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ
قرآن خود بنالیا ہے کہہ دو تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس کو بلا سکو بلا
ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٣﴾ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَكُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَآ
لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تمہارا کہنا پورا نہ کریں تو جان لو کہ قرآن اللہ کے علم سے نازل کیا
أُنزِلَ بِعِلْمِ ٱللَّهِ وَأَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٤﴾
گیا ہے اور یہ بھی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس کیا تم فرمانبرداری کرنے والے ہو۔
مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَٰلَهُمْ
جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہے تو ان کے اعمال ہم یہیں پورے
فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِى
کردیتے ہیں اور انہیں کچھ بھی نقصان نہیں دیا جاتا۔ یہ وہی ہیں جن کے لئے آخرت میں
ٱلْءَاخِرَةِ إِلَّا ٱلنَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا۟ فِيهَا وَبَٰطِلٌ مَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾
آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہوگیا جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا تھا اور خراب ہوگیا جو کچھ کمایا تھا۔
أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن
بھلا وہ شخص جو اپنے رب کے صاف راستہ پر ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک گواہ
قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَ
بھی ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب گواہ تھی جو امام اور رحمت تھی یہی لوگ قرآن کو مانتے ہیں اور
مَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ۚ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ
جو کوئی سب فرقوں میں سے اس کا منکر ہو تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سو تو قرآن کی طرف سے شبہ
مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٧﴾
میں نہ رہ بے شک یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

خلاصہ مضمون آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۲)۔ کفار کی بے ہودہ فکری (بے جا فرمائشی مطالبات) پر فطری کبیدگی (اظہار غم) کے جواب میں تسلی آمیز اور مشفقانہ تنبیہ خاص سمیت اپنے فرض منصبی کے متعلق وضاحت کردینے کا بیان۔

(۱۳)۔ کفار کی مصدقِ کتاب کے حوالہ سے تشکیکی (شک پر مبنی) الزام کے جواب میں اظہار حق کا لاجواب چیلنج۔

(۱۴)۔ کفار کی طرف سے چیلنج قبول نہ کرنے پر عقیدہ حق کی صداقت کے برملا اظہار کا اعلان۔

(۱۵ تا ۱۶)۔ نافرمانوں کی دنیوی چاہتوں پر خدائی ردِعمل کا ذکر۔ (وقتی خواہشات کے بدلے آخرت برباد)۔

(۱۷)۔ اہل ایمان کی تصدیقِ حق کے حوالہ سے انکی فطرتِ سلیمہ اور دیگر (تصدیقی) شواہدات کا ذکر۔ اس کے برعکس کفار کے انکار حق کے نتائج کا (موازناتی) اظہار وبیان نیز حق وصداقت کی شک سے بالاتر تصدیق کے ترغیبی اظہار کا ذکر۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے وہ لوگ اپنے رب کے روبرو
عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ
پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی ہیں کہ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
بولا تھا خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ
کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں۔ یہ لوگ
يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
زمین میں عاجز کرنے والے نہیں تھے اور ان کیلئے سوا اللہ کے کوئی دوست
وقف لازم — اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ
نہ تھا انہیں دوگنا عذاب کیا جائے گا یہ لوگ نہ سن سکتے تھے اور
مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
نہ دیکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور ان سے ضائع ہوگیا
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ
جو جھوٹ وہ باندھتے تھے۔ بے شک یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان
الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا
میں ہونگے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور اپنے رب کے سامنے
اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ
عاجزی کی وہ جنت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ دونوں فریق کی مثال
الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ
ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا کیا دونوں کا حال برابر
ع ٢ — مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۙ اِنِّىْ لَكُمْ
ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔ اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا بے شک میں تمہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٨)۔ خدا پر جھوٹ گھڑنے والے ظالموں کی روزِ محشر خدائی عدالت میں پیشی اور ان کے خلاف گواہی کے پس منظر میں خدائی لعنت کا غضبیہ اظہار وبیان۔

(١٩تا٢٢)۔ ظالموں کی مزید صفات قبیحہ کا مذمتی ذکر اور آخرت میں ان کی بے بسی سمیت سخت عذاب الٰہی وخسارے کا غضبناک ذکر۔

(٢٣)۔ اس کے برعکس اہل ایمان کی اطاعت شعاری پر خدائی انعام عظیم کا بیان۔

(٢٤)۔ نیک وبد کے مابین تقابل کی مثالیاتی طرز سے وضاحت کا تنبیہی عنوان سے ذکر (اطاعت ونافرمانی کی مثالیاتی ذکر کے بعد قوم نوح کے حوالہ سے واقعاتی ذکر کا آغاز) (گمراہی میں فنا قوم کی اصلاح کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی جہد مسلسل کا تفصیل سے ذکر و بیان۔

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
صاف ڈرانے والا ہوں ۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بے شک میں تم پر دردناک دن کے
يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦ مَا نَرَىٰكَ إِلَّا
عذاب سے ڈرتا ہوں۔ پھر اس کی قوم کے جو کافر سردار تھے وہ بولے ہمیں تو تم ہم جیسے ہی ایک آدمی
بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَىٰكَ ٱتَّبَعَكَ إِلَّا ٱلَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِىَ
نظر آتے ہو اور ہمیں تو تمہارے پیرو وہی نظر آتے ہیں جو ہم سے رذیل ہیں وہ بھی سرسری نظر سے
ٱلرَّأْىِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَٰذِبِينَ ﴿٢٧﴾
اور ہم تم میں اپنے سے کوئی فضیلت بھی نہیں پاتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔
قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى وَءَاتَىٰنِى
اس نے کہا اے میری قوم دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے صاف راستہ پر ہوں اور اس نے مجھ
رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِۦ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا
پر اپنے ہاں سے رحمت بھیجی ہو پھر وہ تمہیں دکھائی نہ دے تو کیا میں زبردستی تمہارے گلے مڑھ دوں اور تم
كَٰرِهُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى
اس سے نفرت کرتے ہو۔ اے میری قوم میں تم سے اس پر کچھ مال نہیں مانگتا میری مزدوری
ٱللَّهِ ۚ وَمَآ أَنَا۠ بِطَارِدِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ ۚ إِنَّهُم مُّلَٰقُوا۟ رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّىٓ
اللہ ہی کے ذمے ہے اور میں ایمانداروں کو ہٹانے والا نہیں بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے
أَرَىٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾ وَيَٰقَوْمِ مَن يَنصُرُنِى مِنَ ٱللَّهِ إِن
ہیں لیکن تمہیں جاہل قوم دیکھتا ہوں۔ اور اے میری قوم اگر میں انہیں ہٹا دوں تو مجھے اللہ سے
طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ
کون چھڑائے گا کیا پھر تم نہیں سمجھتے۔ اور میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے
ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّى مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ
ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ یہ کہوں گا کہ جو
تَزْدَرِىٓ أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًا ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِىٓ
لوگ تمہاری نظروں میں حقیر ہیں اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۵ تا ۳۵) ۔ (دعوت توحید، انذار وتخویف (عذاب الٰہی سے ڈرانا) قوم کی پست فکری وپست ذہنی کی اصلاح، بے لوث تبلیغی اقدامات، اور اظہار حق کے حوالہ سے واعظانہ نصائح نیز قوم کو راہ راست پر لانے کیلئے انتھک مساعی جمیلہ کے باوجود انکی باغیانہ مزاحمت وجدال (جھگڑابازی) پر مبنی قیل وقال جوابا حضرت نوح علیہ السلام کی اظہار حقیقت سے لبریز ناصحانہ خیرخواہی اور خدائی نافرمانی سے اظہار برأت کا سلسلہ وار اظہار وبیان۔

اَنۡفُسِهِمۡ ۚۖ اِنِّیۡۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوۡا یٰنُوۡحُ قَدۡ جٰدَلۡتَنَا

میں ہے ایسا کہوں تو میں بے انصاف ہوں۔ کہا اے نوح تو نے ہم سے جھگڑا کیا

فَاَکۡثَرۡتَ جِدَالَنَا فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۳۲﴾

اور بہت جھگڑا کر چکا اب لے آ جو تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔

قَالَ اِنَّمَا یَاۡتِیۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ اِنۡ شَآءَ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ

نوح نے کہا اسے تو اگر چاہے گا اللہ ہی لائے گا اور تم اسے روک نہ سکو گے۔ اور

لَا یَنۡفَعُکُمۡ نُصۡحِیۡۤ اِنۡ اَرَدۡتُّ اَنۡ اَنۡصَحَ لَکُمۡ اِنۡ کَانَ اللّٰہُ

میری نصیحت تمہیں فائدہ نہ دے گی خواہ میں کتنی ہی نصیحت کرنا چاہوں اگر اللہ کو تمہیں گمراہ رکھنا

یُرِیۡدُ اَنۡ یُّغۡوِیَکُمۡ ؕ ہُوَ رَبُّکُمۡ ۟ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿ؕ۳۴﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ

ہی منظور ہے وہی تمہارا رب ہے اور اس کی طرف تمہیں پھر جانا ہے۔ کیا کہتے ہیں کہ

افۡتَرٰىہُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَیۡتُہٗ فَعَلَیَّ اِجۡرَامِیۡ وَ اَنَا بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا

قرآن کو خود بنا لایا آپ فرمادیں، اگر میں خود بنا لاتا ہوں تو اسکا گناہ مجھ پر ہے اور میں تمہارے گناہوں سے

تُجۡرِمُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَ اُوۡحِیَ اِلٰی نُوۡحٍ اَنَّہٗ لَنۡ یُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِکَ ع ۱۱ ۳

بری ہوں۔ اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے اب کوئی ایمان نہیں

اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿ۚۖ۳۶﴾ وَ اصۡنَعِ

لائے گا مگر جو لا چکا پھر غم نہ کر ان کاموں پر جو کر رہے ہیں۔ اور ہمارے روبرو اور

الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا وَ وَحۡیِنَا وَ لَا تُخَاطِبۡنِیۡ فِی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ

ہمارے حکم سے کشتی بنا اور ظالموں کے حق میں مجھ سے کوئی بات نہ کر بے شک

اِنَّہُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ یَصۡنَعُ الۡفُلۡکَ ۟ وَ کُلَّمَا مَرَّ عَلَیۡہِ مَلَاٌ مِّنۡ

وہ غرق کئے جائیں گے۔ اور وہ کشتی بناتے تھے اور جب اس کی قوم کے سردار

قَوۡمِہٖ سَخِرُوۡا مِنۡہُ ؕ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡکُمۡ

اس پر گزرتے اس سے ہنسی کرتے کہتے اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنسیں گے

کَمَا تَسۡخَرُوۡنَ ﴿ؕ۳۸﴾ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ یَّاۡتِیۡہِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡہِ

جیسے تم ہنستے ہو۔ تمہیں جلدی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۶ تا ۴۰)۔ نافرمان قوم کے خلاف خدائی گرفت وانتقام کے سخت آپریشن کا اعلان واقداماتی آغاز کا واقعاتی ذکر (بڑی کشتی کی تیاری کا حکم، اس اقدام پر قوم کا تمسخر (مذاق اُڑانا) حضرت نوح علیہ السلام کا قوم کو تنبیہی جواب اور عذاب الٰہی آنے کی اطلاع، طوفان کے علاماتی اظہار پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہونے کے حوالہ سے خدائی نصیحت کا سلسلہ وار ذکر۔

کمالِ بشریت اور انسانی حقیقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ ہود آیت نمبر ۲۷)

اللہ تعالیٰ نے ہزار ہا مخلوقات میں سے تین قسم کی مخلوقات کو اہم احکامات کا مکلف (ذمہ دار) بنایا ہے: (۱) فرشتے (۲) انسان (۳) جنات۔ فرشتے خدائی حکم سے نوری (وجود سے) مخلوق کہلاتے ہیں، جنات کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے اور انسان عناصرِ اربعہ سے مرکب ایک غیر معمولی وجودی حقیقت کا خدائی تحفۂ خاص کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تکوینی طور پر (مخفی فیصلے سے) محض اطاعت و فرمانبرداری کے لیے پیدا فرمایا ہے اور ان میں سے جس جس کو یہ کام سونپا گیا ہے وہ (فرشتہ) اُسی کام میں لگا ہوا ہے ایک لحہ کے لیے بھی وہ نافرمانی کا (ارتکاب تو دور کی بات) تصور بھی نہیں کر سکتا۔ انسانوں اور جنات پر متضاد فکر و عمل کی قوت و طاقت عطا کرنے کے پسِ منظر میں نظامِ امتحان لاگو کیا ہے کہ ان میں سے کون اپنے اختیار سے خیر و شر (دونوں میں) سے کسی ایک کو عمل میں لاتا ہے، فرشتوں میں نہ کھانا پینا نہ نکاح و طلاق نہ آگے نسب اور اولاد کا سلسلہ (بلکہ فی الحال ان کی موت کا بھی کوئی تصور نہیں) فرشتے خدائی نظامِ خاص کے تحت ان ساری ضروریات سے ماوراء مخلوق ہیں۔ اس کے برعکس انسان اور جنات کی اپنی اپنی ضروریات، محتاجی، کھانا پینا، والدین، بیوی بچے، نکاح و طلاق آگے اولاد و نسب کا باقاعدہ نظام نافذ ہے اور بالآخر موت بھی خدائی فطرت کا نظم العمل ہے اور شریعت میں بھی اس کا اعتبار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی و رسول کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا اور انسانوں ہی کے نسب سے ان کا ظاہری اور باطنی نظامِ فطرت جاری فرمایا، کوئی نبی یا رسول اوپر سے براہِ راست نازل نہیں فرمایا پھر ہر نبی اور رسول کے بھی والدین، ان کی بھی اولاد اور نسبی سلسلہ، انسانوں کی ہی ضروریات (کھانا پینا، لباس، صحت، بیماری، مکان) یہاں تک کہ ان پر بھی انتقالِ حیات کا نظام نافذ فرمایا۔ امام الانبیاء ﷺ بھی حضرت عبداللہ کے نسب سے حضرت آمنہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا جان (خواجہ عبدالمطلب) سے آگے آپ ﷺ کا پورا سلسلہ نسب نامہ محفوظ اور پیچھے سے آپ کا رشتہ مطہر حضرت اسماعیلؑ بن حضرت ابراہیمؑ سے ملتا ہے الغرض آپ ﷺ کو بھی ظاہرا اور باطنا ہر دو لحاظ سے مکمل بلکہ اکمل و اجمل انسان بنایا گیا اور یہ معاملہ ہر نبی و رسول کے ساتھ ایک طرح ہوا۔ ارشادِ ربانی ہے، ترجمہ: ''اور ہم نے تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے تھے'' (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۲۰)۔ گویا ہر نبی و رسول فطرت انسانیہ کا مظہرِ اتم تھا اس کو بھی بھوک میں

کھانے پینے وغیرہ، چلنے پھرنے، سونے جاگنے وغیرہ کی حاجت پیش آتی تھی۔ وہ بھی بیمار ہوجاتے تھے اور پھر ان کو صحت بھی مل جاتی تھی ﴿وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ﴾ ترجمہ: ''اور جب میں مریض ہوتا ہوں (تو) وہی مجھے شفاء دیتا ہے (سورۃ الشعراء آیت نمبر ۸۰)۔ جبکہ فرشتے جو نوری مخلوق ہیں وہ ان میں سے ہر ایک حاجت سے مستثنیٰ (غیر محتاج) ہیں۔ قرآن کی واضح آیات سے (متشابہات سے نہیں) انبیاء ورسل اور خود خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انسان ہونا ثابت ہے تو پھر انکار و تاویل کیسی؟ کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے ''تحقیق تمہارے پاس ایک رسول تمہیں میں سے آئے'' (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۸)۔ دوسرے مقام پر ارشادِ الٰہی ہے کہ {البتہ تحقیق اللہ پاک نے احسان فرمایا مؤمنین پر کہ ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرمایا، الخ} (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)۔ جب ارشادِ ربانی میں وضاحت فرمادی گئی کہ انہی میں سے رسولوں کو مبعوث فرمایا گیا ہے۔ ایسے ہی گزشتہ انبیاء ورسل کے حوالہ سے قرآن کریم میں ان کے تذکرے میں یہی ارشاد فرمایا کہ ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ﴾، ﴿اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ الخ﴾، ﴿وَاِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صَالِحٌ﴾، ﴿اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ الخ﴾، ﴿اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ﴾۔ انبیاء کو ان کے خاندان اور اپنی قوم میں بھیجنے کا صاف تذکرہ خود اللہ پاک نے فرمایا اور اسی لیے یہی اعتقاد برحق ہے کہ ہر نبی و رسول کو اللہ پاک نے اعلیٰ انسان بنایا اور انسانوں کے خاندان میں ہی ان کو پیدا فرمایا البتہ انسانی درجات میں ہر نبی و رسول سب سے ممتاز، اعلیٰ و بلند تر بلکہ فرشتوں سے بھی افضل تھے۔ جبکہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم (بلکہ امام الملائکہ) بنایا کہ آپ کا مقام ''بعد از خدا بزرگ تُوئی قصہ مختصر'' کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و منزلت کا تعیُّن ہمارے الفاظ میں تقریباً ناممکن ہے۔ انسانیت اور فرشتوں کے تمام تر مدارج و مراتب کی جہاں انتہا ہے وہاں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ خاص کی ابتداء ہے۔ سب نوری پیچھے کھڑے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے تو مقام و منزلت کے کیا کہنے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء و رسل، اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق انسان ہی سے تعلق رکھتے تھے۔ باقی لفظی نزاع اور طویل بحث ہمارا موضوع نہیں اور نہ ہی اس پر تکرار کرنا وقت کا تقاضہ ہے۔ اس سے پرہیز کرتے ہوئے متفقہ حقائق کو ہی بیان کرنا چاہیے کہ اتحاد امت وقت کا اہم ترین تقاضہ ہے۔ فضول فرقہ واریت نے امت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے جس کے ذمہ دار تنگ نظر اور شدت پسند لوگ ہیں اور ان سے لازماً پرہیز کرنا چاہیے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۱ تا ۴۳)۔ حضرت نوح علیہ السلام کا کشتی میں بنام خدا سوار ہونا، کشتی کے بلند و بالا موجوں میں چلنے کی ہولناک منظر کشی، حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو کشتی میں سوار ہونے کی دعوت دینا جواباً اس کا بلند پہاڑی چوٹی پر چڑھ کر طوفان سے بچنے کے عزم کا اظہار کرنا، حضرت نوح علیہ السلام کا اس کو سمجھانا اور اس کے طوفان میں غرقاب ہو جانے جیسی صورتحال کا الم ناک ذکر و بیان۔

(۴۴)۔ طوفان کے خاتمہ کیلئے خدائی حکم خاص کا ذکر نیز کشتی نوح علیہ السلام کا جودی پہاڑ پر لنگر انداز ہونے اور ظالموں پر خدائی پھٹکار کا بیان۔

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۳۹﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ

کرے گا اور کس پر دائمی عذاب اترتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم پہنچا اور تندور نے

التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ

جوش مارا ہم نے کہا کشتی میں ہر قسم کے جوڑا نر مادہ چڑھا لے اور اپنے گھر والوں کو مگر

إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ

وہ جن کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے اور سب ایمان والوں کو اس کے ساتھ ایمان تو بہت

إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ

کم لائے تھے۔ اور کہا اس میں سوار ہو جاؤ اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے بے شک

عند حفص بفتح المیم والباقین بالضم ۱۲

إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ وہ انہیں پہاڑ جیسی لہروں میں لے جا رہی تھی اور نوح

وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا

نے اپنے بیٹے کو پکارا جب کہ وہ کنارے پر تھا اے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور

وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي

کافروں کے ساتھ نہ رہ۔ کہا میں ابھی کسی پہاڑی کی پناہ لے لیتا ہوں جو مجھے پانی سے

مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ

بچا لے گا کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہی رحم کرے اور دونوں

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ﴿۴۳﴾ وَقِيلَ يَا أَرْضُ

کے درمیان موج حائل ہوگئی پھر ڈوبنے والوں میں ہوگیا۔ اور حکم آیا اے زمین اپنا

ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ

پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا اور پانی سکھا دیا گیا اور کام ہو چکا اور کشتی

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۴۴﴾ وَ

جودی پہاڑ پر ٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ ظالموں پر پھٹکار ہے۔ اور نوح نے اپنے

نَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ

رب کو پکارا کہا اے رب میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ

سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے۔ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں کیونکہ اسکے

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ

عمل اچھے نہیں ہیں سو مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں میں تمہیں نصیحت کرتا

اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ

ہوں کہ کہیں جاہلوں میں نہ ہوجاؤ۔ کہا اے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے

اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ

وہ بات پوچھوں جو مجھے معلوم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان والوں میں ہو

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ

جاؤں گا۔ کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر اور تمہارے ساتھ والوں پر رہیں گی کشتی

مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ

سے اترا اور دوسرے فرقے ہیں کہ ہم انہیں دنیا میں فائدہ دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ

غائب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کررہے ہیں اس سے پہلے نہ تو آپ ہی جانتے تھے اور نہ

مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

آپ کی قوم جانتی تھی پس صبر کریں کہ بہتر انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ

ہود کو بھیجا کہا اے قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی حاکم نہیں تم سب

اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى

جھوٹ کہتے ہو۔ اے قوم میں اس پر تم سے مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری اسی پر ہے جس نے

الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ

مجھے پیدا کیا پھر کیا تم نہیں سمجھتے۔ اور اے قوم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو

تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى

وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے گا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۵ تا ۴۶) ۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ خداوندی میں اپنے بیٹے کے متعلق وعدہ الٰہی کے حوالہ سے فریاد جواباً اصل حقیقت کا وضاحتی اور تنبیہی اظہار۔

(۴۷) ۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں اظہار عجز سے طلبِ معذرت ورحمت کی فریاد۔

(۴۸) ۔ جواباً حضرت نوح علیہ السلام کو سلامتی و برکت کے ساتھ اپنے پیروکاروں سمیت کشتی سے اتر جانے کا مشفقانہ حکم، اور بقیہ گروہوں کے حوالے سے مستقبل کے اقدامات کا تنبیہی اظہار۔

(۴۹) ۔ غیبی احوال و واقعات سے آگاہی (جو کہ تصدیق نبوت کی واضح دلیل ہیں) کا احسانی ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی قوم کے (آگاہی سے قبل) علمی طور پر بے خبر ہونے کا حقیقت آمیز اظہار و بیان۔

(۵۰ تا ۵۲) ۔ اصلاح عقائد واعمال کے سلسلہ وار تذکرہ میں حضرت ہود علیہ السلام کی اپنی قوم عاد کی طرف بعثت اور بے لوث تبلیغ حق (عقیدہ توحید کا زوردار بیان، نیز قوم کو رب حقیقی سے استغفار وتوبہ کی تاکید کرتے ہوئے رحمت الٰہیہ سمیٹنے اور مجرمین کی راہوں پر نہ چلنے کی تاکید۔

قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝٥٢ قَالُوا يٰهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا

اور تم نافرمان ہو کر نہ پھر جاؤ۔ کہا اے ہود تو ہمارے پاس کوئی معجزہ بھی نہیں لایا اور ہم

نَحْنُ بِتَارِكِيٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝٥٣

تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تجھے ماننے والے ہیں۔

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيٓ اُشْهِدُ

ہم تو یہی کہتے ہیں کہ تجھے ہماری کسی معبود نے بری طرح سے جھپٹ لیا ہے کہا بے شک میں اللہ کو گواہ

اللّٰهَ وَاشْهَدُوٓا اَنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝٥٤ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ

کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں کہ جنہیں تم اللہ کے سوا شریک کرتے ہو۔ سو تم سب مل

جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝٥٥ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ

کر میرے حق میں برائی کرو پھر مجھے مہلت نہ دو۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے کوئی بھی زمین

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٥٦

پر ایسا چلنے والا نہیں کہ جس کی چوٹی اس نے نہ پکڑ رکھی ہو بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ

پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو جو مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا دیا اور میرا رب تمہاری جگہ اور

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْئًا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قوم پیدا کردے اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان

حَفِيْظٌ ۝٥٧ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

ہے۔ اور جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے ہود اور انہیں جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝٥٨ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا

رحمت سے بچالیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے نجات دی۔ اور یہ عاد تھے کہ اپنے رب کی

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝٥٩

باتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کو نہ مانا اور ہر ایک جبار سرکش کا حکم مانتے تھے۔

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا

اور اس دنیا میں اپنے پیچھے لعنت چھوڑ گئے اور قیامت کے دن بھی خبردار بے شک عاد نے ا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٥٣)۔ جواب میں قوم کی باغیانہ روش سے کفریہ ذہنیت کا گستاخانہ اظہار۔

(٥٤ تا ٥٧)۔ حضرت ہود علیہ السلام کا قوم کے شرکیہ عقائد سے اعلانیہ براءت کا اظہار اور قوم کے مقابلہ میں جرأت مندانہ استقامت وتوکل علی اللہ کا بھرپور اعتقادی اظہار و بیان۔

(٥٨ تا ٦٠)۔ حق و باطل کی طویل نظریاتی جنگ کے خدائی نتائج کا اظہار۔

کَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ ع ۵

رب کا انکار کیا تھا خبردار عاد جو ہود کی قوم تھی اللہ کی رحمت سے دور کی گئی ۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی

صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

صالح کو بھیجا گیا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اسی نے تمہیں زمین سے

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ

بنایا ہے اور تمہیں اس میں آباد کیا پس اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا رب نزدیک

اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ

ہے قبول کرنے والا ۔ انہوں نے کہا اے صالح اس سے پہلے تو ہمیں تجھ سے بڑی امید تھی کیا تم ہمیں ان معبودوں

هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ

کے پوجنے سے منع کرتے ہو جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں اور جس طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس

اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ

سے تو ہم بڑے شک میں ہیں ۔ صالح نے کہا اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے کوئی کھلی

رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ ۫ قف

دلیل رکھتا ہوں اور اس کی طرف سے میرے پاس رحمت بھی آ چکی ہو پھر اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو

فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ﴿۶۳﴾ وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً

مجھے اس سے کون بچا سکتا ہے پھر تم مجھے نقصان کے سوا اور کیا دے سکو گے ۔ اور اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ

تمہارے لئے نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو اور اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسے برائی سے چھونا بھی نہیں (ورنہ)

عَذَابٌ قَرِیْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ

پھر تمہیں عذاب بہت جلد آ پکڑے گا ۔ پھر انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب صالح نے کہا تین دن

اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا

تک اپنے گھروں میں فائدہ اٹھا لو یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا ۔ پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح کو اور

وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِىِٕذٍ ؕ اِنَّ

جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے نجات دی بے شک تیرا رب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦١) ۔ قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کی آمد اور انکی تبلیغی جدوجہد واصلاحی مساعی جمیلہ کا بیان ۔

(٦٢ تا ٦٣) ۔ قوم کے دعوت حق پر منفی ردعمل کے اظہار پر حضرت صالح علیہ السلام کا دلیل بھرا جوابی بیان ۔

(٦٤) ۔ قوم کے مطالبہ پر معجزاتی نشانی (اونٹنی) کے متعلق حضرت صالح علیہ السلام کی تاکیدی نصیحت وتنبیہ کا ذکر ۔

(٦٥ تا ٦٦) ۔ قوم کی اجتماعی خودکشی (خدائی نشانی اونٹنی کے اہانت آمیز قتل) کی صورت میں سخت خدائی ایکشن کی وارننگ (گرفت وانتقام حق) کا ذکر اور حضرت صالح علیہ السلام و فرمانبرداران کی ذلت آمیز خدائی عذاب سے نجات کا احسانی بیان ۔

رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا

وہی زور والا زبردست ہے۔ اوران ظالموں کو ہولناک آواز نے پکڑ لیا پھر صبح کو اپنے گھروں

فِي دِيَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿٦٧﴾ كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَا۟

میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔ گویا کہ کبھی وہاں رہے ہی نہ تھے خبردار ثمود نے اپنے رب

ع ۶ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرٰهِيمَ

کا انکار کیا تھا خبردار ثمود پر پھٹکار رہے۔ اور ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوشخبری

بِالْبُشْرٰى قَالُوا سَلٰمًا ۖ قَالَ سَلٰمٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ

لے کر آئے انہوں نے کہا سلام اس نے کہا سلام پس دیر نہ کی کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا

حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَآ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ

لے آیا۔ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس تک نہیں پہنچتے تو انہیں اجنبی سمجھا اوران سے

مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلٰى قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَأَتُهُ

ڈرا انہوں نے کہا خوف نہ کرو ہم تو لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ اوراس کی عورت کھڑی تھی

قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِإِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ إِسْحٰقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾

تب وہ ہنس پڑی پھر ہم نے اسے اسحاق کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی۔

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰىٓ ءَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَّهٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هٰذَا

وہ بولی اے افسوس کیا میں بوڑھی ہو کر جنوں گی میرا خاوند بھی بوڑھا یہ تو ایک

لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوٓا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ

عجیب بات ہے۔ انہوں نے کہا کیا تو اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے تم پر اے گھر والو اللہ کی

بَرَكٰتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ

رحمت اور اس کی برکتیں ہیں بے شک وہ تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔ جب ابراہیم

عَنْ إِبْرٰهِيمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ

سے ڈر جاتا رہا اوراسے خوشخبری آئی ہم سے قوم لوط کے حق میں جھگڑے کرنے

لُوطٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿٧٥﴾ يٰٓإِبْرٰهِيمُ أَعْرِضْ

لگا۔ بے شک ابراہیم بردبار نرم دل اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ اے ابراہیم یہ خیال چھوڑ دے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۷ تا ۶۸)۔ قوم ثمود پر سخت خدائی گرفت اوران کی الم ناک ہلاکت دبربادی کا عبرتناک بیان۔

(۶۹ تا ۷۳)۔ تاریخی عبرتناک واقعات کے بیانیہ تسلسل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلقہ واقعہ خاص کا قدرے تفصیلی ذکر (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف فرشتوں کی انسانی شکل میں آمد، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ضیافتی اقدام کے جواب میں فرشتوں کا اظہارِ حقیقت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام اوران سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائشی بشارت، اہلیہ محترمہ کے اظہار تعجب پر خدائی قدرت ورحمت کا اظہار وبیان)۔

(۷۴ تا ۷۵)۔ بشارت کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قوم لوط کے متعلق فرشتوں کے ساتھ مکالمہ خاص اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفات حسنہ کا توصیفی ذکر وبیان۔

عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ

کیوں کہ تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بے شک ان پر عذاب آکر ہی رہے گا جو ٹلنے

غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ

والا نہیں ہے۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس پہنچے تو ان کے آنے سے غمگین ہوا اور

بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ

دل میں تنگ ہوا اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے۔ اور اس کے پاس اس کی قوم بے اختیار

اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ

دوڑتی آئی اور یہ لوگ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں

بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَيْفِیْ ؕ

ہیں یہ تمہارے لئے پاک ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے ذلیل نہ کرو

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ

کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔ انہوں نے کہا البتہ تحقیق تو جانتا ہے کہ ہمیں تیری بیٹیوں

بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ

سے کوئی غرض نہیں اور تجھے معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ کہا کاش کہ مجھے تمہارے مقابلے کی طاقت

قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی پناہ جا لیتا۔ فرشتوں نے کہا اے لوط بے شک ہم تیرے رب

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

کے بھیجے ہوئے ہیں یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے سو کچھ حصہ رات رہے اپنے لوگوں کو لے نکل اور تم میں سے

اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری عورت کہ اس پر بھی وہی بلا آنے والی ہے جو ان پر آئے گی ان کے وعدے

الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا

کا وقت صبح ہے کیا صبح کا وقت نزدیک نہیں ہے۔ پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے وہ بستیاں الٹ دیں

سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً

اور اس زمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کئے جو لگاتار گر رہے تھے۔ جن پر تیرے رب کے ہاں سے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۶)۔ فرشتوں کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قوم لوط کے متعلق خدائی اٹل فیصلے سے آگاہی کا ذکر۔

(۷۷تا۸۳)۔ فرشتوں کی حضرت لوط علیہ السلام کی طرف خوبصورت انسانی صورتوں میں آمد اور حضرت لوط علیہ السلام کی مخصوص پریشانی کا ذکر، قوم کی طرف سے فطری خباثت کیلئے ناروا رویے کا اظہار جواباً حضرت لوط علیہ السلام کی اصلاحی پیشکش پر قوم کا منفی ردعمل، حضرت لوط علیہ السلام کی فطری پریشانی کے اظہار پر فرشتوں کا اصل حقیقت کے انکشاف اور خدائی فیصلے کے پس منظر میں بعض ہدایاتی نصائح کا اظہار، اور انجام کار خدائی عبرتناک گرفت وعذاب کا الم ناک اظہار و بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۴ تا ۹۳) ۔ مدین میں اپنی قوم کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کی بعثت اور قوم کی بدعقیدگی اور معاشرتی بگاڑ کی اصلاح کیلئے ان کی بھرپور جدوجہد اور عزیمت سے لبریز داستان حق کا ذکر نیز قوم کے روایتی مزاحمتی وناروا رویہ کے جواب میں حضرت شعیب علیہ السلام کا صبر وحلم کے ساتھ قوم کو راہ راست پر لانے کیلئے تبلیغی کردار نبھانے کا بیان۔

عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۸۳ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ

خاص نشان بھی تھا اور بستیاں ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں۔ اور مدین کی طرف ان کے

شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا

بھائی شعیب کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارے کوئی معبود نہیں

الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

اور ماپ اور تول کو نہ گھٹاؤ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور تم پر ایک گھیرنے

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۸۴ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ

والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اور اے میری قوم انصاف سے ماپ اور تول

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۸۵

کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ مچاؤ۔

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم

اللہ کا دیا جو باقی بچ رہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان دار ہو اور میں تمہارے نگہبان

بِحَفِيظٍ ۸۶ قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جنہیں

آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ

ہمارے باپ دادا پوجتے تھے یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں بے شک تو البتہ بردبار

الرَّشِيدُ ۸۷ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي

نیک چلن ہے۔ کہا اے میری قوم دیکھو تو سہی اگر مجھے اپنے رب کی طرف سے سمجھ آ گئی ہے اور اس نے

وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا

مجھے عمدہ روزی دی ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں میں اس کے خلاف کروں میں

أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي

تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح ہی چاہتا ہوں اور مجھے تو صرف اللہ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے

إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۸۸ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور اے میری قوم کہیں میری ضد سے ایسا

شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ

جرم نہ کر بیٹھنا کہ جس سے کوئی مصیبت نہ آپڑے جیسی کہ قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر

اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

پڑی تھی اور لوط کی قوم بھی تم سے دور نہیں۔ اور اپنے اللہ سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ

کرو بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے۔ انہوں نے کہا اے شعیب ہم بہت سے باتیں نہیں سمجھتے

كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

جو تم کہتے ہو اور بے شک ہم البتہ تمہیں اپنے میں کمزور پاتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو تجھے ہم سنگسار

لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ

کر دیتے اور ہماری نظر میں تیری کوئی عزت نہیں ہے۔ کہا اے میری قوم کیا میری برادری کا دباؤ تم پر اللہ سے

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾

زیادہ ہے اس کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ بے شک میرا رب تمہارے سب اعمال پر احاطہ کرنے والا ہے۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ

اور اے میری قوم اپنی جگہ پر کام کئے جاؤ میں بھی کام کرتا ہوں آئندہ معلوم کر لو گے کس پر رسوا

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

کرنے والا عذاب آتا ہے اور جھوٹا کون ہے اور انتظار کرو بے شک میں تمہارے ساتھ انتظار کر

رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

رہا ہوں۔ اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے شعیب کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے

مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

تھے اپنے رحمت سے بچا لیا اور ان ظالموں کو کڑک نے آ پکڑا پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے

جٰثِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ

ہوئے رہ گئے۔ گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے خبردار مدین پر پھٹکار ہے جیسے ثمود پر پھٹکار

ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ اِلٰى ع ١٢/٨

ہوئی تھی۔ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور واضح سند دے کر بھیجا۔ فرعون

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٩٣)۔ انتہائی سخت صورتحال کے مشاہدہ پر حضرت شعیب علیہ السلام کی خدائی گرفت کے حوالہ سے قوم کو وارننگ (تنبیہی اظہار)۔

(٩٤ تا ٩٥)۔ قوم شعیب علیہ السلام پر خدائی گرفت کا وقتِ موعود (متعین وقت) آن پہنچا اور حق و باطل کے مابین امتیازی لکیر کھینچ دی گئی (حضرت شعیب علیہ السلام اور فرمانبرداروں پر خدائی فضل و کرم اور باقی سب نشان عبرت بنا دیے گئے، دائمی خدائی لعنت و پھٹکاران کے گلے کا طوق بن گئی۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۶ تا ۹۹) ۔ فرعون اور قوم فرعون کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معجزاتی نشانیوں سمیت بعثت اور فرعونیوں کی روایتی سرکشی کا مذمتی ذکر کرتے ہوئے نتیجتاً انکے ظالمانہ کردار کے دنیوی و اُخروی عبرتناک انجام بد کا اجمالی (مختصر اظہار و بیان)۔

(۱۰۰) ۔ ہلاک شدہ اقوام کے کھنڈرات کا عبرت آمیز ذکر۔

(۱۰۱ تا ۱۰۲) ۔ اتمام حجت کے لئے قوموں کے حوالہ سے خدائی فلسفہ ہلاکت (اور دیرینہ قانون خداوندی) کا تنبیہی اظہار و بیان۔

(۱۰۳ تا ۱۰۸) ۔ ذکر کردہ حالات وواقعات کے حوالے سے عبرتی تجزیہ حق اور اُخروی مختلف نتائج کا دقوعی وتنبیہی اظہار۔

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
اور اس کے سرداروں کے ہاں پھر وہ فرعون کے حکم پر چلے اور فرعون کا حکم ٹھیک بھی
بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ
نہ تھا۔ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا پھر انہیں آگ میں لا ڈالے گا اور برا گھاٹ ہے
الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ
جس پر وہ پہنچے۔ اور اپنے پیچھے اس جہاں میں بھی لعنت چھوڑ گئے اور قیامت کے دن کے لئے بھی برا ہی انعام ہے
الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا
جو انہیں دیا جائے گا۔ یہ بستیوں کے تھوڑے سے حالات ہیں کہ ہم تجھے سنا رہے ہیں ان میں سے کچھ تو ابتک باقی
قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ
ہیں اور کچھ اجڑی پڑی ہیں ۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہی اپنی جانوں پر ظلم کر گئے پھر ان
اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
کے وہ معبود کچھ کام نہ آئے جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے جس وقت تیرے رب کا حکم آ پہنچا اور
شَيْءٍ لَّمَّا جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ
ان معبودوں نے سوا ہلاکت کے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی
اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ
ہوتی ہے جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے اور اس کی پکڑ سخت
شَدِيْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ
تکلیف دہ ہے۔ اس بات میں نشانی ہے اس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے یہ ایک ایسا
يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا
دن ہوگا جس میں سب لوگ جمع ہوں گے اور یہی دن ہے جس میں سب حاضر کئے جائیں گے۔ اور ہم اسے
لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿١٠٤﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ
صرف تھوڑی مدت کیلئے ملتوی کئے ہوئے ہیں۔ جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اللہ کی اجازت کے سوا بات بھی نہ کر سکے گا
شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ
سو ان میں سے بعض بدبخت ہیں اور بعض نیک بخت۔ پھر جو بدبخت ہوں گے تو وہ آگ میں ہوں گے کہ اس میں ان کی چیخ و پکار

وَشَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا

پڑی رہے گی۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان زمین قائم ہیں ہاں اگر تیرے اللہ ہی کو منظور ہو

مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ سُعِدُوا۟

(تو دوسری بات ہے) بے شک تیرا رب جو چاہے اسے پورے طور سے کر سکتا ہے۔ اور جو لوگ نیک بخت ہیں

فَفِى ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا

سو جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان زمین قائم ہیں ہاں اگر تیرے اللہ ہی کو منظور

مَا شَآءَ رَبُّكَ ۖ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

ہو تو (دوسری بات ہے) یہ بے انتہا عطیہ ہوگا۔ سو تو ان چیزوں سے شک میں نہ رہ جنہیں یہ پوجتے ہیں

هَٰٓؤُلَآءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ ءَابَآؤُهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَإِنَّا

یہ لوگ کچھ نہیں پوجتے مگر اسی طرح سے کہ جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا پوجتے تھے اور بے شک

لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ ع ٩

ہم انہیں عذاب کا پورا حصہ دے کر رہیں گے۔ اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف کیا گیا

فَٱخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ

اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ ہو جاتا اور بے شک اس کی طرف

وَإِنَّهُمْ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١١٠﴾ وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

سے ایسے شک میں ہیں کہ مطمئن نہیں ہونے دیتا۔ اور جتنے لوگ ہیں جب وقت آیا تیرا رب انہیں ان کے اعمال

أَعْمَٰلَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١١﴾ فَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ

پورے دے گا بے شک وہ خبردار ہے اس چیز سے جو کر رہے ہیں۔ سو تو پکا رہ جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے اور جنہوں نے

وَلَا تَطْغَوْا۟ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوٓا۟ إِلَى ٱلَّذِينَ

تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو بے شک وہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور ان کی طرف مت

ظَلَمُوا۟ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ

جھکو جو ظالم ہیں پھر تمہیں بھی آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی مددگار نہیں ہے پھر

ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿١١٣﴾ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَىِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ

کہیں سے مدد نہ پاؤ گے۔ اور دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ رات کا نماز قائم کر بے شک

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۹)۔ شرک کے پیروکاروں کے نتیجتاً یقینی محاسبہ کا فکر انگیز ذکر۔

(۱۱۰)۔ دور سابق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب تورات دیے جانے اور اس پر قوم موسیٰ کے ناحق اختلافی رویہ کا شکایاتی ذکر نیز قوم موسیٰ علیہ السلام پر فوری عدم گرفت کے مصلحتی اظہار کے بعد انکی مرض خاص (شک کرنے) کا مذمتی ذکر۔

(۱۱۱)۔ وقت مقررہ (روز محشر) پر سب کے محاسبۂ اعمال اور نتائج کے اعلان کا تنبیہی اظہار۔

(۱۱۲)۔ آپ ﷺ کے توسط سے جملہ اطاعت شعاروں کو استقامت علی الطاعات (خدائی احکامات کی ہمیشہ پابندی کرتے رہنے کا) تاکیدی حکم۔

(۱۱۳)۔ مظلوموں کی بجائے ظالموں کی کسی درجہ کی معمولی سی حمایت یا جھکاؤ پر سخت ترین خدائی نوٹس کا تنبیہاتی ذکر۔

الَّيۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكۡرٰى لِلذّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾

نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

وَاصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوۡلَا كَانَ

اور صبر کر بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ سو ان جماعتوں میں ایسے لوگ

مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اُولُوۡا بَقِيَّةٍ يَّنۡهَوۡنَ عَنِ الۡفَسَادِ

کیوں نہ ہوئے جو تم سے پہلے تھیں جو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے بجز چند آدمیوں کے

فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّنۡ اَنۡجَيۡنَا مِنۡهُمۡ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا

جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا تھا اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ تو انہیں لذتوں کے

مَاۤ اُتۡرِفُوۡا فِيۡهِ وَكَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهۡلِكَ الۡقُرٰى

پیچھے پڑے رہے جو ان کو دی گئی تھیں اور وہ مجرم تھے۔ اور تیرا رب ہرگز ایسا نہیں جو بستیوں کو

بِظُلۡمٍ وَّاَهۡلُهَا مُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

زبردستی سے ہلاک کردے اور وہاں کے لوگ نیک ہوں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوۡنَ مُخۡتَلِفِيۡنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ

کو ایک رستہ پر ڈال دیتا اور ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے۔ مگر جس پر تیرے رب نے رحم کیا اور

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمۡ ؕ وَتَمَّتۡ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

اسی لئے انہیں پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی یہ بات پوری ہو کر رہے گی کہ البتہ دوزخ کو اکٹھے

الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ

جنوں اور آدمیوں سے بھر دوں گا۔ اور ہم رسولوں کے حالات تیرے پاس اس لئے بیان کرتے

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَـقُّ وَ

ہیں کہ ان سے تیرے دل کو مضبوط کر دیں اور ان واقعات میں تیرے پاس حق بات پہنچ جائے گی

مَوۡعِظَةٌ وَّذِكۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ اعۡمَلُوۡا

اور ایمان داروں کے لئے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔ اور ان سے کہہ دو جو ایمان نہیں لاتے اپنی جگہ پر

عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ ؕ اِنَّا عٰمِلُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوۡا ۚ اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ

کام کئے جاؤ ہم بھی کام کرتے ہیں۔ اور انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۴)۔ خدائی اطاعت کے اہم ترین حکم (فرضی نمازوں کا اپنے وقت میں اہتمام) اور فوائد حسنات (نیکیوں کی برکات وثمرات) کا ترغیبی بیان۔

(۱۱۵)۔ اہتمام صلاۃ کے بعد صبر واستقامت کا زوردار اظہار۔

(۱۱۶)۔ اقوام سابقہ میں اکثریت کے اصلاحی کردار سے انکار کے مجرمانہ فعل کی مذمت جبکہ قلیل افراد کے ذمہ دارانہ فریضہ سرانجام دینے کا تحسینی ذکر کرتے ہوئے فساد فی الارض کی روک تھام کیلئے بھرپور کردار ادا کرنے کا تنبیہی بیان۔

(۱۱۷)۔ مجرم لوگوں کی ہلاکت وبربادی کے حوالے سے عادت الٰہیہ کا اطلاعی اظہار۔

(۱۱۸ تا ۱۱۹)۔ جبری اجتماعی ہدایت کی بجائے اختلافی فکر ونظر کے پس منظر کا حکیمانہ اسلوب سے ذکر اور خدائی تکوینی فیصلے کے نفاذ کا غضبناک اظہار۔

(۱۲۰)۔ انبیاء ورسل کے احوال سے آگاہی کا حکمتی اظہار (کہ آپ کو اس سے تسلی آمیز قلبی استقامت حاصل ہونے کا فائدہ ملتا رہتا ہے) اور حق وموعظت (نصیحت) کے حوالے سے مومنین کے مثبت رویہ کا توصیفی ذکر۔

(۱۲۱ تا ۱۲۲)۔ کفار کے لئے سخت پیغام الٰہی واضح کرنے کا غضبیہ (سخت ناراضگی سے) اظہار۔

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

پوشیدہ بات اللہ ہی جانتا ہے اور سب کام کا رجوع اسی کی طرف ہے پس اسی کی عبادت کرو

ع ١٠ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اور اسی پر بھروسہ رکھ اور تیرا رب بے خبر نہیں اس سے جو کرتے ہو۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں تمہارے سمجھنے کے لئے

تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ

نازل کیا۔ ہم تیرے پاس بہت اچھا قصہ بیان کرتے ہیں اس واسطے کہ ہم نے تیری

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٣﴾

طرف یہ قرآن بھیجا ہے اور تو اس سے پہلے البتہ بے خبروں میں سے تھا۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

جس وقت یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے باپ میں نے گیارہ ستاروں اور سورج

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿٤﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

اور چاند کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ کہا اے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

کے سامنے نہ بیان کرنا وہ تیرے لئے کوئی نہ کوئی فریب بنا دیں گے بے شک شیطان انسان کا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

صریح دشمن ہے۔ اور اسی طرح تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا اور تجھے خواب کی تعبیر سکھائے گا

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا

اور اپنی نعمتیں تجھ پر اور یعقوب کے گھرانے پر پوری کرے گا جس طرح اس سے پہلے

ع ١ / ١١ عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦﴾

تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کر چکا ہے بے شک تیرا رب جاننے والا حکمت والا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٢٣)۔ خدائی حاکمیت مطلقہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو استقامت وتوکل پر عمل پیرا رہنے کی نصیحت۔

سورۃ یوسف

(١)۔ رموز کلام الٰہی سے آغاز اور قرآن کی واضح آیات پر مہر تصدیق کا زوردار اظہار۔

(٢)۔ قرآن مقدس کو عربی زبان میں نازل کرنے کی وجہ کا حکمتی اسلوب سے اظہار۔

(٣)۔ نزول قرآن کے تسلسل میں (نئے) احسن القصص (عمدہ طرز سے بہترین قصے کا) تفصیلی آغاز (اس سے قبل آپ ﷺ اس تفصیلی قصے سے آگاہ نہ تھے)۔

(٤تا٥)۔ بچپنے میں حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے والد گرامی (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے سامنے حیران کن خواب کا تذکرہ بعد از سماعت حضرت یعقوب علیہ السلام کی اپنے بھائیوں سے خواب بیان نہ کرنیکی تلقین وتنبیہ (اور بیان نہ کرنے کی مصلحتِ حقیقی کا اظہار)۔

(٦)۔ خواب کی تعبیر کا مخفی اور مطلق اظہار (تعین کئے بغیر) کرتے ہوئے مستقبل کے آمدہ حالات کی نشاندہی سمیت خدائی احسانات کا حوالہ جاتی ذکر و بیان۔

وقت کے تقاضوں پر دور اندیشی وتدبیر کی اہمیت اور علماء ومشائخ کی ذمہ داریاں

(زیرِ مطالعہ سورۃ ہود آیت نمبر ۱۱۶)

گزرے ہوئے حالات و واقعات سے عقلمند انسان بہت کچھ حاصل کرتا ہے اللہ پاک کا نظام فطرت بھی کیا عجیب ہے کہ ایک ہی ماں کی کوکھ (پیٹ) سے جنم لینے والی اولاد کی عقل، فکر، فہم اور سوجھ بوجھ میں واضح فرق دیکھا جاتا ہے گویا ہر انسانی نسل میں، اس کا کم یا زیادہ فطرتی اثر اکثر پایا جاتا ہے۔ انسان جتنا بھی ذہین وفہیم (سمجھدار) ہو مگر عقلِ کُل نہیں، ہر انسان میں خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں تو ساتھ ہی کچھ کمزوریاں بھی دامن گیر ہوتی ہیں۔ ہر انسان میں خوبیوں اور کمزوریوں کا پیمانہ جدا جدا ہوتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے محتاج (ضرورت مند) بنایا ہے۔ وہ اکیلا سب کام بجا نہیں لاسکتا۔ اس لیے معاشرتی ضروریات میں وہ ایک دوسرے کی معاونت کے بغیر زندگی نہیں گذار سکتا، اسی فطری حقیقت کے اثرات دینی خدمات میں بھی لازمی تقاضے کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے انبیاء ورسل کو وہ دل گردہ (شجاعت) اور استقامتِ خاص سے نوازا ہوتا تھا کہ وہ مشکل ترین حالات میں تنِ تنہا انجمن کا کام کررہے ہوتے تھے، خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کردیا گیا تو بعد میں ہمہ جہتی شرعی خدمات کی ذمہ داری ہر دور کے اصحابِ علم وفہم پر ڈال دی گئی کہ وہ قیامت تک (ہر دور میں) خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد خلفائے راشدین صحابہ کرامؓ مکمل طور پر جبکہ تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء، محدثین، علماء، مشائخ اور بقیہ اصحاب فہم و بصیرت ممکنہ حد تک دین کے جُملہ شعبوں کو کسی نہ کسی حد تک آباد کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور اسی طرح یہ سلسلۂ حق تا ابد (جب تک خدا کو منظور ہے) ان شاء اللہ چلتا رہے گا۔ ظاہر ہے کہ اب ہدایتِ حق و اصلاحِ احوال کی ذمہ داری ہر دور کے علماءِ حق کے کندھوں پر آن پڑی ہے، یہ ذمہ داری خلفائے راشدین کی طرح علی منہاج النبوۃ (خاتم الانبیاء ﷺ کے دور کی طرح) اب کوئی نبھانے سے رہا مگر اجتماعی یا انفرادی سطح پر الگ الگ شعبوں میں منقسم ہی سہی، اب بھی اسی طرح طائفہ منصورہ (حق سے وابستہ) کے لوگ خدائی تعلیمات کو زندہ رکھنے کی مساعی جمیلہ کررہے ہیں۔ سب سے بھاری بوجھ علماء وقت پر ہوتا ہے کہ وہ کس طرح حالات کی نبض پہ ہاتھ رکھ کر ہر دور کی معاشرتی امراض کی درست تشخیص وعلاج تجویز کرتے ہیں۔ وقت کا پہیہ اب تیزی سے گھوم رہا ہے۔ اب جو انسان سوچتا ہے وہ

اگلے دن وجود میں آجاتا ہے لوگ طعنہ زن ہیں کہ انسان چاند تک پہنچ گیا اور مُلّاں کی دوڑ مسجد تک اگرچہ ان کے طنز میں دین بیزاری کا رنگ غالب ہے مگر بعض معاملات میں سچ یہ ہے کہ مُلّاں (جاہل مولوی) سے اپنی مسجد بھی نہیں سنبھالی جاتی۔ ہم حالات کا درست تجزیہ کیا کریں گے؟ ہماری سوچ وفکر کے عمومی پیمانے اکثر اسلام کے آفاقی فکر ونظر کی بجائے ذاتی نجی اور فقط میری مسجد، میرا مدرسہ، میرا حلقہ احباب تک محدود ہوتے جارہے ہیں جس کے خطرناک اثرات ونتائج مرتب ہورہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں بہت وسعتِ فکری پائی جاتی ہے۔ ہم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور خلفائے راشدین کی عملی زندگی کا بغور حقیقت مطالعاتی جائزہ لیں تو ان کی زندگیوں میں ذاتیات کی نفی اور اجتماعی وفلاحی مفادات مقدم دکھائی دینگے، یہی وہ اسوہ حسنہ ہے جس کی عملی تلقین ہم سب مسلمانوں کو کی گئی ہے بہر حال عقائد، اعمال اور معاشرتی اصلاح کی دو ہی صورتیں ممکن ہوتی ہیں۔ پہلی صورت (جو اصل حقیقت اور سب سے زیادہ مؤثر ہے) یہ ہے کہ حکومتِ اسلامیہ اپنی بھرپور قوتِ نافذہ کے ذریعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے، تاریخ یہ بتاتی ہے (اور آج بھی تمام تر کمزوریوں کے باوجود) جن ممالک / ریاستوں میں اسلامی قوانین عملاً نافذ رہے ہیں۔ (یا اب کہیں ہیں) وہاں کے معاشروں کی اصلاح دوسری ریاستوں کے موازنہ میں سوفیصد سے دس فیصد تک فرق کے ساتھ رہی ہے۔ حدیث میں من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہٖ اسی قوتِ نافذہ کی راہنمائی کرتی ہے۔ جب یہ قوتِ نافذہ ساتھ نہ دے رہی ہو تو دوسری صورت فان لم یستطع فبلسانہ والی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فرض ہر دور کے علماء ومصلحین معاشرتی بگاڑ کی صورت میں اپنی اصلاحی کوششوں کے دوران انبیاء ورسل کی اپنے اپنے دور میں کی جانے والی محنت، قربانی اور جدو جہد کا قرآنی مطالعہ پیشِ نظر رکھ کر ہی عزیمت کی راہ اپنانے کا حوصلہ پاسکتے ہیں۔ کیا ہم سب اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ قرآن کریم میں انبیائے سابقین کی اصلاح عقائد واعمال کی محنت کے دوران قوم اُن سے کیا سلوک کرتی تھی اور وہ انبیاء ورسل کس قدر اذیت ناک احوال کا سامنا کرتے ہوئے اپنا فرض منصبی نبھاتے تھے، اسی حقیقت کو نظروں سے اوجھل کرنے کے نتیجہ میں ہم تن آسانی کا شکار ہو کر دینی محنت کے لیے ذرا بھی قربانی دینے کے روادار نہیں ہوتے، علماء ومصلحینِ وقت کے لیے ضروری ہے کہ راہِ حق میں جدوجہد اور محنت کے دوران قرآنی واقعات اور تاریخ دعوتِ عزیمت کو تازہ بتازہ ذہن میں رکھ کر میدانِ عمل میں قدم رکھا کریں۔ اب ہم آتے ہیں علماء مشائخ اور مصلحین کی ذمہ داریوں کی طرف کہ وہ کس کس پہلو پر کس

طرح راہنمائی کا فرض نبھا سکتے ہیں۔ (نمبر ۱) خود علمی و عملی طور پر تربیت یافتہ ہوں اور مشکل حالات میں کام کرنے کا سنجیدہ جذبہ رکھتے ہوں، اس راہ میں جذباتیت اور غیر سنجیدگی سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ (نمبر ۲) اکابر و اسلاف کے طریقہ کار سے باخبر ہوں اور حالات کے ادراک کی بصیرت رکھتے ہوں، ایک اہم نکتہ اس اہم موڑ پر پلّے باندھ لینا ضروری ہے کہ حالات کوئی قیاسی حقیقت نہیں کہ کسی پیش آمدہ صورتِ حال پر ماضی کے کیے ہوئے فیصلوں کو مثال یا قیاس بنا لیا جائے۔ حالات کی مثال آپ گاڑی کے ماہر ڈرائیور کی طرح سمجھ لیں جو کسی ہنگامی (یا خدانخواستہ) حادثاتی صورتِ حال میں اپنے ہوش و حواس برقرار رکھتے ہوئے خود کو بھی نقصان سے بچانے کوشش کرتا ہے اور ممکنہ حد تک گاڑی کو بھی، اس کی وقتی صورتِ حال کو دیکھ کر ہنگامی نوعیت کے مطابق حاضر دماغی یا تجرباتی فکر اس کے کام آسکے تو اس کی خوش نصیبی سمجھی جاتی ہے۔ وقت کے تقاضوں پر کوئی ایک دماغ بیک وقت تمام معاملات پر ہمہ جہتی نہ تجربہ رکھ سکتا ہے نہ ہی ایک ہی کی رائے پر کوئی فیصلہ لینا چاہیے۔ بلکہ ہر میدان کے ماہر و تجربہ کار افراد کی اس حوالہ سے کھلی تجزیاتی بحث و تمحیص کے بعد اپنے طور پر پوری امانت و دیانت کے ساتھ قیادت کوئی فیصلہ کرے، اور اپنے دیگر ساتھیوں کو بھی اعتماد میں لیکر آگے قدم بڑھائے، علماء صلحاء کو معاشرے کی اصلاح کرنے کے لیے لوگوں سے گھل مل کر رہنا چاہیے۔ اُنکے دکھ سکھ میں شریک ہونا چاہیے۔ اپنے اور عوام میں اس قدر فاصلہ نہ رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے کسی مسئلہ کے حوالہ سے اپنے متعلقہ عالم یا بزرگ کے ملنے میں دقت (مشقت) محسوس کریں۔ (نمبر ۳) وقت کے تقاضوں کے مطابق علماء و ذمہ داران اپنی نئی نسل کے دینی و دنیوی بہتر مستقبل کے لیے نصابی حوالہ سے ماہرانہ تجزیاتی حقائق کو پیشِ نظر رکھ کر اس کی جدید تدوین وقتاً فوقتاً کرتے رہیں۔ کیونکہ بہتر نصاب اور منظم فکری تربیت ہی قوموں کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس حوالہ سے کوتاہی کے دور رس منفی نتائج سامنے آیا کرتے ہیں۔ (نمبر ۴) نصاب اور تربیت اس طرح جامع ہونی چاہیے کہ عوام الناس اپنے علماء و صلحا پر یہ اعتماد رکھ سکیں کہ ہمارے راہنماؤں میں علاقائی اور بین الاقوامی حالات پر خوب دسترس ہے وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے دینی راہنما فقط اپنی ذات کی حد تک محدود فکر و عمل کے تنگ نظر لوگ ہیں۔ اسی طرح وقت اور حالات کے موافق دینی و سیاسی امور پر اُنکی بصیرت آمیز راہنمائی قوم کے لیے ضروری ہے یہ تبھی ممکن ہے۔ جب وہ ایسے امور پر خود بھی عبور رکھتے ہوں، وقت کے تقاضوں کے فہم ادراک کے لیے دور بین، زیرک اور مدبرانہ فکر کے تجرباتی لوگوں کی شوریٰ ہونی چاہیے جنکی ماہرانہ

رائے کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ البتہ دینی حوالوں سے تو اصحابِ علم وفہم کی رائے ہی معتبر ہوتی ہے الغرض علماء وقت قوم کی کشتی کے ناخدا (ملاح) ہوتے ہیں جن کو اپنے سے زیادہ کشتی کے سواروں کی فکر ہوتی ہے۔ اور طوفانوں اور مشکلات میں حوصلہ مندی، تدبر وتجربہ کے ساتھ سب کو محفوظ طریقہ سے لیکر چلنا ہوتا ہے اسی طرح علماء وقت کی حیثیت قوم کے معماروں کی سی ہے، کسی قوم کی فکری رہنمائی تین طبقات زیادہ بہتر انداز سے کرسکتے ہیں۔ (نمبر۱) (مکتب، سکول، مدرسہ، یونیورسٹیز) کے اساتذہ۔ (نمبر۲) علماء ومصلحین (واعظین خطیب)۔ (نمبر۳) مشائخ وبزرگانِ دین۔ یاد رکھیے قوم ان طبقات کی بات غور سے سنتی ہے اگر علماء ومشائخ قوم کے سامنے اسلامی تعلیمات کو ادھورا بیان کریں یا فقط اپنے محدود فکر کو ہی آگے رکھیں گے تو قوم اسی کو سب کچھ سمجھے گی۔ اگر عوام کی اکثریت اسلامی تعلیمات سے بے خبر اور جاہل ہو تو اس کی وجوہات میں علماء وقت کی اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کہیں ضرور غفلت/کوتاہی کا عمل دخل ہوتا ہے۔ یہ امر ضروری ہے کہ علماء ومصلحین قوم کے سامنے اسلام کی مکمل تعلیمات کا تعارف کرایا کریں آگے وہ عمل نہ کریں تو اسکے مجرم وہ خود ہونگے۔ اگر ان کو (عوام کو) سرے سے بتایا ہی نہ جائے تو ایک وقت آتا ہے کہ قوم اسلامی تعلیمات میں نظریاتی وعملی تحریف کا شکار ہو جاتی ہے جس کا سبب خود ذمہ داران وقت ہوتے ہیں۔ یہ مذکورہ نکتہ نہایت قابل توجہ ہے۔ قوم کو حلال وحرام کی تمیز سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری بھی علماء کو لازماً نبھانی چاہیے۔ کاروبار، تجارت میں اکثر صورتیں شرعی حقائق کے خلاف چل رہی ہوتی ہیں۔ جدید معاشی نظام اور بینکنگ وغیرہ سے علماء کی واقفیت ضروری ہے تاکہ کاروبار وتجارت کو حلال رکھنے کی نشاندہی کرسکیں، اسی طرح معاشرتی اصلاح کو اپنے بیانات و وعظ کا حصہ بنا کر رکھیں، حقائق سے آنکھیں بند نہ رکھا کریں ورنہ آخرت میں باز پرس ہوسکتی ہے۔ خدائے لم یزل ہم سب کو حقائق کے فہم وادراک کی بصیرت عطا فرما کر اصلاح کا ذریعہ بنالے اور خود کو بھی باعمل بننے کی توفیق سے نواز دے (آمین)!

حضرت یوسف کا قصہٴ خاص اور سبق آمیز واقعاتی حقائق

قرآن کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ محض عام تاریخی احوال نہیں ہیں کہ جن سے عمومی تاریخ مرتب کرنے والوں کو کچھ معلوماتی حوالہ جات دستیاب ہو جاتے ہیں۔ جبکہ حاشیہ آرائی اپنے ذاتی افکار سمیت وہ خود کرتے ہیں۔ نہ ابتدائی مؤرخ کی کوئی سند حقیقت دستیاب ہوتی نہ حوالہ نقل کرنے والی کی اپنی کوئی معتبر سند ہوتی ہے۔ یوں اکثر ہمیں جھوٹ زیادہ اور سچ کم پر مشتمل اکثر ناول نما کتب مارکیٹس سے دستیاب ہوتی رہتی ہے۔ (الا ماشاء اللہ قدیم کتب تاریخ میں بعض واقعات کی تاریخی سند کہیں نہ کہیں دستیاب ہو جاتی ہے)۔ دیگر تاریخی کتب کی تصدیقات واقعاتی کڑیاں ملانے میں کسی حد تک کامیابی مل جاتی ہے لیکن قرآن کریم سراپا صداقت حق ہے۔ اس کا بیان کردہ حرف حرف اور لفظ لفظ لاریب فیہ تصدیق شدہ ہے۔ اس کے بیان شدہ واقعات کے کسی ایک پہلو پر بھی انگلی نہیں اٹھائی جا سکتی۔

من جملہ واقعات قرآنی میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہٴ خاص میں آخر وہ کونسی خاص چاشنی ہے۔ جس کیلئے مستقل سورۃ مختص کرتے ہوئے اسکو منجانب اللہ احسن القصص بھی فرمایا گیا ہے۔ جاہل واعظوں اور نیم ملا خطرہ ایمان والوں سے اس عام قصہ گوئی کی طرح بیان کرنے یا (معاذاللہ) اسکا عنوان قصہ یوسفؑ وزلیخا، تجویز کرنا محض جاہلانہ جسارت اور نادانستہ گستاخی و بے ادبی ہے۔ جس واقعہ خاص کو خود خالق کائنات احسن القصص قرار دیں۔ اسکی باطنی حقیقت کو ہم جاہل کیا جانیں (یا سمجھیں)۔

ذرا کوشش کرتے ہوئے اسکے بعضے حقائق سے باخبر ہونے کا سلسلہ وار ذکر کرتے ہیں۔ ظاہر ہے ہماری عقل نارسا جملہ حقائق و معارف تک کہاں پہنچ سکتی ہے۔ مگر خود قرآن کریم نے حقائق کا جس حد تک انکشاف فرما دیا ہے۔ وہ تو سمجھنا ضروری ہیں۔ درحقیقت دیگر واقعات کی طرح اس تفصیلی واقعہ خاص میں بہت سارے عبرت آمیز احوال و نصیحت آموز اسباق ہیں جن کی طرف ہماری توجہ عموماً نہیں جاتی۔ اور اس واقعہ کی امتیازی خوبی یہ ہے کہ ایک پیغمبر خاص (حضرت یوسف علیہ السلام) کی ایسی سوانح عمری کا اظہار بیان ہے جس کا قدم قدم ظاہری نشیب و فراز (بلکہ بظاہر عروج وزوال) کی ایسی داستان چشم کشا ہے کہ انسان اس کے ہر موڑ پر رک جاتا ہے سانس اکھڑتے ہیں اور پھر بحال ہوتے ہیں۔ گر گر کر سنبھلنے اور سنبھل سنبھل کر گرنے کے ظاہری مناظر کہیں بڑے تکلیف دہ دکھائی دیتے ہیں۔ تو کہیں خوشگوار حیرت کا عکاس نظر آتے ہیں ذرا رکئے! اور سنبھل کر جائزہ لیجئے کہ معاذ اللہ یہ کوئی داستان عشق مجازی نہیں بلکہ ایک ایسا عاشق ربی جو مقام نبوت کا مکین تھا اور تاج نبوت کا حسین ترین و لاجواب انتخاب خاص کا اعزاز یافتہ نبی تھا۔ جس کے آگے یہ محلات اور اسکی کنیزائیں اس سے بڑھ کر شاہی

خاندان کی نازنین حسین ترین عورتیں ایک نظر التفات کے قابل بھی نہ تھیں جس نے اپنی پوری زندگی میں عصمت نبوت کی اس سے بڑھ کر حفاظت کی جتنی ایک ماں اپنے اکلوتے فرزند کی دوران پرورش کرتی ہے۔ وہ اپنی کھیلتی عمر (لڑکپن) میں اپنے سوتیلے بھائیوں کے حسد کا شکار ہوا اور بظاہر نا قابل بیان صورت حال سے دوچار ہو کر بے بسی کی ایسی تصویر بھی بنا کہ چودھویں کے چاند جیسا خوبصورت طفل عظیم گمنام کنویں کا مکین بنا ہوا تھا۔ اور پانی کی جگہ ڈول میں ﴿یبشری ھذا غلٰم﴾ برآمد ہو رہا تھا۔ جس کے بے قدر بھائیوں نے چند کھوٹے سکوں کے بدلے میں غلام بنا کر بیچ دیا تھا پھر یہ غلام منڈی میں دنیا کا قیمتی ترین ہیرا سمجھ کر خریدا گیا۔ یہ پہلی دکھ آمیز ابتدائی کہانی کا ظاہری اختتام اور شاہی محل کے مہمان خاص بننے کی ابتدا تھی۔

دوسری طرف سوتیلے بھائیوں نے تو سکھ کا سانس لیا مگر بوڑھے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی داستان حزن وغم کی ایسی طویل صبر آزما سچی کہانی کا آغاز تھا جس کے بیان کیلئے الفاظ کا انتخاب مشکل ہے۔ وہ دس بارہ سال کا نازنین شہزادہ شاہی محل کا سب سے لاڈلا غلام نہیں (بلکہ شاہی خاندان کا) قابل فخر تاج بنا ہوا تھا۔ ہر آنے والا سال اس کی اٹھتی جوانی کا غیر معمولی حسن دوبالا کر رہا تھا۔ دوسری طرف شاہی محل میں قیام کے باوجود خدائے لم یزل کا یہ غیر معمولی عظیم فرد وحید علم وحکمت کا بھی تاجدار بنایا جا رہا تھا۔

نبوت انتخاب خداوندی ہے جس کی عصمت بھی مخصوص ہوتی ہے۔ درمیان میں ایک غیر معمولی امتحان و آزمائش کا سامنا ہوا تو خدائی انتخاب کی پوری پوری لاج رکھتے ہوئے اس طرح معصوم و مامون رہے کہ ہر ایک نے ان کو فرشتہ صورت تسلیم کیا اور کہا ﴿ماھذا بشرا اِن ھذا اِلاملک کریم﴾ خدا کی شان کہ روز روشن کی طرح جس کی معصومیت واضح ہو چکی تھی شاہی دربار کے غلط مشیروں کے فیصلے کے باعث بے گناہ انسان (نبی) کو پابند قید کر دیا گیا۔ کہاں شاہی محلات کی آسائش اور شہزادگی کی پرعیش سہولیاتی زندگی اور کہاں جیل کی سلاخوں کے پیچھے عام قیدیوں کے ساتھ صعوبتیں برداشت کرنا کوئی دو چار ماہ کی بات نہیں سالہا سال بلا جرم ایک معصوم اور وہ بھی خدائی مقرب خاص نبی۔ کیا وہ بارگاہ ربی میں اس صورتحال سے نجات کی دعائیں نہ مانگتے ہونگے نبی کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدائی اطاعت وقرب خاص کی عبادت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام بھی نبی باپ حضرت یعقوب علیہ السلام بھی نبی۔ حضرت اسحٰق وحضرت ابراہیم علیہما السلام کا خاندان ابتلائی صورت حال سے دوچار ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دونوں نبی باپ بیٹا بارگاہ ربی سے دور اور خاموش بیٹھے ہونگے۔ ایک عام صالح انسان کی اطاعتی زندگی اور تقوی کو دیکھ کر بعض اوقات فرشتے رشک کرنے لگتے ہیں۔ وہ تو برگزیدہ نبی تھے آہ سحرگاہی میں کتنے آنسو بہے ہوں گے۔ جی ہاں حضرت یعقوب علیہ السلام کے تو اتنے آنسو بہہ گئے کہ خود خالق کائنات نے گواہی دی ہے کہ ﴿وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم﴾

(کہ انکی آنکھیں غم کی ماری روتے روتے سفید ہوگئی تھیں) جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام کی تبلیغ حق اور خوابوں کی تعبیری صلاحتیں نکھر کر سامنے آرہی تھیں حالات نے انگڑائی لی بادشاہ وقت کو بظاہر نہ سمجھنے والا خواب دکھائی دیتا ہے حالات نے پلٹا کھایا بے گناہ ومعصوم قیدی دربار بادشاہی میں اعزاز کے ساتھ بلوایا جاتا ہے اور سالوں بعد ناکردہ الزام کی صفائی وبراءت خود شاہی دربار کی طرف سے جاری کی جاتی ہے مشکل حالات کو سنبھالا دینے کیلئے حضرت یوسف علیہ السلام کی اپنی امت سے خیر خواہی دیکھیئے کہ جس بادشاہ وقت نے انہیں بلا وجہ طویل عرصہ پابند سلاسل کیا تھا اس کو کسی قسم کا طعنہ دیئے بغیر اس کی معاونت کیلئے اپنے آپ کو وزیر خزانہ کے طور پر خدمات پیش فرمادیتے ہیں ایسی بلند فکری استقامت اور صبر وحلم کا مظاہرہ ایک نبی کی ہی کی شان ہو سکتی تھی ۔ کہ کار دنیا سے دور قرب خاص کے مقام پر فائز جسکی ظاہری زندگی کے اکثر مراحل تبلیغ حق جیسے امور خاص میں گزرا کرتے ہیں۔ وہ نبی در بارشاہی کا بلا شرکت غیرے جب حکمران قرار پاتا ہے تو اس کے معمولات زندگی میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد اور انسانیت کیلئے ہمدردانہ خدمات کی ایک ایسی لازوال تاریخ رقم ہوتی ہے جو کسی کے مٹائے مٹ نہیں سکتی۔

اللہ پاک جب کسی نبی کو نبوت علم وحکمت کے ساتھ ظاہری اقتدار وسلطنت سے بھی نوازتے تھے تو نبی پر دوہرے اُمور (کارنبوت اور امور سلطنت کی ذمہ داری) کا بوجھ ہوتا تھا۔ مگر سبحان اللہ ان اللہ کے مقرب بندوں نے کمال اطاعت سے دونوں امور اس خوش اسلوبی سے نبھائے کہ تاریخ حق کا لازوال حصہ بن گئے ۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے دربارشاہی میں ان سوتیلے بھائیوں کی دوبارآمد اور درمیان کے واقعاتی کڑیاں حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے عظیم باپ حضرت یعقوب علیہ السلام صبر وحلم اور ابتدائی صورتحال عجیب کیفیت کی عکاس تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام جانتے بوجھتے ہوئے اظہار نہیں کر رہے کے وہ ان کے وہی بھائی ہے جنکو انہی بھائیوں نے کنویں میں بے رحمانہ انداز سے پھینک دیا تھا۔ اور پھر غلام ظاہر کر کے بیچ بھی ڈالا تھا۔ صبر وحلم کی بھی کمال حد ہے۔ کہ قدرت کے باوجود ادنی انتقام کے اظہار کی بجائے مخفی اکرام اور حسن سلوک بھی نبھار ہے تھے ۔ دوسری طرف اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے جدائیگی نے حضرۃ یوسف علیہ السلام کی گمشدگی کے پرانے زخم تازہ کر دیئے تھے ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس طویل ابتدائی صورتحال میں حزن وملال کی ایسی تصویر بن گئے تھے کہ آنکھوں کی بینائی تک ساتھ چھوڑ گئی تھی۔ غم وابتلا کی اس گھٹن میں وہ کیا ناقابل بیاں حالت تھی جس کی تعبیر ہم کمزور دل کچھ بھی نہیں کر سکتے لیکن وہ برداشت کر رہے تھے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نبی تھے ۔ ان پر بھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے وحی الٰہی کا نزول ہوتا تھا۔ ادھر حضرت یوسف علیہ السلام بھی مقام نبوت پر فائز دونوں باپ بیٹا حضرت جبرائیل علیہ السلام

کے ذریعہ سے اصل صورتحال سے انکشاف کی درخواست کر سکتے تھے مگر پیکر رضا و تسلیم باپ و بیٹا نے حکم خداوندی کی کمال اطاعت میں اُف تک نہیں کی اور خاموشی سے صبر و انتظار کی پالیسی پر استقامت کے ساتھ گامزن رہے۔ ہر صبر کی ایک حد اور امتحان کا ایک اختتام ہوتا ہے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔غم کے زخم بھرنے کے دن قریب آگئے ۔اور طویل صبر و آزمائش کے مراحل اپنی آخری حد پر پہنچنے کے بعد دونوں باپ بیٹوں پر صبر و رضا کے امتحانات فوز عظیم کے اعزاز و تمغہ خاص کے مستحق ٹھہرے اور ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام کے بچپنے میں دیکھے جانے والے خواب کی عملی تعبیر (دونوں باپ بیٹا) کے سامنے آچکی تھی ۔ اور تخت شاہی پر متمکن حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے جملہ صاحبزادگان سمیت احترام و آداب بجا لا کر خدائی اظہار تشکر میں سجدہ ریز تھے۔ اس واقعہ خاص میں حضرت یوسف علیہ السلام کی انتظامی صلاحیتیں مشکل حالات کو سنبھالنے کے لئے درکار اقدامات اور کنٹرول کی سبق آموز نصیحتیں بھی احسن القصص کے واقعاتی تسلسل کی سبق آمیز کڑیاں خاتم الانبیاء ﷺ کی زندگی سے بڑی گہری مطابقت کی عکاس نظر آتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام اگر بچپنے میں اپنے والدین کی عملی شفقتوں سے بظاہر محروم نظر ٹھہرے تھے تو امام الانبیاء ﷺ کو بھی اپنے والدین کی محبت و شفقتوں سے اوائل زندگی میں ہی میں محروم ہونا پڑا اور آپ ﷺ نے یتیمی کی حالت میں اپنے غریب چچا خواجہ ابوطالب کے ہاتھوں زیادہ پرورش پائی، حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے سوتیلے بھائیوں کے ہاتھوں اپنے والد اور خاندان سے جدائیگی کا (طویل عرصہ تک) زخم سہنا پڑا اور اپنے آبائی علاقہ سے دور دراز زندگی گزارنا پڑی تو خاتم الانبیاء ﷺ پر بھی اپنے خاندانی قبیلہ کے لوگوں نے عرصہ حیات اتنا تنگ کر دیا تھا کہ آپ کو بھی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی درمیانی عرصہ میں (مکی زندگی میں) آپکو بھی شعب ابی طالب میں دو سال سے زیادہ قید تنہائی (بغیر کسی الزام کے) کاٹنا پڑی پھر ایک وقت آیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح آپ کو بھی اقتدار و سلطنت سے نوازا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کمال صبر و حلم کا مظاہرہ کرتے ہوئے (انتقام کی قدرت کے باوجود) اپنے سوتیلے بھائیوں کے بے رحمانہ و ظالمانہ اقدام کو معاف کرنے کا اعلان فرمایا تو خاتم الانبیاء ﷺ نے بھی فتح مکہ کے دن (انتقام کی قدرت کے باوجود) اپنے بدترین دشمنوں کو معافی عام دیتے ہوئے کمال صبر و حلم سے فرمایا کہ ﴿لا تثریب علیکم الیوم﴾ بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ حاصل کرے اس کو بھی کچھ نہ کہا جائے یوں ہی احسن القصص نہیں فرمایا گیا کہ ایسا واقع ہے جو قصہ گو واعظوں نے یوسف و زلیخا کے عنوان سے مشہور کر دیا بلکہ قصہ خاص کا ہر مرحلہ سبق آمیز ہے۔

راہ حق میں فکر و عمل سے وابستہ حضرات اور تحریکی و نظریاتی ذہن رکھنے والوں کیلئے من جملہ واقعات کے اس واقعہ خاص میں بہت ساری عبرتیں ہیں۔ ﴿فاعتبروا یا أولی الأبصار لعلکم تعقلون﴾

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۷ اِذْ قَالُوْا
البتہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جب انہوں نے کہا
لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا
البتہ یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارا ہے حالانکہ ہم طاقتور جماعت ہیں بے شک
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۸ ۚۖ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ
ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے۔ یوسف کو مار ڈالو یا کسی جگہ میں پھینک دو تاکہ باپ کی توجہ اکیلے
وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۹ قَالَ قَآئِلٌ
تم پر رہے اور اس کے بعد نیک آدمی ہوجانا۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا
مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
کہ یوسف کو قتل نہ کرو اور اسے گمنام کنویں میں ڈال دو کہ اسے کوئی مسافر اٹھا لے جائے
السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۱۰ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى
اگر تم کرنے ہی والے ہو۔ انہوں نے کہا اے باپ کیا بات ہے کہ تو یوسف پر ہمارا اعتبار
يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ
نہیں کرتا اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دے کہ وہ کھائے اور کھیلے اور
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۱۲ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ
بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں۔ اس نے کہا مجھے اس سے غم ہوتا ہے کہ تم اسے لے جاؤ
اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۱۳ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ
اور اس سے ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔ انہوں نے کہا اگر اسے بھیڑیا کھا
الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ
گیا اور ہم ایک طاقتور جماعت ہیں بیشک ہم اس وقت البتہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ جب اسے
اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
لے کر چلے اور متفق ہوئے کہ اسے گمنام کنویں میں ڈالیں تو ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ تو ضرور انہیں ایک
بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۱۵ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۱۶
دن آگاہ کرے گا ان کے اس کام سے اور وہ تجھے نہ پہچانیں گے۔ اور کچھ رات گئی اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷) قصہ یوسف علیہ السلام میں دلچسپی رکھنے والے سائلین (سوال کرنے والوں) کیلئے بہت ساری عبرتی نشانیاں ہونے کا حقیقت آمیز ذکر۔

(۹)۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے خلاف برادران یوسف کی منفی سوچ وفکر کا ذکر۔

(۱۰)۔ ایک بھائی کی منفرد رائے (نسبتاً نرم رویہ پر مبنی) کا ذکر (اسی رائے پر انکا اتفاق ہوا تھا)۔

(۱۱ تا ۱۳)۔ برادران یوسف علیہ السلام کا اپنے والد گرامی (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے سامنے اپنے بھائی (حضرت یوسف علیہ السلام) کے متعلق (بظاہر خیر خواہانہ) اجتماعی مشورہ کا ذکر، جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے تحفظات کا اظہار۔

(۱۴)۔ برادران یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائی (حضرت یوسف علیہ السلام) کے حوالہ سے اپنے والد کو تسلی آمیز اقدام کی یقین دہانی کا ذکر۔

(۱۵)۔ برادران یوسف علیہ السلام کا مشورہ کے مطابق عملدرآمد اور حضرت یوسف علیہ السلام کو گمنام کنویں میں ڈالنے جیسے بے رحمانہ اقدام کا ذکر نیز اس وقت تسلی آمیز خدائی الہام خاص کا بیان۔

(۱۶ تا ۱۷)۔ واپسی پر اپنے والد کے سامنے برادران یوسف علیہ السلام کی من گھڑت جھوٹی کہانی کا تذکرہ۔ (مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہوئے غمناک طرز سے اظہار و بیان)۔

قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

کہا اے ہمارے باپ ہم تو آپس میں دوڑنے میں مصروف ہوئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس

فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ﴿١٧﴾

چھوڑ گئے تب اسے بھیڑیا کھا گیا اور تو ہمارے کہنے پر یقین نہیں کرے گا اگرچہ ہم سچے ہی ہوں۔

وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور اس کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے اس نے کہا نہیں بلکہ تم نے دل سے ایک بات

أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾

بنائی ہے اب صبر ہی بہتر ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو تم بیان کرتے ہو۔

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ

اور ایک قافلہ آیا پھر انہوں نے اپنا پانی بھرنے والا بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکایا کہا کیا خوشی کی بات

هَٰذَا غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَ

ہے یہ ایک لڑکا ہے اور اسے تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ خوب جانتا تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ اسے

ع ٢/١٢ شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾

بھائی ناقص قیمت پر بیچ آئے گنتی کی چونیوں پر اور اس سے بیزار ہو رہے تھے۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ

اور جس نے اسے مصر میں خرید کیا اس نے اپنی عورت سے کہا کہ اس کی عزت کر شاید

أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ

ہمارے کام آئے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اسی طرح ہم نے یوسف کو اس ملک میں جگہ دی

وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ

اور تاکہ ہم اسے خواب کی تعبیر سکھائیں اور اللہ اپنا کام جیت کر رہتا ہے

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے اسے حکم اور علم

وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي

دیا اور نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اور جس عورت کے گھر میں تھا وہ اسے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۸)۔ اپنی کہانی کو سچ ثابت کرنے کی غرض سے جھوٹی شہادت (خون آلود قمیص) کا پیش کرنا جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے مثالی صبر وتحمل کا اظہار وبیان۔

(۱۹)۔ گمنام کنویں کی طرف پانی کے حصول کیلئے قافلے کی (غیر معمولی) آمد اور پانی کے ڈول میں (چشمۂ ہدایت) حضرت یوسف علیہ السلام کی برآمدگی (باہر تشریف آوری) اور قافلہ والوں کا (غیر معمولی) اظہار حیرت اور مال تجارت سمجھ کر چھپانے کی کارروائی کا بیان۔

(۲۰)۔ برادران یوسف علیہ السلام کی اپنے بھائی کو غلام ظاہر کرتے ہوئے کم تر قیمت سے فروخت پر اظہار افسوس کا ذکر۔

(۲۱)۔ عزیز مصر کا حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدنا اور اپنی اہلیہ کو اس عظیم (ظاہری) غلام سے بہترین حسن سلوک کی تاکید مستقبل میں ان سے قریبی تعلق کا اظہار خاص۔ اسی اقدام کے ضمن میں حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق خدائی حکمتی فیصلے کے (مستقبل میں) اظہار کا ذکر خاص۔

(۲۲)۔ بھرپور جوانی میں خدائی عطیۂ خاص کا احسانی ذکر (غیر معمولی حکمت ودانائی عطا کر دی گئی)۔

بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ

پھسلانے لگی اور دروازے بند کرلیے اور کہنے لگی لو آؤ اس نے کہا اللہ کی پناہ وہ تو میرا آقا

مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

ہے جس نے مجھے عزت سے رکھا ہے بے شک ظالم نجات نہیں پاتے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا ۚ لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ

اور البتہ اس عورت نے تو اس پر ارادہ کرلیا تھا اور اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو اس کا ارادہ کرلیتا اسی

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾

طرح ہوا تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو ٹال دیں بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا

اور دونوں دروازہ کی طرف دوڑے اور عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ ڈالا اور دونوں نے عورت کے خاوند

الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ

کو دروازے کے پاس پایا کہنے لگی کہ جو تیرے گھر کے لوگوں سے برا ارادہ کرے اس کی تو یہی سزا ہے کہ قید کیا جائے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ

یا سخت سزا دی جائے۔ کہا یہی مجھ سے اپنا مطلب نکالنے کو پھسلاتی تھی اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ

گواہ نے گواہی دی اگر اس کا کرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ

وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو یہ جھوٹی ہے

وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

اور وہ سچا ہے۔ پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا کہا بے شک یہ تم

مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۫

عورتوں کا ایک فریب ہے بے شک تمہارا فریب بڑا ہوتا ہے۔ یوسف تو اس سے درگزر کر اور تو اے

ع ۱۲ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِــِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ

عورت اپنے گناہ کی معافی مانگ کیونکہ تو ہی خطاکار ہے۔ اور عورتوں نے شہر میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۳)۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر عزیز مصر کی بیوی کے فریفتہ (عشق میں ٹن) ہونے اور ان کو ورغلانے کے غیر معمولی اقدام کے جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کا خوف خدا پر مبنی اظہار غیرت کا عمدہ بیان۔

(۲۴)۔ مذکورہ عورت کے پرعزم اظہار معصیت کے جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی معصومانہ حقیقت (لازوال عصمت نبوت) پر خدائی شہادت کا زوردار اظہار و بیان (کہ حضرت یوسف علیہ السلام تو تصورِ برائی سے بھی دور تھے مگر بھرپور قوت سے حملہ آور ہونے جارہی تھی لیکن خاص برہانِ ربی کی بدولت ہم نے حضرت یوسف سے تصورِ برائی کو ہی پیچھے دھکیل دیا اور عصمتِ نبوت کی لاج ہر طرح سے سلامت باکرامت رہی)

(۲۵ تا ۲۷)۔ مذکورہ عورت کی دانستہ واردات ناکام ہونے کے بعد اگلے ردِعمل کا بیانیہ ذکر اور واقعاتی شہادت خاص کا غیر معمولی طرز سے وضاحتی اظہار و بیان۔

۲۸ تا ۲۹۔ بعد از مشاہدہ حقیقت عزیز مصر کا حضرۃ یوسفؑ کو معاملہ نظرانداز کرنے اور اپنی اہلیہ کو معذرتی فہمائش کرتے ہوئے عورتوں کی فطرتی چالبازیوں کا مذمتی اظہار۔

فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا
چرچا کیا کہ عزیز کی عورت اپنے غلام کو چاہتی ہے بے شک اس کی محبت میں فریفتہ
حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ
ہوگئی ہے ہم تو اسے صریح غلطی پر دیکھتے ہیں۔ پھر جب عزیز کی بیوی نے ان کی ملامت سنی
اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا
تو انہیں بلا بھیجا اور ان کے واسطے ایک مجلس تیار کی اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک
وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ
چھری دی اور کہا ان کے سامنے نکل آ پھر جب انہوں نے اسے دیکھا تو حیرت میں رہ گئیں اور اپنے
وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ
ہاتھ کاٹ لئے اور کہا اللہ پاک ہے یہ انسان تو نہیں ہے یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔ کہا یہی وہ ہے
فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ
کہ جس کے معاملہ میں تم نے مجھے ملامت کی تھی اور البتہ تحقیق میں نے اس سے دلی خواہش ظاہر کی
فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ
تھی پھر اس نے اپنے آپ کو روک لیا اور اگر وہ میرا کہنا نہ مانے گا تو ضرور قید کردیا جائے گا اور ذلیل
الصّٰغِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ
ہوکر رہے گا۔ یوسف نے کہا اے میرے رب میرے لئے قید خانہ بہتر ہے اس کام سے کہ جس کی طرف مجھے بلا
وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٣﴾
رہی ہے اور اگر تو مجھ سے ان کا فریب دفع نہ کرے گا تو ان کی طرف مائل ہوجاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہوجاؤں گا۔
فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
پھر اس کے رب نے اس کی دعا قبول کی پس ان کا فریب ان سے دور کردیا گیا کیونکہ وہی سننے والا
الْعَلِيْمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى
جاننے والا ہے۔ ان لوگوں کو نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی یوں سمجھ میں آیا کہ اسے ایک مدت تک
حِيْنٍ ﴿٣٥﴾ ۧ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْ ع ٦ ١٤
قید کردیں۔ اور اس کے ساتھ دو جوان قید خانہ میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا میں دیکھتا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٣٠ تا ٣١۔ عزیز مصر کی بیوی کے یکطرفہ عشقیہ محبت کے چرچے، شہر کی عورتوں کے منفی تبصروں کے ردعمل میں مذکورہ عورۃ کا ضیافتی اہتمام (کھانے کی پارٹی) اور عورتوں کی بھرپور شرکت کے پس منظر میں حضرۃ یوسف کو (بلا اطلاع اچانک) جلوہ افروزی (ظاہر ہونے) کا حکم حضرۃ یوسفؑ کی خوبصورتی اور معصومانہ (شرم و حیا سے لبریز) ادا دیکھ کر تمام عورتوں کا تعجب خیز اور حیرت انگیز اظہار خیال، و غیر معمولی اقدام (مارے حیرت کے پھلوں کی بجائے اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں)

٣٢۔ عزیز مصر کی بیوی کے اس موقع پر تمام ضبط کے بندھن ٹوٹ جانے اور بلا جھجک اپنے مخفی عشق کے برملا اظہار کا نشہ سر چڑھنے کے پس منظر میں دھمکی آمیز عزائم کا اعلانیہ ذکر۔

٣٣۔ عورتوں کے مشاہدہ مکر (خفیہ تدبیری چال و اقدام) پر حضرت یوسف کی بارگاہِ خداوندی میں عزیمت افروز تمنا و دعا کا اظہار۔

٣٤۔ جواب میں قبولیت دعا اور نتیجۂ ظاہری کا بیان۔

٣٥۔ حکام مصر کا (مذکورہ عورت کو روکنے کی بجائے) حضرت یوسفؑ کو (بلاوجہ) پابند سلاسل کردینے کے انتہائی اقدام کا ذکر

أَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا

ہوں کہ شراب نچوڑتا ہوں، اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹی اٹھا رہا ہوں

تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٦﴾

کہ اس میں سے جانور کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتلا ہم تجھے نیکوکار سمجھتے ہیں ۔

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ

کہا جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے وہ ابھی آنے نہ پائے گا کہ اس سے پہلے میں تمہیں اس کی تعبیر

يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

بتلا دوں گا یہ ان چیزوں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں بے شک میں نے اس قوم کا مذہب

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

ترک کر دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتی اور وہ آخرت کی بھی منکر ہیں ۔ اور میں اپنے باپ

آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ

دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے مذہب کا تابع ہو گیا ہوں ہمیں یہ جائز نہیں کہ

بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ

اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں یہ ہم پر اور سب لوگوں پر اللہ کا فضل ہے

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٨﴾ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ

لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ۔ اے قید خانہ کے رفیقو کیا جدا جدا معبود بہتر

مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ

ہیں یا اکیلا اللہ جو زبردست ہے ۔ تم اس کے سوا کچھ نہیں پوجتے

دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ

مگر چند ناموں کو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے مقرر کر لیے ہیں اللہ نے ان

اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا

کے متعلق کوئی سند نہیں اتاری حکومت سوا اللہ کے کسی کی نہیں ہے اس نے حکم دیا ہے کہ

إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر آدمی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۳۶۔ حضرت یوسف کے ہمراہ دو خاص نوجوان قیدیوں کے جیل میں الگ الگ خواب دیکھنے کے بعد تعبیر خواب جاننے کیلئے حضرت یوسفؑ سے ملاقات اور تفصیلات خواب سے آگاہی کا ذکر۔

۳۷ تا ۴۰۔ حضرت یوسفؑ کا کھانا آنے سے قبل تک تعبیرِ خواب بتا دینے کا تسلی آمیزہ وعدہ اور اس وقفہ میں دونوں قیدیوں کے آگے اپنی خاندانی حیثیت سمیت پیغام توحید اور تردید شرک کے حوالہ سے مدلل گفتگو اور فریضہ تبلیغ ادا کرنے کا بیان۔

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٠ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ
نہیں جانتے۔ اے قید خانہ کے رفیقو تم دونوں میں سے ایک جو ہے وہ اپنے آقا کو شراب
خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ
پلائے گا اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا پھر اس کے سر میں سے پرندے کھائیں گے اس
قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝٤١ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ
کام کا فیصلہ ہوگیا ہے جس کی تم تحقیق چاہتے تھے۔ اور ان دونوں میں سے جسے یوسف
نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
نے بچنے والا سمجھا تھا کہہ دیا کہ تو اپنے آقا سے میرا بھی ذکر کرنا پھر شیطان نے اسے اپنے
ع ١٥ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝٤٢ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّىْٓ اَرٰى سَبْعَ
آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا پھر قید میں کئی برس رہا۔ اور بادشاہ نے کہا میں خواب دیکھتا
بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں انہیں سات دبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات سبز
وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ
خوشے اور سات خشک اے دربار والو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی
لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝٤٣ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
تعبیر دینے والے ہو۔ انہوں نے کہا یہ خیالی خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی
الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝٤٤ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
تعبیر نہیں جانتے۔ اور وہ بولا جو ان دونوں میں سے بچا تھا اور اسے مدت کے بعد یاد آ گیا میں
اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝٤٥ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ
تمہیں اس کی تعبیر بتلاؤں گا سو تم مجھے بھیج دو۔ اے یوسف اے سچے ہمیں اس کی
اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ
تعبیر بتلا کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی کھا رہی ہیں اور سات
سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
سبز خوشے ہیں اور سات خشک تا کہ میں لوگوں کے پاس لے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۱۔ دونوں نوجوان قیدیوں کے خوابوں کے متعلق الگ الگ اظہار تعبیر کا ذکر۔

۴۲۔ حضرت یوسف کا ممکنہ طور پر رہا ہوجانے والے قیدی کو اپنے حوالہ سے بادشاہ وقت کو انکی (حضرت یوسفؑ کی) بلا وجہ قید کے متعلق آگاہ کرنے کی نصیحت مگر (اللہ کی شان) کہ شیطانی نسیان کی وجہ سے مذکورہ قیدی کو تذکرہ یوسفؑ یاد نہ رہنے اور مزید حضرۃ یوسفؑ کا کئی برس تک بلا وجہ جیل میں رہنے کا ذکر۔

۴۳ تا ۴۴۔ کئی برس بعد بادشاہِ وقت کا ایک مخصوص خواب دیکھنے کے متعلق (درباریوں کے آگے) ذکر اور تعبیرِ خواب جاننے کی خواہش کا اظہار مگر درباریوں کا اظہار لاعلمی۔

۴۵۔ تعبیرِ خواب کے تذکرہ پر رہا ہونے والے قیدی کو حضرت یوسفؑ کی یاد آنے اور بادشاہ وقت سے حضرۃ یوسفؑ سے ملاقاۃ کے ذریعہ تعبیرِ خواب معلوم کرنے کی درخواست کا اظہار۔

۴۶۔ رہا ہونے والے ساتھی کی حضرۃ یوسف سے ملاقات اور (بعد از اظہار معذرت) خواب بیان کرتے ہوئے تعبیر خواب بتانے کی درخواست۔

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا
جاؤں شاید وہ سمجھ جائیں ۔ کہا تم سات برس لگا تار کھیتی کرو پھر جو کاٹو
حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ
تو اسے اس کے خوشوں میں رہنے دو مگر تھوڑا سا جو تم کھاؤ۔ پھر اس کے
يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ
بعد سات برس سختی کے آئیں گے جو تم نے ان کے لئے رکھا تھا کھا جائیں گے مگر تھوڑا
لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
سا جو تم بیج کے واسطے روک رکھو گے ۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا اس میں
ع عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ
لوگوں پر مینہ برسے گا اس میں رس نچوڑیں گے۔ اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس
ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ
لے آؤ پھر جب اس کے پاس قاصد پہنچا کہا اپنے آقا کے ہاں واپس جا اور اس سے
فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ
پوچھ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بے شک میرا رب ان
رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ
کے فریب سے خوب واقف ہے ۔ کہا تمہارا کیا واقعہ تھا جب تم نے یوسف
عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ
کو پھسلایا تھا انہوں نے کہا اللہ پاک ہے ہمیں اس میں کوئی برائی معلوم نہیں
قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ
ہوئی عزیز کی عورت بولی اب سچی بات ظاہر ہوگئی میں نے ہی
عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٥١﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ
اسے پھسلانا چاہا تھا اور وہ سچا ہے۔ یہ اس لئے کیا تا کہ عزیز معلوم کر لے کہ میں نے اس کی
لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٢﴾
غائبانہ خیانت نہیں کی تھی اور بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۷ تا ۴۹۔ حضرۃ یوسفؑ کا خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے مزید ہمدردی کے طور پر تدبیر و حکمت عملی سے آگاہ کرنے کا ذکر۔

۵۰۔ تعبیر خواب سن کر بادشاہ وقت کا حضرۃ یوسفؑ کو رہا کرنے اور دربار میں لانے کا حکم مگر حضرۃ یوسفؑ کا (بلا تحقیق واقعۂ سابقہ) فوری رہائی قبول کرنے سے انکار اور تحقیق واقعہ کے مطالبہ کا اظہار۔

۵۱۔ بادشاہ وقت کا عورتوں کو بلا کر تحقیق و تفتیش کرنے، جواب میں عام عورتوں سمیت اہلیہ عزیز مصر کا حقیقت واقعہ کے متعلق برملا اعتراف و اظہار کرتے ہوئے حضرۃ یوسف کو ہر طرح سے بری الذمہ (پاکدامنی تسلیم) کرنے کا اعلان۔

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ
اور میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا بے شک نفس تو برائی سکھاتا ہے مگر جس پر میرا رب مہربانی کرے
رَبِّيٓ ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِي بِهِۦٓ أَسْتَخْلِصْهُ
بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔اور بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لے آؤ تا کہ اسے خاص اپنے
لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ ٱلْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ
پاس رکھوں پھر جب اس سے بات چیت کی کہا بے شک تُو آج سے ہمارے ہاں بڑا معزز اور معتبر ہے۔کہا
ٱجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾ وَكَذَٰلِكَ
مجھے ملکی خزانوں پر مامور کردو بے شک میں خوب حفاظت کرنے والا جاننے والا ہوں۔اور ہم نے
مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي ٱلْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيبُ
اس طور پر یوسف کو اس ملک میں بااختیار بنا دیا کہ اس میں جہاں چاہے رہے ہم جس
بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَأَجْرُ
پر چاہیں اپنی رحمت متوجہ کردیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔اور آخرت
ٱلْءَاخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾ ع وَجَآءَ إِخْوَةُ ع ٧/٩
کا ثواب ان کیلئے بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیز گاری میں رہے۔اور یوسف کے بھائی آئے
يُوسُفَ فَدَخَلُوا۟ عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُۥ مُنكِرُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا
پھر اس کے ہاں داخل ہوئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور وہ نہیں پہچان سکے۔اور جب انہیں
جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ٱئْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا
ان کا سامان تیار کردیا کہا میرے پاس وہ بھائی بھی لے آنا جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے
تَرَوْنَ أَنِّيٓ أُوفِي ٱلْكَيْلَ وَأَنَا۠ خَيْرُ ٱلْمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي
تم نہیں دیکھتے میں ماپ پورا دیتا ہوں اور بڑا مہمان نواز ہوں۔پھر اگر تم میرے پاس نہ لائے تو نہ تمہیں
بِهِۦ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا۟ سَنُرَٰوِدُ عَنْهُ
میرے ہاں سے پیمانہ ملے گا اور نہ تم میرے پاس آنا۔انہوں نے کہا ہم اس کے باپ سے خواہش کریں
أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَٰعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيَٰنِهِ ٱجْعَلُوا۟ بِضَٰعَتَهُمْ فِي
گے اور ہم یہ کرکے ہی رہیں گے۔اور اپنے خدمت گاروں سے کہہ دیا کہ ان کی پونجی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵۲تا۵۵)۔بادشاہ وقت کا (انکی فہم و بصیرت، تدبیر حکمت کا مشاہدہ کرتے ہوئے) حضرت یوسفؑ سے خصوصی ملاقات، امور سلطنت کے حوالہ سے مکالمہ نیز خصوصی پروٹوکول (سرکاری اعزاز خاص دینے) کا اظہار، قحط سالی کے ممکنہ سنگین بحران کو بھانپتے ہوئے حضرۃ یوسفؑ کی معاونتی پیش کش (کہ مجھے امور خزانہ کا نگران اعلیٰ بنا دو میں اپنی علمی صلاحیت بروئے کار لاکر دیانتداری سے معاملات نبھاؤں گا)

(۵۶تا۵۷)۔طویل مصائب اور کٹھن حالات سے گزرنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کیلئے خدائی نصرت خاص و اعزاز عظیم کا احسانی ذکر دبیان۔

(۵۸)۔برادران یوسف علیہ السلام کی طلب رسد کیلئے دربار یوسف علیہ السلام میں حاضری کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائیوں کو پہچان لینے مگر بھائیوں کی لاعلمی کا ذکر (حضرت یوسف علیہ السلام نے فی الحال سب معاملہ مخفی رکھا تھا)۔

(۵۹)۔تحقیق حال کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کا آئندہ اپنے برادران کو سب سے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لانے کا حکم۔

(۶۰)۔ساتھ نہ لانے کی صورت میں سب کو آئندہ کچھ نہ دینے کی وارننگ۔

(۶۱)۔برادران کا آئندہ اپنے بھائی کو ساتھ لانے کی (کوشش کی) یقین دہانی۔

رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

ان کے اسباب میں رکھ دو تاکہ وہ اسے پہچانیں جب وہ لوٹ کر اپنے گھر جائیں شاید وہ پھر

يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

آجائیں۔ پھر جب اپنے باپ کے ہاں پہنچے کہا اے باپ ہمارا پیمانہ روک لیا گیا پس آپ ہمارے ساتھ

فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ

ہمارے بھائی کو بھیج دیجئے کہ ہم اپنا پیمانہ لائیں اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں۔ کہا میں تمہارا

آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ

اس پر کیا اعتبار کروں مگر وہی جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی پر اعتبار کیا تھا سو اللہ بہتر

خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ

نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے مہربان ہے۔ اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو انہوں نے اپنی

وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ

پونجی پائی جو انہیں واپس کردی گئی تھی کہا اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہیے یہ ہماری پونجی ہمیں واپس کردی

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ

گئی ہے اور اپنے گھر والوں کے لئے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ اور

بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ

زیادہ لائیں گے اور یہ بوجھ ملنا آسان ہے۔ کہا اسے تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا یہاں تک

مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ

کہ مجھے اللہ کا عہد دو کہ البتہ اسے میرے ہاں ضرور پہنچادیں گے مگر یہ کہ تم سب گھر جاؤ پھر

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يَا بَنِيَّ

جب سب نے اسے عہد دیا کہ ہماری باتوں کا اللہ شاہد ہے۔ اور کہا اے میرے بیٹو

لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۖ

ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا اور

وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ

میں تمہیں اللہ کی کسی بات سے بچا نہیں سکتا اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۶۲)۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا اہلکاروں کو انکی (اداشدہ رقم) پونجی واپس اُن کے سامان میں خفیہ طور پر رکھ دینے کا حکم (تاکہ وہ دوبارہ ضرور آئیں)۔

(۶۳)۔ برادران یوسف کا (واپس لوٹنے کے بعد) اپنے والد گرامی (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے سامنے اپنے بھائی کے حصہ نہ ملنے (حاضر نہ ہونے کی وجہ سے) کی شکایت اور آئندہ اسے ہمراہ بھیجنے کی درخواست نیز حفاظت کی یقین دہانی۔

(۶۴)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے تحفظات کی باحوالہ یاددہانی اور ساتھ ہی اظہارِ توکل کا ذکر۔

(۶۵)۔ سامان سے اداشدہ مال کی واپسی دیکھ کر برادران یوسف علیہ السلام کی اپنے باپ کے سامنے اظہار مسرت کے بعد بھائی کو ہمراہ قافلہ روانہ کرنے کی مکرر درخواست (تاکہ زیادہ حصہ لے سکیں)۔

(۶۶)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا پختہ عہد لیے بغیر چھوٹے بھائی کو ہمراہ بھیجنے سے انکار، جواباً برادران کا پختہ عہد دینے کا ذکر اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے اظہارِ توکل کا اعتقادی بیان۔

(۶۷)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے صاحبزادگان کو اجتماعی طور پر (دارالحکومت) داخلے سے ممانعت کی حکمت آمیز نصیحت اور ساتھ ہی ممکنہ حادثات کے حوالے سے اعتقادی فکر کا بھی برملا اظہار۔

تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ

اسی پر میرا بھروسہ ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور جبکہ اسی طرح

اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً

داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے حکم دیا تھا انہیں اللہ کی کسی بات سے کچھ نہ بچا سکتا تھا

فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ

مگر یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کیا اور وہ تو ہمارے سکھلانے سے علم

٨ ع ٢ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ

والا تھا لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے۔ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے

اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا

پاس جگہ دی کہا کہ بے شک میں تیرا بھائی ہوں پس جو کچھ یہ کرتے رہے ہیں اس پر غم نہ کر۔ پھر جب

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ

یوسف نے ان کا سامان تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے اسباب میں کٹورا رکھ دیا پھر پکارنے والے

مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا

نے پکارا اے قافلہ والو بیشک تم البتہ چور ہو۔ اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمہاری کیا چیز گم

تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ

ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بادشاہ کا کٹورا نہیں ملتا جو اسے لائے گا ایک اونٹ بھر کا غلہ پائے گا اور میں

وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ

اس کا ضامن ہوں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم تمہیں معلوم ہے ہم اس ملک میں شرارت کرنے کے لئے نہیں آئے

وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا

اور نہ ہم کبھی چور تھے۔ انہوں نے کہا پھر اس کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے نکلو۔ انہوں نے کہا

جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے پس وہی اس کے بدلہ میں جائے ہم ظالموں کو یہی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

سزا دیتے ہیں۔ پھر یوسف نے اپنے بھائی کے اسباب سے پہلے ان کے اسباب دیکھنے شروع کئے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦٨)۔ برادران یوسف کا اپنے والد کی نصیحت کے مطابق (دارالحکومت میں) داخلہ کا واقعاتی ذکر اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی حکمت آمیز نصیحت کے پس منظر سمیت ان کی عنداللہ قدر و منزلت کا ذکر و بیان۔

(٦٩)۔ برادران یوسف علیہ السلام کی دربار یوسف علیہ السلام میں اجتماعی حاضری پر حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے مخصوص بھائی کے ساتھ خصوصی احترام و اکرام کا سلوک کرتے ہوئے اس کو خفیہ طور پر اپنے نسبی تعارف سے آگاہ کر دینے کا ذکر۔

(٧٠)۔ اہل کارواں کا سامان میں حضرت یوسف علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق سرکاری پیمانہ (پیالہ) خفیہ طور پر (بلا اطلاع) رکھ دینے اور بعد میں گمشدگی پیالہ کے متعلق برادران یوسف علیہ السلام کو لقب خاص سے واپسی اور طلبی کا ذکر۔

(٧١ تا ٧٢)۔ برادران یوسف علیہ السلام کے گمشدگی کے متعلق سوال پر اہلکاروں کا وضاحتی بیان اور برآمدگی کے متعلق وعدہ خاص کا ذکر۔

(٧٣ تا ٧٥)۔ برادران یوسف علیہ السلام کے اپنے متعلق اظہار حقیقت پر اہلکاروں کا سوالیہ طرز سے سزا کا ذکر اور جواب میں برادران یوسف علیہ السلام کا اپنے ہاں رائج قانون سزا کا بیان۔

توکل علی اللہ کی حقیقت اور مفہوم

(زیر مطالعہ سورۃ یوسف آیت نمبر ٦٧)

قرآن وسنت سے علمی جہالت کے باعث ہم بہت سارے دیگر فکری ونظریاتی حقائق سے بے خبری میں مبتلا ہیں اور ضروری معلومات (عقیدہ وغیرہ) کے حوالہ سے بھی خود ساختہ یا سنی سنائی باتوں (واقعات) پر ہی اعتقادات کی کمزور عمارت کھڑی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی واسطے جہالت کو بھی تاریکی سے تعبیر کرتے ہوئے علم کو روشنی قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں طلبِ علم کو فرض قرار دیا گیا ہے تو آخر اس کی اہمیت کی وضاحت کیلئے کوئی دوسرا عنوان کیا تجویز کیا جاسکتا ہے؟۔ عقائد وفرائض کی عمارت مضبوط دلائل پر قائم ہے۔ ظن اور تخمینہ جیسی مُبہم صورتحال کا اس میں کوئی دخل نہیں، جو حقائق اور عنوانات قرآن کریم میں بیان کئے گئے ان پر ایمان لانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ فی الحال ہمارا موضوع قرآن میں بیان کردہ موضوع توکل علی اللہ ہے جس کے مفہوم کے متعلق اکثر عوام (اور بعض خواص) غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اس حوالہ سے یہ حقیقت پیش نظر رکھی جائے کہ قرآن کریم میں دس مقامات پر توکل علی اللہ کے حوالے سے (صراحۃً) جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے اس کا پس منظر جداگانہ ہے۔ پہلی غلط فہمی توکل کی تعریف کے حوالہ سے ہے کہ عوام الناس سمجھتے ہیں کہ توکل ترک اسباب (اسباب اختیار نہ کرنے) کا نام ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف ص ٧٤ ج دوم میں روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ رہا تھا کہ میں سواری باندھ کر اللہ پر بھروسہ کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر اللہ پر بھروسہ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا پہلے سواری باندھو پھر اللہ پر بھروسہ رکھو۔ تو اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خود امام الانبیاء ﷺ نے گویا توکل کی صراحت فرمادی کہ توکل ترک اسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب اختیار کرنے کے بعدَ (اعتقاداً) بھروسہ اللہ پاک کی ذات پر ہی رکھیں گویا اسباب کو (اعتقادی درجہ میں) خدا نہ بنالیا جائے (جیسے مریض شخص کسی علاج/دوا وغیرہ پر اعتقاد رکھ بیٹھے کہ اس سے یقیناً شفاء حاصل ہوتی ہے وغیرہ، یہ غلط ہے)۔ آپ قرآن کریم کے ان دس مقامات کا بغور نظر مطالعہ فرمائیں تو ہر ایک مقام کا پس منظر اور تعلیم جداگانہ حقیقت کی حامل ہے کسی ایک مقام پر بھی وہ مفہوم واضح نہیں ہوتا جو عوام الناس میں متعارف ہے۔ ان دس (10) مقامات کی نشاندہی بحوالہ سورۃ اور آیت نمبر کچھ اس طرح ہے۔ (١)۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ١١٢۔ (٢)۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ١٥٩۔ (٣)۔ سورۃ الانفال آیت نمبر ٢۔ (٤)۔ سورۃ الانفال آیت نمبر ٤٩۔ (٥)۔ سورۃ الفرقان آیت نمبر ٥٨۔ (٦)۔ سورۃ الانفال آیت نمبر ٦١۔ (٧)۔ سورۃ ہود آیت نمبر ١٢٣ (٨)۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ٤٨۔ (٩)۔ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ١٠۔ (١٠)۔ سورۃ الطلاق آیت نمبر ٣۔ ان میں سے ہر ایک آیت ایک مختلف پس منظر میں خدائی تعلیمات پر مبنی الگ الگ تربیت کی حامل ہے۔ کسی سے بھی ترکِ اسباب کا پیغام نہیں ملتا۔ تاہم سننے میں آتا ہے (اور المیہ یہ ہے کہ بیان کرنے والے اکثر واعظین مبلغین کی زبان سے عوام الناس میں اس کی اشاعت ہوتی ہے) کہ بعض واقعات جو کرامت کے زمرے میں کبھی پیش آئے تھے

ان کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے جیسے ان واقعات کے ذریعہ توکل کی کوئی اعتقادی تعریف ثابت کی جارہی ہوتی ہے۔ یہ نادانستہ (جہالت کے باعث) ایک غلط تعبیر ہے جس کا اظہار اس زور سے کیا جاتا ہے کہ لوگ غلط فہمی کے باعث اسے اعتقادی درجہ میں لیتے ہیں۔ ایسی غلط فہمیوں کے ازالہ کی ذمہ داری اہل علم واعظین، مبلغین/علماء ہی پر لازم ہے۔ ایک جگہ ایک پڑھے لکھے مبلغ دین بھرے مجمع میں ایک حدیث مبارک سے توکل کی حقیقت وہی بیان کرنے لگے جو عوام الناس میں متعارف ہے تو بہت حیرت ہوئی کہ جب اہل علم کا یہ حال ہے تو عوام کا کیا قصور؟ فرمانے لگے حدیث شریف میں آتا کہ اگر تم ایسا توکل کرو جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ پاک تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپسی لوٹتے ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ تو اس سے علیحدگی میں عرض کیا کہ اس حدیث سے آپ عوام کو کیا پیغام (یا عقیدہ) دینا چاہتے تھے؟ فرمانے لگے اعلیٰ ایمان کی ایک کیفیت کا بیان مقصود ہے جہاں انسان اسباب سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور پرندوں جیسے توکل پر آ کھڑا ہوتا ہے (استغفر اللہ) ان سے عرض کیا گیا کہ اس حدیث پاک سے تو اسباب کی نفی کی بجائے کثرتِ سبب کا ثبوت مل رہا ہے پوچھا کیسے؟ عرض کیا کہ پرندہ صبح خالی پیٹ جب گھونسلے سے نکلتا ہے تو سارا دن مختلف جگہوں سے اپنا دانہ پانی ہی تو تلاش کرتا ہے یہ سبب نہیں تو کیا ہے؟ بلکہ چھوٹے سے پیٹ بھرنے کیلئے سارے دن کی مشقت اٹھانا ثابت ہو رہا ہے۔ اس پر وہ مبلغ حیران ہو کر پوچھنے لگے تو پھر حدیث شریف کا مفہوم کیا ہے تو عرض کیا کہ بلا سمجھے بیان کرنے کی جسارت کیوں؟ اس حدیث مبارک سے جو مفہوم بظاہر سمجھ آیا ہے وہ یہ ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کی تربیت فرمانا چاہتے تھے کہ دولت کے ارتکاز (جمع کرنے کے لالچ) سے بچو جیسے پرندے محنت کر کے پیٹ تو بھر لیتا ہے مگر اگلے کل کے دن کیلئے رزق کا ذخیرہ جمع نہیں کرتا بلکہ روزمرہ کی بنیاد پر اپنا رزق تلاش کرتا ہے۔ ایسے ہی اگر اے انسانو تمہارے اندر بھی فکر آخرت پر مبنی توکل پیدا ہو جائے تو شام تک اگر آپ کو رزق میسر ہو گیا ہے تو کل آنے والے دن کی فکر مت کرو کم از کم یہ توکل کی کیفیت ایک عام پرندے کے جذبہ عمل سے ہی سیکھ لی جائے، تو وہ مُبلّغ دین اس توجیہ پر خوش ہو کر دعا دینے لگے۔ مطلب فقط اتنا ہے کہ واقعات سے عقائد ثابت نہیں ہوتے اور (معجزات اور کرامات روز بروز ظاہر نہیں ہوتے) نظام فطرت کے تحت خالق کائنات نے انسانوں کو حصول رزقِ حلال سمیت دیگر ضروریات کا مکلف بنایا ہے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظام محنت (ومزدوری) سے وابستہ افراد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنی اولاد کی وجہ سے پریشانی کی حالت میں رات گزارتا ہے، یہ عمل اللہ کے نزدیک جہاد میں تلوار کے سو زخموں کے لگنے سے افضل ہے (مسند امام ابی حنیفہؒ) (سبحان اللہ)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام تر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب اسی فکر ونظر پر عمل پیرا رہے اور سارے نظام تجارت ومحنت کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا پس منظر اسی طرزِ عمل کی نشاندہی وراہنمائی کیلئے مرتب کیا گیا ہے اس لئے علماء مبلغین حق کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس کو فکری طور پر کمزور عمل بنانے کی بجائے ان کی نظریاتی وعملی اصلاح کیلئے درست معلومات (بحوالہ قرآن وسنت) بیان کیا کریں۔ اور کرامات واقعات کو خدائی نظام فطرت یا قانونِ الٰہی بنا کر پیش کرنے کی جسارت نہیں کرنی چاہیے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۷۶)۔ بعد از تفتیش و تحقیق چھوٹے بھائی کے سامان سے پیالہ کی برآمدگی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے پاس رکھنے کی خفیہ حکمت عملی کے پس منظر میں (خدائی تدبیر خاص) کا بیان۔

(۷۷)۔ چھوٹے بھائی کے سامان سے پیالہ کی برآمدگی پر برادران یوسف علیہ السلام کے طنز بھرے منفی تبصرے کا اظہار، جواباً حضرت یوسف علیہ السلام کا فی الحال معاملہ مخفی رکھتے ہوئے دل میں ہی انکے منفی فکر کا تردیدی اظہار۔

(۷۸ تا ۷۹)۔ برادران یوسف علیہ السلام کا دربار میں اپنے چھوٹے بھائی کی جگہ دوسرا بھائی رکھ لینے کی درخواست، جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کے اظہار معذرت کا ذکر۔

(۸۰ تا ۸۲)۔ برادران یوسف علیہ السلام کی علیحدگی، مشاورت میں بڑے بھائی کا بقیہ بھائیوں کے سامنے والد سے پختہ عہد اور سابقہ زیادتیوں کے باعث باپ کا سامنا نہ کرنے کا عزمیہ اظہار اور ساتھ ہی برادران کو اپنے والد کے سامنے حقیقت حال بیان کرنے اور خود بقیہ اہل قریہ (قافلہ والوں) سے تحقیق احوال کرنے کی درخواست۔

مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ

پھر وہ کٹورا اپنے بھائی کے اسباب سے نکالا ہم نے یوسف کو ایسی تدبیر بتائی تھی بادشاہ کے قانون

فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ

سے تو وہ اپنے بھائی کو ہرگز نہ لے سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ چاہے ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے

فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ

ہیں اور ہر ایک دانا سے بڑھ کر دوسرا دانا ہے۔ انہوں نے کہا اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ

کے ایک بھائی نے بھی چوری کی تھی پس یوسف نے اپنے دل میں آہستہ سے کہا اور انہیں نہیں جتایا کہ تم درجے میں

اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ

بدتر ہو اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم بیان کرتے ہو۔ انہوں نے کہا اے عزیز بے شک اس کا باپ بوڑھا

لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

بڑی عمر کا ہے سو اس کی جگہ ہم میں سے ایک کو رکھ لے ہم تم کو احسان کرنے والا دیکھتے ہیں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ

کہا اللہ کی پناہ کہ ہم بجز اس کے کہ جس کے پاس اپنا اسباب پایا کسی اور کو پکڑیں تب تو

ع ۱۱ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ

ہم بڑے ظالم ہیں۔ پھر جب اس سے ناامید ہوئے مشورہ کرنے کیلئے اکیلے ہو بیٹھے ان میں سے

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ

بڑے نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لیا تھا اور پہلے جو یوسف کے حق

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ

میں قصور کر چکے ہو سو میں تو اس ملک سے ہرگز نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے حکم دے یا

اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ

میرے لئے اللہ کوئی حکم فرمائے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تم اپنے باپ کے پاس لوٹ جاؤ

فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا

اور کہو اے ہمارے باپ! تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے وہی کہا تھا جس کا ہمیں علم تھا اور

كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ
ہمیں غیب کی خبر نہ تھی۔ اور اس گاؤں سے پوچھ لیجئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی
الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
جس میں ہم آئے ہیں اور بے شک ہم سچے ہیں۔ کہا بلکہ تم نے دل سے ایک
اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ
بات بنائی ہے اب صبر ہی بہتر ہے اللہ سے امید ہے شاید اللہ ان سب کو میرے پاس
جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى
لے آئے وہی جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا
عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾
ہائے یوسف اور غم سے اس کی آنکھیں سفید ہوگئیں پس وہ سخت غمگین ہوا۔
قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ
انہوں نے کہا اللہ کی قسم تو یوسف کی یاد کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ
تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ
نکما ہو جائے یا ہلاک ہو جائے۔ کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کا اظہار اللہ ہی کے سامنے کرتا
اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا
ہوں اور اللہ کی طرف سے میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف
مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ
اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا
ناامید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔ پھر جب اس کے پاس آئے تو کہا
يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ
اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو قحط کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے اور کچھ نکمی چیز لائے ہیں
فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾
سو آپ پورا غلہ بھر دیجئے اور خیرات دیجئے بے شک اللہ خیرات دینے والوں کو ثواب دیتا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۸۳)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا حالات سننے کے بعد جواباً اظہارِ افسوس اور صبر جمیل کے ذکر خیر کے ساتھ جملہ برادران کی بخیریت واپسی کی امید کا تمنائی اظہار۔

(۸۴)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا تنہائی میں اپنے لائق و فائق صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کا حسرتی تذکرہ خاص اور مسلسل فطری اظہارِ غم کے نتیجہ میں ان کی بینائی متاثر ہونے کا ذکر و بیان۔

(۸۵)۔ برادران کا اپنے والد کے آگے مسلسل تذکرہ یوسف علیہ السلام پر طبعی اثرات کے خطرناک خدشے کا اظہار۔

(۸۶)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اظہارِ غم کے متعلق حقیقتِ واقعہ کا اظہار۔

(۸۷)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کو یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کی پھر سے تلاشِ خاص کا حکم دیتے ہوئے خدائے پاک سے امید رکھنے کا اعتقادی اظہار۔

(۸۸ تا ۹۰)۔ حسب ہدایت برادران کی پھر سے دربار یوسف علیہ السلام میں اپنی داستان غم کے ساتھ حاضری اور حقیر سی پونجی کے عوض خوراک کی سامان عطاء کرنے کی التجاء، حضرت یوسف علیہ السلام کی بعد از سماعتِ احوال، پردے میں چھپی حقیقتِ حال کا انکشاف کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے تنبیہی و تعارفی سوال و جواب اور (مصائب و مشکلات پر صبر کے پس منظر میں) خدائی انعام و اکرام کا احسانی اظہار۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۹۱ تا ۹۲)۔ برادران یوسف علیہ السلام کے اظہار ندامت واعتراف جرم کے جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کا برادران کے لئے اعلانِ معافی اور احسانِ مزید کے طور پر دعائے مغفرت کا ذکر وبیان۔

(۹۳)۔ برادران کو اپنے قمیص خاص کے ساتھ والد گرامی کی خدمت میں حاضری دینے اور خدائی فضل وکرم سے بینائی واپس لوٹ آنے کی خوشخبری کے بعد سب خاندان کی اجتماعی (دارالحکومت میں) آمد کا حکم۔

(۹۴)۔ دوسری طرف قافلہ کی روانگی ہوتے ہی حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے صاحبزادہ گرامی (حضرت یوسف علیہ السلام) کی خوشبوئے خاص محسوس کرنے کا بے ساختہ اظہار۔

(۹۵)۔ اس پر لوگوں کے تبصرہ عجیب سے ردعمل کا اظہار۔

(۹۶)۔ خوشخبری سے لبریز قمیص خاص کی برکت سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹ آنے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا اس موقع پر اپنے دیرینہ مخفی غم کے حوالہ سے حقیقت کا کھل کر اظہار۔

(۹۷)۔ برداران یوسف علیہ السلام کا اپنے والد گرامی کے سامنے اظہار ندامت واعتراف جرم کے بعد دعائے استغفار کی درخواست۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ۝٨٩

کہا تمہیں یاد ہے جو کچھ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تمہیں سمجھ نہ تھی۔

قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ

کہا کیا تو ہی یوسف ہے کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے ہم پر

مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

احسان کیا بے شک جو ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ بھی نیکوں کا اجر ضائع

الْمُحْسِنِينَ ۝٩٠ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا

نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم البتہ تحقیق اللہ نے تمہیں ہم پر بزرگی دی اور بے شک ہم

لَخَاطِئِينَ ۝٩١ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ

غلط کار تھے۔ کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تمہیں بخشے اور وہ سب سے

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝٩٢ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ

زیادہ مہربان ہے۔ یہ کرتا میرا لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دو

أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩٣ وَلَمَّا فَصَلَتِ ع ۱۰

کہ وہ بینا ہو جائے اور میرے پاس اپنے سب کنبے کو لے آؤ۔ اور جب قافلہ روانہ ہوا تو

الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ۝٩٤

ان کے باپ نے کہا بے شک میں یوسف کی بو پاتا ہوں اگر مجھے دیوانہ نہ بناؤ۔

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ۝٩٥ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ

لوگوں نے کہا اللہ کی قسم بے شک تو البتہ اپنی پرانی گمراہی میں مبتلا ہے۔ پھر جب خوشخبری والا آیا

أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي

اس نے وہ کرتا اس کے منہ پر ڈال دیا تو بینا ہو گیا کہا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف

أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝٩٦ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہمارے گناہ بخشوا دیجئے بے شک

إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝٩٧ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

ہم ہی غلط کار تھے۔ کہا عنقریب اپنے رب سے تمہارے لئے معافی مانگوں گا بے شک وہ غفور

الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ

رحیم ہے۔ پھر جب یوسف کے پاس آئے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر

ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى

میں داخل ہو جاؤ اگر اللہ نے چاہا تو امن سے رہو گے۔ اور ماں باپ کو تخت پر اونچا بٹھایا اور

الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ

اس کے آگے سب سجدہ میں گر پڑے اور کہا اے باپ! میرے اس پہلے خواب کی یہ تعبیر ہے اسے

مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي

میرے رب نے سچ کر دکھایا اور اس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور تمہیں

مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ

گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان مجھ میں اور میرے بھائیوں میں جھگڑا ڈال چکا

بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ

بے شک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے مہربانی فرماتا ہے بے شک وہی جاننے والا

الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ

حکمت والا ہے۔ اے میرے رب! تو نے مجھے کچھ حکومت دی ہے اور مجھے خوابوں کی تعبیر

الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا

کا علم بھی سکھایا ہے اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی

وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿١٠١﴾ ذَٰلِكَ مِنْ

میرا کارساز ہے تو مجھے اسلام پر موت دے اور مجھے نیک بختوں میں شامل کر دے۔ یہ غائب

أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا

کی خبریں ہیں جو ہم تیرے ہاں بھیجتے ہیں اور تو ان کے پاس نہیں تھا جب کہ انہوں نے اپنا ارادہ

أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

پکا کر لیا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔ اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں خواہ تو

بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

کتنا ہی چاہے۔ اور آپ اس پر ان سے کوئی مزدوری بھی تو نہیں مانگتے یہ تو صرف تمام جہانوں کے

خلاصہ مفہوم آیات بر طابق آیت نمبر

(۹۸)۔ جواب میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا لمحۂ خاص میں دعائے استغفار کا وعدہ۔

(۹۹ تا ۱۰۱)۔ والدین محترمین کی جملہ خاندان سمیت دربار یوسف علیہ السلام میں حاضری کے دلچسپ تاریخی منظر خاص کا ذکر اور حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے بچپنے کے خواب کی عملی اظہارِ تعبیر کے پس منظر میں خدائی کرم خاص اور احسانات کا شکرانہ و دعائیہ کلمات سے اظہار و بیان۔

(۱۰۲)۔ اس قصۂ خاص کے غیبی واقعات کی آپ کو اطلاع اور برادران یوسف علیہ السلام کی تدابیر سے آگاہی کے احسانِ خاص کا ذکر (کہ تمام تر واقعات سے آپ ﷺ بے خبر تھے۔ یہ خدا کا کرم ہے آپ ﷺ کو جملہ حالات و واقعات سے بوجہ نبوت آگاہ کیا گیا)۔

(۱۰۳)۔ تمام تر دلائل نبوت کے باوجود اکثریت کے عدم قبول ایمان پر شکایاتی اظہارِ مذمت کا ذکر۔

لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ ع ۵

لئے نصیحت ہے۔اورآسمانوں اورزمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ

گزرتے اوران سے منہ پھیر لیتے ہیں۔اوران میں سے اکثر ایسے بھی ہیں جو اللہ کو مانتے

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

بھی ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں۔کیا اس سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ انہیں اللہ کے

عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

عذاب کی ایک آفت آ پہنچے یا اچانک قیامت ان پر آجائے اورانہیں خبر بھی نہ ہو۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ

کہہ دو میرا اور میرے تابع داروں کا بصیرت کے ساتھ یہ راستہ ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف

اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ

بلارہا ہوں اوراللہ پاک ہے اورمیں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ۔ اور تجھ سے

وقف النبي عليه الصلوٰة والسلام

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ

پہلے ہم نے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب بستیوں کے رہنے والے مرد ہی تھے ہم ان کی طرف

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

وحی بھیجتے تھے پھر وہ زمین میں سیر کر کے کیوں نہیں دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

سے پہلے تھے اور البتہ آخرت کا گھر پرہیز کرنے والوں کے لئے بہتر ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور خیال کیا کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا تب

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

انہیں ہماری مدد پہنچی پھر جنہیں ہم نے چاہا بچا لیا اور ہمارے عذاب کو نافرمانوں سے کوئی بھی روک

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ

نہیں سکتا۔ البتہ ان لوگوں کے حالات میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۰۴) ۔ بے لوث تبلیغ حق پر توصیفی اظہار سے تسلی کا ذکر وبیان۔

(۱۰۵) ۔ توحید اور حق کے حوالہ سے آسمان وزمین کے آفاقی دلائل پر اعراض کی بجائے غور وفکر کی ضرورت پر زوردار اظہار۔

(۱۰۶) ۔ اقرار توحید کے باوجود اکثر لوگوں کے عملی شرک میں مبتلا ہونے کا شکایاتی اظہار۔

(۱۰۷) ۔ خدائی گرفت کسی بھی لمحہ ہونے کی تنبیہ خاص (خدائی گرفت سے بے خوف مت رہو)۔

(۱۰۸) ۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف سے علیٰ وجہ البصیرۃ صراط مستقیم کی نشاندہی اور شرک سے پاک خدائی عظمت کا اعتقادی اظہار۔

(۱۰۹) ۔ قوموں کی اصلاح وہدایت کے لئے انہی میں سے مردان خاص (منتخب) کو بطور رسول و نبی مبعوث کرنے کا احسانی اظہار (نیز اتمام حجت کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہماری اصلاح کیلئے دوسری قوم یا جنس کا انتخاب کیوں کیا گیا) اور حصول عبرت کیلئے سابقہ اقوام کے ہلاک شدہ علاقوں کا دورہ کرنے کا واعظانہ ذکر، دنیا میں انہماک (مشغول رہنے) کی بجائے آخرت کو پیش نظر رکھنے کا ناصحانہ اظہار۔

(۱۱۰) ۔ انبیائے سابقین کی صبر آزما، طویل انتھک جدوجہد اور عزیمت سے لبریز ابتلائی (آزمائشی) صورت حال کا انتہائی غیر معمولی طرز خاص سے اظہار اور نجات و گرفت کی تنبیہی نشاندہی کا ذکر۔

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
کوئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اس کلام کے موافق ہے جو اس سے پہلے ہے اور ہر
وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ۱۲ ع ۷ ۶
چیز کا بیان اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لاتے ہیں۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
یہ کتاب کی آیات ہیں اور جو کچھ تجھ پر تیرے رب سے اترا سو حق ہے اور
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ
لیکن اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
کیا جنہیں تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہر ایک اپنے
وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ
وقت معین پر چل رہا ہے وہ ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے نشانیاں کھول کر بتاتا ہے
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ
تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کرو۔ اور اسی نے زمین کو پھیلایا اور
وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ
اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور زمین میں ہر ایک پھل دو قسم کا بنایا دن کو
فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
رات سے چھپا دیتا ہے بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ
نشانیاں ہیں۔ اور زمین میں ٹکڑے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور
اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ
انگور کے باغ ہیں اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک کی جڑ ملی ہوئی بعض بن ملی انہیں پانی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱۱)۔ یہ قصے محض واقعات نہیں جو لذت طبع کیلئے بیان کئے جاتے ہیں، بلکہ سامان عبرت ہیں ان کیلئے جو عقل وبصیرت کام میں لاتے ہیں نیز یہ من گھڑت کہانی بھی نہیں بلکہ ایسی صداقت حق ہے جو اگلی کتب کی مُصدّق ہوتے ہوئے رحمت وہدایت ہے ایمان والوں کیلئے۔

سورۃ الرعد

(۱)۔ رموز کلامِ الٰہی سے آغاز، آیات کتاب اور خاتم الانبیاء ﷺ کی طرف ہونے والی جملہ وحیِ الٰہی کی تصدیق ساتھ ہی اکثر لوگوں کے عدم قبولیتِ ایمان کا شکوہ۔

(۲)۔ مشاہداتی دلائل آفاقیہ (آسمان، سورج، چاند وغیرہ) اور خدائی صفات خاصہ (استواء علی العرش، تدبیر امر وغیرہ) کا اعتقادی اظہار۔

(۳ تا ۴) ۔ مزید مشاہداتی دلائل (توحید) اور خوشگوار حیرت سے لبریز صفات وقدرت الٰہیہ کا بیان۔

وَّاحِدٍ ۣ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
بھی ایک ہی دیا جاتا ہے اور ہم ایک کو دوسرے پر پھلوں میں فضیلت دیتے ہیں بے شک اس
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا
میں عقلمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اگر تو عجیب بات چاہے تو ان کا یہ کہنا
كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ
عجب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہوگئے کیا نئے سرے سے بنائے جائیں گے؟ یہی وہ ہیں
وَاُولٰۗىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
جو اپنے رب سے منکر ہوگئے اور انہیں کی گردنوں میں طوق ہونگے اور یہی دوزخی ہیں وہ اس
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ
میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور تجھ سے بھلائی سے پہلے برائی کو جلد مانگتے ہیں اور ان سے
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ
پہلے بہت سے عذاب گزر چکے ہیں اور بے شک تیرا رب لوگوں کو باوجود انکے ظلم
عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
کے معاف بھی کرتا ہے اور تیرے رب کا عذاب بھی سخت ہے۔ اور کافر کہتے ہیں اس کے
كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ
رب سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری تم تو محض ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک
ع لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
رہبر ہوتا آیا ہے۔ اللہ کو معلوم ہے کہ جو کچھ ہر مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہے اور
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ
جو کچھ پیٹ میں سکڑتا اور بڑھتا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز کا اندازہ ہے۔ پوشیدہ اور
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ
ظاہر کا جاننے والا ہے سب سے بڑا بلند مرتبہ ہے۔ تم میں سے جو شخص کوئی بات چپکے سے
الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ
کہے یا پکار کر کہے اور جو شخص رات میں کہیں چھپ جائے یا دن میں چلے پھرے یہ سب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۵) ۔ مشاہداتی دلائل کے باوجود کفار کے انکار حق پر آپ ﷺ کے اظہارِ تعجب کے جواب میں اہل کفر کے تعجب خیز کفریہ عقائد کا مذمتی ذکر اور اس کے خطرناک نتائج کا برہمی (ناراضگی سے) اظہار۔

(۶) ۔ کفار کے ایمان قبول کرنے کی بجائے فوری طلبِ عذاب کے مطالبہ کی مذمت کرتے ہوئے گزشتہ دور کے کفار کی گرفت سے سبق حاصل کرنے کی تنبیہ نیز سرکشی و بغاوت پر فوری عدم گرفت کی وجہ خاص کا ذکر۔

(۷) ۔ کفار کے فرمائشی معجزات کے مطالبات کا نوٹس لیتے ہوئے کارِ نبوت (فریضہ رسالت) کی اصل حقیقت کا (خدائی) اظہار۔

(۸ تا ۱۰) ۔ خدائی صفاتِ خاصہ کا اعتقادی بیان۔

بِالنَّهَارِ ۝١٠ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
برابر ہیں۔ ہر شخص کی حفاظت کے لئے کچھ فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے اللہ کے حکم سے
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
ان کی نگہبانی کرتے ہیں بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ
بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ
بدلے اور جب اللہ کسی قوم کی برائی چاہتا ہے پھر اسے کوئی نہیں روک سکتا اور اس کے سوا ان کا
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝١١ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ
کوئی مدد گار نہیں ہوسکتا۔ وہی ہے جو تمہیں خوف یا امید دلانے کے لئے بجلی
طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝١٢ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ
دکھاتا اور بھاری بادلوں کو اٹھاتا ہے۔ اور رعد اس کی پاکی کے ساتھ اس کی تعریف کرتا ہے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا
اور سب فرشتے اس کے ڈر سے اور بجلیاں بھیجتا ہے پھر انہیں جس پر چاہتا ہے گرا
مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝١٣ لَهٗ
دیتا ہے اور یہ تو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ وہ بڑی قوت والا ہے۔ اسی کو پکارنا بجا
دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ
ہے اور اس کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہیں وہ ان کے کچھ بھی کام نہیں آتے مگر جیسے کوئی
بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ
پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے کہ اس کے منہ میں آجائے حالانکہ وہ اس کے منہ تک
مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝١٤ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
نہیں پہنچتا اور کافروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی ہے۔ اور چار و ناچار اللہ ہی کو آسمان
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۩ ۝١٥ قُلْ
والے اور زمین والے سجدہ کرتے ہیں اور ان کے سائے بھی صبح اور شام۔ کہو آسمانوں
مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ
اور زمین کا رب کون ہے کہہ دو اللہ کہو پھر کیا تم نے اللہ کے سوا ان چیزوں کو معبود نہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱)۔ خدائی اختیار کے پس منظر میں انسانوں پر مخصوص فرشتوں کی تعیناتی کا ذکر اور تغیر احوال (حالات کی تبدیلی) کے حوالہ سے دائمی سنت الٰہیہ (قانون خداوندی) کا فلسفۂ خاص سے اظہار و بیان۔

(۱۲تا۱۳)۔ مزید صفاتِ الٰہیہ وقدرتِ الٰہی کا ذکر۔

(۱۴) دعوت حق کا اعتقادی اظہار اور کفار کی غیر اللہ سے پکار (اظہارِ شرک) کا مثالیاتی طرز سے مذمتی بیان۔

(۱۵)۔ خدائی قدرت وسلطنت مطلقہ کا پُررعب اظہار و بیان۔

فلسفۂ انقلابِ احوال

(زیرِ مطالعہ سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۱)

وقت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ہر لحہ تغیر اور تبدیلی کا آئینہ دار و عکاس ہوتا ہے، وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا سب وقت کا انتظار کرتے دکھائی دیتے ہیں، ہر آن تبدیلیٔ کا پیغام لانے والا وقت سب کے لیے درس عبرت بھی بنا رہتا ہے۔ تبدیلی حالات کا تعلق انفرادی زندگی سے ہو یا اجتماعی زندگی سے، کسی فرد سے متعلق ہو یا کسی ملک سے کوئی بھی وقت کی گرفت سے باہر نہیں اور ہر ایک اس سے متاثر ہے'' کہ بس ایک ثبات تغیر کو ہے زمانے میں'' فقط ایک خالق کائنات کی ذات ہے جو وقت اور زمانے سمیت ہر شی کا خالق ہے وہ ہر لحظہ و ہر آن نئی شان وعظمت سے جلوہ گر ہے اس کی شانِ کبریائی ہے کہ ہر شی پر فنا لازم کر دی ہے ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ انقلاباتِ احوال کے پیچھے اُسی ذات کے تکوینی (مخفی تقدیر کے) فیصلے کارفرما ہوتے ہیں (جسکی ہر ایک کو سمجھ نہیں ہوتی) ہم ظاہری اسباب اور وقتی احوال کو ہی تبدیلی کا عنوان قرار دے رہے ہوتے ہیں، مگر اصل حقائق سے بے خبری اکثر غالب رہتی ہے۔ بلاشبہ انسانی فطری زندگی کا پہیہ ماتحت الاسباب گھومتا ہے اور وقت کا پہیہ بھی اسی اصول فطرت سے گھوم رہا ہوتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اُصولِ فطرت کی خالق بھی تو وہی ذات عالی ہے جس کی شہنشائی وقدرت سے کائنات کا کوئی ذرّہ بھی باہر نہیں، اسی ذات باری تعالیٰ نے تغیّر احوال کے حوالہ سے خود فلسفہ حقیقت بیان فرمایا ہے کہ، ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا حتیٰ کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے الخ'' (سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۱) جس کو شاعری کے ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت کے بدلنے کا

کسی شخص / گروہ کے افکار ونظریات میں افراط وتفریط کا پایا جانا انہونی بات نہیں ہوتی مگر خالقِ کائنات کے بیان کردہ حقائق وتجزیات بہر حال صداقت وحق ہی ہوتے ہیں اور کوئی پہلو دوسرا اس میں نہیں ہوسکتا۔ البتہ ہماری فہم و فکر اور نقصِ عقل کی وجہ سے اس کے سمجھنے سمجھانے میں غلطی ہونا الگ امر ہے۔ انسانی فطرت ونفسیات کی خالق ذاتِ عالی نے انسانوں کو خبردار کیا ہے کہ ہم نے ہر انسان کو نیکی اور بُرائی کے امتیاز کی فطرتی پہچان عطا فرمائی اور پھر اس کی راہنمائی کے لیے ابدی کتابِ ہدایت (قرآن کریم) سے نوازا۔ اس کی کتابِ ہدایت کی وضاحت کے لیے خاتم النبیین ﷺ کو عالمی و آفاقی شانِ نبوت سے مبعوث فرمایا، آپ ﷺ کے بعد ابدی خدائی تعلیمات و آفاقی سنتِ رسول اللہ ﷺ کو بطورِ اسوۂ حسنہ کے باقی رکھا ہے اب علماء انبیاء کے وارث ہونے کی حیثیت سے ان ساری تعلیمات کی

قولی و عملی وضاحت کے ذمہ دار موجود ہیں۔ ان سب حقائق کی موجودگی میں اب اگر کوئی قوم اپنی حالت کے سنوارنے کے لیے اس کتابِ ہدایت اور اسوۂ حسنہ سے استفادہ از خود نہیں کرتی، صلاح و فلاح کی مثبت سوچ و فکر اور عمل کی راہ نہیں اپناتی، اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کی قدر دانی نہیں کرتی تو ایسی قوم پر زبردستی ہدایت و فلاح مسلّط کرنے کی عادت اللہ پاک کے تکوینی فیصلوں میں نہیں پائی جاتی، عام سنتِ الٰہیہ یہ رہی ہے کہ کوئی قوم جب میلان حق رکھتی ہے جذبہ اصلاح کا عملاً اظہار کرتی ہے، خدائی تعلیمات کی قدر دان بننا چاہتی ہے تو اللہ پاک اس قوم کی فکری و عملی راہنمائی و نصرت کرتے ہیں۔ انقلاب حالات کے پس منظر میں اس اہم نکتہ کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔ لفظ انقلاب ہمارے فکر و نظر میں ایک پر کشش عنوان کے طور پر معروف ہے جس کا استعمال مثبت اور منفی ہر دو طرح سے ہوتا ہے۔ انقلابِ صالح اور انقلابِ فاسد کے نتائج اپنے لوازمات کیساتھ ہر دور میں دیکھے جاسکتے ہیں، فکر و نظر کے تضاد میں اُس کے اثرات و نتائج بھی اسی طرز کے حامل ہوتے ہیں۔ انقلاب کا لفظ کسی طبعی ذوق کے اظہار یا خالی گپ شپ کا نام نہیں بلکہ دیرپا اثرات و نتائج کے حصول کے لیے ایک طویل جدوجہد (جو مثبت بھی ہوسکتی ہے اور منفی بھی) کا عملی عنوان ہے اور یہ امر بھی انتہائی قابلِ فکر ہے کہ صالح انقلاب کے ثمرات دیکھنے کے لیے بسا اوقات بہت طویل وقت کی انتظار و زحمت برداشت کرنا پڑتی ہے ایسا تو عام طور پر مشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ پودا بڑے لگاتے ہیں اور پھل آنے والی نسل کھاتی ہے جبکہ دینی انقلابات و تحریکی نتائج میں کئی نسلیں کام آسکتی ہیں۔ مگر مطلوبہ نتائج و اہداف اس طرح حاصل نہیں ہو پاتے (جو متوقع ہوتے ہیں) دوسری طرف تاریخ یہ تکلیف دہ حقیقت سامنے لاتی ہے کہ فاسد انقلاب جلد رونما ہو رہے ہیں اور اس کے نتائج بد بڑے دور رس ہوتے ہیں، جی ہاں مثبت و صالح انقلاب برپا کرنے کی تمنا رکھنے والے انقلابیوں کو دو امور بڑی توجہ سے پیشِ نظر رکھنے چاہییں کہ حالات کوئی قیاسی حقیقت نہیں کہ بالفرض آپ یہ دیکھیں کہ کسی ایک یا دو (یا اس سے زیادہ) ممالک میں معروضی حالات کے سبب مثبت یا منفی انقلاب آیا (کسی طاقت کی پشت پناہی کی وجہ سے) یا لایا گیا تو دیکھا دیکھی دوسرے ممالک کے لوگ اسی طرح کا انقلاب اپنے ہاں لانے کے تانے بانے بننے لگ جائیں اور اپنے ہاں کے معروضی حالات و حقائق کو نظر انداز کر دیں تو یہ قیاس تدبیرِ منزل کے خلاف اور انتہائی قابلِ اصلاح امر ہے۔ بس مثبت انقلاب احوال کے خواہش مند ہر دور میں اپنے اپنے معروضی اور زمینی حقائق کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے جدوجہد کے خدوخال (اصولِ فکر) مرتب کیا کریں اور اپنی پالیسیوں کی سمت اور زاویہ نظر درست رکھا کریں۔ وقت کے مدبرانہ فکر و نظر کے حامل اکابر کی راہنمائی میں ہر شعبہ زندگی میں عملی اصلاحی اقدامات بروئے کار لاتے رہیں۔ باقی نتائج و اجر کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں کہ وقت اور سینوں کے چھپے بھیدوں کی حقیقت وہی بہتر جانتا ہے۔ ہم ناقص العقل و کم فہم فقط تبصرہ ہی کر سکتے ہیں باقی کیا؟ تاہم اخلاص و حسن نیت کیساتھ رضائے الٰہی کے لیے صالح انقلاب کی نظریاتی و عملی جدوجہد رکھنے کے ہم سب درجہ بدرجہ مکلف ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(١٦)۔ آسمان وزمین کی ربوبیتِ مطلقہ کا (بلا شرکت غیرے) اعتقادی اقرارِ خاص سے اظہار اور تردیدِ شرک کے ضمن میں بعض مشاہداتی حقائق کے ذریعہ لاجواب تنبیہات (طرزِ گرفت سے) ذکر نیز توحید کے مکرر (دوبارہ) اعتقاد کا بیان۔

(١٧)۔ حق وباطل کے مابین امتیازی اظہار کا مثالِ واقع کے ذریعہ (مشاہداتی طرز سے) فکر انگیز اظہار و بیان۔

(١٨)۔ قبولِ حق کرنے والوں کے انجام خیر وبھلائی اور منکرین حق کیلئے سخت گرفت وعذاب کا غضبناک ذکر۔

دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ

بنا رکھا؟ جو اپنے نفسوں کے نفع اور نقصان کے بھی مالک نہیں کہو کیا اندھا اور دیکھنے والا

يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ

برابر ہوسکتا ہے؟ یا کہیں اندھیرا اور روشنی برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا جنہیں انہوں نے

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ

اللہ کا شریک بنا رکھا ہے انہوں نے بھی اللہ کی مخلوق جیسی کچھ مخلوق بنائی ہے پھر مخلوق ان کی نظر

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝١٦ اَنْزَلَ مِنَ

میں مشتبہ ہوگئی ہے کہہ ہر چیز پیدا کرنے والا اللہ ہے اور وہ اکیلا زبردست ہے۔ اس نے آسمان سے

السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا

پانی اتارا پھر اس سے اپنی مقدار میں نالے بہنے لگے پھر وہ سیلاب پھولا ہوا جھاگ اوپر

رَّابِيًا ۭ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاۗءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

لایا اور جس چیز کو آگ میں زیور یا کسی اور اسباب بنانے کے لئے پگھلاتے ہیں

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ڛ فَاَمَّا الزَّبَدُ

اس پر بھی ویسا ہی جھاگ ہوتا ہے اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے پھر

فَيَذْهَبُ جُفَاۗءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۭ

جو جھاگ ہے وہ یونہی جاتا رہتا ہے اور جو لوگوں کو فائدہ دے وہ زمین میں ٹھہر جاتا

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝١٧ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى

ہے اسی طرح اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے۔ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا ان کے واسطے بھلائی

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ

ہے اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا اگر ان کے پاس سارا ہو جو کچھ زمین میں ہے اور اس کے ساتھ

مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ ڏ وَمَاْوٰىهُمْ

اتنا ہی اور ہو تو سب جرمانہ میں دے دینا قبول کریں گے ان لوگوں کے لئے برا حساب ہے اور ان کا

جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝١٨ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ بھلا جو شخص جانتا ہے کہ تیرے رب سے تجھ پر جو کچھ

رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ

اترا ہے حق ہے اس کے برابر ہوسکتا ہے جو اندھا ہے؟ سمجھتے تو عقل والے ہی ہیں۔ وہ لوگ جو

يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس عہد کو نہیں توڑتے۔ اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں جس کے

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ

ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف

الْحِسَابِ ؕ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

رکھتے ہیں۔ وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضا مندی کے لئے صبر کیا اور نماز قائم کی

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

اور ہمارے دیے ہوئے میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کے مقابلہ میں بھلائی

السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

کرتے ہیں انہیں کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود بھی

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

رہیں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہیں اور

يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے۔ کہیں گے تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ

سے پھر آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ کا عہد مضبوط کرنے کے بعد

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

توڑتے ہیں اور اس چیز کو توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم فرمایا اور

يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

ملک میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

اللہ ہی جس کیلئے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور دنیا

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۹)۔ نزول حق کی تصدیق وانکار کے مابین واضح امتیاز وفرق کی تنبیہ اور اصحابِ بصیرت کا توصیفی ذکر۔

(۲۰ تا ۲۴)۔ اصحاب فہم و بصیرت (اہل ایمان) کی صفاتِ حسنہ کا سلسلہ وار ذکر اور ان کیلئے خدائی اکرام خاص اور اعزازِ عظیم کا احسانی اظہار و بیان۔

(۲۵)۔ اس کے برعکس منکرین حق کی صفاتِ مذمومہ کا ذکر اور نتیجۂ بد کا مذمتی اظہار و بیان۔

(۲۶)۔ وسعتِ رزق اور تنگی کے حوالہ سے خدائی اختیارِ خاص کا ذکر اور چند روزہ حیاتِ دنیوی میں مستی و غرور کا مذمتی اظہار۔

ع ۴

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں مگر تھوڑا سا اسباب۔ اور کافر کہتے ہیں اس پر اس کے

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

رب سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کہہ دو اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع

يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ

کرتا ہے اسے اپنے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ

کو اللہ کی یاد سے تسکین ہوتی ہے خبردار! اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں۔ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ

ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔ اسی طرح ہم نے

اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ

تجھے ایک امت میں بھیجا ہے کہ اس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ تو انہیں سنا دے جو ہم نے

الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ

تیری طرف حکم بھیجا ہے اور وہ تو رحمٰن کے منکر ہیں کہہ دو وہی میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا

اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔ اور اگر تحقیق کوئی ایسا قرآن نازل

سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ

ہوتا کہ جس سے پہاڑ چلتے یا اس سے زمین کے ٹکڑے ہو جاتے یا اس سے مردے بول اٹھتے

لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْـــــَٔـسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ

(تب بھی نہ مانتے) بلکہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں پھر کیا ایمان والے اس بات سے ناامید

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

ہو گئے ہیں کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا اور کافروں پر تو ہمیشہ ان کی بداعمالی

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

سے کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہے گی یا وہ بلا ان کے گھر کے قریب نازل ہوگی یہاں تک کہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۲۷)۔ کفار کے فرمائشی مطالبات کے جواب میں اظہار حقیقت کا اعتقادی اظہار۔

(۲۸)۔ مومنین کی صفتِ حسنہ کا توصیفی ذکر اور برکات و ثمرات ذکرِ الٰہی کا احسانی بیان۔

(۲۹)۔ مومنین صالحین کیلئے خدائی اکرام خاص کا اظہار۔

(۳۰)۔ انبیائے سابقین کی طرح آپ ﷺ کے فرضِ منصبی کا ذکر اور اہل کفر کے منفی اعتقاد کا اظہار کرتے ہوئے خاتم الانبیاء ﷺ کے توسط سے حقیقت توحید کا اعتقادی بیان۔

(۳۱)۔ (بالفرض) اظہار معجزات کی صورت میں بھی کفار کی ہٹ دھرمی قائم رہنے کا ذکر اور اہل ایمان کو خدائی حکمت ہدایت پیش نظر رکھنے کی تاکید نیز اہل کفر پر گرفت خداوندی کے مشاہدات کا ذکر۔

وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝٣١ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ ع ٥ ١٠
اللہ کا وعدہ پورا ہو بے شک اللہ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا۔ اور تجھ سے پہلے
مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ
کئی رسولوں سے ہنسی کی گئی ہے پھر میں نے کافروں کو مہلت دی پھر انہیں پکڑ لیا پھر ہمارا
كَانَ عِقَابِ ۝٣٢ اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ
عذاب کیسا تھا؟۔ بھلا جو ہر کسی کے سر پر لئے کھڑا ہے جو اس نے کیا ہے اورانہوں نے اللہ
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّــُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
کے لئے شریک بنا رکھے ہیں کہہ دو ان کے نام بتلاؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ
الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
زمین میں نہیں جانتا یا اوپر ہی کی باتیں کرتے ہو بلکہ کافروں کے فریب انہیں بھلے معلوم کرائے
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
گئے ہیں اور وہ راستہ سے روکے گئے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے پھر اسے کوئی بھی ہدایت دینے
مِنْ هَادٍ ۝٣٣ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
والا نہیں ہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اورالبتہ آخرت کا عذاب تو بہت
اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝٣٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ
ہی سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ اس جنت کا حال جس کا
الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ
پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں جس کے میوے اور سائے ہمیشہ
عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝٣٥ وَالَّذِيْنَ
رہیں گے یہ پرہیزگاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے۔ اور وہ لوگ جنہیں ہم نے
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ
کتاب دی ہے اس سے خوش ہوتے ہیں جو تجھ پر نازل ہوا اور جماعتوں میں سے بعض لوگ اس کی
مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ
بعض بات نہیں مانتے کہہ دو مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٢)۔ دور سابق میں اہل کفر کے انبیاء ورسل سے استہزائی رویہ کے نتیجہ میں (بعد از مہلت) خدائی گرفت کا تنبیہی وغضبیہ اظہار۔

(٣٣)۔ خدائے حیّ و قیّوم کو چھوڑ کر بے حقیقت اور غیر موجود معبودانِ باطلہ پر اعتقاد رکھنے کا پُرزور مذمتی ذکر اور گمراہی کے حقیقی فلسفے کے حوالہ سے اعتقادی بیان۔

(٣٤)۔ گمراہ لوگوں کے اُخروی انجام بد کا ذکر۔

(٣٥)۔ متقی اہل جنت کیلئے خدائی اکرام خاص جب کہ کفار کیلئے عذاب کا بیان۔

(٣٦)۔ بعض مومنین اہل کتاب کے مثبت رویہ جبکہ منکرین کے منفی رد عمل کے جواب میں امام الانبیاء ﷺ کو شرک سے پاک عقیدہ توحید کے برملا اظہار کا حکم۔

بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا

اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا ٹھکانا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے یہ کلام

عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

اتارا کتاب عربی زبان میں اور اگر تو ان کی خواہش کے مطابق چلے بعد اس علم کے

ع ١١ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

جو تجھے پہنچ چکا ہے تیرا اللہ سے کوئی حمایتی اور بچانے والا نہ ہوگا۔ اور البتہ تحقیق ہم نے تجھ

مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ہم نے انہیں بیویاں اور اولاد بھی دی تھی اور کسی رسول کے اختیار میں

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ

نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم سے کوئی معجزہ لاتا ہر زمانہ کے مناسب احکام ہوتے ہیں۔ اللہ جو چاہے موقوف

مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ

کردیتا ہے اور باقی رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔ اور اگر ہم تجھے کوئی وعدہ

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

دکھادیں جو ہم نے ان سے کیا ہے یا تجھے اٹھالیں سو تیرے ذمہ تو پہنچادینا ہے اور ہمارے ذمہ

وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

حساب لینا ہے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے

مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ

ہیں اور اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کو ہٹا نہیں سکتا اور اللہ جلد حساب لینے

الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ

والا ہے۔ اور تدبیریں کر چکے ہیں سو اصل تدبیر تو اللہ ہی کی ہے جو کچھ کوئی

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى

کرتا ہے اسے سب خبر رہتی ہے اور ابھی کافروں کو معلوم ہوجائے گا کہ نیک انجام کس

الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

کا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے کہہ دو میرے اور تمہارے درمیان اللہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٣٧)۔ خدائی کتاب (قرآن مقدس) کو عربی زبان میں اتارنے کا احسانی ذکر اور خاتم الانبیاء ﷺ کو صرف اسی کو مضبوطی سے تھامنے کی تاکیدی نصیحت۔

(٣٨)۔ (آپ ﷺ سمیت) تمام انبیاء و رسل کے انسانی صفات وحاجات والا ہونے کا اعتقادی ذکر اور معجزات کے اظہار میں خدائی اختیار کامل کا حقیقی اظہار وبیان نیز ہر ایک پہلو میں خدائی وعدہ خاص کے متعین ہونے کا (اعتقادی) ذکر۔

(٣٩)۔ وقت خاص میں تبدیلی یا اثبات (برقرار رکھنا) کے خدائی اختیار کامل اور اسی کے پاس اصل کتاب (لوح محفوظ) موجود ہونے کا اعتقادی بیان۔

(٤٠)۔ غلبہ حق کے حوالہ سے خدائی وعدوں کے اظہار کیلئے (حتمی وقت کا تعین کیے بغیر) آپ ﷺ کو تسلی آمیز پیشین گوئی کی اطلاع اور اس حوالہ سے آپ ﷺ کے فرض منصبی کا ذکر۔

(٤١)۔ غلبہ حق کے آثار کا مشاہداتی ذکر اور خدائی اٹل تکوینی فیصلوں کے یقینی وقوع کا بیان۔

(٤٢)۔ حق والوں کے خلاف جاری قدیمی تدبیروں کی ناکامی کا تسلی آمیز اظہار اور مستقبل میں کفار کے انجام بد کا پیشگی اظہار۔

شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾ ع
گواہ کافی ہے اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے تا کہ تو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے
النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ
اندھیروں سے روشنی کی طرف غالب تعریف کئے ہوئے کے راستہ کی طرف نکالے۔ یعنی اللہ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ
جس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور کافروں پر افسوس کہ انہیں سخت
عَذَابٍ شَدِيْدِۨ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ
عذاب ہونا ہے۔ جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کرتے ہیں اور اللہ
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ
کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں پڑے
ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ
ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ہر پیغمبر کو اس کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ انہیں سمجھا
لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
سکے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ
غالب حکمت والا ہے۔ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تھا
اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڏ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ
تا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا
اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٥﴾ وَاِذْ قَالَ
بے شک اس میں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اور جب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۳)۔ اہل کفر کے انکار رسالت کے جواب میں اہل ایمان اور خدائی شہادت وتصدیق ہی کافی ہونے کا تسلی آمیز بیان۔

سورۃ ابراہیم

(۱)۔ کتاب (قرآن مقدس) کی تصدیق الٰہی اور مقصدِ نزول کا حکمتی اظہار و بیان۔
(۲)۔ خدائی سلطنتِ کاملہ کا ذکر اور کفار کے لئے سخت گرفت وعذاب کا غضبیہ اظہار۔
(۳)۔ کفار کی صفاتِ قبیحہ کا مذمتی ذکر۔
(۴)۔ دورِ سابق میں ہر رسول کو اپنی قومی زبان میں بھیجنے کا حکمت آمیز اظہار اور اس کے تکوینی نتائج کا اعتقادی ذکر۔
(۵)۔ (انبیاء کی بعثت کے ضمن میں) بطورِ خاص حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معجزاتی حقائق سمیت تشریف آوری اور بعثت کے مقصدِ خاص کا اظہار و بیان۔

مسئلہ تقدیر

(زیرِ مطالعہ سورۃ الرعد آیت نمبر ۳۹)

ایمان امورِ غیبیہ پر اعتقاد رکھنے کی حقیقت کا دوسرا عنوان کہا جا سکتا ہے، مشاہدات و محسوسات کا انکار کون کرتا ہے۔ اللہ کی ذات و صفات پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر ایمان، اس کی نازل شدہ تمام کتب کو برحق تسلیم کرنا، اس کے تمام رسولوں کی (بلاتفریق) تصدیق کرنا، آخرت کو برحق جاننا اور تقدیر پر یقین رکھنا، ہمارے لیے سب امور غیبیہ ہی ہیں۔ مگر ایک کلمہ گو مسلمان ان سب غیبی امور پر ایمان لاتا ہے، کلمہ شہادت کی بنیاد ہی غیب پر ایمان لانا ہے الغرض مسئلہ تقدیر پر ہمارے اصحابِ علم زیادہ تفصیلی بحث نہیں کرتے کیونکہ شیطان اس حوالہ سے اہل ایمان کو بہت الجھانے کی کوشش اور گمراہی کے وسوسے ڈالتا ہے۔ بنیادی بات یہی ہے کہ جب آپ بقیہ غیبی حقائق پر ایمان قبول کر چکے ہیں تو پھر تقدیر الٰہی پر ایمان بھی ایک غیبی امر ہے تو اس کو قبول کرنا ایمانی تقاضا ہے۔ لہٰذا اس کے حوالے سے بحث و تمحیص یا وساوس کی طرف توجہ کرنا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ اس لیے جب کوئی ایسی فضول بحث کرنے لگے تو وہاں سے جان چھڑا لو اور وسوسہ آئے تو تعوُّذ أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھ کر اُسے جھٹک دو یہی اس کا علاج ہے زیادہ فلسفے جھاڑنا یا باریک بینی سے غور کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے البتہ اک عام فہم مثال کے ذریعہ اسے سمجھنے کی کوشش کی جاسکتی ہے کہ مثلاً کسی شخص کے پیچھے گورنمنٹ کوئی خفیہ اہلکار متعین کرتی ہے کہ اس کو بلاروک ٹوک کام کرتے رہنے دیں۔ بس اسکے ہر عمل و حرکت کو نوٹ کرتے رہیں۔ وہ اہلکار فقط یہ کرسکتا ہے کہ اس کی ہر حرکت و عمل کو تب نوٹ کرے جب وہ کرے پہلے کچھ نہیں لکھ سکتا۔ جیسے کہ فرشتے انسان کے ہر عمل کو نوٹ کرتے ہیں جب انسان وہ عمل کر لیتا ہے۔ لیکن اللہ پاک کی ذات وہ ہے جس کا علم ہر ہر انسان کے مستقبل کو

پوری طرح محیط ہے وہ پہلے ہی سے جانتا تھا کہ یہ بندہ فلاں فلاں وقت میں اپنی خواہش و مرضی سے یہ عمل (اچھا یا بُرا) کرے گا بس اس نے اس کی تقدیر میں اپنے ذاتی علم غیب سے سب کچھ پہلے لکھ دیا ہے کہ وہ قادر مطلق ہے، بندہ فقط اتنی قدرت رکھتا ہے کہ وہ عمل کے بعد لکھ سکتا ہے۔ انسان کے ہاتھ پاؤں کسی طرح سے باندھے نہیں گئے بلکہ اسے اپنے اختیار سے ہر عمل کی توفیق دے دی گئی ہے، اِس سے زیادہ ہمیں تفصیلات، یا جزئیات میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٦ تا ٨)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی قوم کو خصوصی احسانات الٰہی کی یاد دہانی اور اطاعت ونافرمانی کے یقینی نتائج سے پیشگی وتنبیہی اطلاع دینے کا ذکر۔

(٩)۔ دورِ سابق کی معروف اور غیر معروف اقوام کی طرف انبیاء ورسل کی بعثت اور ان کے گستاخانہ تکذیبی رویہ، سرکشی وبغاوت کے مذمتی احوال کا بیان۔

(١٠)۔ دورِ سابق میں ان منکرین حق کے سامنے رسولوں کا (اپنے اپنے وقت میں) تبلیغ حق کا ناصحانہ فریضہ ادا کرنے کے جواب میں ان کے فضول بہانہ کے پس منظر میں انکارِ حق اور سینہ زوری کا مذمتی اظہار۔

مُوسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تمہیں فرعون کی قوم

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

سے چھڑایا وہ تمہیں بُرا عذاب چکھاتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٦ ع

عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ

اور جب تمہارے رب نے یہ سنا دیا تھا کہ البتہ اگر تم شکرگزاری کرو گے تو اور زیادہ دوں گا اور اگر

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝٧ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ

ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔ اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور جو لوگ زمین میں

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٨ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا

ہیں سارے کفر کرو گے تو اللہ بے پروا تعریف کیا ہوا ہے۔ کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ

جو تم سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے اللہ کے سوا جنہیں کوئی

بَعْدِهِمْ ڔ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

نہیں جانتا ان کے پاس ان کے رسول نشانیاں لے کر آئے پھر انہوں نے اپنے ہاتھ

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

اپنے مونہوں میں لوٹائے اور کہا ہم نہیں مانتے جو تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے اور

بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝٩ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

اس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہمیں تو اس میں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

کہا کیا تمہیں اللہ میں شک ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ

تمہارے کچھ گناہ بخشے اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے انہوں نے کہا تم بھی تو

إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

ہمارے جیسے انسان ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان چیزوں سے روک دو جنہیں ہمارے باپ

آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن

دادا پوجتے رہے سو کوئی کھلا ہوا معجزہ لاؤ۔ ان سے ان کے رسولوں نے کہا ضرور ہم بھی

نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ

تمہارے جیسے ہی آدمی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے

عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ

اور ہمارا کام نہیں کہ ہم اللہ کی اجازت کی سوا کوئی معجزہ لاکر دکھائیں ایمان والوں

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى

کا بھروسہ اللہ ہی پر ہونا چاہئے۔ اور ہم کیوں اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اسی نے ہمیں (سیدھے)

اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَ

راستوں کی راہنمائی کی ہے اور ہم ضرور صبر کریں گے اس ایذاء پر جو تم ہمیں دیتے ہو اور توکل کرنے

عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا ع

والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم تمہیں اپنے ملک

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ

سے نکال دیں گے یا ہمارے دین میں لوٹ آؤ تب انہیں ان کے رب نے حکم بھیجا

فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کردیں گے۔ اور ان کے بعد اس زمین میں تمہیں آباد کریں گے

الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ

یہ اس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور جس نے میرے عذاب سے

وَعِيدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿١٥﴾ مِّن وَرَائِهِ

خوف کھایا۔ اور پیغمبروں نے فیصلہ چاہا اور ہر ایک سرکش ضدی نامراد ہوا۔ اور اس کے

جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ

پیچھے دوزخ ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ جسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۱)۔ جواب میں انبیاء ورسل کا اپنے حوالہ سے حقیقت آمیز اظہار اور فرمائشی معجزات کے اظہار کے متعلق بھی وضاحتی بیان۔

(۱۲)۔ انبیاء ورسل کا (اپنے اپنے وقتوں میں) خدائی انعامات واحسانات پر اظہارِ شکر اور توکل وصبر کی راہ اپنانے کا عزمیہ اظہار۔

(۱۳تا۱۴)۔ کفار کے انبیاء ورسل سے ہتک آمیز رویے کے اظہار کے جواب میں تسلی آمیز خدائی وعدے کا زوردار بیان۔

(۱۵)۔ دنیا میں ہی امتیازی فیصلے واضح ہوجانے کی خواہش کے جواب میں اظہارِ حق کے خدائی فیصلے کا تنبیہی اظہار وبیان۔

(۱۶تا۱۷)۔ دنیا میں گرفت کے علاوہ اُخروی انتقامِ حق کا غضبناک ذکر۔

اظہارِ تشکر (مفہوم شکر)

(زیرِ مطالعہ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۷)

(خدمتِ دین سے وابستہ حضرات کے لیے گرانقدر نظریاتی و تربیتی نعمتِ عظمیٰ)

فرمانِ باری تعالیٰ ہے ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ ترجمہ: ''اور اگر تم شکر ادا کرتے رہو تو تم پر ضرور مزید اضافہ کرتا رہوں گا'' (سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۷)۔ سر دست اس مضمون میں شکر کے حوالہ سے تفسیری و علمی طرز پر اقسامِ شکر (قولی و عملی شکر) کی وضاحت مقصود نہیں بلکہ اصلاحِ نظر و فکر کی نیت سے مجموعی طور پر انعاماتِ خداوندی پر ادائے شکر یا اظہارِ تشکر کے خوشگوار عنوان کی طرف اہم توجہ دلانا ہے۔ انسان چونکہ عموماً اور فطرۃً اپنے اندر موجود مختلف افکارِ منتشرہ کی وجہ سے ذہناً اتنا مصروف (فکراً اور عملاً) رہتا ہے کہ بسا اوقات عظیم (ظاہری و باطنی) انعاماتِ خداوندی کی طرف اس کا دھیان ہی نہیں رہتا۔ یہی حال ہم سب مسلمانوں کا (عموماً) اور اہلِ علم (خدماتِ دینیہ میں مصروف العمل حضرات) کا خصوصاً ہے کہ ہر لمحہ احساناتِ الٰہیہ سے فیضیاب ہونے کے باوجود ادائے شکر (اظہارِ تشکر) میں فکری و عملی بخل کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ ہر انسان پر (عموماً) اور مسلمانوں پر (خصوصاً) اللہ عزوجل کے ایک ایک انعام و احسان کا شکر ادا کرنے کے لیے پوری زندگی کا سجدۂ شکر بھی اس کا بدلہ چکانے سے عاجز ہے۔ تاہم وہ ذات کریم کس قدر حلیم و رحیم ہے کہ کبھی بے خیالی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے تو اُس پر بھی خصوصی توجۂ رحمت کا مستحق ٹھہرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خصوصاً تلقینی حکم فرمایا ہے کہ ﴿وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ﴾ (اللہ عزوجل کا ہر دم شکر ادا کرتے رہو)۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا، ترجمہ: ''اگر تم میرا شکر ادا کرتے رہو تو تم پر (اپنے انعامات کا) ضرور مزید اضافہ کرتا رہوں گا'' (سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۷)۔ کوئی ایک نعمت ہو تو اسکی وضاحت و تشریح کریں۔ انسان کی پوری زندگی (اور اس کا ہر لمحہ) ذاتِ باری تعالیٰ کے احسانات، کرم و فضل کی مرہونِ منت ہے۔ خاص طور پر ایک مسلمان خصوصاً وہ (مسلمان) جسے رحیم و کریم ذات اپنے دین کے تحفظ و بقا (کسی بھی شعبۂ دین میں خدمت) کا ذریعہ بنایا ہو تو وہ کس کس نعمت پر قولی و عملی شکر ادا کرے اور کیسے کرے (اس کی مکمل وضاحت الفاظ سے باہر ہے) لامحدود فضل و کرم کے حوالہ سے عمومی انعاماتِ خداوندی کے متعلق تنبیہاً ارشاد فرمایا گیا

کہ ﴿فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن﴾ ترجمہ: ”تم دونوں (جن و انس) اپنے رب کی کونسی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے“ (سورۃ رحمن)۔ اس لیے ویسے تو ہر انسان پر عموماً اور ہر مسلمان پر خصوصاً انعاماتِ خداوندی کا شکر بجا لانا لازم ہے۔ تاہم خدائے لم یزل کے وہ بندے جنہیں اُس نے اپنے پسندیدہ آخری دین ”اسلام“ کی خدمات کے لیے قبول فرمایا اور فکراً و عملاً انہیں مختلف شعبہ جات میں خدماتِ حسنہ کی توفیق سے نوازا ہے۔ وہ ذرا آنکھیں کھولیں کہ وہ کتنے بڑے انعاماتِ الٰہیہ کے زیر بار (احسان مند) ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالیہ سے منسوب کوئی بھی صفت کتنی عالی مرتبت ہے۔ اس کے لیے کوئی عددی ہندسہ وضع نہیں کیا جاسکتا۔ اُس کی صفتِ علم کے اظہارِ خاص کا ایک منبع (چشمہ) و مظہر خاص قرآن کریم ہے (مزید) اس کی علمی وضاحت کے لیے احادیثِ رسول اللہ کو وحی غیر متلو کے طور پر عطا کیا گیا۔ جبکہ فقہ تو قرآن کریم و حدیث کے صافی چشموں سے سیراب ہونے والی وہ سرسبز کھیتی ہے۔ جس کے علمی ثمرات سے اُمتِ مسلمہ کا ہر فرد فیضیاب ہوتا چلا آرہا ہے۔ اور ان شاء اللہ ہوتا رہے گا۔ ان علومِ عالیہ (جو علوم نبوت کے طور پر متعارف ہیں) سے علمی یا عملی وابستگی ایک غیر معمولی احسان و کرمِ الٰہی ہے۔ علمی وابستگی کا مطلب درس و تدریس میں درجہ بدرجہ علمی خدمات سرانجام دینا، (حفظ قرآن سے لیکر درجہ کتب کے درجات) میں بلاواسطہ یا بالواسطہ تعلیمی مصروفیات) جبکہ عملی خدماتِ دینیہ میں تکنیکی خدمات (طلبائے علم کی خدمت سے بالواسطہ وابستگی (مثلاً باورچی و بقیہ خدام مدرسہ) سرانجام دینے والے حضرات بھی تشکیل کار کے تحت اُسی خدمتِ دین کا حصہ کہلاتے ہیں۔ جیسے مدرسہ کا مہتمم، درجہ بدرجہ اساتذہ کرام خدامِ دین کہلاتے ہیں۔ ایسے بقیہ علمی خدمات سے وابستہ تمام عملہ بالواسطہ خدامِ دین میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے درجہ اخلاص اور حسنِ نیت کے باعث ہر ایک کو اُسی نسبت سے ان شاء اللہ اجرِ عظیم سے نوازا جائیگا۔ اگر مدارس دینیہ اور مساجد کی صورت میں یہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ علم کے ظاہری (مظہر علم) مراکز بلکہ چراغ علم ہیں تو ان چراغوں میں (روشنی کے حصول کے لیے) تیل ڈالنے والے مال دار لوگ بھی بالواسطہ خُدّامِ دین ہیں۔ وہ بھی اسی نسبت سے انشاء اللہ مقام و مرتبت کے مستحق ٹھہریں گے، نسبت دین کوئی معمولی نسبت نہیں۔ اس حوالہ سے (تفہیم کے طور پر) ایک ادنیٰ سی مثال سے ہی سبق حاصل کیجیے کہ دنیا کے ظاہری منصب کے حاملین (قیام گاہوں) پر ادنیٰ خدمات سرانجام دینے والے (چوکیدار، چپڑاسی، مالی وغیرہ) ان کی عرفی لحاظ سے (دنیوی نسبت یا منصب کے باعث) اپنی خدمات پر فخر کرتے دکھائی دیتے

ہیں کہ میں (ایوانِ صدر، وزیرِ اعظم ہاؤس، گورنر ہاؤس وغیرہ) کا چپڑاسی ہوں، چوکیدار ہوں یا مالی وغیرہ ہوں، یا فلاں ریاست کے نواب کے گھر کا ملازم ہوں، تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جو شخصیت براہِ راست کسی بھی خانۂ خدا (مسجد چھوٹی ہو یا بڑی) کی خدمت سے وابستہ ہو۔ (جھاڑو دینے والا، واش روم صاف کرنے والا، اگلے درجے پر مؤذن، بچوں کو پڑھانے والا قاری، امام مسجد و خطیب) کیا یہ معمولی نسبت کے حامل ہیں؟ خدماتِ دینیہ سے وابستہ اول تا آخر تمام حضرات جو درجہ بدرجہ علمی خدمات پر فائز ہیں یا عملی خدمات سے وابستہ ہیں۔ (بظاہر کوئی ادنیٰ خدمت ہی کیوں نہ شمار ہوتی ہو تو) بہت بڑی نسبت رکھتے ہیں۔ اگر وہ فخر نہیں کر سکتے تو کم از کم اظہارِ تشکر میں ان عظیم انعامات کا شعوری ادراک کے تحت سجدۂ شکر تو ادا کرتے رہیں کہ کہاں ہم (گنہگار انسان) اور کہاں عظیم دین سے یہ نسبتی خدماتِ جلیلہ، خوشی کے آنسو جھلکنا چاہئیں ساتھ ہی خوف کے آنسو بھی (کیونکہ ان دینی خدمات کے جو ادبی و فکری تقاضے ہیں، وہ ہم کہاں بجا لاسکتے ہیں، اس پر خوف کے آنسوؤں کا آنا بھی ایمانی تقاضا ہے)۔ تاہم جس قدر احساناتِ الٰہیہ اور نسبتِ دین میں کسی بھی طرح کی خدمت سے وابستگی عطا ہوگئی ہے۔ اُس پر سربسجود ہو کر خوشی کے آنسو بہانا بھی لازمی اخلاقی و ایمانی تقاضا سمجھا جائے، کوئی ایسا خوش نصیب انسان جو کسی بھی دینی خدمت سے وابستہ ہے اور احساسِ کمتری کا شکار ہے اُس کے لیے لازم ہے کہ یا تو وہ صحبتِ صلحاء و اساتذہ میں بیٹھا کرے تا کہ اُسکی فکری اصلاح ہو سکے (اور جذبہ شکر پیدا ہو سکے) اگر پھر بھی ناشکری یا احساسِ کمتری دور نہ ہو سکے تو وہ اپنا دماغی علاج کرانے کے لیے کسی بھی طبی معالج سے رجوع کرے۔ دنیا میں جاری معاشی نظام میں جیسے امیری غریبی کا فطری نظام (بتقاضائے مصلحتِ کار) نافذ ہے اس میں ہم نے غریب و حاجت مند (مزدور، کسان وغیرہ) افراد کو زیادہ شکر گذار دیکھا ہے جتنے بھی مالی حالات میں کمزور ہوں۔ لیکن وہ اپنی معاشی حالت کا رونا کم شکر زیادہ کرتے ہیں (کہ الحمد اللہ شکر ہے دو وقت کھانے کو مل جاتا ہے وغیرہ) درجہ بدرجہ خدماتِ دینیہ میں مصروف العمل حضرات بھی شکر ادا کریں کہ ہم تو اس قابل نہ تھے مگر مقام احسان و شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد و مدرسہ کا خادم، چوکیدار، مؤذن وغیرہ کے طور پر قبول فرمالیا ہے۔ دنیا میں ظاہر ہے کہ تقسیم کار کے تحت ہر فارغ التحصیل فاضل (یا حافظ و قاری) شیخ الحدیث یا ماہر مدرس بننے سے رہا وہ تو صلاحیت و استعداد کے موافق ہی کام آسکتا ہے۔ لیکن نورانی قاعدہ اور ناظرہ قرآن پڑھانے والا اُستاد بھلا کیوں احساسِ کمتری کا شکار نظر آئے۔ کیا وہ اس پر

سر بسجود ہو کر شکرِ الٰہی ادا نہیں کرتا کہ مجھے میرے رب نے سب سے بڑے علمی عُہدے پر فائز کیا ہے۔ فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے :خیر کم من تعلم القرآن و علمه (بخاری) ترجمہ:''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے''۔نظریاتی طور پر اُس ابتدائی مدرس کو اس عظیم حقیقت کا شعوری ادراک ہونا چاہیے کہ وہ کس قدر عظیم خدمتِ دین سے وابستہ ہے۔ ایسے ہی حدیث شریف میں امام الانبیاء ﷺ کی زبان مبارک سے ایک دعا منقول ہے جس کے مفہوم پر اگر توجہ کر لی جائے تو بہت سی اصلاحی فکر حاصل ہو جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے اللّٰھم انی اسئلک حبک و حب من یحبک الخ (احمد وترمذی) اس سے صاف پیغام سمجھا جاسکتا ہے کہ جس طرح براہِ راست محبتِ الٰہیہ مطلوب و مقصود امر ہے۔ اسی طرح محبتِ صلحاء بھی ایک مطلوب امر ہے۔ اس دعا کی روشنی میں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ جس طرح براہِ راست علمی خدمت بہت مرغوب و محبوب عمل ہے۔ اسی طرح علم سے وابستہ علماء وطلباء و دیگر خُدامِ دین کی بالواسطہ خدمت بھی محبوب عمل ہے (شرط اخلاص و حسنِ نیت ہے) اللہ تعالیٰ ہم سب کو جذبہ اخلاص، حسنِ نیت عطا کرتے ہوئے احساسِ کمتری (ناشکری) جیسی صورتِ حال سے دائمی حفاظت عطا فرمائے۔(آمین)!

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۱۸)۔ بعضے اعمال حسنہ پر خوش فہمی کے شکار اہل باطل کی اصلاحِ فکر کیلئے مثالیاتی طرزِ خاص سے مشاہداتی اظہار و بیان۔

(۱۹ تا ۲۰)۔ خالق کائنات کی طرف سے منکرین حق کو واشگاف الفاظ میں خاص وارننگ کا ذکر۔

(۲۱)۔ آخرت میں مشاہدہ عذاب پر کفار کا اپنے بڑوں (سرداران کفر) سے حسرتی مکالمہ اور نتیجتاً اظہار بے بسی کا المناک بیان۔

(۲۲)۔ روزِ محشر فیصلہ کن مرحلہ کے بعد شیطان کی اپنے پیروکاروں کے سامنے (بے موقع، بے محل اور بے وقت) حقیقت آمیز تقریر اور اظہار بے بسی کا (حسرت آمیز) بیان نیز اہل باطل کے لئے دردناک عذاب کا ذکر۔

وَيَأْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ
اسے گلے سے نہ اتار سکے گا اور اس پر ہر طرف سے موت آئے گی اور وہ نہیں مرے گا اور اس کے
عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ
پیچھے سخت عذاب ہوگا۔ ان کی مثال جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ایسی ہے کہ ان کے اعمال گویا
اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا
راکھ ہیں کہ جسے آندھی کے دن ہوا اڑا کر لے گئی ہو جو کچھ انہوں نے کمایا تھا اس میں سے کچھ بھی
عَلٰى شَيْءٍ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
ان کے ہاتھ میں نہ رہا ہو یہ بھی بڑی دور کی گمراہی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ
آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق
جَدِيْدٍ ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا
لے آئے۔ اور یہ اللہ پر کچھ مشکل نہیں ہے۔ اور سب اللہ کے سامنے کھڑے ہوں
فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
گے تب کمزور متکبروں سے کہیں گے ہم تو تمہارے تابع تھے سو ہمیں اللہ کے عذاب
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا
سے کچھ بچاؤ گے وہ کہیں گے اگر ہمیں اللہ ہدایت کرتا تو ہم تمہیں ہدایت کرتے
اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۖ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ
اب ہمارے لئے برابر ہے کہ ہم چیخیں چلائیں یا صبر کریں ہمارے بچنے کی کوئی صورت
مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ ع ۳ ۹ ۱۵
نہیں ۔ اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے
وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا پھر میں نے وعدہ خلافی کی
سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا
اور میرا تم پر اس کے سوا کوئی زور نہ تھا کہ میں نے تمہیں بلایا پھر تم نے میری بات

أَنفُسَكُم ۖ مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ
کو مان لیا پھر مجھے الزام نہ دو اور اپنے آپ کو الزام دو نہ میں تمہارا فریادرس ہوں اور نہ تم میرے فریادرس ہو میں
بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ
خود تمہارے اس فعل سے بیزار ہوں کہ تم اس سے پہلے مجھے شریک بناتے تھے بے شک ظالموں کے لئے دردناک
أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي
عذاب ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک کام کئے تھے وہ باغوں میں داخل کئے جائیں گے
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا
جن کے نیچے نہریں ہوں گی ان میں اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ رہیں گے آپس میں دعائے خیر ان کی
سَلَامٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
سلام ہوگی ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی ایک مثال بیان کی ہے گویا وہ ایک
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ
پاک درخت ہے کہ جس کی جڑ مضبوط اور اس کی شاخ آسمان میں ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم
حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
سے ہر وقت اپنا پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں کے واسطے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ
يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ
وہ سمجھیں۔ اور ناپاک کلمہ کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے
مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
اکھاڑ لیا جائے اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے۔ اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ
کی زندگی میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے
الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ ع ٤ ١٦
اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا کہ جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے
اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ
میں ناشکری کی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا۔ جو دوزخ ہے اس میں داخل ہوں گے اور وہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(٢٣)۔ کفار کے برعکس مومنین صالحین کے لئے خدائی اکرام واعزاز خاص کا اظہار۔

(٢٤ تا ٢٥) کلمہ طیبہ کا مثالیاتی مشاہدہ سے تجزیاتی وتحسینی ذکر اور استعمالِ مثال کا حکمتی اظہار۔

(٢٦)۔ اس کے برعکس کلمۂ خبیثہ کا مشاہداتی مثال کے ذریعہ منفی نتائج کا بیان۔

(٢٧)۔ کلمۂ طیبہ کے ثمرات حسنہ وبرکات کے دنیوی واُخروی فائدہ عظیم کا احسانی اظہار اور کفار کیلئے خدائی ناراضگی کے نتیجہ کا ذکر۔

(٢٨ تا ٢٩)۔ خدائی احسانات وانعامات پر کفرانِ نعمت کے مجرمین۔ کا خودسمیت قوم کی ہلاکت وبربادی کے باعث بن جانے کا مذمتی ذکر اوران کے نتائج بد کا برہمی اظہار۔

الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا
برا ٹھکانا ہے۔ اور لوگوں نے اللہ کی راہ سے بہکانے کے لئے شریک بنا رکھے ہیں کہہ دو نفع اٹھا لو
فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا
پھر تمہیں آگ کی طرف لوٹنا ہے۔ میرے بندوں کو کہہ دو کہ جو ایمان لائے ہیں نماز قائم رکھیں
الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن
اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس
يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
میں نہ خرید و فروخت ہے نہ دوستی۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے
وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ
پانی نازل کیا پھر اس سے تمہارے کھانے کو پھل نکالے اور کشتیاں تمہارے تابع کر دیں
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾ وَ
تاکہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی رہیں اور نہریں تمہارے تابع کر دیں۔ اور سورج
سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾
اور چاند کو تمہارے تابع کر دیا جو ہمیشہ چلنے والے ہیں اور تمہارے لئے رات کو اور دن کو تابع کیا۔
وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ
اور جو چیز تم نے اس سے مانگی اس نے تمہیں دی اور اگر اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو
إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا ع ١٧
بے شک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔ اور جس وقت ابراہیم نے کہا اے میرے رب اس
الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ
شہر کو امن والا کر دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ اے میرے رب انہوں نے بہت لوگوں
أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ
کو گمراہ کیا ہے پس جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی پس
عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي
تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایسے میدان میں بسائی ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۰)۔ کفار کے شرکیہ اعتقاد کی مذمت اور نتیجہ بد کا ذکر۔

(۳۱)۔ مومنین صالحین کو اعمال صالحہ کی (بہتر اخروی نتائج کیلئے) ترغیبی نصیحت کا ذکر۔

(۳۲ تا ۳۳)۔ انسانوں پر اجتماعی خدائی انعامات و احسانات کا مشاہداتی آفاقی دلائل کے ذریعہ سے اظہار و بیان۔

(۳۴)۔ انفرادی ضروریات کے حوالہ سے بھی خدائی احسان خاص کا ذکر اور ان گنت خدائی نعمتوں کی بارش برسانے کے باوجود بندوں کی ظالمانہ بے قدری کا شکایاتی اظہار۔

(۳۵ تا ۳۶)۔ ظاہری نعمتوں کے بیان کے بعد عظیم باطنی نعمت کعبہ مقدس کے حوالہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائے خاص اور بتوں کے سبب گمراہی کا خاص پیرائے سے اظہار و بیان۔

بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ
جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت والے گھر کے پاس اے رب ہمارے تاکہ نماز کو قائم
فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيٓ إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ
رکھیں پھر کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں میووں کی
الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ
روزی دے تاکہ وہ شکر کریں۔ اے رب ہمارے بے شک تو جانتا ہے جو کچھ ہم
وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾
چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر کوئی چیز زمین اور آسمان میں پوشیدہ نہیں۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ ۚ إِنَّ
اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اتنی بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحٰق بخشے بے شک میرا رب
رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۚ
دعاؤں کا سننے والا ہے۔ اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنادے اے ہمارے
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ
رب اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان دار کو حساب قائم ہونے کے
الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا ع ۶/۱۸
دن بخش دے۔ اور تو ہرگز نہ خیال کر کہ اللہ ان کاموں سے بے خبر ہے جو ظالم کرتے ہیں انہیں صرف اس دن تک
يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي
مہلت دے رکھی ہے جس میں نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ سر اٹھائے ہوئے دوڑتے چلے جا رہے ہوں گے کہ
رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَأَنْذِرِ
ان کی نظروں کی طرف ہٹ کر نہیں آوے گی اور ان کے دل اڑ گئے ہوں گے۔ اور لوگوں کو اس دن سے
النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَآ أَخِّرْنَآ
ڈراؤ کہ ان پر عذاب آئے گا تب ظالم کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں تھوڑی مدت تک
إِلٰٓى أَجَلٍ قَرِيبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوٓا
مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا قبول کرلیں اور رسولوں کی پیروی کرلیں کیا تم نے پہلے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۳۷)۔ بے آب وگیاہ وادی (مکہ مکرمہ) میں اپنی اولاد کے قیام کے مقصدِ خاص کا اظہار کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ان پر عطیاتِ عامہ (ہر طرح کا رزق عطا) کرنے کی شفقت آمیز دعا کا بیان۔

(۳۸)۔ خدائی احاطہ علمی کے حوالہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعتقادی اظہار و بیان۔

(۳۹ تا ۴۱)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے اور اپنی اولاد پر خدائی خصوصی احسانات پر سجدہ شکر بجالاتے ہوئے بارگاہ عالیہ میں اہتمام عبادت کے متعلق خصوصی دعائیہ التجاء کا ذکر۔

(۴۲)۔ ظالموں کے محاسبہ اعمال میں تاخیری پالیسی سے دھوکہ میں نہ رہنے کا تنبیہی ذکر۔

(۴۳)۔ اُخروی گرفت کے خطرناک مناظر کا ہولناک بیان۔

(۴۴)۔ اُخروی عذاب کے مشاہدہ پر کفار کی تاخیر عذاب کی بے موقع درخواست اور آئندہ کیلئے اتباعِ رُسل کے وعدہ کرنے کا اظہار۔ جواباً خدائی زجر و توبیخ کا غضبناک ذکر و بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

(۴۵)۔تباہ شدہ علاقوں (سے گزرتے ہوئے) کے مشاہدہ اورواقعاتی نتائج کے علم کے باوجود کفار کے سبق حاصل نہ کرنے پر تنبیہی گرفت۔

(۴۶تا۴۷)۔کفار کی (دنیوی) زندگی میں اہل حق کے خلاف خطرناک سازشی تدبیروں کا مذمتی ذکر اور جواباً سخت انتقامی گرفت میں لانے کا عزمیہ اظہار۔

(۴۸تا۵۱)۔روزِ محشر خدائی قہر و جلال اور مجرمین کے ساتھ خصوصی گرفت کے ہولناک مناظر کا المناک ذکر و بیان۔

(۵۲)۔خدائی اِتمامِ حجت کے مقاصدِ خاصہ کا اظہار و بیان۔

أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَٰكِنِ

قسم نہیں کھائی تھی کہ تمہیں کہیں جانا ہی نہیں ہے۔اورتم انہیں لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنہوں نے اپنی

الَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہیں معلوم ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا اور ہم نے تمہیں سب قصے

لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن

بتلائے تھے۔اوران لوگوں نے اپنی تدبیریں کی تھیں اوران کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اگرچہ ان کی

كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ

تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔پس اللہ کو اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنیوالا خیال نہ

رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ

کریں بے شک اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔جس دن اس زمین سے اور زمین بدل جائے گی اور آسمان

وَالسَّمَٰوَٰتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ

بدلے جاویں گے اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے روبرو پیش ہوں گے۔اور تو اس دن گنہگاروں کو

يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ

زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔کرتے ان کے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں پر

وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

آگ لپٹی ہوگی۔تاکہ اللہ ہر شخص کو اس کے کئے کی سزا دے بے شک اللہ بڑی جلدی حساب

الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَٰذَا بَلَٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِۦ وَلِيَعْلَمُوٓا أَنَّمَا

لینے والا ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لئے اعلان ہے اور تاکہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو ڈرایا جائے اور تاکہ وہ

هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَٰبِ ﴿٥٢﴾ ع ٧ ١١ ١٩

معلوم کرلیں کہ وہی ایک معبود ہے اور تاکہ عقل مند نصیحت حاصل کریں۔

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے

سورۃ الحجر

ا۔رموز کلام الٰہی سے آغاز اور تصدیق قرآن کا بیان۔

الٓر ۚ تِلْكَ آيَٰتُ الْكِتَٰبِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾

یہ آیتیں کتاب کی ہیں اور قرآن واضح کی۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا

کافر بڑی حسرت کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہو جاتے انہیں چھوڑ دو کھالیں

وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا

اور فائدہ اُٹھالیں اور انہیں آرزو بہلائے رکھے سو آئندہ معلوم کرلیں گے اور ہم نے جتنی بستیاں

مِن قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤﴾ مَّا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ

ہلاک کی ہیں ان سب کے لئے ایک مقرر وقت لکھا ہوا تھا کوئی قوم اپنے وقت مقرر سے نہ پہلے ہلاک

أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٥﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ

ہوئی ہے نہ پیچھے رہی ہے اور انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے بے شک تو

الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿٦﴾ لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ

مجنون ہے اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتے

الصَّادِقِينَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا

ہم فرشتے تو فیصلہ ہی کے لئے بھیجا کرتے ہیں اور اُس وقت انہیں مہلت نہیں ملے گی

مُّنظَرِينَ ﴿٨﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾ وَ

ہم نے یہ نصیحت اُتاری ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں

لَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٠﴾ وَمَا يَأْتِيهِم

اور تجھ سے پہلے ہم پہلی قوموں میں بھی رسول بھیج چکے ہیں اور وہ بھی جب کوئی رسول اُن کے پاس آتا

مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١١﴾ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي

تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے اسی طرح ہم یہ ٹھٹھا ان مجرموں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں یہ لوگ قرآن

قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾

پر ایمان نہیں لاتے اور یہ پہلوں کا دستور چلا آیا ہے

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿١٤﴾

اور اگر ہم ان پر آسمان سے دروازہ کھول دیں پھر اس میں سے چڑھ جائیں

لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿١٥﴾ ع ۱

البتہ کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی تھی بلکہ ہم پر جادو کیا گیا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۔روزِ محشر کفار کی بے موقع تمنائے حق (اسلام) کا اظہار۔

۳۔(تمام تر دلائلِ حق واضح ہو جانے کے باوجود اگر یہ ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم ہیں تو) کفار کو اپنے حال پر چھوڑ دینے اور دُنیوی لذت سے چند روزہ فائدہ اُٹھا لینے کی مہلت کا تنبیہی ذکر۔

۴تا۵۔کسی بھی سرکش قوم (علاقہ) کی ہلاکت و بربادی کے وقتِ خاص (متعین) ہونے کا ذکر۔

۶تا۷۔نافرمان لوگوں کی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ فکری ذہنیت اور بے جا فرمائش کا (مذمتی) اظہار۔

۷۔فرشتوں کے نزولِ خاص (عذاب کا پیغام لانے) اور بعد از آمد بلا مُہلت خُدائی حکم پر عملدر آمد کا سخت تنبیہی بیان۔

۹۔صداقتِ قرآن کے متعلق منفی فکر رکھنے والے لوگوں کی زوردار تردید اور حفاظتِ قرآن کے حوالے سے اہتمامِ خاص کا تاکیدی اظہار (وتسلی آمیز خدائی وعدہ)

۱۰تا۱۱۔خاتم الانبیاءؑ سے قبل انبیاء ورسل کی بعثت اور اُن سے نافرماموں کے ناروا رویہ کا شکایاتی ذکر۔

۱۲تا۱۳۔مجرم لوگوں کی روایتی سرکشی و بغاوت اور جواب میں اُن پر خدائی گرفت کی روایتِ قدیم کا تنبیہی اظہار۔

۱۴تا۱۵۔کفار کے فرمائشی مطالبہ کے جواب میں حقیقت واقعہ کا بیان (اگر بالفرض مطالبہ مان بھی لیا جائے تب بھی کسی بہانے سے یہ لوگ تسلیم حق سے انکار کردیں گے)۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۶۔ فرمائشی نشانیوں کی بجائے مشاہداتی و آفاقی عظیم خدائی نشانیوں پر غور و فکر کی دعوت۔

۱۷ تا ۱۸۔ شیاطین کی آسمانوں پر پابندی کا ذکر اور خلاف ورزی پر اُنکے خلاف سخت ایکشن (سزا) کا بیان۔

۱۹ تا ۲۰۔ زمینی حقائق اور اس سے وابستہ فوائد کا احسانی بیان۔

۲۱۔ ہر شئی کے لامحدود خُدائی خزانوں میں سے محدود طور پر عطا کرنے کی خُدائی حکمت کا بیان۔

۲۲۔ ہواؤں سے وابستہ خدائی انعامات واحسانات کا ذکر۔

۲۳ تا ۲۵۔ خُدائی صفاتِ خاصہ، احاطہ علم اور قدرت کا (اعتقادی) اظہار و بیان۔

۲۶ تا ۲۷۔ جن وانس کے حوالہ سے تخلیق حقیقت کا ذکر

ولقد جعلنا في السماء بروجا وزيناها للناظرين ۝١٦ وحفظناها
اور البتہ تحقیق ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کی نظر میں اسے رونق دی ہے۔ اور
من كل شيطان رجيم ۝١٧ إلا من استرق السمع فأتبعه
ہم نے اسے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا۔ مگر جس نے چوری سے سُن لیا تو اس کے پیچھے چمکتا ہُوا
شهاب مبين ۝١٨ والأرض مددناها وألقينا فيها رواسي
انگارہ پڑا۔ اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اُس پر پہاڑ رکھ دیے
وأنبتنا فيها من كل شيء موزون ۝١٩ وجعلنا لكم فيها
اور اُس میں ہر چیز اندازے سے اُگائی۔ اور اس میں تمہارے لئے
معايش ومن لستم له برازقين ۝٢٠ وإن من شيء إلا
روزی کے اسباب بنادیے اور اُن کے لیے بھی جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو۔ اور ہر چیز کے
عندنا خزائنه وما ننزله إلا بقدر معلوم ۝٢١ وأرسلنا الرياح
ہمارے پاس خزانے ہیں اور ہم صرف اسے اندازہ معیّن پر نازل کرتے ہیں۔ اور ہم نے بادل اُٹھانے والی
لواقح فأنزلنا من السماء ماء فأسقيناكموه وما أنتم له
ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر وہ تمہیں پلایا۔ اور تمہارے پاس اس کا خزانہ
بخازنين ۝٢٢ وإنا لنحن نحيي ونميت ونحن الوارثون ۝٢٣ ولقد
نہیں ہے۔ اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور آخیر مالک بھی ہم ہی ہیں۔ اور ہمیں تم میں
علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستأخرين ۝٢٤ وإن
سے اگلے اور پچھلے سب معلوم ہیں۔ اور بے شک تیرا رب ہی انہیں جمع کرے گا بے شک وہ حکمت
ع ربك هو يحشرهم إنه حكيم عليم ۝٢٥ ولقد خلقنا الإنسان
والا خبردار ہے۔ اور البتہ تحقیق ہم نے انسان کو بجتی ہُوئی مٹی سے جو سڑے ہُوئے
من صلصال من حمإ مسنون ۝٢٦ والجان خلقناه من قبل
گارے سے تھی پیدا کیا۔ اور ہم نے اس سے پہلے جنوں کو آگ کے
من نار السموم ۝٢٧ وإذ قال ربك للملائكة إني خالق بشرا
شعلے سے بنایا تھا۔ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک بشر کو

مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۸﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ

بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی ہوگی پیدا کرنے والا ہوں۔ پھر جب میں اسے ٹھیک

مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۳۰﴾

بنالوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا۔ پھر سب کے سب

إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ

فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو۔ فرمایا اے ابلیس! تجھے

مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ

کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہُوا۔ کہا میں ایسا نہ تھا کہ ایسے بشر

خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

کو سجدہ کروں جسے تُو نے بجتی ہوئی مٹی سے جو سڑے ہوئے گارے کی تھی پیدا کیا ہے۔ کہا تو آسمان

فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ

سے نکل جا بے شک تُو مردُود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت رہے گی۔ کہا اے

رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿۳۷﴾

میرے ربّ! تو پھر مجھے قیامت کے دن تک مُہلت دے۔

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ

فرمایا بے شک تجھے مُہلت ہے وقتِ معلوم کے دن تک۔ کہا اے میرے ربّ! جیسا تُو نے مجھے گمراہ کیا ہے

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

البتہ ضرور ضرور مَیں زمین میں انہیں ان کے گناہوں کو مرغوب کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا۔

الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾ إِنَّ

سوائے تیرے ان بندوں کے جو اُن میں مخلص ہوں گے۔ فرمایا یہ راستہ مجھ پر سیدھا ہے۔ بیشک

عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

میرے بندوں پر تیرا کچھ بھی بس نہیں چلے گا مگر جو گمراہوں میں سے تیرا تابعدار ہُوا۔ اور بے شک

الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ

ان سب کا وعدہ دوزخ پر ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۸ تا ۲۹۔ فرشتوں کے سامنے تخلیقِ انسان کے متعلق خدائی فیصلے کا اظہار اور بعد از تخلیق اُن کو حضرۃ انسان (آدم علیہ السلام) کی طرف سجدہ ریز ہونے کا حکم۔

۳۰ تا ۳۱۔ جملہ فرشتوں کے تعمیل حکم اور ابلیس کی ازلی نافرمانی کا ذکر۔

۳۲ تا ۳۹۔ ابلیسی بغاوت پر خدائی بازپُرس اور شیطانی عذر و بغاوت پر مبنی مکالماتی سلسلہ کا (سوال و جواب میں) ذکر و بیان۔

ع أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي
ہر دروازے کے لیے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔ بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں
جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي
رہیں گے۔ ان باغوں میں سلامتی اور امن سے جا کر رہو۔ اور اُن کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وُہ سب
صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ
دُور کر دیں گے سب بھائی بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھنے والے ہوں گے۔ اُنہیں وہاں
فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي
کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وُہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ میرے بندوں کو اطلاع دے کہ
أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾
بیشک مَیں بخشنے والا مہربان ہُوں۔ اور بے شک میرا عذاب وُہی دردناک عذاب ہے۔ اور انہیں
نصف الحزب وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا
ابراہیم کے مہمانوں کا حال سُنا دو۔ جب اس کے گھر میں داخل ہُوئے اور کہا سلام اُس نے کہا بے
قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ
شک ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ کہا ڈرو مت بیشک ہم تمہیں ایک دانا لڑکے کی خوشخبری سُناتے
عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ
ہیں۔ کہا مجھے اب بڑھاپے میں خوشخبری سُناتے ہو سو کس چیز کی خوشخبری سُناتے ہو۔ اُنہوں نے کہا ہم
تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾
نے تمہیں سچی خوشخبری سُنائی ہے سو تو نااُمید نہ ہو۔
قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا
کہا اپنے رب کی رحمت سے نااُمید تو گمراہ لوگ ہی ہُوا کرتے ہیں۔ کہا اَے فرشتو! پھر تمہارا کیا
خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾
مقصد ہے۔ اُنہوں نے کہا ہم ایک نافرمان قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں
إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا
مگر لوط کے گھر والے کہ ہم ان سب کو بچالیں گے۔ مگر اس کی بیوی ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ وُہ پیچھے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۰ تا ۴۲۔ اختتام مکالمہ پر صراط مستقیم کا ذکر اور بندگانِ خاص پر شیطانی کارستانیاں غالب نہ آنے کی خُدائی منشاء کا بیان۔

۴۳ تا ۴۴۔ جُملہ شیاطین کے انجام اُخروی اور مقام عذاب کی سخت نشاندہی کا ذکر۔

۴۵ تا ۴۸۔ اس کے برعکس فرمانبرداروں (متقین) کے لیے خُدائی انعامات و اکرام خاص کا احسانی اظہار و بیان۔

۴۹ تا ۵۰۔ بندگانِ خُدا کے لیے مغفرۃ اور نافرمانوں کے لیے سخت سزا کا بیان۔

۵۱ تا ۶۰۔ بندۂ مقربِ خاص و جدّ الانبیاء حضرت ابراہیم کے پاس فرشتوں کی انسانی شکل میں آمد کے واقعہ خاص کا (مکالمہ سمیت) بیان۔

إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ
رہنے والوں میں سے ہے۔ پھر جب لُوط کے گھر فرشتے پہنچے۔ کہا
إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾
بیشک تم اجنبی لوگ ہو۔ اُنہوں نے کہا بلکہ ہم تیرے پاس وُہ چیز لے کر آئے ہیں جس میں وہ جھگڑتے تھے
وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ
اور ہم تیرے پاس پکی بات لائے ہیں اور بے شک ہم سچ کہتے ہیں۔ پس تم اپنے گھر والوں کو کچھ
اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ
رات رہے لے نکلو اور تُو ان کے پیچھے چل اور تُم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور چلے جاؤ اور جہاں تمہیں
تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ
حکم ہے۔ اور ہم نے لُوط کو قطعی طور پر یہ بات واضح کر دی تھی کہ صُبح ہوتے ہی اُن کی جڑ کاٹ دی
مُصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾ قَالَ إِنَّ
جائے گی۔ اور شہر والے خُوشیاں کرتے ہوئے آئے۔ لُوط نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھے
هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾
ذلیل نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اور مجھے بے آبرو نہ کرو
قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ
اُنہوں نے کہا کیا ہم نے تمہیں دُنیا بھر کی حمایت سے منع نہیں کیا ہے۔ کہا یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں اگر
كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ
تم کرنے والے ہو۔ تیری جان کی قسم ہے وہ اپنی مستی میں اندھے ہو رہے تھے۔ پھر دن نکلتے ہی
الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
اُنہیں ہولناک آواز نے آلیا۔ پھر ہم نے ان بستیوں کو زیر و زبر کر دیا اور اُن پر کنکر پتھر برسائے۔
حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾
بیشک اس واقعہ میں اہلِ بصیرت کے لیے کئی نشانیاں ہیں۔ اور بے شک یہ بستیاں
وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾
سیدھے راستے پر واقع ہیں۔ بے شک اس میں ایمانداروں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور بن کے لوگ۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٦١ تا ٧٧۔ مذکورہ فرشتوں کی حضرت لُوط کے پاس انسانی صورتوں میں آمدِ خاص اور مکالمہ سمیت ہدایات و خُدائی فیصلے کا اطلاعی اظہار، قوم لوطؑ کا اِس موقع پر باغیانہ سرکشی کا اظہار، حضرت لوطؑ کی اصلاحی کوشش، آخر میں سخت خُدائی آپریشن و ایکشن کا المناک اظہار۔

وَإِنْ كَانَ أَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ لَظٰلِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ
بھی بدکار تھے۔ پھر ہم نے اُن سے بھی بدلہ لیا اور
إِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾
یہ دونوں بستیاں کُھلے راستہ پر واقع ہیں۔ اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔
وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ
اور ہم نے اُنہیں اپنی نشانیاں بھی دی تھیں پر وُہ اُن سے رُوگردانی کرتے تھے۔ اور وُہ لوگ پہاڑوں کو
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا اٰمِنِينَ ﴿٨٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾
تراش کر گھر بناتے تھے کہ امن میں رہیں۔ پھر اُنہیں صبح کے وقت سخت آواز نے آ پکڑا۔
فَمَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
پھر اُن کے دُنیاوی ہُنر اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور اُن کی درمیانی
وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ
چیزوں کو بغیر حکمت کے پیدا نہیں کیا اور قیامت ضُرور آنے والی ہے پر تُو ان سے خُوش خلقی کے ساتھ
الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ
کنارہ کر۔ بے شک تیرا رب وُہی پیدا کرنے والا جاننے والا ہے۔ اور ہم نے تمہیں سات آیتیں دیں
اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ
جو (نماز میں) دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظمت والا دیا۔ اور تُو اپنی آنکھ اُٹھا کر بھی ان چیزوں کو نہ دیکھ
عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
جو ہم نے مختلف قسم کے کافروں کو استعمال کے لیے دی رکھی ہیں اور اُن پر غم نہ کر اور اپنے بازو ایمان
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّيٓ أَنَا النَّذِيرُ
والوں کے لیے جُھکا دے۔ اور کہہ دو بیشک میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔
الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ
جیسا ہم نے (عذاب) ان بانٹنے والوں پر بھیجا ہے۔ جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے۔ پھر
عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾
تیرے رب کی قسم ہے البتہ ہم ان سب سے سوال کریں گے۔ اس چیز سے کہ وُہ کرتے تھے۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۷۸ تا ۸۴۔ اصحٰبُ الایکہ اور اصحٰبُ الحجر کے تکذیبی رویہ، خُدائی آیات سے اعراض اور اُنکی تمدنی ترقی کا ذکر بعد ازاں (انجام کار) اُنکی خُدائی عذاب میں ہلاکت و بربادی کا عبرت آمیز بیان۔

۸۵ تا ۸۶۔ آسمان و زمین کے تخلیقی مقاصد کا تنبیہی اظہار اور وقوع قیامت کے یقینی ذکر کے بعد آپ ﷺ کو کفار سے فی الحال درگذر کی پالیسی اختیار کرنے کی نصیحت۔

۸۷۔ خاتم الانبیاء ﷺ پر خُدائی انعام عظیم کا احسانی ذکر خاص۔

۸۸ تا ۸۹۔ خاتم الانبیاء ﷺ کے لیے بعض ہدایات مخصوصہ کا ناصحانہ اظہار و بیان۔

۹۰ تا ۹۱۔ خدائی کتاب کے حوالہ سے کفار کے ناروا باغیانہ فکر کے جواب میں خدائی گرفت کا باحوالہ تنبیہی ذکر۔

۹۲ تا ۹۴۔ نافرمانوں سے سخت باز پرس کی یقین دہانی مگر فی الحال صبر و استقامت سے کام لینے کی نصیحت اور مخالفین کے بالمقابل آپکی براہ راست حفاظت کے متعلق وعدہ الٰہی کا ذکر۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ
سوتو کھول کرسُنادے جو تجھے حکم دیا گیا ہے اور مشرکوں کی پرواہ نہ کر۔ بیشک ہم تیری طرف سے ٹھٹھا
الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ
کرنے والوں کے لیے کافی ہیں۔ جو اللہ کے ساتھ دوسرا خدا مقرر کرتے ہیں سوعنقریب معلوم کرلیں
يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾
گے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تیرا دل اِن باتوں سے تنگ ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں۔
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
سوتُو اپنے ربّ کی تسبیح حمد کے ساتھ کیے جا اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو
حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع
یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾
اللہ کا حکم آن پہنچا تم اس میں جلدی مت کرو وہ لوگوں کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔
يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ
وہ اپنے بندوں سے جس کے پاس چاہتا ہے فرشتوں کو وحی دے کر بھیج دیتا ہے یہ کہ خبردار کردو
اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس مجھ سے ڈرتے رہو۔ اسی نے آسمان اور زمین کو ٹھیک طور
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
پر بنایا ہے وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ اسی نے آدمی کو ایک بوند سے پیدا کیا
نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ
پھر وہ یکایک کھلم کھلا جھگڑنے لگا۔ اور تمہارے واسطے چوپاؤں کو بھی اسی نے بنایا اُن میں تمہارے جاڑے کا بھی
فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ
سامان ہے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے کھاتے بھی ہو۔ اور تمہارے لیے ان میں زینت بھی ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۵ تا ۹۶۔ مُشرکین سے مستقبل میں نمٹ لینے کا تنبیہی ذکر۔

۹۷ تا ۹۹۔ کُفار کی ایذا رسانی پر صبر کرتے ہوئے تسبیح و عبادۃ کے اہتمام کی نصیحت۔

سورۃ النحل

۱۔ طلب عذاب کے جلد بازوں کو جلد خدائی گرفت میں لینے اور مستقبل میں غلبۂ حق کا زوردار اعلان اور خدائی صفت عالیہ کا ذکر۔

۲۔ فرشتوں میں سے بعض کے خاص فرضِ منصبی اور ان کے توحیدی پیغام کا تاکیدی اظہار۔

۳۔ آسمان و زمین کی شاہکار تخلیق میں توحیدی صفت کا اعتقادی ذکر۔

۴۔ مادۂ عام سے انسانی شاہکار تخلیق کا احسانی ذکر اور انسان کے فکری پستی کا مذمتی کا اظہار۔

۵ تا ۸۔ انسانی فوائدِ خاصہ کی بعض عظیم نعمتوں کا سلسلہ وار احسانی بیان۔

تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝٦ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ
جب شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب چرانے لے جاتے ہو۔ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر ان شہروں تک
تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝٧
لے جاتے ہیں کہ جہاں تک تم جان کو تکلیف میں ڈالنے کے سوا نہیں پہنچ سکتے تھے، بیشک تمہارا رب بڑا
وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا
شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے اور وہ
لَا تَعْلَمُونَ ۝٨ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ
چیزیں پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔ اور اللہ تک سیدھی راہ پہنچتی ہے اور بعض ان میں ٹیڑھی بھی ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا
لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ ع ٩/٧
تو تم سب کو سیدھی راہ بھی دکھا دیتا۔ وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لیے پانی نازل کیا اسی میں
شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝١٠ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ
سے پیتے ہو اور اسی سے درخت ہوتے ہیں جن میں چراتے ہو۔ تمہارے واسطے اسی سے کھیتی اور زیتون
وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي
اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے اگاتا ہے بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو
ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝١١ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
غور کرتے ہیں۔ اور رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے، اور اسی کے حکم سے
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں، بے شک اس میں لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝١٢ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا
جو سمجھ رکھتے ہیں۔ اور تمہارے واسطے جو چیزیں زمین میں رنگ برنگ کی پھیلائی ہیں، ان میں ان
أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝١٣ وَهُوَ الَّذِي
لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سوچتے ہیں۔ اور وہ وہی ہے جس نے
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً
دریا کو کام میں لگا دیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اسی سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو، اور تو اس میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٩۔ مادی انعامات کے ضمن میں (روحانی) راہ ہدایت اور فکری گمراہی کی ابتلائی (آزمائشی) تقدیر کا اظہار نیز اجتماعی عدم ہدایت کا حکمتی طرز سے بیان۔

١٠تا١٦۔ انسانیت کے فوائد عمومیہ کے حوالہ سے خدائی احسانات عظیم کا سلسلہ وار ذکر و بیان۔

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

جہازوں کو دیکھتا ہے کہ پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

تاکہ تم شکر کرو۔ اور زمین پر پہاڑوں کے بوجھ ڈال دیئے تاکہ تمہیں لے کر نہ ڈگمگائے اور تمہارے

وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

لیے نہریں اور راستے بنا دیئے تاکہ تم راہ پاؤ۔ اور نشانیاں بنائیں اور ستاروں سے لوگ

يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾

راہ پاتے ہیں۔ پھر کیا جو شخص پیدا کرے اس کے برابر ہے جو کچھ بھی پیدا نہ کرے کیا تم سوچتے نہیں۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور جنہیں اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی

دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ

پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔ وہ تو مردے ہیں جن میں

اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ ع ۲ / ۸

جان نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ تمہارا معبود اکیلا معبود ہے، پھر جو آخرت

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ

پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل نہیں مانتے اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ

ضرور اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ۔

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ

بے شک وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا

رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ

نازل کیا ہے کہتے ہیں پہلے لوگوں کے قصے ہیں۔ تاکہ قیامت کے دن اپنے بوجھ پورے اٹھائیں اور

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۷۔ وحدانیت کی عام فہم دلیل کا سوالیہ طرز سے تنبیہی ذکر۔

۱۸۔ بے شمار خدائی نعمتوں کا احسانی ذکر اور مغفرت و رحمت کے متعلقہ صفتِ الٰہی کا بیان۔

۱۹۔ خدائی احاطہ علمی کا اعتقادی اظہار۔

۲۰ تا ۲۱۔ معبودانِ باطلہ کے حوالے سے تردیدی حقائق کا مشاہداتی ثبوت و ذکر۔

۲۲۔ عقیدہ توحید کا تاکیدی اظہار اور منکرین آخرت کے فکری بگاڑ کا مذمتی ذکر۔

۲۳۔ خدائی صفت خاصہ کا ذکر کرتے ہوئے متکبرین (کے نظریۂ غرور و تکبر) سے اظہارِ نفرت کا ذکر۔

۲۴ تا ۲۵۔ نزولِ حق کو اساطیر الاولین (پہلے لوگوں کی کہانیاں) قرار دینے والوں کے نظریۂ باطل کے اخروی نتائج کا مذمتی اظہار و بیان۔

الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا
کچھ ان کے بوجھ جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے ہیں،خبردار! برا بوجھ ہے جو
ع يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ
اٹھاتے ہیں۔ان سے پہلے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا پھر اللہ نے ان کی عمارت کو جڑوں سے ڈھا دیا
الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ
پھر ان پر اوپر سے چھت گر پڑی اور ان پر عذاب آیا
مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ
جہاں سے انہیں خبر بھی نہ تھی۔ پھر قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا اور کہے گا
اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
میرے شریک کہاں ہیں جن پر تمہیں بڑی ضد تھی جنہیں علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ
الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
بے شک آج کافروں کے لیے رسوائی اور برائی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ فرشتوں نے ان کی ایسی حالت
الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ
میں روح نکالی تھی کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے، پھر وہ صلح کا پیغام بھیجیں گے کہ ہم تو کوئی برا کام نہ
سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ
کرتے تھے کیوں نہیں بے شک اللہ کو تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے۔ سو دوزخ کے دروازوں میں
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ
داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو پس متکبرین کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔اور پرہیزگاروں سے کہا جاتا ہے
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں اچھی چیز جنہوں نے نیکی کی ہے (اُن کے لئے) اس
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ
دنیا میں بھی بہتری ہے اور البتہ آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا کیا
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جو

خلاصہ موضوعات بمطابق آیت نمبر

۲۶۔ نظریہ حق و صداقت کے چالباز مخالفین کو اقوام سابقہ کی عبرتناک ہلاکت و بربادی سے سبق حاصل کرنے کی نصیحت۔

۲۷۔ منکرین حق کی روز محشر ذلت و رسوائی اور باز پرس سمیت طنزیہ تبصرۂ حق کا بیان۔

۲۸۔ کفار کیساتھ موت کے وقت فرشتوں کی سخت ترش رُوئی اور کفار کی ہزار معذرت کے باوجود نفاذ حکم خداوندی کا تنبیہی اظہار۔

۲۹۔ سرکشوں کے لیے داخلہ جہنم کا غضبیہ اظہار۔

۳۰ تا ۳۲۔ منکرین کے برعکس خدا خوفی رکھنے والے مومنین کا نزول حق کے حوالے سے مثبت اعتقادی اظہار پر ان کے لیے دنیوی و اخروی انعامات اور اکرام خاص کا احسانیہ اظہار و بیان۔

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِى ٱللَّهُ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿٣١﴾ ٱلَّذِينَ
چاہیں گے انہیں وہاں ملے گا اللہ پرہیز گاروں کو ایسا ہی بدلہ دے گا۔ جن کی
تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ٱدْخُلُوا۟
جان فرشتے قبض کرتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ پاک ہیں فرشتے کہیں گے تم پر سلامتی ہو
ٱلْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ
بہشت میں داخل ہو جاؤ بسبب اُن کاموں کے جو تم کرتے تھے۔ کیا اب اس کے منتظر ہیں کہ
ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِىَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ
ان پر فرشتے آئیں یا تیرے رب کا حکم آئے اسی طرح اُن سے پہلوں نے بھی کیا تھا
وَمَا ظَلَمَهُمُ ٱللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٣٣﴾
اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے۔
فَأَصَابَهُمْ سَيِّـَٔاتُ مَا عَمِلُوا۟ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا۟ بِهِۦ
پھر انہیں ان کے بد اعمال کے نتیجے مل کر رہے اور جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے
يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا عَبَدْنَا ع ۹ ۱۰
وہی ان پر نازل ہوا۔ اور مشرک کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی چیز کی عبادت نہ کرتے اور
مِن دُونِهِۦ مِن شَىْءٍ نَّحْنُ وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِۦ
نہ ہمارے باپ دادا اور اس کے حکم کے سوا ہم کسی چیز کو حرام نہ
مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى
ٹھہراتے اسی طرح کیا اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے پھر
ٱلرُّسُلِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا
رسولوں کے ذمہ تو صرف صاف پہنچا دینا ہے۔ اور البتہ تحقیق ہم نے ہر امت میں یہ پیغام دے کر
أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى
رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض
ٱللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ ٱلضَّلَٰلَةُ ۚ فَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ
پر گمراہی ثابت ہوئی پس ملک میں پھر کر

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۳۲۔ مومنین کی موت کے وقت اُن سے فرشتوں کا حُسنِ اخلاق اور بشارت آمیز کلام کا ذکرِ خاص۔

۳۳۔ مسلسل مخالفتِ حق پر فرشتوں کی سخت خدائی پیغام کے ساتھ آمد کا تنبیہی اظہار اور ظالمین پر گرفت کے متعلق سنت الٰہیہ (قانون خداوندی) کا بیان۔

۳۴۔ کفریہ کردار کے نتائج بد کا برہی ذکر واظہار۔

۳۵۔ کفار کے مشرکانہ اقوال وافعال پر ان کے شرمناک وذمتی استدلال کا باحوالہ جواب اور انبیاء ورسل کے حقیقی فرضِ منصبی کا ذکر۔

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى
دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ اگر تو انہیں ہدایت پر لانے کی طمع کرے
هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
تو اللہ ہدایت نہیں دیتا اس شخص کو جسے گمراہ کر دے اور نہ ان کے لیے
نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ
کوئی مددگار ہوگا۔ اور اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ نہیں اٹھائے گا اس شخص کو جو مر جائے گا
يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾
ہاں اس نے اپنے ذمہ پکا وعدہ کر لیا ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
تاکہ ان پر ظاہر کر دے وہ بات جس میں یہ جھگڑتے ہیں اور تاکہ کافر معلوم
اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ
کرلیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ ہم جس کام کے کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لیے ہمارا اتنا ہی کہنا
ع لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا
کافی ہے کہ ہم اسے کہہ دیں ہو جا پھر ہو جاتا ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کے واسطے گھر چھوڑا اس کے بعد
نصف ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا تو البتہ ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾
کاش یہ لوگ سمجھ جاتے۔ جو لوگ ثابت قدم رہے اور اپنے رب پر بھروسہ کیا۔
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ
اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی تو انسان ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے سو اگر
الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
تمہیں معلوم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لو۔ ہم نے انہیں معجزات اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور ہم نے
ربع الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾
تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ لوگوں کے لیے واضح کر دے جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ

خلاصہ مفہوم آیات بہ مطابق آیت نمبر

٣٦۔ ہر بڑی قوم میں انبیاء و رسل کی بعثت اور مشترکہ تبلیغ حق کا ذکر کرتے ہوئے نتیجہ کے اعتبار سے مثبت و منفی ردعمل کے اظہار کا بیان، نیز مکذبین حق کو عبرت کی نظر سے ہلاک شدہ منکرین کے نتائج پر غور و فکر کا واعظانہ حکم۔

٣٧۔ ہدایت حق کے حوالے سے آپ ﷺ کی حد سے بڑھی تمنا پر خدائی اٹل فیصلے کا تنبیہی اظہار۔

٣٨۔ کفار کے انکار آخرت کے متعلق متشددانہ نظریۂ باطل کا (سخت لب ولہجہ سے) اعتقادی جواب۔

٣٩۔ وقوعِ قیامت کی ضرورت کا حکمتی طرز خاص سے اظہار و بیان۔

٤٠۔ قیامت کا بھی خدائی قدرت کے کلمۂ کُن سے واقع ہونے کا (اعتقادی) اظہار۔

٤١۔ راہ حق کے مظلوم مسافروں (مہاجرین) کے لیے دنیا و آخرت میں تسلی آمیز وعدہ (بہترین ٹھکانہ عطا کرنے) کا ذکر۔

٤٢۔ فرمانبرداروں کی صفت حسنہ کا توصیفی ذکر۔

٤٣۔ دورِ سابق میں بھی مردانِ خاص کو ہی رسول و نبی بھیجنے کا ذکر اور حقیقت سے آگاہی کے لیے لاعلم لوگوں کو ماہرین علم سے راہنمائی حاصل کرنے کا ناصحانہ بیان۔

٤٤۔ انبیائے سابقین کو نشانیوں سمیت بھیجنے کے بعد آپ ﷺ کو بھی سلسلۂ حق کی وضاحت کے لیے (حتمی طور پر) مبعوث کرنے کا احسانی ذکر۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ
وہ سوچ لیں۔ پس کیا وہ لوگ نڈر ہو گئے ہیں جو بُرے فریب کرتے ہیں اس سے کہ اللہ انہیں زمین میں
اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ
دھنسا دے یا ان پر عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے
فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ
پس وہ عاجز کرنے والے نہیں ہیں۔ یا انہیں ڈرانے کے بعد پکڑے
فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ
پس تحقیق تمہارا رب نہایت ہی شفیق رحم کرنے والا ہے۔ کیا وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھتے
شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ
کہ سائے دائیں اور بائیں طرف جھکے جا رہے ہیں اور نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کو سجدہ کر رہے
دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
ہیں۔ اور جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے جانداروں سے اور فرشتے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے
مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ
ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ وہ اپنے بالا دست رب سے ڈرتے ہیں
رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَقَالَ ع
اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہ بجالاتے ہیں۔
اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ
اللہ نے کہا ہے دو معبود نہ بناؤ وہ ایک ہی معبود ہے پھر مجھ ہی
فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ
سے ڈرو۔ اور اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور عبادت اُسی کی لازم ہے پھر کیا اللہ کے سوا
وَاصِبًا ۚ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ
اوروں سے ڈرتے ہو۔ اور تمہارے پاس جو نعمت بھی ہے سو اللہ کی طرف سے ہے
ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ
پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اُسی سے فریاد کرتے ہو۔ پھر جب تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے تو فوراً

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۵ تا ۴۷۔ منکرین حق پر مختلف صورتوں سے خدائی گرفت کا تنبیہی ذکر و بیان۔

۴۸ تا ۵۰۔ توحید الٰہی کے تکوینی اظہار کے لیے سایہ سے لیکر شجر و حجر سمیت تمام خدائی عظیم مخلوقات کے اظہار عبودیت و اطاعت مطلقہ کا پُر ہیبت ذکر و بیان۔

۵۱۔ شرک کی تردید اور اعتراف توحید کا تاکیدی حکم۔

۵۲۔ دلیلِ توحید اور خدائی قدرت کاملہ کا پرزور بیان۔

۵۳۔ عطائے نعمتِ الٰہی اور مشکل کشائی کے حوالے سے عقیدہ توحید کا حقیقی اظہار و بیان۔

عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝٥٤ لِيَكْفُرُوا بِمَآ

تم میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتی ہے۔ تا کہ جو نعمتیں ہم نے اُنہیں دی

اٰتَيْنٰهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٥٥ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ

تھیں اُن کی ناشکری کریں خیر نفع اُٹھالو آگے چل کر معلوم کرلو گے۔ اور جنہیں وہ جانتے بھی نہیں ان کے لیے

نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۗ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ۝٥٦

ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے ایک حصہ مقرر کرتے ہیں اللہ کی قسم البتہ تم سے ان بہتانوں کی ضرور باز پرس ہوگی۔

وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُونَ ۝٥٧ وَإِذَا

اور اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں اور اس سے پاک ہے اور اپنے لیے جو دل چاہتا ہے۔ اور جب

بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيمٌ ۝٥٨

ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جائے اُس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غمگین ہوتا ہے۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۚ أَيُمْسِكُهٗ عَلٰى

اِس خوشخبری کی بُرائی کے باعث لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے آیا اسے ذلت قبول کر کے رہنے دے یا اُس

هُونٍ أَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝٥٩

کو مٹی میں دفن کر دے دیکھو کیا ہی بُرا فیصلہ کرتے ہیں۔

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ

جو آخرت کو نہیں مانتے اُن کی بُری مثال ہے اور اللہ کی شان سب سے بلند ہے اور وہی زبردست حکمت

الْأَعْلٰى ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٦٠ ع ۷ / ۱۴ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ

والا ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کی بے انصافی پر پکڑ لے تو

مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑے لیکن ایک مدت مقرر تک انہیں مہلت دیتا ہے

فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝٦١

پھر جب ان کا وقت آتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ

اور اللہ کے لیے وہ چیزیں تجویز کرتے ہیں جنہیں آپ بھی پسند نہیں کرتے اور زبان کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں کہ آخرت کی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۵۴۔ مشکل کشائی کے باوجود اپنے رب سے اظہار شرک کے کافرانہ ذہنیت کی پرزور مذمت۔

۵۵۔ کفرانِ نعمت پر خدائی گرفت کی سخت وارننگ (تنبیہ)

۵۶ تا ۵۷۔ کفار کی مشرکانہ حرکات مذمومہ پر سخت خدائی باز پرس کا برہمی اظہار۔

۵۸ تا ۶۰۔ مشرکین کی جاہلانہ فکری پستی پر مذمت آمیز برہمی کا اظہار اور خدائی صفتِ اعلیٰ کا بیان۔

۶۱۔ فوری خدائی گرفت کی صورت میں نتیجہ و نقصان کا ذکر اور مقررہ و محدود مدت تک مہلت دینے کے حوالہ سے خدائی تکوینی فیصلے کا تاکیدی و تنبیہی بیان۔

لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ

بھلائی انہیں کے لیے ہے اس میں شک نہیں کہ ان کے لیے آگ ہے اور بے شک وہ سب سے پہلے دوزخ میں بھیجے جائیں گے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

اللہ کی قسم! ہم نے تجھ سے پہلے بھی قوموں میں رسول بھیجے تھے پھر شیطان نے لوگوں کو اُن کی بدعملیاں

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

اچھی کر دکھائیں سو آج بھی اُن کا وہی دوست ہے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے

الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً

اسی لیے تجھ پر کتاب اُتاری ہے کہ تُو انہیں وہ چیز کھول کر سنا دے جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں اور

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ اللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ

ایمانداروں کے لیے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔ اور اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اس سے مُردہ

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ ع ٨ ٥ ١٤

زمین کو زندہ کر دیا اِس میں اُن لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سنتے ہیں۔

وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْ

اور بیشک تمہارے لیے چارپایوں میں سوچنے کی جگہ ہے ہم ان کے جسم سے خون اور گوبر کے درمیان

بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَ مِنْ

خالص دودھ پیدا کر دیتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔

ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا

اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے نشہ اور اچھی غذا بھی بناتے ہو

حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اَوْحٰى رَبُّكَ

اس میں لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سمجھتے ہیں۔ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں میں

اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ

اور درختوں میں اور اُن چھتوں میں گھر بنائے جو اُس

مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ۙ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ

کے لیے بناتے ہیں۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے کھا پھر اپنے رب کی تجویز کردہ آسان راہوں پر چل ان

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٦٢۔ کفار کی مشرکانہ حرکات قبیحہ کے باوجود اپنے متعلق خوش فہمی کی جاہلانہ پست فکری کی مذمت اور اس پر خدائی ناراضگی کا غضبیہ اظہار۔

٦٣۔ انبیاء ورسل کی تکذیبی شیطانی روش کے قدیمی طرزِ فکر کا مذمتی اظہار اور اِس باغیانہ ذہنیت کے اخروی نتائج کا غضبناک اظہار۔

٦٤۔ نزولِ قرآن کی غرضِ خاص اور صفات (قرآن) کا بیان۔

٦٥۔ نزول رحمت (قرآن) کے احسانی اظہار کے بعد ضروریاتِ انسانی کے متعلقہ نزولِ رحمت (آسمان سے بارش برسا کر بنجر زمین کو سیراب کرنا وغیرہ) کا احسانی ذکر و بیان۔

٦٦ تا ٦٩۔ انسانی فوائد کی حامل شاہکار خدائی قدرتوں کا سبق آموز طرز سے انعامی واحسانی اظہار و بیان۔

رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ

کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے بے شک

شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۶۹ وَاللّٰهُ

اِس میں اُن لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سوچتے ہیں۔ اور اللہ نے

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں مارتا ہے اور کوئی تم میں سے نکمی عمر تک پہنچایا جاتا ہے جو سمجھدار ہونے کے

ع ۹ ۱۵ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَـيْــــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝۷۰ وَاللّٰهُ

بعد نادان ہو جاتا ہے بے شک اللہ جاننے والا قدرت والا ہے۔ اور اللہ

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا

نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں فضیلت دی پھر جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے حصہ کا مال

بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ

اپنے غلاموں کو دینے والے نہیں کہ وہ اِس میں برابر ہوجائیں

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝۷۱ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

پھر کیا اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔ اور اللہ نے تمہارے واسطے تمہاری ہی قسم سے عورتیں پیدا کیں اور

اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّ

تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے دیئے اور تمہیں کھانے کے لیے

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ

اچھی چیزیں دیں پھر کیا جھوٹی باتیں تو مان لیتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝۷۲ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ

انکار کرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا اُن کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے انہیں رزق

لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَـيْـــًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝۷۳

پہنچانے میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ رکھ سکتے ہیں۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

پس اللہ کے لیے مثالیں نہ گھڑو بیشک اللہ جانتا ہے اور تم

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۷۰۔ انسانی زندگی کے مختلف ادوار (مراحل) کے عبرت آمیز اظہار سے غور وفکر کا دعوتی اسلوب سے بیان۔

۷۱۔ مراحل زندگی کی طرح عطائے رزق میں درجاتی تقسیم کا ذکر اور انسان کی معاشی تنگ نظری کا شکایاتی اظہار۔

۷۲۔ انسان پر رزق اور اولاد کے حوالہ سے عطیات (انعامات) خداوندی کا احسانی اظہار اور کفار کی پست فکری کا تنبیہی سوالیہ طرز سے مذمتی ذکر۔

۷۳۔ معبودان باطلہ کی عبادت کا استدلالی رد (جو کسی بھی شے کی قدرت نہیں رکھتے ان کی عبادت کرتے ہو؟)

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى
نہیں جانتے۔ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ایک غلام ہے کسی دوسرے کی ملک میں جو کسی چیز کا اختیار
شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا
نہیں رکھتا اور ایک دوسرا آدمی ہے جسے ہم نے اچھی روزی دے رکھی ہے اور وہ ظاہر اور پوشیدہ اُسے
وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾
خرچ کرتا ہے کیا دونوں برابر ہیں سب تعریف اللہ کے لیے ہے مگر اکثر ان میں سے نہیں جانتے۔
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
اور اللہ ایک اور مثال دو آدمیوں کی بیان فرماتا ہے ایک اُن میں سے گونگا ہے کچھ بھی نہیں کر سکتا اپنے
شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ
آقا پر بھی بوجھ ہے جہاں کہیں اسے بھیجے اس سے کوئی خوبی کی بات بن نہ آئے کیا یہ اور وہ برابر ہے
هَلْ يَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ
جو لوگوں کو انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ خود بھی سیدھے راستے پر
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ ع وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ ع ۱۰ ۱۶
قائم ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں تو اللہ ہی کو معلوم ہیں اور قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے
السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
جیسا آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی قریب تر بے شک اللہ ہر
كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا تم کسی چیز کو نہ
لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ
جانتے تھے اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیے تاکہ تم
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ
شکر کرو۔ کیا پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ آسمان کی فضا میں تھمے ہوئے ہیں انہیں اللہ کے سوا کون تھامے
السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
ہوئے ہے بے شک اس میں بھی ایمانداروں کے لیے بڑی

خلاصہ مفہوم آیات، مطابق آیت نمبر

۷۴۔ شرکیہ نظریہ کے ثبوت کے لیے اہل باطل کی خود ساختہ مثال پر سخت خدائی تنبیہ کا ذکر۔

۷۵تا۷۶۔ کفار کی خود ساختہ مثال کے رد میں دو ایسی خدائی مثالوں کا مشاہداتی طرز فکر سے بیان (جو معاشرتی عدم مساوات کے غیر منصفانہ طرز عمل کی عکاس ہیں۔ جن سے خدا اور بندہ کے مابین تعلق کے متعلق باطل پست فکری کا کھل کرندمتی اظہار واضح ہو جاتا ہے)

۷۷۔ خدائی صفت خاصہ کے پس منظر میں وقوع قیامت کے متعلق قدرت الہیہ کا تشبیہ خاص سے زوردار بیان۔

۷۸۔ انسان کو عطا کی جانے والی عظیم نعمتوں کا احسانی اظہار اور اکثرتی لوگوں کے بے قدری کا شکایاتی ذکر۔

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

نشانیاں ہیں۔ اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے آرام کی جگہ بنایا ہے اور تمہارے لیے

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

چارپایوں کی کھالوں سے خیمے بنائے جنہیں تم اپنے سفر اور قیام کے دن ہلکے پاتے ہو اور بھیڑوں کی

وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ

اون سے اونٹوں کی روؤں سے اور بکریوں کے بالوں سے کتنے ہی سامان اور مفید چیزیں وقتِ مقرر

اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا

تک کے لیے بنا دیں۔ اور اللہ نے تمہارے لیے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے سائے بنا دیئے اور

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

تمہارے لیے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنادیں اور تمہارے لئے کُرتے بنادیئے جو تمہیں گرمی سے

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

بچاتے ہیں اور زرہیں جو تمہیں لڑائی میں بچاتی ہیں اسی طرح اللہ اپنا احسان تم پر پورا کرتا ہے تا کہ تم

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

فرمانبردار ہو جاؤ۔ پھر بھی اگر نہ مانیں تو تم پر صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہی ہے۔ وہ اللہ کی نعمتیں

الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ

پہچانتے ہیں پھر منکر ہو جاتے ہیں اور اکثر ان میں سے

ع ١٢ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا

ناشکر گزار ہیں اور جس دن ہم ہر قوم میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر نہ کافروں کو اجازت دی

يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ

جائے گی اور نہ اُن کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ اور جب ظالم عذاب دیکھیں گے پھر

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾

نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مُہلت دی جائے گی

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا

اور جب مشرک اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب! یہی ہمارے شریک ہیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٧٩۔ خدائی قدرت کے ایک اور شاندار مظاہرہ کا مشاہداتی ذکر (اور دعوت فکر)

٨٠تا٨١۔ انسانی ضروریات اور حاجات کے متعلقہ خدائی انعامات عظیم کا احسانی بیان۔

٨٢تا٨٣۔ تمام تر خدائی مظاہر قدرت اور احسانات کے مشاہدہ پر بھی قبول حق سے انکار کرنے اور کفران نعمت کے مجرموں کو اُنکے اپنے حال پر چھوڑ دینے کا ناصحانہ ذکر۔

٨٤تا٨٥۔ روز محشر انسانوں کے خلاف گواہی، اہل کفر کی بے بسی اور ان کے معذرتی اظہار کی عدم قبولیت نیز بلاتخفیف سخت خدائی عذاب کا تنبیہی ذکر و بیان۔

الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ
جنہیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے پھر وہ انہیں جواب دیں گے کہ تم سراسر
لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ الربع
جھوٹے ہو۔اور وہ اس دن اللہ کے سامنے سر جھکا دیں گے اور بھول جائیں گے وہ
مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ
جو جھوٹ بناتے ہیں۔ جو لوگ منکر ہوئے اور اللہ کی راہ سے روکتے رہے ہم اُن پر عذاب پر عذاب
اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾
بڑھاتے جائیں گے بسبب اس کے کہ وہ فساد کرتے تھے۔
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ
اور جس دن ہر ایک گروہ میں سے ان پر انہیں میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے اُن پر گواہ
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
بنائیں گے اور ہم نے تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کا کافی بیان ہے اور وہ
تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ ع ۱۲ ۱۸
مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ
بیشک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی اور
وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم
تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا
سمجھو۔ اور اللہ کا عہد پورا کرو جب آپس میں عہد کرو اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد نہ توڑو
الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ
حالانکہ تم نے اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنایا ہے بیشک اللہ جانتا ہے
إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا
جو تم کرتے ہو۔اور اُس عورت جیسے نہ بنو جو اپنا سوت محنت کے بعد کات کر توڑ ڈالے کہ تم اپنی قسموں کو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۸۶۔ روزِ محشر کفار کے اپنے شرکاء کے خلاف بارگاہ خداوندی میں استغاثہ جواب میں معبودانِ باطلہ کے تکذیبی اظہارِ حقیقت کا بیان۔

۸۷۔ بعد از مشاہدۂ عذاب معذرت کی عدم قبولیت اور اس پر اہلِ باطل کی بے بسی کا حسرتی ذکر۔

۸۸۔ اہل کفر کے مفسدانہ روش پر آخرت میں سخت ردِ عمل دینے کا (دوگنا عذاب کی صورت میں) غضبیہ اظہار۔

۸۹۔ روزِ قیامت انسانوں کے خلاف انفرادی اور اجتماعی شہادت خاص کا مکرر تنبیہی ذکر، نزولِ کتاب اور خاتم النبیین ﷺ پر کتابِ خاص کے نزول کا صفاتی واحسانی بیان۔

۹۰ تا ۹۱۔ نزولِ کتابِ خاص کے پس منظر میں جامع خدائی احکام کا تاکیدی اظہار و بیان۔

جامعیتِ قرآن کی ہمہ جہتی حقیقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ نحل آیت نمبر ۸۹)

یوں تو ہم سب مسلمان بحمد اللہ قرآن مقدس کی عظمت و تقدس اور احترام کے حوالے سے پُر جوش عقیدت و محبت کا نہ صرف اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ (اپنی تمام عملی کمزوریوں کے باوجود بھی) اس کے حوالہ سے کسی بھی (خدانخواستہ) ادنیٰ بے حرمتی یا تکذیب پر پورے ایمانی جذبے کے ساتھ نوٹس لیتے رہتے ہیں۔ (یہ جوشِ عقیدت و اظہارِ محبت بھی غنیمت ہے) تاہم پوری زندگی اس کتاب اللہ کی تلاوت کرنے یا ہر طرح کے ادب و احترام کے باوصف بھی ہم اسکے فکری و عملی تقاضوں کو سمجھ نہیں پاتے۔ یہ آخری کتابِ ہدایت ہے۔ جس کی جامعیت کے حوالہ سے خود کلامِ الٰہی میں اسکا شاندار (بلکہ انتہائی جاندار) طرز سے تعارف کرایا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے ترجمہ: ''اور بیان ہے ہر چیز کا اور ہدایت و رحمت (ہے) ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں'' (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۱۱) یعنی یہ قرآن تفصیل ہے ہر چیز کی مراد یہ ہے کہ قرآن کریم میں ہر اس چیز کی تفصیل ہے جس کی دین میں انسان کو ضرورت ہے۔ عبادات، معاملات، اخلاق، معاشرہ، حکومت، سیاست وغیرہ انسانی زندگی کے ہر انفرادی یا اجتماعی حال سے متعلق احکام و ہدایت اس میں موجود ہے۔ دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ: ''اور ہم نے تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کا کافی بیان ہے اور وہ مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت اور خوشخبری ہے'' (سورۃ النحل آیت نمبر ۸۹)۔ اس میں کتاب یعنی قرآن کو ہر چیز کا بیان فرمایا گیا ہے۔ مراد اس سے دین کی سب چیزیں اور باتیں ہیں۔ کیونکہ وحی و نبوت کا مقصد انہی چیزوں کے متعلق ہے۔ اس لیے معاشی فنون اور انکے مسائل کو قرآن میں ڈھونڈنا ہی غلط ہے۔ اگر کہیں کوئی ضمنی اشارہ آجائے تو وہ اسکے منافی نہیں۔ رہا یہ سوال کہ قرآن کریم میں دین کے بھی تو سب مسائل مذکور نہیں تو تبیاناً لِکُلِّ شَیْءٍ کہنا کیسے درست ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں اصول تو تمام مسائل کے موجود ہیں۔ انہی کی روشنی میں احادیث رسول اللہ ﷺ ان مسائل کو بیان کرتی ہیں۔ اور کچھ تفصیلات کو اجماع و قیاس شرعی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ احادیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اجماع و قیاس سے جو مسائل نکلے ہیں وہ بھی ایک حیثیت سے قرآن ہی کے بیان کیے ہوئے ہیں۔ دونوں آیات میں اپنے مخصوص موضوع (جامعیتِ کتاب اللہ) کے متعلق مختصر جامع توضیح (از معارف القرآن) نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دورانِ تدریس و بیان ہم ایسے قابلِ تفسیر مقامات پر سرسری انداز سے اگلے موضوع کی طرف منتقل ہونے میں جلدی دکھاتے ہیں۔ حالانکہ یہ عنوان (جامعیتِ قرآن کریم) ہر دور میں ایک چیلنج کے درجے میں لیا گیا ہے۔ دشمنانِ دین ہماری (اُمتِ مسلمہ) کی اس حالتِ زار پر اندر سے خوشی کے شادیانے بجاتے ہونگے کہ مسلمانوں کی اکثریت کو خود سے قرآن کریم کے مفہوم اور اسکے فکری و عملی تقاضوں کا کچھ پتہ نہیں۔ جتنا وہ (مسلمان) جوشِ عقیدت سے اس کے ساتھ زبانی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر انہیں اپنی اس کتاب کی حقیقی جامعیت (وحقائق) کی خبر لگ جائے تو دنیا میں کسی بھی باطل قوت یا باطل نظام کو زیر کرنے میں ہر طرح کی اپنی توانائیاں صرف کردیں، کسی بھی باطل طاقت وحکومت کی بالادستی کبھی قبول نہ کریں۔ افسوس کہ ہماری دانستہ (یا شاید نادانستہ) فکری کوتاہی کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کا قرآن کریم سے تعلق ورشتۂ محبت نظریاتی کی بجائے جذباتی حد تک دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ ہم مسلمانوں کو قرآن وسنت سے فقط جذباتی حد تک ہی لگاؤ نہیں رکھنا بلکہ بڑھ کر اس کے آفاقی نظامِ حیات کو خود پر بھی لاگو کرنا ہے۔ اور سارے باطل نظاموں کے بالمقابل اسکی جامعیت وحقانیت کا لوہا بھی منوانا ہے۔ غلبۂ حق کی نظریاتی و عملی جدوجہد خود خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جُملہ صحابہ کرام (بالخصوص خلفائے راشدین) کی سنتِ حسنہ ہے۔ جس کی اتباع فقط اُسی دور کے مسلمانوں پر لازم نہ تھی۔ بلکہ اس کی آفاقی تعلیمات و نظامِ برحق تا قیامت ساری انسانیت کے لیے باعثِ رحمت و ہدایت بنائی گئی ہیں۔ (یہ الگ بات ہے کہ خدانخواستہ فجار و کفار اس کی برکاتِ صالحہ و استفادے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ (اعاذنا اللہ) ہر دور میں اُمتِ مسلمہ کے رہبرانِ حق و مصلحین کی یہ اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنِ کریم کے حوالہ سے امت کے سامنے اُسکی آفاقی تعلیمات و دستور العمل کی صداقتِ حقانیت اور بقیہ سارے باطل نظاموں کے بالمقابل اسکی جامع حقائق پر مبنی نظریاتی برتری کی اشاعت کریں، اس حوالہ سے ہر دور کے اہلِ حق مفسرین عظام، محدثین کرام اور فقہائے امت کو دینِ برحق کی (اپنے جامع صفات سمیت)

حفاظت کے لیے ہمہ جہتی جہد و کوشش پیش نظر رکھنے اور اگلی علمی وفکری نسلوں تک اس کی (اسی جذبۂ جامعیت وصداقت کیساتھ) رسائی و اشاعت کو یقینی بنانے کی اشد ضرورت ہے (اور تاقیامت رہے گی) ہر دور کے علمی خدمات (دینیہ) سے وابستہ اکابرو اسلاف کی حفاظتِ دین کے حوالہ سے ان کی فکری وتحریکی کاوشوں کی تاریخ اس حقیقت کی غمازی کرتی ہے کہ انہوں نے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق (نظریہ ضرورت ہی سمجھ لیں) قران وسنت کے حوالے سے تمام تر اعتراضات، اشکالات اور چیلنجز کا نہ صرف نوٹس لیا بلکہ ہر طرح سے (وقت کے تقاضوں کے مطابق) انہیں لاجواب کیا۔ ہر دور کی طرح آج بھی ضروری ہے کہ اکابرو اسلاف کی تقلیدِ حسنہ کرتے ہوئے دینِ اسلام پر باطل فکر قوتوں کے نظریاتی وعملی بالادستی کے پسِ منظر میں اُٹھائے گئے چیلنجز اور فتنوں کا سنجیدہ فکری کے ساتھ جامع طرز سے جواب دیا جائے۔ افسوس کیساتھ اس اعترافی حقیقت کا ادراک کرنا پڑے گا کہ ہم قرآن وسنت کی حفاظت کا فریضہ اپنے اکابرو اسلاف (مفسرین، محدثین، فقہاءاور صلحائے امت) کے جذبہ فکر سے کیوں نہیں نبھا رہے۔ خصوصاً قرآن و سنت کے حوالہ سے اسکی جامع حیثیت کو نمایاں واجاگر کرنے میں ہم کیوں پیچھے رہ رہے ہیں؟ اہلِ علم پر یہ امر مخفی نہ ہے کہ محدثین عظام کی جمع کردہ احادیث کے ابواب کو جمع کرلیا جائے تو (مشترکہ ابواب و احادیث کے تکرار کو حذف کر کے بھی) ان کی مجموعی تعداد ہزاروں (ابواب) میں شمار کی جاسکتی ہے اور پھر فقہائے کرام نے ان احادیث کی تشریح میں جو استنباطی نقطۂ نظر سے توضیحی عنوانات قائم کیے ہیں۔ ان کو بھی شمار کیا جائے تو تعدادِ ابواب کہاں جا کر ٹھہرے گی؟ سب تشریحات وتوضیحات کا اصل ماخذ تو قرآن مقدس ہی ہے۔ (گویا احادیث وسنت اور فقہ کے تمام تر ابواب قرآن کریم کی توضیح وتشریح اور تفصیلی وضاحت کے آئینہ دار ہیں) اس امر کی حقیقت اور جامعیت کا علم عوام الناس کی اکثریت کو ہے ہی نہیں جبکہ خواص (نئی نسل کے علماء وطلباء) کو بھی اس کا مکمل ادراک نہیں (حالانکہ ہونا چاہیے) ضرورت ہے (اور تسلسل کے ساتھ ہمیشہ یہ ضرور رہے گی) کہ علمی درسگاہوں (دانشگاہوں) میں ہر آنے والی علمی نسل کو قران وسنت کی جامعیت اور تمام تر باطل مذاہب ونظاموں پر اس کی نظریاتی برتری کو ہر دور میں علمی استدلال اور حقائقِ واقعیہ کی روشنی میں (سنجیدہ فکری کے ساتھ) بیان کیا جاتا رہے۔ قرآن کی جامعیت کو سمجھنا ہے تو کم ازکم

اسکے صفاتی ناموں کو ہی غور سے پڑھ اور سمجھ لیا جائے وہ سراسر نورِ مبین ہے ﴿وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾ وہ ہدایت و رحمت ہے۔ خود قرآنِ مقدس میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی مختلف صفاتی خاصیتوں کا تعارف کروایا ہے۔ مفسرین نے اس حوالے سے قرآن کریم کے مختلف اسماء تحریر فرمائے ہیں جو اس کی عظمت و جامعیت سے امتِ مسلمہ کو آگہی، باطل قوتوں کے پیدا کردہ نئے نئے فتنوں کا بہترین علاج و جواب کہا جاسکتا ہے۔ کم از کم ہر دور کے اہلِ علم کو اس مذکورہ حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ (تبھی وہ آگے نئی نسل کو اپنے اس حقیقت آمیز نظریاتی ورثے سے آگاہ کر سکتے ہیں) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور اگلی علمی نسلوں کو اپنے اس عظیم نظریاتی و جامع علمی میراث (قرآن وسنت اور فقہ) کو سلامتیٔ فکر کے ساتھ محفوظ رکھنے اور اسکی اشاعت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اس حوالہ سے ہمارے اکابر و اسلاف نے جتنی بھی اب تک کاوش کی۔ اللہ پاک اس کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے (اللہ کرے اس مُرتب خلاصہ و مضامین (العبد الضعیف محمد زاہد انور) کی یہ معمولی سی صدا و حقیر کاوش بھی دائماً صدقہ جاریہ کے طور پر قبول ہو جائے (آمین یا رحمن یا رحیم)!

مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ

آپس میں فساد کا ذریعہ بنانے لگو محض اس لیے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ جائے اللہ اس میں

تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

تمہاری آزمائش کرتا ہے اور جس چیز میں تم اختلاف کرتے ہو اللہ اسے

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

ضرور قیامت کے دن ظاہر کر دے گا اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ

ایک ہی جماعت بنا دیتا اور لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا

دیتا ہے اور البتہ تم سے پوچھا جائے گا کہ کیا کرتے تھے ۔ اور تم اپنی

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا

قسموں کو آپس میں فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کبھی قدم جمنے کے بعد پھسل نہ جائے پھر تمہیں اس سبب سے کہ تم

السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

نے راہِ خدا سے روکا تکلیف اٹھانی پڑے اور تمہیں بڑا عذاب ہو۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اور اللہ کے عہد کو تھوڑے سے داموں پر نہ بیچو جو کچھ اللہ کے ہاں ہے

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا

وہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ جو تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے

عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا

کبھی ختم نہ ہو گا اور ہم صبر کرنے والوں کو اُن کے اچھے کاموں کا جو کرتے تھے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

ضرور بدلہ دیں گے۔ جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور ان کا حق انہیں بدلے میں دیں گے اُن کے اچھے کاموں کے عوض میں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۲۔ عہد شکنی سے ممانعت کا مثالیاتی طرز سے ناصحانہ وتنبیہی بیان۔

۹۳۔ انسانوں کی اجتماعی ہدایت کے حوالہ سے خواہشاتی فکر کی اصلاح اور خدائی فلسفہ ہدایت وضلالت کا حکیمانہ اسلوب سے اظہار۔

۹۴۔ بدعہدی کی معاشرتی قباحت اور راہ حق میں رکاوٹ پر سخت عذاب کا بھی ذکر۔

۹۵۔ خدائی قسموں کے ذریعہ معمولی مفادات کے حصول پر سخت ناگواری اور اس کے برعکس اطاعتِ حکمِ الٰہی پر نتیجتاً انعام کا بیان۔

۹۶۔ مادی چیزوں کی فنا اور اعمال خیر کے احسن نتائج کی بقا نیز اطاعت شعار لوگوں کی مستقل مزاجی سے کیے گئے اعمال حسنہ پر عطائے جزا کے وعدہ الٰہی کا ذکر و بیان۔

يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

جو کرتے تھے۔ سو جب تُو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے۔

الرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ

اُس کا زور اُن پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ

پھر بھروسہ کرتے ہیں۔ اُس کا زور تو اُنہیں پر ہے جو اُسے دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے

هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ع ١٣ ١٩

ساتھ شریک مانتے ہیں۔ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری بدلتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾

اُتارتا ہے تو کہتے ہیں کہ تو بنالاتا ہے یہ بات نہیں لیکن اکثر ان میں سے نہیں سمجھتے۔

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ

تو کہہ دے اسے تیرے رب کی طرف سے پاک فرشتے نے سچائی کے ساتھ اُتارا ہے تاکہ ایمان والوں

آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ

کے دل جما دے اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ اور ہمیں خوب معلوم ہے وہ کہتے

يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ

ہیں اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے حالانکہ جس کی طرف نسبت کرتے ہیں اُس کی زبان

أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ ﴿١٠٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ کی باتوں پر یقین نہیں

بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ إِنَّمَا

اللہ بھی انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے۔

يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ

جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں جنہیں اللہ کی باتوں پر یقین نہیں اور وہی

هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ

لوگ جھوٹے ہیں۔ جو کوئی ایمان لانے کے بعد اللہ سے منکر ہوا مگر

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٩٧۔ ہر مومن صالح مرد و عورت کو عطیات خاصہ سے نوازنے کا خدائی وعدہ۔

٩٨۔ اطاعت شعار بندوں کو قرآنی تلاوت کے آداب پیش نظر رکھنے کا حکم۔

٩٩ تا ١٠٠۔ خدا کے مقرب بندوں پر شیطانی زور کی نفی اور مشرکانہ شیطانی اعمال کو پسند کرنے والوں پر اس کے غلبہ ناحق کا حقیقت آمیز اظہار۔

١٠١۔ نسخ احکام کے متعلق حکمتِ خداوندی سے لاعلم لوگوں کے منفی ردعمل کا مذمتی ذکر۔

١٠٢۔ تصدیقِ قرآن کے خصوصی حوالہ کے پس منظر میں اس کے نزولی مقصد خاص کا اظہار۔

١٠٣۔ وحی الٰہی کے حوالہ سے مشرکین کی جاہلانہ فکرِ باطل کے اظہار کا مذمتی ذکر۔

١٠٤۔ مسلسل انکارِ حق کے باعث خدائی تکوینی فیصلے کا غضبناک اظہار۔

١٠٥۔ وحی الٰہی کے منکرین کو اصل مفتری (جھوٹ گھڑنے والے) قرار دینے کا اظہارِ حقیقت۔

اطمینان قلب اور حیاتِ طیبہ کا مفہوم

(زیر مطالعہ سورۃ النحل آیت نمبر ۹۷)

انسان کی انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، تقریباً ہر شخص مسائل اور الجھنوں کا شکار نظر آتا ہے۔ بظاہر ہونا یہ چاہیے کہ ایسا دولتمند انسان جس کے پاس ہر طرح کی راحت وسکون کے وسائل دستیاب ہوں، گھر بار، اہل وعیال تک کو کسی طرح مالی مسائل کا سامنا نہ ہو، بلکہ فراوانی اور ہر طرف ہریالی کے مناظر پیش نظر ہوں تو ایسا انسان خوشی کے شادیانے بجاتا نظر آئے اور ہر طرح سے اطمینان قلبی کے ساتھ سکھ کی نیند سوتا دکھائی دے، دوسری طرف غریب وفقیر مالی طور پر تنگدست وکمزور کوئی لمحہ پرسکون نہ گذار سکے اور کچھ بھی نہ ہو تو ایسا انسان کبھی چین کی نیند نہ سو سکے تاہم ماجرا دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ عام طور پر دولت مند اور ہر طرح کے وسائل سے لیس امیر لوگ زیادہ پریشان دکھائی دیتے ہیں۔ نیند آور گولیاں استعمال کر کے مشکل سے سو پاتے ہیں، بلکہ نجی زندگی میں اس حد تک دکھی ہوتے ہیں کہ یہی وسائل دولت الٹا روگِ جان بن کر انہیں موت کے منہ میں دھکیل دینے کا باعث بن جاتے ہیں۔اس کے برعکس غریب وفقیر اور مزدور لوگوں کے چہروں پر اطمینان وسکون دیکھا ہی نہیں پڑھا بھی جاسکتا ہے،(حالانکہ ایسے لوگوں کے پاس ظاہری وسائلِ اطمینان دستیاب نہیں ہوتے)اس متضاد مشاہدہ کے پس منظر کا جائزہ لینا اس واسطے بھی ضروری ہے کہ اس سے وابستہ کئی دیگر اٹھنے والے سوالات کا جواب اسی (جائزہ) میں مضمر ہے،عوام الناس میں یہ تاثر عام ہے کہ اللہ کے نیک بندوں پر دنیا کی ہر نعمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، کیونکہ ان پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں تو جو اللہ کا ہوجاتا ہے اللہ بھی اس کے ہو جاتے ہیں (اگرچہ مشہور مقولہ من کان للہ کان لہ میں اس کا ظاہری مفہوم موجود ہے) تاہم سردست ہمارے سامنے قرآن کریم کی دو آیات کا وہ مفہوم جو بظاہر عوامی تاثر کی تائید کرتا ہے۔ اس کی حقیقت کے حوالہ سے کچھ آگہی وشعور سے باخبر کرنا ہے۔پہلے اطمینان قلب اور جسمانی راحت وسکون کا فرق سمجھ لینا چاہیے، دنیوی وسائل کی فراوانی اور آسائشات (اقتدار وعزت وغیرہ) انسان کے لیے جسمانی راحت وسکون کا سبب بنتے ہیں، جبکہ اطمینان قلب کے لیے روحانی اسباب

کا حصول ضروری ہے جو ذکر اللہ کی تمام اقسام ،تلاوتِ قرآن ، عبادتِ الٰہی ،اور ہمہ قسم کی دینی خدمات میں انہماک وغیرہ پر مشتمل ہیں ،دنیوی وسائل واسباب کی کثرت سے انسان میں ہوس اور حرص بڑھتی جاتی ہے، جو قلبی اطمینان کی بجائے عموماً بے چینی اور اضطراب کا باعث بنتی رہتی ہے، اس کے برعکس اپنے دلوں کو یادِ الٰہی سے منور کرنے والے لوگوں (خواہ غریب ،فقیر اور مزدور پیشہ لوگ ہی کیوں نہ ہوں) کے دلوں میں باطنی سکون حاصل ہوتا رہتا ہے۔ ذکر الٰہی اور عبادت سے ظاہری اضطراب اور وحشت کو قلبی راحت وسکون میں بدلنے میں آسانی پیدا ہوتی رہتی ہے، لیکن دنیا میں نیک وصالح اور برگزیدہ بزرگوں (حق پرست اور صاحب عزیمت لوگوں) میں فقر وفاقہ ، مختلف امراض ومصائب اور تکالیف کا پیش آنا کوئی معاذ اللہ خدائی نارضگی یا گرفت کے باعث نہیں ہوتا، بلکہ آخرت میں (یہ سب کچھ)ان کے بلند تر درجات کا سبب بنے گا قرآن مقدس میں اللہ کے برگزیدہ انبیاء ورسل اور صلحاء کو سخت ترین مصائب وحالات (کے مسلسل واقعات) کا ذکر موجود ہے(اس سے زیادہ صداقت کی کونسی تاریخ کہی جاسکتی ہے) وہ جسمانی طور پر زخم خوردہ، یا مختلف مصائب میں مبتلا دیکھے گئے، لیکن یہ ضمیر قلب کا سکون واطمینان تھا کہ وہ ہر مرحلہ پر پہلے سے زیادہ (نظریاتی طور پر) اولوالعزم نظر آتے تھے۔عقیدہ حق اور صالح فکر وعمل میں کسی ایک قدم پر انہوں نے شکستہ دلی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ یہ ہے ذکر الٰہی اور تعلق ومحبت الٰہی کا ثمرہ صالحہ جس کے نتائج (فکروعمل) میں رسوخ فی العزیمت کا بلند تر مقام حاصل ہوتا ہے، جو تمام تر جسمانی مصائب، حوادثات کے باوجود بھی قلبی اطمینان وسکون میں کمی آنے کی بجائے روحانی اضافے کا باعث بنتا ہے، یہی وہ اصل نکتہ ہے جس کو عوام الناس اور دنیا دار لوگ سمجھ نہیں پاتے اور اہل حق کو پیش آنے والی تکالیف پر منفی تبصرے کرتے دکھائی دیتے ہیں۔دنیوی وسائل کی فراوانی اور آسائشات وسہولیات کو رحمت الٰہیہ وکرم خداوندی کا نتیجہ سمجھنے لگتے ہیں (جبکہ فقر وفاقہ، امراض ومصائب کو خدائی ناراضگی اور گرفت کا نتیجہ سمجھتے ہیں)۔دوسری طرف اعمال صالحہ اور اطاعتِ الٰہیہ کے نتیجہ میں جس حیاتِ طیبہ کے عطا کیے جانے کا وعدہ مذکور ہے(ترجمہ جو بھی مرد ہو یا عورت اچھے عمل کرے گا ہم اسے حیاتِ طیبہ (بہتر زندگی) دیں گے (سورۃ النحل آیت نمبر ۹۷) اس کے مفہوم میں مختلف علمی توجیہات منقول ہیں عام فہم انداز میں تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی

طرف سے قانون عطائے رحمت کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ ہر مرد و عورت کو نیکی کے بدلے آخرت میں حیاتِ طیبہ اور اجر وثواب دیا جائیگا (گویا اس میں جنسی امتیازی فرق کا لحاظ نہیں کیا جائیگا) تاہم حیاتِ طیبہ کے مفہوم کے حوالہ سے مختلف تشریحی اقوال مفسرین کے ہاں نقل کیے گئے ہیں۔ ایک مفہوم تو بیان ہو چکا بعض کے نزدیک طاعات (نیکیوں) کی توفیق عطا ہونا مراد ہے جو اللہ کی رضا مندی کا ذریعہ بنتی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے جنت مراد ہے۔ صاحب معالم العرفان (صفحہ ۶۷۷) کے بقول پاکیزہ زندگی سے مراد یہ ہے کہ انسان کو رزق حلال اور قناعت نصیب ہو مسلم شریف کی رویت میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: **قد أفلح من أسلم ورزق كفافا و قنعه الله بما آتاه** ترجمہ: تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگیا جس کو حقیقت اسلام حاصل ہوگئی جیسے بقدر کفاف روزی میسر آگئی اور جسے اللہ نے عطا کردہ روزی پر قناعت نصیب فرمادی یہی حیات طیبہ ہے کہ زبان پر اللہ کا ذکر ہو دل میں اللہ کی محبت اور سکون حاصل ہو فرائض کو ادا کرتا ہو اور مستقبل کے متعلق اچھا عقیدہ رکھتا ہو جب کسی شخص کو رزق حلال میسر آجائے گا تو اسے اطاعت میں حلاوت، سکون اور مزا آئے گا جو شخص قناعت کرتا ہے اور اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی ہوتا ہے اسے نیک کام کرنے کی توفیق ملتی ہے اور صحیح معنوں میں اللہ بھی اس پر راضی ہوتا ہے، (یہی حیات طیبہ ہے) اس طرح سورۃ یونس (آیت نمبر ۶۲ ۔ ۶۳) میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کی صفات حسنہ کے نتیجہ صالحہ کے حوالہ سے ارشاد فرمایا جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کیلئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اس حوالہ سے علمائے تفسیر نے وضاحت فرمائی ہے کہ دنیوی خوشخبری سے مراد یہ ہے کہ عام مسلمان بغیر کسی غرض سے ان (اولیاءاللہ) سے محبت کریں اور اچھا سمجھیں اس کے متعلق دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا، **تلک عاجل بشری المؤمن** (مسلم شریف) یعنی عام مسلمانوں کا (صلحاء، اولیاءاللہ اور دین کے خدمت گاروں کو) اچھا سمجھنا (محبت کرنا) مومن کے لیے نقد خوشخبری ہے نیز دنیوی زندگی میں بشارت کے حوالہ سے ایک اور روایت میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ سچے خواب ہیں جو انسان خود دیکھے یا اس کے لیے کوئی دوسرا نسان دیکھے جس میں اس کے لیے خوشخبری ہو (بخاری شریف) اس خوشخبری کی تفسیر میں دنیوی عیش وعشرت یا اسباب کی فراوانی ملنے

کا کوئی وعدہ مذکور نہیں بلکہ اس کے برعکس اہل حق کو امتحانات، فقروفاقے اور مصائب کے پیش آنے کا (مبتلا ہونے) صراحت سے ذکر کیا گیا ہے" آخرت میں بھی خوشخبری ہوگی" کے حوالے سے پہلی خوشخبری تو روح قبض ہونے کے فورا بعد جنت عطا کیے جانے کی ہے، جس کا ذکر دوسرے مقام (حم السجدہ) میں فرمایا گیا ہے۔ ﴿وَأبشروا بالجنة التی کنتم توعدون﴾ (اور خوشخبری ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا) اور میدان حشر میں ان کو ان شاء اللہ قدم قدم اسی خوشخبری کے مطابق مشاہدہ سکون و راحت نصیب ہوگا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہمارے ہاں حیاتِ طیبہ کا عمومی مفہوم دنیوی وسائل وسہولیات کی فراوانی اور عیش وعشرت کی زندگی مراد لی جاتی ہے۔ حالانکہ مذکورہ آیت میں اس کا کہیں بھی یہ وعدہ مذکور نہیں۔ بلکہ اس کا وہی مفہوم ہے جس کا بیان گذر چکا۔ امید ہے کہ اطمینان قلب وسکون اور حیوت طیبہ کے حوالہ سے اٹھنے والے سوالات کا کسی حد تک جواب یا عمومی غلط فہمی کا عام فہم جواب دینے میں کچھ نہ کچھ ضرور کامیابی حاصل ہوسکے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حقیقی مفہوم کے مطابق عطائے رحمت الٰہی کا وافر حصہ نصیب فرما کر دنیوی واخروی زندگی بہتر سے بہتر بنادے (آمین)!

أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ
وہ جو مجبور کیا گیا ہو اور اُس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن وہ جو دل کھول کر منکر ہوا تو ان پر اللہ کا
صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾
غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔
ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْأٰخِرَةِ وَأَنَّ اللّٰهَ
یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر محبوب بنایا اور نیز اس لیے
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
کہ اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہ وہی ہیں کہ اللہ نے ان کے
قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ ﴿١٠٨﴾
دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر مہر کر دی اور وہی غافل بھی ہیں۔
لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْأٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ
ضرور وہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔ پھر بے شک تیرا رب ان کے لیے جنہوں نے
هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جٰهَدُوا وَصَبَرُوٓا إِنَّ رَبَّكَ
مصیبت میں پڑنے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کیا بے شک تیرا رب
ع ١٤ ٢٠ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجٰدِلُ
ان باتوں کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ جس دن ہر شخص اپنے ہی لیے جھگڑتا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو
عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾
اُس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ أٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا
اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جہاں ہر طرح کا امن چین تھا اس کی روزی بافراغت ہر
رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا
جگہ سے چلی آتی تھی پھر اللہ کے احسانوں کی ناشکری کی پھر اللہ نے ان کے ان برے کاموں کے سبب
اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ
سے جو وہ کیا کرتے تھے یہ مزہ چکھایا کہ ان پر فاقہ اور خوف چھا گیا۔ اور البتہ

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

١٠٦۔ حالتِ اکراہ و جبر کے مشروط استثناء کے بغیر کفریہ کلمات کے اظہار کا سخت خدائی نوٹس اور گرفت و عذاب کا غضبیہ اظہار و بیان۔

١٠٧ تا ١٠٩۔ اختیاری طور پر کلمۂ کفر کے مرتکب مجرمین کی ذہنی و عملی ترجیح (دنیا کو آخرت پر ترجیح) کا مذمتی ذکر اور اس پر سخت خدائی رد عمل کا برہمی اظہار۔

١١٠۔ راہ حق کے پیکرانِ صبر و عزیمت کو خدائی دادِ تحسین اور ان کے لیے عطائے مغفرت و رحمت کا اعلان۔

١١١۔ روز محشر ہر انسان سے بلاواسطہ محاسبہ اور جزائے اعمال کی تنبیہی یاد دہانی کا بیان۔

١١٢۔ کفران نعمت کے مجرمین کو (ایک خاص بستی کے لوگوں کے کفران نعمت کے ناروا اظہار پر خدائی گرفت) مثالیاتی طرز خاص سے تنبیہ کا ذکر۔

جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ

ان کے پاس انہیں میں سے رسول بھی آیا مگر انہوں نے اسے جھٹلایا پھر انہیں عذاب نے آ پکڑا ایسے

ظٰلِمُونَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوا نِعْمَتَ

حال میں کہ وہ ظالم تھے۔ پھر تمہیں اللہ نے جو کچھ حلال طیب روزی دی ہے کھاؤ اور اللہ کے احسان

اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۱۱۴﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ

کا شکر کرو اگر تم صرف اسی کو پوجتے ہو۔ تم پر صرف مُردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے اور وہ چیز

الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے پکاری گئی ہو پھر جو بھوک کے مارے بیتاب ہو جائے نہ وہ باغی ہو اور نہ

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ

حد سے گزرنے والا تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنی زبانوں سے

أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ

جھوٹ بنا کر نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تا کہ اللہ پر بہتان باندھو

الْكَذِبَ ؕ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿۱۱۶﴾ ؕ

بے شک جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہو گا۔

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا

تھوڑا سا فائدہ اٹھالیں اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے۔ اور جو لوگ یہودی ہیں

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ

ہم نے ان پر حرام کی جو تجھے پہلے سنا چکے ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن

كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوٓءَ

وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے۔ پھر تیرا رب اُن کے لیے جو جہالت سے بُرے کام کرتے رہے

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ

پھر اُس کے بعد انھوں نے توبہ کر لی اور سدھر گئے بے شک تیرا رب اس کے بعد

بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۹﴾ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ ع ۱۵ ۲۱

البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بے شک ابراہیم ایک پوری امت تھا اللہ کا فرمانبردار

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۱۳۔ اپنی قوم میں سے ہی منتخب نبی برحق (خاتم الانبیاء ﷺ) کی تکذیب ناحق پر خدائی گرفت کا برمحل ذکر۔

۱۱۴۔ کفران نعمت کی بجائے خدائی انعام (رزق کو) حلال وطیب طریقوں سے استعمال اور شکر الٰہی کو بجالانے کا ترغیبی اظہار و بیان۔

۱۱۵۔ حلال نعمتوں کے ترغیبی اظہار کے بعد حرام کردہ اشیاء و اعمال کا حکمی بیان (درمیان میں استثنائی صورت کا حکمی اظہار)۔

۱۱۶۔ خدائی حکم حرمت کی بجائے خود ساختہ حرمت کے اظہار و بیان سے سخت ممانعت اور نتیجتاً نقصان کا ذکر۔

۱۱۷۔ چند روزہ دُنیوی آسائش کے بدلے عذاب الٰہی مول لینے کی روش کا مذمتی اظہار۔

۱۱۸۔ دور سابق میں یہود کی بے جا تحقیقی سوالات کے نتیجہ میں بعض وقتی حرام اشیاء کی حرمت کا اظہار اور ان کے اپنے آپ پر ظلم کا مذمتی ذکر و بیان۔

۱۱۹۔ کافرانہ اعتقاد و اعمال سے توبہ اور اصلاح کا راستہ اپنانے والوں کے لیے خدائی رحمت کا ذکر خاص۔

حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۲۰ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَ
تمام راہوں سے ہٹا ہوا اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔ اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والا اسے اللہ نے چن لیا
هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۲۱ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ
اور اسے سیدھی راہ پر چلایا۔ اور ہم نے اسے دنیا میں بھی خوبی دی تھی اور وہ
فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۲۲ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ
آخرت میں بھی اچھے لوگوں میں ہوگا۔ پھر ہم نے تیرے پاس وحی بھیجی کہ تمام راہوں سے ہٹنے والے
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۲۳ اِنَّمَا جُعِلَ
ابراہیم کے دین پر چل اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ ہفتہ کا دن انہیں پر مقرر کیا گیا تھا
السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
جو اس میں اختلاف کرتے تھے اور تیرا رب ان میں
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۲۴ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ
قیامت کے دن فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ
دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے بلا اور ان سے پسندیدہ طریقہ سے بحث کر
اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور ہدایت یافتہ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۲۵ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ
کو بھی خوب جانتا ہے۔ اور اگر بدلہ لو تو اتنا بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے
وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝۱۲۶ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا
اور اگر صبر کرو تو یہ صبر والوں کے لیے بہتر ہے۔ اور صبر کر اور تیرا صبر کرنا
بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝۱۲۷
اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان پر غم نہ کھا اور ان کے مکروں سے تنگ دل نہ ہو۔
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝۱۲۸ ع ۱۶ / ۲۲
بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو پرہیز گار ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۲۰ تا ۱۲۲۔ کفر و شرک کے خلاف حضرت ابراہیمؑ کی مساعی جمیلہ اور اصلاح عقیدہ کے متعلق ان کے برملا اعتقادی اظہار کا تحسینی طرز سے ذکرِ خاص اور ان کی صفات حسنہ و عطائے ربانی کا احسانی بیان۔

۱۲۳۔ خاتم الانبیاء ﷺ کو ملت ابراہیمی کے اصول مشترکہ کی اتباع کا حکم۔

۱۲۴۔ ہفتہ کے حوالہ سے یہود کی بحث و تکرار کے حقیقت آمیز جواب کا ذکر۔

۱۲۵۔ اہل باطل کو دعوتِ حق کے سلسلہ میں سنہری رہنما اصول کا واعظانہ ذکر و بیان نیز ضروری اور ناگزیر امور بحث کے وقت بھی ہدایتِ خاص کو پیش نظر رکھنے کا تاکیدی اظہار۔

۱۲۶۔ رزم حق و باطل کے دوران انتقام حق کے جزائی قانون کا ذکر کرتے ہوئے صبر و حوصلے کی پالیسی اختیار کرنے کا ترغیبی اظہار۔

۱۲۷۔ راہ حق میں اہل کفر کی ایذارسانی پر آپ ﷺ کو عمومی صبر و حوصلے کی (بتوفیق اللہ) راہ اپنانے کی ترغیبی نصیحت کا بیان۔

۱۲۸۔ اہل تقویٰ اور محسنین (نیکوکار لوگ) کے ساتھ خصوصی خدائی معیت و نصرت کا احسانی اظہار۔

نسخِ احکام کی حکمت و حقیقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ النحل آیت نمبر ۱۰۱)

قرآنِ مقدس خدائے لم یزل کی آخری اور حتمی کتاب ہے اور امام الانبیاء کو خاتم النبیین ﷺ کی حیثیت سے آخری پیغمبر بنا کو مبعوث فرمایا گیا۔ ایک انتہائی اہم قابلِ غور سوال جس کو ہر دور کے شکّی مزاج اعتراض پسند لوگوں نے اٹھایا کہ قرآن کریم کے احکام میں تبدیلی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اگر ان کے بقول یہ واقعی کتاب اللہ ہے۔ تو اس میں احکام کی تبدیلی کا کیا مطلب و مفہوم؟ عام فہم سوال کا جواب بھی عام فہم اور سادہ ہے کہ جب کوئی نیا نظامِ تشکیل دیا جارہا ہو اور قانون سازی کی جارہی ہو تو احکام کے نفاذ میں بتدریج تبدیلی لائی جاتی ہے، ذہن سازی، تربیت اور آگہی و شعور کے بغیر کسی قانون کا یکدم نفاذ حکمت کے خلاف تصور ہوتا ہے، خاتم الانبیاء ﷺ کی آمد پر پہلے قوانین سماوی (ادیان سابقہ کے قوانین) کی جگہ آخری اور حتمی قانون سازی جاری تھی دوسری طرف جس قوم نے اگلی آنے والی نسلوں تک دین کی فکری و عملی ترجمانی کرنی تھی اور ہدایت کا ذریعہ (نجوم ہدایت) بننا تھا وہ ابھی زیرِ تربیت تھے، ظاہر ہے دورانِ تربیت تدریجی امور اختیار کرنا عین حکمت ہوتی ہے اس لیے احکام میں وقتی تبدیلی انسانوں کی فطرت کے مطابق لائی گئی تھی۔ دورانِ تربیت و آگہی کچھ وقتی سہولیات دی جاتی تھیں۔ مگر بعد از تکمیل کسی طرح کی قانونی ڈھیل نہیں دی گئی۔ اللہ پاک نے بھی قرآنی قوانین انسانوں کے لیے نافذ فرمائے اور انسانی فطرتی تقاضوں کے عین مطابق پہلے کچھ نرم اور حکمتی سہولیات فراہم کرنے کے بعد آخر میں تکمیلِ دین ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ پر حتمی قوانین کا نفاذ رہتی دنیا کے لیے کر دیا تھا۔ اب اس میں کسی طرح کی تبدیلی کی اتھارٹی (بذریعہ ختم نبوت) ختم فرمادی۔ (البتہ آئندہ نئے اجتہادی مسائل میں وقت کے فقہا و مجتہدین کو مرتب شدہ اصولی پالیسی کی روشنی میں فتاوٰی کے ذریعے قوم کی راہنمائی کا راستہ کھلا رکھا ہے)۔ یہاں ہمارا موضوع علمی تحقیق نہیں کہ کتنے احکامات میں نسخ ہوا؟ اس کی تعداد کیا ہے؟ یا اس میں اختلاف

رائے کیا ہے؟ فقط اس امر سے آگہی مقصود ہے کہ کچھ لوگوں کا ہر دور میں یہ اعتراضی فاسد پروپیگنڈا رہا ہے (اور شاید ہوتا بھی رہے کہ شیطان ابھی مرا نہیں ہے) کہ خدائی کلام میں نسخ قابلِ اعتراض ہے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹرز اور حکیم کے دوران علاج نسخہ جات میں حکمتی تبدیلی (حکمت عملی کے تبدیل ہونے) کی مثال بھی دی جا سکتی ہے۔ جو عام فہم طریقہ استدلال ہے (اور اثر پذیر دلیل بھی ہے)۔ مگر اس پر کہیں سے یہ اشکال نہ اُٹھایا جائے کہ وقتی تقاضوں اور انسانی فطرت کی خواہشات پر آج بھی تبدیلی یا نرمی لائے جانے کی پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔ ہماری توجہ اس حقیقت پر مرکوز ہے کہ عالم الغیب نے دورانِ تشکیل آئین نو (New Law) تدریجی قوانین کے بعد اب جامع و اکمل آفاقی نظامِ حیات و دستورِ العمل نافذ فرما دیا جو اصولی قوانین پر مشتمل ہے، اب اس کے اصول، اعتقادات، فرائض و واجبات طے شدہ اور حتمی و قطعی ہیں۔ ہاں کچھ اجتہادی امور پر جزوی قوانین کے اعتبار سے رہنمائی کے لیے وقت کے اجتہادی اصحابِ علم کو (تحقیق کے ذریعے) اپنا فرضِ آگاہی ادا کرنے کو کہا ہے کہ ﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾۔

حکمت اور موعظۂ حسنہ

(زیرِ مطالعہ سورۃ النحل آیت ۱۲۵)

شیطانیت کسی فکری دعوت کا عنوان نہیں بلکہ فطری خواہشات کے بے لگام و بے قابو حیوانیت کے غلبے کا دوسرا نام ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں ایسی بے جا خواہشات کے پیچھے لگانے کے لئے شیطان کو کسی دعوت وتبلیغ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کا یہ کام ہوتا ہے کہ خواہشات کو اس قدر پرکشش بنا دو کہ انسانی نفس خود بخود اس کی طرف میلان کرنے لگے اور بے لگام گھوڑے کی طرح سرپٹ دوڑنے لگے۔ البتہ اس بے لگامی کو قابو کرنے کیلئے حکمت و دانائی ہی کارآمد ذریعہ بنتی ہے۔ خواہشات کا تعلق فقط انسان کے جسمانی ذوق کی تسکین یا ہوس سے ہی نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک ایسی چیز کی طرف اُس کا فکری و قلبی رجحان ہونے لگتا ہے جو اس کے اپنے ذوقِ طبعی یا نظریاتی کشش کا باعث ہو۔ اعتقادی گمراہی اور عملی بے راہ روی کے پسِ منظر میں اِس شیطانی فارمولے کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ اِس شیطانی جال سے نکالنے کیلئے (جو انتہائی خطرناک اور باطنی طور پر سخت ترین زہر آلودہ ہتھیار کی مانند ہے) اللہ پاک نے پہلے انبیاء و رسلؑ کو انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا تھا اور اب ختم نبوت کے صدقے میں علماءِ اُمت و صالحین کو اس فرضِ منصبی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا کہ ہر دور کی (اعتقادی و عملی بے راہ روی کی شکار) انسانیت کو راہِ راست پر لانے کیلئے حکمت اور موعظہ حسنہ کے بہترین خدائی نسخہ برحق کو کارآمد بناتے رہیں۔ لوگوں کو سمجھانے کے لحاظ سے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اب یہ سوال سمجھنا ضروری ہے کہ حکمت و موعظہ حسنہ کیا ہے؟ جس کی نشاندہی خود رب ذوالجلال نے فرمائی ہے، اس کے حوالے سے ماہرین تفسیر، اصحابِ علم وفہم کی آراء میں قدرے اختلاف ہونے کے باوجود اس امر پر قطعی اتفاق ہے کہ ہر طریقہ دعوت و تبلیغ میں حکمت و دانش اور بصیرتِ خاص کا تقاضا رہا ہے۔ دعوتِ کے اُصولِ آداب سے آگاہی ضروری ہے۔ اس فرضِ منصبی کو ادا کرنے کے لئے علم و دانش لازمی حقیقت ہے۔ بالواسطہ کسی کو نقل کرنا دوسروں کی طرف من وعن پہنچانا اور شے ہے (اس کے لئے بھی امانت و دیانت کا ہونا ضروری ہوتا ہے) مگر جب آپ از خود سے دین کے داعی بن کر لوگوں کو واعظ فرما رہے ہوں تو اس کے تقاضے بھی بدل جاتے ہیں۔ یہاں طوالت سے بچتے ہوئے بعض ناگزیر اُصول و تقاضوں سے آگاہی ہم سب کی ضرورت ہے۔ حکمت و موعظۂ حسنہ کے حوالے سے کس مفسر کی رائے زیادہ صائب ہے اُس کو فی الحال

مؤخر رکھتے ہوئے یہ نکتۂ خاص پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ حکمت متعین الفاظ کے ذریعے اظہارِ نصیحت کا نام نہیں بلکہ بتقاضائے افراد، ماحول اور وقت (کے تقاضوں کے مطابق) حکمت و دانش کے اظہارِ خاص کا استعمال ہے۔ ظاہر ہے ہر دور کے تقاضے، ماحول و حالات مختلف ہوتے ہیں۔ افراد اور قوموں کی نفسیات جدا جدا ہوتی ہیں۔ اب یہ واعظ و مبلغ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ حکمتِ موعظہ حسنہ کے نسخۂ خاص کا استعمال کس فہم و بصیرت سے کرتا ہے جیسے کسی ظاہری نسخے کا استعمال ایک حکیم ہی بہتر جانتا ہے یا کسی ہتھیار کے استعمال کے لئے اُس فن کا جاننا ضروری امر ہے تو حکمت اور موعظہ حسنہ بھی انسانیت کی طرح قدیمی نسخۂ برحق ہے جس کا استعمال ہر نبی و رسولؑ نے کیا۔ ہر مصلح (اور حقیقی) واعظ نے کیا۔ اسی حقیقت کے آئندہ بھی دوام و بقاء کے لئے قرآن میں یہ حکم نازل فرمایا گیا ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾۔ حکمت اور موعظۂ حسنہ ہر کس و ناکس (عوام) کا کام نہیں۔ چھوٹی سی گاڑی بگڑ جائے تو کوئی عام شخص (غیر ہنر مند) اس کو درست نہیں کر سکتا تو بگڑی ہوئی انسانیت اور معاشرے کی اصلاح عام افراد کیسے کر سکتے ہیں۔ حکمت اور موعظہ حسنہ سیکھنے سے تعلق رکھتی ہے، یہ علم و فہم و بصیرت سے وابستہ حقیقت ہے اس کے لئے مہارت و تجربہ کے ساتھ قوموں، افراد اور ماحول و حالات سے باخبر ہونا لازمی تقاضا ہے جیسے پیغامِ حق پہنچانے سنانے کیلئے اُس قوم کی زبان سے آگاہ ہونا ضرورت ہے ایسے اُن کی نفسیات کا شعور و ادراک بھی وقت کا تقاضا ہوا کرتا ہے۔ آپ اپنے خاندان یا گھر کے مختلف المزاج افراد کے طبائع کا لحاظ کئے بغیر اپنی بات یا مؤقف نہیں سمجھا سکتے (منوا نہیں سکتے) تو دعوتِ حق میں اُصولِ حکمت و دانش کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ اِس حقیقت کی وضاحت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عوام تک عوام کے ذریعے دینی فکر کا سنانا، پہنچانا غلط طریقہ کار ہے یا ایسا نہیں ہونا چاہیے، ہرگز نہیں۔ اعتقادی اور عملی بگاڑ کی لگی اس آگ کے بجھانے میں ہر ایک کو اپنا حصہ (درجہ بدرجہ) ڈالنا چاہیے۔ یہ بھی وقت ہی کا تقاضا ہے مگر کسی امر کی اصل صورتحال سے آگاہی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اصل حقائق کو نظر انداز نہ کیا جائے (نفی نہ کی جائے)۔ ہم سب اپنی اوقات میں رہ کر اپنا اپنا کام بجا لائیں جیسے سیکھتا ہوا شاگرد قدم قدم پر استاد کی ہدایات کا محتاج ہوتا ہے ایسے ہی ہم سب سیکھنے والے ہیں، ہم بھی قدم قدم حکمت اور موعظۂ حسنہ کے حوالے سے باخبر لوگوں کی راہنمائی کے محتاج ہیں۔ کسی کا کام اپنے ہاتھ میں نہ لیا جائے اور نہ ہی اُن کو کسی طرح جاہلانہ فکر و عمل کا نشانہ بنایا جائے۔

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ وَمِائَۃُ اٰیَۃٍ وَّ اِثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے

اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ

مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی

بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت

لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ؕ② ذُرِّیَّةَ مَنْ

بنایا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ۔ اے ان کی نسل جنہیں

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ③ وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ

ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا بیشک وہ شکرگزار بندہ تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ

کتاب میں یہ بات بتلا دی تھی کہ تم ضرور ملک میں دو مرتبہ خرابی کرو گے اور

عُلُوًّا کَبِیْرًا ④ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ

بڑی سرکشی کرو گے۔ پھر جب پہلا وعدہ آیا تو ہم نے تم پر اپنے بندے سخت لڑائی والے بھیجے پھر وہ

اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ⑤

تمہارے گھروں میں گھس گئے اور اللہ کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَ

پھر ہم نے تمہیں دشمنوں پر غلبہ دیا اور تمہیں مال اور اولاد میں ترقی دی اور

جَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا ⑥ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ ۫ وقف

تمہیں بڑی جماعت والا بنا دیا۔ اگر تم نے بھلائی کی تو اپنے ہی لیے کی اور اگر برائی کی تو بھی اپنے ہی

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَکُمْ

لیے کی پھر جب دوسرا وعدہ آیا تاکہ تمہارے چہروں پر رسوائی پھیر دیں اور مسجد میں گھس جائیں جس

الجزء الخامس عشر ۱۵ المنزل الرابع

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۔ تاریخِ انسانیت کا منفرد اور عظیم واقعۂ معراج کا غیر معمولی طرز سے ذکر وبیان۔

۲۔ (اس سے قبل کوہ طور پر زمینی معراج کا اعزاز حاصل کرنے والے) عظیم نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطائے کتاب (تورات) اور اُن کو بنی اسرائیل کے لیے (ہدایت کا ذریعہ بناتے ہوئے بطورِ خاص پیغام توحید پہنچانے کا حکم دے کر بھیجنے کا ذکر)۔

۳۔ طوفانِ نوحؑ میں سے نجات پانے والوں کی اولاد بطورِ خاص بنی اسرائیل سمیت سب کو) احسانی یاددہانی اور حضرت نوحؑ کا تعریفی ذکر۔

۴ تا ۸۔ دورِ سابق میں بنی اسرائیل کی فسادی وتخریبی سرکشی کے حوالہ سے متعدد تاریخی واقعات کی تنبیہی یاددہانی اور ان واقعات کے پس منظر اور نتائج ونقصان کا عبرتی ذکر۔

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا
طرح پہلی بار گھس گئے تھے اور جس چیز پر قابو پائیں اس کا
تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا
ستیاناس کر دیں۔ تمہارا رب قریب ہے کہ تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی
جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ
کریں گے اور ہم نے دوزخ کو کافروں کے لیے قید خانہ بنایا ہے۔ بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو
هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
سب سے سیدھی ہے اور ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں اور اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے
لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝۹ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
لیے بڑا ثواب ہے۔ اور یہ بھی بتاتا ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے
ع لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۰ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ
درد ناک عذاب تیار کیا ہے۔ اور انسان برائی مانگتا ہے جس طرح وہ بھلائی مانگتا ہے
وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝۱۱ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ
اور انسان جلد باز ہے۔ اور ہم نے رات اور دن کے دو نمونے بنا دیے پھر رات کے نمونے کو دھندلا کر
فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا
دیا اور دن کا نمونہ نظر آنے کے لیے روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ
تلاش کرو اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو اور ہم نے
فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝۱۲ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ
ہر چیز کی تفصیل کر دی۔ اور ہم نے ہر آدمی کا نامہ اعمال اس کی گردن کے ساتھ لگا دیا ہے
وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝۱۳ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ
اور قیامت کے دن ہم اس کا نامہ اعمال نکال کر سامنے کر دیں گے۔ اپنا نامہ اعمال پڑھ لے
كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝۱۴ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
آج اپنا حساب لینے کے لیے تو ہی کافی ہے۔ جو سیدھے رستہ پر چلا تو اپنے ہی لیے چلا

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۔ اپنے وقت میں تورات کے باعثِ ہدایت ہونے کے پس منظر میں اب قرآن مقدس کا (تا قیامت) ہدایت انسانی کے لیے رہنمائی کا باعث بننے کا زور دار بیان اور اطاعت شعار لوگوں کے لیے اجرِ عظیم کی خوشخبری کا ذکر۔

۱۰۔ مومنین کے برعکس منکرینِ آخرت کے لیے سخت عذاب کا تنبیہی اظہار۔

۱۱۔ جلد باز انسانوں (بطور خاص سرکش کفار) کی فطری حماقت اور منفی فکر کا مذمتی ذکر۔

۱۲۔ (انسانوں کو منفی سوچ کی بجائے) خدائی آفاقی انعامات و احسانات پر غور وفکر کی مشفقانہ دعوت الٰہیہ کا احسانی اظہار و بیان۔

۱۳ تا ۱۴۔ اطاعت یا نافرمانی کے اُخروی نتائج کے حوالہ سے خدائی فیصلۂ خاص کا تنبیہی بیان (کہ ہر انسان آخرت میں اپنے کیے کا تفصیلی اعمالنامہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا)۔

يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ

اور جو بھٹک گیا تو بھٹکنے کا نقصان بھی وہی اٹھائے گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والا

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے۔

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے دولت مندوں کو کوئی حکم دیتے ہیں پھر وہ وہاں

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ

نافرمانی کرتے ہیں تب ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے اور ہم اسے برباد کر دیتے ہیں۔ اور نوح کے بعد ہم

الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا

نے قوموں کے کئی دور ہلاک کر دیے ہیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں کا جاننے والا دیکھنے والا

بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ

کافی ہے۔ جو کوئی دنیا چاہتا ہے تو ہم اسے سردست دنیا میں سے جس قدر چاہتے ہیں دیتے ہیں پھر ہم

لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا

نے اس کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ذلیل و

مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ

خوار ہو کر گرے گا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کے لیے مناسب کوشش بھی کرتا ہے

مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ

اور وہ مومن بھی ہے تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہو گی۔ ہم ہر فریق کو اپنی پروردگاری

وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

بخششوں سے مدد دیتے ہیں ان کو بھی اور اُن کو بھی اور تیرے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ

دیکھو ہم نے ایک کو دوسرے پر کیسی فضیلت دی ہے اور آخرت کے تو

دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ

بڑے درجے اور بڑی فضیلت ہے۔ اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود نہ بنا ورنہ تو

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۵۔ ہدایت و گمراہی کے نتائج کے حوالے سے ازلی اصول و قانون خداوندی کا سبق آموز اظہار و بیان۔

۱۶۔ نافرمان قوموں کی ہلاکتی ذرائع و اسباب کے چشم کشا حقائق کا ذکر اور ان کے نتائج کے متعلق سنت الٰہیہ (قانون خداوندی) کا زوردار تنبیہی ذکر۔

۱۷۔ حضرت نوحؑ کے بعد بھی کئی نافرمان قوموں کی ہلاکت و گرفت کا عبرت آمیز اظہار۔

۱۸ تا ۲۰۔ فساد یا اصلاح کے لیے کوشاں دو متضاد گروہوں کے دنیوی و اخروی نتائج کا اظہار اور دونوں طرح کے لوگوں کے لیے (حکمتی اصول کے مطابق) عطیۂ خداوندی کا تنبیہی ذکر و بیان۔

۲۱۔ دنیوی مشاہداتی فرقِ مراتب (درجات) اور اخروی فیصلہ کن درجات عظیم کا امتیازی اظہار و بیان۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٢٢۔(اخروی درجات عظیمہ کے حصول کے لیے) عقیدۂ توحید پر کاربند رہنے اور شرک سے ہر طرح کی دوری کا زوردار اعتقادی نصیحت نامہ۔

٢٣تا٣٩۔عقیدہ کی اصلاح کے ساتھ معاشرتی اصلاحی اقدامات کے حوالہ سے زوردار خصوصی (بطور خاص حقوق و عظمتِ والدین کے حوالہ سے) شاندار و بقیہ عمومی نصائح کا سلسلہ وار تفصیلی و تاکیدی ذکر و بیان نیز (انسانیت کے لیے اسلام کے نظامِ اخلاق کا شاہکار جامع ہدایت نامہ)

ع ٢ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿٢٢﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ

ذلیل بے کس ہو کر بیٹھے گا۔ اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے

كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ

بات کرو۔ اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور کہو اے میرے رب جس طرح

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ۭ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ

انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔ جو تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾ وَاٰتِ

خوب جانتا ہے اگر تم نیک ہو گے تو وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ اور رشتہ دار

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾

اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دو اور مال کو بے جا خرچ نہ کرو۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ

بے شک بے جا خرچ کرنیوالے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا

لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

ناشکر گزار ہے۔ اور اگر تجھے اپنے رب کے فضل کے انتظار میں کہ جس کی تجھے امید ہے

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً

منہ پھیرنا پڑے تو ان سے نرم بات کہہ دے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن کے ساتھ بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ

اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾

اسے کھول دے بالکل ہی نہ کھول دینا پھر تو پشیمان تہی دست ہو کر بیٹھ رہے گا۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

بے شک تیرا رب جس کے لیے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے بے شک وہ اپنے

خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ
بندوں کو جاننے والا دیکھنے والا ہے۔ اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق
نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا
دیتے ہیں اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔ اور زنا کے قریب نہ
الزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔ اور جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسے
الَّتِى حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا
ناحق قتل نہ کرنا اور جو کوئی ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کے واسطے اختیار دے دیا ہے لہٰذا
لِوَلِيِّهِۦ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّى الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٣﴾
قصاص میں زیادتی نہ کرے بے شک اس کی مدد کی گئی ہے۔
وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ
اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر جس طریقہ سے کہ بہتر ہو جب تک وہ اپنی
أَشُدَّهُۥ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔولًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا
جوانی کو پہنچے اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی باز پرس ہو گی۔
الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ
اور ناپ تول کر دو تو پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تول کرو یہ بہتر ہے
وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ
اور انجام بھی اسکا اچھا ہے۔ اور جس بات کی تجھے سمجھ نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ بیشک کان
وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ
اور آنکھ اور دل ہر ایک سے باز پرس ہو گی۔ اور زمین پر
فِى الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ
اتراتا ہوا نہ چل بے شک تو نہ زمین کو پھاڑ ڈالے گا اور نہ لمبائی میں پہاڑوں تک
طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُۥ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ مِمَّآ
پہنچے گا۔ ان میں سے ہر ایک بات تیرے رب کے ہاں ناپسند ہے۔ یہ اس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

نوٹ: اسلام کے اخلاقی نظام کی کچھ جھلک اس سے متعلقہ مختصر مضمون میں ملاحظہ فرمائیں۔

اسلام کا اخلاقی نظام

(زیر مطالعہ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳)

دنیا میں جتنے مذاہب باطلہ وجود میں آئے ہیں ان میں اکثر بگاڑ اعتقادی لحاظ سے ظاہر ہوا۔ اور رفتہ رفتہ اخلاقی بگاڑ بھی پیدا ہوتا رہا۔ البتہ دو قومیں اعتقادی گمراہی کے ساتھ اخلاقی بے راہ روی کی وجہ سے (ضد پر قائم رہنے کے باعث) خدائی عبرتناک عذاب کا ہدف بنیں۔ ایک قوم لوطؑ (عمل لواطت کے سبب سے) اور دوسری قوم شعیبؑ (ناپ تول میں کمی بیشی کی وجہ سے) یہ وجہ گرفت پیغام تھا کہ اعتقادی فساد اخروی ہلاکت کا باعث ہے۔ تو اخلاقی بگاڑ اجتماعی معاشرے کی تباہی و بربادی کا سبب ٹھہرتے ہیں۔ ہر دور کے ہر نبی کے اعتقادی بنیادی واصول یکساں تھے۔ طریقہ عبادت اوراحکام میں معمولی سا تفاوت ہوتا رہا۔ البتہ اخلاقی اصولوں میں بھی تفاوت (فرق) کبھی نہیں۔ ہر دور میں جھوٹ، دجل وفریب زنا، ظلم وسرکشی، خیانت وملاوٹ، دوسروں کا حق مارنا وغیرہ حرام رہا۔ سچ اور اخلاق حسنہ کی تمام صورتیں نیکی ہی رہیں کسی دور میں ان اخلاقی احکام میں تبدیلی نہیں لائی گئی۔ اسلام کا طلوع سحر ہوا تو تمام مذاہب سابقہ کی مثبت اخلاقی اقدار کی نہ صرف تائید کی گئی بلکہ بعدازتوثیق ان کو آخری شریعت کا لازمی حصہ ٹھہرایا گیا۔ جبکہ منفی اقدار (اخلاقی بگاڑ کی جملہ منفی سرگرمیوں) پر ہمیشہ کیلئے (حرام قرار دیتے ہوئے) پابندی عائد کی گئی۔ یہی وجہ کہ آج تک انسانی شعور وادراک رکھنے والی اقوام میں جھوٹ دجل فریب وغیرہ اخلاقی جرائم کو اپنے ہاں ممنوع ہی قرار دیا ہے۔ کبھی جائز نہیں کہا (انفرادی سطح کی منفی سرگرمیاں تو ہر قوم میں پائی جاتی رہی ہیں اور آج اس کی شرح زیادہ بگڑ گئی ہے مگر اقوام متحدہ کی سطح پر اخلاقی بگاڑ کو جرم ہی سمجھا اور قرار دیا گیا ہے) بہر حال اسلام کا اخلاقیاتی نظام بھی اتنا اجلا اور نکھرا ہوا ہے کہ (اگر عقل ودماغ بالکل جواب نہ دے چکا ہوتو) کم عقل انسان بھی اس کی تعلیمات پر داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قرآن کریم میں عقائد، احکام، قصص اور واقعات کی طرح اخلاقیات (خواہ وہ اوامر ہوں یا نواہی) کا بھی بہت تاکید سے تذکرہ فرمایا گیا اس حوالہ سے سورۃ بنی اسرائیل میں دو مستقل رکوع نمبر 3 اور 4 اور سورۃ الفرقان کا آخری رکوع اجتماعی اخلاقیاتی صفات/تاکیدات اور نصائح کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے سورۃ المؤمنون کا پہلا رکوع بھی اس حوالہ سے انتہائی اہم ہے۔ ہندوستان پر برطانوی راج (دور حکومت) کے دوران ایک انگریز پادری نے اپنی

عیسائی تعلیمات کا خلاصہ مرتب کرتے ہوئے علمائے حق کو چیلنج کیا تھا کہ اس سے بہتر تعلیمات دنیا کے کسی مذہب میں موجود نہیں اور بڑے بڑے اداروں کے سربراہان اور مشائخ کو چیلنج پر مبنی خطوط بھی ارسال کیے تھے ۔ حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ نے اس کے جواب میں اُس کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جوابی خط بھیجا جو اپنی طوالت کے باعث ایک مستقل کتابی شکل اختیار کر گیا تھا۔ وہ جوابی خط اب ''اسلام کا اخلاقی نظام'' سے معروف کتابی شکل میں شائع ہوچکا ہے ۔ حضرت حکیم الاسلام قدس سرہٗ نے پوری عیسائیت کے خلاصہ کو سورت بنی اسرائیل کے رکوع نمبر 3 میں منحصر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ تمہارے بقول اگر انہیں تعلیمات کا نام ہے تو آپ کی جملہ اخلاقیات کا نچوڑ قرآن کے فقط ایک رکوع میں بیان کردیا گیا ہے ۔ اس پادری کو حضرت قاری محمد طیب نوراللہ مرقدہٗ کے خط کا جواب دینے کی ہمت نہ ہوسکی اور دیگر باطل لوگوں کی طرح اس نے بھی راہ فرار میں عافیت سمجھی ۔ افسوس کہ آج ہم مسلمان خود اسلام کے محاسن اخلاق سے پوری طرح باخبر اور آگاہ نہیں ہیں ۔علم سے تعلق رکھنے والے حضرات کیلئے ان جیسی کتابوں کا مطالعہ از حد ضروری ہے تاکہ خودشناسی سمیت بوقت ضرورت دشمنان اسلام کو خاموش کرانے کیلئے ایسے خاص طرز استدال سے جواب دینا وقت کا اہم تقاضا سمجھا جائے ۔

اسلام کے نظام اخلاق کا مرکزی نقطہ حسن اعتقاد (عقیدہ کا کفر وشرک سے مکمل پاک ہونا) ہے ۔ اس کے بعد اخلاقیاتی لحاظ سے فکر وعمل کی پاکیزگی کا اہتمام ہے جس کا نقطہ آغاز اپنے گھر کے اکابر (والدین) سے حسن سلوک کرنے سے ہوتا ہے ۔ اللہ پاک نے اعتقادی حقائق میں سب سے اہم ترین ضرورت عقیدہ توحید کو بیان کرنے کے متصل والدین کے احترام خاص کو تاکیدی طرز خاص سے ذکر فرما کر ان کی عظمت واحسانی خدمات کو بطور اہتمام عظیم کے اجاگر کیا ہے تاکہ والدین سے لاپرواہی اور بے رخی نیز بدسلوکی وبے احترامی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کردیا جائے ۔ اسلام نے بڑی عمر کے بزرگوں سے (خواہ وہ کسی بھی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں) احترام سے پیش آنے کا حکم دیا ہے ۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے (معاشرے) کے بڑوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ترمذی) ۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ خاندانی افراد صلہ رحمی باہمی قرابت داری اور پڑوسیوں سے غیر معمولی حسن سلوک کا تاکیدی اظہار کیا گیا ہے ۔ اسلام اخلاقی تعلیمات اور خیر وبھلائی کی تمام اچھی روایات کا امین ہے ۔ صداقت ، امانت ، دیانت اور شرافت کو زندگی کا لازمی حصہ قرار دیتا ہے جھوٹ ، دجل وفریب ، خیانت ، بدعہدی اور منافقت کو صرف نفرت کی

نظر سے ہی نہیں دیکھتا بلکہ ان کے ارتکاب پر دنیا میں تعزیر اور آخرت میں سخت سزا کی وعید سناتا ہے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کے ہر طرح سے اہتمام کا تاکیدی حکم دیتا ہے۔ اسلام کے پاکیزہ نظام اخلاق کی تعلیمات میں انفرادی یا اجتماعی اسراف (ضروریات میں فضول خرچی کرنا) اور تبذیر (بے محل حرام خرچ کرنا) کی سخت ممانعت ہے۔ اس کی تاکیدی ممانعت کا مقصد افراد یا قوموں کو مستقبل کی معاشی بدحالی سے محفوظ رکھنا (بچانا) ہے۔ اسلام کے اخلاقی نظام کے بعض پہلوؤں کا اوامر (احکامات) سے تعلق ہے اور بعض کا نواہی (ممنوعات) سے ہے۔ اسلام کسی اچھے کام کے بجالانے کا حکم دیتا ہے تو برے کام سے روکتا بھی ہے۔ مثلاً اخلاق اور حسن سلوک کا حکم دیتا ہے تو بد اخلاقی وبدسلوکی کی ممانعت بھی کرتا ہے۔ راہ خدا میں خرچ کرنے قریبی رشتے داروں پر خصوصی توجہ دینے کا حکم دیتا ہے تو اپنے ذاتی اخراجات میں اسراف اور تبذیر سے ممانعت کرتا ہے۔ نکاح کی ترغیب دیتا ہے (بلکہ حکم دیتا ہے) تو زنا کے قریب جانے سے روکتا ہے۔ مخصوص حالات میں مخصوص شرائط کے ساتھ کفار سے جہاد وقتال کا حکم دیتا ہے تو باہمی قتل وغارت کو حرام قرار دیتا ہے۔ کسی کو ناحق قتل کرنے کے ظالمانہ اقدام پر قصاص لینے کی اجازت دیتا ہے لیکن قصاص لیتے وقت انتقامی غضب میں کچھ مزید کرنے (ظلم) کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔ یتیموں کے حقوق اور پرورش کی نگہداشت کا حکم دیتا ہے لیکن ان کے مال میں غبن وخیانت سے ممانعت کرتا ہے۔ خیر وبھلائی کے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے تو بدعہدی پر باز پرس کی سخت وعید (خوف دلانا) سناتا ہے۔ اسلام ناپ تول میں ترازو کے معیار کو ہر طرح سے درست رکھنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے اور حکم عدولی پر (نافرمانی کی صورت میں) سخت ترین دنیوی واخروی عذاب کی خبر دیتا ہے۔ اسلام لوگوں کے انفرادی معاملات میں بے جا مداخلت (بلاوجہ جاسوسی/حالات کی جستجو) کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے وقت کا ضیاع اور اس پر اخروی باز پرس کی تنبیہ کرتا ہے۔ اسی طرح فخر وغرور کے قولی وفعلی اظہار کی سخت ترین مذمت کرتا ہے (اور اس بے نتیجہ مشق کو نفرت آمیز عمل قرار دیتا ہے) اور سب سے بڑی بداخلاقی (بلکہ حد درجہ ذہنی وفکری کمینگی) یہ ہے کہ کوئی انسان اپنے خدائے وحدہ لاشریک کے ساتھ مخلوق کو شریک ومعبود قرار دے تو اسلام اس اخلاقی بگاڑ کو کفر وشرک قرار دیتا ہے۔ یہ اسلامی اخلاقیاتی نظام کے بنیادی خد وخال ہیں ورنہ اس کی تفصیلات وجزیات میں اتنا کچھ مواد موجود ہے کہ ہمارے علمی لائبریریاں تنگ پڑ جائیں۔ تاہم بعض ایسے اخلاقیاتی پہلو جن کا ذکر خود خالق کائنات نے اپنی مقدس کتاب

قرآن کریم میں فرمایا ہے مکمل نہ سہی کچھ کا ذکر تو ہماری نظروں سے گزرنا چاہیے خدا کرے ہمیں توفیق عمل نصیب ہوجائے واضح رہے کہ تہذیب و تعلیم کا حصول بذریعہ علم ہی ہوا کرتا ہے۔ اس لئے علم کے حصول پر تاکیدی زور دیا ہے۔ علم سے زندگی میں حسن اخلاق کا کمال پیدا ہوتا ہے تو حصول علم اسلام کے نظام اخلاق کا لازمی وضروری حصہ ہے۔ آگے بڑھیے اوامر (ایسے احکام جن کے بجالانے کا حکم دیا ہے) کی طویل لسٹ فراہم کی ہے جو اعتقادات (عقائد) عبادات (فرائض واجبات سنن ومستحبات) و ہر سطح کے کلی معاملات کو محیط ہے۔ اخلاقیات کے فروغ میں وعظ ونصائح کے حکمتی نظام کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے اس لئے حکمت وموعظہ کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ صبر وحلم تحمل مزاجی، سنجیدگی وقار، شکر وقناعت، توکل واخلاص (حسن نیت) امانت دیانت، معاملات کی شفافیت وصفائی، وفائے عہد شرافت وصداقت جیسی صفات حسنہ اسلامی اخلاقیات کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ تزکیہ نفس، عدل واحسان، بڑوں کا احترام، آداب وتہذیب ہر ایک سے حسن سلوک، اقارب ویتامیٰ پر دست شفقت غریب پروری صلہ رحمی، باہمی اصلاح وصلح جوئی، گھریلو معاملات میں میانہ روی، انفاق فی سبیل اللہ کا اہتمام، بلاامتیاز انسانیت کے ساتھ رحم دلی اورضرورت کے وقت خدمت، دکھی انسانیت کی معاونت اور مسائل کے حل کیلئے اخلاص سے کوشش کرنا جیسے اخلاق فاضلہ کا تاکیدی اہتمام اسلام کا طرہ امتیاز چلا آرہا ہے۔ اس کے برعکس کفر وشرک کے اعتقادی بگاڑ کو حرام اور باعث (دائمی) ہلاکت وبربادی قرار دیتے ہوئے بد اخلاقی بدتہذیبی وبدسلوکی، گستاخی و بے ادبی، جھوٹ دجل وفریب بدعہدی بہتان بے جا الزام تراشی، بدظنی غیبت، چغل خوری، بغض وحسد، بے جا تعصب وتفاخر، بزدلی و بے غیرتی، رشوت، کرپشن، سود خوری اور معاملاتی خیانت ودھوکہ (تجارتی بددیانتی سمیت جملہ خیانتیں) ظلم وسرکشی لوگوں کے جائز حقوق پہ ڈاکہ زنی عمومی چوری وڈاکہ زنی سمیت جملہ گناہ قابل مواخذہ ٹھہرائے گئے ہیں۔ یہ تو ادنیٰ سی جھلک ہے (جس کی مختصر سی جھلک نمایاں کی گئی ہے) ورنہ قرآن وسنت کی تعلیمات کا خلاصہ تزکیہ عقائد واعمال اور تزکیہ اخلاق وتہذیب ہے۔ جس کی تفاصیل تشریحات اور توضیحات سے تفاسیر شروح احادیث اور کتب فقہ بھری ہوئی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اسلامی اخلاقیاتی اقدار کو اپناتے ہوئے اس کے فروغ اور اشاعت کی توفیق عطا فرمائے نیز باطل تہذیبوں کی اخلاقی بے راہ روی کے نتائج قبیحہ کو اجاگر کرتے ہوئے امت مسلمہ کو اس کی نحوستوں سے محفوظ رکھنے کیلئے جدوجہد کی توفیق خاص سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!

أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا
حکمت میں سے ہے کہ جسے تیرے رب نے تیری طرف وحی کیا ہے اور اللہ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہ بنا
آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا ﴿٣٩﴾ أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ
اور ورنہ تو ملزم مردود بنا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ کیا تمہارے رب نے
بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا
تمہیں چن کر بیٹے دے دیے اور اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا تم بڑی
ع ٤ عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ
بات کہتے ہو۔ اور ہم نے اس قرآن میں کئی طرح سے بیان کیا تا کہ وہ سمجھیں حالانکہ اس سے انہیں
إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَابْتَغَوْا
نفرت ہی بڑھتی جاتی ہے۔ کہہ دو اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا وہ کہتے ہیں تب تو انہوں
إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا
نے عرش والے تک کوئی راستہ نکال لیا ہوتا۔ وہ پاک ہے اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے وہ بہت ہی بلند
كَبِيرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ
ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں
وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ
اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے
إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ
بے شک وہ بردبار بخشنے والا ہے۔ اور جب تو قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو
بَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا ﴿٤٥﴾ وَجَعَلْنَا
آخرت کو نہیں مانتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیتے ہیں۔ اور ہم نے
عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا
ان کے دلوں پر پردے کر دیے ہیں تا کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ڈال دی ہے اور
ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿٤٦﴾
جب تو قرآن میں صرف اپنے رب ہی کا ذکر کرتا ہے تو پیٹھ پھیر کر نفرت سے بھاگتے ہیں۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

٤٠۔ مشرکین کی غلیظ ترین بد اعتقادی کا پرزور مذمتی اظہار۔

٤١۔ قرآن مقدس کی پرزور ناصحانہ و مشفقانہ تاکیدات کے باوجود کفار کی طرف سے نفرت آمیز رویہ کے اظہار کا مذمتی ذکر۔

٤٢ تا ٤٣۔ مشرکین کے فساد اعتقاد کا دلیل عقلی کے ذریعہ واضح تردیدی اظہار و بیان۔

٤٤۔ وحدہٗ لاشریک ذات کی عظمت خاص کا پرہیبت دلیل سے ذکر۔

٤٥ تا ٤٦۔ مسلسل انکار حق کے نتیجہ میں کفار کے لیے قبول ایمان کے باطنی خدائی حجابات (پردوں) کا برہمی اظہار اور ذکر توحید پر کفار کے منفی ردعمل کا مذمتی ذکر۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ
ہم خوب جانتے ہیں جس غرض سے یہ سنتے ہیں جب یہ لوگ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور جس وقت آپس
نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۴۷
میں سرگوشیاں کرتے ہیں جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم محض ایسے شخص کا ساتھ دیتے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
دیکھ تیرے لیے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں سو گمراہ ہو گئے پھر وہ راستہ نہیں
سَبِيْلًا ۝۴۸ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا
پا سکتے۔ اور کہتے ہیں کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے پھر نئے بن کر
جَدِيْدًا ۝۴۹ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝۵۰ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ
اٹھیں گے؟ کہہ دو تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ۔ یا کوئی اور چیز جسے تم اپنے
فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ
دلوں میں مشکل سمجھتے ہو پھر وہ کہیں گے ہمیں دوبارہ کون لوٹائے گا کہہ دو وہی جس نے
اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ
تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے پھر تمہارے سامنے سروں کو ہلا کر کہیں گے کہ وہ کب ہو گا
قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝۵۱ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ
کہہ دو شاید وہ وقت بھی قریب آ گیا ہو۔ جس دن تمہیں پکارے گا پھر اس کی تعریف کرتے ہوئے چلے
وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۵۲ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ ع ۱۲/۵
آ ؤ گے اور خیال کرو گے کہ بہت ہی کم ٹھہرے تھے۔ اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہی بات کہیں جو
هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
بہتر ہو بے شک شیطان آپس میں لڑا دیتا ہے بیشک شیطان
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝۵۳ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ
انسان کا کھلا دشمن ہے۔ تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے اگر چاہے تم پر رحم کرے
اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝۵۴ وَرَبُّكَ
اور اگر چاہے تمہیں عذاب دے اور ہم نے تجھے ان پر ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔ اور تیرا رب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۷ تا ۴۸۔ کفار و مشرکین کے منفی فکر و عمل پر مبنی اعتقادی فساد کے اظہار کا مذمتی بیان۔

۴۹ تا ۵۲۔ عقیدۂ آخرت کے حوالہ سے کفار کی بد اعتقادی کا پر زور تردیدی اظہار اور روز قیامت ان کے حوالہ سے اظہارِ حقیقت کا ذکر۔

(اگلی آیت میں انسانی اصلاحِ احوال کے لیے ہدایات کے پس منظر میں مزید نصیحت کا ذکر)

۵۳۔ بندوں کو ہمکلامی کے دوران شائستگی اختیار کرنے کی تلقین اور ناشائستگی و بداخلاقی کے شیطانی اثر بد کا تنبیہی ذکر۔

اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ
خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور ہم نے بعض پیغمبروں کو
عَلٰی بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ
بعض پر فضیلت دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی۔ کہہ دو انہیں پکارو جنہیں تم
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾
اس کے سوا سمجھتے ہو وہ نہ تمہاری تکلیف دور کر سکیں گے اور نہ اسے بدلیں گے۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ
وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں جو ان میں سے زیادہ مقرب ہیں وہ بھی اپنے رب کی طرف نیکیوں کا
وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ
ذریعہ تلاش کرتے ہیں اور اس کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے
مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔ اور ایسی کوئی بستی نہیں جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ
اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾
کریں یا اسے سخت عذاب نہ دیں یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔
وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ
اور ہم نے اس لیے معجزات بھیجنے موقوف کر دیے کہ پہلوں نے انہیں جھٹلایا تھا
وَاٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ
اور ہم نے ثمود کو اونٹنی کا کھلا ہوا معجزہ دیا تھا پھر بھی انہوں نے اس پر ظلم کیا اور یہ معجزات تو ہم محض ڈرانے
اِلَّا تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا
کے لیے بھیجتے ہیں۔ اور جب ہم نے تم سے کہہ دیا تھا کہ تیرے رب نے سب کو قابو میں کر رکھا ہے اور
الرُّءْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی
وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا اور وہ خبیث درخت جس کا ذکر قرآن میں ہے ان سب کو ان لوگوں کے
ع ۶ الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْنَا
لیے فتنہ بنا دیا اور ہم انہیں ڈراتے ہیں سو اس سے ان کی شرارت اور بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اور جب

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۵۴۔ تعلیمات حسنہ کے مثبت یا منفی اثرات قبول کرنے والوں سے خدائی سلوک کا سبق آموز اظہار اور آپ ﷺ کے تبلیغی فریضۂ منصبی کا حقیقت افروز ذکر و بیان۔

۵۵۔ احاطۂ علم کی خدائی صفت خاص کا واعظانہ اظہار اور اسی صفت علم کے پس منظر میں انبیاء کے مابین فرق مراتب رکھنے کا حکمتی ذکر کرتے ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کرنے کا خاص پیرائے سے بیان (زبور میں خاتم الانبیاء کے حوالہ سے عطائے نبوت و خلافت ارضی کا خصوصی ذکر موجود تھا)

۵۶۔ کفار کے شرکاء (معبودان باطلہ) کی بے اختیاری و بے بسی کا طنز آمیز ذکر۔

۵۷۔ کفار جن کے قرب کا وسیلہ اختیار کرتے ہیں ان مقربین کے خود اپنے اعتقادی فکر و عمل کا (اصلاح عقیدہ کے لیے) زوردار ناصحانہ بیان۔

۵۸۔ قیامت سے قبل دنیا میں ہلاکت کے فطری (طبعی اسباب) یا غیر فطری (غیر معمولی، عبرتی) اقدامات کے متعلق خدائی اٹل فیصلے کا اظہار۔

۵۹۔ کفار کے فرمائشی مطالبات پورا نہ کرنے کی وجہ اور حکمت کا باحوالہ (قوم ثمود کی وجہ ہلاکت) تنبیہی ذکر اور نشانیوں کے اظہار کے متعلق بھی خدائی مصلحت کا واعظانہ اظہار۔

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ
ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب سجدہ میں گر پڑے کہا کیا میں ایسے
خَلَقْتَ طِيْنًا ۚ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ
شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے۔ کہا بھلا دیکھ تو یہ شخص جسے تو نے مجھ سے بڑھایا اگر تو مجھے
اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ
قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں بھی سوائے چند لوگوں کے اس کی نسل کو قابو میں کر کے رہوں گا۔
اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾
فرمایا جا پھر ان میں سے جو کوئی تیرے ساتھ ہوا تو جہنم تم سب کی پوری سزا ہے۔
وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ
ان میں سے جسے تو اپنی آواز سنا کر بہکا سکتا ہے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے بھی چڑھا دے
بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ
اور ان کے مال اور اولاد میں بھی شریک ہو جا اور ان سے وعدے کر
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
اور شیطان کے وعدے بھی محض فریب ہی تو ہیں۔ بے شک میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہیں ہوگا
سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ
اور تیرا رب کافی کارساز ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لیے دریا میں
فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا
کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہی تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جب
مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ
تم پر دریا میں کوئی مصیبت آتی ہے تو بھول جاتے ہو جنہیں اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے پھر جب وہ
اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ
تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم اس سے منہ موڑ لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔ پھر کیا تم اس
بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ
بات سے نڈر ہو گئے کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۶۰۔ خدائی صفتِ خاص کی خبر دیتے ہوئے واقعۂ معراج نیز خاص درخت کے جہنم میں موجود ہونے کے متعلق کفار کے انکار و اعتراض کا ذکر مزید خدائی تنبیہات کے اظہار کے باوجود کفار کے باغیانہ ردعمل کا مذمتی اظہار۔

۶۱ تا ۶۵۔ (نافرمانی و سرکشی کے موجد) ابلیس کے حضرت آدمؑ کو سجدۂ تعظیمی کے متعلق حکمِ خداوندی سے انکار اور اس پر خدائی باز پرس کے نتیجہ میں شیطان کے بغاوتی مکالمہ اور ناحق جرأت جیسے عبرت آمیز واقعہ کا ذکر۔

۶۶۔ انسانیت پر خدائی انعام خاص کا احسانی بیان۔

۶۷۔ مشکلات میں خدائی مشکل کشائی کے بعد مشرکین کے دوبارہ اظہار شرک کا شکایاتی و مذمتی ذکر۔

۶۸ تا ۶۹۔ نافرمانوں پر خدائی گرفت کی مختلف صورتوں کا تنبیہی اظہار و بیان۔

وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ

بھیج دے پھر تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ۔ یا تم اس بات سے بالکل نڈر ہو گئے ہو کہ وہ دوبارہ تمہیں پھر دریا

عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا

میں لوٹا لائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہاری ناشکری سے تمہیں غرق کر دے پھر اپنی

لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ

طرف سے ہم پر کوئی باز پرس کرنے والا بھی نہ پاؤ۔ اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور

وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ

دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں

خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ ع ٧

فضیلت عطا کی۔ جس دن ہم ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے سو جسے

أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ

اس کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا سو وہ لوگ اپنا اعمالنامہ پڑھیں گے اور وہ تاگے کے برابر

فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ

ظلم نہیں کئے جائیں گے۔ اور جو کوئی اس جہاں میں اندھا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راستہ

وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا

سے بہت دور ہٹا ہوا۔ اور بیشک وہ قریب تھے کہ تجھے اس چیز سے بہکا دیں جو ہم نے تجھ پر بذریعہ وحی

إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا

بھیجی ہے تاکہ تو اس کے سوا ہم پر بہتان باندھنے لگے اور پھر تجھے اپنا دوست بنا لیں۔ اور اگر

أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ

ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو تو کچھ تھوڑا سا ان کی طرف جھکنے کے قریب تھا۔ اس وقت ہم تجھے زندگی

ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾

میں اور موت کے بعد دوہرا عذاب چکھاتے پھر تو اپنے واسطے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ پاتا۔

وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا

اور وہ تو تجھے اس زمین سے دھکیل دینے کو تھے تاکہ تجھے اس سے نکال دیں پھر

خلاصۂ مفہوم آیات بر طابق آیت نمبر

٧٠۔ انسانوں کو عطا کردہ خدائی شرف عام وخاص کا ذکر۔

٧١تا٧٢۔ روز قیامت بارگاہ الٰہی میں انسانوں کی اپنے مقتداؤں سمیت طلبی کا ذکر اور ان کے مختلف حتمی نتائج کا تنبیہی اظہار و بیان۔

٧٣۔ کفار کی فکری خباثت اور ذہنی سرکشی کا مذمتی ذکر۔

٧٤تا٧٥۔ کفار کی سخت ترین نظریاتی گمراہی کے باوجود آپ ﷺ کی ثابت قدمی کا مخصوص لہجے سے اظہار اور مستقبل میں بھی اُن سے دور رہنے کا تنبیہی طرز سے تاکیدی نصیحت کا بیان۔ (مقربین و خواص پر خدائی احسانات کے پس منظر میں اس طرح کے طرزِ خاص سے تنبیہ، شفقت کی عکاس ہوتی ہے جسے ہم کم فہم عوام کیا سمجھیں؟)

٧٦تا٧٧۔ آپ ﷺ کے خلاف مکہ مکرمہ سے نکالنے کی تدبیریں کرنے والے شرپسندوں کو مستقبل کے حوالہ سے سخت خدائی تنبیہ اور پہلے سے جاری خدائی اٹل سنتِ الٰہیہ (قانون خداوندی) کا زور دار اظہار و بیان۔ (دشمنان حق کی ایذا رسانی کے غم کا بہترین مداوا (علاج) خدائی عبادات

لَا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۷۶ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ
وہ بھی تیرے بعد بہت ہی کم ٹھہرتے۔ تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں ان کا یہی دستور رہا ہے
مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝۷۷ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ ع ۸ ۷ ۸
اور ہمارے دستور میں تم تبدیلی نہیں پاؤ گے۔ آفتاب کے ڈھلنے سے
الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ
رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز میں
مَشْهُوْدًا ۝۷۸ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ
مجمع ہوتا ہے۔ اور کسی وقت رات میں تہجد پڑھا کرو جو تیرے لیے زائد چیز ہے قریب ہے کہ تیرا رب
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝۷۹ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ
مقام محمود میں پہنچا دے۔ اور کہہ اے میرے رب مجھے خوبی کے ساتھ پہنچا دے اور مجھے خوبی کیساتھ
اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝۸۰
نکال لے اور کر دے میرے لیے اپنی طرف سے غلبہ جس کے ساتھ نصرت ہو۔
وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝۸۱
اور کہہ دو کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے ہی والا تھا۔
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ
اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمانداروں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں اور
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝۸۲ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ
ظالموں کو اس سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے
نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ۝۸۳ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے۔ کہہ دو کہ ہر شخص اپنے
شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝۸۴ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ ع ۹ ۷ ۹
طریقہ پر کام کرتا ہے پھر تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ سب سے زیادہ ٹھیک راہ پر کون ہے۔ اور یہ لوگ تجھ
الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا
سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دو رُوح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

میں مصروف ہو جانا)۔

۷۸۔ فرضی نمازوں کے اپنے مقررہ وقتوں میں ادائیگی کے اہتمام کا پرزور حکم۔

۷۹۔ نماز تہجد کی خصوصی فضیلت اور آپ ﷺ کے لیے اس کی عظمت و اہمیت کا بطورِ خاص شاندار احسانی اظہار۔

۸۰ تا ۸۱۔ مشرکین کی سخت ایذا رسانی پر آپ ﷺ کی ہجرت اور مستقبل میں اس کے دوررس نتائج کی پیشگی اطلاع خاص اور اس موقع پر بارگاہ الٰہی میں عجز و شکر سے لبریز دعائیہ کلمات کا اظہار و بیان۔

۸۲۔ مومنین پر قرآن مقدس کی ظاہری اور (بطورِ خاص) باطنی برکات و ثمرات کا احسانی اظہار اور کفار پر اس کے منفی اثرات کا مذمتی ذکر۔

۸۳۔ انسانی فطرت کی کمزوریِ خاص کا شکایاتی ذکر۔

۸۴۔ ہر انسان کے مثبت یا منفی عمل کے باطنی اثرات (کہ کون حق پر ہے اور کون باطل) کے حوالے سے خدائی علم خاص کا تنبیہی ذکر۔

قَلِيلًا ۝ وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

وہ بہت ہی تھوڑا ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اسے اٹھالیں پھر تجھے

لَكَ بِهِۦ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۝٨٦ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُۥ كَانَ

اس کے لیے ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی نہ ملے۔ مگر یہ صرف تیرے رب کی رحمت ہے بیشک تجھ پر

عَلَيْكَ كَبِيرًا ۝٨٧ قُل لَّئِنِ ٱجْتَمَعَتِ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟

اس کی بڑی عنایت ہے۔ کہہ دو اگر سب آدمی اور سب جن مل کر بھی

بِمِثْلِ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِۦ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

ایسا قرآن لانا چاہیں تو ایسا نہیں لا سکتے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار

ظَهِيرًا ۝٨٨ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ

کیوں نہ ہو۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر ایک قسم کی مثال بھی کھول کر بیان کردی ہے

فَأَبَىٰٓ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝٨٩ وَقَالُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ

پھر بھی اکثر لوگ انکار کیے بغیر نہ رہے۔ اور کہا ہم تمہیں ہرگز نہ مانیں گے یہاں تک کہ تو ہمارے لیے

لَنَا مِنَ ٱلْأَرْضِ يَنۢبُوعًا ۝٩٠ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَ

زمین سے کوئی چشمہ جاری کر دے۔ یا تیرے لیے کھجور اور انگور کا کوئی باغ ہو

عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ ٱلْأَنْهَٰرَ خِلَٰلَهَا تَفْجِيرًا ۝٩١ أَوْ تُسْقِطَ ٱلسَّمَآءَ كَمَا

پھر تو اس باغ میں بہت سی نہریں جاری کردے۔ یا جیسا تو خیال کرتا ہے

زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِىَ بِٱللَّهِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ قَبِيلًا ۝٩٢ أَوْ يَكُونَ

ہم پر کوئی آسمان کا ٹکڑا گرا دے یا تو اللہ اور فرشتوں کو روبرو لے آ۔ یا تیرے

لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

پاس کوئی سونے کا گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور ہم تو تیرے چڑھنے کا بھی یقین نہیں کریں گے

حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَٰبًا نَّقْرَؤُهُۥ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّى هَلْ كُنتُ إِلَّا

یہاں تک کہ تو ہمارے پاس ایسی کتاب لائے جسے ہم بھی پڑھ سکیں کہہ دو میرا رب پاک ہے میں تو فقط

ع بَشَرًا رَّسُولًا ۝٩٣ وَمَا مَنَعَ ٱلنَّاسَ أَن يُؤْمِنُوٓا۟ إِذْ جَآءَهُمُ ٱلْهُدَىٰٓ

ایک بھیجا ہوا انسان ہوں۔ اور لوگوں کو ایمان لانے سے جب کہ ان کے پاس ہدایت آ گئی صرف اسی

خلاصہ مفہوم آیات بہ مطابق آیت نمبر

۸۵۔ رُوح کی حقیقت کے حوالے سے (ناقابل فہم) سوال کا (عام فہم) اعتقادی طرزِ خاص سے جواب۔

۸۶ تا ۸۷۔ وحی جیسی نعمت سلب کرنے کی غیر محدود قدرت رکھنے والی ذات کی طرف سے آپ ﷺ پر خصوصی فضل و کرم الٰہی کا احسانی بیان۔

۸۸۔ قرآنی حقیقت پر شک کرنے والوں کیلئے ہمہ جہت آفاقی چیلنج کا زور دار اظہار۔

۸۹۔ حقائق سے لبریز مکرر اظہارِ دلائل کے باوجود کفار کے انکاری رویہ کا شکایاتی ذکر۔

۹۰ تا ۹۳۔ جملہ مدلل حقائق کے اظہار کے باوجود کفار کے سلسلہ وار فرمائشی مطالبات کا مذمتی ذکر۔

اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ
چیز نے روکا ہے کہ کہنے لگے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دو اگر زمین میں فرشتے
مَلٰۤٮِٕكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَٮِٕنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا
اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم آسمان سے ان پر فرشتہ ہی رسول بنا
رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ
کر بھیجتے۔ کہہ دو کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں
خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ
سے خبردار دیکھنے والا ہے۔ اور جسے اللہ راہ دکھائے وہی راہ پانے والا ہے اور جسے گمراہ کردے پھر تو ان
تَجِدَ لَهُمۡ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِهٖؕ وَنَحۡشُرُهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَلٰى
کے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست نہیں پائے گا اور ہم انہیں قیامت کے دن
وُجُوۡهِهِمۡ عُمۡيًا وَّبُكۡمًا وَّصُمًّاؕ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُؕ كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ
منہوں کے بل اندھے گونگے بہرے کرکے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جب بجھنے لگے گی تو
سَعِيۡرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا كُنَّا النصف
ان پر اور بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا اس لیے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہا کہ کیا جب
عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِيۡدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ
ہم ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ کیا انہوں نے نہیں
اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ
دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے وہ ان جیسے اور بھی بنا سکتا ہے اور اس نے ان کے
وَجَعَلَ لَهُمۡ اَجَلًا لَّا رَيۡبَ فِيۡهِؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوۡنَ اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿۹۹﴾ قُلۡ
لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کوئی شک نہیں اس پر بھی ظالم انکار کئے بغیر نہ رہے۔ کہہ دو
لَّوۡ اَنۡتُمۡ تَمۡلِكُوۡنَ خَزَآٮِٕنَ رَحۡمَةِ رَبِّىۡۤ اِذًا لَّاَمۡسَكۡتُمۡ خَشۡيَةَ
اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم انہیں خرچ ہو جانے کے
الۡاِنۡفَاقِؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ قَتُوۡرًا ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسٰى تِسۡعَ اٰيٰتٍۢ ع ۱۱
ڈر سے بند ہی کر رکھتے اور انسان بڑا تنگ دل ہے۔ اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دی تھیں

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۹۴۔ حضرت محمد ﷺ کے بطور نبی انتخاب پر کفار کی غیر معقول اعتراضی روش کا ندمتی اظہار۔

۹۵۔ فرشتوں کے بطور نبی نہ بھیجنے کا حکمتی اظہار و بیان۔

۹۶۔ کفار کے انکار نبوت پر خاتم الانبیاء ﷺ کے لیے عظیم شہادت کی مہر تصدیق کا ذکر۔

۹۷ تا ۹۸۔ ہدایت و ضلالت کے متعلق خدائی مخفی حکمت کا ذکر کرتے ہوئے روز محشر (ان کے انکار آیات کی وجہ سے) کفار پر عبرتناک خدائی گرفت و انتقام کا غضبناک اظہار و بیان۔

۹۹۔ روز قیامت دوبارہ آسمان و زمین کی تخلیق کا دلیل عقلی سے اثباتی ذکر اور کفریہ اعتقاد رکھنے والوں کے لیے (گرفت کا) ایک وقت مقرر ہونے کا تنبیہی ذکر۔

۱۰۰۔ ظاہری اختیار خاص کا فکر انگیز ذکر و بیان (کہ وہ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ تاج نبوت کس خوش نصیب کے سر پہ جچتا اور سجتا تھا، مزید نبوت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو چکا)۔

بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ
پھر بنی اسرائیل سے بھی پوچھ لو جب موسیٰ ان کے پاس آئے تو فرعون نے
اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ
اسے کہا اے موسیٰ میں تو تجھے جادو کیا ہوا خیال کرتا ہوں۔ کہا یہ تو تجھے معلوم ہے کہ یہ آسمانوں اور زمین
اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ
کے مالک ہی نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے نازل کی ہیں اور بیشک میں تجھے اے فرعون ہلاک کیا
مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ
ہوا خیال کرتا ہوں۔ پھر اس نے ارادہ کیا کہ انہیں اس زمین سے نکال دے تب ہم نے اسے اور اس
مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا
کے سب ساتھیوں کو غرق کر دیا۔ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس زمین میں آباد رہو
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ
پھر جب آخرت کا وعدہ آئیگا ہم تمہیں سمیٹ کر لے آئیں گے۔ اور ہم نے اس قرآن کو سچائی سے
وقف لازم اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾
نازل کیا اور وہ سچائی سے ہی نازل ہوا اور ہم نے تجھے صرف خوشی سنانیوالا اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے۔
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾
اور ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا تاکہ تو مہلت کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور ہم
قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا
نے اسے آہستہ آہستہ اتارا ہے۔ کہہ دو تم اسے مانو یا نہ مانو بیشک وہ لوگ جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ
ہے جب ان پر پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں پر سجدہ میں گرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے
اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ
بیشک ہمارے رب کا وعدہ ہو کر رہے گا۔ اور ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے گرتے ہیں
يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا
اور ان میں عاجزی زیادہ کر دیتا ہے۔ کہہ دو اللہ کہہ کر یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے پکارو سب اسی کے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۰۱تا۱۰۲۔ سلسلۂ نبوت کے ایک سابق تاجدار حضرت موسیٰ کے فرعونیوں کی طرف مخصوص ۹ نشانیوں کے ساتھ بعثت (آمد) اور فرعون کے منفی ردِعمل اور حضرت موسیٰ سے اُس کے باغیانہ مکالمہ کا ذکر۔

۱۰۳۔ فرعون کے خطرناک عزائم اور اس پر خدائی گرفت کا ذکرِ خاص۔

۱۰۴۔ ظالم فرعونی اقتدار کے عبرتناک خاتمہ کے بعد بنی اسرئیلیوں کو خدائی حکمِ خاص کا بیان۔

۱۰۵۔ تصدیقِ نزولِ حق و تصدیقِ رسالت کا شاندار اندازِ بیان۔

۱۰۶۔ قرآن مقدس کے تدریجی (سلسلہ وار) نزول کا حکمت افروز اظہار۔

۱۰۷تا۱۰۹۔ قبول حق کے حوالہ سے اہل ایمان کے اطاعت شعار جذبۂ صالحہ کا توصیفی ذکر۔

تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

عمدہ نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ چلاکر پڑھ اور نہ بالکل ہی آہستہ

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

پڑھ اور اس کے درمیان راستہ اختیار کر۔ اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن

نہ کوئی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا سلطنت میں شریک ہے اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے

لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿١١١﴾ ع ۱۲ ۱۲

اس کا مددگار ہے اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَعَشْرُ آيَاتٍ وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب اتاری اور اس میں ذرا بھی

عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ

کجی نہیں رکھی۔ ٹھیک اتاری تا کہ اس سخت عذاب سے ڈراوے جو اس کے ہاں ہے ایمان داروں کو

الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾ مَّاكِثِينَ فِيهِ

خوشخبری دے جو اچھے کام کرتے ہیں کہ ان کے لیے اچھا بدلہ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ

أَبَدًا ﴿٣﴾ وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ﴿٤﴾ مَّا لَهُم بِهِ مِنْ

رہیں گے۔ اور انہیں بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ ان کے پاس اسکی کوئی

عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِن

دلیل نہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کے پاس تھی کیسی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ

يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ

لوگ بالکل جھوٹ کہتے ہیں۔ پھر شاید تو ان کے پیچھے افسوس سے اپنی جان ہلاک کر دیگا اگر

يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ﴿٦﴾ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً

یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائے۔ جو کچھ زمین پر ہے بیشک ہم نے اسے زمین کی زینت بنا دیا ہے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۱۱۰۔ خدائی صفات عظیمہ کے ذریعہ اظہار عبودیت و عجز کی عمومی اجازت اور عبادت خاص (نماز) میں اظہار اعتدال کا تربیتی حکم۔

۱۱۱۔ شرک سے پاک خدائی صفاتِ خاص کے اعتقادی اظہار کا زوردار حکم و بیان۔

سورۃ الکھف

۱ تا ۳۔ خودثنائی (اپنی تعریف خود کرنا) کی حقدار اصل ذات کی طرف سے نزولِ نعمتِ عظمیٰ (نزول قرآن) پر اظہار حمد و شکر اور غیر معمولی صفات کتاب کا عظمتی ذکر نیز مقصد نزول اور اطاعت گذاروں کے لیے ابدی انعام و اکرام کا احسانی بیان۔

۴ تا ۵۔ مقصدِ نزول کا بیانِ مزید اور انتہائی شرکیہ اعتقادی کلمات کا اظہار کرنے والے جاہل اور منہ پھٹ کفار کی جرأتِ باطل کا مذمتی ذکر۔

۶۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی امت کے لیے حد سے زیادہ احساسِ شفقت اور عدمِ قبولیتِ ایمان پر بے انتہا اظہارِ حسرت و غم کا تنبیہی ذکر و بیان۔

لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا

تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں کون اچھے کام کرتا ہے۔ اور جو کچھ اس پر ہے بیشک ہم سب کو چٹیل

صَعِيدًا جُرُزًا ۝٨ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ

میدان کر دیں گے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور کتبہ والے

كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝٩ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا

ہماری نشانیوں میں سے عجیب چیز تھے۔ جب کہ چند جوان اس غار میں آبیٹھے پھر کہا اے ہمارے رب ہم

آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ

پر اپنی طرف سے رحمت نازل فرما اور ہمارے اس کام کے لیے کامیابی کا سامان کردے۔ پھر ہم نے کئی

آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝١١ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ

سال تک غار میں ان کے کان بند کر دیے۔ پھر ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ دونوں

الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۝١٢ نَّحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم ع ۱۲ ۱۴

جماعتوں میں سے کس نے یاد رکھی ہے جتنی مدت وہ رہے۔ ہم تمہیں ان کا صحیح حال سناتے

بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝١٣ وَرَبَطْنَا

ہیں۔ بیشک وہ کئی جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے انہیں اور زیادہ ہدایت دی۔ اور ہم

عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

نے ان کے دل مضبوط کر دیے جب وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا

لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَٰهًا ۖ لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ۝١٤ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا

رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو ہرگز نہ پکاریں گے ورنہ ہم نے بڑی ہی بیجا بات کہی۔ یہ ہماری قوم

اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً ۖ لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ ۖ

ہے انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں ان پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝١٥ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ اور جب تم ان سے الگ ہو گئے ہو اور اللہ

وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن

کے سوا جنہیں وہ معبود بناتے ہیں تب غار میں چل کر پناہ لو تم پر تمہارا رب اپنی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۷تا۸۔ زمین کی عارضی رونق (چمک دمک) اور ذرائع زینت کا ابتلائی (امتحانی و آزمائشی) پس منظر بیان کرتے ہوئے انجام کار اس کی عبرتناک فنائیت کا واعظانہ اظہار۔

(عجائبات تاریخ کے عبرتناک واقعات میں سے ایک اہم اور منفرد تاریخی واقعۂ عجیب کا نصیحت آموز تفصیلی ذکر)

۹۔ اصحاب کہف ورقیم کے واقعہ کا آیاتِ عجیب کے منفرد عنوان سے سلسلہ وار اظہار و بیان۔

۱۰۔ چند صاحب بصیرت نوجوانوں کا مشکل حالات کے باعث غار میں پناہ لینے اور ان کی بارگاہ الٰہی میں التجائے خاص کا ذکر۔

۱۱۔ ان نوجوانوں کا غار خاص میں سال ہا سال معجزاتی قیام۔

۱۲۔ طویل معجزاتی نیند سے بیداری کے تجربہ کا پس منظر سمیت اظہار و بیان۔

۱۳۔ چند نوجوانوں کے قبول ایمان و ہدایت کے واقعہ صادقہ کا خدائی بیان۔

۱۴تا۱۵۔ اُن ایماندار نوجوانوں کو عطائے استقامت اور ان کی بصیرت افروز حق گوئی نیز شرکیہ فکر و اعتقادی فساد سے بیزاری کا ذکر و بیان۔

رَحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا
رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لیے تمہارے اس کام میں آرام کا سامان کر دیگا۔ اور تو سورج کو دیکھے گا
طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ
جب وہ نکلتا ہے تو ان کی غار کے دائیں طرف سے ہٹا ہوا رہتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان کے بائیں
ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ
طرف سے کتراتا ہوا گزر جاتا ہے اور وہ اس کے میدان میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جسے
يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے پھر اس کے لیے تمہیں کوئی بھی
مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ
کارساز راہ پر لانیوالا نہیں ملے گا۔ اور تو انہیں جاگتا ہوا خیال کرے گا حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم
الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ
انہیں دائیں بائیں پلٹتے رہتے ہیں اور ان کا کتا چوکھٹ کی جگہ اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے
لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾
اگر تم انہیں جھانک کر دیکھو تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہو اور البتہ تم پر ان کی دہشت چھا جائے۔
وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ
اور اسی طرح ہم نے انہیں جگا دیا تاکہ ایک دوسرے سے پوچھیں ان میں سے ایک نے کہا تم کتنی دیر
لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا
ٹھہرے ہو انہوں نے کہا ہم ایک دن یا دن سے کم ٹھہرے ہیں کہا تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنی دیر تم ٹھہرے
لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ
ہو اب اپنے میں سے ایک کو یہ اپنا روپیہ دے کر اس شہر میں بھیجو پھر دیکھے کون سا
اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ
کھانا ستھرا ہے پھر تمہارے پاس اس میں سے کھانا لائے اور نرمی سے جائے اور تمہارے متعلق
بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ
کسی کو نہ بتائے۔ بے شک وہ لوگ اگر تمہاری اطلاع پائیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

١٦۔ نوجوانوں کا بعد از مشاورت شرکیہ ماحول سے کنارہ کشی کرنے کے لیے غار میں پناہ لینے کا فیصلہ اور غیبی نصرت الٰہیہ کا امید افزا اعتقادی اظہار۔

١٧۔ غار کے قدرتی ماحول اور ہیئتِ مخصوصہ (نقشہ و شکل) کا مشاہداتی و احساتی طرزِ خاص سے ذکر نیز اس واقعۂ خاص کو آیاتِ خداوندی سے تعبیر کرتے ہوئے ہدایت و گمراہی کے حوالہ سے عادتِ الٰہیہ کا اصولی ذکر۔

١٨۔ غار میں حالت نیند کے دوران ان کی ظاہری کیفیت عجیبہ اور انکی جسمانی حفاظت کے (غیر معمولی) طبعی ماحول کا مشاہداتی طرز سے ذکر نیز انکے ساتھ موجود کتے کی ہیئتِ خاص سمیت غار کے پُر ہیبت احوال کی منظر کشی کا (وقوع) بیان۔

١٩۔ سال ہا سال بعد ان کی بیداری کا حکمت آمیز اظہار اور (بعد از بیداری) مدت قیام کے متعلق نوجوانوں کے باہمی مکالمۂ خاص نیز حصولِ طعام (حلال و طیب) کے لیے کسی کو شہر میں مخفی انداز سے بھیجنے کا ذکر۔

فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
دین میں لوٹا لیں گے پھر تم کبھی فلاح نہیں پا سکو گے۔ اور اسی طرح ہم نے ان کی خبر ظاہر کر دی تا کہ
لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ
لوگ سمجھ لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں جبکہ
يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ
لوگ ان کے معاملہ میں جھگڑ رہے تھے پھر کہا ان پر ایک عمارت بنا دو ان کا رب ان کا حال
اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ
خوب جانتا ہے ان لوگوں نے کہا جو اپنے معاملہ میں غالب آ گئے تھے کہ ہم ان پر ضرور ایک
مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
مسجد بنائیں گے۔ بعض کہیں گے تین ہیں چوتھا ان کا کتا ہے اور بعض اٹکل پچو سے کہیں گے پانچ ہیں
كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ
چھٹا ان کا کتا ہے اور بعض کہیں گے سات ہیں آٹھواں ان کا کتا ہے کہہ دو ان کی گنتی میرا رب
اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڛ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً
ہی خوب جانتا ہے ان کا اصلی حال تو بہت کم لوگ جانتے ہیں سو تو ان کے بارے میں سرسری گفتگو کے
ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ ع ۱۵
سوا جھگڑا نہ کر اور ان میں سے کسی سے بھی ان کا حال دریافت نہ کر۔ اور کسی چیز کے متعلق یہ ہرگز نہ کہو
فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ
کہ میں کل اسے کر ہی دوں گا۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اپنے رب کو یاد کر لے جب بھول جائے اور کہہ دو
عَسٰٓي اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ
امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی بہتر راستہ دکھائے۔ اور وہ اپنے غار میں
ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ
تین سو سے زائد نو برس رہے ہیں۔ کہہ دو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنی مدت رہے تمام آسمانوں اور زمین کا
غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
علم غیب اسی کو ہے کیا عجیب دیکھتا اور سنتا ہے ان کا اللہ کے سوا کوئی بھی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۰۔ تعارف کی بجائے اخفا (اپنی پہچان چھپانے) کی وجہ کا حکمتی ذکر۔

۲۱۔ غار میں طویل قیام کے بعد ان کی بیداری کے پس منظر کا حکمت آمیز اظہار و بیان اور ان نوجوانوں کے جائے قیام کو یادگار کے طور پر محفوظ رکھنے کے متعلق لوگوں کی اختلاف رائے کا ذکر کرتے ہوئے انجام کار اس جگہ کو بطور مسجد بنانے کے فیصلہ کن اقدام کا بیان۔

۲۲۔ اصحٰب کہف کی تعداد کے متعلق اختلافی رائے کا ذکر اور اس حوالے سے غیر ضروری بحث کی بجائے اصولی تعلیم خداوندی اپنانے کا حکمت آمیز اظہار و بیان۔

۲۳ تا ۲۴۔ وعدہ کے وقت مشیت الٰہی (انشاء اللہ کہنے) کے حوالہ سے ناصحانہ تربیت الٰہی کا ذکر خاص۔

۲۵۔ مذکورہ صالح نوجوانوں کے غار میں قیام کی حتمی مدت کا اظہار۔

مِنْ وَّلِيٍّ ؗ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ

مددگار نہیں اور نہ ہی وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔ اور اپنے رب کی کتاب سے جو تیری طرف وحی

كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾

کی گئی ہے پڑھا کر و اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور تو اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پایگا۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضامندی چاہتے ہیں اور تو

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

اپنی آنکھوں کو ان سے نہ ہٹا کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے اور اس شخص کا کہنا نہ

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ

مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا ہے اور اس کا معاملہ حد

فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ الربع

سے گزرا ہوا ہے۔ اور کہہ دو سچی بات تمہارے رب کی طرف سے ہے پھر جو چاہے مان لے اور جو چاہے انکار

فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۚ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ

کردے بے شک ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے انہیں اس کی قناتیں گھیر لیں گی اور اگر فریاد

يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ ۚ وَ

کریں گے تو ایسے پانی سے فریاد رسی کیے جائیں گے جو تانبے کی طرح پگھلا ہوا ہوگا منہوں کو جھلس دیگا کیا

سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ

ہی بُرا پانی ہوگا اور کیا ہی بُری آرام گاہ ہوگی۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ہم بھی اُس کا

مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

اجر ضائع نہیں کریں گے جس نے اچھے کام کیے۔ وہی لوگ ہیں جن کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا

جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور باریک اور

خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ

موٹے ریشم کا سبز لباس پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیے لگانے والے ہوں گے کیا ہی

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۲۶۔ مدت قیام کے حوالے سے مزید غیر ضروری بحث و تمحیص سے گریز کی تلقین کرتے ہوئے جملہ امور غیبیہ کے حوالے سے خدائی صفات خاصہ کا اثبات اور شرک کی نفی کا اعتقادی اظہار۔

۲۷۔ بیانِ واقعہ خاص کے بعد آپ ﷺ کو وحیِ قطعی (کتاب مقدس) کی تعلیمات عام کرنے کا حکم اور منکرین حق کے انجام بد سے آگہی کا اظہار خاص۔

۲۸۔ متکبر کفار کی ذہنیت فاسدہ کو رد کرتے ہوئے (کمزور و ضعیف) جانباز و جانثاران حق (رضائے الٰہی کے طلبگاروں) کی بھرپور حوصلہ افزائی کا تاکیدی و حکمی اظہار و بیان۔

۲۹۔ سرکش کفار کے سامنے احقاقِ حق (حق کے واضح اظہار) کے بعد (انکارِ حق کیصورت میں) ان کو اُخروی خطرناک خدائی گرفت و انتقام کے المناک مناظر سے آگاہ کر دینے کے حکم کا بیان۔

۳۰ تا ۳۱۔ اس کے برعکس مومنین صالحین کے لیے خدائی حوصلہ افزائی اور انعامات خاص کا احسانی بیان۔

اختلافِ رائے اور آزادیٔ رائے

(زیرِ مطالعہ سورۃ الکہف آیت نمبر۲۱)

انسان کی فطرتی عادات/طبائع و مزاج میں اختلاف ایک بدیہی حقیقت ہے بلکہ مسلّمہ مُشاہداتی امر ہے کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد (مثلاً ۶ بچے ہیں) کے مزاج و طبائع میں واضح فرق دیکھا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں رائے کا اختلاف ظاہر ہوتا ہے۔ آگے اختلافِ رائے کی مختلف صورتیں ہیں جس کا عمر اور علم و تجربہ سے گہرا تعلق ہے، ایک انتہائی بے سمجھ/بالکل جاہل اور ناتجربہ کار/مخبوط الحواس، ان کی رائے کا معاشرہ میں کوئی اعتبار (وزن) نہیں سمجھا جاتا، سمجھدار/صاحبِ علم و فہم و تجربہ کار، سنجیدہ فکر کی رائے زیادہ معتبر اور صائب (درست) مانی جاتی ہے جبکہ غیر سنجیدہ، کم فہم و کم علم کم تجربہ والے انسان کی رائے میں درجہ بدرجہ وزن گھٹتا جاتا ہے۔ اس حد تک سمجھنا عام فہم بات ہے۔ اب یہ جاننا چاہیے کہ رائے کا اختلاف کس حد تک معتبر ہوتا ہے، اس کی حدود کیا ہیں؟ یاد رکھیے! ہر اختلاف قابلِ سماعت نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر اختلاف مذموم ہوتا ہے قطعی امور عقائد، فرائض اور اخلاقی حقائق پر اختلاف مذموم ہی نہیں بلکہ ناقابلِ سماعت ہے، کوئی انسان اگر ویسے ہی عقائد و فرائض کا منکر ہے یا اخلاقیاتی حقائق کو مسخ کر چکا ہے وہ ویسے ہی مخبوط الحواس اور پاگل کے درجہ میں پہنچ چکا۔ اس کا اختلافِ رائے کون معتبر سمجھے؟ اختلافِ رائے بھی اس کا معتبر ہوتا ہے جو اُس شعبہ کا کوئی ماہر ہو۔ ایسا انسان جو کسی شے کی الف، ب (حروف ابجد) تک واقف نہ ہو وہ اگر کسی غیر متعلقہ امر کے متعلق اپنی مہارت پر اصرار کرنے لگے تو گویا وہ غیر سنجیدہ فکر کا حامل ہے۔ محض سرسری مطالعہ یا معلومات پر کوئی ماہر قرار نہیں دیا جا سکتا، آج کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے کہ ہر شخص اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے غیر متعلقہ امور پر بھی اپنی فہم و بصیرت کا رعب جمانا چاہتا ہے اور ہر معاملہ میں اس کا اصرار ہوتا ہے کہ اس کو بھی اختلافِ رائے کا حق ہے۔ یہ حقیقت جب مُسلّمہ اور طے شدہ ہے کہ آپ اگر کسی علم یا فن کے ماہر نہیں تو آپ کی

رائے غیر معتبر ہوگی یہ تو کامن سینس (عام فہم) امر ہے جس کو سمجھنے کے لیے کسی افلاطونی دماغ کی ضرورت نہیں، پھر علمی میدان کی طرف آیئے، یہاں زیادہ قابلِ تحقیق امور، خاص طور پر قابلِ اجتہاد معاملات پر اصحابِ علم وبصیرت کا تفقہ کے حوالے سے اختلافِ رائے دیکھا، پڑھا، سنا جاتا ہے، یہاں بھی ہر شخص اپنے آپکو علمی متدلات میں اختلافی رائے کے اظہار کرنے کی جرأت نہیں کرتا بلکہ اگر واقعاتی حقائق میں مجتہد فیہ مسئلہ اصحابِ تحقیق کے سامنے پیش کیا جائے تو پھر ماہرین کی علمی شوریٰ منعقد کی جاتی ہے جہاں اُس پر کھل کر علمی آراء سامنے لائی جاتی ہیں یہاں بھی یہ نکتہ اہم ہوتا ہے کہ کوئی بھی اپنے علمی اختلافِ رائے پر قطعی اصرار نہیں کرتا کہ میری رائے ہی صائب و درست ہے بلکہ امورِ اجتہادی میں اتنی شدت اختیار کرنا سلف کے ہاں کبھی پسندیدہ امر نہیں سمجھا گیا، دوسروں کے بالمقابل آپ کی دلیل کا مستحکم ہونا اپنی جگہ مگر کسی پر کوئی وحی تو نہیں آسکتی کہ آپ کی رائے ہی عند اللہ زیادہ معتبر ہے، ایسے دیگر امور (سیاسی نکتہ نگاہ یا مذہبی امور مین طریقہ کار کا اختلاف) میں اختلافِ رائے کو انا کا مسئلہ بنا لینا انتہائی خطرناک رجحان ہے جس کی اصلاح ضروری ہوتی ہے، اِعْجَابُ کُلِّ ذِیْ رَأْيٍ بِرأْيِه کو فتنہ سمجھا جاتا ہے اللہ پاک ہر فتنہ سے محفوظ رکھے (آمین) علماء کو عموماً تنگ نظر و شدت پسند کہا جاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ علماءِ حق و اصحابِ تحقیق نے کسی میدان میں تنگ نظری کی بجائے وسعتِ فکری دکھائی ہے، کبھی دوسروں کے تحقیقی میدان میں مداخلت یا رائے زنی نہیں کی۔ ہر ایک کے تحقیقی میدان میں ان کی فنی خدمات کو سراہا ہے کسی بھی شعبہ کے ماہرین کے سامنے غیر متعلقہ امور میں زبردستی اختلافِ رائے کا اظہار نہیں کیا، یہ وسعتِ فکری ہے یا تنگ نظری؟ اب کوئی انجینئر، ڈاکٹر، مکینک، صحافی وغیرہ قرآن/حدیث/فقہ دیگر اسلامی موضوعات جن پر اُس کو کوئی عبور یا مہارت نہیں وہ آکر کہنا/رائے زنی شروع کر دے کہ اس میں ہماری رائے یہ ہے یا ہمیں اس میں اختلاف ہے۔ اُن سے کوئی کہے کہ آپ جب اس شعبہ کے ماہر ہی نہیں تو آپ کی رائے کیسے سنی جائے؟ (یا معتبر سمجھی جائے)

اور یہ مسلّم طے شدہ حقائق کے برعکس آپ کی فضول رائے پر کیسے کان دھرے جائیں۔ اس بنیادی عام فہم قانون وتجزیاتی حقیقت کو پیش نظر رکھنے سے بہت ساری وہ علمی پیچیدگیاں حل ہو جاتی ہیں جو عام طور پر معاشرے کے ایسے افراد کی پیدا کردہ ہوتی ہیں۔ جو فیلڈ (شعبہ) سے تعلق ہی نہیں رکھتے بلکہ زبردستی دانشور بن کر مسلط ہو جاتے ہیں۔ اب ذرا دوسری فکری غلط فہمی کے ازالہ کی طرف آیئے۔ اور وہ ہے آزادی رائے، یہ ایک ایسا پُرکشش عنوان ہے جو بظاہر بنیادی انسانی حقوق کا خوبصورت چہرہ کہا جاسکتا ہے، مگر حقائق کے برعکس دنیا میں کوئی بھی دانشور، ادارہ/قومی یا بین الاقوامی اس مطلق آزادی رائے کا قائل نہیں ہے۔ فی الحال مذہبی حقائق کی بجائے صرف دُنیوی امور پر ہی آزادی رائے کا مفہوم عام مراد لیں۔ تو پھر آزادی رائے کا مطلب یہ بھی ہے کہ کوئی بھی شخص ملکی قوانین/آئین کی بغاوت کرتے ہوئے کھلّم کھلاّ انکار/سرکشی کا اظہار کرنا شروع کردے تو کوئی ملک/ادارہ اس پر گرفت (Action) ہرگز نہ لے کہ اس نے اپنی آزادی رائے کا ہی اظہار کیا ہے۔ حالانکہ کوئی بھی اس کا قائل نہیں، کیوں؟ کوئی کسی کے لیے ہتک آمیز الفاظ استعمال کرلے تو اِس پر کوئی گرفت نہ ہونی چاہیے کہ وہ اپنی آزادی رائے کا ہی تو استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ مگر یہ خلاف واقعہ ہے اس پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا جاتا ہے کیوں؟ کوئی کسی کے قتل کا عزم ظاہر کرے اس پر گرفت کیوں کی جاتی ہے؟ حالانکہ اس نے فقط اپنی رائے کا اظہار ہی تو کیا ہوتا ہے۔ ایسے ہی کئی دیگر اسی نوعیت کے سوالات ہیں۔ جن کا تعلق بظاہر آزادی رائے سے ہے، ہر ملک کا قانون اس پر حرکت میں آتا ہے اور اس طرح کی آزادی رائے کو قابلِ سزا جرم سے تعبیر کرتا ہے کیوں؟ اس کے جواب میں معاشرے کے دانشور اور قانون کے ماہرین کا موقف بڑا واضح سنا جاسکتا ہے۔ یہ نام نہاد دانشور اور قانونی ادارے متضاد فکر وعمل میں مبتلا دیکھے جاسکتے ہیں جب ان کے مذہبی معاملات پر کوئی تنقیدی رائے سامنے آئے تو دوسروں کے معاملات میں بے جا مداخلت اور دل آزاری کا عنوان دیتے ہیں۔ جبکہ اسلام اور دین پر بے جا تنقید کو

آزادی رائے تعبیر کرنے کی دوہری منطق کا راگ الاپتے ہیں، یہ تنگ نظری نہیں تو اور کیا ہے؟ آخر آزادی رائے کی کوئی حد بھی ہے یا نہیں؟ ہرملک / اور قانون کہتا ہے کہ آزادی رائے بے لگام نہیں، اس کی کچھ حدود ہیں یہ شتر بے مہار نہیں، اسلام بھی محدود آزادی رائے کو تسلیم کرتا ہے مگر اپنے اصولی اعتقادات و شرعی حقائق پر مبنی تنقید کو اپنے مذہب و دین سے سرکشی قرار دیتا ہے اور دین سے بغاوت کی سخت ترین سزا بھی تجویز کرتا ہے بطورِ خاص مسلمانوں کے بھیس میں بے دین (سیکولر) اور منافق قسم کے لوگوں کی اسلامی احکامات پر منفی فکر ونظر اور تنقیدی ہذیان سخت قابل مواخذہ امر ہے اس کو آزادی رائے کے پردے میں چھپ کر اعلانیہ مخالفت کرنے کی کوئی تاویل کرنا، جاہلانہ و احمقانہ سوچ ہی کہی جاسکتی ہے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۳۲ تا ۳۳۔ سزا و جزا کے پس منظر میں دو افراد (مال دار کافر اور فقیر مومن) کی مثال کا عبرت آموز واقعۂ خاص۔

۳۴۔ مال دار کافر کا اپنے فقیر دوست کے سامنے مالیاتی برتری اور فخر کا ناحق اظہار۔

۳۵ تا ۴۱۔ کافر مال دار کے فسادِ اعتقاد کا رد کرتے ہوئے مومن فقیر کا شاندار و حقیقت آمیز (اعتقادی و فکری) ناصحانہ و تنبیہانہ اظہار و بیان۔

الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۳۱ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا ع

اچھا بدلہ ہے اور کیا ہی اچھی آرام گاہ ہے۔ اور انہیں دو شخصوں کی مثال سنا دو ان دونوں میں سے ایک

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا

کے لیے ہم نے انگور کے دو باغ تیار کیے اور ان کے گرد اگرد کھجوریں لگائیں اور ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی لگا

بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۳۲ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ

رکھی تھی۔ دونوں باغ اپنا پھل لاتے ہیں اور پھل لانے میں کچھ کمی نہیں کرتے اور ان دونوں کے درمیان ہم نے

فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۳۳ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ

ایک نہر بھی جاری کردی ہے۔ اور اسے پھل مل گیا پھر اس نے اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ میں تجھ

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۳۴ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ

سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور جماعت کے لحاظ سے بھی زیادہ معزز ہوں۔ اور اپنے باغ میں داخل ہوا ایسے حال

قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۳۵ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّ

میں کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا کہا میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہوگا۔ اور میں قیامت کو ہونے

لَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۳۶ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ

والی خیال نہیں کرتا اور البتہ اگر میں اپنے رب کے ہاں لوٹایا بھی گیا تو اس سے بھی بہتر جگہ پاؤں گا۔ اسے اس

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

کے ساتھی نے گفتگو کے دوران کہا کیا تو اس کا منکر ہوگیا ہے جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفہ سے بنایا پھر

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۳۷ لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۳۸ وَلَوْلَآ

تجھے پورا آدمی بنا دیا۔ لیکن میرا تو اللہ ہی رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروں گا۔ اور

اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا

جب تو اپنے باغ میں آیا تھا تو تو نے کیوں نہ کہا جو اللہ چاہے تو ہوتا ہے اور اللہ کی مدد کے سوا کوئی طاقت

اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۳۹ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

نہیں اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے مال اور اولاد میں کم ہوں۔ پھر امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۴۰ اَوْ

باغ سے بہتر دے اور اس پر لو کا ایک جھونکا آسمان سے بھیج دے پھر وہ چٹیل میدان ہو جائے۔ یا

يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ

اس کا پانی خشک ہو جائے پھر تو اسے ہرگز تلاش کر کے نہ لا سکے گا۔اور اس کا پھل سمیٹ لیا گیا پھر وہ

يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ

اپنے ہاتھ ہی ملتا رہ گیا اس پر جو اس نے اس باغ میں خرچ کیا تھا اور وہ اپنی چھتریوں پر گرا پڑا تھا اور کہا

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ

کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔اور اس کی کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سوا اس کی

دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ

مدد کرتے اور نہ وہ خود ہی بدلہ لے سکا۔ یہاں سب اختیار اللہ سچے ہی کا ہے اسی کا انعام

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ ع ۵ ۱۷

بہتر ہے اور اسی کا دیا ہوا بدلہ اچھا ہے۔اور ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر و مثل ایک پانی کے

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا

ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر زمین کو روئیدگی پانی کے ساتھ مل گئی پھر وہ ریزہ ریزہ ہو گئی کہ

تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ

اسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔مال اور اولاد تو

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور تیرے رب کے ہاں باقی رہنے والی نیکیاں ثواب اور آخرت کی امید کے

وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ

لحاظ سے بہتر ہیں۔اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تو زمین کو صاف میدان دیکھے گا اور

حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

سب کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔اور سب تیرے رب کے سامنے صف باندھ کر

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

پیش کیے جائیں گے البتہ تحقیق تم ہمارے پاس آئے ہو جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا بلکہ تم نے خیال کیا تھا

لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

کہ ہم تمہارے لیے کوئی وعدہ مقرر نہ کریں گے۔اور اعمال نامہ رکھ دیا جائے گا پھر تو مجرموں کو دیکھے گا اس چیز

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۴۲ (وہی ہوا جو ہونا تھا) فخر و غرور کے سبب خدائی ہلاکت کے نتیجہ میں کافر مالدار کا بے موقع اپنے فساد فکر و اعتقاد کا ماتم اور اظہار حسرت کا بیان۔

۴۳ تا ۴۴۔ منفی فکر و عمل کے نتائج فاسدہ کے متعلق عبرت آمیز خدائی تجزیہ برحق کا بیان۔

۴۵۔ دنیا کی بے ثباتی اور انجام کار فنائیت کا مثالیاتی طرز خاص سے اظہار و بیان۔

۴۶۔ مال و اولاد کی ظاہری منفعت (فائدہ) اور صالحات (نیکیوں) کے دائمی فوائد کا حقیقی اظہار

۴۷۔ روز محشر کے بعض ہولناک مناظر کا تنبیہی بیان۔

۴۸ تا ۴۹۔ روز قیامت سب کی بارگاہ الٰہی میں حاضری کا عبرت آمیز ذکر اور اس موقع پر نافرمانوں کے بے محل اظہار حسرت نیز جملہ اعمال کی مشاہداتی ویڈیو سامنے آنے کا تنبیہی ذکر۔

فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا
سے ڈرنے والے ہوں گے جو اس میں ہے اور کہیں گے افسوس ہم پر یہ کیسا اعمال نامہ ہے کہ اس نے کوئی
كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ
چھوٹی یا بڑی بات نہیں چھوڑی مگر سب کو محفوظ کیا ہوا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کو موجود پائیں گے اور
اَحَدًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ ع ۵ ۱۸
تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب
كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ
نے سجدہ کیا وہ جنوں میں سے تھا سو اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی
مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ
اولاد کو کارساز بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں بے انصافوں کو برا بدل ملا۔ نہ تو
خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
آسمان اور زمین کے بناتے وقت اور نہ انہیں بناتے وقت میں نے انہیں بلایا اور میں گمراہ کرنے والوں
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
کو اپنا مددگار بنانے والا نہ تھا۔ اور جس دن فرمائے گا میرے شریکوں کو پکارو جنہیں تم مانتے تھے پھر وہ انہیں
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ
پکاریں گے سو وہ انہیں جواب نہیں دیں گے اور ہم نے ان کے درمیان ہلاکت کی جگہ بنا دی ہے۔ اور گناہگار
النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ وَلَقَدْ ع ۷ ۱۹
آگ کو دیکھیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔
صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ
اور البتہ تحقیق ہم نے اس قرآن میں ان لوگوں کے لیے ہر ایک مثال کو کئی طرح سے بیان کیا ہے اور انسان بڑا
شَيْءٍ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا
ہی جھگڑالو ہے۔ اور جب ان کے پاس ہدایت آئی تو انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے معافی مانگنے سے کوئی
رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝
چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ انہیں پہلی امتوں کا سا معاملہ پیش آئے یا عذاب ان کے سامنے آ جائے۔

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۵۰۔ (مجرمین کے ازلی سرپرست) شیطان کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدۂ احترامی سے انکار، اس کی جنسی اصلیت اور نافرمانی کا ذکر، خدائے برحق کی بجائے شیطانی راہوں کی تقلید پر سخت (خدائی) مذمت اور برہمی کا اظہار۔

۵۱۔ روز قیامت کفار کو (شرمندہ و رسوا کرنے کی غرض سے) اپنے معبودان باطلہ سے مدد لینے کا حکم مگر جواباً معبودان باطلہ کی بے بسی کا اظہار، اور کفار کی عبرتناک ہلاکت اور خدائی یقینی عذاب و انتقام کا غضبناک ذکر۔

۵۴۔ صداقت حق کے اظہار کے لیے بار بار ہر طرزِ خاص سے سمجھانے کے باوجود انسان (کفار) کے بے جا اور (بے دلیل) جھگڑنے پر اظہار افسوس کا ذکر۔

۵۵۔ ہدایتِ حق اور رجوع الٰہی کی باطنی رکاوٹ خاص کا تنبیہی طرز سے ذکر و بیان۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ
اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجتے ہیں اور کافر ناحق جھگڑا کرتے ہیں تا کہ
كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا
اس سے سچی بات کو ٹلا دیں اور انہوں نے میری آیتوں کو اور جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے مذاق بنالیا
هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ
ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے پھر ان سے منہ پھیر لے
مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۚ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ
اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے بھول جائے۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں
اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾
کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے اور اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے تو بھی وہ ہرگز کبھی راہ پر نہ
وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ
آئیں گے۔ اور تیرا رب بڑا بخشنے والا رحمت والا ہے اگر ان کے کیے پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی
الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ
عذاب بھیج دیتا بلکہ ان کے لیے ایک معیاد مقرر ہے اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے۔ اور یہ بستیاں
الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ ع ۸ وَاِذْ قَالَ
ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کیا ہے جب انہوں نے ظلم کیا تھا اور ہم نے ان کی ہلاکت کا بھی ایک وقت مقرر کیا
مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾
تھا۔ اور جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا کہ میں نہ ہٹوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ
یا سالہا سال چلتا جاؤں۔ پھر جب وہ دو دریاؤں کے جمع ہونے کی جگہ پر پہنچے دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے پھر
سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا
مچھلی نے دریا میں سرنگ کی طرح کا راستہ بنالیا۔ پھر جب وہ دونوں آگے بڑھ گئے تو اپنے جوان سے کہا کہ ہمارا
هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ
ناشتہ لے آ البتہ تحقیق ہم نے اس سفر میں تکلیف اٹھائی ہے۔ کہا کیا تو نے دیکھا جب ہم اس پتھر کے پاس

خلاصہ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۵۶۔ کفار و مشرکین کے بے جا فرمائشی مطالبات کے جواب میں کفار کے باغیانہ فکر و عمل کا سخت نوٹس۔

۵۷۔ اعراضِ حق کے مجرمین پر باطنی خدائی گرفت (قبول حق کے باطنی حجابات اور رکاوٹوں) کے نتائج کا سخت تنبیہی اظہار۔

۵۸۔ غفور و رحیم رب کی طرف سے فوری گرفت نہ کرنے کی پس پردہ حقیقت کا تنبیہی ذکر۔

۵۹۔ خدائی نافرمانوں کی سرکشی و بغاوت کے نتیجہ میں ہلاکت کا عبرت آموز اظہار۔
متکبر و سرکش لوگوں کی ہلاکت و بربادی کے بعد اللہ کے مقرب بندوں کے اظہار عجز و فرمانبرداری کے تاریخی واقعہ خاص کا ذکر۔

۶۰۔ (حضرت موسیٰ کو علمِ خاص کے حصول کے لیے سفر کرنے کے خدائی حکم کی اطاعت میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے خادم خاص کے سامنے حصول علم خاص کے لیے عزمِ مصمم کا تاکیدی اظہار۔

۶۱۔ مجمع البحرین کے پاس پہنچ کر دونوں پر نسیان کا غالب آنا اور مچھلی کا دریا میں عجب طور پر سرنگ میں کود جانے کا ذکر۔

شریعت وطریقت

(زیرِ مطالعہ سورۃ الکہف آیت نمبر ۶۰)

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ سوچ وفکر، رسومات، تہذیب حتیٰ کہ مذہبی عقائد تک میں تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں، ایک وقت آتا ہے کہ کسی قوم کی اپنی تہذیب، کلچر، رسومات اور پھر عقائد بھی کہانی بن کر رہ جاتے ہیں۔آپ قدیمی اقوام کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ بلکہ صداقتِ حق کے منبع وسرچشمہ قرآن مقدس نے بھی اقوام سابقہ کے احوال و قصص میں اس حقیقت سے پردہ کشائی کی ہے اور انبیاء ورسل کی وقتاً فوقتاً اقوامِ سابقہ کی طرف بعثت اسی پس منظر میں ہوتی رہی تھی کہ وقت گذرنے پر لوگوں کے عقائد واعمال میں بگاڑ پیدا ہو جاتا، جس کی اصلاحی محنت کے لیے پھر یکے بعد دیگرے انبیاء معبوث ہوتے اب ختم نبوت کی وجہ سے علماء وقت پر اصلاحی ذمہ داریاں لاگو کی گئی ہیں کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں لوگوں کو حق وصداقت کی راہنمائی کرتے رہیں۔تاکہ جہالت اور خواہشاتِ نفس کے باعث، قوم فکر وعمل کے بگاڑ سے محفوظ رہے۔مگر جن لوگوں کو قوم کی اصلاحی ذمہ داری سونپی گئی وہ بھی اگر خدانخواستہ جہالت/ بدفکری یا بدعملی کا شکار ہو جائیں تو پھر اصلاح کا اللہ ہی حافظ ہے۔آپ قرآن پاک میں اس خدائی تجزیۂ حق کا مطالعہ کریں کہ،

ترجمہ: ''اور ترک دنیا جو انھوں نے خود ایجاد کی، ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی مگر انہوں نے رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لیے ایسا کیا پس اسے نباہ نہ سکے جیسا نبھانا چاہیے تھا'' (سورۃ الحدید آیت نمبر ۲۷)۔اس حقیقت آمیز وچشم کشا صورتحال کی نشاندہی شکایتی طرزِ فکر سے کی گئی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا والے اعمال میں خدائی تعلیمات و ہدایات کو نظر انداز کر کے نئی (من پسند اور خواہشاتی) راہیں اپنائی گئیں اور آنے والے وقت میں اسمیں مزید نظریاتی و عملی بگاڑ کے نتیجہ میں عقائد حقہ اور اعمالِ صالحہ کی اصل حقیقت کو مسخ کر کے تحریفات کی نئی عمارتیں کھڑی کر دی گئیں، آج قدیم مذہبی عقائد وروایات میں آپ کو اسی تبدیل شدہ بلکہ مسخ شدہ تعلیمات کے فرسودہ افکار کی جھلک واضح دکھائی دیتی ہے۔تاہم اسلامی تعلیمات میں اصل عقائد وحقائق کا منبع چونکہ قرآن مقدس ہے اور اس کی تشریحات کا سرچشمہ، احادیثِ رسول اللہ ہیں۔ اور اُنکی علمی تعبیر کا فریضہ فقہاءِ مجتہدین ادا کرتے رہے ہیں۔ اس لیے اسلامی تعلیمات کی حقانیت آج بھی دنیا کے کئی اسلامی ممالک میں عملی شکل میں (باوجود تمام تر کمزوریوں کے) بہت حد تک محفوظ ہے تاہم ایشیاء میں مسلمانوں کا زیادہ تر رہن سہن، ہندو، بدھ مت، سکھوں وغیرہ جیسی قوموں سے مخلوط طور پر چلتا رہا مگر اس میں بھی اس وقت کے اکابر ومشائخ نے اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس کرتے ہوئے مسلمانوں کو راہِ حق پر قائم رکھنے کے لیے اپنی تمام تر مساعی جمیلہ جاری رکھیں۔ تاہم چونکہ اکثریتی علاقے اور عوام جاہلانہ طرز فکر وعمل سے رہ رہے تھے۔اس لیے عقائد واعمال میں مخلوط تہذیب وروایات کا اثر ہوتا رہا۔جس کے نتیجہ میں ہماری مسلمان عوام پر اس کے کافی منفی اثرات محسوس کیے جاتے ہیں منجملہ اثراتِ فکر ونظر میں ایک یہ جاہلانہ نظریہ بھی عوام میں متعارف ہے کہ

شریعت اور چیز ہے طریقت اور شے ہے، شریعت ظاہری حکم یا عمل کا نام ہے جبکہ طریقت باطنی حقیقت ہے جس کا علم صوفیاء و مشائخ کو ہوتا ہے علماء کو نہیں ہوتا وغیرہ۔ یاد رکھیے! شرعی حقائق اور احکام اس جاہلانہ فکر کی تردید کرتے ہیں۔ اہل علم اصحاب بصیرت اور حق پرست مشائخ وصوفیاء ایسی افکار کو مسترد کر کے شریعت و طریقت دونوں کو باہم لازم و ملزوم حقیقت کے طور پر دیکھتے ہیں، شریعت طریقت ہے اور طریقت کا دوسرا نام شریعت ہے۔ اہل علم و اصحاب نظر کی قدیم کتب میں اس جاہلانہ سوچ کی کوئی من پسند تشریح آپ کو نہیں ملے گی، قدیم علماء صوفیاء و مشائخ، مفسرین، محدثین اور فقہاء سب شریعت کی اتباع کو ہی اصل حقیقت تسلیم کرتے چلے آرہے ہیں۔ بعض جاہل لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت خضر علیہ السلام کی طرف علمی سفر کے حوالہ سے قرآن کریم میں واقعاتی ذکر سے استدلال کرتے ہیں، کہ حضرت موسیٰؑ صاحب شریعت نبی تھے اس لیے وہ حضرت خضرؑ سے طریقت سیکھنے گئے تھے مگر (معاذ اللہ) سیکھ نہ سکے۔ اور یوں وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ شریعت کا درجہ نیچے ہے اور طریقت کا درجہ اوپر ہے۔ یہ سوچ وفکر کی غلطی ہر طرح سے لازماً قابل اصلاح ہے، قدیم تفاسیر میں کسی مفسر نے یہ فضول نکتہ آفرینی نہیں اٹھائی اور نہ ہی ان کی کوئی گنجائش تھی بلکہ اصل واقعاتی حقیقت ہر مفسر نے بیان کر دی ہے اور وہ وہی ہے جس کا ذکر قرآن میں خود واضح اظہار سے کہا گیا ہے (جس کی تفصیل یہاں بیان کرنا مضمون کو لمبا کرنے کا سبب بنے گی) بعض لوگ کرامات کو درمیان میں لاتے ہیں کہ وہ علماء کے ہاتھوں ظاہر نہیں ہوتیں، صرف اصحاب طریقت کے ہاتھوں ہوتی ہیں۔ بھائی یہ قانون کہاں لکھا ہے کہ کرامت کا ظہور فقط صوفیاء یا اصحابِ طریقت کے ہاتھوں ہی ہوسکتا ہے، صوفیاء و مشائخ یا اللہ والے اصحابِ طریقت سب اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے شریعت کی اتباع کر کے ہی بن سکتے ہیں۔ اس سے ہٹ کر محبتِ الٰہی، قربِ الٰہی کا کوئی راستہ نہیں ہے، خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں، ترجمہ: ''آپ فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائیں گے'' (سورۃ ال عمران آیت نمبر ۳۱)۔ گویا اللہ پاک کے قرب اور محبت کا راستہ صرف خاتم الانبیاء ﷺ کی ہر طرح سے اتباع ہے وہ اتباع آپ ﷺ کی اسوۂ حسنہ کی پیروی میں ہے اس میں ظاہر باطن کی کوئی تفریق نہیں، آپ ﷺ کی اتباع کے نتیجہ میں ظاہر و باطن درست ہوتا ہے۔ عقائد، معاملات، اخلاقیات ہر شے میں نور (اصلاح) پیدا ہوتا ہے، ذکر وفکر اور اعمال صالحہ کی توفیق و ترغیب نصیب ہوتی ہے۔ جو عقائد بھی غلط رکھیں، فرائض کی پابندی بھی نہ کریں، معاملات و اخلاقیات بھی درست نہ کریں۔ شکل و صورت میں بھی اپنے پیغمبر برحق کی اتباع نہ کریں۔ وہ اصحابِ معرفت و اصحابِ طریقت کیسے بن سکتے ہیں، طریقت شریعت کی اتباع و عمل کا نام ہے۔ اس کے ہٹ کر کوئی جدا راستہ نہیں ہے اسی پر صحیح العقیدہ اصحاب علم و نظر پر متفق ہیں۔ اصحاب علم وفکر کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس میں شریعت و طریقت کے حوالہ سے جاہل لوگوں کی پھیلائی گئی غلط فہمی کی (دلیل وحکمت سے) تردید اور اصلاح کرتے رہیں۔ کیونکہ ہم سب کے لیے مشترکہ خدائی حکم ہے ﴿فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ﴾ (سورۃ الغاشیہ آیت نمبر ۲۱)۔

خلاصۂ مفہوم آیات بمطابق آیت نمبر

۶۲ تا ۶۳۔ آگے جا کر حضرت موسیٰ کا اپنے خادمِ خاص سے طلبِ طعام اور طویل سفر کی وجہ سے اظہارِ صعوبت (مشقت و تھکاوٹ کا شکوہ) جواب میں خادم خاص کا مچھلی کے دریا میں غیر معمولی کود جانے نیز شیطانی نسیان کے باعث تاخیر اطلاع کا معذرتی اظہار۔

۶۴۔ حضرت موسیٰ و خادم کے اسی مقام متعین کی طرف لوٹتے ہوئے تلاش خاص کا واقعاتی ذکر۔

۶۵۔ مقام متعین پر آمد کے بعد دونوں کی ایک خاص مقرب بزرگ (جن کو خدا کی طرف سے وہبی علم عطا کیا گیا تھا) سے ملاقات کا ذکر۔

۶۶۔ حضرت موسیٰ کا حضرت خضرؑ کے سامنے حصولِ علم خاص کے لیے (طالب علمانہ) درخواست کا اظہار۔

۶۷ تا ۶۸۔ حضرت خضرؑ کا (بعد از مشاہدۂ مزاج) بوجہ خاص اظہارِ معذرت۔

۶۹ تا ۷۰۔ حضرت موسیٰ کا مکمل اظہارِ اطاعت، اس پر حضرت خضرؑ کی سوال کے حوالے سے خصوصی نصیحت۔

۷۱۔ دونوں حضرات کی کشتی میں آمد اور دوران سفر حضرت خضرؑ کا اقدام خاص، جواباً حضرت موسیٰ کا اعتراضاتی اظہار۔

۷۲ تا ۷۳۔ حضرت خضرؑ کی حضرت موسیٰ کو وعدۂ اطاعت کی یاد دہانی جواب میں حضرت موسیٰ کی بعد از معذرت نرمی برتنے کی درخواست۔

وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ ۖ
ٹھہرے تو میں مچھلی کو وہیں بھول آیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلایا ہے کہ اس کا ذکر کروں اور اس نے اپنی راہ سمندر
عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾
میں عجیب طرح سے بنالی۔ کہا یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہی الٹے پھرے۔
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا
پھر ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا جسے ہم نے اپنے ہاں سے رحمت دی تھی اور اسے ہم نے اپنے پاس
عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ
سے ایک علم سکھایا تھا۔ اسے موسیٰ نے کہا کیا میں تیرے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تو مجھے سکھائے اس میں سے جو
رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا
تجھے ہدایت کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ کہا بے شک تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکے گا۔ اور تو صبر کیسے کرے گا اس
لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ
بات پر جو تیری سمجھ میں نہیں آئے گی۔ کہا انشاءاللہ تو مجھے صابر ہی پائے گا اور میں کسی بات میں بھی تیری
لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْـَٔلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ
مخالفت نہیں کروں گا۔ کہا پس اگر تو میرے ساتھ رہے تو مجھ سے کسی بات کا سوال نہ کر یہاں تک کہ میں
ع ٩ ١١ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا ۗ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۗ قَالَ
٢١ تیرے سامنے اس کا ذکر کروں۔ پس دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اسے پھاڑ دیا کہا کیا تو
اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
نے اس لیے پھاڑا ہے کہ کشتی کے لوگوں کو غرق کر دے البتہ تو نے خطرناک بات کی ہے۔ کہا کیا میں نے تجھے
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَ
نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہیں کر سکے گا۔ کہا میرے بھول جانے پر گرفت نہ کر اور میرے معاملہ میں
لَا تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا ۗ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ
سختی نہ کر۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ انہیں ایک لڑکا ملا تو اسے مار ڈالا
قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾
کہا تو نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا البتہ تو نے بڑی بات کی۔